

# تذکرہ مجمع النفایس

سراج الدین علی خان (آرزو)

جلد اول

به کوشش

دکتر زیب النساء علی خان

(سلطان علی)



مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

اسلام آباد - پاکستان

۱۳۸۳ ہجری شمسی - ۱۴۲۵ ہجری قمری

۲۰۰۴ میلادی

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

**پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ**





# تذکرہ مجمع الثغایس

سراج الدین علی خان (آرزو)

جلد اول

بہ کوشش

دکتر زیب النساء علی خان

(سلطان علی)

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

اسلام آباد - پاکستان

۱۳۸۳ ہجری شمسی - ۱۴۲۵ ہجری قمری

۲۰۰۴ میلادی

سراج الدین علی خان (آرزو)  
تذکرہ مجمع النفایس (جلداول)  
تصحیح و مقابلہ مقدمہ دکتر زیب النساء علی خان (سلطان علی)  
سخن مدیر، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان - اسلام آباد ۱۳۸۳ ش / ۱۲۱۵ ق / ۲۰۰۴ م  
۱۶ + ۴۸۷ ص  
ص.ع. به انگلیسی

**Tazkira-e-Majma-un-Nsfais**

**ISBN 969-498-029-1**

۱ - فارسی ۲ - تاریخ ادبیات و تذکرہ، ۳ - شعر فارسی تا قرن دوازدهم هجری، ۴ - نقد ادبی  
الف - مؤلف ب - عنوان ج - مصحح  
کتابخانه ملی پاکستان

### فہرست نویس پیش از انتشار

- نام کتاب : تذکرہ مجمع النفایس (جلداول)  
مؤلف : سراج الدین علی خان (آرزو)  
به کوشش : دکتر زیب النساء علی خان (سلطان علی)  
سخن مدیر : دکتر نعمت اللہ ایران زادہ، مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان  
صفحه بند و : محمد عباس  
ناظر چاپ  
ناشر : مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان - اسلام آباد  
چاپخانه : ایس.تی. پرنٹرز - گوالمندی - راولپنڈی  
چاپ اول : تیر ۱۳۸۳ / جمادی الاول ۱۴۲۵ / جولای ۲۰۰۴ م  
شمارگان : ۵۰۰ نسخه  
بها : ۹۵۰ روپیہ

شابک ۱-۲۹-۰۴۹۸-۹۶۹

**ISBN 969-498-029-1**

کتابخانه ملی پاکستان

حق چاپ برای مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان محفوظ است



انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

شمارهٔ ردیف

۱۸۱



تأسیس بر مبنای موافقتنامهٔ مورخ آبان ماه ۱۳۵۰ مصوب دولتین ایران و پاکستان



## فہرست مطالب

صفحہ	عنوان
یک	سخن مدیر
سہ	پیشگفتار
۱	مقدمہ مصحح
۱	فصل اول
۱۱	اوضاع ادبی
۱۳	فصل دوم: احوال خان آرزو
۱۶	اخلاق آرزو
۱۷	معارضہ آرزو و شیخ حزین لاهیجی
۱۹	فصل سوم: معاصرین خان آرزو
۲۲	فصل چہارم: آثار منظوم و منثور خان آرزو
۲۳	فصل پنجم: اہمیت تذکرہ مجمع النفایس و بررسی محتوای آن
۳۲	نقد خان آرزو بر آثار شاعران
۳۷	فصل ششم: مجمع النفایس کیفیت تالیف مأخذ مجمع النفایس کیفیت تدوین
۳۹	طرز تصحیح کتاب

\*\*\*

## ۴۳ متن تذکرہ مجمع النفایس

### باب الالف:

شیخ ابویزید بسطامی - شیخ ابوالحسن خرقانی - ابو ظاہر قانونی - ابوالفرج رونی  
(۶۸) شیخ ابوسعید ابوالخیر (۶۹) - ابوالمعالی نحاس - ابواللیث ابہری - ابوبکر کرمانی -



اثیرالدین خسیکتی (۷۰)۔ اثیرالدین اومانی - اثیرالدین ابهری - شیخ احمد غزالی (۷۱) -  
 ابو منصور عبدالرشید - اسدی طوسی - امیر ابوالحسن علی بن الیاس آغاجی بخاری -  
 خواجه افضل کاشی (۷۲) امین الدین دادا - اوحدالدین انوری (۷۳) احمد جلاثر - شیخ آذری -  
 ابو حامد اوحدالدین کرمانی (۷۴) شیخ اوحدی - خواجه ابونصر مہنہ - میر ابوالبقا - ابدال  
 اصفہانی - ابوالبرکہ سمرقندی - میرزا ابراہیم قانونی - مولانا آصفی (۷۵)، (خواجه  
 ابوالبرکہ) - خواجه ایوب - مولانا اصلی - میر افضل (خواب بین) - الف ابدال (۷۹)، امیر  
 (خراسانی) - امینی - امیر بیگ نظیری - امیر بیگ ولد شاہی بیگ - خواجه ارجاسپ امیدی -  
 مولانا اہلی خراسانی (۸۰)، مولانا اہلی شیرازی (۸۳)، میرزا آہی (۸۴)، ابراہیم بیگ -  
 ابراہیم بیگ بخشی - میر ابوالمعالی - میرزا ابوالقاسم استرآبادی (۸۵)، ابوالحسن پسر  
 احمد مہنہ - میر ابوالحسن فراہانی (۸۶)، ابوالہادی، ابوالہادی - اجری دیوانہ - میر اجری  
 یزدی - میر احسنی (۸۷)، احوالی سیستانی - سلطان احمد کارکیا (۸۸)، قاضی احمد لاغر -  
 اختری یزدی - اختری ترشیزی قاسم ارسلان (۸۹)، میر آزاد (۹۰)، میر اسد اللہ - اسد بیگ  
 قزوینی - میرزا اسد قصہ خوان - حاجی اسماعیل (۹۱)، میر باقر اشراق (۹۲)، سراج الدین  
 اظہری - آفتی - نور اللہ افندایی (بدیہی) (۹۳)، افضل الدین ترکہ - امتی منشی (۹۴)، جلال الدین  
 محمد اکبر پادشاہ - ملا آگہی یزدی ہروی - آگہی ہروی (۹۵)، میر الہی ہمدانی (۹۶)، حکیم  
 مسیح الزمان الہی (۹۹)، الفتی قالب تراش - امین الدین کلانتر - امینای نجفی - امی - امتی  
 شیرازی (امتی خراسانی) (۱۰۰)، آقامیر ہمدانی - محمد امین کوسہ کاشانی - یوالقلی بیگ  
 انیسی (۱۰۱)، نور محمد انور (۱۰۸)، مولانا آہنگ - میرافسر (۱۰۹)، میرزا ابراہیم ادہم (۱۱۰)،  
 ادہم بیگ - خان زمان امانی (۱۱۲)، عبدالرسول استغنا (۱۱۳)، ابراہیم آذر - ظفر خان احسن  
 (۱۱۵)، محمد طاہر ملقب بہ عنایت خان آشنا (۱۱۶)، ابوالقاسم میرزا - ملک ابوالفتح (۱۱۷)،  
 مختار بیگ اسیری - میرزا احمد خان - ملک اکبر خلف نصرا - جلال اسیر (۱۱۸)، میرزا  
 ابراہیم (۱۲۱)، محمد اکبر پسر آقامیرزا دولت آبادی - محمد امین (۱۲۲)، میرزا اسحاق -  
 شاہ میر ایمان - آقا اسد پسر حاج ابراہیم شوشتری - سیدی احمد مشہور بہ آقا - سعید  
 اشرف (۱۲۳)، امینای فراہانی (۱۳۶)، احمد بیگ - میرزا اسماعیل (۱۳۷)، میرزا افضل  
 طباطبایی اردستانی - میرزا ابراہیم - امینای یزدی مشہور بہ دقاق - اعجاز ہراتی (۱۳۸)،  
 ملا محمد سعید اعجاز (۱۳۹)، قاضی امین خوانساری - قاضی اسد - اوجی نظیری (۱۴۱)،  
 میرزا اسماعیل ایما (۱۴۲)، محمدقلی آصف (۱۴۵)، ارسلان بیگ (ارسلان) (۱۴۶)، حاجی  
 عبدالواسع اقدس - میر محمد امین ادائی - حسن بیگ انیسی - اسیری (۱۴۸)، محمد حسین  
 آشوب مازندرانی - ملا عبد اللہ امانی - افلاکی - احسنی خوانساری (۱۴۹)، میر آشوب -  
 الفتی - میرزا شریف الہام اصفہانی (۱۵۰)، مقیمای احسان - سید کمال اسماعیل - امینای

رشتی - ملا افسری (۱۵۱)، درویش احمد خوانساری - اسماعیل چربادقانی - اوجی  
 شیرازی - امیربیگ قصاب (۱۵۲)، ملا آثار - ملا افکار سمرقندی - اقدسی ہمدانی -  
 شفیعی اثر (۱۵۳)، میر اعلیٰ کل - میر محمد احسن (ایجاد) (۱۶۱)، میرزا آگاہ (۱۶۲)، ارجمند  
 (۱۶۳)، سید غلام علی آزاد (۱۶۴)، شاہ فقیر اللہ آفرین (۱۶۵)، قزلباش خان امید (۱۶۹)، شیخ  
 حفیظ اللہ آثم - مؤتمن الدولہ محمد اسحاق خان بہادر (اسحاق) (۱۸۱)، خلیفہ ابراہیم مولانا  
 احمد شیرازی (۱۸۵)، سراج الدین علیخان آرزو (۱۸۶)،

## باب الباء:

بوربہا - قاضی بہاء الدین - بسحق اطعمہ (۲۱۶)، بایسنقر میرزا - بابر بہادر (۲۱۷)،  
 ظہیر الدین بابر - بدیعی - حکیم برتوی - خواجہ عبداللہ مروارید بیانی - بساطی سمرقندی  
 (۲۱۸)، کمال الدین بنایی - بیرامخان (۲۱۹)، مولانا باباشاہ - باقر نجم ثانی - باقر خردہ (۲۲۰)،  
 بہرام میرزا - باقی کرمانی - بدیع الزمان - بدیع الزمان نصرآبادی (۲۲۴)، بصیری - شیخ  
 بہاء الدین (۲۲۵)، عبدالسلام بیامی - بیامی استرآبادی (۲۲۶)، عقیل بزومی - ملا بیاضی -  
 باقی نہاوندی - باقی دماوندی (۲۲۷)، باقری، محسن بہائی (۲۲۸)، بایندر خان - شرنندان  
 بیگ برہمن - ابوالحسن بیگانہ (۲۲۹)، حاجی شاہ باقر - شاہ باقر (۲۳۱)، بیرحسن - میرزا  
 باقر - میرزا باقر ایک (۲۳۲)، میر برہان - باقیانائی (۲۳۳)، باقر وزیر قورچی (۲۳۴)، بسمل -  
 حاجی باقر (۲۳۵)، بقائی - مولانا باقر - باقر زرگر (۲۳۶)، باذل (۲۳۷)، بیدل (۲۴۰)، بیام (۲۴۹)،  
 بینش (۲۷۵)، بیخود (۲۷۹)، برہمن - بیغم ہندوی (۲۸۱)، بیکسی - باقر (۲۸۲)، بہشتی (۲۸۶)،

## باب التاء الفوقانیہ:

تاج الدین عمر - تاج الدین رومی - تجلی کاشانی (۲۸۹)، تشبہی (۲۹۰)، تقی سبزواری -  
 محمد تقی کاشی - تقی نیشابوری - آقاتقی - تقی اوحدی (۲۹۱)، میرزا تقی - تسلیم (۲۹۴)،  
 باقر تابع - تسلی سبزواری - تجلی لاهیجی (۲۹۵)، محمد ہاشم تسلیم (۲۹۶)، تقی - تائب  
 کرمانی - تائب تفرشی - تائب بخاری (۲۹۸)، عبداللطیف خان تنہا (۲۹۹)، میرزا ابوتراب تراب  
 (۳۰۲)، حکیم سعید تنہا (۳۰۴)، علی رضا تجلی (۳۰۵)، اعمیٰ تجلی (۳۰۸)، محسن تاثیر (۳۰۹)،  
 میرحیدر تجرید (۳۱۵)، محمد توفیق (۳۱۶)،

## باب التاء المثلثہ:

حسین ثنائی - ملا ثاقب بخاری - مفاخر حسین ثاقب (۳۱۷)، محمد افضل ثابت (۳۱۹)،  
 محمد عظیم ثبات (۳۲۳)،

## باب الجيم المعجمه:

مولانا جلال الدين رومی (۳۲۵)، جمال الدين عبدالرزاق اصفهانی (۳۲۶)، جمال الدين محمد بن نصير - مولوی جامی (۳۲۷)، جانی - جاروبی - جلال عضد - جلال طبیب - جلالی (۳۲۹)، جلال الدين محمود - پير جمال - ابراهيم ميرزا جاهی - فضل الله جمالی (۳۳۰)، درویش جاوید - جاکری - جاکر علیخان - نجفی بیگ جانی - جان بیگ - جدائی (۳۳۵)، جسمی - جعفر رازی - جلال الدين حسین - جمال کرباس - جمیله (۳۳۶)، عبدالکریم جم - جنونی - حاجی جعفرخان - جعفر بیگ (۳۳۷)، آصف خان جعفر (۳۳۸)، جلالا (۳۳۹)، میرزا جعفر - میرزا جلال (۳۴۰)، جمال الدين - جعفر معلم (۳۴۱)، علی جاوید - جعفر طالقانی - جعفر کاشی (۳۴۲)، میرزا مقیم جوهری (۳۴۳)، داراب جويا (۳۴۴)، جلال الدين نیشابوری - جشی - عبدالرحیم جشی - ایوب بیگ جودت (۳۵۲).

## باب الحاء المهمله:

ناصر خسرو حجت (۳۵۲)، اشرف الدين حسن (۳۵۵)، حمیدالدين - حافظ شیرازی (۳۵۶)، حافظ حلوائی - حافظ شربتی حافظ مزاری - مولانا حاجی - حاجی فوطه فروش (۳۵۷)، حاجی طباخ - سید حریمی - حسن دهلوی (۳۵۸)، حسن متکلم - دیوانه حسامی - بابا حسامی - شیخ حسامی (۳۵۹)، شاه حسن - سلطان حسین میرزا (۳۶۰)، سید حکیمی طبسی - حسین ابدال - حیدر کلوج (۳۶۲)، یادگار بیگ حالتی - قاسم بیگ حالتی (۳۶۵)، حامدی (۳۶۷)، حاجی بیگ قزوینی - حاتم کاشی (۳۶۸)، حاتم بیگ - حالی تبریزی - حالی یزدی - حکیم حاذق (۳۶۹)، حاجی طهرانی - حاجی (۳۷۰)، حرفی - حزنی (۳۷۱)، حسن بیگ - حسین خان (۳۷۲)، حیرتی کاشی - حسامی (۳۷۳)، خواجه حسین (۳۷۴)، حضور قمی - حقی خراسانی - حقی خوانساری (۳۷۵)، حیرتی کاشی (۳۷۶)، حیاتی گیلانی (۳۷۷)، حاجی حسین خان - حسن خان شاملو - حسین سیستانی - حسین علی - حیدر دهلوی (۳۷۸)، حزین لاهیجی (۳۷۹)، حسین بیگ، مهدی حجت (۳۸۷)، میرزا حسین - آقاسن - آقاسین خوانساری (۳۸۸)، ملاحسن گیلانی - ملاحسن علی (۳۸۹)، حسن قلی - میرحشمتی - ملاحسب - محمد حسین ولد حکیم رکنا - حسین بیگ - ولد ملاحسب تکلو - مقیمای حلمی (۳۹۰)، محمد علی حشمتی - حاتم بیگ همدانی - سید عبدالله حالی - حاجی (۳۹۱)، حاجی محمد - حسامی دیوانه - حیدر کاشی - حقیری تبریزی - حقیری هروی (۳۹۲)، حیدری (۳۹۳)، حکیم بیگ ماکم (۳۹۴)، حضور (۳۹۵)، محشم علیخان حشمت (۳۹۷).

## باب الحاء المعجمه:

خاقانی (۳۹۹)، خیاری (۴۰۰)، خطیرالدين - عمر خیام (۴۰۱)، امیر خسرو (۴۰۲)، خواجو (۴۰۴)، خیری - خلیفه سلطان (۴۰۷)، خان عالم - خلیل بیگ - شریف خازن - میرزا خلیل -

خواجہ علی (۲۰۸)، محمدامین خازن - خضری لاری - خضری قزوینی - خضری خوانساری (۲۰۹)، میرزا خصمی - باقر خلیل - خواجہ کلان - خلیل بیگ (۲۱۰)، سیدحسن خالص (۲۱۱)، خوشگو (۲۱۶)، خصالی (۲۱۷)، خروشی - خرمی (۲۱۸)، خواجہ زادہ کابلی - خیالی بخاری - خیالی ہروی - خیالی خجندی (۲۱۹)، نظیر بیگ خادم (۲۲۰)، خان اعظم - خادمی لخصایی - خاطری - خاوری سمنانی - خردی سمرقندی (۲۲۱)، خسروی - خلقی - خواری تبریزی (۲۲۲)، خواجگی رازی - خواجہ نیشابوری - ابراہیم خلیل - میرزا خلیل (۲۲۳)۔

### باب الدال المهمله:

دقیقی - حکیم دونقی - شمس داعی - دختر کاشغری - حکیم دیباجی (۲۲۴)، رکن الدین دعویدار دعوی تخلص - شاہ داعی - داعی خراسانی - درویش دہکی (۲۲۵)، درویش روغن گر (۲۲۷)، مولانا دوست سبزواری - امیر دوست حسن - دیوانہ عشق (۲۲۸)، داعی انجدانی - داعی ہمدانی (۲۲۹)، داعی اصفہانی - دخلی صفاہانی - درویش محمد - درویش حسین (۲۳۰)، دلیری - دیری (۲۳۱)، دوانی - میرزا داؤد - محمد داؤد (۲۳۲)، قاضی داوری - ابو الفتح دواہی - درکی قمی (۲۳۳)، زین العابدین دانش - دولت خان (۲۳۴)، رضی دانش (۲۳۵)، میر درد (۲۴۰)، دانا کشمیری - حسن علی دستور - رفیع دستور - مصطفی خان دوری (۲۴۱)۔

### باب الذال المعجمه:

ذوالفقار شروانی - ذاتی - امینی ذوقی (۲۴۲)، ذوقی سمرقندی - ذوقی تونی - ذوقی اردستانی (۲۴۳)، محمدامین ذوقی - حیدر زہنی (۲۴۵)، ملا زہنی (۲۴۶)۔

### باب الراء المهمله:

محمد رضای مشہدی (۲۵۳)۔ میرزا جعفر راہب (۲۵۴)، عاقل خان رازی (۲۵۵)، آقارضی ایزدبخش رسا (۲۶۳)، شاہ رضوان (۲۶۴)، فصاحت خان رازی - سلطان علی بیگ رھی (۲۶۷)، رشید زرگر (۲۶۹)۔

### باب الزاء المعجمه:

لطیف الدین زکی - مولانا زالی - رازی کمانچہ نواز - زایری - میرزا زمانی - زکی ہمدانی (۲۷۰)، زلالی خوانساری (۲۷۶)، زلالی خراسانی - زلفی (۲۸۳)، زمانی - زمانی یزدی (۲۸۴)، محمد زمان زمانی - میر زندد دل - زینتی - زین خان کوکلتاش - زینتی سبزواری - حکیم زین الدین (۲۸۵)، میرزا زین العابدین - زنبیل بیگ - زایر - سید حسین زینتی - حاجی زمان کفش دوز - زمانای لاهیجی - زکی ولدغیاث نقشبند (۲۸۶)۔



آینه داری خورشید پُرفروغ فرهنگ و ادب فارسی در این دیار هنرپرور شورانگیزترین، دلپذیرترین و در عین حال ظریف‌ترین و دشوارترین وظیفه اهل دل و معرفت بوده است. در دوره‌ای که از سیطره استعمار بر شبه قاره خبری نبود، از شعاع آفتاب کس نشان نمی‌جست: آفتاب دلیل آفتاب بود. زبان فارسی زبان دل و دین بود. اشعار سعدی، عطار، مولوی، حافظ، امیرخسرو، بیدل و غالب و صدها نغمه گر شکرین گلستان و بوستان با زخمه هرچنگی و در هر دستان و داستانی با هزار داستان والحن ربوبی هما و او و همساز و با فطرت خدایی دمخور بود. در دوره جدید هم - که با علامه اقبال فیلسوف فرزانه مشرق آغاز می‌گردد - بازگشت به خویشتن خود و یادآوری عظمت راستین، با نور یقین در راهی نوین، پرتو افشانی کرده است.

آثار بازمانده دوره‌های گذشته و رونق محافل ادبی و پژوهشی فارسی در شبه قاره پاکستان و هند در عصر کنونی، تبلور عشق و علاقه و گرایش به فرهنگ و ادب بومی است که شایان ارج‌گذاری و توجه‌اند.

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان در مدت سی و پنج سال فعالیت با کارنامه ممتاز علمی، پژوهشی و آموزشی، همانا واسطه العقد و حلقه رابط بین گذشته و حال بوده است. با این حال به فضل الهی و به یاری دلسوختگان و شیفتگان و خردورزان برآن است برای حفظ و تقویت روابط و تحکیم پایه‌های دوستی دو ملت برادر و مسلمان همت بیشتری بگمارد.

بانگاهی اجمالی به فهرست انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان در می‌بایم که چاپ و نشر آثار استادان، فرهیختگان، شعرا و عرفا و نویسندگان نامدار در اولویت برنامه‌های مرکز بوده است. برای حفظ و احیای میراث ماندگار، کارهای بزرگی انجام شده است که از جمله این موارد را می‌توان نام برد: تصحیح انتقادی متون ادبی و نسخه‌های خطی گران سنگ؛ فهرست‌نویسی آثار فارسی در پاکستان؛ مطالعه و بررسی زمینه‌های مشترک فرهنگی و تاریخی؛ چاپ آثار سودمند؛ تقویت بنیه علمی و آموزشی بخشهای فارسی دانشگاهها و ... در نتیجه این خدمات، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان در محافل علمی و پژوهشی با اقبال راجه شده است و انتظارات علمی و ادبی بیشتری را دامن زده است.

در کارنامه انتشاراتی مرکز تحقیقات، چندین تذکره از جمله: ریاض العارفین، کلمات الصادقین، مخزن الغرایب، تذکره بغراخانی ثبت شده است و اینک اثری دیگر به نام تذکره مجمع النقایس از سراج الدین علی خان (آرزو) به دستداران فرهنگ و ادبی فارسی تقدیم می‌گردد.

تذکره مجمع النقایس در دوره رونق فارسی‌گویی در شبه قاره به سال ۱۱۶۴ هـ ق / ۱۱۳۰ هـ ش / ۱۷۵۱ م. تألیف شده است. در این تذکره شرح حال ۱۷۵۰ شاعر از ابویزید بسطامی تا محمد اشرف یکتای کشمیری به ترتیب الفبایی آمده است. مجمع النقایس به سبب اشتغال بر حدود چهل هزار بیت منتخب و برخوردار از دیدگاه تحلیلی مؤلف درباره مقام و پایه شعر شاعران، از حیث سخن سنجی، تذکره‌ای است انتقادی و از جهت شواهد و امثال، جنگی است خواندنی که در آن برخلاف سایر تذکره‌ها، شرح حال شعرا، تکراری و ملال‌آور نمی‌نماید و توجه خواننده بیشتر از شاعر به شعر معطوف می‌گردد.

تصحیح و مقابله جلد اول تذکره مجمع النقایس تا پایان حرف «ز» به همت و کوشش خانم دکتر زیب النساء علی خان (سلطان علی) اکنون در اختیار سخن شناسان و پژوهشگران علاقه‌مند به تذکره نگاری و تاریخ ادبی قرار می‌گیرد. به خواست خداوند خبیر جلد‌های بعدی به کوشش آقای دکتر مهر نور محمد خان و آقای دکتر محمد سرفراز ظفر و با تعلیقات مشترک و همکاری هر سه پژوهشگر گرانمایه در آینده نزدیک نشر می‌یابد، با این یادآوری که از جلد دوم تا بخشی از حرف «س» را هم سرکار خانم زیب النساء زحمت کشیده‌اند.

از درگاه پروردگار متعال دوام توفیق مصححان فاضل تذکره مجمع النقایس و سعادت پژوهشگران و دانش پژوهان گران قدر را خواهانیم.

بارالها! با اخلاص کارهای ما را به سرانجام نیک برسان (آمین). والحمد لله اولاً و آخراً

دکتر نعمت الله ایران زاده

مدیر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

۲۴ نیر ۱۳۸۳ هـ ش / ۲۵ جمادی الاول ۱۴۲۵ هـ ق / ۱۴ جولای ۲۰۰۴ میلادی

## به نام پروردگار بی‌همتا

### پیشگفتار

سدهٔ دوازدهم هجری که عصر مورد بحث ماست، زبان فارسی در شبه‌قارهٔ هند و پاکستان زبان رسمی دربار گورکانیان بوده است. گذشته از این قرن یازدهم و دوازدهم هجری را می‌توان عصر طلایی تألیف کتب تاریخی و تذکره‌نویسی نامید. بسیاری از ادباء و فضیلابی آن روزگار اعم از هندو و مسلمان به تألیف و تنظیم احوال شعراء و عرفا و دانشمندان پرداختند و آثار معروفی از خود به جای گذاشتند.

در این دو قرن تذکره‌های بیشماری نوشته شد که ما فقط به بردن اسم و تاریخ تألیف چند تذکره معروف اکتفا می‌کنیم: «عرفات العاشقین» نوشته تقی الدین اوحدی بلیانی (۱۰۲۲-۱۰۲۴ هـ ق) و «خلاصة الاشعار و زبدة الافکار» تقی الدین کاشانی (۹۷۵-۱۰۱۶ هـ ق) «طبقات اکبری» از خواجه نظام الدین احمد هروی (۱۰۰۲ هـ) «تاریخ عالم آرای عباسی» از اسکندر بیگ ترکمان (۱۰۲۵-۱۰۳۸ هـ ق) «مآثر رحیمی» ملا عبدالباقی نهاوندی (۱۰۲۵ هـ) «منتخب التواریخ» ملا عبدالقادر بداونی (۹۹۹-۱۰۰۴ هـ ق) «تذکره نصرآبادی» تألیف میرزا محمدطاهر نصرآبادی (۱۰۸۳ هـ) «هفت اقلیم» رازی (۹۹۶-۱۰۰۲ هـ ق) «آتشکدهٔ آذر» تألیف آذر بیگدلی (۱۰۷۴-۱۱۹۳ هـ ق) «تذکرهٔ حسینی» (۱۱۶۳ هـ) «خزانهٔ عامره» از آزاد بلگرامی (۱۱۶۶ هـ) «سفینهٔ خوشگو» از بندرابن داس خوشگو (۱۱۳۷-۱۱۴۷ هـ) «ریاض الشعراء» تألیف علی قلی خان واله داغستانی (۱۱۶۶ هـ) «سرو آزاد» از میرغلامعلی آزاد (۱۱۶۶ هـ) «کلمات الشعراء» از سرخوش (۱۰۹۳-۱۱۰۸ هـ) «تذکرهٔ مردم دیده» از حاکم لاهوری (۱۱۷۵ هـ) «ید بیضا» آزاد بلگرامی (۱۱۴۵-۱۱۴۸ هـ) «تذکرهٔ میخانه» تألیف ملا عبدالنبی فخرالزمانی (۱۰۲۸ هـ).

از مطالعهٔ اجمالی این تذکره‌ها این حقیقت آشکار می‌گردد که زبان و ادب فارسی فقط در ایران زمین که گهوارهٔ شعرای بزرگ و عرفای بنام است محدود نبوده، بلکه نفوذ زبان شیرین فارسی از کنارهٔ دریای مدیترانه تا سرحد چین و منتهی‌الیه شبه‌قارهٔ هند و پاکستان گسترش داشته است. هر جا شاعری به زبان شیرین فارسی شعر می‌سرود، بدون آنکه وطنش مورد نظر و توجه باشد، در زمرهٔ سخنوران در می‌آمد و احوال و اشعارش در تذکره‌ها ثبت می‌شد.

زبان و ادب فارسی در پرتو حمایت و قدرت تشویق برخی از پادشاهان و فرمانروایان نامدار مسلمان در کشورهای مختلف نفوذ و اعتبار مخصوصی پیدا کرد تا جایی که در زمان اکبرشاه پادشاه گورکانی زبان رسمی دربار هند شد و دو بیست سال همچنان باقی ماند. بعد از استیلای انگلیس بر شبه‌قاره هند و پاکستان زبان انگلیسی رونق گرفت و زبان فارسی را تحت الشعاع قرار داد.

اینجانب در سال ۱۹۶۹ میلادی وارد دانشگاه تهران شدم و بعد از گذراندن دورهٔ سه ساله در بخش دانشجویان خارجی «تذکرهٔ مجمع‌النفایس» خان آرزو را به عنوان رسالهٔ دکتری انتخاب نمودم. این تذکره در سال ۱۱۶۴ هجری تألیف یافته و مشتمل بر تراجم هزار و هفتصد و پنجاه شاعر متقدم و متأخر می‌باشد که از ابویزید بسطامی آغاز و به محمد اشرف یکتای کشمیری انجام می‌پذیرد. آرزو چهل هزار بیت منتخب در این تذکره آورده است.



«تذکره مجمع النفایس» بعد از «عرفات العاشقین» تقی اوحدی و «خلاصه الاشعار» تقی کاشانی یکی از مفصل‌ترین تذکره‌های فارسی است. آرزو تراجم شعراء را نسبتاً مختصر و منتخبات کلامشان را مفصل‌تر آورده است. گرچه به علت عدم ضبط تاریخها و سنوات از ارزش تاریخی این تذکره کاسته شده است ولی در تراجم معاصرین که قسمت اصیل و مهم این تذکره است به تفصیل بحث شده است. آرزو در نوشتن شرح حال شعراء سعی ننموده است که شرح حال آنان را مفصل که حاوی اطلاعات مهمی درباره زندگی آنان باشد، بنویسد اما درباره مقام و پایه شعر آنان غالباً اظهار نظر کرده است و از این حیث هیچ تذکره‌ای نمی‌تواند حریف «مجمع النفایس» باشد.

آرزو در ضمن نوشتن اشعار شعراء گاهی بعضی از اشعار را اصلاح کرده و آنچه به نظر او صایب و بهتر بوده نوشته است. از حیث نقد ادبی این تذکره یکی از بهترین تذکره‌های فارسی به شمار می‌رود. تذکره‌نویسان دیگر مثل مؤلف «تذکره مردم دیده» و «سفینه خوشگو» و «تذکره منتخب اللطائف» از تذکره خان آرزو فیض‌ها برده‌اند.

برای به دست آوردن نسخ خطی تذکره مزبور دو بار به کشور پاکستان مسافرت کردم و به سه نسخه خطی که یکی از آنها در موزه ملی کراچی و دو نسخه دیگر در کتابخانه دانشگاه لاهور محفوظ است دسترسی پیدا کردم. میکروفیلم نسخه پتینه توسط یکی از دوستان هندی تهیه و ارسال گردید. ولی چهار نسخه را کافی نشمرده درصدد برآمدم که نسخه‌های دیگر را که در کتابخانه‌های هند می‌باشد نیز به دست بیاورم. برای این منظور خواستم مسافرتی به هند کنم ولی به دلیل اختلافات سیاسی موفق به رفتن به آنجا نشدم. ناچار با چهار نسخه مقایسه و اختلافات را در پاورقی ذکر کردم و مقدمه نسبتاً مفصّلی نوشتم و درباره هر شاعر تحقیق و مآخذی را با ذکر صفحه درج کردم. احادیث، آیات قرآنی، ضرب‌الامثال عربی، لغات هندی، لغات فارسی، قصص انبیا، داستانها، ضرب‌الامثال و ترکیبات فارسی را الفبایی کرده و برای هر یک فهرست جداگانه‌ای ترتیب دادم.

در پایان این مقال از راهنمایهای ا، زنده استاد محترم جناب آقای دکتر شاه‌حسینی و همچنین از بذل توجه و راهنمایی و دلسوزیهای استادان گرامی جناب آقای دکتر مهدی محقق و جناب آقای دکتر سادات ناصری که در تدوین و مطابقت این رساله زحمات فراوانی را متحمل شدند سپاسگزارم و نیز از کلیه استادان عالی‌قدر ایرانی، دوستان پاکستانی، ایرانی و هندی که به نحوی از انحاء در ترتیب و تدوین این رساله به من یاری کرده‌اند تشکر می‌نمایم و از کمک و راهنمایهای جناب آقای عبدالحسین حائری رئیس کتابخانه مجلس شورای اسلامی که در فراهم ساختن نسخ خطی و کتابهای موردنیاز از هیچ‌گونه کمک به این‌جانب دریغ نفرموده‌اند، صمیمانه سپاسگزاری می‌نمایم.

این تذکره به دست دوستان و محققان عزیز نمی‌رسید و این کتاب به زیور طبع هرگز آراسته نمی‌شد اگر راهنمایها و مساعدتهای جناب آقای دکتر نعمت‌الله ایران زاده رئیس مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان و همکاران محترم آن مرکز نبود. من از مساعدتهای ایشان کمال تشکر را دارم.

دکتر زیب‌النساء علی خان (سلطان‌علی)

## مقدمه

### فصل اول

اوضاع سیاسی و فرهنگی شبه قاره هند و پاکستان در زمان سراج الدین علیخان آرزو:

اورنگ زیب عالمگیر ششمین امپراطور گورکانی هند، سرانجام پس از پنجاه و یک سال فرمانروایی به سال ۱۱۱۸ هجری وفات یافت. درگذشت او میان فرزندان او برای تصاحب تاج و تخت شاهی اختلافات زیادی را به وجود آورد، تا بدانجا که دو تن از پسرانش به نام محمد اعظم و شاهزاده محمد معظم (شاه عالم) برای کسب تاج و تخت گورکانیان جنگ خونین را آغاز کردند. در چنین جنگ بود که محمد اعظم و پسرش بیدار بخت و والجاه و عدۀ کثیری از بزرگان و هواخواهان او جان خویش را فدا کردند و محمد معظم شاه عالم با پیروزی کامل با لقب بهادرشاه تاج و تخت پادشاهی را به دست گرفت.

بهادرشاه پس از جلوس بر تخت سلطنت زمام امور را به دست گرفت. اما نخستین خطری که او را تهدید می کرد از جانب راجا اجیت سینگ حاکم جودپور بود. این فرمانروا پس از مرگ اورنگ زیب علم مخالفت برافراشت و با اخراج مسلمانان و خرابی مساجد و بستن آنها رسماً مبارزۀ جدی خود را آغاز کرد. وی در این مبارزه که بر ضد گورکانیان بود راجای اودی پور و راجا جی سینگ حاکم انبیر را به کمک طلبید.<sup>(۱)</sup>

بهادرشاه با عزم راسخ با سپاهش برای سرکوبی راجاهای جودپور و اودی پور و ادب حرکت کرد. این مبارزه سبب شد که انبیر به دست مغولها افتاد و راجای اودی پور نیز تسلیم شد و سرانجام راجا اجیت سینگ حاکم جودپور نیز وحشت زده طلب عفو و بخشایش نمود. بهادرشاه به حکم مصدقیت این سه فرمانروا را عفو نمود و القاب و منصبهای سابق را به آنها بازگردانید.

مقارن همین ایام بود که خبر قیام شاهزاده کامبخش پسر کوچک اورنگ زیب به دکن رسید. بهادرشاه پس از شنیدن این خبر کمر به قتل این شاهزاده بست و مصمم شد که هرچه زودتر خود را به جنوب هند برساند، در اطراف حیدرآباد بود که بهادرشاه با سپاه کامبخش روبرو شد. این مبارزه سبب شد که کامبخش زخمی و اسیر گردد.<sup>(۲)</sup> اسارت وی باعث شد که سیکهای پنجاب (که گوزونانک را پیغمبر می دانند) سر به شورش برداشتند و بر ضد دولت گورکانی قیام کردند. این اغتشاش و آشوب سبب شد که سیکها فرماندار سرهند (ایالت پنجاب) را به قتل رسانند و املاک و خانه های مسلمانان را غارت کنند و از بین ببرند. به همین دلیل وزیر بهادرشاه، منعم خان با سپاهی عظیم به سال ۱۱۲۲ هجری برای سرکوبی سیکها حرکت کرد و پس از چندین جنگ پی در پی عاقبت منعم خان پیروز شد و سیکها را متواری ساخت. به این ترتیب گورکانیان بار دیگر پنجاب را متصرف شدند.

بهادرشاه چهار پسر داشت. جهاندارشاه، عظیم الشان، رفیع الشان و جهانشاه. و زمانی که مرگش در سال ۱۱۲۴ هجری اتفاق افتاد، این چهار تن بر سر تصاحب تاج و تخت شاهنشاهی به مبارزه پرداختند اما در تمام احوال به نظر می آمد که از بین این چهار برادر عظیم الشان نفوذ بیشتری دارد زیرا

وی دارای لشکری عظیم بود. به همین سبب بیمی در دل برادران افکند و به نظر می‌رسید که وی تاج و تخت گورکانی را به تصرف خواهد آورد.

اما ذوالفقارخان که امیری با نفوذ بود به همراهی جهاندارشاه پسر بزرگ بهادرشاه قیام کرد و علم مخالفت برافراشت. وی ابتدا با زیرکی خواست میان سه فرزند بهادرشاه اتحاد به وجود آورد و سپس هر سه شاهزاده را علیه عظیم‌الشان که از نفوذش بیم داشتند، شورانید تا عاقبت میان آنها جنگی درگرفت. در این جنگ که در حوالی لاهور اتفاق افتاد عظیم‌الشان شکست خورد و کشته شد. سپس ذوالفقارخان کمر به قتل رفیع‌الشان و جهانشاه بست و این دو را نیز در جنگی به قتل رساند و جهاندارشاه را به عنوان امپراطور گورکانی تاج و تخت شاهی داد.<sup>(۱)</sup>

وی به سال ۱۱۲۴ هجری بر تخت سلطنت جلوس کرد اما در دوران حکمرانی خود با مشکلات و موانع زیادی برخورد کرد و برای فرار از این مسائل با رقصه‌ای به اسم لعل کنور Lal Kanver ازدواج کرد و برای این امر بیست میلیون روپیه در نظر گرفت. با ورود لعل کنور در دستگاه سلطنت اقوام و خویشاوندانش که اغلب به کار مطربی و مسخرگی می‌پرداختند یکباره در دولت گورکانی نفوذ پیدا کردند و صاحب منصبهای جلیله و سمتهای بزرگی شدند.<sup>(۲)</sup>

این وضع دولت سبب شد که تخم مخالفت در دل یکایک امرا و وزرای شاهی ریشه کند اما هیچ‌یک در مقابل نفوذ ذوالفقارخان قادر به کاری نبودند. در کشاکش این ماجرا بود که دومین پسر عظیم‌الشان محمد فرخ سیر که در بنگال حکمرانی می‌کرد خود را پادشاه هند خواند و با سپاهی قلیل راهی پتنه مرکز ایالت بیهار شد.

محمد فرخ سیر با اینکه اعلام شاهی کرده بود به ظاهر دم و دستگاهی نداشت با این وجود مادرش به حمایت و پشتیبانی از او برخاست. وی به نزد استاندار بیهار سید حسین علی خان رفته و از او کمک خواست. سید حسین علی خان و برادرش سید عبدالله خان استاندار اله آباد که از سادات و اشراف بنام باره بودند به علت نفوذ بسیار در تاریخ هند به عنوان «پادشاه‌گر» شناخته می‌شوند زیرا این دو برادر پس از اینکه محمد فرخ سیر تاج و تخت شاهی را تصاحب کرد و استقرار یافت در دستگاه گورکانی آنقدر نفوذ پیدا کردند که امپراطور بدون مشورت و صلاحدید این دو نمی‌توانست کاری کند و اگر احياناً از پادشاه ناراضی می‌شدند بی‌درنگ او را از سلطنت خلع کرده دیگری را چون عروسکی مطیع بر تخت شاهی می‌نشانند.

به هر حال سید حسین علی خان از هواخواهان فرخ سیر شد و برای برادرش سید عبدالله خان نیز نوشت تا از او پشتیبانی کند و بر ضد جهاندارشاه قیام کند. سید عبدالله خان بر طبق آن نامه خواهش برادر را پذیرفت و هر دو به همراهی فرخ سیر به سوی دهلی برای سرکوبی جهاندارشاه حرکت کردند. خبر حرکت آنها جهاندارشاه را سراسیمه و وحشت‌زده ساخت زیرا نمی‌توانست لشکری فراهم کند و

به مقابله آنها رود. سپاه جهاندارشاه برای جنگ و مقابله آماده نبودند زیرا ماهها بود که حقوقی دریافت نکرده بودند. خزانه خالی بود و دولت هم ورشکسته.

جهاندارشاه که خود را در خطر دید هرچه از اشیاء گران قیمت که در قلعه سرخ و قصرهای شاهی بود همه را یک فروخت اما باز هم مشکلش حل نشد و نتوانست سربازان را راضی کند. جهاندارشاه که از همه جا ناامید بود با سپاهی قلیل برای مبارزه به طرف اکبرآباد حرکت کرد و در نزدیکی آنجا بود که با سپاه فرخ سیر مواجه شد.

در اندک زمان جهاندارشاه شکست خورد و ارتش او درهم شکست. او با همسرش لعل کنور فرار کرد و به خانه اسدخان پدر ذوالفقار پناهنده شد اما اسدخان بنا به دلایلی وی را به سربازان فرخ سیر تحویل داد و آنها جهاندارشاه را خفه کردند.

محمد فرخ سیر به عنوان پادشاه هند در تاریخ ۱۷ محرم ۱۱۲۵ هجری وارد دهلی شد و برای عبرت مردم در پیشاپیش سپاهش جسدهای جهاندارشاه و ذوالفقارخان را می کشیدند. محمد فرخ سیر به پاس وفاداری و از خودگذشتگی برادران سید عبداللهخان را به القاب نواب قطب الملک، یمین الدوله، سید عبدالله ظفر جنگ، سپهسالار، یار وفادار نواخت و او را صدراعظم مملکت گردانید. حسین علی خان هم به سمت بخشی اول (تقریباً معادل وزیر دارائی) انتصاب شد و به القاب عمدة الملک امیرالامرا سید حسین علی خان بهادر فیروز جنگ، سپهسالار ملقب گردید.<sup>(۱)</sup>

به دستور بنده Bundah پنجاب همچنان دستخوش تاخت و تاز و تاراج سیکها بود و این امر سبب شد که محمد فرخ سیر به سال ۱۱۹۷ هجری برای سرکوبی آنها سپاهی عظیم روانه پنجاب کند. در این گیرودار بنده با هفتصد تن از همراهانش اسیر و راهی دهلی شدند و در آنجا بود که او را با تمام هواخواهانش به قتل رساندند.<sup>(۲)</sup>

سید عبداللهخان و برادرش که محمد فرخ سیر را به شاهی رسانده بودند در دستگاه گورکانی نفوذ داشتند اما کم کم بین محمد فرخ سیر و وزیرش سید عبداللهخان اختلافی بروز کرد و محمد فرخ سیر لاجرم تصمیم گرفت که او را از وزارت خلع کند. همین که این خبر به سید عبداللهخان رسید و خود و منصبش را در خطر دید به وسیله ای برادرش را که در دکن بود آگاه ساخت. سید حسین علی خان با آگاهی به مطلب با سپاه بزرگ که مشتمل بر سی هزار سوار و سربازان دیگر بود به دهلی آمد تا از موقعیت برادر خود دفاع کند و پس از مدتی به کمک مردم توانست شاه را دستگیر کند و به جای او رفیع الدرجات را بر تخت شاهی بنشانند. محمد فرخ سیر را مدتی زندانی و سپس او را خفه کرد.

مرگ شاه گورکانی همگان را متأثر ساخت و شعرای عصر بر مرگش ماتم گرفتند و اشک حسرت فشانند. یکی از آنها میرزا عبدالقادر بیدل در نهایت تأثر و تأسف به سر می برد این رباعی زیر را به مناسبت این فاجعه سرود:

1- Later Moghals: vol I , P. 275

2- Later Moghals: vol I , P. 272-75

## رباعی

دیدى که چه با شاه گرامى کردند  
تاریخ چو از خرد بجستیم فرمود  
صد جور و جفا ز راه خامی کردند  
«سادات به وی نمک حرامی کردند»

۱۳۳۰ هـ

در مقابل اینها افرادی نیز پیدا شدند که این کار شنیع برادران سید را تمجید کردند و یکی از آنها میرعظمت‌الله بیخبر بود که در رباعی زیر از این کار برادران سید پشتیبانی می‌کند:

## رباعی

با شاه سقیم آنچه شاید کردند  
بقراط خرد نسخه تاریخ نوشت  
از دست حکیم هرچه آید کردند  
«سادات دورش آنچه باید کردند»<sup>(۱)</sup>

۱۳۳۰ هـ

برادران سید پس از انجام این عمل پسر رفیع‌الشان و نوه بهادرشاه رفیع‌الدرجات را بر تخت سلطنت نشانند و می‌گویند که حتی فرصت استحمام و تعویض لباس را به رفیع‌الدرجات ندادند و او را وادار کردند که با همان لباس کثیف و هیبت نادرست بر تخت طاوس جلوس کند.<sup>(۲)</sup> به همین سبب این پادشاه عروسکی بیش نبود که مطیع و فرمانبردار برادران سید بود و هر زمان که آنها می‌خواستند او را به این طرف و آن طرف می‌کشاندند. رفیع‌الدرجات از خود اراده‌ای نداشت و نه جرأت اینکه در امور مملکت دخالت کند. علاوه بر اینها او از بیماری سل رنج می‌برد و این بیماری هرآن او را تهدید به مرگ می‌کرد و زمانی که نگرانش افزونی گرفت از برادران سید خواهش کرد که در صورت مرگش برادر بزرگترش رفیع‌الدوله را پادشاه کند و درست سه روز پس از این ماجرا بعد از شش ماه و دو روز سلطنت درگذشت.

سید عبدالله‌خان و سید حسین‌علی‌خان این دو برادر بانفوذ و سرکش بنا به گفته رفیع‌الدرجات برادر بزرگش را تاج و تخت شاهی دادند اما در این میان اوضاع دگرگون شد و میان دو برادر اختلافاتی به وجود آمد و نفوذ سابق خود را کم‌کم از دست دادند و مانند گذشته بر سر تعیین شاه گورکانی و حل و فصل مشکلات و اختلافات توافق نداشتند ولی پس از مدتی شاهزاده نیکوسیر با کمک متراسن Mitra sen و راجاجی سینگ Jai Singh حاکم انبیر خود را در اکبرآباد (آگره) پادشاه خواند و در مقابل برادران سید قد علم کرد.

سید حسین‌علی‌خان بعد از شنیدن این خبر بی‌درنگ لشکری عظیم فراهم کرد و به اکبرآباد روانه شدند و قلعه آنجا را تحت محاصره خویش درآوردند. این عمل مدتی به طول انجامید و در این میان محصورین که از گرسنگی و تشنگی به ستوه آمده بودند دیگر در خود یارای مقاومت ندیدند و تسلیم شدند.<sup>(۳)</sup>

۲- منتخب‌اللباب: ص ۸۱۶

۱- تذکره سرو آزاد، میرغلامعلی آزاد بلگرامی، ص ۱۵۴

۲- منتخب‌اللباب: ص ۸۲۵

این امر سبب شد که برادران سید اختلافات را کنار گذاشته و نفوذ قبلی خود را به دست آورند. آنها رفیع‌الدوله را که مردی تریاکی و ضعیف‌النفس بود با لقب «شاه جهان ثانی» به تخت نشانند. وی به علت ضعف نفس و نداشتن اراده بدون مشورت و صلاحدید برادران سید حتی به دربار برای بار نیز نمی‌نشست یا به مساجد برای نماز نمی‌رفت. شاه جهان ثانی نیز بعد از گذشت چهار ماه به علت اسهال خونی و اختلال مغزی فوت کرد.<sup>(۱)</sup> پس از درگذشت رفیع‌الدوله برادران سید همانند گذشته پرنفوذ و با قدرت شاهزاده روشن اختر پسر جهانشاه را برای شاهی برگزیدند و به تاریخ ۱۵ ذوالقعدة ۱۱۴۱ هجری با لقب «ابوالمظفر ناصرالدین محمدشاه پادشاه غازی» او را بر تخت طاوس جلوس دادند. و چون سابق با تدبیر خود افراد معتمد خویش را منصبهای والا و سمتهای شایسته دادند تا نظارت مستقیم بر فعالیت‌های شاه داشته باشند که این امر سبب نارضایتی شاه و امرا شده بود اما می‌دانستند که کاری از دستشان ساخته نیست به همین سبب دم فرو می‌بستند و جز اطاعت چاره‌ای نداشتند.

بالاخره این دخالت‌های برادران سید در امور دولتی چین قلیچ‌خان نظام‌الملک (مؤسس سلسله نظامیه حیدرآباد) استاندار مالوه را وادار به شورش کرد و لشکر بزرگی علیه دولت تهیه کرد. برادران سید بعد از شنیدن این خبر دو واحد سپاه عظیم را به فرماندهی دلاورخان و علیم علیخان به مبارزه نظام‌الملک فرستادند و مطمئن بودند که او را از پای در خواهند آورد زیرا سپاه عظیم را مأمور این کار کرده بودند. اما نظام‌الملک که در دستگاه گورکانی متنفذانی چون محمدشاه و مادرش داشت نامه‌های محرمانه‌ای دریافت می‌کرد که تمامی حاکی بر اقدامات و نقشه‌های برادران سید بود و به همین سبب از پشتیبانی عده زیادی از امرای بزرگ دولت برخوردار بود. با اطلاع قبلی به نقشه‌های آنها توانست آن دو واحد اعزامی را درهم کوبد و آنها را مایوس روانه درگاه کند. برادران سید که از این خبر مطلع شدند تدبیر دیگر اندیشیدند و قرار بر این شد که محمدشاه همراه با سید حسین‌علی‌خان با لشکر منظم و توپخانه مجهز به جنگ نظام‌الملک بروند. اما از آنجایی که شاه از دست برادران سید به ستوه آمده بود و امرای دیگر نیز که از زورگویی‌های آنها به تنگ آمده بودند توطئه‌ای با هم کردند و قرار بر این شد که حسین‌علی‌خان را به قتل برسانند. قرعه به نام ترکی از کاشغر به اسم میرحیدر بیگ دغلات افتاد و او در فرصت مناسب در ۶ ذوالحجه ۱۱۳۲ هجری این سید غافل را به قتل رساند.

زمانی که سر سید را پیش محمدشاه آوردند وی از نهایت تألم و تأسّف اشک حسرت ریخت و این بیت حافظ را خواند:

قتل این بنده به شمشیر تو تقدیر نبود      ورنه هیچ از دل پر خشم تو تقصیر نبود

این خبر به گوش برادرش عبدالله‌خان رسید و از خبر کشته شدن او سخت برآشفته و شاهزاده ابراهیم را به عنوان شاه گورکانی بر تخت نشانند و با بخشش پول و دادن هدایای گرانبها ظاهر فریبانی را به دور خود جمع کرد و خزانه سلطنتی را متصرف شد و دست تطاول به اموال دولت دراز کرد زیرا پس از دو روز در حدود ده میلیون روپیه بین مردم تقسیم کرد و با این بذل و بخششها توانست

طرفدارانی پیدا کند. سید عبداللہ خان می خواست محمدشاه را از بین ببرد و زمانی که آنها با لشکر خود به دہلی برگشتند تصمیم گرفت کہ آنها را بہ جنگ کشاند. در نزدیکی حسن پور بود کہ دو لشکر با ہم روبرو شدند و جنگ سختی در گرفت و ضربہ های مہلکی بہ ارتش عبداللہ خان وارد شد. بہ علت شکست فاحشی کہ خوردند متواری و سرگردان شدند. سید عبداللہ خان اسیر و زندانی شد و پس از گذشت دو سال بہ سال ۱۱۳۵ ہجری بہ امر محمدشاه مسموم گردید.<sup>(۱)</sup>

بعد از انجام این عمل محمدشاه فاتحانہ و پیروز بہ سال ۱۱۳۳ ہجری قدم بہ دہلی گذاشت و پس از گذشت چہار شبانہ روز دربار بزرگی آراست و محمد امین خان را بہ عنوان صدراعظم انتصاب کرد اما دوران صدارت وی طول نکشید و خیلی زود از دنیا رفت تا اینکه این سمت را در سال ۱۱۳۴ ہجری بہ نظام الملک داد.

این صدراعظم با موانع و مشکلات زیادی روبرو شد زیرا حریف بزرگ و نیرومند داشت. این حریف صمصام الدولہ خان دوران بود کہ بنا بہ روایت صاحب سیرالمتأخرین زمانی کہ در دربار حضور داشت علناً و بہ وضوح در مقابل محمدشاه صدراعظم را بہ باد تمسخر می گرفت و بہ ابن الوقتی منسوب می کرد و او را در انظار خجل و شرمسار می کرد<sup>(۲)</sup> ولی او را باکی نبود زیرا مخالفان دیگر نیز داشت کہ با او این عمل را بکرات کردہ بودند و اکثراً در جلوی شاہ او را بہ لہو و لعب و عیش و نوش و سہل انگاری و دیگر صفات ناباب تحریک می کردند از آن جملہ بود رئیس این گروہ او دختری رمال بود کہ رحیم النساء نام داشت اما ہمہ او را بہ نام کوکی جیو Koki Jiv می شناختند و شاید او و شاہ خواہر و برادر رضاعی بودند. وی با حافظ خدمتکار خان خواجہ سرای قصر شادی و آخوندی بہ نام شاہ عبدالغفور طوری توطئہ کردہ بودند کہ کسی نتواند با شاہ حرف بزند. محمدشاه مہر شاہی را بہ کوکی تحویل دادہ بود و ہر دستوری کہ صادر می شد باید بہ اہضای کوکی برسد. این زن تا سال سیزدہم سلطنت محمدشاه بی نہایت نفوذ داشت. نظام الملک از این وضع ملال آور بہ تنگ آمدہ بیت زیر را سرود:

مردان نکنند خاک بر سر چہ کنند امروز زنی بجای عالمگیر است

بالآخرہ وی در سال ۱۱۳۶ ہجری خرابی آب و ہوا را بہانہ کرد و از دہلی خارج شد و بہ طرف مرادآباد (استان اترپردیش فعلی) حرکت کرد. او تمامی افراد خانوادہ خود را نیز بہ ہمراہ بردہ بود. زمانی کہ او بہ انوپ شہر Anop Shahr رسید بہ محمدشاه عریضہ ای نوشت کہ مرہتہا جنوب ہند را زیر تاخت و تاز قرار دادہ و ہیچ سدّی راہ بند آنها نیست و او باید بی درنگ خود را بہ آن سرزمین برساند و راساً این آشوب و ولولہ را فروکش و آن منطقہ را آرام کند. نظام الملک بہ ہمراہ این نامہ استعفای خود را نیز فرستادہ بود و خواستہ بود کہ استعفای او را از مقام وزارت بپذیرد.

محمدشاه نیز استعفایش را بپذیرفت و اعتماد الدولہ قمرالدین خان را بہ جای او منسوب داشت و

1- Later Moghals: vol I , P. 66-96

۲- سیرالمتأخرین: غلامحسین طباطبائی، ص ۲۱۶

ظاهراً مسئله را بی تفاوت جلوه داد اما بلافاصله به مبارزخان فرماندار حیدرآباد نامه نگاشت که به تمامی نفوذ نظام الملک خاتمه دهد و فرمان داد که به سرتاسر دکن (جنوب هند) لشکرکشی کند و آن منطقه را تحت تصرف خویش درآورد. مبارزخان با تصمیم قطعی به مبارزه پرداخت اما در جنگ به دست نظام الملک به قتل رسید و اینجا بود که نظام الملک تقریباً به صورت حاکمی مستقل بر دکن تصرف یافت.

محمدشاه همین که دید مبارزخان در جنگ شکست خورده کشته شد و نظام الملک قدرت خود را گسترش داده پشیمان شد و توسط فرمان دیگری استانداری دکن را به نظام الملک برگرداند. اما مسئله اینجاست که تنها نظام الملک نبود که در استان خویش مستقل شده بود، در تمامی استانهای دیگر نیز این وضع مشاهده می شد مثلاً استانداری بنگال و بیهار و اریسه که به عنوان یک استان تلقی می شد در خانواده مرشد قلیخان موروثی شده بود و نیز سید محمدامین سعادت خان که بعداً سلسله شاهان اوده را تأسیس کرده هرچند وی سمت استانداری اوده را داشت اما در واقع هیچ فرمانی از دولت مرکزی نمی گرفت و عملاً مستقل بود.<sup>(۱)</sup>

در این زمان مرهته‌ها نفوذ بسیاری کسب کرده بودند و همیشه مشغول تاخت و تاز به گوشه و کنار مملکت بودند. نظام الملک متوجه شد که وی به تنهایی نمی تواند با مرهته‌ها مبارزه کند به همین جهت آنها را تشویق کرد که به دهلی حمله کنند و برایشان از ثروت افسانه‌ای دهلی بسیار گفت.

باجی راو Baji Rao رئیس مرهته‌ها که پیشوا خوانده می شد اول مالوا و گجرات را مورد تاخت و تاز قرار داد و هر که را که سر راهش بود از زن و مرد و کوچک و بزرگ به زیر تیغ کشید و سپس در سال ۱۱۴۹ هجری به طرف دهلی حرکت کرد. محمدشاه از این واقعه سراسیمه شد و دست نیاز به سوی نظام الملک دراز کرد و از او کمک خواست. محمدامین سعادت خان استاندار اوده هم قبل از این واقعه سپاهیان خود را به لشکر مرکزی ملحق کرده بود و در حقیقت به سادگی در حوالی اکبرآباد یکی از واحدهای سپاه مرهته را شکست دادند. نظام الملک با شکوه فراوانی به دهلی رسید و از جانب محمدشاه مورد عنایت قرار گرفت و نیز القاب مجلل و هدایای نادری دریافت کرد.

این امر سبب وحشت و تردید باجی راو شد و اندیشید که جنگ با سعادت خان و نظام الملک و فرماندهان کارآزموده و جنگ دیده کاری بس دشوار و نامحتمل است به همین سبب به مالوا عقب نشینی کرد و آن ناحیه را در زیر سلطه خویش درآورد و در آنجا به تاخت و تاز مشغول شد و از آنجایی که آن منطقه در زیر فرمان نظام الملک و در منطقه حکمرانی او بود خود را سریع به مالوا رسانید اما شتاب زدگی او سبب شکستش به دست باجی راو شد و زیر بار شرایطی سنگین رفت تا توانست با وی از در صلاح درآید.

در سال ۱۱۵۱ هجری نادرشاه فرمانروای مقتدر ایرانی به هند حمله ور شد. از آنجایی که افراد زبده و کارآزموده در اختیار داشت به سادگی سپاهش نواحی کابل، جلال آباد و پیشاور را متصرف



شد و چون فاتحانه به لاهور رسیدند استاندار آنجا تحت تأثیر نیرو و قدرت نادرشاه و سپاهش بعد از کمی تردد کلیه خزانه دولتی را به وی واگذار کرد و خود را مطیع و فرمانبردار لشکر نادری ساخت.

خبر این پیروزی به سرعت باد به تمام نواحی رسید تا اینکه پادشاه و وزرای دهلی از شنیدن این خبر وحشت زده شدند و با ناامیدی لشکری مشتمل بر ۷۵ هزار نفر ترتیب داده و دهلی را به سوی کرنال ترک کردند و در آنجا خیمه‌ها افراشتند و آماده و بیدار منتظر نشستند تا با سپاه نادرشاه مقابله کنند. در این گروه عظیم هراسان نام‌آورانی چون محمدامین سعادت‌خان حاکم اوده و نظام‌الملک استاندار دکن حضور داشتند زیرا از طرف محمدشاه مأمور بودند که با نادرشاه مبارزه کنند و آنها را از سرزمین گورکانی بیرون کنند در این میان که محمدشاه تمام قدرتها را به کمک طلبیده بود مرهته‌ها و راجپوت‌ها در کمک و همراهی به محمدشاه غفلت می‌ورزیدند زیرا می‌انگاشتند که هرچه دولت گورکانی ضعیف و سران آن از بین روند شانس استقلال و حکومت بیشتری را خواهند داشت.

در سال ۱۱۵۱ هجری جنگ بین این دو مقتدر درگرفت اما نادر که پیروزی را از آن خود می‌دانست فاتح شد زیرا در میدان جنگ ۵۵/۰۰۰ نفر حاضر و پشت سپاه ۸/۰۰۰ نفر آماده به خدمت بودند تا در مورد لزوم خود را به جبهه برسانند و از سردار خود دفاع کنند. پس از شکست لشکر گورکانی و مرگ عدۀ زیادی از سران و دستگیری آنان، نادر اجناس و خزانه و توپخانه و اسلحه‌های زیادی به سپاهش داد. محمدامین سعادت‌خان نیز دستگیر شد. اینجا بود که سعادت‌خان به فکر صلح افتاد و به نادرشاه گفت که نظام‌الملک را برای ایجاد تفاهم بین این دو دولت به دربار بپذیرد و نادرشاه پذیرفت.

نظام‌الملک به پیش نادرشاه آمد و پس از گفتگوی بسیار و اصرار فراوان عاقبت توانست نادرشاه را با مبلغ پانصد هزار روپیه به عنوان غرامت جنگی راضی کند و او را به ایران بازگرداند.

اما مسئله اینجا تمام نشد زیرا سعادت‌خان که به نظام‌الملک حسادت می‌کرد و موقعیت خود را در خطر دید و می‌انگاشت که مسئله به این راحتی حل شده و نظام‌الملک دوباره قدرتمند و تواناست به نزد نادرشاه رفته او را تحریک کرد که اگر چنانچه به دهلی رود و دو بیست میلیون روپیه از خزانه شاهی بخواهد به او خواهند داد. این بود که نادرشاه برای بار دیگر نظام‌الملک را خواست و طلب دو بیست میلیون روپیه کرد. این حرف نظام‌الملک را گران آمد و افزود که از زمان تأسیس امپراطوری گورکانی حتی زمان اقتدار این دولت هیچگاه آنقدر پول در خزانه شاهی نبوده اما نادرشاه قبول نکرد و امر کرد تا به محمدشاه بنویسد تا به حضور نادرشاه آید. محمدشاه نیز چنین کرد و نادرشاه او را زندانی و در آن شهر محبوس گردانید و زمانی که نادرشاه به اتفاق محمدشاه به دهلی آمد در نهایت تأسف در یافت که خزانه دولت خالیست و فهمید که سعادت‌خان به دروغ او را فریفته و از آن سرمایه هنگفت خبری نیست. نادرشاه سخت برآشفته آنچنان که سعادت‌خان از ترس با سم خودکشی کرد.

مقارن همین ایام بود که شایعه‌ای بین مردم دهلی افتاد که محمدشاه نادرشاه را با سم از میان برده. این خبر ولوله‌ای بپا کرد و مردم را جسور و بی‌باک ساخته عده‌ای از سربازان نادری را به قتل رساندند.

نادرشاه که بسیار خشمگین و مضطرب بود نتوانست خود را کنترل کند و بر اراده‌اش مسلط باشد

لذا دستور داد که تمامی افراد را چه انسان و چه حیوان هر موجود زنده‌ای را که دیدند به قتل برسانند. با این وصف دهلی مرکز قتل و غارت شد و مردم آنجا به خاک و خون کشیده شدند.<sup>(۱)</sup> بنا بر روایتی این قتل عام سبب شد که در ظرف پنج ساعت نزدیک به بیست هزار نفر از بین بروند.

نادرشاه پس از گذشت دو ماه با ثروتی هنگفت به ایران برگشت. جیمس فریزر مؤلف کتاب نادرشاه (به زبان انگلیسی) می‌نویسد که: نادرشاه هنگام مراجعت هفتصد میلیون روپیه و یکصد فیل، هفت هزار اسب، و ده هزار شتر، یکصد خواجه سرا و صدوسی منشی، دویست آهنگر، سیصد بنا، یکصد سنگتراش و دویست نجار همراه خویش به ایران برد.<sup>(۲)</sup>

آنندرام مخلص که در دربار محمدشاه زندگی می‌کرد اضافه می‌کند که نادرشاه فقط از نواب قمرالدین خان صدراعظم و نظام‌الملک ششصد هزار روپیه گرفت. لاجرم محمدشاه جواهرات سلطنتی از قبیل «کوه نور» که الماس گران‌قیمت و معروف بود به نادرشاه سپرد.<sup>(۳)</sup>

نادرشاه قبل از اینکه به ایران برگردد مجلس آراست و در آن تمام سران دولت را احضار کرد و با دست خود تاج شاهی را بر سر محمدشاه نهاد و محمدشاه پس از تاج‌گذاری به همه گفت که از این لحظه به بعد منطقه غربی رودخانه سند تمامی به دولت ایران تعلق دارد و دولت گورکانی دیگر حق و امتیازی بر این منطقه ندارد. طبق این موضوع سرتاسر شمال غربی شبه قاره که شامل افغانستان می‌شد به نادرشاه تعلق گرفت.

مرگ نادرشاه در سال ۱۱۶۰ هجری اتفاق افتاد و بعد از او احمدشاه درانی در قندهار بر تخت شاهی جلوس کرد. پس از اندک مدتی دنباله کارهای نادر را گرفت و راهی لاهور شد و آن شهر را تحت سلطه خویش درآورد. درانی جلوتر رفت و در کنار رودخانه ستلج با سپاه محمدشاه به فرماندهی شاهزاده احمدشاه و اعتمادالدوله قمرالدین خان مواجه شد. در آنجا با روشی خاص و زیرکی از رودخانه عبور کرد و قصد سرهند کرد و بعد از مدتی آنجا را نیز متصرف شد. اما اینجا بود که شاهزاده احمدشاه با سپاهش رسیدند و بین دو سپاه جنگ سختی درگرفت تا اینکه درانی شکست خورد و سرافکنده به سوی کابل فرار کرد. مرگ محمدشاه در سرهند بعد از یک ماه در سال ۱۱۶۱ هجری اتفاق افتاد.

بعد از او احمدشاه که جوانی بیست و دو ساله بود بر تخت گورکانیان جلوس نمود. احمدشاه نیز چون پدرش اهل سلطنت و حکمرانی نبود و قادر به اداره مملکت و حمایت از مردم نبود.

چیزی نگذشت که دوستان مزور و ریاکار چون مگسانی به گردش حلقه زدند و او را به سهل‌انگاری و عیاشی تحریک و تشویق کردند. بدین جهت مملکت رو به زوال می‌رفت و وضع مالی دولت خراب بود. هر حاکم و امیری که این وضع را می‌دید هرچه در اختیار داشت مالک می‌شد و به

1- Later Moghals, vol II, P 362-65

2- Nadir Shah, James Fraser P, 119

غارت می برد. سپاهیان هم از سه سال پیش مستمری و حقوق خود را نگرفته بودند. خلاصه اوضاع مملکت مغشوش بود و همه مضطرب و نگران تا بالآخره این وضع سبب شد که احمدشاه دستور به فروش وسائل کاخ داد. هرچه که بتوان تبدیل به پول کرد از قبیل اسلحه، ظروف، فرش، جواهر و غیره چون احتیاج مبرمی به پول داشت.<sup>(۱)</sup>

یکی از مسائلی که بیش از هر چیز باعث نگرانی و آشفتگی احمدشاه شده بود وجود صدراعظم او صفدرجنگ بود. او بارها سعی بر خلع او نموده ولی به عناوینی صفدرجنگ سمت خود را حفظ می کرد. حتی یکبار با قائم خان بنگش که یکی از سرداران رهیله Rohila بود جنگید و شکست خورد. احمدشاه او را از صدارت خلع کرد اما او با زیرکی و گستاخی چاویدخان خواجه سرای شاهی را رشوه داد و منصب خود را دوباره به دست آورد.

این کار خشم احمدشاه را برانگیخت و او را به ستوه آورد و عمادالملک را سد راهش کرد اما چون وی مردی مغرور و خودخواه بود نتوانست کاری از پیش ببرد. پس از چندی به احمدشاه خیانت کرده او را کور کرد و از سلطنت عزل نمود و به جایش شاهزاده خانمی را به عنوان عالمگیر ثانی تاج و تخت شاهی داد اما عالمگیر هم چون عروسکی میان تهی بود و حتی لیاقت نام شاهی را نداشت و آنقدر در فقر و بدبختی حکومت می کرد که گاه خانمهای حرم سرا از شدت گرسنگی و تنگدستی از قصر بیرون می آمدند و می گریختند.<sup>(۲)</sup>

1- Fall of Moghal Empire, Vol I, P 343-47

2- Fall of Moghal Empire, Vol II, P 36-37

## اوضاع ادبی

پس از حمله نادرشاه و احمدشاه و انقراض دولت گورکانی اوضاع ادبی آنجا نیز رو به زوال گرایید دیگر هند گه زمانی مرکز طلاب و شاعران بود چندان شاعری را در دامن خود نپروراند زیرا فرمانروای پیل بخش مانند اکبرشاه و جهانگیرشاه و شاه جهان وجود نداشتند که با سخاوت وجود و الطاف فراوانشان شعرای ایران و علمای آسیای مرکزی را به کشور هند جلب کند زیرا سرکشی و جاه طلبی مانع از پیشرفت علم و ادب می شد.

و درست در زمان حیات سراج الدین آرزو خزانه دولت خالی بود و شاعر و نویسندگانی که به امید حامی و پشتیبان به این طرف و آن طرف می رفت عاقبت تهی دست و خجل برمی گشت. اما از آنجایی که هیچ عاملی باعث پیشرفت علم نمی شد و شعرا و علما همه از این مسئله بیم نداشتند و فقدان دربارداران نتوانست از تعداد شعرا بکاهد و چون گذشته شعرای بنامی را می بینیم که به فارسی شعر می گفتند و از آن بهره فراوانی می بردند. اما از سر ناسازگاری زمانه و نداشتن سرپرست و حامی و پشتیبان دلتنگ می شدند و زبان به گله باز می کردند اما باز هم سیر عادی پیشرفت خود را طی می کردند و هیچ عاملی راه بند آنها نمی شد.

خان آرزو می نویسد: «شاعر محرومی که در زمانه ماست می داند که قدر سخن و سخنور تا چه مرتبه است و ارباب دولت و ثروت این زمان چه مقدار سخن می فهمند. امت مرحومه که در آثار آمده است گویا عبارت از همین فرقه بیچاره شعراست.»<sup>(۱)</sup>

شعرای این دوره از شاعران بنام سبک هندی مانند ظهوری، نظیری نیشابوری، طالب آملی، مسیح رکناکاشی، جلال اسیر، صائب و غیر آن پیروی می کردند. مخصوصاً ظهوری از همه محبوب تر بود. بیدل و ناصرعلی هر دو از ظهوری بسیار تجلیل می کردند و از او الهام می گرفتند. خان آرزو نیز ظهوری را یکی از بزرگترین شعرای فارسی می شناخت.<sup>(۲)</sup>

شعرای این دوره مانند پیشروان سبک هندی پیرو سادگی و سلاست و روانی نبودند و همواره سعی بر این داشتند تا ابیاتشان در تمام مراحل از یک قیدوبند لفظی و معنوی برخوردار باشد و تا آنجایی که می توانستند از یک نوع خیال پردازی و وهم هم استفاده می کردند.

از مهمترین و مؤثرترین برنامه های فرهنگی و علمی مجالس ریخته گویان همراه با مشاعرهای فارسی که در منازل امرا و شعرای بزرگ برپا می شد که آنها را «مراخته» می گفتند.

بزرگترین این مجالس در منزل خان آرزو برپا می شد. اینجا بود که تمامی شعرا و نویسندگان حضور داشتند و با غزلهای شیوا و تازه مجلس را شور و حالی می دادند.<sup>(۳)</sup> عبدالحکیم حاکم در تذکره «مردم دیده» درباره مراخته یی که در خانه خان آرزو برپا می شد ذکر در میان آورده است.

شعرا و نویسندگانی که زاده ایران بودند و به هند مهاجرت می کردند از نظر زبان، علم سخنوری و

۲- سفینه خوشگو دفتر دوم برگ ۱۲۶

۱- مجمع النقایس ص ۱۸۷ الف

۳- تذکره مردم دیده؛ ص: ۲۰

معاوره بزرگترین مرجع تقلید محسوب می‌شدند. با اینکه حزین پیروان بسیاری داشت ولی خان آرزو مخالف او بود و او را به عنوان مرجع تقلید در مسائل لغات و اصطلاحات قبول نداشت. در این دوره علاوه بر درخشش چهره‌های تازه شعر نویسندگان بنامی نیز وجود داشتند که آثارشان از نام‌آورترین کتب محسوب می‌شد.

در این دوره بود که بهترین کتب لغات از جمله «سراج‌اللغة» خان آرزو «مصطلحات الشعراء» آنندرام مخلص «بهار عجم» از تیک چند متخلص به بهار تألیف شد.

همچنین این دوره تذکره‌های زیادی چون مجمع‌النفايس يد بيضا - خزانه عامره و «سرو آزاد» از غلام‌علی آزاد بلگرامی - «سفینه خوشگو» از بندرابن داس خوشگو، «گل رعنا» از لچمی نرائن شفیق، «مخزن‌الغرایب» از احمدعلی سندیلوی<sup>(۱)</sup> را دربر دارد.

در این دوره بود که مجالس شعر زیادی منعقد می‌شد. زبان اردو که «ریخته» گفته می‌شد ارزش واقعی خود را به دست آورده و مورد استفاده فراوانی قرار گرفت. بنا به گفته حاکم لاهوری مؤلف تذکره مردم دیده در خانه خان آرزو پانزدهم هر ماه مجلس شعر «ریخته» منعقد می‌گردد که شعرای بزرگی مانند تیک چندبهار - مظهر جان جانان - آنندرام مخلص و غیره در آن حضور می‌یافتند و غزلهای شیوای ریخته می‌خواندند.

۱- سندیلو: قصبه‌ای به نزدیکی لکهنو

## فصل دوم احوال خان آرزو

سراج‌الدین علی مؤلف مجمع‌التفایس بزرگ نویسنده‌ای است که کلمه «خان» را به دنبال اسمش در تألیفاتش نمی‌آورد اما دوستانش او را معمولاً سراج‌الدین علیخان می‌گفتند و در دوره‌های بعد او را «خان آرزو» نامیدند. وی بنا به شهرت فراوان از دربار ملقب به «استعدادخان» شد که پس از چندی با حذف کلمه «استعداد» سراج‌الدین علیخان نامیده می‌شد. خان آرزو بنا به عللی در اثر مهم خود مجمع‌التفایس سال تولدش را ذکر نکرده اما غلامعلی آزاد بلگرامی در «تذکره سرو آزاد» سال تولد او را ۱۱۰۱ هجری<sup>(۱)</sup> و در «تذکره خزانه عامره» ۱۱۱۰ هجری<sup>(۲)</sup> نوشته اما خوشگو بنا به یادداشت خان آرزو سال تولدش را ۱۰۹۹ هجری که از ماده تاریخ «نزل غیب» برمی‌آید، نوشته است.<sup>(۳)</sup> و همین اصح است. همچنین از تألیفات خان آرزو معلوم نمی‌شود که زاده کجاست اما عظمت‌الله بی‌خبر مؤلف «سفینه بی‌خبر» او را به اکبرآباد منسوب داشته ولی باید دانست که مبتنی بر حدس است.

از گفته‌های دوستانش حسین دوست سنبهلی مؤلف «تذکره حسینی»<sup>(۴)</sup> و واله داغستانی پیداست که در گوالیار چشم به جهان گشوده. خوشگو نیز این مطلب را تأیید می‌کند. و مؤلف «تذکره منتخب اللطائف» او را گوالیاری می‌نامد.

پدر آرزو حسام‌الدین نام داشت و در ارتش خدمت می‌کرد. او طبع شعر داشت و گاه‌گاهی شعر می‌سرایید اما هیچگاه به فکر ترتیب و انتشار دیوانش نبود زیرا معتقد بود که طبع یک شاعر با یک فرد نظامی از هم فاصله دارند.

از گفته‌های آرزو پیداست که از طرف پدر به شیخ کمال‌الدین همشیره زاده قطب‌الواصلین غوث‌الاسلام والمسلمین شیخ نصیرالدین المشتهر به چراغ دهلی و از طرف مادر به شیخ حمیدالدین عرف شیخ محمد غوث گوالیاری و نسب حضرت شیخ غوث به چند واسطه به خواجه فریدالدین عطار می‌پیوندد، از این‌رو فرزندان ایشان را عطاری گویند<sup>(۵)</sup> وی در مجمع‌التفایس می‌نویسد:

جدّ است مرا حضرت عطار از این راه  
اشعار خود اکنون به نیشابور فرستم  
از روایات خوشگو به دست می‌آید که آرزو در سالهای پنج و شش سالگی نامه حق و پندنامه و بوستان و گلستان را به اتمام رسانیده بود.<sup>(۶)</sup>

سپس به فراگیری زبان عربی پرداخت و در زیر دست استادان گمنام چنان مهارتی به دست آورد که در علوم متداول عصر خویش از نام‌آوران آن دوره محسوب می‌شد. شوق شعر وجودش را لبریز ساخته بود تا اینکه در چهارده سالگی با شیوایی و روانی خاصی به شاعری پرداخت. علاقه بی‌دریغش به شعر سبب شد که تا آن زمان حدود دویست بیت از اشعار شعرای بنام و مشهور زمانه را که به تازی بود از حفظ کند و اینها ابیاتی بودند که بیشتر مورد توجه پدرش نیز بودند و اکثراً آنها را می‌خواند اما

۱- سرو آزاد ص ۲۲۷

۲- خزانه عامره ص ۱۱۷

۳- سفینه خوشگو دفتر ثالث ص ۲۱۲

۴- تذکره حسینی ص ۲۸

۵- مجمع‌التفایس ص ۲۲ ب

۶- سفینه خوشگو دفتر ثالث ص ۲۱۲

پدرش به او زیاد وفادار نبود و در سال ۱۰۱۵ هجری او را تنها به دست تقدیر سپرد و از این جهان فانی رخت بر بست.

خان آرزو بیشتر ابیاتش را برای اصلاح و مشورت به نزد میر عبدالصمد سخن می برد ولی دیری نیامید که میر عبدالصمد به علت کارهای دولتی به جای دیگر انتقال یافت. بعد از این خان آرزو از محضر میر غلامعلی احسنی گوالیاری استفاده می کرد. یکی از ابیاتی که برای صلاحدید به پیش میر غلامعلی برده بود اینچنین آغاز می شد:

این حلقه حلقه زلف سیاه تو دام کیست؟ این شوخ شوخ آهوی چشم تو رام کیست؟

آرزو در سنین هفده یا هجده سالگی شغل پدر را پیشه ساخت و وارد ارتش شد. در آنجا بود که به همراهیان اورنگ زیب پیوست و با آنها به جنوب هند رفت اما پس از نه ماه به زادگاهش گوالیار بازگشت و بعد به اکبرآباد (آگره) رفته مدت پنج سال در آنجا ماند و برای بار دیگر به فراگیری و آموختن پرداخت. گویا در مدت اقامتش در اکبرآباد به فراگیری زبان هندی و هنر موسیقی همت گماشت. در این مدت بود که شرحی بر گلستان سعدی تحریر کرد که «خیابان» نام داشت. پس از اتمام تحصیلاتش راهی گوالیار شد زیرا در آنجا مادرش چشم به راهش بود.

تا زمان فرمانروایی محمد معظم بهادرشاه اول، خان آرزو در گوالیار ساکن بود اما بعد از درگذشت او دوباره راهی اکبرآباد شد و در صدد پیدا کردن شغلی بود اما همین که امیدش به یأس تبدیل شد. رو جانب دهلی کرد که فرخ سیر فرمانروایی آنجا را داشت و به تازگی بر تخت سلطنت جلوس کرده بود. در طول این مدت روزی سراغ سرخوش رفت. آرزو در محضر او غزلی خواند که سرخوش از بیت زیر دچار وجد و شعفی بی اندازه شد.

افتادگی است مایه نشو و نمای من نخم بچو گردباد ز خاک آب می خورد

روز دیگر وی به دیدار آقا میرحسین ناجی یکی از نام آوران دهلی رفت و در اثر خواندن ابیات خود مورد تحسین و تمجید این بزرگ قرار گرفت. بار دیگر به سراغ میرزا عبدالقادر بیدل رفت اما او چنان استقبالی که در شأنش باشد بجا نیاورد و از این ملاقات آرزو شاد نشد. اما دهلی توانسته بود روح سرکش آرزو را راضی کند و با میل و رغبت بی شائبه در آنجا زندگانی سپری نماید و به همین دلیل در وصف دهلی غزلی سرانید.

کی بود سیاح دهلی را تمنای دگر هست در هر گوشه این شهر دنیای دگر  
در هجوم دلربایانش فشارد هرکه پا همچو پرگارش بلاگردان شود پای دگر  
هفت اقلیم زمین از پرتوش هر هفت را دارد این معشوق حسن عالم آرای دگر  
مردم چشم تمامی ماوراءالنهری اند گریه از ترکان هندی گشت دریای دگر

پس از مدتی از طرف دولت سمتی در گوالیار به آرزو دادند و لاجرم قصد آنجا کرد و زمانی که فرخ سیر به دست سادات باره به قتل رسید ترک شغلش کرد و به نوشتن وقایع و حوادث در گوالیار پرداخت. این شغل نیز برایش خوشایند نبود زیرا پس از دو ماه سادات باره نیز کشته شدند و در نتیجه آرزو نیز از سمت و مقامش خلع گشت و دوباره هوای دهلی کرد و به گفته آزاد بلگرامی در سال

۱۱۳۲ هجری برای اقامت دائمی به دهلی آمد.

در دهلی بار دیگر با آنندرام مخلص (م - ۱۱۶۴ هجری) از نویسندگان بزرگ معاصر رابطه برقرار ساخت و تا زمانی که در قید حیات بود این دوستی پابرجا بود.

وی در مجمع‌النقائس می‌گوید که: «مخلص از سی‌وسه سال با من رفاقت می‌کند». مخلص در حدود هشت سال از آرزو کوچکتر بود و اشعار خود را برای اصلاح به پیش آرزو می‌آورد. مخلص سمت وکیل صدراعظم نواب قمرالدین اعتمادالدوله دربار شاهی را در دهلی داشت. و در اثر این رفاقت و دوستی آرزو نیز در شهر خویش تیولی و منصب هفت صدی و لقب «استعدادخان» را دریافت کرد اما به زودی این تیولی تحت تصرف مرهته‌ها درآمد.

در این میان آرزو به کرات به دربار می‌رفت و سعی می‌کرد با مدیحه‌گویی انعام و تیولی از محمدشاه بگیرد اما بر طبق منابع موفق به انجام این عمل نشد. قصیده‌ی وی که با مطلع زیر شروع می‌شد احتمالاً در همین دوران در مدح محمدشاه سروده شده:

چو موسم است که گل گل شکفته عارض یار ز نشئه می گلگون به رنگ صبح بهار

در همین زمان بود که در جواب دیوان شفیعی شیرازی متخلص به اثر دیوانی ترتیب داد که بعداً جزو دیوان اشعارش گردید و به عنوان تصنیف مستقلی برجای نماند. آقای منوهر سهای انور می‌گوید که یک نسخه از این دیوان را دیده است.

کم‌کم آوازه‌ی آرزو به همه‌جا پیچید. همه او را به عنوان استادی بزرگ می‌شناختند و او بیشتر وقت خود را به درس و تدریس علوم رایج می‌گذراند. مردم ابیات او را به عنوان هدیه می‌فرستادند. نسخه‌ی خطی دیوان آرزو که در کتابخانه‌ی بانکی پورپتنه نگهداری می‌شود در سال ۱۱۴۰ هجری استنساخ شده است. آرزو می‌دانست که در شعر مقامی والا و بزرگی به دست آورده:

کلام فقر آمیزم رسیده آرزو هر جا نمی‌خوانند ابیات غنی، اشعار شوکت را

در این دوره از زندگانش از محمدجان قدسی پیروی می‌کرد بنا به گفته‌ی خودش:

آرزو در غزلم پیرو طرز قدسی بجز این شیوه نیاموخته استاد مرا

از نوشته‌های آرزو در «مجمع‌النقائس» پیداست که در این دوران با امرای بزرگی چون امیرالامرا صمصام‌الدوله خان دوران و اعتمادالدوله نواب قمرالدین خان صدراعظم، عمده‌الملک نواب امیرخان، نواب اخلاص خان و غیره مراوده داشته و گاهی در مدحشان قصایدی می‌سروده اما به صورت مستقل و واقعی سرپرست و حامی نداشته است. مؤتمن‌الدوله اسحاق خان (م - ۱۱۵۳ هجری) او را به عنوان مصاحب و ندیم خویش برگزید و به این ترتیب او را از نگرانی مادی نجات بخشید.

آرزو چهارده سال ملازم رکاب این نواب بود و جدایی آنان زمانی اتفاق افتاد که نواب از دنیا رخت برپست.



## اخلاق آرزو

آرزو با وجود مهارت و استادی کامل آدمی متواضع و فروتن بود. گاه می‌شد که بر طبق نسبت شعر فارسی بر دیگر شاعران تفوق می‌جست اما از آنجایی که دارای روحی عظیم بود هرگز کبر و غرور را بر خود راه نمی‌داد و دم نمی‌زد. در «مجمع النفایس» می‌گوید که: «من از دیوان حافظ انتخاب نکردم چه که این دست‌کم از گستاخی و بی‌ادبی به مقام والای خواجه ندارد.»

از نظر محققان جدید آرزو مردی دانشمند و محقق به تمام معنی بود. وی در «مجمع النفایس» می‌نویسد که: «من کاغذ پاره‌هایی را که حامل ابیاتم بود و برای صلاحدید به حضور میرعبدالصمد سخن می‌بردم تا حال نگه داشته‌ام.»<sup>(۱)</sup>

آرزو در «مجمع النفایس» کمتر از زنان شاعر حرف می‌زند. وی در ترجمه مهری می‌گوید که زنها ذوق شعر ندارند. چون شاعری جزویست از پیغمبری و هیچ زن تا حالا پیغمبر نشده است.<sup>(۲)</sup> آرزو علاوه بر اینکه شعر می‌گفت هنگامی که شعر خوبی می‌شنید به وجد می‌آمد و زبان به ستایش باز می‌کرد. بخصوص زمانی که این بیت زیر را از ذوقی اردستانی شنیده بود:

آخر مهر و محبت نه همین سوختن است      تا چها بر سر خاکستر پروانه رَوَد  
از تلاوتش بسی لذت برد و به کرات آن را زیر لب زمزمه می‌کرد<sup>(۳)</sup> و زمانی که مثنوی «شیرین و خسرو» سراییده و حشی یزدی را می‌خواند از شدت تأثر چشمانش پر از اشک می‌شد.<sup>(۴)</sup> آرزو مردی سنگین و باوقار بود و هجونگاری را دوست نمی‌داشت زیرا در مجمع النفایس آورده که هجو در شعر هیچ مقامی ندارد.<sup>(۵)</sup> در دیوان ضخیم وی تنها یک رباعی و یک قطعه هجویه وجود دارد که رباعی متعلق به ندرت کشمیری است.

## رباعی

ملا که ندانسته کسی شأنش را      تحسین نتوان طبع سخندانش را  
برجسته ز بس که بود مصرع‌هایش      جستیم و نیافتیم دیوانش را  
وی همواره در راه معاضدت و همراهی دوستانش بود و چون دلی پاک داشت تیک چندبهار که «فرهنگ بهار عجم» را تألیف می‌کرد. «سراج‌اللغة» خود را همراه «چراغ هدایت» به او داده بود تا در این راه از آنها استفاده کند.

درباره فرهنگ‌نویسی آرزو این نکته را باید متذکر شد که اگر در جایی اشتباهی مرتکب شده بود و از آن باخبر می‌شد بلافاصله اشتباهش را تصحیح می‌کرد. مثلاً در سراج‌اللغة «میخانه» و «خرابات» را مترادف نوشته بود اما زمانی که به مصرع زیر خواجه برخورد که:

«تا بدوشم ز خرابات به میخانه برند» بلافاصله اشتباه خود را در «چراغ هدایت» تصحیح و به آن اعتراف کرد.

۱- مجمع النفایس، برگ ۱۸۰

۲- مجمع النفایس، برگ ۲۳۰

۳- مجمع النفایس، برگ ۲۱۴

۴- مجمع النفایس، برگ ۱۲۴

۵- مجمع النفایس، برگ ۲۵۴

آرزو در یادداشتهای خود هرگز دقت و مهارت مؤرخان را نداشته و اغلب تاریخ واقعه یا سانحه را تحریر نمی‌کرد. مثلاً در آثارش معمولاً از تاریخ تألیف آن اسمی نبرده و زمانی که از خود می‌گفت کمتر زمان وقوع آن را یادداشت می‌کرد. حتی تاریخ تولد و محل تولدش را در «مجمع‌النفایس» متذکر نشده. همچنین درباره وقوع سوانح بزرگ دوره خویش از قبیل حمله نادرشاه و احمدشاه و خرابی دهلی به دست مرهته‌ها هیچ سخن نگفته. گویا این وقایع برایش اهمیتی نداشتند.

چنانکه قبلاً گفته شد آرزو چهارده سال ندیم و همراه مؤتمن‌الدوله اسحاق‌خان بوده و پس از درگذشت وی در سال ۱۱۵۲ هجری پسرش نجم‌الدوله میرزا محمد که از خطاب پدری برخوردار گردید، برای آرزو همان سمت و مقامی را قائل شد که پدرش در حق او روا می‌داشت. علاوه بر آن مستمری در حدود صد و پنجاه روپیه ماهانه برای او تعیین کرد. وی در «مجمع‌النفایس» از نجم‌الدوله تشکر می‌کند. واله داغستانی می‌گوید که آرزو علاوه بر اینکه این امتیازات را داشت از امرای دیگر نیز انعام و بخششهای فراوانی دریافت می‌کرد.

### معارضه آرزو و شیخ حزین لاهیجی

یکی از مهمترین رویدادهای زندگی آرزو معارضه او با شیخ علی حزین لاهیجی بوده که در موارد زبان و محاوره فارسی صورت می‌گرفت. تذکره‌نویسان علل و اسباب این معارضه را چنین می‌دانند که:

۱- وقتی که آرزو به دیدن حزین رفت حزین او را تحویل نگرفت و کم‌اعتنایی کرد.

۲- حزین از هند و هندیان بد می‌گفت.

۳- حزین آدمی مغرور و خودپسند بود.

آرزو طبق نوشته‌اش در «مجمع‌النفایس» به سال ۱۱۶۳ هجری برای نخستین بار حزین را ملاقات کرد و از برخورد او سخت آزرده و غمگین شد. به طوری که در «مجمع‌النفایس» می‌گوید: «از بس که طبع ناسازی دارد، وطن و غربت بر او یکسان است.»<sup>(۱)</sup> و نیز می‌گوید: «و عجب آنکه شیخ مذکور رساله مشتمل بر حسب و نسب و سیر و شعور خود نوشته. دعوی‌های بلند در آن نموده که صاحب داعیه از آن معلوم می‌شود. گویا علت غایی نوشتن رساله مذمت اهل هند و هندیان است، از گدا تا پادشاه. با آنکه هرچه او را رسیده، از اهل ولایت خودش رسیده و در هندوستان بهشت نشان هیچکس او را بالای چشمت ابرو نگفته. عبث عبث در حق این ملک و اهالی آن گفته و آنچه گفته اما الحمدلله که الحال همه قبایح هند به حسنات بدل شده.»<sup>(۲)</sup>

حزین در سروده‌های خود از هند بد می‌گفت همچون این بیتها:

در هند اگر کسی نرنجد از راست	گویم طبقات خلق را بی کم و کاست
پنج است که شش نمی‌توانش کردن	پاجی و دیو و قحبه و حیز و گداست
ویرانه هند کز صفا پاک بود	خاکش نمک دیده ادراک بود
آبش به بغل شیشه ساعت دارد	می‌نای حبلب او پر از خاک بود

حزین در خاطراتش نیز از هند به بدی یاد کرده و از پادشاه تا گدا را مورد لعن قرار داده. در نتیجه این گستاخی آرزو رساله‌ای به اسم «تنبیه الغافلین» را به رشته تحریر درآورد که تماماً حاکی بر پاسخ به اعتراضهای حزین است و در آنجا بر ابیات حزین نیز ایرادهایی وارد ساخته.

حزین نیز متقابلاً در پاسخ به آرزو رساله‌ای به عنوان «رجم الشیاطین» تألیف نمود و آرزو را یکی از حرامزادگان اکبرآباد لقب داد.

اما از این رساله تاکنون خبری در دست نیست. پس از آن شاگردانی که از مکتب آرزو کسب علم نموده بودند چون استادشان، حزین را مورد ایراد قرار داده بود. از جمله محمد عظیم ثبات رساله‌ای نوشت و ابیات حزین را رد کرده بود و نیز می‌گفت: «بیشتر ابیات حزین از آن دیگر شعراست و به او تعلق ندارد. این رساله نیز ناپیداست. اما واله داغستانی قسمتهایی از این رساله را در «تذکره ریاض الشعراء» نقل کرده.

تا زمان حیات آرزو حزین و هواخواهانش بنا به علی جواب «تنبیه الغافلین» را نوشتند بلافاصله بعد از مرگش فتح‌علی گردیزی رساله‌ای به نام «ابطال الباطل» را در جواب رساله آرزو نوشت ولی این رساله نیز از بین رفت و هیچ نسخه‌ای از آن در دست نیست. سپس محسن پسر محمدحسن و یکی از آشنایان آرزو کتابی به نام «محاکمات الشعراء» تألیف نمود و در کمال بی‌طرفی ایرادهای خان آرزو و ابیات علی حزین را مورد بررسی قرار داد و به این نتیجه رسید که اغلب ایرادهای آرزو درست و همگی مبتنی بر دلیل است. ندرت کشمیری در رساله «عین عطا» ایرادهای آرزو را پاسخ گفته و حزین را از تمام مسائل مبرا دانسته و وی را به عنوان بزرگترین شاعر فارسی‌سرا شمرده.

البته حزین خود زبان به شکوه نگشود و در جواب آرزو رساله‌ای تحریر نکرد ولی از ایرادهای آرزو به قدری خشمگین شد که تمام ناراحتی و نگرانی خود را در این رباعی خلاصه کرد:

### رباعی

از ظلمت که سنا سنجیز مترس      وز تیرگی شب ای سحرخیز مترس  
هرگز باکی ز خصمی هند مدار      نامرد نه‌ای ز حمله حیز مترس<sup>(۱)</sup>  
از معاصرین آرزو واله داغستانی ایرادهای او را تأیید کرده و صاحب تذکره حسینی عقیده داشت  
که ایرادهای آرزو بر چهارصد بیت حزین مناسب و بجا بوده.<sup>(۲)</sup>

## فصل سوم معاصرین خان آرزو

**آزاد:** حسان الہند میر سید غلام علی آزاد بلگرامی بن سید نوح حسینی از نسل زید شہید است. تولد او در بلگرام در بیست و پنج صفر به روز یکشنبه سنہ ۱۱۱۶ ہجری اتفاق افتاد. مرید شاد لطف اللہ بلگرامی بود. صاحب تصانیف کثیرہ است.

سخن تازی را بہ طرز خاص ادا می کرد. قصائد بیشمار در مدح حضرت پیغمبر علیہ السلام نوشته بود بہ ہمین دلیل او را لقب «حسان الہند» دادہ اند. در سال ۱۲۰۰ ہجری فوت شد.

**تصانیف عربی:** اوضوء الدراری شرح صحیح بخاری، تسلیۃ الفواد، دو دیوان عربی، سبحة المرجان.

**تصانیف فارسی:** ید بیضا، سرو آزاد، خزانه عامرہ، روضۃ الاولیا، مآثر الکرام، دیوان فارسی، سند السادات فی حسن خاتمة السادات، مظهر البرکات، سبعمہ سیارہ.

**آفرین:** نامش فقیر اللہ است. در لاهور متولد شد. اصلش از قبیلہ جویہ شعبہ قوم گوجر است. از شعرای عہد عالمگیر پادشاہ بود و تا زمان بیست و سوم جلوس محمدشاد پادشاہ در عرصہ حیات بود. سہ مثنوی دارد: ابجد فکر، انبان معرفت و ہیررانجہا. در رمل نیز دستی داشت. در سال ۱۱۵۴ در لاهور بدرود حیات گفت.

**امید:** قزلباش خان ہمدانی محمد رضا نام داشت از ہمدان بہ اصفہان آمد. شاگرد میرزا طاهر وحید است و در عہد عالمگیر بہ ہندوستان رسید. در زمان شاہ عالم بہادر شاہ بہ خطاب قزلباش خان و جاگیر ممتاز گردید و رفتہ رفتہ بہ آصف جاہ پیوست و حج بیت اللہ بر آورد. وفاتش در دہلی در سنہ ۱۱۵۹ ہجری اتفاق افتاد.

**آثم:** شیخ حفیظ اللہ آثم اکبر آبادی از اقبای خان آرزو بود. مدتی بہ ملازمت محمد اعظم شاہ بن عالمگیر بہ خوبی گذرانید. بعد از وقوع تہلکہ اعظم شاہ در خدمت نواب صمصام الدولہ خان دوران درآمد. در سال ۱۱۵۲ رخت از جہان فانی بر بست.

**میر غلام علی احسنی:** شاگرد حاجی محمد اسلم سالم بود و در خدمت امیر خان صوبہ دار تتہ بود. او و خان آرزو و میرزا حاتم بیگ حاتم و میان علی عظیم با ہم ہم صحبت بودند و در سال ۱۱۵۰ بہ رحمت حق پیوست.

**شرف الدین علی پیام:** اصلش از اکبر آباد است در فنون شعری مہارت شایستہ و بہ نغزگویی لیاقت بایستہ داشت. از شاگردان خان آرزو بودہ. در سال ہزار و صد و چہل و چند بہ عالم جاودانی شتافت.

**مخلص:** رای رایان آنندرام مخلص تخلص از قوم چتریان بود. مخلص بہ دربار پادشاہی بہ وکالت اعتماد الدولہ قمر الدین خان وزیر محمد شاہ پادشاہ و سیف الدولہ عبدالصمد خان ناظم صوبہ لاهور و ملتان مأمور بودہ و بہ خطاب رای رایان سرافرازی داشته در سال ۱۱۴۰ فوت کردہ. با خان آرزو دوستی دیرینہ داشتہ.

**عطا:** محمد عطاء اللہ از ساکنان امر وہ مراد آباد بود در عهد محمد شاہی از آنندرام مخلص بہ خطاب خان سرافرازی یافت. از شاگردان میرزا عبدالقادر بیدل بود در سال ۱۱۳۶ در دارالخلافتہ دہلی بہ رحمت حق پیوست.

**خواجہ میر درد:** بن خواجہ محمد ناصر کہ از احفاد حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند. در تصوف چند رسالہ دارد و از آن جملہ «نالہ درد آہ سرد» و «تبیان طرق معرفت» است. در سال ۱۱۹۹ وفات یافت.

**احسن اللہ خان رازی:** کشمیری الاصل و از برادران قاضی خان کشمیر است. در عهد محمد شاہی فصاحت خان خطاب یافتہ. از منصب داران صلابت خان سید تخلص بودہ. شاگرد میرزا عبدالغنی بیگ قبول بود.

**میرزا محمد افضل سرخوش:** پسر دوم محمد زاهد میرسامان عبداللہ خان است. او در سال ۱۰۴۹-۵۰ بہ دنیا آمد. اوایل پیش منعم حکاک مشق سخن می کرد بعد از آن بہ خدمت ماهر پیوست. در سال ۱۱۲۷ وفات یافت.

صاحب چندین تصانیف مثنوی «نور علی نور» و «حسن و عشق» و «قضا و قدر» و در نثر نسخہ جوش و خروش و تذکرہ شعرا موسوم بہ کلمات الشعراء و دو دیوان است.

**زاهد علیخان سخا:** از شعرای عمدہ ایران و مدتی بلگر بیگ شاہ بندر لار بود. در عهد محمد شاہی بہ ہندوستان رفتہ. منصب پنجہزاری داشت. نواب برہان الملک بہ او وعدہ ہفتہزاری شدن کردہ بود. در سال ۱۱۴۶ بہ دست زنش و رفیق او مسموم گردید.

**میر عبدالصمد سخن:** از سادات ایران بود تخلص سخن را میرزا عبدالقادر بیدل بہ او بخشیدہ بود. خان آرزو چندگاہ مشق شعر از نظر ایشان گذرانید. اواخر ہمراہ مبارز الملک سرباز خان صوبہ دار احمد آباد بہ گجرات رفت و در سال ۱۱۴۱ در همانجا درگذشت.

**شیخ حسین شہرت:** اصلش از عرب است. آبای او در شیراز توطن اختیار کردہ بودند. وی بہ ہندوستان رسیدہ و در خدمت محمد اعظم شاہ می بود. در حکمت و طبابت نیز دستی داشت. در زمان محمد فرخ سیر بہ خطاب حکیم الملک سرفرازی داشت. با میرزا بیدل و خواجہ محمد اسلم سالم ہم مشق بود. در سال ۱۱۴۹ در شادجہان آباد درگذشت.

**بال مکنڈ شہود:** از قوم کایت سری باستو بود و برادرزادہ رای رایان عالم چند کہ بہ دیوانی کال در سرکار نواب شجاع الدولہ سرفراز بود. وطن اصلیش مانکپور از مضافات صوبہ اللہ آباد بود. از شاگردان خان آرزو بود و تخلص شہود را آرزو بہ او بخشیدہ بود. در ۱۱۵۰ درگذشت.

**میان علی عظیم:** پسر میان ناصر علی سہرندی مرحوم شاعر معتبر است در عهد سلطنت محمد شاہ پادشاہ بود. در سال ۱۲۰۰ راہ بقا پیمود. با خان آرزو از مدت چہل سال آشنایی داشتہ.

**ہنرور خان عاقل:** محمد عاقل نام عاقل تخلص - مولدش شادجہان آباد است. مدتی با نظام الملک آصف جاہ بود و مداحی می کرد. اواخر عهد عالمگیری کہ نواب بہ صوبہ داری پیجاپور مأمور شد. عاقل نیز ایشان را ہمراہی کرد. وقتی نواب صوبہ داری اورنگ آباد یافت عاقل بہ داروغگی امتیاز پیدا کرد. در سال ۱۲۰۰ بہ سرای عدم شتافت.

**میر عبدالجلیل بلگرامی واسطی تخلص:** به تاریخ سیزدهم شوال ۱۰۷۱ در بلگرام به دنیا آمد. اسم پدرش میر سید احمد است. شاگرد سید مبارک بلگرامی بود. اشعار عربی و فارسی و ترکی و ہندی می‌گفت. در عهد عالمگیر پادشاه بود و تاریخ فتح قلعه ستارہ کہ از قلاع مشہور دکن بود و بہ دست عالمگیر پادشاه فتح گردید گفته. وفاتش ۲۳ ربیع‌الآخر در سال ۱۱۲۸ در شاہجہان آباد دہلی رخ داد و نعش او را بہ بلگرام بردہ در محمودباغ دفن کردند. مثنوی امواج‌الخیال در تعریف بلگرام از تصنیفات اوست.

**شمس الدین فقیر:** در شاہجہان آباد در ۱۱۱۵ بہ دنیا آمد. سلسلہ نسب او بہ عباس عم پیغمبر منتهی می‌شود. بہ خدمت علمای وقت کسب کمالات کردہ. چندی بہ سیاحت دکن مشغول شد بعد از آن بہ معیت قزلباش خان امید بہ شاہجہان آباد برگشت. با علیقلی خان والہ ارتباط داشت. چندی بہ رفاقت نواب عمدۃالملک گذراند. بعد از آن قطع تعلق نمودہ در اکبرآباد منزوی گشت و ارادہ زیارت حرمین کرد. در بندر سورت کشتی شکست و فقیر غرق شد. این حادثہ در سال ۱۱۸۳ روی داد. از تصنیفات وی دیوان و مثنوی والہ سلطان و حدایق‌البلاغت مشہور است.

**میرزا عبدالغنی بیگ قبول تخلص:** از کشمیر است. شاگرد داراب‌بیگ جویا بود. شاعر خوشگو بود، و قصائد غرا در مدح امرا گفته. قصیدہای در مدح نواب نظام‌الملک وزیر اعظم و بخشی‌الممالک صمصام‌الدولہ گفته کہ مرتبہ ہر دو را برابر می‌دارد. در سال ۱۱۲۸ وفات یافت.

**شیخ سعداللہ گلشن:** شیخ در برہانپور بہ دنیا آمد. از احمدآباد گجرات است بعد از استیلای اکبر پادشاہ بر گجرات یکی از اجدادش بہ برہانپور توطن گزید. مرید شیخ عبدالاحد عرف شاہ گل محمد وحدت تخلص بود. کرامات زیادی از او نقل کردہاند.

در سن ۶۵ سالگی بہ روز یکشنبہ بیست و یکم جمادی‌الاول سال ۱۱۴۰ بہ رحمت حق پیوست. خان آرزو در مجمع‌النفایس نوشتہ کہ اشعار خود را پیش سعدالہ گلشن برای اصلاح می‌برده. **نظام معجز:** از قوم افغان است. وطنش پشاور. شاگرد عبداللطیف خان تنہاست. نہایت متورع و متقی بود، وارد بلدہ دہلی شد. پیروی جلال اسیر و مثنوی جلالی می‌کرد. در پیری از نوربصر عاجز شد و در ۱۰۶۲ ہجری فوت شد.

**محمدحسین ناجی:** اصلش از شیراز است. مولدش شاہجہان آباد است. در اوایل عهد عالمگیری در زمرہ منشیان سرکار پادشاہی انتظام یافت. بعد از آن بہ تولیت مزار حضرت خواجہ قطب‌الدین اوشی مأمور گشت. در عهد فرخ سیر بہ منصب ہفتصدی و دیوانی گوالیار سرافراز شد و بعد چندی میر بحری بنگالہ مأمور گردیدہ آنجا رفت و در سال ۱۲۲۶ وفات یافت.

**سید غلام نبی نسیم:** از سادات امروہہ بود. از نظر خان آرزو مشق سخن می‌گذرانید از اولاد حضرت قطب محی‌الدین بود.

## فصل چهارم

### آثار منظوم و منثور خان آرزو

- ۱- دیوان غزلیات و قصاید شامل بیست و پنج هزار بیت
- ۲- مثنوی شور عشق یا سوز و ساز در جواب یکی از مثنوی‌های زلالی خوانساری
- ۳- خیابان (شرح گلستان)
- ۴- شکوفه زار (شرح اسکندرنامه نظامی)
- ۵- شرح قصاید عرفی شیرازی
- ۶- سراج منیر در جواب ایرادهایی که منیر لاهوری بر ابیات زلالی، عرفی، طالب آملی و ظهوری و غیره گرفته بود
- ۷- موهبت عظمی - رساله‌ای درباره عروض و بیان و بدیع
- ۸- عطیه کبری - رساله‌ای درباره سبک نویسندگی
- ۹- سراج وهاج - نقد بر این بیت حافظ:  
کشتی نشستگانیم ای باد شرطه برخیز  
باشد که باز بینیم آن یار آشنا را
- ۱۰- آداب عشق (رساله)
- ۱۱- رساله معیارالافکار: درباره صرف و نحو
- ۱۲- مثنوی جوش و خروش در جواب سوز و گداز نوعی خوبشانی
- ۱۳- مثنوی مهر و ماه
- ۱۴- مثنوی ناتمام در بحر حدیقه سنائی
- ۱۵- مثنوی عالم آب در جواب ساقی‌نامه ظهوری
- ۱۶- رباعیات، مخمس، ترکیب‌بند و غیره
- ۱۷- پیام شوق: مجموعه مکاتیب
- ۱۸- گلزار خیال: در توصیف بهار و جشن هولی
- ۱۹- آبروی سخن: در توصیف استخر و فواره و تاکستان
- ۲۰- سراج‌اللغة: این لغت‌نامه از مهمترین کتب فارسی محسوب می‌شود که شرح و باقی‌مانده فرهنگ رشیدی و برهان قاطع است و در سال ۱۱۴۷ هـ به پایان رسید.
- ۲۱- چراغ هدایت: این لغت دنباله سراج‌اللغة است که در تهران به چاپ رسیده
- ۲۲- تذکره الشعرا که همین مجمع‌النفایس باشد، آرزو این تذکره را در سال ۱۱۶۴ هجری به پایان رسانیده.
- ۲۳- مثمر
- ۲۴- داد سخن

## فصل پنجم

### اهمیت تذکره مجمع‌النفایس و بررسی محتوای آن

ارزش ادبی: مجمع‌النفایس یکی از جامع‌ترین تذکره‌های شعرای فارسی‌زبان در شبه‌قاره هند و پاکستان محسوب می‌شود. باید گفت که تذکره مجمع‌النفایس دائرةالمعارفی از شعر فارسی است که از دوره غزنویان تا اواسط قرن دوازدهم هجری سروده شده است. از این جهت تذکره حاضر هم تاریخی جامعی است از نفوذ فرهنگ و ادبیات ایران در سراسر شبه‌قاره هند و پاکستان و هم نماینده سبک‌های گوناگون است که در طی این همه قرون در شعر و ادبیات فارسی به وجود آمده است. آرزو در تراجم شعرای متقدم ترجمه ایشان را مختصر ولی کلامشان را نسبتاً مفصلتر آورده است و در انتخاب اشعار نیز ذوق و سلیقه مخصوص به خرج داده است.

این تذکره در زمان حیات مؤلف مورد توجه فضلا و ادباء بوده است. مؤلفان هم عصر وی به این اثر اهمیت و توجه می‌دادند، و تذکره‌نویسان بعدی نیز فوائد بسیاری از تذکره مجمع‌النفایس کسب کرده‌اند مثل محمد قدرت‌الله متخلص به شوق مؤلف تکملةالشعراء جام جمشید (متوفی در سال ۱۲۲۴ هـ) و حسین‌قلی‌خان مؤلف تذکره نشتر عشق، رحم علیخان ایمان مؤلف تذکره منتخب اللطائف، خوشگو مؤلف سفینه خوشگو از این تذکره فیض‌ها برده‌اند.

در این تذکره نام غالب شعرای عصر غزنویان تا زمان خود آرزو نوشته شده است ولی اهمیت اصلی آن در این است که وی شرح حال شاعران معاصر خود را در این تذکره درج کرده و درباره شعرایی که در دیگر تذکره‌ها ذکرشان کمتر است بحث کرده.

آرزو در کتاب خود ترجمه چند تن از ریخته‌گویان را نیز ذکر کرده است مثل خواجه میردرد<sup>(۱)</sup> خود آرزو نیز در زبان ریخته (اردو) شعر می‌گفت و هر ماه در خانه او مجلس شعری برپا می‌شد و شعراء کلام خودشان را می‌خواندند.

آرزو ابیاتی را که گوینده آن محل اختلاف بوده یادآور شده است. مثلاً ذیل ترجمه حال درویش جاوید حبش می‌نویسد:

ما به ذوق گریه مستی به این بزم آمدیم جامی ده ساقی بقدر آنکه چشمی تر شود  
نصرآبادی این بیت که گذشت به نام ملاعلی حبش نوشته و آن غلط محض است. این شادبیت از میرزا رضی دانش است.<sup>(۲)</sup>

در ترجمه حاجی جعفرخان تبریزی می‌نویسد:

قطره‌ها کش دم رفتن چکد از پیشانیش  
و این قسم اخذ نوعی از سرقه است.<sup>(۳)</sup>

در ترجمه شاه رضوان می‌نویسد:

معنی این بیت او را که بدان افتخار می‌کرد:

۱- مجمع‌النفایس: ص ۱۱۰ - الف

۲- مجمع‌النفایس: ص ۸۱ - الف

۳- مجمع‌النفایس: ص ۸۱ - الف



مگر ساقی کمر در خدمت میخانه می‌بندد  
 از دیوان حاجی محمدجان قدسی برآوردند.  
 یک جام خمارم نبرد فرمان کاش چو نرگس  
 فقیر آرزو گوید از اتفاقات است که سیدحسین خالص نیز همین معنی بسته.  
 بر هر انگشتم چو نرگس کاسه در یوزه است  
 کم به حرص من گدایی هست در میخانه‌ها  
 و محمداسحاق شوکت نیز معنی مذکور در شعر خود آورده چنانکه بی‌تی گفته که مصرع آخرش  
 این است:

که چون نرگس به هر انگشت خود پیمانۀ دارم

بدان که صاحب تتبع که فهمی کامل داشته باشد فرق در سرقه و ابتذال تواند نمود، چه امتیاز در  
 کسی که در تلاش معنی تازه نفس فکر سوخته و شخصی که مضامین دیگران را چون مال غصبی  
 متصرف کرد و پیش تتبع کامل و ادراک وافی ظاهر است و این نوع استادان مسلم‌الثبوت را بسیار واقع  
 شده چنانکه ابوطالب کلیم گفته:

کنون علاج توارد نمی‌توانم کرد  
 مگر زبان به سخن گفتن آشنا نکنم

بلکه در این صورت اگر با کاملتری از خود اتفاق توارد افتد، مایه افتخار این کس است. راستی آنکه  
 کسی را که در آنجا معانی توسعه تمام باشد توارد و ابتذالش پیش می‌آید. لهذا استاد محمدقلی سلیم و  
 ملاشیدا را به دزدی تهمت کرده‌اند لیکن نفس الامر آن است که شکارانداز صحرای معنی را که در کوه  
 قاف جهد صید پریزاد می‌کند، چه ضرورت پیش آید که چون شعرفهمان صیاد صید بسته گردد و  
 استادان را اکثر توارد اتفاق افتاده شیخ آذری و هلالی هر دو این مصرع دارند:

بگذار که در روی تو بینیم خدا را

و همچنین آصف‌خان جعفر و ملانوعی را در این مصرع:

که یکتایی نه زبید جز خدا را

کسی که خود قادر بر اختراع معنی و سخن تواند بود چرا به بستن معنی دیگری که کم از میته  
 خوردن نیست داغ بدنامی بر روی خود و بر روی اعتبار خود خواهد نهاد. ارباب بی‌حسد هم از مثل من  
 مسد کیف ما انفق اگر جایی چنین دیده‌اند آن را دزدی نامیده‌اند. میرمحمدافضل ثابت مرحوم مدعی آن  
 شده بود که ابتذال مطلقاً در کلامش نیست حتی که قصیده در این باب گفته پیش هر یکی از شعرای  
 عصر خود که از آن جمله فقیر بود فرستاد و مؤکد همین نموده بود که هر که مضمون غیری از شعر  
 من یابد باید که برآورده مرا اطلاع دهد. آخر عزیزان ابتذال اشعار ایشان را هم برآوردند.<sup>(۱)</sup>

در ترجمه تقی اوحدی می‌نویسد که: «این بیت بعینه در دیوان شیخ محمدعلی حزین که از اولاد  
 شیخ زاهد گیلانی است و از مدتی از ایران وارد هندوستان گردیده، دیده شده. به تفاوت یک لفظ که در  
 شعر تقی اوحدی، کجاست، و در شعر حزین، کو، و در تذکره مذکور شخصی این بیت را بالتمام به

گزلک حک کرده بود از آن دریافت شد که مردی از مقربان شیخ حزین این عمل کرده تا تهمت سرقه به شیخ صورت نگیرد و حال آنکه این قسم ادبیات در دیوان شیخ هست. به هر حال در این صورت برای مجاز شیخ سند بهم رسید که بجای، آواز ناقوس، لفظ ناقوس آورده.<sup>(۱)</sup>

آرزو درباره مقام شعرا نیز نظر داده و می نویسد که: «حاجی محمدتقی بسمل در قطعه گزی بی عدیست»<sup>(۲)</sup>

در ترجمه میرزا عبدالقادر بیدل می نویسد که: «بیدل جامع فنون شعراست. چه غزل و چه مثنوی و چه قصیده و چه رباعی. شعر او را طرز خاصی است و در نثر نیز بی مثل و نظیر است. هرچند سخن را به جایی رسانیده که چو شعر حافظ شیراز انتخاب ندارد»<sup>(۳)</sup>

در ترجمه بینش می نویسد که: «شعرش خیلی متین و لغزش مطلقاً ندارد»<sup>(۴)</sup>

همچنین در ذکر باقر خورده کاشی نوشته: «بسیار پخته گوست اما لفظ "فرنگ" را به معنی تیغ و "سرنگ" را به معنی نقب که در فارسی دیده نشده در اشعار خود آورده و سببش هیچ معلوم نشد» در ترجمه تاج الدین رومی آورده: «و در شعر او ردیف و قافیه نیست و معنی غلط بسیار است»<sup>(۵)</sup>

فقیر آرزو گوید هرگاه احوال زبان دانان چنین باشد وای به حال مردم، شعرای ملک دیگر که به فارسی سخن رانند در این صورت اگر هزار غلط از هندی واقع شود برابر یک غلط اهل زبان نبود.<sup>(۶)</sup>

در ترجمه جسمی همدانی نوشته که: «خیلی خوب گوست خصوصاً در قصیده اوایل عهد شاه عباس از همدان به صفاهان رفت و در صحبت فضلا و شعرا کسب کمال نموده بعد از آن به هند آمده. طرفه آنکه میرزا محمد نامی همدانی به روش قلندران نیز به هند آمده مدتی در لاهور خود را جسمی قرار داده، اشعار او را به نام خود می خواند» فقیر آرزو گوید: «این قسم مردم را شعر دزد نگویند بلکه شاعر دزدند»<sup>(۷)</sup>

در ذکر شاعره جمیله نام نوشته: «زنی بود فصیح به غایت خوش طبع و خوش فهم. در جوانی به روش متعه مدتها به خانه خواجه حبیب الله ترکه بود. اکثر ظرفا شعر خواجه حبیب الله نسبت به وی می کردند»<sup>(۸)</sup>

در شرح حال میرزا جلال اسیر نوشته: «کتاب "ریاض فیض" کلیات منشآت اوست و آن خیلی زرین و متین است و به گمان راقم به از «وصاف» توان گفت زیرا که در «ریاض فیض» سوای صرف مولویت تازگی معانی به حدی است که «وصاف» آن را به خواب ندیده»<sup>(۹)</sup>

در ترجمه حافظ شیراز نوشته: «که حسن عالمگیر افکارش آن همه حسن قبول دارد که به غازه توصیف دیگران محتاج نیست، بر این تقدیر مشاطگی توصیف همچو منی نهایت سوء ادب باشد. ولنعم ماقال بعضی المتأخرین فی هذا الباب»:

۳- مجمع النقایس: ص ۵۱ - ب

۲- مجمع النقایس: ص ۴۹ - ب

۱- مجمع النقایس: ص ۶۷ - الف

۶- مجمع النقایس: ص ۶۶ - الف

۵- مجمع النقایس: ص ۶۳ - الف

۳- مجمع النقایس: ص ۶۱ - ب

۹- مجمع النقایس: ص ۸۱ - ب

۸- مجمع النقایس: ص ۸۰ - ب

۷- مجمع النقایس: ص ۸۰ - ب

هلاک حسن خداداد او شوم که سراپا  
 چو شعر حافظ شیراز انتخاب ندارد  
 سبحان الله استماع کلامش مثل من جمادی را که دلش مصداق بل اشد قسوة است در بعضی از  
 اوقات به اهتزاز آورده و می آورد، چنانکه روزی این بیت را نواب موتمن الدوله بهادر مرحوم مغفور  
 مبرور پیش فقیر خواندند و تا سه چهار روز به شنیدن آن در خود عجب حالتی و ذوقی می یافت. با آنکه  
 در این ایام از افسردگی و پیری مزاج من ابر و من یخ است، هنوز به شنیدن و خواندن ابیات خواجه قدس  
 سرده همان شور جوانی که پسر خوانده هنگامه قیامت است باز به جولان درمی آید.<sup>(۱)</sup>

آرزو در ضمن نوشتن ترجمه سلطان حسین بایقرا درباره شعرای دوره خود چنین اظهار نظر  
 می کند که: «طنطنه و آوازه او از دولت سخن و تربیت اهل سخن است. باز می گوید (تقی اوحدی) که به  
 زبان خاص و عام شکر تربیت او مذکور است. الا بنده که متألم چه وی در این باب اگرچه دقیقه ای  
 فرونگذاشته اما شعر را از علم جدا کرد. هرکس مصرعی موزون می کرد تربیت او می نمود تا شعر  
 نجسان و نامستعدان افتاد لهذا بدین درجه رسید که باعث خواری و سرزنش بلکه موجب عار و ننگ  
 است و قبل از او متوجه علوم گشته و در جمیع علوم تمام می شدند آنگاه شعر می گفتند فقیر آرزو گوید  
 که با وجود انصاف دادن این معنی کمال بی انصافی است چه پادشاه مذکور عاشق سخن بود. از هرکس  
 سخن خوب می شنید تربیت او می کرد. دشمن علم نبود. رتبه جامع بین العلم والشعر بالاتر از همه جا  
 بلندتر می کرد. گواہ این سخن خدمت کاری مولانا عبدالرحمن جامی است که سرکرده فضلا و  
 شعراست در این صورت اگر جهلایی چند جرأت شعر گفتن بهم رسانند تقصیر انهاست، و از پادشاه  
 مذکور در قدردانی سخن قصوری واقع نشده. الغرض ای وای بر زمانه ما که نه سخن مانده و نه  
 قدردان سخن زیرا که مثل دارالخلافة شاه جهان آباد شهر را با وسعت کذایی که،

هست در هر گوشه این شهر دنیای دگر

اگر غربال کنند غیر از دو سه کس از اهل سخن نیابند و اینها هم به حالتی که نصیب ناسخن فهمان  
 باد. خدا داند که بعد از ما چه صورت از پرده غیب برآید. در این صورت اگر بهتر از این خواهد بود پس  
 هزار افسوس که ما نباشیم و یاران موزون با هم نشسته هنگام سخن گرم دارند و اگر بدتر از این بود  
 فنحمدالله تعالی که از مکروهی عظیم نجات یافتیم.»<sup>(۲)</sup>

درباره امیر خسرو دهلوی می نویسد: «هرگاه مردی که از ولایت وارد هندوستان گشته اینقدر  
 تحقیق و توصیف احوال امیر خسرو دهلوی علیه الرحمه کرده باشد من که از اهل هندم و پارکای به  
 فارسی و هندی آشنا، اگر تعریف آنجناب و شرح احوال آن حضرت نمایم کتابی می شود علیحده.»<sup>(۳)</sup>  
 در ترجمه درویش دهکی می نویسد که: «درویش هجو مولوی جامی نموده. فقیر آرزو گوید که  
 هجو جناب مولوی جامی از این جنس مردم کم بغل بی بضاعت از راه حسد بود. و یکی از متأخران ایران  
 معتقد کلام درویش است و سلیقه شعرگویی او را بر سلیقه ملاجامی ترجیح می دهد لیکن این معنی از  
 تصور فهم و یا تعصب است. شعر دون مرتبه مولوی است، درویش را با او چه نسبت است. و انصاف

۱- مجمع النفایس: ص ۸۶- ب

۲- مجمع النفایس: ص ۸۸- الف

۳- مجمع النفایس: ص ۱۰۰- الف

پیش فقیر آن است که هرچند در شعر دهکی تلاش معنی تازه بسیار است و اکثر اشعار مولوی صاف اما جایی که تلاش کرده مقذور بشر نیست. بسیارگوی و خوبگوی مثل مولوی دیگر کیست»<sup>(۱)</sup> در شرح حال زلالی خوانساری می نویسد که: «زلالی در شعر طرز خاصی دارد. چون به راه راست آید شعری می گوید که دیگری را به هم رسیدن مثل آن دشوار است و اگر بی راه روی اختیار می کند بی ربط محض است. لهذا ارادت خان واضح گفته:

«زو چند مطلعی به غلط مثنوی بنام»

از اینجا است که ابوالبرکات منیر در «کارنامه» اعتراضات بر اشعار او نموده. هرچند فقیر آرزو در رساله «سراج منیر» بعضی از آن را جواب نوشته»<sup>(۲)</sup> در ترجمه جمال الدین سلمان نوشته: «مولانا جامی در بهارستان استاد سلمان را به دزدی مضامین اساتذہ قدیم علی الخصوص کمال اسماعیل متهم نموده لیکن طرز و طور از هم جداست. اغلب که در صورت توافق توارد باشد و کدام کسی است که او را اتفاق توارد نیفتاده و از جانب مولوی جامی این نسبت فقیر آرزو را بسیار ناپسند آمد و گویا پاداش این است که دهکی سوء ادب در خدمت جناب مولوی جامی نموده و نسبت به سرقه مضامین کرده»<sup>(۳)</sup>

در ترجمه استاد محمدقلی سلیم نوشته که: «نسبت به سرقه از جهت تلاش معانی تازه و مضامین غریب است و تنها این بیچاره بدین مبتلا نیست بسا کس بدین بلا گرفتار شده اند. گواه عدم سرقه او پیدا کردن معانی و مضامین نو است زیرا که هرکس اینقدر داشته باشد چشم بر مضمون دیگران هرگز ندوزد. چه بستن معنی گذشتگان از عالم خوردن میته است که مکروه طبع و شرع اهل غیرت است و طرفه تر آنکه محمدقلی تهمت سرقه مضامین خود بر میرزا صائب بسته و حال آنکه طغرای مشهدی در حق سلیم گفته:

کهنه دزد شاعران یعنی سلیم

آری هرکه را تلاش نوی معنی و تازگی مضمون است از جهت اتفاق طبایع توارد بسیار واقع شود در این صورت کم فرصتان بی درد نسبت دزدی واخذ کنند»<sup>(۴)</sup> میرزا اشرف جهان: طرز وقوع در غزل گویا آفریده و اختراع اوست و از متأخران و متوسطین پیش از او کم کسی در آن کوشیده. این است خلاصه قول تقی اوحدی و فقیر آرزو گوید که او متبوع طرز حسن دهلوی است. چنانکه خود گفته:

غایت حسن عجب نیست ز گفتار شرف بیشتر شعر چو بر طرز حسن می گوید

اما اینقدر هست که آنهایی که بعد از او آمده اند پیروی او کرده اند»<sup>(۵)</sup>

در ترجمه سعیدای سرمد نوشته: «و اینکه نصرآبادی او را سودایی گفته اصلی ندارد»<sup>(۶)</sup> در ترجمه نظام الدین احمد شرمی قزوینی می نویسد: «با وجود این تخلص شوخی بسیار داشت. و

۲- مجمع النفایس: ص ۱۲۷ - ب

۲- مجمع النفایس: ص ۱۲۲ - ب

۱- مجمع النفایس: ص ۱۰۶ - ب

۶- مجمع النفایس: ص ۱۷۲ - ب

۵- مجمع النفایس: ص ۱۷۷ - ب

۴- مجمع النفایس: ص ۱۶۸ - ب

با این همه در کمال صلاح بود و به اعتبار این رباعی که در حق خرد حمای می که سنی بود گفته.  
شاه عباس او را موظف گردانید:

ای دل به علی و آل او بیعت کن      مأوای خودت به این سبب جنت کن  
تنها نکنی به خرد حمای نفرین      بر خرد و بزرگ سنی لعنت کن

فقیر آرزو گوید که: این قسم ابیات در کتب تواریخ خصوصاً تذکره شعرا بسیار نامناسب است. چه اکثر در دست موافق و مخالف می افتد و در صورت خلاف مصنف نشان تیر ملامت می گردد و چون نصر آبادی بنا به تأیید مذهب خود این رباعی را نوشته ناچار فقیر آرزو نیز رباعی که گفته در اینجا می نویسد و از عزیزان چشم عفو دارد.

ای در شهر تو باد و باران لعنت      پائیز تو طعنست و بهاران لعنت  
از حرف رست خاطر رنجه مباد      بر مذهب لعنتی هزاران لعنت<sup>۱۱</sup>

آرزو در ضمن نوشتن تراجم شعرا غیر از اشعار منتخب آنان گاهگاهی لطیفه‌هایی نیز می نویسد: در ترجمه داراب بیک جویا می نویسد: بعضی گویند پدرش سامری تخلص می کرد و یکی از سادظریفان کشمیر در مجرای برادر او که گویا تخلص داشت گفته:

گویا سامری بین گویا شد

**لطیفه:** روزی جویا به یکی از اهل سخن می گفت که ماد و برادر که جویا و گویا باشیم نام و تخلص ما را به مد برادرانه قسمت کرده گرفتیم. آن عزیز از راه شوخی گفت چنانکه مضامین او را به هر حد از متأخران کشمیر مثل اوئی کم برخاسته بلکه می توان گفت تمام شعرای کشمیر که هستند از من تربیت او برخاسته و تربیت کرده او هستند.

در شرح حال باقر شغائی می نویسد: مناقشات با حکیم شغائی می کرد. یکی آنکه با حکیم می گفت که تو معانی اشعار مرا دزدیده‌ای. حکیم می گوید: از کجا معلوم شده؟ او دیوان خود را پیش حکیم می نداشت که پس معنی‌های این صاحب‌مردده کو؟ فقیر آرزو گوید مضمون این لطیفه مبتذل است و معنای جامی قدس سره این معنی را بسته چنانکه فرماید:

شاعری می‌گفت دزدان معانی برده‌اند      هر کجا در شعر من معنی رنگین دیده‌اند  
شعر او دیده سراسر هیچ‌یک معنی نداشت      راست گوید معنی‌اش را شاعران دزدیده‌اند

«فرض شغائی مذکور اشعار بی معنی زیاد دارد.»<sup>۱۲</sup>

**اهمیت تاریخی:** به علت عدم ضبط تاریخها و سنوات از ارزش تاریخی مجمع‌النقایس کاسته شده است بعد از بررسی دقیق این تذکره ما فقط به نود و چهار موارد برمی‌خوریم که آرزو تاریخها را ذکر کرده است. اکثر این تاریخها و سنوات به وفات شعراء تعلق دارد. در ۵۶ مورد فقط تاریخ وفات را ذکر کرده است. در چند مورد جلوس پادشاه یا تولد شاهزاده یا تاریخ فتح جایی را نوشته. تفصیل هر کدام جداگانه نوشته می‌شود.

۱- مجمع‌النقایس ص ۱۹۱ - ب

۲- مجمع‌النقایس: ص ۸۲ - الف

۳- مجمع‌النقایس: ص ۱۹۲ - الف

باقی دماوندی تولد شاهزاده جهان افروز که از صبیبه شاهنوازخان متولد شده به این طریق در سلک نظم آورده از نظر سپهسالار خانان گذرانیده سرفراز شد:

تقد امید پادشاه جهان  
از عدم جانب وجود آمد  
بهر تاریخ در تولد او  
آن فلک توسن هلال رکاب  
به عطای مسبب الاسباب  
گفته‌ام «آفتاب عالمتاب»

(مجمع‌النقایس: ۴۷ - ب)

فقیر آرزو گوید از اتفاقات استاد ابوطالب کلیم همین مصرع ماده تاریخ تولد پادشاهزاده محمد اورنگ زیب که بعد از شاهجهان پادشاه هندوستان شده یافته:

داد ایزد به پادشاه جهان  
تاج صاحبقران شانی یافت  
نامش اورنگ زیب کرد فلک  
چون به این مرده آفتاب انداخت  
طبع دریافت سال تاریخش  
خلفی همچو مهر عالمتاب  
گوهر بحر ازو گرفته حساب  
تخت ازان پایه گشت عرش جناب  
افسر خویش بر هوا چو حباب  
زد رقم «آفتاب عالمتاب»

از نوادر اتفاقات آن است که چون محمد اورنگ زیب عالمگیر بر تخت نشست، آن سال چهلیم بود از عمر گرامی او. تاریخ جلوس خود فرموده که:

«آفتاب عالمتابم»

(مجمع‌النقایس: ۴۸ - الف)

جامی بیخودی تخلص تاریخ، تولد شرف یار کامگارخان «شرف کامگار» یافته.

(مجمع‌النقایس: ۶۳ - الف)

جامی ایامی که پسری به خانه نامدارخان متولد شده و تا شش روز جشن ملوکانه می‌شد. چند مصرع ماده تاریخ یافته که این دو مصرع از آن است:

«نونهال نامدار جعفری آورد گل»

«زر کامل عیار جعفری زیب جهان آمد»

(مجمع‌النقایس: ۶۳ - الف)

در ترجمه رفیع‌الدین حیدر معمای نویسته:

در جلوس تخت شاه‌عباس ثانی رحمة الله علیه دو تاریخ یافته و به غایت خوب یافته و آن این است:

«شهنشاه روی زمین گشت ثبت»

(مجمع‌النقایس: ۱۲۰ - الف)

در ترجمه شیخ فریدالدین عطار آورده: ولادت او در عهد سلطان سنجر بود در سنه ۵۱۷ هجری.

(مجمع‌النقایس: ۲۳۱ - الف)

در ترجمه شاه‌عباس ماضی صفوی نویسته:

پادشاه «هفت اقلیم» تاریخ ولادت اوست و «ظل الله» تاریخ جلوس او.

(مجمع‌النقایس: ۲۳۷ - ب)

## ماده تاریخ فوت:

مصرع تاریخ وفات شیخ بهایی

«افسر فضل او فتاد بی سر و پا گشت شرع»

(مجمع النفایس: ۴۷ - ب)

نعمت خان عالی که ثانی الحال دانشمندخان شده بود این مصرع تاریخ قتل ذوالفقارخان یافته.

«گفت ابراهیم اسماعیل را قربان نمود»

(مجمع النفایس: ۶۳ - ب)

سرخوش این ماده تاریخ وفات جامی یافته.

«جامی از جام حمد بیخود شد»

(مجمع النفایس: ۶۳ - الف)

در ترجمه رفیع الدین حیدر معمائی آورده که: تاریخ وفات شاه عباس ثانی رحمة الله علیه به غایت

خوب یافته و آن این است:

«شهنشاه زیر زمین شد رقم»

(مجمع النفایس: ۱۲۰ - الف)

در ذیل میرزا ایزدبخش رسا آورده که: و قطعه تاریخی به طریق تعمیه برای فوت محبوبه خود

گفته که بیت آخرش این است:

پس از سه سال بطوف مزار او رفتم      هزار حیف جوان رفت از جهان گفتم

(مجمع النفایس: ۱۲۹ - ب)

در شرح حال سعدی شیرازی آورده که: وفات او شب جمعه شوال ۶۹۶ هجری بود و لفظ «خاص»

ماده تاریخ اوست.

(مجمع النفایس: ۱۳۶ - ب)

طوطی ترشیزی: از قول امیر علیشیر نوشته که شیخ آذری تاریخ وفات او «خروس» یافته.

(مجمع النفایس: ۲۱۹ - الف)

میررباعی: تاریخ وفات میررباعی این است:

«گفتا خرد که میررباعی سفر نمود»

(مجمع النفایس: ۲۷۱ - ب)

سرخوش قطعه در تاریخ وفات ماهر گفته که ماده تاریخ آن این است:

«گفت خرد آه آه      ماهر ما فوت شد»

(مجمع النفایس: ۳۲۷ - ب)

نیکی اصفهانی: تقی اوحدی تاریخ وفات او چنین گفته:

نیکی که بُد از جمله نیکان زمان      مرکز شده در دایره کون و مکان

تاریخ شدش ز بعد رفتن ز میان      «نیکی ز جهان برفت و نیکی ز جهان»

(مجمع النفایس: ۳۷۰ - ب)

به موردی نیز برمی‌خوریم که ماده تاریخ خطاب یافتن امیر را ذکر کرده است مثلاً مآلجامی لاهوری بیخودی تخلص تاریخ میرزا اسماعیل خلف اسدخان وزیر اعظم محمد اورنگ زیب عالمگیر پادشاه مرحوم که به خطاب ذوالفقارخان بهادر نصرت جنگ میربخشی پادشاه مذکور شده بود، چنین یافته: «ز برج اسد رُو نمود آفتاب»

(مجمع‌النفایس: ۶۳ - الف)

موردی نیز در مجمع‌النفایس ذکر شده که تاریخ عروسی محمدرضا مشهور بسارد خواجه است: «در وقتی که پادشاه «شاه عباس» او را کدخدا کرده بود این قطعه تاریخ را گفته فرستاد.»

شکر الله که شاه دین پرور  
کدخدای شدم به دولت شاه  
ساخت بر خوان تازهام مهمان  
سر فخرم گذشت از کیوان  
بهر تاریخ این عطا گفتم  
«خانه شاه باد آبادان»

(مجمع‌النفایس: ۱۱۸ - ب)

مواردی که تاریخ اختتام کتابها ذکر شده است:

این تذکره سخنوران کیهان  
بیدار به آرزو کرد رقم  
بی مثل چو بنوشت سراج الدین خان  
«گلزار خیال معنی اهل جهان»

(مجمع‌النفایس: ۲ - ب)

در ترجمه میر رفیع‌الدین حیدر معمای نویسته که:

«گویند تمام سوره اخلاص بدون بسم‌الله تاریخ سواطع الالهام شیخ فیضی که تفسیر بی نقطه است یافته.»

(مجمع‌النفایس: ۱۲۰ - الف)

موردی که تاریخ فتح را ذکر کرده است.

در موقعی که شاه اسماعیل صفوی خراسان را فتح کرده، مولانا ریاضی این مصرع تاریخ یافته:  
«امیرالمؤمنین حیدر علی بن ابیطالب»

(مجمع‌النفایس: ۱۱۵ - ب)



## نقد خان آرزو بر آثار شاعران

یکی از مزایای تذکره مجمع النفایس نقد مؤلف بر ابیات بعضی از گویندگان است. آرزو نه تنها آثار شعراء را مطالعه کرده بلکه آنها را محک زده و تا حدودی از نظر ادبی ارزیابی کرده است. در بعضی موارد تذکار داده است که گوینده از سبک کدام شاعر متأثر است. آرزو بر اشعار شعرا نقد کرده و آنچه به نظر او صایب و درست بوده نوشته است که به تفصیل از تمام تذکره مجمع النفایس جمع آوری و نقل می‌گردد.

در ترجمه محسن بهایی می‌نویسد:

ببندید و برون آرید یاران از چمن گل را      به دست من دهید این خونی بسیار بلبل را  
فقیر آرزو گوید که اگر به جای بسیار لفظ «یک باغ» باشد بهتر است.

(مجمع النفایس: ۴۸ - الف)

در ترجمه رکن‌الدین حکیم می‌نویسد:

ای شهسوار قصد دل و جان چه می‌کنی      جان می‌بری و غارت ایمان چه می‌کنی  
فقیر آرزو در صحت مصرع دوم تردّد است. زیرا که عطف انشاء است بر اخبار و بعد تتبع ظاهر می‌شود که این معنی خیلی مکروه است و اگر گویند جمله دوم استفهام انکاری است که حکم مثبت دارد گوییم در این صورت در حکم نهی خواهد بود و آن نیز انشاء است.

(مجمع النفایس: ۱۱۴ - ب)

رفیع‌الدین حیدر معمای، در ترجمه حال این شاعر آرزو نوشته:

زود تسلیم شو ای خسته، گران جانی چیست؟      گر نیاید به عیادت، به عزا می‌آید  
فقیر آرزو گوید که این معنی را امیر خسرو علیه‌الرحمه بهتر از او بسته چنان که گوید:  
کششی که عشق دارد نگذاردت بدینسان      به جنازه گر نیایی به مزار خواهی آمد

(مجمع النفایس: ۱۲۰ - الف)

میر محمدزمان راسخ: در شرح حال این شاعر آرزو می‌نویسد:

جامه صبر به بالای جنون تنگ آمد      هرچه از دست برآمد گریبان کردم  
و بعضی از شعرای هند بر مصرع اول اعتراض نمودند که جامه بر بالا کوتاه می‌باشد نه تنگ لهذا  
میر محمدزمان راسخ مصرع را دور کرد و چنین گفت:

کوتهی کرد به بالای جنون جامه صبر

لیکن بر متأمل ظاهر است که در این صورت معنی از پایه می‌افتد و پیش فقیر آرزو جامه به بالا تنگ صحیح است و سند آن به تفصیل در کتاب «چراغ هدایت» که به سراج الاصطلاح شهرت یافته نوشته‌ام.

(مجمع النفایس: ۱۲۰ - ب)

در ترجمه حسن بیگ رفیع می‌نویسد:

عمر گر خوش گذرد زندگی خضر کم است      ور به ناخوش گذرد نیم نفس بسیار است  
میرمعز فطرت موسوی خان دران دخل نموده که به ناخوش درست نیست یا ناخوش می‌باید گفت

یا ناخوشی و به تلخی گذرد به جای آن درست کرده اما شعر از مزه افتاد.  
 فقیر آرزو گوید که خوش به معنی وقت خوش در مستعملات می آید مثلاً گویند ما را به فلان چیز یا  
 کس خوش است یعنی وقت خوش است یا بگویند خوش در اینجا به معنی خوشی است در این صورت  
 به ناخوش به معنی یا ناخوشی می تواند شد، پس معنی صحیح می شود و اگر گویند ناخوش بدین معنی  
 خلاف روزمره است و توجیه در آن پیش نمی رود پس گوئیم به غلط اهل روزمره قائل باید شد چنان که در  
 رساله «داد سخن» نوشته ام. لطف آن که در صورت عدم ورود اعتراض هم غلط اهل روزمره ثابت می شود.  
 (مجمع النقایس: ۱۲۲ - ب)

در ترجمه زاهد علیخان سخا می نویسد:

صلح کل با یکدیگر روشن ضمیران کرده اند نیست با هم کار هرگز گرگ و میش صبح را  
 فقیر آرزو گوید که لفظ «صلح کل» در اینجا بسیار بی جا است. تنها «صلح» می باید چنان که بر  
 سخن فهم ظاهر است.

(مجمع النقایس: ۱۶۴ - ب)

اعتباری نیست گرمی های معشوقانه را شمع می خواهد برای سوختن پروانه را  
 فقیر آرزو گوید که در این بیت لفظ «معشوقانه» بی جا است معشوقان می باید.

(مجمع النقایس: ۱۶۵ - الف)

به تمکینی بزد مکتوب شوقم را که پنداری ز مضمون های رنگین قاصدم پا در حنا دارد  
 پیش فقیر آرزو این بیت نیز خام است چراکه شخصی که «پا در حنا» دارد راه نمی رود نه به تمکین  
 و نه بی تمکین.

(مجمع النقایس: ۱۶۵ - الف)

در ترجمه آقاشاپور طهرانی می نویسد:

از خار خار رشکم در سینه دل به تنگ است چون بلبلی که خارش از آشیانه روید  
 فقیر آرزو گوید که خارخار به معنی دغدغه و خلش امر مرغوب در محاورات مستعمل است و از  
 خارخار رشک که گذشت چنین معلوم می شود که به معنی مطلقاً در دغدغه خاطر و خلش طبیعت نیز  
 آمده در این صورت این مصرع ملامحمدعلی حزین:

خارخار ایام چه خواهد بودن

درست باشد. پس اعتراضی که در تنبیه الغافلین نوشته ام آن را جواب بهم رسید.

در شرح حال محمداسحاق شوکت آورده:

به راه وعده چشم سفید افسرده ام دارد مزاجم را به یک بادام کافور است سردی ها  
 فقیر آرزو گوید این شعر در معنی نارساست زیرا چه به یک بادام کافور آدمی می میرد، افسرده  
 گفتن نامناسب است.

(مجمع النقایس: ۱۹۳ - الف)

گلزارِ جمالت ز خط و حرف بناگوش دارد گل شب بوی شب و نسترن صبح  
 فقیر آرزو گوید که مقابله شب و صبح خوب نیست.

گرفتار محبت بلبل ما را توان گفتن که از خاکسترش صیاد رنگ خانه می‌ریزد  
فقیر آرزو گوید که به جای بلبل «قمری» مناسب است.

(مجمع‌النفایس: ۱۹۴ - ب)

در ترجمه میرزا محمدعلی صائب می‌نویسد:

سخت می‌خواهم که در آغوش تنگ آرم ترا هر قدر افشرده‌ای دل را، بیفشارم ترا  
به گمان فقیر آرزو به جای سخت می‌خواهم «آرزو دارم» بهتر است.

(مجمع‌النفایس: ۲۰۸ - الف)

در شرح حال میرصیدی آورده:

ازین خودکام یاران رنگ الفت می‌پزد ما را که بهر صید ماهی خشک می‌خواهند دریا را  
سرخوش مطلعی در جوابش رسانیده:  
ازین بی‌رحم صیادان رهایی کی بود ما را که آتش می‌زنند از بهر یک نخجیر صحرا را  
فقیر آرزو گوید که مطلع سرخوش به مطلع میرصیدی نمی‌رسد بلکه سخن در صورت مصرع دوم  
است چه آتش زدن صحرا در شکار قمرعه باشد و در آن انواع شکار بود و یک نخجیر مناسب آن نیست.

(مجمع‌النفایس: ۲۱۲ - ب)

در ترجمه نعمت‌خان عالی می‌نویسد:

قلندر مشربم من نامه‌پردازی نمی‌دانم به یک هوی بلندی می‌نویسم جمله مطلب را  
و به گمان فقیر آرزو مصرع دوم چنین می‌باید:  
ادا سازم به یک هوی بلندی جمله مطلب را

(مجمع‌النفایس: ۲۴۸ - الف)

شیخ محسن فانی: در ترجمه شرح حال این شاعر چنین می‌نویسد:

از گریبان هوس کوتاه بود دستم که عشق دوخت بر تن جامه‌ای از پاکدامنی مرا  
فقیر آرزو مصرع اول را چنین بهتر می‌داند:  
از گریبانم بود دست هوس کوتاه، که عشق

(مجمع‌النفایس: ۲۸۰ - ب)

در ترجمه مهری نوشته:

مخفی نماند که از بالقوه زنان هند آنچه دریافت شد آن است که از شعر اینها را بهره‌ای نباشد و این  
قول نزدیک به صحت است زیرا هیچ زنی به پایه نبوت نرسیده.

شاعری جزویست از پیغمبری جاهلاننش سحر خوانند از خری  
ظاهراً استعداد زنهای ولایت این باشد چراکه آنها برای همین کار می‌آیند که مادر و خاله شخصی  
باشند و این معنی از ملاصافی منقول است.

لهذا فقیر آرزو احوال زنان شاعره در تذکره خود بسیار کم نوشته.

(مجمع‌النفایس: ۳۱۷ - الف)

در ترجمه مشهدی نوشته:

بر رویم از قفس در فیضی توان گشود من هم ز آشیان به امیدی بریده‌ام

روزی در این بیت تأمل می نمودم. از شرف‌الدین علی پیام پرسیدم که «بریده‌ام» در اینجا به بای تازی است یا فارسی؟ او گفت که: «ببای فارسی.» گفتم: «من حیث‌اللفظ همین مناسب است اما من حیث‌المعنی به بای تازی بهتر است چه استحقاق در فیض گشودن در این مشکل است.» آنفندرام مخلص که از آشنایان فقیر بود، شنیده تحسین بسیار نمود.

(مجمع‌النفایس: ۳۲۴ - ب)

مخلص کاشی بی‌تی دارد که آرزو بر آن نقد کرده:

هلال گوشهٔ ابروی تیغ مهر شگاف است      به یک اشاره کند جسم را جدا ز هیولی  
فقیر آرزو گوید که جسم را مقابله با هیولی نیست مقابل آن صورت است و صورت چندین نوع  
است. صورت جسمی و صورت نوعی و صورت شخصی پس بهتر چنین است:  
به یک اشاره نماید صور جدا ز هیولی

(مجمع‌النفایس: ۳۲۳ - ب)

معنی رنگین تراود جای لفظ از خامه‌ام      می‌توان بی‌پرده دیدن موج می از تاک من  
و به گمان فقیر آرزو مصرع اول بیت گذشته چنین مناسب است.

معنی رنگین تراود جای لفظ از قلم

چه لفظ قلم مناسب تاک است و نیز در روزمره می‌آید که فلانی به لفظ قلم حرف می‌زند، اگرچه اینجا آن معنی نیست.

(مجمع‌النفایس: ۳۳۵ - ب)

از برای اشتهای زخم خوردن بر دلم      کار معجون کمونی می‌کند پیکان او  
فقیر آرزو گوید که بنیاد لطف این شعر بر لفظ «کمونی» است و کمونی به عربی زیره را گویند و به لهجه بعضی از اهل عراق علی‌الخصوص کاشیان کمان را «کمون» گویند لیکن گمان که این قسم درست نباشد.

(مجمع‌النفایس: ۳۳۶ - الف)

بر یک بیت میرزا عرب ناصح چنین نقد می‌کند:

یوسف به همین که آمد از چاه برون      مالک او را به قیمت آب فروخت  
فقیر آرزو گوید که بر لب چاه اخوان یوسف علیه‌السلام را فروختند و مالک در مصر به دست زلیخا.

(مجمع‌النفایس: ۳۷۴ - الف)

در ترجمه زمانای نقاش نوشته:

عالم به سواد چشم خوبان ماند      کش مردم هست و مردمی پیدا نیست  
فقیر آرزو گوید که در این رباعی با وجود تفاوت یای معروف و مجهول اختلاف حرکت ماقبل روی که میم است واقع شده. هرچند این معنی در قید جائز داشته‌اند در صورت آمدن وصل لیکن در اختلاف حرکت ماقبل روی در این صورت هم نظر است.

(مجمع‌النفایس: ۳۸۴ - الف)

در ترجمه اخلاص‌خان وامق می‌نویسد:

هر فتنه که در کوی محبت علم افراخت      از خانه آن نرگس فتان به در آید

فقير آرزو گويد که بنای قافيه اين غزل بر واو است مثل «خون و فسون» و اين عزيز لفظ فتان را در گذر قافيه آن آورده و ظاهراً اين بيت را بنا بر لهجه گذاشته که اکثر اهل عراق خصوصاً اهل قم و کاشان الفی را که بعد از نون واقع شود «واو» خوانند چنان که زبان را «زبون» و نان را «نون» گویند و اين قسم غالباً صحيح نباشد زیرا که هيچکس از قدما و متأخرين چنین قافيه نکرده‌اند و هيچیک از علمای قافيه ذکر آن نکرده و تجویز ننموده و اينکه مخلص کاشی لفظی در شعر خود آورده که بنای لطف شعر بر آن است چنان که گوید:

کار معجون کمونی می‌کند پیکان او

و نیز سخن در صحت آن است و هرچند در شعر وامق غلط کاتب گمان برده فکر کردم که لفظ ديگر به جای آن به هم رسد نرسيد مگر آنکه به جای نرگس فتان «چشم پرافسون» بود لیکن مناسب فتنه فتان است.

(مجمع النفايس: ۴۱۳ - ب)

در ترجمه میریحي کاشی نوشته:

«با کاشيان بسيار بد بود اکثر مذمت اينها کرده.»

آن که در فارسی شده است مثل الف و نون کند به واو بدل

فقير آرزو گويد که از اين ابیات معلوم می‌شود که هر جا الف و نون جمع شود کاشيان واو خوانند و آن ظاهراً سابق مخصوص کاشيان باشد و الا حالا اکثر مردم عراق بلکه شیرازيان و غير هم نیز همان نوع تکلم کنند چنانچه دکان را دکون و خان را خون خوانند و ظاهراً مبنی بر همین کلیه است که مخلصای کاشی گفته:

کار معجون کمونی می‌کند پیکان او

که کمان را کمون فهمیده به مناسبت پیکان آورده و بنیاد لطف شعر بر آن گذاشته و حال آن که در اين صورت پیکان هم پیکون خواهد آمد و در واقع اين غلط محض است. علی‌الخصوص جایی که بنای قافيه نیز بر آن گذاشته‌اند چنان که سابق نیز نوشته آمد.

(مجمع النفايس: ۴۲۸ - الف)

## فصل ششم مجمع النفایس

تذکره مجمع النفایس شاهکار سراج الدین علیخان آرزو یکی از معتبرترین تذکره‌های فارسی به شمار می‌رود. این تذکره از روزگار تألیف تا حال مورد مراجعه و استفاده تذکره‌نویسان و محققان بوده است.

### کیفیت تألیف

نام کتاب: مؤلف تذکره در (برگ ۲ - الف) نام کتاب خود را مجمع النفایس نوشته. سال تألیف و علت تألیف: خان آرزو در مقدمه مجمع النفایس علت تألیف تذکره مجمع النفایس را چنین بیان می‌کند اما بعد می‌گوید فقیر با بی‌زبانی خود گرم گفت‌وگو سراج الدین علیخان آرزو که از تباشیر صبح طفلی تا الآن که آفتاب زرد پیریست، شوق تمام و محبت مالا کلام به خواندن اشعار فارسیه دارد و خویش را از فدائیان حسن سخن می‌داند و چون مدتی سابق بر این دواوین و تذکره‌ها سفائن و غیره کتاب بزرگان مطالعه می‌نمود، و هرچه خوش می‌آمد به گزlk سوء الحفظ که به قول وکیع رحمة الله علیه نتیجه کثرت معاصی است، از صفحه خاطر می‌زدود. روزی در پیش آشنایی شرح این حال بر زبان گذشت که خوانده نخوانده از نسیان ما برابر گشت. اتفاقاً آن عزیز بعد دو سه روز سفینه ضخیمی که ساده‌تر از عذار خوبان و صاف‌تر از آئینه رخسار محبوبان بود، پیش فقیر آورده تکلیف نمود که حال هرچه از اشعار اساتذہ انتخاب شود، بر این ثبت باید فرمود. هرچند حرف مذکور خالی الذهن گفته بود لیکن پاس گفتار خود ضرور شد و شروع در انتخاب نمود تا اینکه یک صد دیوان متوسطین و متأخرین که بعضی از آنها کم از چهل هزار و برخی بیش از پانصد بیت نبود به انتخاب رسید و در سفینه مذکور و اجزای دیگر قلمی گردید و در این بین به خاطر رسید که پارهای از حالات این عزیزان هم اگر مرقوم شود، دور نباشد.

خان آرزو در برگ ۲ - ب ماده تاریخ اختتام مجمع النفایس را چنین نوشته «بیدار تخلصی از تلامذہ فقیر تاریخ اختتام این تذکره چنین گفته»:

این تذکره سخنوران کیهان بی‌مثل چو بنوشت سراج الدین خان  
بیدار به آرزو چنین کرد رقم «گلزار خیال معنی اهل جهان»

از این ماده تاریخ سال ۱۱۶۴ هجری استخراج می‌شود.

**مآخذ مجمع النفایس:** مآخذ عمده و اساسی خان آرزو در تدوین و تذکره مجمع النفایس عبارتند از: العاشقین تقی اوحدی، تذکره نصرآبادی، کلمات الشعراء سرخوش و تحفه سامی بوده است و آرزو هر جا مطلبی از این تذکره‌ها اخذ کرده اسم کتاب را نیز ذکر کرده است.

**کیفیت تدوین:** تذکره مجمع النفایس بر بیست و هشت باب، یک مقدمه و فهرست اسامی شعرا مشتمل است که به ترتیب حروف تهجی تدوین شده است. این کتاب حاوی تراجم هزار و هفتصد و پنجاه شاعر از متقدمین و متأخرین می‌باشد.

آرزو به یادداشت کردن تاریخ‌ها اهمیتی نمی‌داد و همین امر باعث شده که از اهمیت تاریخی تذکره مجمع النفایس بکاهد. قسمت عمده این تذکره شرح حال شاعران معاصر آرزو است. در مجمع النفایس به شرح حال شعراء کمتر و به انتخاب کلامشان بیشتر توجه شده است.

خان آرزو در مجمع النفایس (برگ ۲ - ب) می نویسد: «و چون غرض اصلی نوشتن اشعار دل پسند خود است و نوشتن حالات تبعی لهذا در تحقیق آن چندان نکوشیده و در تلاش آن چندان ندویده. با وجود کثرت مشاغل و عدم معاون غیر از یک کس که عبارتست از عزیز دل ها و منتخب دنیا و مافیها شیخ مبارک محی الدین رزقة الله البركة فی العمر آنچه دست بهم داد به قید قلم در آوردم. در این صورت اگر تفاوتی یا غلطی به نظر خوانندگان در آید عزیزان منصف خرده بر من نگیرند و پر و پوچ نوشته مرا بپذیرند.»

## طرز تصحیح کتاب

بنای تصحیح این تذکره بر چهار نسخه است. یکی از آنها در کتابخانه دانشگاه لاهور، یک نسخه در موزه ملی کراچی و یک نسخه در کتابخانه خدابخش پتنه مضبوط است. نسخه‌ی دیگر از این تذکره در کتابخانه سالار جنگ حیدرآباد دکن موجود است که به دلایلی که بعداً ذکر خواهد شد مصحح بدان دسترسی پیدا نکرده.

### معرفی نسخه‌ها:

#### ۱- نسخه کراچی:

نسخه‌ای است که در موزه ملی کراچی به شماره ۱۲ مضبوط است و در هفتم جمادی‌الثانی ۱۱۸۵ یعنی ۱۶ سال بعد از فوت مؤلف از روی نسخه خطی دستخطی سراج‌الدین علیخان کتابت شده است. این نسخه دارای ۸۸۲ صفحه است و هر صفحه آن ۲۱ سطر دارد. نسخه‌ای است کامل به خط نستعلیق آمیخته به شکسته نوشته شده است. فهرست شعراء ندارد. تاریخ کتابت نسخه در پایان آن چنین است: به تاریخ هفتم شهر جمادی‌الثانی ۱۱۸۵ هجری به روز سه‌شنبه این کتاب از نسخه اصل دستخطی سراج‌الدین علیخان آرزو رحمة‌الله به اتمام رسید. اسم کاتب ذکره نشده است. این نسخه در تاریخ تذکره‌های گلچین معانی، اته، ایوانف و غیره ذکره نشده است.

#### رسم الخط نسخه کراچی:

الف: ذال معجمة فارسی همه جا بی نقطه و به صورت دال نوشته شده است.  
ب: پ فارسی همه جا با یک نقطه به صورت ب نوشته شده.  
ج: گ فارسی به صورت ک نوشته شده.  
ه: با اضافه و تأکید به طور کلی به کلمه مابعد چسبیده نوشته شده است.  
و: می (ادات استمرار) غالباً متصل نوشته می‌شود.  
ز: «اند» جدا از کلمه ماقبل و با اثبات الف نوشته می‌شود.  
ح: الف «است» همواره حذف می‌شود.  
ط: در کلماتی که به «ه» ختم شده و با ها جمع بسته می‌شود «ه» حذف می‌شود. تذکرها به جای تذکره‌ها.  
ی: کلمات: از این، از آن به صورت: ازین، ازان، ازینجا، ازآنجا، ازیشان، درین، دران، درینجا، درآنجا نوشته می‌شود.

ک: اکثر جاها «های غیرملفوظ» را ننوخته. مثلاً به جای گفته است گفت است می‌نویسد.

ل: خرم را «خورم» و خرد را «خورد» می‌نویسد.

م: در این نسخه شاه‌طهماسب را همیشه «طهماست» نوشته.

#### ۲- نسخه ناقص لاهور:

این نسخه در کتابخانه دانشگاه لاهور محفوظ است. ناقص‌الاول والآخر است. از آرزو شروع شده و به قاضی سلام‌الله اتمام می‌پذیرد. دارای ۱۰۳۸ صفحه ۲۱ سطری است. به خط نستعلیق نوشته شده و مشابهت زیادی به نسخه کراچی ندارد.



### رسم الخط ناقص لاهور:

الف: ذال معجمه فارسی همه جا بی نقطه و به صورت دال آمده.

ب: پ فارسی به صورت ب نوشته شده.

ج: های غیر ملفوظ حذف گردیده.

د: باء اضافه و تأکید متصل نوشته شده.

ه: خرم را «خورم» و خرد را «خورد» نوشته.

### ۳ - نسخه لاهور:

این نسخه نیز در کتابخانه لاهور مضبوط است. نسخه کامل است و فهرست ناقص اسامی شعراء

دارد. شماره (۴۵۳۹)

دارای ۴۳۴ ورق ۲۱ سطری است. به خط نستعلیق نوشته شده، ولی نقطه‌های غلط دارد. غلط املائی

نیز زیاد دارد. تاریخ کتابت آن چنین است:

«مقدم شهر صفر المظفر ۱۱۹۱ هجری مطابق ۱۸ جلوس شاه عالم پادشاه غازی به مقام مکهنو در

صوبه اود به وقت سه پهر روز دوشنبه به موجب حکم نواب صاحب و قبله معلى القاب نواب شاه

میرخان به خطاب نواب صاحب مریدخان بهادر طباطبا مدظله الله تعالى این نحیف هیچمدان از کمترین

ملازمان آنجناب محمدمین لاهوری به عون الهی به اتمام رسانید و عدم فرصت خود اتفاق نظر ثانی

نیفتاد اگر سهوی و خطای تحریری دیده شود معاف دارند.»

### رسم الخط نسخه لاهور:

الف: همه جا متنوی را «مسنوی» و اکثر را «اکسر» نوشته.

ب: اکثر جاها یا نقطه اضافی دارد یا نقطه ندارد مثل کاسه گریش را «کاسه گرش» چینی «چنی» نوشته.

ج: غلط‌های املائی زیاد دارد مثلاً شمعیست را «شمعت» یا صحیح النسب را «صحیه النسب» نوشته.

د: در این نسخه نیز خرم را «خورم» و خرد را «خورد» و برخاستند را «برخواستند» نوشته.

ه: اسامی اشخاص را متصل نوشته مثل «عنایتخان»

### ۴ - نسخه پتنه:

این نسخه در کتابخانه خدابخش پتنه به شماره (۲۴۴۵) محفوظ است. دارای ۴۲۲ ورق است. هر

ورق ۲۱ سطر دارد. به خط نستعلیق نوشته شده است. تاریخ کتابت آن چنین ضبط شده است:

«به تاریخ هشتم ماه ذوالحجه ۱۱۹۹ هجری و ۲۳ جلوس شاه عالم پادشاه غازی به موجب فرمایش

مستطاب معلى القاب نواب شاه میرخان بهادر به خطاب نواب مریدخان بهادر دام اقباله این نحیف

کمترین ملازم محمدمین در بلدة لکهنو به روز پنجشنبه به وقت دو پهر به اتمام رسانید.»

نسخه پتنه فهرست اسامی شعرا دارد ولی ناقص است.

### رسم الخط نسخه پتنه:

الف: غلط املائی زیاد به چشم می‌خورد.

ب: این نسخه چون از نسخه لاهور نقل شده است و کاتب هر دو یک نفر بوده تمام اشتباهات نسخه

لاهور در این نسخه تکرار شده است.

ج: همه جا مثنوی را «مسنوی» و گلزار را «گلزار» می‌نویسد.

د: به جای خرم «خورم» و به جای خرد «خورد» نوشته شده است.

نسخ خطی مجمع‌النفایس که مصحح بدانها دسترسی نداشته است.

۱- اته ۶۸۰ (ج ۲ کتاب است که با ضیاءالدین فارسی شروع شده و با حرف «یا» تمام می‌شود و مورخ ۱۱۶۶ هجری است که از نسخه مؤلف استنساخ شده است).

۲- اند یا آفس دی پی ۷۳۹ (ناقص)

۳- بانکی پور جلد ۸ ش ۶-۶۹۵ مورخ ۱۱۷۹ هجری.

۴- بادلین ۳۸۰ (تاریخ ندارد)

۵- ایوانف ۲۳۱ (تنها حرف الف تا جیم دارد. مورخ قرن ۱۳ هجری)

۶- نسخه کتابخانه سالار جنگ حیدرآباد دکن تحت شماره (۴۱) شماره کاتالوگ ۵۴۹ نگهداری می‌شود. دارای ۵۵۸ ورق است. به خط نستعلیق نوشته شده است و اسم کاتب سلطان محمد ولد آقا عبدالکریم تاجر و تاریخ کتابت پانزدهم شهر شوال المنور ۱۱۸۶ هجری روز شنبه ضبط شده است.

۷- اشپرنگر، شماره ۱۹.

۸- نسخه‌ای هم در تصرف ادیب معاصر افغانی آقای سرور گویا اعتمادی است که از روی نسخه

پنجاب نوشته شده است.

به نقل از: تاریخ تذکره‌های گلچین معانی جلد ۲ ص ۱۵۹

تذکره‌نویسی در هند و پاکستان ص ۳۴۰

## خلاصه مجمع النفایس:

۱- منتخب مجمع النفایس: شامل تمام شعرای مجمع النفایس است.

اته، ش ۶۸۱ مورخ ۱۲۴۳ هجری، اند یا آفس، ش ۴۰۱۵

۲- جامع الفوائد: این کتاب را کهرک پت رای کایست در ۱۱۹۵ یا ۱۱۹۶ هجری با انتخاباتی از تراجم

شعرای تذکره خان آرزو و نقد و نظر بر اشعار شعراء ترتیب داده است.

اند یا آفس ش ۴۰۸۱ مورخ ۱۱۹۶ هجری.

## روش تصحیح

تصحیح و تهیه متن تذکره مجمع النفایس را از سال ۱۳۵۲ شمسی شروع کردم. نسخه کراچی را که نسخه کامل و قدیمی تر است و هم اینکه از نسخه دستخطی خان آرزو نقل گردیده است اساس قرار دادم و با بقیه نسخه‌ها مقایسه و اختلاف کلیه نسخ را در پاوزقی ذکر کردم. در بعضی جاها اگر کلمه‌ای در نسخه اساس افتاده بود یا خوانا نبود از نسخ دیگر استفاده کرده کلماتی در متن جای دادم ولی از ذکر غلطهای املائی چشم‌پوشی کردم و زیادت‌ها را که درست به نظر می‌رسید در قلاب نهادم و به متن اضافه کردم. کلماتی را که نادرست و الحاقی گمان می‌بردم در نسخه بدلها نوشتم همچنین در بعضی جاها تصحیح قیاسی کردم و کلمه‌ای افزودم.

چون رسم الخط نسخه‌های خطی امروزی نبود، تغییراتی در رسم الخط بدین ترتیب داده شده است:

۱- در جمیع نسخ «گ» به صورت «ك» ثبت شده بود، به رسم الخط امروز نوشتم.

۲- الف‌های مددار بی مد آمده بود، با مد نوشته شد.

۳- کلمات مختوم به «ه» غیرملفوظ در جمع به «ها» سرهم نوشته شده بود، و «ه» افتاده بود چون

تذکرها به صورت «تذکره‌ها» نوشتم.

۴- افعال مختوم به «ه» غیرملفوظ در الحاق به «ی» ضمیر مفرد مخاطب، به صورت «ه» آمده بود

چون رفته، به صورت رفته نوشتم.

۵- اسماء مختوم به «ه» غیرملفوظ را در الحاق به «ی» نکره یا وحدت به صورت «ه» نوشته شده

بود چون پرده، به صورت «پرده‌ای» نوشتیم.

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ<sup>(۱)</sup>

حمد صانعی که زبان قلم و قلم زبان را به تحریر و تقریر کلمات فصحا به مقتضای «السنة الخلق اقلام الحق» موفق گردانید و بمودای<sup>(۲)</sup> «ان تحت عرش الله كنزا مفاتيحه السنة الشعرا» بید قدرت کامله خویش نیروی روانی سخن<sup>(۳)</sup> بخشید. حبذا کلیمی که ناطق و صامت این خانه<sup>(۴)</sup> به زبان حال و قال به تصدیق دانش قابل قول لا اله الا الله و دانا و نادان بر تحقیق صفات کمال آیاتش به هزار زبان گواه، و صلوات فراوان و تحیات بی پایان نثار افصح الفصحا و ابلغ عرب<sup>(۵)</sup> عربا<sup>(۶)</sup> که استخوان بندی نظم شعرای کمال جاهلیه از هیبت او چون فقرات نثر از هم گسیخته و سبعة معلقه امرء القیس به تندباد قوت گفتارش چون برگ خزان به خاک ریخته، و بر آل اطهار و اصحاب کبار خصوصاً حیدر کرار و صفدر شهبوار که شاعر ذواللسانین<sup>(۷)</sup> ذوالفقارش سرخط تیر زبانی، و حکم واجب الاتباعش خون اعدا را سرمشق روانی است، باد. اما بعد می گوید فقیر با بی زبانی خود گرم گفت و گو سراج الدین علی (خان)<sup>(۸)</sup> آرزو که از تباشیر صبح طفلی تا الان که آفتاب زرد پیریست، شوق تمام و محبت مالا کلام به خواندن اشعار فارسیه دارد و خویش را از فدائیان حسن<sup>(۹)</sup> حسن سخن<sup>(۱۰)</sup> می شمارد و چون<sup>(۱۱)</sup> مدتی سابق بر این دواوین و تذکرها و سفاین و غیره کتب بزرگان مطالعه<sup>(۱۲)</sup> می نمود<sup>(۱۳)</sup> و<sup>(۱۴)</sup> هرچه خوش می آمد<sup>(۱۵)</sup> بگزلک سوء الحفظ<sup>(۱۶)</sup> که به قول وکیع رحمة الله علیه<sup>(۱۷)</sup> نتیجه کثرت معاصی است، از صفحه<sup>(۱۸)</sup> خاطر می زدود. روزی در پیش آشنایی شرح این حال بر زبان<sup>(۱۹)</sup> گذشت که خوانده و نخوانده از نسیان ما برابر گشت. اتفاقاً آن عزیز بعد دو سه روز سفینه ضحیمی که ساده تر از عذار خوبان و صاف تر از آئینه رخسار محبوبان بود، پیش فقیر آورده تکلیف نمود<sup>(۲۰)</sup> که حالا هرچه از اشعار اساتذہ انتخاب شود، بر این ثبت باید فرمود. هرچند حرف مذکور خالی الذهن گفته بود لیکن پاس گفتار خود ضرور شد و شروع در انتخاب نموده تا آنکه یک صد دیوان متوسطین و متأخرین که بعضی<sup>(۲۱)</sup> از آنها کم از چهل هزار و برخی بیش از پانصد بیت نبود، به انتخاب رسید و در سفینه مذکور و اجزای دیگر قلمی گردید و در این بین به خاطر رسید که پاره ای از حالات این عزیزان هم اگر مرقوم شود، دور نباشد. لهذا بعضی از تذکرها مثل «تذکره تقی اوحدی» و «تذکره نصرآبادی» و «کلمات الشعرا» و «تحفة سامی» و غیره نیز دیده، هرچه از آنها هم خوش آمد به نوشتن آن<sup>(۲۲)</sup> پرداختم و به «مجمع النفائس»

- |                                  |                             |
|----------------------------------|-----------------------------|
| ۱- به نام خداوند بخشاینده مهربان | ۲- پ: بمودات                |
| ۳- ل، پ: سخن                     | ۴- پ: + نه بزبان            |
| ۶- پ: + عربا                     | ۷- ل: ذواللسان              |
| ۹- ل، پ: - حسن                   | ۱۰- ک: خلق                  |
| ۱۲- ک: به مطالعه                 | ۱۳- پ: + می نمود            |
| ۱۵- پ: می نمود                   | ۱۶- پ: + کو باید «که» باشد. |
| ۱۸- پ: - صفحه                    | ۱۹- پ: پریشان               |
| ۲۱- پ: کم از آنها                | ۲۰- ک: کرد                  |
|                                  | ۲۲- پ: - آن                 |
|                                  | ۵- پ: عزت العربیاً          |
|                                  | ۸- ل، پ: + خان              |
|                                  | ۱۱- ک: سابق مدتی            |
|                                  | ۱۴- ل، پ: + و               |
|                                  | ۱۷- رحمت خدا بر او باد      |

موسوم ساختم و چون غرض اصلی نوشتن اشعار دل‌پسند خود است و نوشتن حالات تبعی، لهذا در تحقیق آن چندان نکوشیده و در تلاش آن چندان ندویده، با وجود کثرت مشاغل و عدم معاون غیر از یک کس که عبارت است از عزیز دلها و منتخب دنیا و مافیها، شیخ مبارک محی‌الدین رزق‌الله البرکة فی العمر آنچه دست بهم داد به قید قلم در آوردم.

در این صورت اگر تفاوتی یا غلطی به نظر خوانندگان درآید، عزیزان منصف خرده بر من نگیرند و پر و پوچ نوشته مرا بپذیرند. <sup>(۱)</sup> بیدار تخلصی از تلامذۀ فقیر تاریخ اختتام این تذکره چنین گفته:

این تذکرۀ سخنوران کیهان      بی مثل چو بنوشت سراج‌الدین خان  
بیدار به آرزو چنین کرد رقم      «گلزار خیال معنی اهل جهان»

۱۱۶۴ هـ

### مقدمه

بعضی از ارباب تواریخ گفته‌اند اول کسی که شعر گفت آدم بود علیه‌السلام در مرثیۀ قابیل، و در شعرای فارسی اختلاف است. جمعی به بهرام گور و بعضی به پسر عمرولیث، و در «دبستان ملا موبد» مسطور است که فرهوش نام پادشاهی بود، در عهد آبادیان و سخن پیوندان متعدد <sup>(۲)</sup> داشت. از آن جمله هفت شاعر بودند که هر یکی در <sup>(۳)</sup> هر روز از روزهای هفت‌گانه در پیش شهریار نظم خویش می‌گذرانیدند. روز یکشنبه که آن را خورشید روز گویند، پادشاه <sup>(۴)</sup> به گرمابه رفته، بعد از آن به هیکل آفتاب خرامید. پرستش به جای آورد و به خانه آمد. ملک سخن طرازان که شیدوش نام داشت، با شاه <sup>(۵)</sup> بود و چون شاه آئین یزدانیان داشت و ایشان غیر حیوانات موزی را نمی‌کشتند <sup>(۶)</sup> و آن روز خورشید بود. برای شهریار تردین <sup>(۷)</sup> یعنی خشکه و پردین <sup>(۸)</sup> که در هندی آن را بهتی <sup>(۹)</sup> گویند آوردند و آن ماشی بود که پوست آن را دور کرده بودند. خسرو از شیدوش پرسید «که این خورش به چه ماند؟» گفت: «به یارانی که از بهر کفاره گناه برهنه گشته باشند.» شهریار را خوش آمد و دهن او به درّ خوشاب بیاکند، و <sup>(۱۰)</sup> زن شاه شکر نام عاشق شاعر مذکور شده شب به حیلۀ خود را به خانۀ شاعر رسانید و خسرو نیز از پی او در آن جا رسید. چون شکر به خانه او رسید میان او و شیدوش <sup>(۱۱)</sup> سخن بسیار رفت. بعد از آن شیدوش <sup>(۱۲)</sup> گفت: «که زن از هیچکس نترسد و از زن باید ترسید که چون تو فرهوش خسروی <sup>(۱۳)</sup> را گذاشته به چون من پرستاری می‌خواهی که پیوند کنی.» لاجرم زن ناامید شده به خانه آمد و چون صبح شد، شیدوش <sup>(۱۴)</sup> پیش خسرو رفت خسرو به شیدوش <sup>(۱۵)</sup> فرمود: «اگر راست نگویی

۲- ک، ل: بی عدد

۱- پ: بیدار تخلصی ..... اهل جهان

۴- پ: پادشاهی ..... شیدوش نام داشت

۳- ل: از

۷- پ، ل: + تردین یعنی

۶- ل، ن: کشند

۵- پ، ل: پادشاه

۱۰- پ: - و

۹- پهتنی

۸- پ، ل: تردین

۱۲- پ: خسرو

۱۲- پ: سندوش

۱۱- پ، ل: سندوش

۱۵- پ: سندوش

۱۴- پ، ل: سندوش

کشته گردی، آن چیست که زن از هیچکس نترسد؟» شیدوش<sup>(۱)</sup> پاسخ داد:

زن شاه است در راد<sup>(۲)</sup> و کردا<sup>(۳)</sup>  
گذر کرد و ندارد<sup>(۴)</sup> بیم از کس

پادشاه این سخن را خوش فرموده شکر را به او بخشید و «راد» در فارسی به معنی شجاعت و صیت هر دو آمده و «کردا» دریای محیط را گویند. مخفی نماند که میرزا محمدعلی صائب علیه‌الرحمه چند عبارت و پاره‌ای از اشعار به طریق دیباچه در بیاض خود نوشته و چون آن خالی از کیفیتی نیست اینجا نوشته می‌آید.

قال النبی علیه‌السلام: ان من الشعر لحکمة. و جاء فی الاخبار «الشعراء امراء الکلام». حضرت مولانای روم فرماید: سخن آدمی بوی آدمی است.

شیخ روزبهان بقلی فرماید: «مرا از دنیا دو چیز خوش آمد سخن دلپذیر و دل سخن‌پذیر» بهاء‌الدین الکریمی السمرقندی:

که از مشام دل و دیده جوی خون آید  
که هرچه دیگر نگویند دیرکی باید

تفکر از پی معنی همی چنان باید  
شتاب نیک نیاید درنگ به در نظم  
شیخ نظامی گنجوی گفته:

تا ز چه مانند به دین دگران  
با ملک از جمله خویشان شوند  
پس شعراء آمده پیش انبیا

بلبل عرشند سخن پروران  
زاتش فکرت چو پریشان شوند  
پیش و پسی بسته صف کبریا

اقول انا العاصی<sup>(۵)</sup> الذی<sup>(۶)</sup> بالتقصیرات المملو سراج‌الدین علی‌خان<sup>(۷)</sup> المتخلص به آرزو بنعم<sup>(۸)</sup>  
الکلام ما قال الشیخ المسطور فی هذا المقام فمن لم یدقه لم یدرومن یجربه انکره و هو هذا:

گر نستانی به ازانت دهند  
بهرتر از آن<sup>(۹)</sup> جوی که در سینه هست  
کم گفتن آن سخن صوابست  
تا ز اندک او جهان شود پر  
آن خشت بود که پر توان زد  
عیار تو را کیمیا ساز کیست؟  
هنوز از تو حرفی نپرداختند  
ور از در، درآیی دیارت کجاست؟  
نمایی به ما نقش و پیدا نهی

هرچه درین پرده نشانت دهند  
سینه بکن تا گهر آری به دست  
با آنکه سخن به لطف آبست  
کم گوی<sup>(۱۰)</sup> و گزیده<sup>(۱۱)</sup> گوی چون دُر  
لاف از سخن چو در توان زد  
بگو ای سخن‌کیمیای تو چیست؟  
که چندین نگار از تو بر ساختند  
اگر خانه خیزی قرارت کجاست؟  
ز ما سر برآری و با ما نهی

۲- در دبستان «کردای» آمده

۶- پ: الذنب

۹- پ: ازین

۲- پ: وزداد

۵- ک: المعاصی

۸- پ: منعم

۱۱- ل، پ: گزنده

۱- پ: سندوش

۴- ک: نذریم

۷- پ: - خان

۱۰- ل، پ: +

امیر خسرو علیه‌الرحمه گفته<sup>(۱)</sup>:

سخن گرنه جانست بنگر به هوش  
حرفی که ازو دلی گشاید

شیخ عطار قدس سره:

آنچه من<sup>(۲)</sup> بر فرق خلق افشاند  
لاادری فی مذمت السارقین:

شاعر<sup>(۳)</sup> دزد ماکیان باشد

غاز آخر به سوی آب رود

حکیم سنائی قدس سره:

در سخن دُرّ بیایدت سفتن

کرد عظم نصیحتی محکم

رشید و طواط:

جواهر سخنم کاسه از وجود من است

حضرت مولوی قدس سره العزیز<sup>(۵)</sup>:

آدمی اول حریص نان بود

چون به نادر گشت مستغنی ز نان

تا که اصل و فضل او را بردهند

خلق تا<sup>(۶)</sup> بر صورت خود کرد حق

چون که آن خلاق شکر و حمد جوست

شیخ فیضی که عزیزان ولایت او را دکنی خیال کرده‌اند و آن غلط است اصلش از ناگور است:

نی همه معنی دل دانا برد

عالم بالا بر معنی پسند

ماه سخن را بر ارباب هوش

چون قلم از حرف شود کامیاب

میرزا صائب علیه<sup>(۷)</sup>الرحمه گفته:

پایه نظم بلند از علم کمتر چون بود

آنکه اول شعر<sup>(۸)</sup> گفت آدم صفی الله بود

سخن چو تازه برآید ز کلک باشد خوار

چرا آدم مرده ماند خموش

از هر قلمی برون نیاید

گر نمانم تا قیامت زنده‌ام

که به زیرش نهند بیضه غاز

او به کون دریده ماند باز

ورنه گنگی بود به از گفتن

که نکو گوی باش یا ابکم

چو کان نماند جواهر<sup>(۴)</sup> گران‌بها گردد

زانکه قوت نان ستون جان بود

عاشق نام است و مدح شاعران

در بیان فضل او منبر نهند

وصف او از وصف ما گیرد سبق

آدمی را مدح جویی نیز خوست

تازگی لفظ هم از جا برد

نیست به غیر از سخنان بلند

مشرق و مغرب ز زبان است گوش

بر سر یک نیزه رسد آفتاب

علم ناموزون چرا از عالم موزون بود

طبع موزون حجت فرزندی آدم بود

چو یوسفی که فروشند بر کناره چاه

۳- ل، پ: شاعری

۶- پ: ما

۲- پ: من

۵- ل: العزیز

۸- پ: بود

۱- ل: + گفته

۳- جوهر

۷- ل: + علیه‌الرحمه گفته

من همان ذوقم کنه می‌یابند از اشعار من

یقین شناس که از نارسایی سخن است

بچه نازادن به از شش ماهه افکندن بود

ز یک جام‌اند در بزم سخن مست

فریب چشم ساغی نیز پیوست

لمضیع اوراق اوقات العمر سراج‌الدین علی آرزو و فقه‌الله تعالی بما یحب و یرضی.

سخن از آدمی ماند دگر هیچ

سخن مغز استخوانش هست عالم

که سوی حق صعود<sup>(۴)</sup> حرف پاکست

زبان را جان بود جان را زبان است

به جای پرده‌اش برداشت آواز

ز هر پرده به رنگی آشکار است

چه گویم بعد از این دیگر چها شد

بشو در جایی و جایی بساز<sup>(۷)</sup> است

گشته خلق از کن پیدا

در معنی جان باشد لفظ

در ایمان باشد اقرار

علاج سکتہ ابیات بوعلی نکند<sup>(۹)</sup>

همه استعاره<sup>(۱۲)</sup> است حسن طلب

ز بحر تقارب تنافر<sup>(۱۵)</sup> عیان

محو کی از صفحه دلها شود آثار من

فی کیفیت الشعر<sup>(۱)</sup>:

اگر سخن بدل از گوش پیشتر نرسد

منوچهری شصت کله<sup>(۲)</sup>:

شعر ناگفتن به از شعری که باشد نادرست

لاادری<sup>(۳)</sup> قایله:

اگرچه شاعران از روی اشعار

ولی به باده بعضی حریفان

لمضیع اوراق اوقات العمر سراج‌الدین علی آرزو و فقه‌الله تعالی بما یحب و یرضی.

جهان بیدار و کر و فر هیچ

سخن گنج و طلسم اوست آدم

به معراجش دل آگه نه شاکست

به شخص شمع او روح<sup>(۵)</sup> روان است

به یکجا بی‌جهت شد جلوه‌پرداز

تعینهاش<sup>(۶)</sup> بیرون از شمار است

گهی شور «الست» و گه «بلی» شد

همان یک لفظ «کن» هستی‌نواز است

چیست سخن اصل اشیا<sup>(۸)</sup>

معنی انسان باشد لفظ

جزو دین باشد گفتار

ز نبض حرف سقیم آگهند اهل سخن

در مذمت شعرای خام‌فکر خام<sup>(۱۰)</sup> طبع<sup>(۱۱)</sup>:

به عرض بیان چون گشایند لب

شود<sup>(۱۳)</sup> چون عروض آید اندر بیان<sup>(۱۴)</sup>

۱- ک، ل: الشعراء - در کیفیت شعر ۲- ل: منوچهری شصت کله

۳- ل، پ: «لاادری قایله» ندارد

۴- ل: معبود

۵- ل، پ: نعبه‌اش

۶- پ: + و

۷- در همه نسخ خوانا نیست

۸- پ: مکند

۹- پ: آشنا

۱۰- ل: خاص

۱۱- در همه نسخ «طمع» بود به عقیده مصحح «طبع» بهتر است

۱۲- ل: استعار

۱۳- ک، پ: میان

۱۴- پ، ل: بود

۱۵- پ: تنافر



خوش از گزم گشتن به رنگ هزار  
لفزگویی از پوچگویی خویش  
معما صفت شعر اما به نام  
دواوین کمیاب فرسوده سیر

یکی اصطلاحات برده به کار  
یکی برده از مشکلی کار پیش  
یکی گفته ابیات بدلفظ و خام  
یکی کرده نسبت به خود شعر غیر

فہرست اسامی شعرا کہ در این تذکرہ داخل است:

### باب الالف:

شیخ ابویزید بسطامی - شیخ ابوالحسن خرقانی - ابوطاہر قانونی - ابوالفرج رونی - شیخ ابوسعید  
ابوالخیر - ابوالمعالی نحاس - ابواللیث ابہری<sup>(۱)</sup> - ابوبکر کرمانی - اثیرالدین خسیکتی - اثیرالدین اومانی  
- اثیرالدین ابہری - شیخ احمد غزالی - ابومنصور عبدالرشید - اسدی طوسی - امیر ابوالحسن علی بن  
الیاس آغاجی بخاری - خواجہ افضل کاشی - امین الدین دادا - اوحدالدین انوری - احمد جلائر - شیخ  
آذری - ابو حامد اوحدالدین کرمانی - شیخ اوحدی - خواجہ ابونصر مہنہ - میر ابوالبقا - ابدال اصفہانی -  
ابوالبرکہ سمرقندی - میرزا ابراہیم قانونی - مولانا آصفی<sup>(۲)</sup> - (خواجہ ابوالبرکہ)<sup>(۳)</sup> - خواجہ ایوب<sup>(۴)</sup> -  
مولانا اصلی - میر افضل (خواب بین)<sup>(۵)</sup> - الف ابدال امیر (خراسانی)<sup>(۶)</sup> - امینی - امیر بیگ نظیری -  
امیر بیگ ولدشاهی بیگ - خواجہ ارجاسپ امیدی - مولانا اہلی خراسانی - مولانا اہلی شیرازی - میرزا  
آہی - ابراہیم بیگ - ابراہیم بیگ بخشی - میر ابوالمعالی - میرزا ابوالقاسم استرآبادی - ابوالحسن پسر  
احمد مہنہ - میر ابوالحسن فراہانی - ابوالہادی - اجری دیوانہ - میر اجری یزدی - میر احسنی - احولی<sup>(۷)</sup>  
سیستانی - سلطان احمد کارکیا - قاضی احمد لاغر - اختری یزدی - اختری ترشیزی قاسم ارسلان -  
میر آزاد<sup>(۸)</sup> - میر اسد اللہ - اسد بیگ قزوینی - میرزا اسد قصہ خوان - حاجی اسماعیل قزوینی - میر باقر  
اشراق - سراج الدین اظہری - آفتی - نور اللہ افندایی<sup>(۹)</sup> (بدیہی) - افضل الدین ترکہ - امتی منشی -  
جلال الدین محمد اکبر پادشاہ - ملا آگہی یزدی ہروی - آگہی ہروی - میرالہی ہمدانی - الہی - حکیم  
مسیح الزمان الہی - الفتی قالب تراش - امین الدین کلانتر - امینای نجفی - امی - امتی شیرازی (امتی  
خراسانی)<sup>(۱۰)</sup> - آقامیر ہمدانی - محمد امین کوسہ کاشانی - یوالقلی بیگ انیسی - نور محمد انور - مولانا  
آہنگ - میرافسر - میرزا ابراہیم ادہم - ادہم بیگ - خان زبان امانی - عبدالرسول استغنا - ابراہیم آذر -  
ظفرخان احسن - محمد طاہر ملقب بہ عنایت خان آشنا - ابوالقاسم میرزا - ملک ابوالفتح - مختار بیگ  
اسیری - میرزا احمدخان (ملک اکبر خلف نصرا)<sup>(۱۱)</sup> - جلال اسیر - میرزا ابراہیم - محمد اکبر پسر  
آقامیرزا دولت آبادی - محمد امین - میرزا اسحاق - شاہ میر ایمان - آقا اسد پسر حاج ابراہیم شوشتری -  
سیدی احمد مشہور بہ آقا - سعید اشرف - امینای فراہانی (احمد بیگ)<sup>(۱۲)</sup> - میرزا اسماعیل - میرزا

۲- پ، ل: ندارد

۶- ل، پ: امیری

۹- ل: نور اللہ امیدی، پ: نور اللہ امیری

۱۲- ل، پ: ندارد

۲- پ: ندارد

۵- پ، ل: افضل

۸- ل: میرآزادی

۱۱- ل، پ: ندارد

۱- پ: ندارد

۴- پ: ندارد

۷- پ: احولی

۱۰- ل، پ: ندارد

افضل طباطبایی اردستانی - میرزا ابراهیم - امینای یزدی مشهور به دقاق - اعجاز هراتی - (ملا محمد<sup>(۱)</sup> سعید اعجاز) - قاضی امین خوانساری - قاضی اسد - اوحی نطنزی - میرزا اسماعیل ایماء - محمدقلی آصف<sup>(۲)</sup> - ارسلان بیگ (ارسلان) - حاجی عبدالواسح اقدس - (میر محمد امین ادائی<sup>(۳)</sup>) - حسن بیگ انیسی - اسیری - محمد حسین آشوب مازندرانی - ملا عبدالله امانی - افلاکی - احسنی خوانساری - میر آشوب - الفتی - میرزا شریف الهام اصفهانی - مقیمای احسان<sup>(۴)</sup> - سید کمال اسماعیل - امینای رشتی - ملا افسری<sup>(۵)</sup> - درویش احمد خوانساری - اسماعیل چربادقانی - اوجی شیرازی - امیر بیگ قصاب - ملا آثار - ملا افکار سمرقندی - اقدسی همدانی - شفیعی اثر علی کل - میر محمد احسن (ایجاد) - میرزا آگاه - ارجمند - سید غلام علی آزاد - شاه فقیر الله آفرین - قزلباش خان امید - شیخ حفیظ الله آثم - مؤتمن الدوله محمد اسحاق خان بهادر (اسحاق) - خلیفه ابراهیم<sup>(۶)</sup> مولانا احمد شیرازی سراج الدین علیخان آرزو

### باب الباء:

بوربها - قاضی بهاء الدین - بسحق اطعمه - بایسنقر میرزا - بابر بهادر - ظهیر الدین بابر - بدیعی - حکیم برتوی - خواجه<sup>(۷)</sup> عبدالله مروارید بیانی - بساطی سمرقندی - کمال الدین بنایی - بیرامخان - مولانا باباشاه<sup>(۸)</sup> باقر نجم ثانی - باقر خرده - بهرام میرزا - باقی کرمانی بدیع الزمان - بدیع الزمان نصرآبادی - بصیری - شیخ بهاء الدین - عبدالسلام بنائی - بنامی استرآبادی<sup>(۹)</sup> - عقیل بزمی<sup>(۱۰)</sup> بیاضی استرآبادی - باقی نهاوندی - باقی دماوندی<sup>(۱۱)</sup> محسن بهائی - بایندر خان - براندان بیگ برهمن - ابوالحسن بیگانه - حاجی شاه باقر - شاه باقری مشهدی - بیرحسن - میرزا باقر - میرزا باقر ایبک - برهان - باقیانائینی - باقر وزیر قورچی - بسمل - حاجی باقر - بقائی - مولانا باقر - باقر زرگر - باذل - بیدل - پیام - بینش<sup>(۱۲)</sup> - بیخود - برهمن - بیغم هندو - بیکسی - باقر - بهشتی.

### باب التاء الفوقانی:

تاج الدین عمر - تاج الدین رومی - تجلی کاشی - تشبیهی - تقی سبزواری - محمد تقی کاشی<sup>(۱۳)</sup> - تقی نیشابوری - آقاتقی - تقی اوحدی - میرزا تقی - تسلیم - باقر تابع - تسلی سبزواری - تجلی لاهیجی<sup>(۱۴)</sup> - محمد هاشم تسلیم<sup>(۱۵)</sup> - تقی - تائب کرمانی - تائب تفرشی - تائب بخاری - عبداللطیف خان تنها - (میرزا ابوتراب تراب<sup>(۱۶)</sup>) - حکیم سعید تنها - علی رضا تجلی - محسن تجلی - محسن تاثیر - میرحیدر تجرید - محمد توفیق<sup>(۱۷)</sup>.

- |  |   |                |
|--|---|----------------|
| ۱- ل، پ: ندارد                                   | ۲- ل، پ: محمد علی آصف                                 | ۲- ل، پ: ندارد |
| ۴- ل، پ: معمای احسن                              | ۵- ل، پ: امیدی  | ۶- ل، پ: ندارد |
| ۷- ل، پ: بنائی عبدالله                           | ۸- ل، پ: ندارد  | ۹- پ: بنامی    |
| ۱۰- ل: ندارد                                     | ۱۱- ل، پ: بعد از باقی دماوندی، باقری هروی اضافه دارد. |                |
| ۱۲- پ، ل: بعد از بینش بهزاد بیگ بنائی اضافه دارد |   |                |
| ۱۳- پ، ل: تاج الدین همدانی اضافه دارد            | ۱۴- پ، ل: قاسم تجلی اضافه دارد                        |                |
| ۱۵- پ، ل: محمد طاهر تسلیم                        | ۱۶- پ: ندارد  |                |
| ۱۷- پ، ل: به جای محمد توفیق، ابوسعید تاهی آمده   |   |                |

## باب الثاء المثلثة:

حسین ثنائی - ملا ثاقب بخاری - مفاخر حسین ثاقب - محمد افضل ثابت<sup>(۱)</sup> - محمد عظیم ثبات.

## باب الجیم:

مولانا جلال الدین رومی - جمال الدین عبدالرزاق اصفہانی - جمال الدین محمد بن نصیر - مولوی جامی - جانی - جاروبی - جلال عضد - جلال طبیب<sup>(۲)</sup> - جلالی - (جلال الدین<sup>(۳)</sup> محمود) پیر جمال - ابراہیم میرزا جاہی - فضل اللہ جمالی - درویش جاوید - جاگری - چاکر علیخان - نجفی بیگ جانی - جان بیگ - جدائی - جسمی - جعفر رازی - جلال الدین حسین - جمال کرباس - جمیلہ - عبدالکریم جم - جنونی - حاجی جعفرخان - جعفر بیگ - آصف خان جعفر - جلالا - میرزا جعفر - میرزا جلال - جمال الدین - جعفر معلم - علی جاوید - (جعفر طالقانی<sup>(۴)</sup>) - جعفر کاشی - میرزا مقیم جوہری - داراب جوہا - جلال الدین نیشابوری - عبدالرحیم جشی - ایوب بیگ جودت.

## باب الحاء المهملة:

ناصر خسرو حجت - اشرف الدین حسن - حمید الدین - حافظ شیرازی - حافظ حلوائی - (حافظ شربتی<sup>(۵)</sup>) حافظ مزاری - حاجی مغرب - حاجی فوطہ فروش - حاجی طباخ - سید حزنی - حسن دہلوی - (حسن متکلم<sup>(۶)</sup>) دیوانہ حسامی - بابا حسامی<sup>(۷)</sup> - (شیخ حسامی<sup>(۸)</sup>) - شاہ حسن - سلطان حسین میرزا - سید حکیمی طبیب - حسن ابدال - حیدر کلوخ - یادگار بیگ حالتی - قاسم بیگ حالتی - حامدی - حاجی بیگ قزوینی - حاتم کاشی - حاتم بیگ - حالی تبریزی - حالی یزدی - حکیم حانق<sup>(۹)</sup> - حاجی طهرانی (حجابی<sup>(۱۰)</sup>) - حرفی - حزنی - حسن بیگ - حسین خان - حیرتی کاشی - (حسابی<sup>(۱۱)</sup>) - خواجہ حسین - حضوری قمی - حقی خراسانی - حقی خوانساری - حیرتی کاشی<sup>(۱۲)</sup> - حیاتی گیلانی - (حاجی حسین خان<sup>(۱۳)</sup>) - حسین خان شاملو - حسین سیستانی - (حسین علی<sup>(۱۴)</sup>) - حیدر دہلوی - حزین لاهیجی - حسین بیگ<sup>(۱۵)</sup> مہدی حجت - میرزا حسین - آقاحسن - آقاحسین خوانساری - ملاحسن گیلانی - ملاحسن علی - حسن قلی - (میرحشمتی<sup>(۱۶)</sup>) - ملاحسیب<sup>(۱۷)</sup> - محمد حسین ولد حکیم رکنا - حسین بیگ<sup>(۱۸)</sup> - ولد ملاشانی تکلو - مقیمای حلمی - محمد علی حشمتی<sup>(۱۹)</sup> - حاتم بیگ ہمدانی - سید عبد اللہ حامی<sup>(۲۰)</sup> - حجابی - حاجی محمد - حسامی دیوانہ - حیدر کاشی - حقیری تبریزی - حقیری

۱- ل، پ: اوحدی ثاقب اضافہ دارد	۲- پ: جلال الدین مشہور بہ جلال طبیب
۲- پ، ل: ندارد	۴- ل: ندارد
۳- پ، ل: ندارد	۵- پ، ل: ندارد
۶- پ، ل: ندارد	۷- ل: ندارد
۸- پ، ل: ندارد	۸- پ، ل: ندارد
۹- پ، ل: حکیم صادق	۱۰- پ، ل: ندارد
۱۲- پ، ل: حیرتی ماوراءالنہری	۱۱- پ، ل: ندارد
۱۳- پ، ل: حسین خان اضافہ دارد	۱۲- پ، ل: ندارد
۱۵- پ، ل: حسین خان اضافہ دارد	۱۶- پ، ل: ندارد
۱۷- ل: ندارد	۱۷- پ، ل: لالہ حسیب
۱۸- ل: ندارد	۲۰- پ، ل: سید عبد اللہ حامی
	۱۹- ل: محمد علی جشی

هروی - حیدری<sup>(۱)</sup> - (حکیم بیگ حاکم<sup>(۲)</sup>) - حضوری<sup>(۳)</sup> - محتشم علیخان حشمت.

### باب الخاء المعجمه:

خاقانی - (خیاری<sup>(۴)</sup>) - خطیرالدین - عمر خیام - امیر خسرو - خواجو - (خیری<sup>(۵)</sup>) خلیفه سلطان - خان عالم - خلیل بیگ - شریف خازن - میرزا خلیل - خواجه علی - محمدامین خازی - (خضری لاری<sup>(۶)</sup>) - خضری قزوینی - خضری خوانساری - میرزا خصمی - باقر خلیل - خواجه کلان - (خلیل بیگ<sup>(۷)</sup>) - سیدحسین خالص - خوشگو - خصالی - خروشی - خرمی - خواجه زاده کابلی - خیالی بخاری - (خیالی هروی<sup>(۸)</sup>) - خیالی خجندی - نظیربیگ خادم - خان اعظم - خادمی لخصایی - خاطرری - (خاوری سمنانی<sup>(۹)</sup>) - خردی سمرقندی - خسروی - خلقی - خواری تبریزی - خواجگی رازی - خواجه حسان - ابراهیم خلیل - میرزا خلیل.

### باب الدال المهمله:

دقیقی - (حکیم دونقی<sup>(۱۰)</sup>) شمس داعی - دختر کاشغری - حکیم دیباجی - رکن الدین دعویدار دعوی تخلص<sup>(۱۱)</sup> - شاه داعی - داعی خراسانی<sup>(۱۲)</sup> - درویش دهکی - درویش روغن گر - مولانا دوست سبزواری - امیر دوست حسن - دیوانه عشق - داعی انجدانی - داعی همدانی - داعی اصفهانی - دخلی صفاهانی - درویش محمد - درویش حسین - دلیری - دیری - دوانی - میرزا داود<sup>(۱۳)</sup> - (قاضی داوری<sup>(۱۴)</sup>) ابو الفتح دوانی - درکی قمی - زین العابدین دانش - دولت خان - رضی دانش<sup>(۱۵)</sup> - (میردرد<sup>(۱۶)</sup>) - دانا کشمیری - حسن علی دستور - رفیع دستور - مصطفی خان دوری<sup>(۱۷)</sup>.

### باب الدال المعجمه:

ذوالفقار شروانی - ذاتی - امینی ذوقی - ذوقی سمرقندی - ذوقی تونی - ذوقی اردستانی - محمدامین ذوقی - حیدر ذہنی - ملاذہنی<sup>(۱۸)</sup>.

### باب الراء المهمله:

ابوالقاسم رافعی - رشید وطواط - خواجه رشیدالدین - رضی الدین نیشابوری - رفیع الدین<sup>(۱۹)</sup> - رفیع الدین ابهری - رفیع الدین لبنانی<sup>(۲۰)</sup> - رکن الدین مسعود<sup>(۲۱)</sup> - رکن الدین حکیم - حکیم رودکی - روحانی - شیخ روزبہان - روحی شارسستانی - رازی - شرف رومی - رضایی هروی - (سیف الدین رجانی<sup>(۲۲)</sup>) -

۱- پ، ل: رفیع الدین حیدر اضافه دارد

۲- ل، پ: ندارد

۳- ل، پ: ندارد

۵- پ، ل: ندارد

۴- پ، ل: ندارد

۶- پ، ل: ندارد

۸- پ، ل: ندارد

۷- پ، ل: ندارد

۹- پ، ل: ندارد

۱۱- ل: رکن الدین دعوی

۱۰- پ، ل: ندارد

۱۲- پ، ل: دائمی اضافه دارد

۱۴- پ، ل: ندارد

۱۳- پ: ندارد

۱۵- پ: درویش

۱۷- پ، ل: رضی دوری اضافه دارد

۱۶- پ، ل: ندارد

۱۸- پ، ل: ذہنی غیر حیدر

۲۰- پ، ل: رشیدالدین لبنانی

۱۹- ل: ندارد

۲۱- ل: ندارد

۲۲- پ، ل: ندارد

رشید کازرونی - رشیدی - رحیم تبریزی - شرف الدین رضایی - رکن الدین صابین صفاهانی - روحی یزدی - روحانی<sup>(۱)</sup> - روحی هرموزی - ریاضی<sup>(۲)</sup> - ریاضی سمرقندی - (رای منوهر<sup>(۳)</sup>) - رومی - رقمی - رسمی - رشکی - رشیدی - محمد رشید - رضای کاشی - شاہ رضا - محمدرضای تربتی - رضای چلبی - (امیر شاہ رضا<sup>(۴)</sup>) - آقارضا<sup>(۵)</sup> - رضوی<sup>(۶)</sup> - (راضی یزدی<sup>(۷)</sup>) - رضی آرتیمانی<sup>(۸)</sup> - قاضی رضی الدین رضی<sup>(۹)</sup> - رفعتی تبریزی<sup>(۱۰)</sup> - (رفیعی یزدی<sup>(۱۱)</sup>) - رمزی<sup>(۱۲)</sup> - روغنی - (روشنی<sup>(۱۳)</sup>) - روزبہ - روحی ہمدانی - رونقی ہمدانی - رھایی - شیخ رمزی - رھایی سبزواری - میرزا رفیع - محمدرضا پاشا - محمدرضای سارد - خواجہ سعدالدین راقم - محمدرضا بیگ<sup>(۱۴)</sup> - آقارضی قمی - میرمحمدرضا - آقارضی لاهیجانی - رفیعا محمدرضا - سیدمرتضی رضی - محمد صالح رافع - استاد محمدرضا خوانساری - کاظم رابط - محمدرضای راضی - راہب صفاهانی - رفعی بخاری<sup>(۱۵)</sup> - خواجہ عابد راقم - ربیعا - رضی اصفہانی<sup>(۱۶)</sup> - رفیعی - محمدزمان راسخ - میرمحمدعلی رایج - کلب حسین راغب - محمدرضای لاهیجانی - حسن بیگ رفیع - محمدرضای مشہدی - میرزا جعفر راہب - عاقل خان رازی - آقارضی<sup>(۱۷)</sup> - ایزدبخش رسا - شاہ رضوان - فصاحت خان رازی - سلطان علی بیگ رھی.

### باب الزاء المعجمه:

رشیدای زرگر - لطیف الدین زکی - مولانا زالی - رازی کمانچہ نواز - زایری - میرزا زمانی - زکی ہمدانی - زلالی خوانساری - زلالی خراسانی - زلفی - زمانی - زمانی یزدی - (محمدزمان زمانی<sup>(۱۸)</sup>) - میر زندہ دل - زینتی - زینتی سبزواری - حکیم زین الدین - میرزا زین العابدین - زنبیل بیگ - زایر - سیدحسین زینتی - حاجی زمان کفش دوز - زمانای لاهیجی<sup>(۱۹)</sup> - زکی ولدغیاث نقشبند.

### باب السین المهمله:

سدیدالدین اعور - سراج الدین منہاج - سراج الدین اسفراینی<sup>(۲۰)</sup> - سعدالدین الالہ - شیخ سعدالدین - شیخ مصلح الدین سعدی - سعد و اوق - حکیم سنائی - حکیم سوزنی - سیف الدین - سیفی - سیف الدین اسفرنگی - جمال الدین سلمان - سیبی خراسانی - ساقی سایی ہمدانی - شیخ سہیلی - سیفی بخاری - سیفی ہروی - سام میرزا سامی تخلص - سالک کاشانی<sup>(۲۱)</sup> - شیخ ساقی - (ساحری<sup>(۲۲)</sup>) - ساحری

۱- ل : ندارد	۲- ل : ندارد	۳- پ، ل : ندارد
۴- پ، ل : ندارد	۵- ل : رازی تبریزی اضافه دارد	۶- پ : ندارد
۷- پ، ل : ندارد	۸- پ : ندارد	۹- پ : ندارد
۱۰- پ : ندارد	۱۱- پ، ل : ندارد	۱۲- پ : ندارد
۱۳- پ، ل : ندارد	۱۴- پ : میرزا محمدرضا	۱۵- پ : ندارد
۱۶- ل : میررحیم تبریزی اضافه دارد	۱۷- پ : ندارد	
۱۸- پ، ل : ندارد	۱۹- پ، ل : زمانای نقاش اضافه دارد	
۲۰- ل : سراج اسفراینی	۲۱- ل : ندارد	۲۲- پ، ل : ندارد

تونی محمد بیگ سالم - سپہری<sup>(۱)</sup> - کمال الدین سنجابی - سحری رازی - (سخایی<sup>(۲)</sup>) - سروری کاشانی - عالم بیگ سروری<sup>(۳)</sup> - سگ لوند - کندر مازندرانی - سلطان محمد تربتہ - سلطان محمد قمی - بابا سلطان قمی - حاجی فریدون سابق - حاجی اسلم سالم - ملا سالک یزدی - میرسنجر - سایر مشہدی - (قاضی سنجابی<sup>(۴)</sup>) - سوزی (سلمان محمد<sup>(۵)</sup>) - سیری جرفادقانی - ستار میرسند - محسن سیرنی - ملا جمال سپہری - سیف الدین محمود - ابراہیم سالک قزوینی - محمد افضل سرخوش - میرجلال سیادت - زاهد علیخان سخا<sup>(۶)</sup> - (سعید<sup>(۷)</sup>) - خواجہ عبداللہ سامی<sup>(۸)</sup> - سروش - ساطع کشمیری - میر عبدالصمد سخن - محمد قلی سلیم - سلیمان بیگ - سہراب بیگ - مرتضی قلی بیگ سروشی - (میرزا سعید<sup>(۹)</sup>) - محمد امین ساکت - سراجی نقاش - محمد سعید قمی - علی نقی سابق<sup>(۱۰)</sup> - سلیمان طهرانی<sup>(۱۱)</sup> - میر سید علی - سوالی تونی - سایر ای اردوبادی - سعید ای سرمد - بیرام بیگ سامعا - سعید ای یزدی - سامعا - سمیعا آبادہی - رونق سمندر - محمد حسین سرعت - (محمد شفیع سالم<sup>(۱۲)</sup>) - محمد امین سرفراز - سید علی - قافلان بیگ سپاہی - ملک سعید خلخالی - سرابی ہندی۔

### باب الشین المعجمہ:

شاہ کبود جامہ - شاہ سنجان - شرف الدین سفرود - شرف الدین و صاف شیرازی - شیخ ابو علی شرف پانی پتی - شمس الدین مؤید<sup>(۱۳)</sup> نسوی - شمس الدین بن طعان کرمانی - شمس الدین صاحب دیوان<sup>(۱۴)</sup> - شمس الدین نامی<sup>(۱۵)</sup> - شمس کشتی<sup>(۱۶)</sup> - شہاب الدین خالد<sup>(۱۷)</sup> - (ابوالحسن شہید البلخی<sup>(۱۸)</sup>) - شہاب الدین ابوظلحہ<sup>(۱۹)</sup> - شہاب الدین کاشی<sup>(۲۰)</sup> - شہاب الدین ابن مؤید - شہاب الدین مہمرد - شیخ شہاب الدین مقتول - میر سید شریف علامہ - امیر شاہی سبزواری - میرزا شاہ حسین صفہانی - مولانا شاہ محمد مشہور بہ حافظ خیرک - مولانا شاہ شبلی - ابوالفوارس شاہ شجاع - شرف الدین علی یزدی صاحب ظفر نامہ - شمس الدین محمد - مولانا شمس الدین بہبہانی - (مولانا میر حسین شہیدی<sup>(۲۱)</sup>) - شہباز قلندر نیشابوری - ملا شہیدی قمی - شہاب الدین معمائی<sup>(۲۲)</sup> - قاضی شہاب الدین - شیخ رباعی - شیخ راست، شیخی ماوراء النہری - شیخ زادہ پورانی - شوقی کاشی - شیرم شغال<sup>(۲۳)</sup> - مولانا شانی تکلو<sup>(۲۴)</sup> - ملا شادابی - شاہ مراد خوانساری - شاہ کرم خوانساری - شاملی - آقاشاپور

۳- پ، ل: سعد الدین سعید اضافہ دارد

۶- پ، ل: سید ملتانی اضافہ دارد

۹- پ، ل: ندارد

۱۲- پ، ل: ندارد

۱۵- ل: ندارد

۱۸- پ، ل: ندارد

۲۱- پ، ل: ندارد

۲۴- پ: ندارد

۲- پ، ل: ندارد

۵- پ، ل: ندارد

۸- پ، ل: ندارد

۱۱- پ: ندارد

۱۴- ل: ندارد

۱۷- ل: ندارد

۲۰- پ: ندارد

۲۳- پ: ندارد

۱- ل: سپہری زواہی

۴- پ، ل: ندارد

۷- پ، ل: ندارد

۱۰- پ: ندارد

۱۲- پ: ندارد

۱۶- ل: ندارد

۱۹- ل: ندارد

۲۲- ل: ندارد

طهرانی - شیخ شاہ نظر - شاہ حسین عنایت سیستانی - شجاع کاشی<sup>(۱)</sup> - شجاع الدین - محمد شریف - شریف کاشی - شریف خان فارسی - شریف آملی - شرف زرد تبریزی<sup>(۲)</sup> - شریفای خراسانی - محمد شریف<sup>(۳)</sup> - عبدی بیگ شراری - شعوری نیشابوری - شعوری کاشانی - خواجہ شعیب - حکیم شرف الدین حسن شفائی<sup>(۴)</sup> - محمدرضای شکیبی صفاهانی - شکیبی رازی<sup>(۵)</sup> - شکیبی عطار - مولانا عبدالباقی شکوہی - حیدر شگونی<sup>(۶)</sup> - باباشمس تبشی شیرازی<sup>(۷)</sup> - ملاشمس ہمدانی - میرشمعی طوسی - شوقی دارالحروری - شوکتی صفاهانی - میرشوقی تفرشی - شوقی ساوجی - باباشوریدہ - شہودی خراسانی - محمدعلی شہودی یزدی - شیخ علی رازی<sup>(۸)</sup> - شہباز سبزواری - شہرتی خیرآبادی - مولانا شیونی - مولانا شیریں سیالکوتی - مولانا شیدا - شادمان بیگ - میرزا ہادی شرر - شاہ وردی بیگ - میرزا شجاع - میرزا محمد شفیع<sup>(۹)</sup> - شمس الدین شہرستانی - میرزا شفیع - میر شریف معرّف - شمحال بیگ<sup>(۱۰)</sup> - شمسی تبشی شہرستانی - ملا شاہ محمد - ملا محمد شریف مازندرانی - ملا شعیب خوانساری<sup>(۱۱)</sup> - شفیعہ - شرمی قزوینی - شعریہ - مشہدی - میر محمد حسین شوقی - مولانا شاہ<sup>(۱۲)</sup> - ابراہیم شوکتی - شہیدا - شاہدا - شفیع - شفیعای نصرانی - باقر شفائی - (ملا شفیع بخاری<sup>(۱۳)</sup>) - (ملا شریف بخاری<sup>(۱۴)</sup>) - محمد اسحاق شوکت - حکیم شیخ حسین شہرت - (بال مکند شہود<sup>(۱۵)</sup>)

### باب الصاد المهمله:

شیخ صدرالدین نیشابوری - خواجہ صدرالدین محمد خجندی - شیخ صدرالدین قونوی - شیخ صفی الدین اردبیلی - فصیح الدین صاحب - صادق حلوائی - میرمست صافی - امیر صالح - صالح بدخشی - میرزا صادق<sup>(۱۶)</sup> - صبوری<sup>(۱۷)</sup> - صدر کاتب<sup>(۱۸)</sup> - صدفی استرآبادی - صفائی - صفائی خراسانی<sup>(۱۹)</sup> - صوفی اردستانی - میرک صالحی - صادق بیگ - ملک صناعی - صناعی - صافی شیرازی - صبوچی - مولانا صبوری - روزبہان صبوری - غضنفر صبوری - صبوری غیردو صبوری - صبحی - سبحان قلی صبحی - صبحی بیگ - صحیفی شیرازی - صدرالدین<sup>(۲۰)</sup> - صدر جهان - صرفی ساوجی - صفیری - صفیری جونپوری - صفائی - آفاصفیائی صفاهانی - جلال الدین حسن صلائی - صلائی خراسانی - صلحی مازندرانی - میرصلحی کرانی - صلحی - صالح صلحی - صنعی - صنعی مشہدی - صیقلی یزدجردی - صفی قلی بیگ - صفی قلی بیگ ولد ملک سلطان جارچی باشی - حکیم صدرالدین میرزا صادق ملقب بہ مینا - میرصابر - صفی قلی بیگ - میرزا صدر ولد میرزا حسیب - میرزا

۱- پ: ندارد

۲- ل: شریف تبریزی

۳- ل: ندارد

۴- ل: حیدر شکوہی

۵- ل: ندارد

۶- ل: حکیم شرف الدین شفائی

۷- پ: ندارد

۸- ل: شہیدی اضافہ دارد

۹- ل: ندارد

۱۰- پ: ندارد

۱۱- ل: ندارد

۱۲- پ، ل: مولانا شان

۱۳- پ، ل: ندارد

۱۴- پ، ل: ندارد

۱۵- ل: ندارد

۱۶- ل: صہبائی اضافہ دارد

۱۷- ل: ندارد

۱۸- پ، ل: صدائی اضافہ دارد

۱۹- پ: ندارد

صالح شیخ الاسلام تبریزی - میرزا صالح یزد جردی - میرزا صادق - میرصدرالدین سرھندی - محمد صالح بیگ - حکیم صوفی شیرازی<sup>(۱)</sup> - صادق مشهور به گاو صبحا - محمدصادق - محمدباقر صفا - میرصافی - شاه صفی الدین - درویش صالح - شیخ صمد - میرزا محمدعلی صائب - قاسم صرفی<sup>(۲)</sup> - حسین صراف - صوفی شیرازی - صوفی ہمدانی - میرم بیگ صبحی - صالحای مشہدی - حاجی محمدصادق - صامت - ملا صبوحی<sup>(۳)</sup> - میرصیدی<sup>(۴)</sup> - میر عبدالباقی صہبائی - شمسای صفر - صافی کازرونی - صیدی - میرصبحی - محمدصالح اصفہانی - میرزا صالح - استاد صابر - صداقت - ملا صہبائی - (ابوالبرکات خان صوفی<sup>(۵)</sup>).

### باب الصاد المعجمہ:

ضیاء الدین فارسی - خواجہ ضیاء الدین - (ضیاء الدین نیشابوری<sup>(۶)</sup>) - ضعیفی نیشابوری - باباضیائی اردوبادی - (قاسم ضعیفی<sup>(۷)</sup>) - (ضیائی نخشبی<sup>(۸)</sup>) - محمدقاسم ضعیفی - ضمیری ولدحیرانی - (باباضیائی قلندر<sup>(۹)</sup>) - کمال الدین ضمیری اصفہانی - ضیائی ملتانی - ضیاء الدین کاشانی - شاہ ضیاء الدین کرمانی - ضیاء الدین محمد جابری<sup>(۱۰)</sup> - ضیائی شوشتری - ضیاء طہرانی - تقی حلوائی ضمیر - روشن ضمیر.

### باب الطاء المهمله:

حکیم طرطری - طالب جاجرمی - مولانا طایری<sup>(۱۱)</sup> - طالعی - شاہ طاہر - طوطی ترشیزی - مولانا طوسی<sup>(۱۲)</sup> - مولانا طاہر نائینی - طاہر بیگ اردستانی<sup>(۱۳)</sup> - طاہر - محمدطاہر عطار<sup>(۱۴)</sup> - امیرطالبی ابوطالب بن مولانا طالب<sup>(۱۵)</sup> - طالب گیلانی<sup>(۱۶)</sup> - باباطالب اصفہانی<sup>(۱۷)</sup> - حکیم طفیلی<sup>(۱۸)</sup> - میرزا طاہر<sup>(۱۹)</sup> - میرزا طالب - ملامحمد طاہر - محمدطالب آملی - ملاطاہر نائینی<sup>(۲۰)</sup> - طاہر عطار مشہدی<sup>(۲۱)</sup> - ملا طبعی<sup>(۲۲)</sup> - طلوعی خوانساری<sup>(۲۳)</sup> - محمدعلی طایف - ملا طرزی<sup>(۲۴)</sup> - میرزا طاہر نصرآبادی<sup>(۲۵)</sup> - آقاطاہر - طبعی قزوینی - ملاطغرای مشہدی<sup>(۲۶)</sup> - طاہر<sup>(۲۷)</sup> - امیرحسین طفیلی<sup>(۲۸)</sup> - حکیم ابوطالب<sup>(۲۹)</sup> - مولانا طالعی یزدی<sup>(۳۰)</sup> - محمود طرحی - طفیلی مشہدی<sup>(۳۱)</sup> - طلوعی کشمیری -

۱- ل : ندارد	۲- ل : ندارد	۳- ل : ندارد
۴- ل : ندارد	۵- پ، ل : ندارد	۶- پ، ل : ندارد
۷- پ، ل : ندارد	۸- پ، ل : ندارد	۹- پ، ل : ندارد
۱۰- ل : ندارد	۱۱- ل : طایری	۱۲- ل : ندارد
۱۳- ل : طاہر بیگ	۱۴- ل : طاہر عطار	۱۵- ل : ابوطالب طالب
۱۶- ل : طالب جلالی	۱۷- ل : بابا طالب	۱۸- ل : ندارد
۱۹- ل : ندارد	۲۰- ل : ندارد	۲۱- ل : ندارد
۲۲- ل : طبعی سیستانی	۲۳- ل : طلوعی	۲۴- ل : طرزی
۲۵- ل : طاہر نصرآبادی	۲۶- ل : ملاطغرا	۲۷- ل : طاہر نامعلوم
۲۸- ل : ندارد	۲۹- ل : ندارد	۳۰- ل : طالعی یزدی
۳۱- ل : ندارد		



مولانا طوقی تبریزی - شاه طهماسب صفوی - شاه طیب<sup>(۱)</sup> - نوازش خان طالع.

### باب الناء المعجمه:

میر ظہیر الدین نصر سنجری<sup>(۲)</sup> - ظہیر الدین سفرده - ظہیر الدین طاہر<sup>(۳)</sup> - ظہیر الدین جربادقانی - محمود بیگ ظریفی - ظہیر<sup>(۴)</sup> - ظہیرای تفرشی<sup>(۵)</sup> - ظہیرای لاهیجی<sup>(۶)</sup> - مولانا نور الدین ظہوری<sup>(۷)</sup>.

### باب العین المهمله:

خواجہ عباس مروزی - عبدالله الاندجی - عبدالواسع جبلی - عبدالرافع بن ابوالفتح مروی - حکیم عبدالمجید عبهری - عبدالمجید غیر عبهری - خواجہ ابواسماعیل عبدالله ملقب بہ شیخ الاسلام<sup>(۸)</sup> - عبدالعزیز کاشانی - حاجی عثمان - جلال الدین عتیقی - شیخ فخر الدین عراقی - شیخ عزالدین محمود کاشی<sup>(۹)</sup> - حکیم ابونظر عبدالعزیز<sup>(۱۰)</sup> - شیخ فرید الدین عطار - علی ابن کمال اسمعیل - خواجہ دہقان علی شطرنجی<sup>(۱۱)</sup> - عمیق (بخاری)<sup>(۱۲)</sup> - حکیم عمادی مشہور بہ شہریاری - عماد الدین معروف بہ عماد لہ - عمید الدین دیلمی - حکیم ابوالقاسم حسن بن احمد عنصری<sup>(۱۳)</sup> - عین القضاة ہمدانی - مولانا عارفی - عارف استرآبادی - مولانا عالی - مولانا عالم - مولانا عالم یزدی<sup>(۱۴)</sup> - شاه عادل لاری - درویش عبدالله<sup>(۱۵)</sup> - مولانا عبدالوہاب - مولانا عبید زاکانی - عبدالوہاب ابدالوش<sup>(۱۶)</sup> - خواجہ عبدالقادر - میرزا عسکری پسر بابر پادشاہ - امیر عشقی - خواجہ عبدالملک عصامی<sup>(۱۷)</sup> - خواجہ عصمت اللہ بخاری<sup>(۱۸)</sup> - میر برہان الدین عطاء اللہ - عفتی - شیخ رکن الدین عطاء الدولہ سمنانی - میر سید علی ہمدانی - مولانا علی دردزد - میر علی صفاہانی - علی رمال - خواجہ علی شہاب<sup>(۱۹)</sup> - حافظ علی غوریائی<sup>(۲۰)</sup> - سید علاء الدین<sup>(۲۱)</sup> - علی منشی - خواجہ عماد الدین<sup>(۲۲)</sup> - میر عماد الدین<sup>(۲۳)</sup> - (مولانا) عیاری<sup>(۲۴)</sup> - قاضی مسیح الدین عیسی - عبدالکریم پادشاہ - مولانا عارف<sup>(۲۵)</sup> - حکیم سراج الدین عارف<sup>(۲۶)</sup> - مولانا عارضی - شیخ عارف - عامی - مولانا عاشقی<sup>(۲۷)</sup> - عاشقی<sup>(۲۸)</sup> - عاصی - عبدالباقی گنابادی - عبدالباقی نہاوندی - میر عبدالوہاب عنابی<sup>(۲۹)</sup> - عبدالله خان اوزبک - عبدالقادر بستانی - عیدی خراسانی<sup>(۳۰)</sup> - عیدی

۱- ل : ندارد	۲- پ : میر ظہور الدین نصیر، ل : ظہیر الدین احمد سنجری
۲- ل : ظہیر الدین قادیانی	۴- ل : ظہیرائی نہاوندی
۳- پ : ندارد	۵- پ : ندارد
۶- پ : ندارد	۷- ل : مولانا ظہوری
۸- ل : ندارد	۸- ل : ندارد
۹- ل : شیخ عزالدین محمود	۱۰- ل : ندارد
۱۲- ل، پ : عمیق	۱۲- ل : ندارد
۱۵- ل : ندارد	۱۶- ل : ندارد
۱۸- عصمت بخاری	۱۹- ل : علی شہاب
۲۱- ل : سید علاء الدین اودھی	۲۲- ل : عماد فقیہ
۲۴- ل : عیاری	۲۴- ل : عماد الدین شیرازی
۲۷- ل : ندارد	۲۶- ل : ندارد
۲۰- پ : عبدای	۲۸- ل : ندارد
	۲۹- ل : ندارد

گنابادی - عیدی شبستری - عیدی بیگ - عبیدای<sup>(۱)</sup> (ابرقوهی) - عباسی - شیخ عبدالصمد<sup>(۲)</sup> (عاملی) -  
 شاه عبدالعلی - شاه عباس ماضی صفوی - قاضی عبدالله رازی - میرزا عبدالله<sup>(۳)</sup> - عبدالله شستری<sup>(۴)</sup> -  
 میرزا عبدالله صوفی - سید محمد نجفی عتابی<sup>(۵)</sup> - حسن بیگ عتابی - حسن بیگ عجزی تبریزی - (مولانا)  
 عرفی کمانگر<sup>(۶)</sup> - جمال الدین عرفی شیرازی - طهماسب قلی بیگ عرشی<sup>(۷)</sup> - میرزا عزت - میر عزت شاه -  
 میر عزیز قلندر (کاشی)<sup>(۸)</sup> - میر عزیز قزوینی - عزیز قزوینی<sup>(۹)</sup> - میرزا جانی عزتی - قاضی عطائی<sup>(۱۰)</sup> -  
 عطاءالله کشمیری ندرت تخلص<sup>(۱۱)</sup> - عطاءالله کشمیری ندرت تخلص<sup>(۱۲)</sup> - عطائی - عبدالکریم عطائی -  
 عطائی گیلانی<sup>(۱۳)</sup> - قاضی علاءالدین کره وردی - میرزا علی اکبر شاهی<sup>(۱۴)</sup> - مولانا علی صورت خوان علی  
 منصور - علی رضای صوفی - مولانا عقیلی - میر سید علی سمنانی - میر علی قزوینی<sup>(۱۵)</sup> - شاه علی قلندر  
 - عاجی - علی بیگ همدانی<sup>(۱۶)</sup> - علی قلی بیگ - علی قلی علوی - جمیل بیگ علوی - ملا عہدی ساوجی -  
 (قاضی<sup>(۱۷)</sup>) عبدالرزاق عہدی - (خواجہ<sup>(۱۸)</sup>) عبدالرحیم عہدی - عہدی قراکوی - میر عیسیٰ یزدی - عیسیٰ  
 شیرازی - عیسیٰ - (مولانا<sup>(۱۹)</sup>) عیانی - عباس قلیخان - علیخان عبدالله سلطان - علی یار بیگ - میرزا عبدالله  
 - میرزا عبدالله خلف میرزا شفیع<sup>(۲۰)</sup> - میرزا عنایت الله عبدالقادر (تونی)<sup>(۲۱)</sup> - میرزا عبد مناف<sup>(۲۲)</sup> - میرزا  
 عبدالحق<sup>(۲۳)</sup> - آقاعلی - آقاعلی گیلانی - خواجہ باقر عزت<sup>(۲۴)</sup> - ملا عبدالمحسن<sup>(۲۵)</sup> - ملا خواجہ علی<sup>(۲۶)</sup> -  
 میرزا علیخان<sup>(۲۷)</sup> (شیخ الاسلام) - میر علی رضا - ملا عشرتی گیلانی<sup>(۲۸)</sup> - مولانا عبدالحق -  
 عزیز صناعت<sup>(۲۹)</sup> - ملا عرب<sup>(۳۰)</sup> - علی رضای تبریزی - میر عماد - میر عین علی - ملا مؤمن  
 عزی<sup>(۳۱)</sup> - ملا عامی نهاوندی<sup>(۳۲)</sup> - عصری<sup>(۳۳)</sup> - ملا عنایت نجومی<sup>(۳۴)</sup> - عظیمای نیشابوری -  
 آقاعظیما - ملا عشرتی میر عبدالرحمن قمی<sup>(۳۵)</sup> - ملا علی شہریاری<sup>(۳۶)</sup> -

۱- پ: عبیدای	۲- ل: شیخ عبدالصمد	۳- ل: میرزا عبدالله بیگ
۴- پ: ندارد	۵- ل: سید محمد عتابی	۶- ل: عرفی کمانگر
۷- طهماسب قلی عرشی	۸- ل: میر عزیز قلندر	۹- ل: ندارد
۱۰- پ: ندارد	۱۱- ل: ندارد	۱۲- ل: ندارد
۱۳- ل: بعد از عطائی گیلانی عاصی اضافه شده	۱۴- پ: ندارد	۱۷- ل: عبدالرزاق عہدی
۱۵- ل: ندارد	۱۶- ل: علی بیگ	۲۰- ل: ندارد
۱۸- ل: عبدالرحیم عہدی	۱۹- ل: عیانی	۲۲- ل: عبد مناف
۲۱- ل: عبدالقادر تونی	۲۲- ل: عبد مناف	۲۳- ل: عبدالحق
۲۴- ل: ندارد	۲۵- ل: عبدالمحسن	۲۶- ل: ندارد
۲۷- میرزا علیخان	۲۸- ل، پ: ملا عرفی، از نسخه اساس تصحیح شد	۲۸- ل، پ: ملا عرفی، از نسخه اساس تصحیح شد
۲۹- پ: ندارد	۳۰- ل: ملا عبرت	۳۱- ل: مؤمن عزی
۳۲- ل: ملا عزیز نهاوندی، پ: ملا عامی	۳۲- ل: ملا عزیز نهاوندی، پ: ملا عامی	۳۲- ل: ملا عزیز نهاوندی، پ: ملا عامی
۳۴- ل: عنایت نجومی	۳۵- ل: عبدالرحمن قمی	۳۴- ل: عنایت نجومی

عبدالحسین کاشانی<sup>(۱)</sup> - محمدطاهر علوی - عارف کرمانی<sup>(۲)</sup> - میر عبدالوہاب (مسیح عیسیٰ)<sup>(۳)</sup> -  
 عارف تبریزی - ملا عامل<sup>(۴)</sup> - محمدرضای عنوان - میر عبداللہ<sup>(۵)</sup> - خلف ملا عشرتی - علیرضای  
 سولستانی<sup>(۶)</sup> - میرعین علی - میرعید اعیدی<sup>(۷)</sup> - قدیران عرفان<sup>(۸)</sup> - عارف گیلانی - ملاعلی عالی - ملا  
 عابد<sup>(۹)</sup> - خواجہ محمدناصر عندلیب<sup>(۱۰)</sup> - میرزا ہاشم الملقب بہ علویخان<sup>(۱۱)</sup> - میرزا عالم - ملاعمان -  
 بقائی علیم - عارف لاهوری - میرزامحمد ملقب بہ نعمتخان عالی<sup>(۱۲)</sup> - عاشقی - میرنجیبالدین عالی<sup>(۱۳)</sup>  
 - مولانا ناصرعلی - ہنرورخان عاقل - میرمؤمن عرشی - شیخ عبدالعزیز عزت<sup>(۱۴)</sup> - عبداللہ عرفان -  
 میان علی عظیم - میرعبدالجلیل (بلگرامی) - جیکشن عشرت تخلص<sup>(۱۵)</sup>.

### باب الغین المعجمہ:

محمدبن علی الغضائری رازی<sup>(۱۶)</sup> - سعید غلام - مولانا غباری<sup>(۱۷)</sup> - غربتی<sup>(۱۸)</sup> - غریب  
 سبزواری<sup>(۱۹)</sup> - غواصی - غیوری کابلی - غیاث بلخی - غازی قلندر - غروری کاشی - محمد غروری  
 کاشی<sup>(۲۰)</sup> - محمدشرف غزالی - مولانا غزالی مشہدی - غزالی ہروی - غضنفر کلجاری - میرعبدالغنی  
 تفرشی<sup>(۲۱)</sup> - غنی بیگ ہمدانی<sup>(۲۲)</sup> - عبدالغنی - غیرتی شیرازی - غیاث قافیہ ہروی<sup>(۲۳)</sup> - غیاثی حلوائی -  
 غیاث نقشبند ملاطاهر غنی - محمدعاقل غیرت<sup>(۲۴)</sup> - غروبی ہمدانی - محمداکرم غنیمت - محمدتقی  
 غافل - میرغیاثالدین - ملاغیرت ہمدانی<sup>(۲۵)</sup> - میرزا حسن غیور<sup>(۲۶)</sup> - میرعبدالغنی تفرشی غنی تخلص.

### باب الفاء:

فخرالدین خراسانی<sup>(۲۷)</sup> - فخرالدین خطاط ہروی<sup>(۲۸)</sup> - فخرالدین اسعد الجرجانی<sup>(۲۹)</sup> - امام  
 فخرالدین رازی<sup>(۳۰)</sup> - ابوالقاسم منصور فردوسی<sup>(۳۱)</sup> - شیخ فریدالدین گنج شکر<sup>(۳۲)</sup> - فانی ہروی -  
 فتاحی نیشابوری - فخری بغدادی - فخری ہروی<sup>(۳۳)</sup> - مولانا فخرالہین واعظ کاشفی - شیخ فدائی

۴

۱- ل: عبدالحسین	۲- ل: ندارد	۳- ل، پ: ندارد
۴- ل: عامل بلخی	۵- ل: ندارد	۶- ل: میرعریان اضافہ
۷- پ: میرعیدی	۸- پ: ندارد	۹- پ: ندارد
۱۰- پ: ندارد	۱۱- ل: میرزا ہاشم علویخان	۱۲- ل: میرزامحمد عالی
۱۲- ل: میرنجیب عالی	۱۴- پ: ملاعلی قمی اضافہ	۱۵- ل: ندارد
۱۶- ل: غضائری	۱۷- ل: غباری	۱۸- ل: ندارد
۱۹- ل: غریب شیرازی	۲۰- ل: محمد غروری	۲۱- ل: عبدالغنی تفرشی
۲۲- ل: غنی بیگ استرآبادی	۲۲- پ: ندارد	۲۴- محمدقلی غیرت
۲۵- ل: ملاغیرت	۲۶- ل: حسن غیور	۲۷- ل، پ: ابوالوجد فارغی اضافہ
۲۸- پ: فخرالدین غور، ل: فخرالدین عزیز		۲۹- ل: فخرالدین خطائی
۳۰- ل: امام فخر رازی	۳۱- ل: ابوالقاسم فردوسی	۳۲- ل: شیخ فرید گنج شکر
۳۲- ل: ندارد		

معروف به شیخزاده لاهیجی - فریدون حسن میرزا - شیخ ابوالوجد فارغی - شیخ الله داد فیضی سرھندی - ملا فصیح<sup>(۱)</sup> - مولانا فضل<sup>(۲)</sup> - بابا فغانی<sup>(۳)</sup> - شاه فارغ سبزواری - محمد ابراهیم فارغ<sup>(۴)</sup> - ملک حمزہ فارغ<sup>(۵)</sup> - مولانا علی فایض<sup>(۶)</sup> - میرحیدر علی فایض<sup>(۷)</sup> - فایض نظری<sup>(۸)</sup> - میر فایض گیلانی<sup>(۹)</sup> فایض ابھری - فتوحی اردبیلی - فتحی ملک آبادی - فتح الله ہروی - فخر<sup>(۱۰)</sup> - فخری بنارسی - فخری - فردی اردبیلی - فردی مشہدی - فردی تھانسیری - فردی - مولانا فرح الله دشتپولی<sup>(۱۱)</sup> - ملا فروغی عطار قزوینی<sup>(۱۲)</sup> - فریبی بخارائی - فریبی سمنانی - عبدالله فریبی - (فریبی رمال کرمانی<sup>(۱۳)</sup>) - میر فریدون حسین<sup>(۱۴)</sup> - فزونی<sup>(۱۵)</sup> - محمود فزونی - محمود بیگ فسونی - امام قلی فسونی - فصیحی تبریزی - میرزا فصیحی انصاری<sup>(۱۶)</sup> - فضولی بغدادی - میر فضل الله موسوی<sup>(۱۷)</sup> - فضل جربادقانی - فطرتی - حکیم فغفور - فقیہی ہروی<sup>(۱۸)</sup> - فقیری تبریزی<sup>(۱۹)</sup> - فکری آگرہای - فکری خراسانی - میر علی عرب فکری<sup>(۲۰)</sup> - محمدرضای فکری - فگاری سمرقندی - قاضی احمد فگاری - فنائی اصفہانی - شیخ احمد فنائی خلخالی - فنائی ہمدانی - میرزا عبدالله فنا<sup>(۲۱)</sup> - فہمی سمرقندی<sup>(۲۲)</sup> - فیضی تربتی - ابوتراب بیگ انجدانی فرقتی - شیخ فیضی بن شیخ مبارک - محمد بیگ فرصت - میرزا محمد علی فاتح - فتحا ولد کاظم بیگ اصفہانی - مولانا عبدالرزاق فیاض<sup>(۲۳)</sup> - چلبی بیگ فارغ<sup>(۲۴)</sup> - ملا شیخ علی فایض<sup>(۲۵)</sup> مہرنوری فتوی<sup>(۲۶)</sup> - ملایحی فکری - ملا فریدون - ملا فتحی<sup>(۲۷)</sup> - مقیمای فوجی - فایض نہاوندی - آقازمان زرکش فریبی<sup>(۲۸)</sup> - امینای فایق - فاخر بہبہانی<sup>(۲۹)</sup> - فاضل کاشی<sup>(۳۰)</sup> - محمود بیگ فدائی - زین العابدین فاضل - فنائی نصرآبادی - میرزا رستم قندھاری فدائی<sup>(۳۱)</sup> - محمد فصیح - میر معزالدین فطرت<sup>(۳۲)</sup> - میر شمس الدین فقیر<sup>(۳۳)</sup> - محسن فانی<sup>(۳۴)</sup> - ابراهیم فیضان<sup>(۳۵)</sup> - فایق<sup>(۳۶)</sup> - فہمی کاشی - غیاث الدین فکرت<sup>(۳۷)</sup> - فخرائی تفرشی<sup>(۳۸)</sup>

۱- ل: میرزا فصیحی	۲- ل: فضل	۳- ل: فغانی
۴- ل: ندارد	۵- پ: ندارد	۶- ل: علی فایض
۷- ل: ندارد	۸- ل: ندارد	۹- ل: ندارد
۱۰- ل: فخرای قزوینی	۱۱- ل: مولانا فرح الله شستری	۱۲- ل: فروغی عطار
۱۳- ل، پ: ندارد	۱۴- ل: ندارد	۱۵- ل: فزونی سبزواری
۱۶- ل: فصیحی انصاری	۱۷- ل: میر فضل الله	۱۸- ل: فقیری ہروی
۱۹- پ: فقیہی تبریزی	۲۰- ل: ندارد	۲۱- ل: ندارد
۲۲- ل: ندارد	۲۳- ل: عبدالرزاق فیاض	۲۴- ل: چلبی بیگ فائق، پ: ندارد
۲۵- پ: قادر فتوحی اضافہ	۲۶- ل: میرزا نوری فتوحی، پ: ندارد	
۲۷- ل: ندارد	۲۸- پ: آقازمان	۲۹- پ: فایق بہبہانی
۳۰- پ: آقا ملا فاضل	۳۱- ل: رستم قندھاری فدائی	۳۲- ل: میر معز فطرت
۳۳- پ: شمس الدین فقیر	۳۴- ل: شیخ محسن فانی	۳۵- پ: فیضان
۳۶- ل: میر احمد فایق	۳۷- ل: میر عنایت الله فکرت	۳۸- پ: ندارد

## باب القاف:

حکیم قطران - قلیچ ارسلان - استاد قوامی<sup>(۱)</sup> - شیخ قیری بغدادی<sup>(۲)</sup> - قوام الدین - استاد سراج الدین  
 قمری<sup>(۳)</sup> - قاضی - قاسمی جنابدی<sup>(۴)</sup> - قاسمی اردستانی - قاسمی مازندرانی - شاہ قاسم انوار -  
 میرقاضی<sup>(۵)</sup> - ملاقربی دماوندی<sup>(۶)</sup> - فتاحا قربی<sup>(۷)</sup> - قسمتی استرآبادی - قوسی تبریزی - نورالدین  
 محمد اقراری<sup>(۸)</sup> - قادری ہندی - قبلان بیگ قبلان<sup>(۹)</sup> - میرزا قاسم صیادی - درویش قاسمی تونی<sup>(۱۰)</sup> -  
 شاہ قدیمی - آقا قوام الدین<sup>(۱۱)</sup> - قاسم خان - قاسم خان ولد شریف خان<sup>(۱۲)</sup> - قاسم خان بدخشانی - قسامی -  
 قاضی معصوم قاضی - میرحسین قدسی - مولانا قاسمی - قاسمی اردستانی - قاسم مازندرانی<sup>(۱۳)</sup> -  
 محمد قاسم جنابدی<sup>(۱۴)</sup> - میرزا قاسم - محمدجان قدسی - قدری شیرازی<sup>(۱۵)</sup> - قیدی شیرازی - قیدی  
 کرمانی<sup>(۱۶)</sup> - قیصر - ملا قاسم قسمت<sup>(۱۷)</sup> - مولانا محمد قاسم دیوانہ - مولانا محمد قاسم دیلمی<sup>(۱۸)</sup> - ملا  
 علی نقی قسمت<sup>(۱۹)</sup> - آقامسیب قانع<sup>(۲۰)</sup> - لطیفای قلندر - ملاقتلی<sup>(۲۱)</sup> - شیخ ابوالقاسم کازرونی<sup>(۲۲)</sup> -  
 عبدالغنی بیگ قبول<sup>(۲۳)</sup> - سعیدای قصاب.

## باب الکاف:

کمال الدین اسماعیل صفاهانی<sup>(۲۴)</sup> - کمالی سبزواری<sup>(۲۵)</sup> - سعدالدین کافی<sup>(۲۶)</sup> - مجدالدین ابواسحق  
 کسائی<sup>(۲۷)</sup> - ملک کمال کوته پای<sup>(۲۸)</sup> - مولانا کاتبی<sup>(۲۹)</sup> - کمال خجندی - کامی سبزواری - کامی<sup>(۳۰)</sup> - امیر  
 کیکاوس<sup>(۳۱)</sup> - کاشی<sup>(۳۲)</sup> - کامران میرزا<sup>(۳۳)</sup> - کمال الدین کاشی<sup>(۳۴)</sup> - کمال الدین غیاث<sup>(۳۵)</sup> - کمال الدین  
 طبیب<sup>(۳۶)</sup> - میرزا کاظم - میرزا کافی اردبیلی - حاجی کلب علی<sup>(۳۷)</sup> - (کمالا)<sup>(۳۸)</sup> - ابوطالب کلیم

۴

۱- ل: قوامی	۲- ل: شیخ	۳- ل: ندارد
۴- پ: ندارد	۵- پ: ندارد	۶- پ: ملاقربی
۷- پ: فتاحا	۸- ل: نورالدین قراری	۹- ل، پ: قبلان بیگ
۱۰- پ: درویش قاسمی	۱۱- پ: ندارد	۱۲- پ: قاسم خانی
۱۲- پ: ندارد	۱۴- پ: ندارد	۱۵- پ: ملا قدری
۱۶- ل: قانع قزوینی اضافہ	۱۷- ل: قاسم مشہدی	۱۸- ل: ندارد
۱۹- ل: ندارد	۲۰- ل: قانع	۲۱- پ: ندارد
۲۲- پ: شیخ ابوالقاسم	۲۳- ل: شیخ عبدالغنی قبول	۲۴- ل: ندارد
۲۵- ل: ندارد	۲۶- ل: ندارد	۲۷- ل: ندارد
۲۸- ل: ندارد	۲۹- ل: ندارد	۳۰- ل: ندارد
۳۱- ل: ندارد	۳۲- ل: مولانا کاشی	۳۳- ل: ندارد
۳۴- ل: ندارد	۳۵- ل: ندارد	۳۶- ل: ندارد
۳۷- ل: کلب علی	۳۸- ل، پ: ندارد	

کمال<sup>(۱)</sup> (کجکولی) - ملک سعید کامل<sup>(۲)</sup> - عبدالله کامل<sup>(۳)</sup> - اللهوردی بیگ کرامی<sup>(۴)</sup> - کسری - شریفای کاشف - میرعقیق کوثری - کلامی اصفهانی<sup>(۵)</sup> - مولانا کلب علی<sup>(۶)</sup> - (کلبی<sup>(۷)</sup>) - مولانا کمالی نیشابوری - مولانا کمالی سبزواری<sup>(۸)</sup> - حسن بیگ کرامی - کرامی ترک - کاملای کاشی<sup>(۹)</sup> - قباد بیگ کوکبی<sup>(۱۰)</sup> - کریم پسر ملاقیدی - محمد کاظم - کاظمای تبریزی<sup>(۱۱)</sup> - کیفی<sup>(۱۲)</sup> - کلخی<sup>(۱۳)</sup> - خواجه کلان - حکیم کاظم کفری<sup>(۱۴)</sup> - کرامی پسر قبول<sup>(۱۵)</sup> - کاکای قزوینی<sup>(۱۶)</sup> - کاهی یزدی - قاسم کاهی<sup>(۱۷)</sup> - مولانا کاشفی<sup>(۱۸)</sup> - کریمی<sup>(۱۹)</sup> - مولانا میرحسین کفری<sup>(۲۰)</sup> - ملا گلشنی<sup>(۲۱)</sup> - ملا احمد کافی<sup>(۲۲)</sup> - (شیخ سعدالله گلشن<sup>(۲۳)</sup>)

**باب اللام:**

استاد لامعی<sup>(۲۴)</sup> - مولانا لطف الله نیشابوری<sup>(۲۵)</sup> - مولانا لسانی<sup>(۲۶)</sup> - لسانی - مهدی علی لدنی<sup>(۲۷)</sup> - لکنتی<sup>(۲۸)</sup> - خواجه لطفی<sup>(۲۹)</sup> - لطفی شیرازی - لطیفی جونپوری<sup>(۳۰)</sup> - قاضی احمد لاغری - میرزا انوری لامع - لوحی - قاضی لطف الله<sup>(۳۱)</sup> - حکیم لایق - لطیفی<sup>(۳۲)</sup>

**باب المیم:**

مسعود سعد سلمان<sup>(۳۳)</sup> - مجد<sup>(۳۴)</sup> همگر<sup>(۳۵)</sup> - مجدالدین نشوی<sup>(۳۶)</sup> - مجدالدین عدبان<sup>(۳۷)</sup> - شیخ مجیرالدین بغدادی<sup>(۳۸)</sup> - مجدالدین بیلقانی - سلطان محمود غازی<sup>(۳۹)</sup> - محمد غزالی<sup>(۴۰)</sup> - محی الدین یحیی<sup>(۴۱)</sup> - (محمد عصار تبریزی<sup>(۴۲)</sup>) - پهلوان محمود - حکیم مختاری غزنوی<sup>(۴۳)</sup> - مولانا مظهر گجراتی - معین الملک امیر معزی - مواجه موزون - ملامانی شیرازی<sup>(۴۴)</sup> - مانی کرمانی<sup>(۴۵)</sup> - مظفر حسین

۱- پ: سیدکمال، ل: ندارد	۲- ل: ندارد	۳- ل: ندارد
۴- ل: ندارد	۵- پ: کلامی	۶- ل: ندارد
۷- ل، پ: ندارد	۸- پ: مولانا کمال سبزواری	۹- ل: کاملاً
۱۰- پ: کوکبی	۱۱- پ: ندارد	۱۲- ک، ن: ندارد
۱۳- ک، ن: ندارد	۱۴- ل: کفری	۱۵- پ: کرامی پسر عبدالغنی بیگ قبول
۱۶- پ: ندارد	۱۷- ل: قاسم کاهی یزدی	۱۸- کیفی شریفای بق
۱۹- ل: ندارد	۲۰- ل: ندارد	۲۱- ل: ندارد
۲۲- ل: ندارد	۲۳- ل، پ: ندارد	۲۴- ل: ندارد
۲۵- ل: ندارد	۲۶- ل: ندارد	۲۷- ل: ندارد
۲۸- ل: ندارد	۲۹- ل: ندارد	۳۰- ل: ندارد
۳۱- پ: لطف الله	۳۲- پ، ل: لطفی	۳۳- ل: ملابیک اضافه
۳۴- ل: مرتضی قلی بیگ اضافه	۳۵- ل: ندارد	۳۶- ل: ندارد
۳۷- ل: ندارد	۳۸- پ: شیخ مجدالدین بغدادی، ل: ندارد	
۳۹- ل: ندارد	۴۰- ل: ندارد	۴۱- ل: ندارد
۴۲- ل، پ: ندارد	۴۳- پ: حکیم مختاری	۴۴- پ: ملامانی
۴۵- پ: ندارد		

میرزا<sup>(۱)</sup> - محمدخان<sup>(۲)</sup> - منوچہرخان - مرتضیٰ علیخان<sup>(۳)</sup> - محمدخان بیگ<sup>(۴)</sup> - محمدخان بیگ  
 داغستانی<sup>(۵)</sup> - ملک بیگ - فضل علی بیگ ممتاز<sup>(۶)</sup> - ملاشاہ<sup>(۷)</sup> - میرزا مقیم - سیدمرتضی - میرزامہدی -  
 میرزا حسن - امیرک خان میرزا معصوم - استاد علیقلی ماهر<sup>(۸)</sup> - مطلعی - میرمعز - میرزامہدی  
 طباطبای<sup>(۹)</sup> - مظفر حسین میرزاجان<sup>(۱۰)</sup> - معنی ہروی<sup>(۱۱)</sup> - ملامحمد کشمیری - مسیحای معنی - ملا  
 محمدحسین - محمدعلی شوشتری<sup>(۱۲)</sup> - محمد مقیم محتشم<sup>(۱۳)</sup> - میرزامحمد مجذوب - نصیرای مشتاق -  
 مولانا محمد - میرمعز<sup>(۱۴)</sup> - میرمحمد خلیفہ<sup>(۱۵)</sup> - آقامؤمن (صفاهانی)<sup>(۱۶)</sup> - میرعطا منتهی - میرزاملک  
 مشرقی<sup>(۱۷)</sup> - محمد - محمد مؤمن میرزا - ملامحمد معمائی - مجرمی استرآبادی<sup>(۱۸)</sup> محمود برلاس -  
 مولانا محمد بدخشی - مولانا محمود بلخی<sup>(۱۹)</sup> - مسعود بیگ - مسعود ترکمان - مولانا مشتری  
 استرآبادی<sup>(۲۰)</sup> - مشتری مشہدی - مظفر ہروی<sup>(۲۱)</sup> - معینی شیرازی<sup>(۲۲)</sup> - میرمقبول<sup>(۲۳)</sup> - مقبلی<sup>(۲۴)</sup> -  
 مکتبی شیرازی<sup>(۲۵)</sup> - میرمعصوم<sup>(۲۶)</sup> - مہری - محمد اسماعیل منصف<sup>(۲۷)</sup> - مقیمای طهرانی<sup>(۲۸)</sup> - مولانا  
 مہدی قمی<sup>(۲۹)</sup> - قاضی میرک قزوینی - مولانا مثالی کاشی - ملامجلسی اصفہانی - مجنون - ملامحی  
 لاری محوی - محمدی بغدادی حکیم محمدرضا مشہدی - میرمحرم مشہور بہ میرہاشم قصہ خوان -  
 مولانا محمد لاهوری - مولانا محب علی سندھی - محنتی سمرقندی - میرمحمد کوهکن - محی شیرازی  
 - میرمحمد مؤمن سماکی - محمد محسن رازی - میرزامخدوم شریفی<sup>(۳۰)</sup> - مذاقی عراقی<sup>(۳۱)</sup> -  
 (مراد قزوینی<sup>(۳۲)</sup>) - (مراد کوکہ<sup>(۳۳)</sup>) - (مولانا محمد مرشدی<sup>(۳۴)</sup>) - میرمغیث محوی<sup>(۳۵)</sup> - (میرزا  
 مراد<sup>(۳۶)</sup>) - (درویش مسکینی<sup>(۳۷)</sup>) - (جلال الدین مسعود شیرازی<sup>(۳۸)</sup>) - (ملا مستعفی<sup>(۳۹)</sup>) -

۱- پ: ندارد	۲- پ: ندارد	۳- ل: مرتضیٰ قلی سوای سابق اضافہ
۴- پ: محمدخان افشار	۵- پ: محمدخان داغستانی، ل: محمدخان بیگ	
۶- پ: فضل علی قلی	۷- ل: ملاشاہ بدخشانی	۸- ل: میرزا علی قلی
۹- ل: مہدی طباطبای	۱۰- میرزا محمدخان	۱۱- پ: معنی
۱۲- ل: محمدعلی تبریزی	۱۳- ل: محمدعلی محتشم	۱۴- ل: میرمعز کاشی
۱۵- پ: ندارد	۱۶- پ، ل: آقامؤمن	۱۷- پ: ملک مشرقی
۱۸- پ: ندارد	۱۹- پ: ملامحمود بلخی	۲۰- پ: مولانا مشتری
۲۱- پ: مولانا مظفر	۲۲- پ: مولانا بیکسی اضافہ	۲۳- پ: ندارد
۲۴- پ: ندارد	۲۵- پ: ندارد	۲۶- ل: میرمعصوم کاشی
۲۷- ل: میرجملہ، محمد امانت اضافہ دارد	۲۸- پ: ندارد، ل: مقیمای طهرانی	
۲۹- پ: مفروشی اضافہ دارد	۳۰- پ: از قاضی میرک قزوینی تا میرزا مخدوم شریفی ندارد	
۳۱- پ، ل: ندارد	۳۲- پ، ل: ندارد	۳۳- پ، ل: ندارد
۳۴- پ، ل: ندارد	۳۵- پ: ندارد	۳۶- پ، ل: ندارد
۳۷- پ، ل: ندارد	۳۸- پ، ل: ندارد	۳۹- پ، ل: ندارد

ملا مخفی رشتی<sup>(۱)</sup> - مشهوری<sup>(۲)</sup> - مقیمای شیرازی<sup>(۳)</sup> - مؤمنای گنابادی - شاه مراد خوانساری<sup>(۴)</sup> -  
 (ملا محشری خوانساری<sup>(۵)</sup>) - ملا مفرد همدانی<sup>(۶)</sup> - (ملا مشربی<sup>(۷)</sup>) - (مشقی<sup>(۸)</sup>) - (مصطفی میرزا<sup>(۹)</sup>) -  
 (مصطفی خان<sup>(۱۰)</sup>) - (مظفر گنابادی<sup>(۱۱)</sup>) - (سید مظفر طبیب<sup>(۱۲)</sup>) - (ملا معجزی یزدی<sup>(۱۳)</sup>) - (خواجہ  
 معین الدین عبید اللہ شیرازی<sup>(۱۴)</sup>) - محضری همدانی<sup>(۱۵)</sup> - محشری نیشابوری<sup>(۱۶)</sup> - محمد دامغانی<sup>(۱۷)</sup> -  
 مقیمای مقصود<sup>(۱۸)</sup> - محمدرضای مشفق<sup>(۱۹)</sup> - مشہدی قمی<sup>(۲۰)</sup> - مفرد قمی<sup>(۲۱)</sup> - محنتای شیرازی - مطیعا -  
 سید علی مہری - مقیم تبریزی - میر مظہر - (درویش مقصود<sup>(۲۲)</sup>) - (آقاملک معرف صفاهانی<sup>(۲۳)</sup>) -  
 (میر منتهی زوارہ<sup>(۲۴)</sup>) - (سید اشرف مؤید<sup>(۲۵)</sup>) - (محمد جعفر مذهب<sup>(۲۶)</sup>) - (مسعود<sup>(۲۷)</sup>) - (میر ممتاز - حاجی  
 مظفر - ممتاز سیوستانی - مقیم بخاری - مؤمنی بخاری - مسکین - مولانا ی بخاری - (مولانا منظور<sup>(۲۸)</sup>) -  
 (محمد مؤمن سبزواری<sup>(۲۹)</sup>) - (مولانا مونس<sup>(۳۰)</sup>) - (احمد حاجی مولوی<sup>(۳۱)</sup>) - (موالی<sup>(۳۲)</sup>) - (موری<sup>(۳۳)</sup>) -  
 (مہابت خان زمانہ بیگ<sup>(۳۴)</sup>) - (مہدی قلی سلطان<sup>(۳۵)</sup>) - (میرک<sup>(۳۶)</sup>) - مستفید - مفید بلخی - مہر - سعید اللہ  
 مسیحا - معنی کشمیری - مئی کلال - منعم - میرزا قطب الدین مایل - مجدای منصف - محمد باقر مناسب  
 - حکیم رکنای مسعود - مرادی - مرشد یزدجردی - محمد امین مطلع - مظفر حسین<sup>(۳۷)</sup> - محمد حسین  
 معلوم - قاضی مسرور - مشفق بخاری - مخلص کاشی - (مسعود<sup>(۳۸)</sup>) - (میرزا محمد قلی میلی - آنندرام  
 مخلص - حسن بیگ مقیم - نظام معجز - شاہ محمود مخلص - مقصدی محتشم کاشی - ملہمی - حکیم  
 میرزا محمد - میر محمد مؤمن<sup>(۳۹)</sup> - (ملالی سبزواری مشہور بہ میر خرد<sup>(۴۰)</sup>) - (ملہم<sup>(۴۱)</sup>) - (آقاملا

۱- پ: ندارد	۲- پ: ندارد	۳- پ: ندارد
۴- پ: ندارد	۵- پ، ل: ندارد	۶- پ، ل: ندارد
۷- پ، ل: ندارد	۸- پ، ل: ندارد	۹- پ، ل: ندارد
۱۰- پ، ل: ندارد	۱۱- پ، ل: ندارد	۱۲- پ، ل: ندارد
۱۳- پ، ل: ندارد	۱۴- پ، ل: ندارد	۱۵- پ: ندارد
۱۶- پ: ندارد	۱۷- ل: مؤمن دامغانی، پ: ندارد	۱۸- پ: ندارد
۱۹- پ: ندارد، ل: محشری خوانساری اضافه		۲۰- پ: ندارد
۲۱- پ: ندارد	۲۲- ل، پ: ندارد	۲۳- ل، پ: ندارد
۲۴- ل، پ: ندارد	۲۵- ل، پ: ندارد	۲۶- ل، پ: ندارد
۲۷- ل، پ: ندارد	۲۸- پ، ل: ندارد	۲۹- پ، ل: ندارد
۳۰- پ، ل: ندارد	۳۱- پ، ل: ندارد	۳۲- پ، ل: ندارد
۳۳- ل: ندارد	۳۴- پ، ل: ندارد	۳۵- پ، ل: ندارد
۳۶- پ: ندارد	۳۷- پ: ندارد	۳۸- پ، ل: ندارد
۳۹- پ، ل: عبدالغنی محوی اضافه	۴۰- پ، ل: ندارد	۴۱- پ، ل: ندارد



مخاطب بہ ارادتخان<sup>(۱)</sup> - مظهری - ملک قمی - مؤمن حسین یزدی - محمد مؤمن - ابوالبرکات منیر -  
ملکی سرکانی - مرتضی قلی سلطان<sup>(۲)</sup> - مقصود - محمد میرک - میزک معنی - میرزا میرک - زمانای  
مشهور - قاضی محمد غفاری - (محمی الدین<sup>(۳)</sup>) - محوی<sup>(۴)</sup> - میرم سیاہ<sup>(۵)</sup> - مقصود عبدال - رای منوہر  
- معصوم کاشی<sup>(۶)</sup> - عبدالرضای متین - فاضل خان منصف<sup>(۷)</sup> - میرزا عنایت اللہ مشرب<sup>(۸)</sup> - مشتاق -  
سید مبارک مدہوش<sup>(۹)</sup> - میرزا منصور<sup>(۱۰)</sup> - میرزا جانان مظهر - میردیوانہ محنتی - (مظہر<sup>(۱۱)</sup>) -  
(محمی<sup>(۱۲)</sup>) - ملامحمد - ملامحمد صوفی - (میرمشتی<sup>(۱۳)</sup>) - میرمحمی - منعم خانخانان.

### باب النون:

شیخ نجم الدین کبری<sup>(۱۴)</sup> - خواجہ نصرالدین طوسی<sup>(۱۵)</sup> - نظام گنجوی<sup>(۱۶)</sup> - ملانرگسی -  
میرنصیبی - نکھت (یوسف نکھت<sup>(۱۷)</sup>) - شیخ نظام الدین اولیاء - درویش ناصر بخاری<sup>(۱۸)</sup> - نعمت اللہ  
ولی<sup>(۱۹)</sup> - امیر نویدی<sup>(۲۰)</sup> - نیشابوری - مولانا نور<sup>(۲۱)</sup> - نظام استرآبادی<sup>(۲۲)</sup> - میرزا نور اللہ  
کفرانی<sup>(۲۳)</sup> - نثاری تبریزی<sup>(۲۴)</sup> - نویدی - بابانصیبی<sup>(۲۵)</sup> - مولانا ناظم ہروی<sup>(۲۶)</sup> - نصیرالدین محمود  
ہمدانی<sup>(۲۷)</sup> - نصیبی<sup>(۲۸)</sup> - نطقی - مولانا نادری سمرقندی<sup>(۲۹)</sup> - نادری ترشیزی<sup>(۳۰)</sup> - نادری  
سیالکوٹی<sup>(۳۱)</sup> - نادری مشہدی<sup>(۳۲)</sup> - (نامی<sup>(۳۳)</sup>) - معصوم خان نامی - نامی کشمیری - نامی سبزواری -  
نورانی نامی - ناطقی استرآبادی - ناجی کاشی - مولانا ناظری - ناظری گیلانی - مولانا نثاری تونی -  
مولانا نجمی - ملانذری - ملا نسبتی مشہدی<sup>(۳۴)</sup> - مولانا نادم گیلانی - نعمت اللہ لاهوری - میرنفر -  
مولانا نفیسی - نقیب خان قزوینی<sup>(۳۵)</sup> - نورالدین ہرموزی نوری تخلص - قاضی میرنور اللہ شستری

۱- پ، ل: ندارد	۲- پ: مرتضی قلی	۳- پ، ل: ندارد
۴- پ، ل: مانی اضافہ	۵- پ، ل: میرم شاہ	۶- پ، ل: مقصود کاشی
۷- پ: ندارد	۸- پ: ندارد	۹- پ، ل: سیدمبارک مجذوب
۱۰- ل: میرزا مقصود	۱۱- پ، ل: ندارد	۱۲- پ، ل: ندارد
۱۳- پ، ل: ندارد	۱۴- ل: ندارد	۱۵- ل: ندارد
۱۶- ل: ندارد	۱۷- پ، ل: ندارد	۱۸- پ: درویش ناصری
۱۹- ل: ندارد	۲۰- ل: ندارد	۲۱- ل: ندارد
۲۲- ل: نظام	۲۳- ل: نور اللہ کفرانی	
۲۴- ل: مسعود بیگ نیکی اضافہ، پ: ندارد		۲۵- ل: نصیبی گیلانی
۲۶- ل: ناظم ہراتی	۲۷- ل: ندارد	۲۸- پ: نصیبی کاتب
۲۹- ل: ندارد	۳۰- ل: ندارد	۳۱- ل: ندارد
۳۲- ل: ندارد	۳۳- پ، ل: ندارد	
۳۴- ل: از معصوم خان نامی تا ملانستبتی مشہدی ندارد		
۳۵- ل: از نعمت اللہ لاهوری تا نقیب خان قزوینی ندارد		

نوری تخلص - نورالدین جهانگیر پادشاه<sup>(۱)</sup> - ملانوری لاری<sup>(۲)</sup> - سید نوربخش<sup>(۳)</sup> - مولانا محمدحسین نظیری - نظام نست غیب - (نیکو اصفهانی<sup>(۴)</sup>) - (تقی عصار نیازی<sup>(۵)</sup>) - ناظم تبریزی - نظیر مشهدی - میرزا عرب ناصح - قاضی نوری اصفهانی<sup>(۶)</sup> - ملانوعی خوبشانی<sup>(۷)</sup> - مولانا نسبتی<sup>(۸)</sup> - نصیرای همدانی - شیخ علی نقی کمره‌ای - نصرت‌الله خان نثار - میرزا زکی ندیم - محمد نقیب<sup>(۹)</sup> - زمانای نقاش - میر عبدالعال نجات - میرزا نایب<sup>(۱۰)</sup> - محمدیوسف نگاهی<sup>(۱۱)</sup> - نجیبای شیرازی<sup>(۱۲)</sup> - ملا نویدی شیرازی<sup>(۱۳)</sup> - محمد میرک نظمی بهبهانی<sup>(۱۴)</sup> - نجاتی بافقی - نورس قزوینی - ملا نطقی نیشابوری<sup>(۱۵)</sup> - نادر شیرازی<sup>(۱۶)</sup> - ناجی تبریزی - آقا محمدحسین ناجی - نافع قمی - محمدطاهر نقاش - نورا نجیب کاشانی<sup>(۱۷)</sup> - نظامای ناظم - مؤمنای نسبت - ملا ابراهیم نصیر<sup>(۱۸)</sup> - یوسف نکهت - عبدالله نکهت<sup>(۱۹)</sup> - نکهت شیرازی - کلب‌علی نادر - ملا زمان ناطق<sup>(۲۰)</sup> - نصیرای نائینی - محمدحسین نورس - نعیمای قمی<sup>(۲۱)</sup> - نجیبای<sup>(۲۲)</sup> - نزهت دامغانی<sup>(۲۳)</sup> - نزهت کشمیری<sup>(۲۴)</sup> - حاجی محمد نشاطی<sup>(۲۵)</sup> - قاضی ناصر بخاری<sup>(۲۶)</sup> - سید ناکام - ملا نکهت سمرقندی<sup>(۲۷)</sup> - ملا نظمی - ملا نعمت نعیمای<sup>(۲۸)</sup> - ندیم کشمیری<sup>(۲۹)</sup> - میرنجابت<sup>(۳۰)</sup> - ملا نازکی<sup>(۳۱)</sup> - نعمت‌الله خان نعمت<sup>(۳۲)</sup> - طالبای نصیب - محمدتقی بیگ - شاه - سید غلام نبی نسیم<sup>(۳۳)</sup>.

### باب الواو

فضل‌الله و صاف<sup>(۳۴)</sup> - ولی قلی بیگ - میرزا حسن و اهب - ملا و اصفی<sup>(۳۵)</sup> - خواجه والهی بخاری<sup>(۳۶)</sup> - میر عبدالله مشکین قلم و صفی<sup>(۳۷)</sup> - محمدطاهر و صلی<sup>(۳۸)</sup> - مولانا وفائی<sup>(۳۹)</sup> - معزالدین وقاری<sup>(۴۰)</sup> -

۱- ل : ندارد	۲- ل : ندارد	۳- ل : ندارد
۴- پ، ل : ندارد	۵- پ، ل : ندارد	۶- ل : قاضی نورانی صفاہانی
۷- ل : نوعی	۸- ل : ملانسبتی	۹- پ : ندارد
۱۰- ل : میرنائب	۱۱- پ : میرمحمد یوسف نگاهی	۱۲- ل : نجیبای
۱۳- ل : نویدی	۱۴- ل : نظمی بخاری	۱۵- ل : نطقی نیشابوری
۱۶- ل : نادر	۱۷- ل : ندارد	۱۸- ل : ابراهیم نصیری
۱۹- ل : ندارد	۲۰- ل : ناطق	۲۱- ل : ندارد
۲۲- پ : نجیبای گلناری	۲۲- ل : ندارد	۲۴- پ، ل : ندارد
۲۵- ل : حاجی محمد نشاط	۲۶- ل : قاضی ناصر	۲۷- ل : نکهت سمرقندی
۲۸- ل : نعیمای	۲۹- ل : ندارد	۳۰- در پ، ل : میرنجابت آمده
۳۱- ل : ندارد	۳۲- ل : نعمت	۳۳- ل : ندارد
۳۴- ل : ندارد	۳۵- ل : ندارد	۳۶- ل : ندارد
۳۷- پ : وصفی دیگر اضافه	۳۸- ل : ندارد	۳۹- ل : ندارد
۴۰- ل : ندارد		

ولائی اردستانی<sup>(۱)</sup> - محمدامین وقاری<sup>(۲)</sup> - محمدرفیع واعظ<sup>(۳)</sup> - واقف خلخالی<sup>(۴)</sup> - واهب قندهاری<sup>(۵)</sup> - ملاوفا ہراتی<sup>(۶)</sup> - جلال الدین محمد وحشت<sup>(۷)</sup> - آقازمان واضح - محمدامین بیگ واصل - نجف قلی بیگ والی - محمدعلی واجد - ملا واهب بخاری - حکیم عبداللہ وحدت<sup>(۸)</sup> - درویش والہ ہروی - میرزا مبارک اللہ واضح<sup>(۹)</sup> - وجہی کرد - ولی دشت بیاضی<sup>(۱۰)</sup> - وفا - محمدشریف وقوعی - وقوعی تبریزی<sup>(۱۱)</sup> - میرزا شرف الدین وفا - اخلاص خان وامق<sup>(۱۲)</sup> - والہی<sup>(۱۳)</sup> - وحشی بافقی<sup>(۱۴)</sup> - ویسی - وحشی جوشقانی - محمد معصوم وجدان<sup>(۱۵)</sup> - نورالعین واقف - علی قلیخان والہ<sup>(۱۶)</sup> .

## باب الہاء:

(ہلال قائینی<sup>(۱۷)</sup>) - (خواجہ ہمام الدین تبریزی<sup>(۱۸)</sup>) - (میرہاشمی مشہور بہ شاہ جهانگیر<sup>(۱۹)</sup>) - (میرہاشمی<sup>(۲۰)</sup>) - ہجری بخاری<sup>(۲۱)</sup> - خواجہ محمدشریف ہجری رازی<sup>(۲۲)</sup> - ملا ہراتی<sup>(۲۳)</sup> - ملا ہمائی<sup>(۲۴)</sup> - بدرالدین ہلالی - مولانا عبداللہ ہاتفی<sup>(۲۵)</sup> - خواجہ ہدایت اللہ کاشانی<sup>(۲۶)</sup> - میرہمایون<sup>(۲۷)</sup> - ہلاکی ہمدانی<sup>(۲۸)</sup> - ہمایون پادشاہ<sup>(۲۹)</sup> - میرہاشمی کاشی<sup>(۳۰)</sup> - ہجری قمی<sup>(۳۱)</sup> - ہمت خان - محمد عاشق ہمت<sup>(۳۲)</sup> - میرزا ہمت سیستانی<sup>(۳۳)</sup> - ہیبت بیگ - میرزاہمت - میرہمام یزدی<sup>(۳۴)</sup> - میرزا ہادی<sup>(۳۵)</sup> - ہمایون محمد ولد ملا شکوہی - میرزا ہدایت<sup>(۳۶)</sup> - ہاتف قزوینی<sup>(۳۷)</sup> .

۱- ل: ندارد	۲- پ: ندارد
۳- ل: بعد از وقاری، طاهر وحید اضافہ	۴- پ: ملاواقف خلخالی
۵- ل، پ: واصف قندهاری	۶- ل: ندارد
۷- پ: میرجلال الدین وحشت طباطبائی اردستانی	۸- ل: عبداللہ وحدت
۹- ل: مبارک اللہ واضح	۱۰- ل: بعد از وطادشت بیاضی وحیدی آمدہ
۱۱- ل: ندارد	۱۲- ل: ندارد
۱۳- ل: والہی قمی	۱۴- پ: مولانا وحشی
۱۵- ل: میرمعصوم وجدان	۱۶- پ: علی قلیخان بہادر والہ تخلص
۱۷- ل، پ: ندارد	۱۸- ل، پ: ندارد
۱۹- ل، پ: ندارد	۲۰- ل، پ: ندارد
۲۱- ل: ندارد	۲۲- پ: ہجری
۲۳- ل: ندارد	۲۴- ل: ندارد
۲۵- ل: عبدالغنی ہاتفی	۲۶- ل: ندارد
۲۷- ل: ندارد	۲۸- ل: ندارد
۲۹- ل: ندارد	۳۰- ل: ندارد
۳۱- ل: ندارد	۳۲- ل: ندارد
۳۳- ل: میرزاہمت	۳۴- ل: خواجہ محمد میرہمام
۳۵- ل: میرزا ہادی ابرقوئی	۳۶- پ: میرزا ہدایت پسر شیخ الاسلام مشہد مقدس
۳۷- پ: ملا ہاتف قزوینی	

## باب الیاء:

ملا یاری استرآبادی - سلطان یعقوب - ملا یوسفی طیب - یعقوب بیگ - مولانا یمینی سمنانی -  
یقینی مشهدی - یمینی گرجی<sup>(۱)</sup> - میریوسف آصم<sup>(۲)</sup> - میریونس ابهری<sup>(۳)</sup> - میرزا یحیی - محمدیوسف  
میریحیی کاشی<sup>(۴)</sup> - قاضی یحیی گیلانی<sup>(۵)</sup> - یوسف خواجه<sup>(۶)</sup> - یحیی سبزواری - یوسفی جربادقانی<sup>(۷)</sup>  
- یوسف خوانساری - محمود یزجردی یتیم تخلص<sup>(۸)</sup> - حاجی یحیی - یزدان قلی<sup>(۹)</sup> - یوسف بیگ -  
محمد اشرف یکتا<sup>(۱۰)</sup>.\*

۲- پ: میریوسف

۱- ل: از ملا یاری استرآبادی تا یمینی گرجی ندارد

۵- ل: قاضی یحیی

۴- پ: ندارد

۳- ل: ندارد

۸- ل: محمود یتیم

۷- ل: یوسف جربادقانی

۶- ل: ندارد

۱۰- ل: ندارد

۹- ل: ندارد

\* بعد از اسم شعراء در نسخه پ آمده: بحمدالله تعالی و فضلی علی نبیه و آله.  
در نسخه ل: الحمدالله رب العالمین و بفضل علی محمد و آله.

## باب الالف

سلطان العارفين امام الكاملين ابایزید البسطامي قدس سره السامی: اوصاف آن جناب از خیر تقریر و تحریر بیرون است. معهذا در کتب تواریخ مبسوطاً و مشروحاً مسطور (و) بر السنه اهل کمال مذکور است. این (۱) : سامی از اوست:

### رباعی

ای عشق تو کشته عارف و عامی را  
سودای تو کم کرده نکونامی را  
شوق لب میگون تو آورده برون  
از صومعه بایزید بسطامی را  
شیخ ابوالحسن خرقانی: آثار و احوال آن (۲) بزرگوار نیز (۳) در کتب تواریخ مرقوم (۴) است. از اوست:

### رباعی

هر رند که در مصیبه مسکن دارد  
گویی (۵) ز من سوخته خرمن دارد  
هرجا که سیه گلیم شوریده سریست  
شاگرد منست و خرقة از من دارد  
مخفی نماند که در کتب معتبره تواریخ (۶) که مشتمل است بر احوال این دو بزرگوار (۷) نسبت شعر به ایشان (۸) نکرده اند و چون (۹) تقی اوحدی اشعار مذکوره به نام ایشان نوشته، به قلم آمد.  
ابوطاهر کمال الدین قانونی: از قدماست. در هجو مجدالملك قمی (۱۰) و اهل قم گفته:

می بنازد به بخل مجد الملك  
چون بگاورس گرسنه قمری  
گر همه قمریان (۱۱) چنین باشند  
قم رفیقا و بر همه قم ری  
استاد الاساتذه ابوالفرج رونی: و (۱۲) رون نام قصبه ایست از خراسان و تحقیق ابوالبرکات (۱۳)  
آن است که قصبه ایست از (۱۴) پنجاب و بالفعل زونی پرگنه (۱۵) ایست از مضافات سهرند. بهرحال حالات و کمالات (۱۶) او در تذکره ها مرقوم است. از اوست:

روی چون حاصل نیکوکاران  
زلف چون نامه گنه کاران  
غمزه مانند آرزوی مضر  
در کمین (۱۷) گاه طبع بیماران (۱۸)  
خیره اندر کرشمه چشمش (۱۹)  
ذوق مستان و هوش هشیاران

- |                          |                       |                  |
|--------------------------|-----------------------|------------------|
| ۱- ک: این                | ۲- پ: این             | ۳- پ، ل: - نیز   |
| ۴- پ، ل: مسطور           | ۵- از نسخه ل تصحیح شد | ۶- پ، ل: تواریخی |
| ۷- پ، ل: بزرگ            | ۸- پ، ل: - به ایشان   | ۹- پ، ل: لیکن    |
| ۱۰- ل: و اهل قم          | ۱۱- پ، ل: قمیان       | ۱۲- پ: - و       |
| ۱۳- پ، ل: + نیز          | ۱۴- پ، ل: در          | ۱۵- پ، ل: قصبه   |
| ۱۶- پ، ل: کمالات و حالات | ۱۷- پ: کین            | ۱۸- ک: بیچاران   |
| ۱۹- ل: حسنش              |                       |                  |

هر تیر که در جعبه<sup>(۱)</sup> افلاک بود  
تا چرخ چنین ظالم و بی‌باک بود  
آماجگش این دل صد<sup>(۲)</sup> چاک بود  
اسوده کسی که در ته خاک بود<sup>(۳)</sup>  
(۴) در معذرت معشوق گوید:

## رباعی

از بهر چرا مرا نداری معذور  
یک دل به دو اندیشه کشد مهر دو حور؟  
گر<sup>(۵)</sup> من به دلی دو عشق را سازم سور<sup>(۶)</sup>  
یک تن به دو سایه خیزد از عکس دو نور

## قطعه

به مادر گفتم: ای بی‌رحم مادر  
جوابم داد گفت: او دشمن تست  
نبیره دوست، من دشمن، نه نیکوست  
در مدح سلطان ابراهیم غزنوی<sup>(۸)</sup> که از اولاد سلطان محمود غزنویست گفته<sup>(۹)</sup>:  
نباشد دشمن دشمن بجز<sup>(۷)</sup> دوست

اسیر کرده<sup>(۱۰)</sup> او بی‌نفس چو سنگ<sup>(۱۱)</sup> صدف  
فرو گرفت چپ و راست بدسگال ترا  
یتیم<sup>(۱۲)</sup> کرده او بی عقب چو در یتیم  
سپاه هیبت تو چون حروف را اعراب  
**قطب فلک هدایت، مرکز دائره ولایت شیخ ابوسعید ابوالخیر:** آثارش از آفتاب  
مشهورتر است، در این صورت نوشتن آن فضولست. از اوست:

## رباعی

آن روز که آتش محبت افروخت<sup>(۱۳)</sup>  
از جانب دوست بود این سوز و گداز<sup>(۱۴)</sup>  
عاشق زوش سوز ز معشوق آموخت  
تا در نگرفت شمع پروانه نسوخت

## رباعی

نقاش رخت ز طعنه‌ها آسوده است  
رخسار و<sup>(۱۵)</sup> لبت چنانکه باید بوده است  
کز هر چه تمام‌تر بود، بنموده است  
گوئی که کسی به آرزو فرموده است

## رباعی

دردی که من از میان جان یافته‌ام  
شبهای دراز در بیابان فراق  
تا ظن نبیری که رایگان یافته‌ام  
جان داده‌ام و بهای جان یافته‌ام<sup>(۱۶)</sup>

- ۱- ل: جویه  
۲- در دیوان «غمناک» آمده  
۳- در دیوان «آسوده کسی بود که در خاک بود»  
۴- پ: که  
۵- ل، پ: مگر  
۶- در جمیع نسخ «سوز» آمده. از دیوان تصحیح شد.  
۷- ل: غزنوی  
۸- ل: گفته  
۹- ل: گفته  
۱۰- دیوان: بوده  
۱۱- جمیع نسخ ز سنگ و صدف  
۱۲- پ: ز تا در نگرفت شمع... آن روز که آتش افروخت  
۱۳- ل: بیت ندارد  
۱۴- ل: و  
۱۵- ل: و  
۱۶- پ: رباعی اضافه دارد

## رباعی

ای روی تو ماه عالم آرای همه وصل تو شب و روز تمنای همه  
گر باد گران به ز منی وای به من ویر باد گران همچو منی وای همه

## رباعی

پرسید ز من کسی که معشوق تو کیست گفتم که فلانیست مقصود تو چیست؟  
بنشست و به های‌های بر من بگریست کز دست کسی چنین، چسان خواهد زیست؟

## رباعی

ببرید ز من نگار هم‌خانگیم بدرید ز من لباس فرزانه‌گیم  
مجنون به نصیحت دلم می‌آید بنگر به کجا رسید دیوانگیم

## رباعی

از کعبه رهی است تا به مقصد پیوست وز جانب میخانه ره دیگر هست  
لیکن ره میخانه ز آبادانی راهیست که کاسه می‌توان داد به دست

**خواجه ابوالمعالی نحاس:** از اهل حال است. (۱) از اوست:

زمانه خصم ترا برکشد بلند از آنکه چو بر زمین زندش خردتر شود (۲) مسکین  
**ابواللیث ابهری:** از قدماست. صاحب کمالات بود. از اوست:

## رباعی

بیچاره دلم چو محرم راز نیافت وندر قفس جهان هم‌آواز نیافت  
در سایه زلف خوبروی گم شد تاریک شبی بود کسش باز نیافت

**ابوبکر کرمانی:** از قدمای (۳) حکماست. (۴) از اوست:

## رباعی

در محنتم آن زلف جهان‌سوز افکند وندر غم (۵) آن رخ دل‌افروز افکند  
من روی ترا به خواب دیدم یک شب آن شب صنما مرا بدین روز افکند  
**استاد اثیرالدین اخسیکتی (۶):** اخسیکت (۷) شهریست از فرغانه. فضایل و کمالات و افضال (۸) و  
اوصاف او در تذکره‌ها مسطور (۹) است. از اوست:

## رباعی

صد پاره وجود را فرو بیخته‌اند تا همچو (۱۰) تو صورتی برانگیخته‌اند  
سبحان‌الله ز فرق سر تا پایت در قالب آرزوی من ریخته‌اند

۳- ل: + است

۲- ک، ن: بود

۱- پ: + گفته

۶- ک، ل: اخستگی

۵- پ: غم

۴- پ، ل: + گفته

۹- ل، پ: مرقوم

۸- ل، پ: فواضل و

۷- ک، ل: اخستک و

۱۰- دیوان «مثل»

## رباعی

بر من چو فراق آن بهشتی گذرد روزم به فغان، شبیم به زشتی گذرد  
 دور از تو چنان اشک ز چشمم ریزد<sup>(۱)</sup> کز تارکم آسمان به<sup>(۲)</sup> کشتی گذرد  
 بسی<sup>(۳)</sup> کین دل زار ریش کردی گفتم زینهار، بیش کردی  
**اثیرالدین اومانی:** استادیست قادرسخن و کاملیست صاحب فن. حالاتش در تذکره<sup>(۴)</sup>ها  
 مسطور و اشعارش بر السنه شهرت مذکور. از اوست:

## رباعی

آنها که دل از عشق بپردازندت و ندر دل و<sup>(۵)</sup> دیده جای می سازندت  
 در دست چو گل گرفته اندت شب و روز ترسم که ببیند و بیندازندت

## رباعی

آن بت که بنای کفر را بانی بود آن بت که تمام دین<sup>(۶)</sup> رهبانی بود  
 جای افکند آخر او مانی را کان جا نه مسلمان نه مسلمانی بود

## رباعی

ای ذوق لب تو قوت جانها وی روی تو راحت روانها  
 همچون سر خود به باد<sup>(۷)</sup> داده زلف سیه تو دودمانها  
 در هجو خیلی گفته:

## رباعی

خواجه در کاسه خود صورتکی چند بدید بیم آن بود که گیرد ز جهانش مایه  
 چون یقین گشتش از آنها که غذاخواه نیند گفت هرگز از اینها نبود هم کاسه  
**اثیرالدین ابهری:** از جمله کاملان<sup>(۸)</sup> فن است. از اوست:

## رباعی

تا کی مدد نفس بدآموز کنم خلقی ز وجود خود غم اندوز کنم  
 من بعد بر آنم<sup>(۹)</sup> که به قرصی چون فلک روزی به شب آرام و شبی روز کنم  
**شیخ احمد غزالی:** برادر بزرگ حجة الاسلام محمد غزالیست، صاحب «لوامع» که «لمعات» شیخ  
 فخرالدین<sup>(۱۰)</sup> عراقی پرتوی<sup>(۱۱)</sup> از آن است. تعداد کمالاتش بیرون از احصای قلم دو زبان است.<sup>(۱۲)</sup> از  
 اوست:

- |                  |                 |                              |
|------------------|-----------------|------------------------------|
| ۱- دیوان: خیزد   | ۲- ل، پ: ز کشتی | ۳- ل، پ: بس                  |
| ۲- تذکرها        | ۵- پ: - و       | ۶- پ: خانه                   |
| ۷- پ: به باده    | ۸- پ: + پر      | ۹- ل: برآیم                  |
| ۱۰- ل: فریدالدین | ۱۱- ل: پرتو     | ۱۲- پ: + گفته، ل: + گفته است |



## رباعی

هموارد تو دل ربوده‌ای معذوری غم هیچ نیازموده‌ای معذوری  
من بی تو هزار شب به خون در بودم تو بیتو شبی<sup>(۱)</sup> نبوده‌ای معذوری  
**ابومنصور عبدالرشید:** فرزند رشید شیخ احمد زنده‌فیل است. از اوست:

## رباعی

گفتم که چه دارد علمت؟ گفت: قمر گفتم که چه بارد. قلمت؟ گفت: گهر  
گفتم که چه آرد حشمت؟ گفت: ظفر گفتم که چه کارد کرمت؟ گفت: هنر  
بدان که این رباعی مشتمل است بر سه قوافی<sup>(۲)</sup>. با کمال بلاغت و غیر از شعر مسعود سلمان که  
آینده خواهد آمد انشاءالله تعالی به نظر نیامده.

**حکیم اسدی طوسی:** استاد حکیم<sup>(۳)</sup> فردوسی است، بالاتر ازینش<sup>(۴)</sup> چه می‌توان ستود که  
«گرشاسب‌نامه» که<sup>(۵)</sup> قریب به ده‌هزار بیت است از اوست. از آن جمله است<sup>(۶)</sup>:

همی<sup>(۷)</sup> تافت خنجر ز گرد سپاه . چو ایمان پاک از میان گناه  
فقیر آرزو گوید شعر فردوسی ساده و روان است و شعر اسدی تلاش معنی تازه و تشبیه دارد.  
**ابوالحسن علی بن الیاس آغاجی بخاری:** امیری بود صاحب قدرت سخن. اشعار او در  
فرهنگنامه‌ها اکثری برای سند آورده‌اند، (از اوست)<sup>(۸)</sup>:

## رباعی

اگر از دل حصار شاید کرد جز دل من ترا حصار میاد  
سهربانیت را شماری نیست زندگانی<sup>(۹)</sup> را شمار میاد  
**خواجه افضل کاشی:** ظاهراً استاد خواجه نصیر طوسی است. تصانیف بسیار در حکمت دارد.  
کتاب «ساز و پیرایه شاهان»<sup>(۱۰)</sup> از آن جمله است:

## رباعی

پیش از من و تو لیل و نهاری بوده است گردنده فلک ز بهر کاری بوده است  
رنهار قدم به خاک آهسته نهی کان مردمک چشم نگاری بوده است

## رباعی

دنیا مطلب نا همه دینت باشد دنیاطلبی، نه آن نه اینت باشد  
بر روی زمین زیر زمین‌وار<sup>(۱۱)</sup> بزی تا زیر زمین روی زمینت باشد

۱- ل: مپوشی

۲- پ، ل: قافیہ

۳- ل: کلیم

۴- پ، ل: آفرینش

۵- ل: که

۶- پ، ل: از آن جمله است

۷- ک: همه

۸- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد

۹- پ، ل: زنده‌گانی

۱۰- ک، پ، ل: در اصل «ساز پیرایه» بود. که از اصل کتاب «ساز و پیرایه شاهان» تصحیح گردید.

۱۱- ک: دارسری

**امین الدین دادا:** از<sup>(۱)</sup> سکنه یکی از قرای یزد است. بسیار صاحب مال و کمال<sup>(۲)</sup> بود<sup>(۳)</sup>. از

اوست:

خوش دل به وعده‌های توام گرچه خود مرا  
گاه‌گاهی به سلامت جگر ریش مرا  
جان عزیز از بهر آن دارم که خواهد مهر تو  
حاصل ز وعده<sup>(۴)</sup> تو بجز انتظار نیست  
مرهمی نه که به خون جگر ت یافته‌ام  
من<sup>(۵)</sup> ز طول عمر آن خواهم که میرم در وفات  
**اوحداالدین انوری:** به قول ملا جامی از پیغمبران نخست است. هیچکس را قدرت نیست که در  
سلاست<sup>(۶)</sup> الفاظ و ابداع معانی با او برابر تواند بود. میرزا عبدالقادر بیدل<sup>(۷)</sup> طرز او را ناپسند می‌نمود.  
چنان که قطعه در این باب گفته که<sup>(۸)</sup> در مصرع آخرش این است:

بر معنیش بشاش و بر الفاظ او بری.

لیکن انصاف آن است که این معنی دور از حساب است. انوری سرآمد شعرای<sup>(۹)</sup> متقدم و متأخر  
است. تا حال به پایه او هیچکس نرسیده<sup>(۱۰)</sup> و کسی را طرز خاص او<sup>(۱۱)</sup> دست نداده.  
از<sup>(۱۲)</sup> غزلیات اوست<sup>(۱۳)</sup>:

### رباعی

با چنین اعتماد بر<sup>(۱۴)</sup> خوبی  
نازها می‌کند جفا آمیز  
نکند ناز پس چه کار کند  
ور بنالم یکی هزار کند

### رباعی

یا بدان رخ نظری بایستی  
یا مرا در غم نادیدن او  
یا از آن لب شکری بایستی  
چون دل او جگری بایستی

### رباعی

با دل گفتم که عشق چون روی نمود  
دل گفت مرا که بر تو باید بخشود  
در دامن صبر چنگ محکم کن زود  
گر معتمد<sup>(۱۵)</sup> صبر تو من خواهم بود

### رباعی

بازیچه دور آسمانم چه کنم؟  
از هرچه کنم همی پشیمان گردم  
سرگشته گردش جهانم چه کنم؟  
یارب چه کنم که تا بدانم چه کنم؟

۲- ل: بوده

۲- پ: - و کمال

۱- پ: ز

۵- پ، ل: زندگانی بهر آن خواهم که میرم در وفات

۳- پ: به وعده

۸- ک، ل، ن: + در

۷- پ، ل: - بیدل

۶- پ: سلامت

۱۱- پ: بود

۱۰- ل، پ: + است

۹- ل: سوای

۱۴- ل: بسر

۱۳- پ: از اوست

۱۲- پ: - از

۱۵- ل، پ: معتبر

## رباعی

تا کی به غم تو رخ به خون شوید دل  
بخشای کز آسمان نمی بارد جان  
و در بعضی کتب این رباعی به نام استادی دیگر نوشته شده<sup>(۲)</sup> و فقیر آرزو هم بیتی از این عالم دارد:

شیشه و ساغر نباشد کاید از چنین و حلب  
رایگان نتوان شکست ای دلبران آخر دل است

## قطعه

کنون که در بر هر سفله کیش سنجابست  
تنم ضعیف، و هوا سرد، و جامه کهنه من  
فغان که از تن من پوست می کشد سرما  
سلطان احمد جلائربن سلطان اویس: ممدوح استاد سلمان ساوجی پادشاه عراق<sup>(۳)</sup> عرب و غیره<sup>(۴)</sup>. از بیم لشکر قیامت اثر امیر تیمور به مصر<sup>(۵)</sup> گریخت.

دلا فراغت و رندی ز پادشاهی به  
دمی فراغت<sup>(۶)</sup> و رندی ز هرچه خواهی به  
شیخ آذری: از کمال شهرت محتاج تعریف و توصیف نیست. صاحب کتب معتبره<sup>(۷)</sup> مشهور است. از اوست<sup>(۸)</sup>.

گر نقاب از روی جان بخش تو یکدم برفتند  
چو مستولی شود درد جدایی تن به مردن ده  
خوش<sup>(۹)</sup> حیاتیت کسی را که پس از دادن جان  
ز هول روز جزا آذری چه می پرسنی  
فقیر آرزو گوید که از این عالم است آنچه بابا فغانی گفته. چون آذری مقدم است مال او باشد:  
به روز حشر فغانی ز باز پرس مترس  
ایمن نشوی آذری از غمزه پنهان<sup>(۱۱)</sup>  
حیات بخش از آن رو<sup>(۱۲)</sup> شده است چشمه خضر

ابوحامد شیخ اوحالدین کرمانی: تقی اوحدی او را صاحب ترجیع بند مشهور گمان برده و ظاهراً ترجیع بند مذکور از شیخ اوحدی مراغه<sup>(۱۴)</sup> است و این رباعی به نام شیخ مذکور نیز به قلم داده. از اوست:

- ۱- پ، ل: نروید  
۲- پ: شد  
۳- پ: + عجم و  
۴- پ، ل: + که  
۵- پ: - به مصر  
۶- پ، ل: فراغت دنیا  
۷- پ، ل: + مشهوره  
۸- پ: + این چند ابیات از اوست  
۹- پ: چون، ل: جوش  
۱۰- ک: بی کس  
۱۱- پ: نهان  
۱۲- پ: روز  
۱۳- پ: دوش  
۱۴- پ: مراغی، ل: اغی

## رباعی

حاشا که من از خاک درت برخیزم      چون خاک ره از رهگذرت برخیزم  
هرچند که چون موی شدم بی‌مویت      آن موی نیم که از سرت برخیزم  
**شیخ اوحدی:** از (۱) مراغه تبریز است. صاحب کتاب «جام جم» (۲) و «انیس العاشقین» و ترجیع‌بند مشهور. احوالش در تذکره‌های (۳) اولیاء و شعرا مسطور. از اوست:

دارم به لب تو حاجتی لیک      نامش به زبان نمی‌توان برد  
گر کسی در عشق آهی می‌کند      تا نه (۴) پنداری گناهی می‌کند  
عشق و درویشی و تنهایی و درد      با دل مجروح من کرد آنچه کرد  
دیده‌ای دارم درو پیوسته آب      چهره‌ای دارم برو همواره گرد

**خواجه ابونصر مهنه:** مردی بود بسیار عزیز. از اوست:

نماند صبر و طاقت آتش غم چون تیزم      از آن چون شعله بنشینم دمی صدبار برخیزم  
**میرابوالبقا:** از شعرای نامدار عهد سلطان حسین میرزاست و با ملاج‌امی معاصر، از اوست:  
چنان دیوانه عشقم که دشمن نیز نتواند      که گوید زلف و (۵) اندازد کمند (۶) اندر گلوی من  
**ابدال اصفهانی:** بسیار خوش‌فکر است. در خدمت سام‌میرزا بود. از اوست:

دوش آمد ناصحی سوی ملامت خانه‌ام      گفت: عاقل می‌شوی؟ گفتم: مگر دیوانه‌ام  
آمد محرم و در میخانه بسته‌اند      رندان باده‌نوش به ماتم نشسته‌اند  
**قاضی (۷) ابوالبرکه (۸) سمرقندی:** که امیر علیشیر با او بد بود و هجوش نموده (۹). از اوست:  
در حسرت می‌ساقی ما کشت بسی را      دوریست که پروای کسی نیست کسی را  
درین چمن منم از بلبلان زار یکی      ولی به زاری من نیست از هزار یکی  
اظهار آن دهان لب میگون یار کرد      راز نهان نگر که شراب آشکار کرد  
بعد از این از من بیدل سر و سامان مطلب      در سر کار تو کردم سر و سامان بر سر  
**میرزا (۱۰) ابراهیم قانونی:** شعر و نغمه را با هم جمع کرده. قانون خوب می‌نواخت. از اوست:

## رباعی

تا لعل تو دلفروز خواهد بودن      کارم همه آه و سوز خواهد بودن  
گفتی که به خانه تو آیم روزی      آن روز کدام روز خواهد بودن  
**مولانا (۱۱) آصفی:** وزیرزاده سلطان ابوسعیدخان گورکان است و نام پدرش خواجه مقیم‌الدین. احوال او در تذکره‌ها مسطور است. اشعارش اگرچه کمال شهرت دارد و محتاج نوشتن انتخاب نیست

۳- ک، ل: تذکره‌ها

۲- ک: جام

۱- پ، ل: در

۶- پ: کند

۵- پ: - و

۲- ل، پ: به پنداری

۹- ک: نمود

۸- ل: ابوالبرکت

۷- پ: - قاضی

۱۱- پ: مولا

۱۰- پ: میر

اما مرا بسيار خوش مي آيد. اندكي از آن نوشته ام. گویند هفتاد سال عمر كرد<sup>(۱)</sup> و تاريخ فوت خود، خود گفت و اغلب كه شاعر<sup>(۲)</sup> زماني<sup>(۳)</sup> او گفته و مردم گمان برده اند كه او گفته. والله اعلم<sup>(۴)</sup>

قاتل من چشم مي بندد دم بسمل مرا  
چند روزم كشته بگذاريد بر خاك درش  
دل كه طومار وفا بود من محزون را  
به سواد خط خوبان چو رسد درماند  
اشك من از پي چشم تو برو مي غلظد  
بي صبري من شد سبب آه و فغانها  
با من سخنت<sup>(۵)</sup> نيست ولي بهر تسلي  
صورت گران هلاكم از آن سيم تن جدا  
چون وصل و هجر بود ز شيرين بلای جان  
بي وفايي شيوه محبوب مي دانيم ما  
خط خوبان نامه قتل است بهر عاشقان  
كاسه سر شد قدح از گردش دوران مرا  
بر من آسان است گر<sup>(۶)</sup> صد پاره سازم دل ز درد  
بر سر لوح مزار همه كس نام كنند  
بعد از اين دم مزني اي شمع ز دل سوزنها  
تريخت لاي مي<sup>(۷)</sup> و<sup>(۸)</sup> محتسب ز ديرگذشت  
كام خسرو از لب شيرين شكر ريز يافت  
ديدن اين رخ و قد تو نه حد بشر است  
فقير آرزو گوید كه در ديواني كه اين بيت به نظر آمده تمام غزل آن وزن ديگر دارد. چه مطلعش اين است:

فرهاد به صورت دل خود داده تسلي است  
شيرين كه رود جانب او صورت و معنی است  
در اين بيت، صورت يا سهو شاعر است يا كاتبي كه از راه غلط شيوه اين فرقه است اين بيت را در  
اين غزل نوشته ليكن غزل ديگر كه هم وزن و هم قافيه بيت، مسطور باشد در ديوان مذکور دیده نشد. والله

### اعلم بحقیقة الحال

ناقه را مي راند ليلي سوي منزلگاه ناز ساربان در ره حدي مي گفت و مجنون مي گريست

- |                |                 |                 |
|----------------|-----------------|-----------------|
| ۱- پ، ل : كرده | ۲- پ، ل : شاعري | ۳- پ، ل : زباني |
| ۴- خدا مي داند | ۵- ك : هرگه     | ۶- ل : كردي و   |
| ۷- ك : سخني    | ۸- پ : آصف      | ۹- ل : خراباد   |
| ۱۰- پ، ل : گه  | ۱۱- ل : من      | ۱۲- ل : - و     |

نتوانست نقاب مژه را بالا داشت  
 سالها منظر<sup>(۱)</sup> و جا ساخته آخر هیچ  
 شنو که نیست صدایی به از صدای قدح  
 به ذکر خیر تو مشغولم و دعای قدح  
 در اساس خرابیات را هوالفتاح  
 ما ندیدیم مگر بر سر یاران گل سرخ  
 گرد آمده ماتم زده سوخته چند  
 گوش درای محملت<sup>(۲)</sup> آواز می کند  
 می سوزد این به نردم و آن ساز می کند  
 که مرا مصحف گل بر سر مرقد باشد  
 بر دل چگونه دست نهم درد می کند  
 در کوی وفا خانه دل چار<sup>(۳)</sup> در آمد<sup>(۴)</sup>  
 روزگار این<sup>(۵)</sup> هم ولی<sup>(۶)</sup> در گردن فرهاد کرد  
 گاه با سایه<sup>(۷)</sup> سخن گاه به مهتاب کند  
 پیر ما سوی می<sup>(۸)</sup> سرخ با<sup>(۹)</sup> بروی سفید

فقیر آرزو در زمین غزلی که بیت سابق از آن است مطلعی گفته و به گمان خود تازه می داند خدا کند  
 که باشد والا ابتذال خانه خراب کن<sup>(۱۰)</sup> اکثر ما را پیش خود شرمنده می دارد. و هی هذا:

بیت حک کرده<sup>(۱۱)</sup> بود در نظر ابروی سفید  
 قصد شکار مردم صیاد می کند  
 یا سراسر قدسیان درهای گردون بسته اند  
 دیوانه و مست است از آن بی ادب افتاد  
 همچو محراب که در قبله نما می گردد  
 که بهر ماتم مجنون بهانه ای باشد  
 باز شب گریه کنان رو به غم آباد آورد

ناتوان بسکه شد آن نرگس خواب آلوده  
 مگذران غیر می و میکده در خاطر هیچ  
 به تازگی زده بر جام ناخنان نرگس  
 طریق ذکر من ای پیر می فروش می پرس  
 کتابه ای ز مسیحا نوشته می بینم  
 باغ سرسبز و شگفت است<sup>(۱۲)</sup> هزاران گل سرخ  
 صد داغ دلم<sup>(۱۳)</sup> چیست دل افروخته چند  
 چون دل ز همهری سخن آغاز می کند  
 افغان زد دست مطرب و ساقی که عودوار  
 در گلستان رخت کشته<sup>(۱۴)</sup> شدم، می خواهم  
 دردی که دل ز دست تو می کرد، می کند  
 تا تیر غم و ناوک اندوه گذر کرد  
 مانده شد شبدیز شیرین بر کنار جوی شیر  
 هرکه دیوانه زلف و رخ ماهت باشد  
 در شفق دید<sup>(۱۵)</sup> مه عید و اشارتها کرد

هست مضمون وفا<sup>(۱۶)</sup> روشنم از موی سفید  
 آهو<sup>(۱۷)</sup> نموده<sup>(۱۸)</sup> چشم تو خود را ز ساحری  
 یارب اهل عشق را حاجت نمی گردد روا  
 گر در قدمت آصفی افتاد مکن عیب  
 نقش ابروی تو در خاطر ما می گردد  
 وطن میان سیه خانه بود لیلی را  
 روز در کوی تو آن را که دل آمد<sup>(۱۹)</sup> به قرار

۳- پ، ل: غم

۶- ل، پ: خار

۹- ل: دلی

۱۲- ک: مه

۱۵- ل: فنا

۱۸- ل، پ: نمود

۲- پ: است

۵- ل: تشنه

۸- پ: آن

۱۱- پ: + و

۱۴- پ، ل: کن

۱۷- پ: آصفی

۱- پ، ل: منتظر

۴- پ: محلت

۷- ل: درآید

۱۰- ل: شانه

۱۳- ل: بر

۱۶- پ: کرد

۱۹- ل، پ: آید

دل در این شهر دل آزار حبیبی دارد  
 حرمت باده نگهدار که باشد به ادب  
 مجنون ز بند طرّه لیلی به کعبه رفت  
 بر خیمه تو رشته جان<sup>(۱)</sup> بسته اهل دل  
 داده است آب زمی باغ رخت را همه شب  
 ز صنغان خرقه پوشی در خرابات مغان آمد  
 ندانم حد کافر گفتن آن غارتگر دین را  
 ز من هر پاره دل<sup>(۳)</sup> خوبرویی برد<sup>(۴)</sup>، می خواهد  
 گفت دارم دل صد پاره رقیبت یارب  
 هر زمان پیش رقیبان ذکر آن مه چون کنم  
 ز دود آن توان کرد سینه را خالی  
 توان بر سنگ خاکم نقش<sup>(۷)</sup> او کندن که<sup>(۸)</sup> شیرین را  
 ز گریه غرق خون می خواستم چشم رقیبان را  
 آصفی کاش فتد مهر سلیمان در دست  
 نخل بندی به گلی کن سر تابوت مرا  
 آصفی عاقبت کار مرا پیر مغان  
 طبیبیا دست بر من می نهی دست تو می سوزد  
 آمدم مست به کوی تو و<sup>(۱۲)</sup> مجنون رفتم  
 غباری گر نشیند از ره آن نازنین بر من  
 چو در ایام دوری خوابگه زیرزمین سازم  
 شب غمدیده را در موج طوفان سرشک من  
 اجل به قتل من آمد شب فراق ولی  
 نه دسته گل زرد است بر جنازه من  
 شناسیم ز بسکه ضعیفم بین مرا  
 سایه همراه تو می رفت و پری می گفتش

وطن اوست ولی حال غریبی دارد  
 هرکه چون پیر خرابات ادیبی دارد  
 سررشته جنون به سیه خانگی کشید  
 هریک کشیده سوی خود آن را طناب<sup>(۲)</sup> وار  
 سرگران نرگست از خواب و خمار است هنوز  
 ندانست اینکه خواهد ساخت، ترسازاده عورش  
 مسلمان نیست یاری هرکه می گوید مسلمانش  
 دلم جمعیت خوبان<sup>(۵)</sup> که می بینی<sup>(۶)</sup> پریشانش  
 که رسد بر دل او تاوک دلدوز فراق  
 کافرستان است اینجا الله الله چون کنم  
 دل پر آتش و چشم پر آب را چه کنم  
 در این صورت مجاور بر مزار کوهکن دیدم  
 ولی پیش من آمد<sup>(۹)</sup> آنچه بر مردم پسندیدم  
 تا نگین داده به من<sup>(۱۰)</sup> جام ز خاتم<sup>(۱۱)</sup> سازم  
 که به دوران تو از گلشن عالم چیدم  
 در بدر ساخت، که واقف کند از هر بابم  
 چه می پرسی ز احوال درون، این است بیرونم  
 خبرم نیست که چون آمدم و چون رفتم  
 نگیرم دامنش ترسم فشاند آستین بر من  
 اجل خواهد نهادن منت روی زمین بر<sup>(۱۳)</sup> من  
 قیاس کشتی بر مردم<sup>(۱۴)</sup> و آشوب دریا کن  
 فراق دوست مرا می کشد چه منت ازو  
 که نخل عمر من<sup>(۱۵)</sup> است این چنین خزان کرده  
 از من چگونه عشق تو بیگانه ساخته  
 که تو آدمی در قدم او شده ای

۱- ن: دل

۲- پ: کباب

۳- ل، پ: + را

۴- پ: سرو

۵- ل: - خوبان

۶- ل، پ: می بینم

۷- پ، ل: نفس

۸- ل: - که

۹- ل: آید

۱۰- ل، پ: به می

۱۱- ل: جانم

۱۲- ل: ز

۱۳- ل، پ: + بر

۱۴- پ: مردم برو

۱۵- ل: منت

این رباعی است که به گمان عزیزان آصفی خود در تاریخ وفات خود گفته:  
 سالی که رخ آصفی به هفتاد نهاد هفتاد تمام کرد و از پای<sup>(۱)</sup> افتاد  
 شد در هفتاد و مصرع تاریخست «پیموده ره بقا به کام هفتاد»  
**خواجه ابوالبرکه شهرسبزی:** که از شاگردان مولانا جامی است لیکن ابوالبرکه سمرقندی  
 سابق گذشته شاید که غیر ازین<sup>(۲)</sup> باشد و اغلب که یکی است والله اعلم<sup>(۳)</sup>:

### رباعی

ای شاخ گل که همچو الف<sup>(۴)</sup> قد کشیده‌ای بر لعل لب خطی ز زمرد کشیده‌ای  
 قدت برآمده چو الف مدظله وز ابروان فراز الف مد کشیده‌ای  
**خواجه ایوب:** ولد ابوالبرکه مذکور است.<sup>(۵)</sup> از اوست:

آنکه رفتیم<sup>(۶)</sup> چو اندیشهٔ رحم<sup>(۷)</sup> از یادش شرمی از سابقهٔ بندگی ما بادش  
 تاریخ وفات این<sup>(۸)</sup> عزیز از جمله عجایب است: (مصرع)<sup>(۹)</sup> خواجه ایوب بن<sup>(۱۰)</sup> ابوالبرکه.

**مولانا اصلی:** در عهد امیر علیشیر بود.<sup>(۱۱)</sup> از مشهد مقدس رضوی است علی ساکنها السلام.  
 چو به طفلیت بدیدم<sup>(۱۲)</sup> بنمودم اهل دین را که شود بلای جانها به خدا سپردم این را  
**میرافضل خواب‌بین:** در این عمل ید بیضا داشت:

گهی از<sup>(۱۳)</sup> تاب هجرم سوزد و گه ز آتش رخسار بهر وجهی مرا سوزد اگر پنهان اگر پیدا  
**الف ابدال:** عارف و رند الالبالی بود. اول مطیعی تخلص می‌کرد. وطنش بلخ است آخر به اسم  
 خود مشهور گشت. از عهد سلطان یعقوب پادشاه عراق تا وقت شاه اسماعیل صفوی زنده بود. ظالمی  
 در عهد شاه اسماعیل او را گرفته زر می‌خواست او<sup>(۱۴)</sup> گفت<sup>(۱۵)</sup> نمی‌دانی<sup>(۱۶)</sup> که<sup>(۱۷)</sup> الف هیچ ندارد. از اوست:

دار دنیا نه مقام من ثابت قدم است من و آن دار که دروازهٔ شهر عدم است  
 در تعریف شاه اسماعیل صفوی گفته:

تاج شاهی که شرف بر سر قیصر دارد هرکه آن تاج ندارد تن بی‌سر دارد  
 چون الف چیزی ندارم<sup>(۱۸)</sup> در جهان تا به دست آرم تذرو خوش<sup>(۱۹)</sup> خرام  
 ای دریغا کاشکی با بودمی تا یکی در زیر من بودی مدام.

- |                   |                        |                                  |
|-------------------|------------------------|----------------------------------|
| ۱- ل: + افتاد     | ۲- ک، پ: این           | ۳- پ: والله اعلم                 |
| ۴- ل: در          | ۵- پ: + این ابیات گفته | ۶- پ، ل: ایکه رفتم               |
| ۷- پ: زخم         | ۸- پ: آن               | ۹- پ: خورد                       |
| ۱۰- ل: ابودات     | ۱۱- پ، ل: بوده         | ۱۲- ل: - بدیدم                   |
| ۱۲- پ: در         | ۱۴- پ: می‌گفت          | ۱۵- پ: + که                      |
| ۱۶- پ: داند       | ۱۷- پ: - که            | ۱۸- ل: ندارد در جهان، ک: در میان |
| ۱۹- پ، ل: خویش را |                        |                                  |



**امیر خراسانی:** از امرای شاه اسماعیل صفویست. از اوست:

بر در میخانه حرف خانقاه<sup>(۱)</sup> ای شیخ چیست؟  
رو به عشرتگاه کم کن حرف محنتخانه را  
امینی. از فصلائی<sup>(۲)</sup> حراسان بود. از اوست:

دیوانه گشت و مست امینی<sup>(۴)</sup> ز جام عشق  
با عاقلان گذاشت جهان خراب را  
امیر بیگ نظیری: تا زمان شاه طهماسب زنده بود. بسیار خوش فکر است. از اوست:

شکایت چون کنم از جور چشم فتنه انگیزت  
که گر گویم ترا بالای چشم ابروست می رنجی  
هیچکس ننشست پیش من که گریان برنخواست<sup>(۵)</sup>  
از غمت نگریستم<sup>(۶)</sup> جایی که طوفان برنخواست<sup>(۷)</sup>

**امیر بیگ ولد شاهی بیگ:** که حمل سال حکومت قندهار<sup>(۸)</sup> داشت. از اوست<sup>(۹)</sup>:

بعد از وفات هر قلم استخوان من  
سربسته نامه ایست ز راز نهران من  
**خواجه ارجاسپ امیری:** سرآمد شعرای متوسط است. در عهد شای اسماعیل صفوی بود.  
وقتی که سلطان سلیم پادشاه روم با شاه اسماعیل صفوی جنگ صف نموده قصیده گفت که  
مطلعش<sup>(۱۱)</sup> این است:

قضا در کارگاه کبریایی  
نموده طرح اسلیمی خطایی  
و لطف بیت آن است<sup>(۱۲)</sup> که شاه اسماعیل خطایی تخلص می برد<sup>(۱۳)</sup> و اسلیمی مناسب پادشاه روم،  
و اسلیمی خطایی همان است که در هندوستان آن را بند رومی گویند. الحاصل یکی از بزرگ زادگان بر  
سر باغ امید آباد به سبب عداوتی او را کشته، و شاه طهماسب صفوی قاتل را گرفته روی او<sup>(۱۴)</sup> به منقل  
سوخته و به زجر تمام هلاک کرده که تو صاحب این بیت را شهید کرده ای:

کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست  
که تر کنی سپرانگشت و<sup>(۱۵)</sup> صفحه بشماری  
از اوست<sup>(۱۶)</sup>:

کی باشد که بساط دوری شده طی  
با ما ننشسته گویمش جاناهی  
قد اقبل دولت الملاقات علی  
آن کز تو جدا شده (است)<sup>(۱۷)</sup> ای وای بوی  
ای جغد به ویرانه من خانه نسازی  
ترسم که تو هم با من دیوانه نسازی

**مولانا اهلی خراسانی:** شاعر زبردست خوبگو است. جمیع اهل سخن را بر او اعتقاد<sup>(۱۸)</sup>

تمام<sup>(۱۹)</sup> و اعتماد مالا<sup>(۲۰)</sup> کلامست. در عهد سلطان حسین بایقرا بود و عاشق مؤمن میرزا پسر پادشاه

- |                   |                        |                           |
|-------------------|------------------------|---------------------------|
| ۱- ل، پ: خانقه    | ۲- ل: در فضلات         | ۳- ل: بوده                |
| ۴- پ: اسیری       | ۵- ل، پ: برنخواست      | ۶- ل، پ: بگریستم          |
| ۷- ل، پ: برنخواست | ۸- ل: قندر             | ۹- پ: کرد                 |
| ۱۰- ل، پ: از اوست | ۱۱- ل: معلمش این است   | ۱۲- ل، پ: این است         |
| ۱۲- ل: می کرد     | ۱۴- از نسخه پ اضافه شد | ۱۵- ل: و                  |
| ۱۶- ل، پ: از اوست | ۱۷- از نسخه پ اضافه شد | ۱۸- ل، پ: اعتماد و اعتقاد |
| ۱۹- ل: تمام       | ۲۰- ک، ن: لاکلام       |                           |

مذکور. تا زمان (شاه)<sup>(۱)</sup> اسماعیل صفوی زند بود (و)<sup>(۲)</sup> اهل (از)<sup>(۳)</sup> ولایت ترشیز است که وطن مولانا ظهوری است و بعضی عاشق فریدون حسنین میرزا پسر سلطان حسین بایقرا گفته‌اند و همین اقوی است. از اتفاقات روزی شاهزاده به باغی رفته بخت نام غلام سیاهی<sup>(۴)</sup> را فرمود که کسی را نگذارد. مولانا اهلی<sup>(۵)</sup> در آنجا<sup>(۶)</sup> می‌رسد موکل مذکور مانع می‌آید لاجرم<sup>(۷)</sup> اهلی غزلی بدیهه گفته<sup>(۸)</sup> و بر تخته پاره نهاده از محراب اندرون فرستاده<sup>(۹)</sup>. میرزا بعد از اطلاع او را طلب داشته لطف بسیار می‌فرماید.<sup>(۱۰)</sup> این دو بیت از آن است:

دو چشمم فرش آن منزل که سازی جلوه‌گاه آنجا  
 به هر جا پا نهی خواهم که باشم خاک<sup>(۱۱)</sup> راه آنجا  
 چه خوش بزمیست رنگین مجلس جانان چه<sup>(۱۲)</sup> سود<sup>(۱۳)</sup> اما<sup>(۱۴)</sup>  
 که نتوان شد سفید از شومی بخت سیاه<sup>(۱۵)</sup> آنجا  
 به قتل عاشقان ای کاش محضری سازند  
 که من صد جا به خون خویش بنویسم گواهی را  
 بهار آمد مرا چون لاله در خون دیده و دل هم  
 گریبان چاک چاک و داغ بر دل، پای در گل هم  
 جنون افزون شود<sup>(۱۶)</sup> دیوانه را در هر سرمایی  
 مرا سی روز دارد بی‌خبر یارب چه ماه<sup>(۱۷)</sup> است این  
 ز چشم<sup>(۱۸)</sup> شام غم چندان<sup>(۱۹)</sup> سرشک لاله‌گون آید<sup>(۲۰)</sup>  
 که از در سیل چون<sup>(۲۱)</sup> بیرون شد از روزن درون<sup>(۲۲)</sup> آید<sup>(۲۳)</sup>  
 مرا ز عشق تو بر دل هزار کوه غم است  
 عجب نباشد اگر بر دلت گران شده‌ام  
 متاع<sup>(۲۴)</sup> تفرقه دربار ما همین دل<sup>(۲۵)</sup> بود  
 خدایش<sup>(۲۶)</sup> خیر دهد هر که این ربود از ما

- |                       |                              |                              |
|-----------------------|------------------------------|------------------------------|
| ۱- از نسخه ل اضافه شد | ۲- از نسخه‌های ل، پ اضافه شد | ۳- از نسخه‌های ل، پ اضافه شد |
| ۴- ک: سیاه            | ۵- ل: اهل                    | ۶- ل: خانه می‌رسید           |
| ۷- از ل: - لاجرم      | ۸- ل: گفت                    | ۹- ل: فرستاد                 |
| ۱۰- پ: به طلب         | ۱۱- پ، ل: فرش                | ۱۲- ل: چو                    |
| ۱۳- ل: بود            | ۱۴- پ: آنجا                  | ۱۵- ک، پ: سیه                |
| ۱۶- ل: + و            | ۱۷- ل: نام                   | ۱۸- ک: چشم                   |
| ۱۹- ل: چنان           | ۲۰- ل: آمد                   | ۲۱- پ: خون                   |
| ۲۲- ل: بیرون          | ۲۳- ل: آمد                   | ۲۴- ل، پ: به باغ             |
| ۲۵- ل، پ: غم          | ۲۶- پ: خدایش                 |                              |

گفتم دل از تو برکنم آتش به جان<sup>(۱)</sup> گرفت  
 پنداشتم که دل ز تو بر می‌توان گرفت  
 چون توان منع تو کرد از التفات هر کسی  
 کی توان خورشید را گفتن که بر هر کس متاب  
 مائیم و صد ملامت و از دور یک نگاه  
 آن هم چو بنگری سبب صد الم شود<sup>(۲)</sup>  
 سینه را صد روزن از بهر<sup>(۳)</sup> تو می‌خواهد دلم  
 تا ز هر روزن بود سوی تو اش راه دگر  
 داریم گرد غم به رخ از رهگذار عشق  
 همراه درد آمده‌ایم<sup>(۴)</sup> از دیار عشق  
 خوش بود وقت<sup>(۵)</sup> عشق ولی چون به ما رسید  
 هم روز ما سیه شد و هم روزگار عشق<sup>(۶)</sup>  
 قد موزون ترا با سرو نسبت چون کنم  
 این قدر خود فرق در موزون و ناموزون کنم  
 رسید جان به لب از محنت فراق مرا  
 اجل کجاست که مشتاق او به جان شده‌ام  
 امروز یقین شد که نداری<sup>(۷)</sup> سر اهلی  
 بیچاره به لطف تو به دل داشت گمانها  
 گاه تیر تو کشم از دل و گاه ناوک آه  
 آه تا چند کشم این همه آزار از تو<sup>(۸)</sup>  
 همه چون زره<sup>(۹)</sup> خورشید رخت رقص<sup>(۱۰)</sup> رکنان  
 مانده چون سایه منم<sup>(۱۱)</sup> در پس دیوار از تو<sup>(۱۲)</sup>  
 مرا گر<sup>(۱۳)</sup> جان رود در مهر آن مه برندارم دل  
 که جان دادن بود آسان و دل برداشتن مشکل

۲- ک: تیر

۲- ل، پ: بود

۱- ل، پ: درون

۶- ل، پ: ما

۵- ل، پ: فرصت

۴- ل، پ: ام

۹- ل، پ: ز

۸- ل: + شد

۷- پ: ندارد

۱۲- ل: + شد

۱۱- ل، پ: دلی

۱۰- پ: رشک

۱۳- ل: که

چو آیم جانب کوی تو صد منزل یکی سازم<sup>(۱)</sup>  
و گر بیرون روم در هر قدم صد جا کنم منزل  
کسی کو بر لبم آبی چکاند<sup>(۲)</sup> نیست جز دیده  
ز بخت بد شود<sup>(۳)</sup> آن هم به صد خون جگر حاصل  
**مولانا اهلی شیرازی:** کمالاتش به آن پایه نرسیده که به پای چوبین قلم طی وادی توصیف آن<sup>(۴)</sup>  
توان نمود. یکی از شواهد پیغمبری شعرش «مثنوی سحر حلال»<sup>(۵)</sup> است که هر دو بیت آن ذو بحرین و  
ذوقافیتین واقع است. ترجیح و تجنیس و دیگر صنایع علاوه آن با وصف این<sup>(۶)</sup> از مزه و نمک فصاحت  
و<sup>(۷)</sup> رتبه<sup>(۸)</sup> سخن که با تکلف صنایع کم جمع می شود<sup>(۹)</sup>، نیفتاده<sup>(۱۰)</sup>!  
کلیاتش دوازده هزار بیت است، از اوست<sup>(۱۱)</sup>:

یک نظر اهلی ز بیم دشمنان سیرش ندید  
به هم متاب دگر سنبل<sup>(۱۵)</sup> پریشان را  
با چنین بیخودی ار یار رسد بر سر ما  
به صد کرشمه و نازم شکار<sup>(۱۶)</sup> خود کردی  
پنداشتم که زنده بمانم چو یار رفت  
زاهد به ره کعبه رود کین ره دین است  
جان دادن و کام از لب معشوق گرفتن  
گمان برند که یوسف ز چه بیرون آمد  
چو شمع گر بُزدم یار سر چه خواهد شد  
من از<sup>(۱۹)</sup> محیط محبت چنان نشان دیدم  
خون کس دامن پاک تو نگیرد هرگز  
اکنون که تنها دیدمت لطف ار نه<sup>(۲۳)</sup> آزاری بکن  
ملکت عشق کلیدش به کف فرهاد است  
هجر و وصل و غم و شادی همه از دوست نکوست

بسکه چشمی سوی دشمن داشت<sup>(۱۱)</sup> چشمی<sup>(۱۵)</sup> سوی دوست<sup>(۱۶)</sup>  
یکی مساز به قلم دو نامسلمان را  
که خبر می دهد ار دل نطید در بر ما  
کنون کناره گرفتی چو کار خود کردی  
معلوم شد که یار که بود است و جان که بود  
خوش می رود اما ره مقصود نه این است  
این رسم حریفی<sup>(۱۷)</sup> است محبت نه چنین است  
چو ماه چهره برآرد سر از گریبانت  
به غیر از آنکه<sup>(۱۸)</sup> بمیرم دگر چه خواهد شد  
که استخوان شهیدان به ساحل افتاده<sup>(۲۰)</sup> است  
از سر کشته<sup>(۲۱)</sup> خود برزده<sup>(۲۲)</sup> دامن بگذر  
تلخی بگو، سنگی بزن، تیغی بکش، کاری بکن  
خسرو این ملک به شمشیر مسخر<sup>(۲۴)</sup> نه کند  
عاشق آن به که به خود هیچ مقرر نکند

- |                 |                  |                   |
|-----------------|------------------|-------------------|
| ۱- ل، پ: شادم   | ۲- پ: چکانده     | ۳- ل، پ: بود      |
| ۴- پ: زن        | ۵- پ، ل، ن: هلال | ۶- ل، پ: آن       |
| ۷- ک: به        | ۸- ل: مرتبه      | ۹- ل، پ: شود، + و |
| ۱۰- پ: مفتاد    | ۱۱- پ: - از اوست | ۱۲- پ، ل: - داشت  |
| ۱۳- پ: چشم      | ۱۴- پ، ل: + داشت | ۱۵- ل، پ: گیسوی   |
| ۱۶- ل، پ: خراب  | ۱۷- پ: حریف      | ۱۸- ک: - آنکه     |
| ۱۹- ل: از اینکه | ۲۰- پ: افتاد     | ۲۱- پ، ل: گذشته   |
| ۲۲- پ: برده     | ۲۳- ل: - نه      | ۲۴- پ: سخن        |

گویا برای سوختنم آفریده‌اند  
 عاقبت سر ز گریبان تو بیرون آورد  
 طعنه بر مجنون مزین با<sup>(۱)</sup> خویش اگر در گفت‌وگو است  
 تا سر نزد ز خاک من از دل به در نرفت  
 تا معارض نبود کار ترقی نکند  
 آه ازان رسوایی دیگر که عاشق می‌شود  
 گداختم ز غمت، سوختم، هلاک شدم  
 ز خاک رستم و هم در ره تو خاک شدم  
 کامد شد نسیم صبا کم نمی‌شود  
 در آستین چه کنی همچو غنچه پنهان<sup>(۳)</sup> دست  
 قیاس کن که چه بر دل رسد زلیخا را  
 که وصل دوست نماید خیال دوست مرا  
 چو یار رحم کند، روزگار نگذارد  
 تا خون نکرد در دل من دیگری نداد  
 از در چو درآیی همه بیرون رود از دل  
 بر السنه مذکور است.<sup>(۷)</sup> دیوان مختصری دارد اما

آسوده نیستم دمی از سوختن چو شمع  
 بوی پیراهن یوسف ز جهان کم شده بود  
 از دل مجنون چو لیلی نیست بیرون یک زمان  
 خاری که در ره تو به پای دلم خلید  
 عشق بی شرکت اغیار ترقی نکند  
 هرکه مفلس گشت رسوای خلیق می‌شود  
 چو شمع بی تو همه آه سوزناک شدم  
 تو سرو نازی و من آن گیاهی<sup>(۲)</sup> در قدمت  
 تا در میانه گل و بلبل چه واقع است  
 چو گل ز خون دلم دامنت نشان دارد  
 چو مدعی ببرد کف ز دیدن یوسف  
 چنان فروشده‌ام در خیال او<sup>(۴)</sup> اهلی  
 فلک مرا به سر کوی یار نگذارد  
 هر ساغری که داد فلک گرچه زهر بود  
 هرچند که از جور توام خون رود از دل

**میرزا آهی:** از شعرای مشهور<sup>(۵)</sup> و ابیاتش<sup>(۶)</sup>

مضماینش اکثر تازه.<sup>(۸)</sup> از اوست:

چه احتیاج، به آب خضر مسیحا را  
 دست من، گیرد و بیرون کند از آب مرا  
 شود ستاره نمایان چو آفتاب گرفت  
 گر نمی‌دیدم<sup>(۱۰)</sup> ترا دیگر<sup>(۱۱)</sup> نمی‌دیدم مرا  
 مجلسی<sup>(۱۲)</sup> کانا، دو بدمست است غوغا می‌شود<sup>(۱۳)</sup>  
 ندانستم که اینجا<sup>(۱۵)</sup> صد غم دیگر درون آید  
 جمعی نشسته باشند<sup>(۱۸)</sup> جامی<sup>(۱۹)</sup> در آن میانه

به سوی باده مبر آن لب شکرخارا  
 شب چنان گریه کنم بی تو که همسایه به زور  
 شدم سرشک فشان چون به رخ نقاب گرفت  
 خسته بودم لطف فرمودی و پرسیدی مرا  
 از دو چشمت در دلم صد فتنه پیدا می‌شود  
 دل خود چاک کردم تا غمش از دل برون آید<sup>(۱۴)</sup>  
 خوش آنکه پهلوی هم<sup>(۱۶)</sup> چون برگهای<sup>(۱۷)</sup> نرگس .

۳- ل، پ: دست نهان

۶- ک: بیانش

۹- ل، پ: این بیت ندارد

۱۲- پ: مجلس

۱۵- ل: آنجا

۱۸- ل: باهم

۲- پ: گیاه، پ، ل: + که

۵- پ: + است

۸- پ: + فکر است

۱۱- ل، پ: هرگز

۱۲- ک: آمد

۱۷- ل: غنچه

۱- پ: ناخوش

۴- پ: - او

۷- ل، پ: - است

۱۰- ل: ندیدم

۱۲- پ: می‌کند

۱۶- پ: - هم

۱۹- پ: جای

بینیم<sup>(۲)</sup> بعد از این که چه می‌آید از خدا  
تا ندارد دست<sup>(۳)</sup> بر دیوار نتواند ستاد  
کاش نامش بر زبان اهل محفل نگذرد  
ز عزت<sup>(۴)</sup> دگران خوش‌تر است خواری ما  
کز سوز غمت دست به سویش نتوان برد  
از فغان بلبش گویا که درد سر شده  
بیا ساقی که این ویرانه از بسیار کس مانده  
تا گردن از فراق تو در خون نشسته‌اند  
مرا ساقی گریبان گیرد و می در گلو ریزد<sup>(۶)</sup>

تیر تو در دل آمد و کردیم<sup>(۱)</sup> جان فدا  
صورت‌چین بی‌رخت بیمار شد از پا فتاد  
ترسم از تغییر حال فاش گردد راز من  
به چشم چون تو عزیزی شدیم خوار و هنوز  
دشوار بود دوختن چاک دل من  
غنچه نورسته را دیدم سر خود بسته بود  
جهان کهنه خلقی را به دل داغ هوس مانده  
هرجا بتان به جامه<sup>(۵)</sup> گلگون نشسته‌اند  
خوش آن مجلس که آنجا توبه خود چون کنم ظاهر

## رباعی

بر مرکب آرزو سواری<sup>(۹)</sup>، ای<sup>(۱۰)</sup> دل  
ور عشق نباشد به چه کاری<sup>(۱۲)</sup>، ای<sup>(۱۳)</sup> دل

گر در غم عشق استواری<sup>(۷)</sup>، ای<sup>(۸)</sup> دل  
گر دل نبود کجا وطن سازد عشق<sup>(۱۱)</sup>

**ابراهیم بیگ:** از مردم قزلباش است. با یادگار علی سلطان، ایلیچی شاه‌عباس، به هند آمد و ماند.  
جوانی خوش‌اختلاط و مصاحب<sup>(۱۴)</sup> پیشه بود. از اوست:

که مقبول که خواهد گشت و مردود که خواهد شد  
کامشب دلم آرمیدنی داشت

دلی در دست و پا افتاده‌ای دارم نمی‌دانم  
گویا برقیب سرگران بود

**ابراهیم بیگ بخشی:** داخل جرگه امراء بود، در عهد جهانگیر پادشاه. از اوست:

دران دیار که معشوق پادشا<sup>(۱۵)</sup> باشد  
که بد معامله با قاضی آشنا باشد

همیشه عاشق بی‌خانمان گدا باشد  
ز روزگار شکایت به کردگار مبر

**میر ابوالمعالی:** احوالش معلوم نیست. از اوست:

خوش دیر کردی ای اجل در خانه‌ات شیون فتد

بیمار هجران تا به کی بر بستر مردن فتد

**میرزا ابوالقاسم استرابادی مشهور به فندرسکی:** کمالات این بزرگوار آنچه فقیر آرزو

شنیده و در<sup>(۱۶)</sup> دبستان دیده از خیر بیان بیرون است. فاضل، عالم، محقق، شاعر، از زندان<sup>(۱۷)</sup> تقلید

رسته و (از)<sup>(۱۸)</sup> دامگاه تعیین جسته بود. هرچند شاعری دون مرتبه اوست اما گاهی متوجه آن می‌شد.

۲- پ: دوست

۲- پ: بینم

۱- پ: + و

۶- پ: گیرد

۵- پ، ل: به خانه

۴- پ: عشرت

۹- پ: سوادم

۸- پ: آید

۷- پ: استوار

۱۲- ل، پ: کار

۱۱- ل: دل

۱۰- پ: آید

۱۵- ل: پادشاه

۱۴- پ: صاحب

۱۳- ل، پ: آید

۱۸- از نسخه پ اضافه شد

۱۷- پ: زندان به قلندر نشسته

۱۶- پ: + کتاب

سه<sup>(۱)</sup> چهار مرتبه از ایران به هند آمده. از اوست:

کافر شدهام به دست<sup>(۲)</sup> پیغمبر عشق  
شرمنده عشق و روزگارم که شدم  
منّت چه کنم؟ جان من و آذر<sup>(۳)</sup> عشق  
درد دل روزگار و درد سر عشق

**ابوالحسن پسر احمد مهنه:** از جمله دانشمندان فحول ایران بود. صاحب تصانیف متعدده است.

وسعت مشرب آنقدر داشت که شخصی از کاشان جهت وی و شیخ علی عال مجتهد گفته<sup>(۴)</sup>:

پسر کاشیان<sup>(۵)</sup> و<sup>(۶)</sup> دخترشان  
پسران جفت بوالحسن گشتند  
بدو فاضل شدند، دوست به مفت  
دختران جفت آنکه نتوان گفت  
از اوست:

سوزم که به من گرم درآی که مبادا  
این مهر و وفا با دگری داشته باشی

**میرابوالحسن فراهانی:** از اماجد و دانشمندان عصر بود و ظاهراً صاحب شرح<sup>(۷)</sup> قصاید انوری

که مشهور است، از اوست<sup>(۸)</sup> و فراهان قصبه ایست از عراق<sup>(۹)</sup> عجم. از اوست:

از گریه اگر چه یار همدم نشود  
از گریه ابر خار خشک اندر باغ  
در عالم تنگ<sup>(۱۲)</sup> عرصه سفله نهاد  
گردون دونست روی او نتوان دید  
شاد کی گرمم اگر درد دلم گوش کنی  
ای که<sup>(۱۵)</sup> می گویی که شب را روزی از پی هست یارب  
سوز<sup>(۱۱)</sup> عشقش<sup>(۱۹)</sup> تازه کرد از تو دل افسرده را  
هرچند شمع مجلسی ای دل خموش باش  
نمی خواهم کسی با نازنین من سخن گوید  
نه مرغ نامه بر خواهد نه قاصد، وقت بلبل خوش  
چو از کنار من آن غمگسار برخیزد  
بخت معذور است اگر<sup>(۲۰)</sup> از<sup>(۲۱)</sup> حال ما آگاه نیست<sup>(۲۲)</sup>

آن نیست کزو<sup>(۱۰)</sup> درد دلی کم نشود  
ز آتش برهد اگرچه خرم<sup>(۱۱)</sup> نشود  
سر بر زانو بنفشه سان<sup>(۱۳)</sup> باید داد<sup>(۱۴)</sup>  
گیتی تنگ است، راست نتوان استاد  
نشنوی به که کنی گوش و فراموش کنی  
روز من از پی نیاید<sup>(۱۶)</sup> هرچه می آید بیاید<sup>(۱۷)</sup>  
آری آتش آب حیوان است چراغ مرده را  
سز در سر زبان نگذاری بهوش باش  
اگرچه قاصد من باشد و پیغام من گوید  
که خود در پیش یار خویش حال خویشتن گوید  
غمی به قصد من از هر کنار برخیزد  
خفته را از حال بیداران چه آگاهی بود

۱- پ: - سه

۲- پ: ز دست

۳- ل: داور

۴- ل، پ: + از اوست

۵- ل: کاشانیان

۶- پ: - و

۷- پ: شرع

۸- ک، ل، پ: - اوست، ل، پ: اوست. به عقیده مصحح «از اوست» درست است

۹- پ: + و

۱۰- ک، ل: که ازو

۱۱- ل، پ: خورم

۱۲- ل: نیک

۱۳- پ: سایرین

۱۴- پ، ل: زاد

۱۵- ل: آنکه

۱۶- ل: نیامده، پ: نیامد

۱۷- ل: نیامد، پ: برون

۱۸- ل: - سوز

۱۹- ل: + آخر

۲۰- پ: - اگر

۲۱- پ: کز احوال

۲۲- ل: هست

که قطره قطره تهی کرده‌ام<sup>(۱)</sup> دو<sup>(۲)</sup> دریا را  
عالمی حیران من باشند<sup>(۳)</sup> و<sup>(۴)</sup> من حیران تو  
که هرکه دید مرا از من اعتبار گرفت  
که خواهم بعد مردن نیز روحم در عذاب افتد  
آنچنان خاست که فریاد ز دلها برخاست<sup>(۷)</sup>  
که به تعجیل تمام از سر دریا برخاست  
امشب که رخس خانه‌فروز من و تست  
پروانه بیا که روز، روز من و<sup>(۹)</sup> تست

به وقت حرف چشمی سوی<sup>(۱۲)</sup> من<sup>(۱۳)</sup>، چشمی به ره داری

**ابوالهادی:** معلوم نیست که همان است یا غیر اوست:

دهدم به این تسلی که ندیده‌ام هنوزش

**اجری دیوانه:** از بلخ بود. از فرزندان خواجه احرار قدس سره. به هند آمده معاصر<sup>(۱۴)</sup> تقی

اوحدی است. از اوست<sup>(۱۵)</sup>:

کافر عبادت صنم از من دریغ داشت

**میر اجری:** از سادات حسینی یزد بود. ربطی فی‌الجمله به سخن داشت. هرچند نکتش اعلی بود اما

عقل معاش نداشت. به سبب خست مقتول گشت. از اوست:

خلقی همه لب تشنه<sup>(۱۷)</sup> و یک قطره آب است

پیاله داد به دست من و کباب<sup>(۱۸)</sup> گرفت

این مصرع بلند ز ما یادگار ماند

سبزه از ویرانه‌ام یک گردن از مینا گذشت

محبت است که این می‌کند چه منت ازو

زبان گریه نمی‌دانم اینقدر دانم  
خرم آن ساعت که نو سازم<sup>(۳)</sup> به دل پیمان تو  
همین بس است مرا اعتبار در کویش  
مصیبت دوستم پهلوی بی‌دردان به خاکم کن  
باز از انجمن آن انجمن‌آرا<sup>(۶)</sup> برخاست  
جز چشم تر ما که رسانید به ابر  
خوش باش ای<sup>(۸)</sup> دل که وقت سوز من و تست  
بنشسته و جز شمع کسی پیشش نیست

**ابوالهادی:** احوالش معلوم نیست. از اوست:

ندانم<sup>(۱۰)</sup> با که داری<sup>(۱۱)</sup> وعده، کز انتظار امشب

**ابوالهادی:** معلوم نیست که همان است یا غیر اوست:

ز پیام من جوابی نشنید قاصد از وی

**اجری دیوانه:** از بلخ بود. از فرزندان خواجه احرار قدس سره. به هند آمده معاصر<sup>(۱۴)</sup> تقی

اوحدی است. از اوست<sup>(۱۵)</sup>:

مؤمن مرا به گرد حرم ره نمی‌دهد

**میر اجری:** از سادات حسینی یزد بود. ربطی فی‌الجمله به سخن داشت. هرچند نکتش اعلی بود اما

عقل معاش نداشت. به سبب خست مقتول گشت. از اوست:

مشتاق<sup>(۱۶)</sup> دم تیغ تو را حال خراب است

بکشتی میم آن مه دل خراب گرفت

آهم چو سرو در چمن روزگار ماند

بس که کردم گریه بر یاد لب میگون او

چه منت است اگر دیده‌ام<sup>(۱۹)</sup> محبت<sup>(۲۰)</sup> ازو

**میر احسنی:** چند کس بدین تخلص گذشته‌اند. دو کس معاصر تقی اوحدی بودند و سیم سید

غلام‌علی احسنی که فقیر آرزو در ایام طفلی اشعار خود را در خدمت ایشان گذرانیده<sup>(۲۱)</sup> و بر این احقر

- |               |                |                |
|---------------|----------------|----------------|
| ۱- پ: ایم     | ۲- پ: دو       | ۳- پ: نسازم    |
| ۲- ل: باشید   | ۵- ل: و        | ۶- پ: آن را    |
| ۷- پ: برخواست | ۸- پ: ای       | ۹- ل: و        |
| ۱۰- پ: ندارم  | ۱۱- پ: داری    | ۱۲- پ: سوز     |
| ۱۲- ک: او     | ۱۴- ل: معاصی   | ۱۵- پ: از اوست |
| ۱۶- پ: مستان  | ۱۷- ل: نسبت    | ۱۸- ل: کتاب    |
| ۱۹- ک: ایم    | ۲۰- ل، پ: محنت | ۲۱- پ: گذرانده |



حق بسیار ثابت نمودند<sup>(۱)</sup>. این مرد بزرگوار از سادات صحیح‌النسب بود. اجدادش توطن گوالیار اختیار نمودند<sup>(۲)</sup>. بالفعل دیوان ایشان پیش فقیر نیست (و)<sup>(۳)</sup> دو<sup>(۴)</sup> بیت که یادبود نوشته می‌شود:

شانه را آهسته زن مشاطه بر گیسوی او  
احسنی یکسر به هنگام خرامش نشنوی  
رباعی از احسنی معاصر تقی اوحدی:

خوبان زمانه جملگی سیم طلب  
افسوس که از گردش دوران دو رنگ  
عشاق فتاده در طمعهای عجب  
در حسن حیا نماند و در عشق ادب  
این دو بیت نیز از احسنی دویم است که معاصر تقی اوحدی بود:

گر مرد دانشی شنو از من خدای را  
عشق با روی خراشیده و پیراهن چاک  
غیر از خدا کسی نشناسد خدای را  
دست بر سینه زنان<sup>(۵)</sup> در پی تابوت من است

**احولی سیستانی:** معاصر تقی اوحدی است. شعر بسیار خوب می‌گفت و تلاش معنی‌های تازه دارد<sup>(۶)</sup>. از اوست:

مهر در عهدت چنان کم شد که باور می‌کنم  
جیحون به رودخانه چشمم شنا کند  
صد یوسف دل خیزد از هر خم زنجیری  
صبح عیدی گذراندم بی تو  
کار چون با دم تیغ تو فتاد  
دادیم بهم صلح شب جمعه و می را  
به عصیان غرقه‌ام تسبیح چون در گردن اندازم  
سر بر زده از پیکر دل شعله‌ آهم  
با دو چشم تو دل ای شوخ ستمگر چه کند؟

**سلطان احمد کارکیا:** پادشاه گیلان است<sup>(۷)</sup>. با وجود فضل و کمال سیادت ازلی<sup>(۸)</sup> به او

رسیده. به سبب خصومت بعضی از سلاطین صفویه که جهت خلاف شرع بود، در قلعه قهقهه صفاهان محبوس شد و در آن حال<sup>(۹)</sup> این رباعی گفته<sup>(۱۰)</sup>:

### رباعی

از گردش چرخ واژگون می‌گیریم از جور زمانه بین که چون می‌گیریم

۲- از نسخه پ اضافه شد

۶- پ : + این چند اشعار

۹- پ، ل : کمر

۱۲- ک : - حال

۲- ل، پ : نموده

۵- پ : بان

۸- پ، ل : در

۱۱- ل : ارشی، پ : از پی

۱- ل، پ : نموده‌اند

۴- ل، پ : سه

۷- پ : رمضانم

۱۰- پ، ل : - است

۱۲- پ : + از اوست

با قد خمیده چون صراحی شب و روز  
 ناصح بگو که قطع نظر چون کنم از او  
 در قهقهه‌ام و لیک خون می‌گیریم  
 حسنش همان و عشق همان، دل همان که بود  
 غزلی در مرثیهٔ پسر خود گفته و این بیت بسیار شورانگیز است:

مسافری<sup>(۱)</sup> ز عدم کی رسد کزو پرسم  
 که چرخ<sup>(۲)</sup> پیر کجا برد نوجوان مرا

### رباعی

شوق تو ز تن برون نخواهد رفتن  
 تا جان ز بدن برون نخواهد رفتن  
 گفتی که برون کن ز دلت مهر مرا  
 این از دل من برون نخواهد رفتن  
**قاضی احمد لاغری<sup>(۳)</sup>**: برادر قاضی یحیی، از جمله فصحا است. در عهد شاه طهماسب<sup>(۴)</sup>

صفوی بود. از اوست:

امروز اگر دیرترم یاد کند یار  
 فرداست که کم بیند و بسیار کند یاد

### قطعه

شهنشها ز کرم عذر بنده را بپذیر  
 ز صحبت تو مرا مانع است امر<sup>(۶)</sup> قضا  
 ز باده منع تو نتوانم و نگویم نیست  
 که می‌خورند حریفان و من نظاره کنم  
 و بعضی این قطعه را به نام قاضی لاغری نوشته‌اند و غالباً هر دو یکی<sup>(۷)</sup> اند.

**اختری یزدی**: معاصر تقی اوحدی است. شعر از پرتو ضمیرش بیت‌الشرق<sup>(۸)</sup> آفتاب مضمون

است. از اوست:

شب فراق تو بهر تسلیم گردون  
 ز آرزوی جمال تو دوش تا دم صبح  
 هلاکم می‌کند در عشق بازی رشک پروانه  
 ز آندم که چشیدم نمکِ خوانِ محبت  
**اختری ترشیزی**: او نیز معاصر تقی اوحدی است. بسیار خوش فکر است. از اوست:

از هجوم جغد در ویرانهٔ ما جا نماند  
 آنچنان آباد شد آخر که ما می‌خواستیم

**قاسم<sup>(۱۰)</sup> ارسلان**: از شعرای عهد<sup>(۱۱)</sup> اکبر پادشاه است. با غزالی مشهدی هم صحبت و رفیق، در

احمدآباد گجرات هر دو به حق پیوستند. (این دو بیت)<sup>(۱۲)</sup> از اوست:

دیر شدی کعبهٔ اسلام اگر  
 خسرو عشاق شدی کوهکن  
 چون تو خدا بی‌خبری داشتی  
 کز غم شیرین پسری داشتی

۱- پ: + برسید از ۲- پیر زهر

۲- ک: لاغر، از نسخه‌های ل، پ، ن تصحیح شد

۵- ک: گناه ۶- پ: + و

۸- ل: طلب اشرف، پ: ضلال اشرف

۱۰- پ: - قاسم ۱۱- پ: عصر

۴- پ: - طهماسب

۷- ل، پ: یک

۹- پ: مزه

۱۲- از نسخه پ اضافه شد

**میر آزاد:** (۱) عزیز بود که تقی اوحدی احوال و اشعار او را در تذکره خود نوشته و دیگر محمد مقیم آزاد (۲) است (۳) که در اکبرآباد در خدمت سیادت و امارت مرتبت سید امیرخان مرحوم مغفور مدتی مدید به سر (۴) کرده (آخر) (۵) نابینا شده (۶) (و) (۷) در شهر مذکور ودیعت حیات سپرد. اصلش از کشمیر جنت نظیر است. در شعر شاگردی حاجی محمد اسلم سالم بود. با فقیر آرزو خیلی ارتباط و اختلاط داشت. خدایش بیامرزد (۸). بسیار خوش اختلاط و رنگین صحبت بود. کلامش خالی از مزه نبود. عجب عزیز کسی (۹) بود. بالفعل (۱۰) غیر از یک شعر از او یاد نیست. رای رایان آنندرام مخلص تخلص که در همین ایام رحلت نموده مثنوی (۱۱) او را از (۱۲) اکبرآباد طلب داشته در کتابخانه اوست (۱۳). اگر دیگر (۱۴) اشعارش دست بهم (۱۵) [بدهد] (۱۶) نوشته خواهد شد. انشاءالله تعالی. (از اوست) (۱۷):

ظلم بر ساغر و بیداد به مینا نکنم  
رباعی از میر آزاد است (۱۸):

### رباعی

دادی، دادم تو عشوه و من به تو دل  
بردی. بردم تو دل ز من، من غم تو  
و یکی (۱۹) از آزاد تخلصان میر غلام علی است از اولاد میر عبدالجلیل بلگرامی که احوالش می آید. زبان عربی و فارسی خوب ورزیده و سال، پیش از این از زیارت حج فارغ شده، وارد دکن گردیده. به موجب درخواست ناظم دکن در اورنگ آباد فروکش کرده. برای داخل کردن تذکره خود حسب و نسب فقیر آرزو معه قصیده عربی و یک غزل، هندوی جوابی فرستاده. احقر حالات خود را معه نسب و پاره‌ای از اشعار خود نوشته. آنچه از نظم و نثر او ظاهر شده، صاحب قدرت است و خوبتر از همه که عاشق منتخب غزلی که نگاشته بود. چند بیت از آن نوشته می آید تا پاره‌ای ادای حق آنکه نام مرا داخل تذکره خود کرده، کرده شود. از اوست:

باشد گل بهار سخن یادگار ما  
امروز مدح گستر ما کیست جز قلم  
این لعل بی بهاست چراغ مزار ما  
ای مست ناز عمر تو گشتم عمرها  
دم می زند ز جوهر ما ذوالفقار ما  
بشکن تو هم به گردش چشم خمار ما  
آئینه را به دست نگیرد نگار ما  
حسن غیور او نه پسندد شریک را .

- ۱- پ: + بدان که  
۲- ل: آرزو  
۳- پ: - است  
۴- ل، پ: سیر  
۵- از نسخه‌های ل، پ اضافه شد  
۶- پ: شد  
۷- از نسخه پ اضافه شد  
۸- پ: بیامرزد  
۹- ک: کسی  
۱۰- پ: با الفعل  
۱۱- پ: مثنوی  
۱۲- پ: در  
۱۳- پ: او هست  
۱۴- ک: اشعارش دیگر  
۱۵- ک: - بهم  
۱۶- تصحیح قیاسی شد  
۱۷- از نسخه‌های ل، پ اضافه شد  
۱۸- پ: - رباعی از میر آزاد است  
۱۹- ل، پ: «ونکی از... نگیرد نگار ما»

**میر اسدالله:** ولد میر هدایت‌الله صفاهانی متولی روضه منوره (حضرت) (۱) امام علی رضا علیه‌التحیات، که خلیفه سلطان خلف اوست. از شعرای عصر شاه طهماسب صفوی بود (۲). از اوست (۳):

دور از تو نه غربت نه وطن می‌خواهم  
من خود شدم آنچنان که می‌خواست دلت  
تا چند چنین چو خاک راهم داری (۴)  
گویم (۷) سوی من نگاه کن گویی (۸) خوش  
یعنی که هلاک خویشتن می‌خواهم  
یارب تو چنان شوی که من می‌خواهم  
در آتش دل (۵) بسوز و (۶) آهم داری  
تا کی به زبان خوش نگاهم داری

**اسدبیگ قزوینی:** به هند آمده و با شیخ ابوالفضل محشور، از این جهت به اسدبیگ شیخ ابوالفضلی معروف گشته. مدتی با میرزا جعفر آصف‌خان به سر کرده. در عهد جهانگیر پادشاه بخشی کابل شده. دیوانش دوهزار بیت است مبتنی بر اقسام سخن. از اوست:

خون (۹) مرا مریز که ترسم خجل شوی  
هرگه که یاد آن گل خودروی می‌کنم  
خواهم عدمی (۱۰) که پیش ازین (۱۱) داشت وجود  
ورنه عدمی که بعد ازین خواهد بود  
چون ساقی که ریخته باشد شراب را  
دل می‌کند خیال که گل بو می‌کنم  
کین هستی (۱۲) هیچ را دران (۱۳) راه نبود  
مستلزم صد هزار گفت است و (۱۴) شنود

**میرزا اسد قصه‌خوان:** ولد میرزا دوست قصه‌خوان که از (۱۵) مشاهیر شاهنامه‌خوانان ایران است و در مآثر رحیمی مسطور است که وی از جمله مداحان (۱۶) خان خانان عبدالرحیم بود و (۱۷) در عهد جهانگیری ملقب به (۱۸) محفوظ‌خان شده. از اوست:

نازک دل مرا که به زلف تو خو گرفت  
حاجی اسماعیل: از قزوین جنت آئین است و از شعرای عصر (۱۹) شاه طهماسب صفوی.  
از اوست:

ای خوش آن ساعت که از بهر هلاک دیگران  
می‌کنی لطفی که هرگز در گمان من نبود  
نومیدیم زیاده شد از اختلاط (۲۱) تو  
به روی یار نیفتد مرا نظر هرگز  
تیغ در کف از رهی آید دوچار من شود  
ای (۲۰) جفاجو غالباً از دیگران رنجیده‌ای  
خوش آن زمان که پیش تو راهی نداشتم  
که تازه آرزوی در دلم گره نشود

۳- پ: + این چند بیت گفته

۶- پ: بسوزد، + و

۹- ل، پ: خونم

۱۲- ل، پ: + بی

۱۵- ل، پ: در

۱۸- ل، پ: - به

۲۱- ل: احتیاط

۲- پ: است

۵- پ: دلش

۸- پ: گویم

۱۱- ل: زین

۱۴- ل: - و

۱۷- ل: - و

۲۰- ل: آن

۱- از نسخه پ اضافه شد

۴- پ: دادی

۷- پ: گویی

۱۰- ل: عدم

۱۳- ل، پ: - دران

۱۶- پ: مدارخان

۱۹- ل، پ: - عصر

پس از عمری که با من گفت یک ره از وفا حرفی چنان گشتم ز خوشحالی که آن را هم تفهمیدم  
 دعا کنم همه دم بهر تندرستی غیر ز بیم آنکه مبادا روی به دیدن او  
**میرباقر ولد شمس الدین المدعو به داماد والمتخلص به اشراق قدس سره<sup>(۱)</sup>**: از جمله  
 اجله علمای متأخر است و به سبب نسبت شیخ علی عال مجتهد امامیه معروف به «داماد» است. کتاب  
 «افق المبین» مطلع آفتاب کمال اوست و هم‌چنین «القبسات»<sup>(۲)</sup> و «ایماضات» و خود<sup>(۳)</sup> را داخل جرگه<sup>(۴)</sup>  
 اشراقیان می‌داند. فقیر آرزو گوید که وی ممدوح حکیم رودکی<sup>(۵)</sup> است که در هر<sup>(۶)</sup> هفت مثنوی که هفت  
 عروس معنوی<sup>(۷)</sup> باشد، مدح او کرده چنانکه در «ناز و نیاز» گفته:  
 نم فیض آنچه بد<sup>(۸)</sup> در کار او شد

و میرمذکور مثنوی گفته در برابر «مخزن الاسرار»<sup>(۹)</sup> شیخ نظامی مسمی به «مشرق الانوار» اما  
 توفیق اتمام نیافته. از اوست<sup>(۱۰)</sup> در جواب قصیده شیخ نظامی<sup>(۱۱)</sup>:

شاه ملک دانشم من به جنود آسمانی که بود ز فضل دیهیم<sup>(۱۲)</sup> و سریرم از معانی  
 سر کوی دانش من، عرفات راز گردون حرم حریم فکرم، در کعبه جهانی<sup>(۱۳)</sup>  
 ز تقدم زمانی خردم به قدر خواهی فلکم به عفو جوئی<sup>(۱۴)</sup> ز تضدر مکانی  
 دل خسته را پس از من سخنم کند طیبی تن خاک را پس از من جسمم کند روانی

### رباعی

ای از شهاب دور رخت کمتر آفتاب میدان حسن از تو و بازیگر آفتاب  
 دگر ز مهر بتی دل به قصد کین من است سپاه فتنه دگرباره در کمین من است  
 غمی که شادی عالم به او خرج دهد سریر<sup>(۱۵)</sup> سلطنتش خاطر حزین من است  
 نیست<sup>(۱۶)</sup> حاجت که خط برون آری هیچکس منکر جمال تو نیست

### رباعی<sup>(۱۷)</sup>

گردی که ز کوی تو صبا می‌آرد گوئی همه بهر من بلا می‌آرد  
 خود کوی تو کشت زار شادیست صبا خرمن<sup>(۱۸)</sup> خرمن غم از کجا می‌آرد

### رباعی

نتوان ز غم تو دل به تدبیر برید کودک نتوان به مهد از شیر برید  
 بر من نتوان بست به زنجیر دلت وز تو نتوان دلم به شمشیر برید

- |                                |                            |                   |
|--------------------------------|----------------------------|-------------------|
| ۱- پ: - قدس سره                | ۲- پ: قبسات                | ۳- پ: وجود        |
| ۴- پ: - جرگه                   | ۵- ل، پ: زلالی             | ۶- پ: - هر        |
| ۷- ل، پ: معانی                 | ۸- ل: به روزگار            | ۹- ک، ن، پ: اسرار |
| ۱۰- پ: - از اوست               | ۱۱- پ: - نظامی، پ: از اوست | ۱۲- پ: دینم       |
| ۱۲- ل، پ: جنانی                | ۱۴- پ: خوانی ز تقدیر       | ۱۵- ل، پ: بزیر    |
| ۱۶- ل، پ: بیت وارونه نوشته شده |                            | ۱۷- پ: + رباعیات  |
| ۱۸- ک: خرمی                    |                            |                   |

## رباعی

چشمی دارم چو حسن شیرین همه آب جانی دارم چو زلف لیلی همه تاب  
 جسمی<sup>(۱)</sup> دارم چو جان مجنون همه درد بختی دارم چو چشم خسرو همه خواب  
**سراج‌الدین اظهري:** از معاصران تقی اوحديست<sup>(۲)</sup>. چنانکه گفته که با ملامظهري خویشی دارد. همه روز مابین ایشان مباحثات و منازعات می‌افتاد. مظهري درگذشت و او هنوز زنده است، در کشمیر و الکای<sup>(۳)</sup> هند<sup>(۴)</sup> را سایر و دایر. اگرچه او تتبع مظهري کردی (و)<sup>(۵)</sup> با او گفتی که تو مهمل<sup>(۶)</sup> منی و مظهري<sup>(۷)</sup> در جواب گفتی که تو مستعمل<sup>(۸)</sup> منی. از اوست:

منه بر بختی<sup>(۹)</sup> حرص آنقدرها بار خرسندی که نقل حمل بیرون آورد از سینه کوهانش

## رباعی

ای دل چو بود عارض این عمر عزیز زنهار که صرفش مکن الا به دو چیز  
 یا بهر نگاری که پسندیده بود یا صحبت یاری که که بود اهل تمیز  
 مرا به سینه ز عشقت هزار پاره دل<sup>(۱۰)</sup> است که چون لباس گدایان هزار پیوند است  
 غم تو مرحله پیما و میر منزل بود به هر زمین که رسیدم، به هر کجا رفتم  
 از دشمنان برند شکایت به پیش دوست چون دوست دشمن است شکایت کجا برم  
 خواه با اظهري و خواه به بیگانه نشین من همین شرم ترا بر تو نگهبان کردم  
 در «کلمات الشعرا» مسطور است که ملا اظهري که نابینا بود اتفاقاً با ملا شیدا ملاقات می‌کند و همین<sup>(۱۱)</sup> بیت را می‌خواند. شیدا که از<sup>(۱۲)</sup> شیاطین‌الانس بود از ره شوخی مثل هندی در برابرش می‌گوید که ترجمه‌اش در فارسی است که زن نابینا را خدا حافظ است و در بیاضی<sup>(۱۳)</sup> که به خط میرزا صائب است، بیت مذکور به نام مظهري مرقوم است. اول اقوی است.

**آفتی:** بدین تخلص دو کس نیز گذاشته‌اند. خوش طبیعت بود. از اوست:

دیوار ستم بر سر عاشق اگر افتد بر دامن او گرد شکایت ننشیند  
**نورالله افندایی<sup>(۱۴)</sup>:** و گاهی بدیهی تخلص می‌کرد. خوش طبع و<sup>(۱۵)</sup> خیره و طیره بود. در خدمت شاه‌عباس به سر کردی. در هجو صدر ایران میرزا رضی گفته:

صدر کی داده به ما عزوجل تا به گردن سنگ و<sup>(۱۶)</sup> تا زانو کچل  
 به ناکامی دمی کز کوی<sup>(۱۷)</sup> او عزم سفر کردم چو پای خویشتن در هر قدم خاکی به سر کردم

۱- ل، پ: چشمی ۲- پ: اوحداست

۲- ک، ل، پ: در هر سه نسخه خوانا نیست

۴- پ: هندو

۶- ک، ن: که محمل منی چه مظهري محل اظهري است

۵- از نسخه‌های ل، پ اضافه شد

۹- ل: تخطی

۸- ل: مستعجل

۷- پ: مظهر

۱۲- پ: - از

۱۱- ل: + من

۱۰- پ: دلیست

۱۵- ل: - و

۱۴- پ: افندی

۱۲- ل: - و در بیاضی... از اوست

۱۷- ل، پ: شهر

۱۶- ل: - و

**افضل الدین ترکه:** و<sup>(۱)</sup> ترکه جمعی اند از اکابر قضات صفاهان. او در پیش شاه اسماعیل ثانی در تقویت مذهب امامیه مباحثات (با)<sup>(۲)</sup> پادشاه و متابعاتش کرده غالب آمده و این رباعی در جواب شیخ ابوسعید ابوالخیر گفته:

### رباعی

خون باد هر آن دل که قرار آید ازو      قربان تو جانِ هر که کار آید ازو  
قربانیت<sup>(۳)</sup> آن سزد<sup>(۴)</sup> که در هر نفسی      قربان گشتن<sup>(۵)</sup> هزار بار آید ازو

### رباعی

سلطانی و گیر و<sup>(۶)</sup> دار عالم سهلست      وین گنبد زرنگار عالم سهلست  
زنهار که فکر کار عالم نکنی      عالم سهلست و کار عالم سهلست  
به روز حشر آتش بار خواهم ابر رحمت را      که شاید آتشی در نامه<sup>(۷)</sup> اعمال من افتد  
کشیدم دوش افضل ساغری از دست بدمستی      که استغنا<sup>(۸)</sup> از آن بر حوض کوثر می توانم زد  
چو ز بیم غیر گشتن نتوان به گرد کویش      سر جان خویش کردم که دروست آرزویش

### رباعی

از محتسب امروز دل زار گسیخت      کو ریخت شراب و عود را تار گسیخت  
زنهار در میکردهها بربندید      کان خر امروز باز افسار گسیخت

### رباعی

بازم به سوی میکرده مست آوردی      در<sup>(۹)</sup> خانه دین من شکست آوردی  
<sup>(۱۰)</sup> گه سبحه به دستم دهی<sup>(۱۱)</sup> و گه زنار      ای عشق مرا نکو<sup>(۱۲)</sup> به دست آوردی  
کم مدان هرچند آسان در غمت جان دادهام      در غمت جان دادهام هرچند آسان دادهام  
**امتی<sup>(۱۳)</sup> منشی:** در عهد شاه طهماسب<sup>(۱۴)</sup> صفوی بوده<sup>(۱۵)</sup>. از اوست:  
خوش آن دم کز<sup>(۱۶)</sup> کمال آشناییها مرا گفتی      که بگذر پیش مُردَم بعد ازین بیگانه وار از من

- ۱- پ: در  
۲- پ: قربانت  
۳- پ: سرو  
۴- ک: + و  
۵- پ: کشین  
۶- ل: - و  
۷- ک: + و  
۸- ل، پ: استغفار  
۹- پ: «گه سبحه به دستم دهی و گه زنار»  
۱۰- پ: ای عشق مرا نکو به دست آوردی      در خانه دین من شکست آوردی  
۱۱- ل: - دهی  
۱۲- ل: به کویت  
۱۳- پ: افقی  
۱۴- پ: طهماست  
۱۵- پ: بود  
۱۶- ل: که

**جلال الدین محمد اکبر:** پادشاه جلالت<sup>(۱)</sup> و داد و دهش او مشهورتر از آن است که به قلم آید. کتاب «اکبرنامه» همه<sup>(۲)</sup> از مناقب او<sup>(۳)</sup> پر است. تقی اوحدی گوید که تاریخ وفات او چنین یافته‌اند<sup>(۴)</sup>:  
 چو اکبر به الله گردید واصل خرد گفت الله اکبر مکرر  
 ازین رتبه و<sup>(۵)</sup> ملک و تاریخ او شد زهی رتبه و ملک الله و<sup>(۶)</sup> اکبر  
 و بعضی گفته‌اند که این رباعی به نام پادشاه نوشته‌اند<sup>(۷)</sup> و غالب که نباشد<sup>(۸)</sup> چه در تواریخی که احوالش در آن مرقوم است رباعی مذکور نوشته<sup>(۹)</sup> نیست<sup>(۱۰)</sup>. والله اعلم<sup>(۱۱)</sup>.

### رباعی

از بار گنه خمیده پشتم چه کنم نی راه به مسجد نه کنشتم چه کنم؟  
 نی در صف کافر نه مسلمان جایم<sup>(۱۲)</sup> نی لایق دوزخ نه<sup>(۱۳)</sup> بهشتم چه کنم؟  
**ملا آگهی:** دو کس بدین تخلص گذشته‌اند. یزدی که مداح خانواده شاه<sup>(۱۴)</sup> نعمت‌الله ولی است و او خوش طبع و هزال<sup>(۱۵)</sup>، بذله‌گوی ندیم بود و آگهی هروی قبل از او گذشته و در زمان شاه طهماسب وفات یافته. از آگهی یزدی است:

در جهان ده چیز دشوارست نزد آگهی ناز عاشق، زهد فاسق، شرم ممسک، بذل رذل<sup>(۱۶)</sup>  
 لحن صوت بی‌اصولان<sup>(۱۸)</sup>، بحث علم جاهلان<sup>(۱۹)</sup> چون نمایم چاکها کز دست او دارد تنم  
 کز تصور کردن آن می‌شود بس بی‌حضور عشوه محبوب بدشکل و نظربازی<sup>(۱۷)</sup> کور  
 میهمانی به تقلید و گدایی به زور کز جراحتهای نمی‌گردد جدا پیراهنم  
**آگهی هروی:** شاعر و فاضل بود. قصیده<sup>(۲۰)</sup> نیز گفتی، شهر آشوبی، در هجو مردم هرات گفته<sup>(۲۱)</sup>، از آن جمله<sup>(۲۲)</sup> در هجو<sup>(۲۳)</sup> احمد طبسی که معلم شاه اسماعیل بود و<sup>(۲۴)</sup> به<sup>(۲۵)</sup> احمد آتون شهرت داشت<sup>(۲۶)</sup>. این بیت گفته<sup>(۲۷)</sup>:

- |  |                           |                        |
|--|---------------------------|------------------------|
| ۱- پ: جلاست  | ۲- ل، پ: + را             | ۳- ل، پ: + از          |
| ۴- پ: در این دو بیت  | ۵- پ: - و                 | ۶- پ: - و              |
| ۷- ل، پ: پیوسته  | ۸- ل: باشد                | ۹- ل، پ: پیوسته        |
| ۱۰- ل، پ: اند  | ۱۱- ل، پ: - والله اعلم    | ۱۲- پ: جانم            |
| ۱۳- پ: به  | ۱۴- ک: شیخ                | ۱۵- پ: هزل             |
| ۱۶- ل: زن، پ: هزل  | ۱۷- پ: + ز                | ۱۸- ل: وضوان، پ: رضوان |
| ۱۹- ل: جان بلا   | ۲۰- ل: شعرگویی، پ: پرگویی |                        |
| ۲۱- پ: + خان بعد از تحقیق دست و زبان او برید چراکه   | ۲۲- پ: - از آن جمله       |                        |
| ۲۳- ل: شعرگویی، پ: پرگویی  | ۲۴- ل، پ: - و             | ۲۵- پ: با              |
| ۲۶- پ: - شهرت داشت   |                           |                        |
| ۲۷- پ: + و احمد مذکور با امیرخان که حاکم هرات سعایت کرده آگهی هجو شما و جمیع مردم هرات کرده. او در آن محل گفته |                           |                        |



احمد آتون<sup>(۱)</sup> گھی سنی، گھی شیعہ بود چون غلیوازی کہ شیشمه ماده و شیشمه نر است و احمد<sup>(۲)</sup> مذکور با امیرخان حاکم هرات شکایت کرده کہ آگھی هجو شما و جمیع مردم هرات کرده. خان بعد از تحقیق دست و زبان او را برید و او در آن مجلس<sup>(۳)</sup> این<sup>(۴)</sup> بیت بگفته:

از دست احمد<sup>(۵)</sup> طبسی روز ماجرا دست بریده من و دامان مرتضی<sup>(۶)</sup> از او نقل است روزی کہ مرا دست و زبان بریدند<sup>(۷)</sup> و خون بند نمی شد، بیهوش شدم، در خواب دیدم کہ در آستانه مبارک حضرت امام همام علی موسی الرضا علیه التحیات و التسلیمات واقع شده ام<sup>(۸)</sup> و از دست و زبان من<sup>(۹)</sup> خون می رود و کسی می گوید کہ<sup>(۱۰)</sup> آستان را ببوس. گفتم چون ببوسم کہ می ترسم آستان مبارک به خون آلوده شود. دیگر باره به بوسیدن اشاره<sup>(۱۱)</sup> کرد. بوسیدم و بیدار شدم، دیدم کہ خون بند شده. شکر الهی بجا آوردم. فقیر آرزو گوید درین<sup>(۱۲)</sup> جا جناب سام میرزا رحمة الله علیه این<sup>(۱۳)</sup> بیت شیخ سعدی را (بسیار)<sup>(۱۴)</sup> بجا صرف نموده:

از دست و زبان کہ برآید<sup>(۱۵)</sup> کز عهده شکرش به در آید  
میر<sup>(۱۶)</sup> الهی همدانی: نام وی عمادالدین محمود است. پسر میرحجت الله سعدآبادی بود و سعدآباد از توابع همدان است. در سنه ۱۰۲۰ به هند آمده و در صفاهان ذوقی اردستانی را اهاجی بسیار کرده. و او از شعرای عصر جهانگیر پادشاه است. طغرای مشهدی با آنکه شعرای عصر خود را هجوهای رکیک بی هیچ کرده مدح میر نموده. غرض کہ در درستی مضمون<sup>(۱۷)</sup> و زبردستی زبان و نازکی<sup>(۱۸)</sup> خیال میر مذکور مسلم الثبوت است و همه به استادی او قائل اند.

الهی تخلص: دیگر نیز<sup>(۱۹)</sup> گذشته. چنانچه اشعارش می آید انشاء الله تعالی. از<sup>(۲۰)</sup> میر مذکور است:

می کش و حسن<sup>(۲۱)</sup> تازه ده حسن هوس فزای را  
خون جگر تلف شد و شوق گریستن کشد  
هر گل داغی کز آشوب جنون بر سر شکفت  
با همه حاجت روایی رشته تسبیح زهد  
لاله سان هر عضو ما میراث خوار داغ اوست  
صبح دو آفتاب کن چهره دل گشای را  
از مژه ام به جای اشک آبله های پای را  
طره واری شد بلند از گوشه دستار ما  
خاک بر سر می کند از غیرت زنار ما  
کی به مرهم صاف گردد سینه<sup>(۲۲)</sup> افکار ما

- |                               |   |
|-------------------------------|---|
| ۱- ل : احمد آتون ..... نر است | ۲- پ : و احمد مذکور..... در آن محل گفته |
| ۲- ل، پ : محل                 | ۴- پ : + گفته                           |
| ۶- پ : + است                  | ۷- ل : بریدن                            |
| ۹- ل : - من                   | ۱۰- ل : - که                            |
| ۱۲- پ : دران                  | ۱۳- ل، پ : - این                        |
| ۱۵- ک : برآمد                 | ۱۶- ل : میرزا                           |
| ۱۸- پ : تازگی معنی            | ۱۹- ل، پ : - نیز                        |
| ۲۱- پ : رنگ                   | ۲۰- پ : - از                            |
|                               | ۲۲- ل : شیشه                            |
|                               | ۵- ک، ل، ن : احمدی                      |
|                               | ۸- ل : شدم                              |
|                               | ۱۱- ل : اشارت                           |
|                               | ۱۴- پ : + بسیار                         |
|                               | ۱۷- ل، پ : خیال                         |

چه مستی‌ها که بخشید این شراب نیم‌رس<sup>(۳)</sup> ما را  
 بر دوش سبزه مژه بین رقص ژاله<sup>(۴)</sup> را  
 شب زنده دار سینۀ من کرد ناله را  
 غمهای کهنه و طرب دیر ساله را  
 کز آشنایی مژه ترسد نگاه ما  
 باز سفید ما شده بخت سیاه ما  
 عشق تو آتشسیت که آهش<sup>(۷)</sup> زبانه‌هاست  
 که به دل سرد کند دوستی مرهم را  
 سامان شکرخنده صبح از لب ما رفت  
 چون خمارآلوده نتواند لب از خمیازه بست  
 زهر شد نیمۀ دل، نیمۀ دیگر خون است  
 تا نشد پیراهنم صد چاک آرایش<sup>(۱۱)</sup> نیافت  
 صلح و جنگ همه از راه و روش بیرون است  
 زهر اجل چکیده تیغ نگاه اوست  
 گر نشترم به بزم تو در تن فرو کند  
 این آه پا شکسته ندانم کجا رسد<sup>(۱۳)</sup>  
 علاجی بکن کز دلم خون نیاید  
 قطره بر قطره گره بسته طوفان دیدن  
 هر جا که رود جنگ<sup>(۱۷)</sup> شود بر سر جنگش  
 شنود<sup>(۱۸)</sup> بوی گل از سایه بال و پر خویش  
 بود صحرا آتشین پروانه اینجا<sup>(۲۰)</sup> کاشتیم<sup>(۲۱)</sup>  
 که خانه ساخته صد رنگ خار پا در چشم

از آن لب نیم‌بوسی<sup>(۱)</sup> مایۀ بیهوشی<sup>(۲)</sup> ما شد  
 در دشت سینه‌ام بنگر سیر لاله را  
 بیداری کرشمه در آن چشم نیم خواب  
 در کام آرزو شکنان چاشنی یکیست  
 چندان گزند ز مردم نادیده دیده‌ام  
 افکنده سایه تا<sup>(۵)</sup> به سر ما همای عشق  
 بر دل ز تازیانه عشقت نشانه<sup>(۶)</sup>‌هاست  
 زخم خون گرمی ازان خنجر مژگان خوردم  
 افسوس که بی‌گریۀ ماتم شب ما رفت  
 لذتی از تیغ او دارم که چاک سینه‌ام  
 تلخکامی ستم<sup>(۸)</sup> بسکه<sup>(۹)</sup> کشیدم<sup>(۱۰)</sup> همه عمر  
 هرگز از دستم گریبان من آسایش نیافت  
 نه ترخم، نه تبسم، نه تغافل، نه ستم  
 نرگس قدح شکسته چشم سیاه اوست  
 جوشد<sup>(۱۲)</sup> مرا نکه ز جراحت به جای خون  
 صد خون خورم که ناله به آن بی‌وفا رسد  
 سرشک از رخم<sup>(۱۴)</sup> پاک کردن چه حاصل  
 خوش بود هر مژه از<sup>(۱۵)</sup> گریه گل‌افشان دیدن  
 از لذت صلحش خبری<sup>(۱۶)</sup> نیست ولیکن  
 چون گل روی تو در خاطر بلبل گذرد  
 ما به جای دانه در دل تخم سودا کاشتیم<sup>(۱۹)</sup>  
 فرو نشست بهم قامت ز غم چندان

۲- پ: همزبانش را

۶- ل: نشان

۹- ل: بسکه

۱۲- پ: چون شد

۱۵- پ: در

۱۸- ل: بشنود

۲۱- پ: کاشتم

۲- ل، پ: بیهوشیم باشد

۵- ل، پ: تا

۸- ل: ستم

۱۱- پ: آرامش

۱۴- ل، پ: مژه

۱۷- ل، پ: صلح

۲۰- پ: آنجا

۱- ل، پ: نوشی

۴- پ: لاله

۷- ک: اینش زبانه‌هاست

۱۰- ل: + که

۱۲- ل: رود

۱۶- ل، پ: خبرم

۱۹- پ: کاشتم

## رباعی

لب خود می‌گزد گل، خنده بر گل می‌زند شبنم  
 الهی داغ او را خالِ رخسار جگر دیدم  
 به اقلیم شهیدان تو آهنگ سفر دارم  
 جهان چون آتش گوگرد دارد رنگ‌های خوش  
 دلی دارم چو پیکان خصم پهلو  
 شکستی گر خورم باری از آن زلف<sup>(۶)</sup>  
 صبا گویا به گلشن می‌برد بویی که من دارم<sup>(۱)</sup>  
 مرا این گل شگفت از عشق دلجویی که من دارم<sup>(۲)</sup>  
 جراحت نامه‌ای<sup>(۳)</sup> خواهم که از تیغ تو بردارم<sup>(۴)</sup>  
 من از وی<sup>(۵)</sup> ناخوشی صدرنگ چون اکسیرگر دارم  
 سری چون غنچه مادرزاد زانو  
 بلایی گر کشم باری از آن مو<sup>(۷)</sup>  
 شیدای هندی قطعه در هجو میرالهی گفته که این بیت از آن است:

این<sup>(۸)</sup> رطب و<sup>(۹)</sup> یابسی که بُود در کلام تو  
 میر مذکور در هجو او گفته:

شیدا بر دانا به حذر می‌آید  
 سازند اگر ز استخوانش بُجلی<sup>(۱۰)</sup>  
 در مجمع ابلهان به سر می‌آید  
 هر بار که افکنند<sup>(۱۱)</sup> خر می‌آید

## رباعی

رخسار تو آب بر رخ گل نگذاشت  
 تا همچو بهار از گلستان رفتی  
 زلف تو شکن به جعد سنبل نگذاشت  
 گل نوبت فریاد (به)<sup>(۱۲)</sup> بلبل نگذاشت

## رباعی

تا کی به جهان غم معیشت خوردن  
 می‌خواهم ازین بلا رهایی اما  
 خاطر بلبل به گلشن شاد لیکن پیش من<sup>(۱۵)</sup>  
 تا نشه<sup>(۱۶)</sup> مجاز و حقیقت یکی<sup>(۱۷)</sup> شود  
 پایی بزم<sup>(۱۹)</sup> بند کند ناله هر قدم  
 زان خط سبز چرا بال گشوده<sup>(۲۰)</sup> است مدام  
 افکنده کوه محنتِ هجر از کمر مرا  
 در مفلسی آبروی همت بردن  
 از<sup>(۱۳)</sup> بی‌کفنی<sup>(۱۴)</sup> نمی‌توانم مردن  
 داغ‌ها بر روی همچون برگ گل خندان خوشست  
 کاش این دو باده را همه در یک سبو کنند<sup>(۱۸)</sup>  
 کز سینه رفته رفته به لب چون دعا رسد  
 طوطی حسن ترا گر سر پروازی<sup>(۲۱)</sup> نیست<sup>(۲۲)</sup>  
 برخاستن<sup>(۲۳)</sup> فتاد به عمر دگر مرا

- |                                 |                         |                   |
|---------------------------------|-------------------------|-------------------|
| ۱- ک، پ: دانم                   | ۲- ک، پ: دانم           | ۳- ل، پ: ناله     |
| ۴- ل: پردازم                    | ۵- ک، ل: ز روی          | ۶- ل، پ: مو       |
| ۷- ک: بو                        | ۸- پ، ل: زین            | ۹- پ: - و         |
| ۱۰- پ: در هر سه نسخه خوانا نیست | ۱۱- پ: افکند، ل: دم کند |                   |
| ۱۲- ک: - به                     | ۱۳- ل: در               | ۱۴- ل: کفنینم     |
| ۱۵- ل، پ: نیست                  | ۱۶- ک، ل، پ: نشاء       | ۱۷- پ: کمی        |
| ۱۸- ل، پ: بود                   | ۱۹- پ: به زخم           | ۲۰- ل، پ: گشود    |
| ۲۱- ک: پروایی                   | ۲۲- ل، پ: هست           | ۲۳- ل، پ: برخاستن |

در هجو امینی ذوقی اردستانی:

به پیشت چو رود ازدهای آتشبار  
مصالحی نتوان یافت به ز بینی تو  
خدا نخواستہ گر افکنی نظر به کتاب  
رمند مورچه‌های حروف از پس و پیش  
ز بس که لاشهٔ بینیت سر به اوج کشید  
تماقه گر طلبد بینی تو چون شاهین  
نشسته بر کمر بیستون بینی تو  
تو نیستی به میان، هر چه هست بینی توست  
نگاه کس نشود محرم گریبانش

بود چو کرم شب افروز در میانهٔ غار  
اگر زمانه کشد پل به روی دریا بار  
ز بوی گند<sup>(۱)</sup> دماغت که هست مزبله‌زار  
مثال کیک جهد نقطه بر یمین و یسار  
همیشه کرکس گردون ازو خورد مردار  
کند سهیل یمین نه سپهر را بلغار  
سپهر عربده‌جو چون پلنگ بر کهسار  
که از بنای رُخت کنده باد این دیوار<sup>(۲)</sup>  
به روی باد نخندد در گلستانش

و از اتفاقات<sup>(۳)</sup> تذکرهٔ تقی اوحدی آن است که تذکرهٔ مذکوره ظاهراً از نظر میرالهی گذشته که بر حاشیه آن نوشته «راقمه میرالهی الحسینی الهمدانی» و چند بیت به خط خود<sup>(۴)</sup> نوشته. از آن جمله است این بیت که بیت اولش را تقی نوشته بود. در این<sup>(۵)</sup> جا هر دو نوشته آمد و<sup>(۶)</sup> ظاهراً از مثنوی میر است<sup>(۷)</sup>:

اگر خوانی افسون پی دفع غم  
شناسم که غم آدمیزاده نیست  
دم از<sup>(۸)</sup> تیغ<sup>(۹)</sup> بستان و<sup>(۱۰)</sup> بر خود بدم  
از آن قابل مجلس باده نیست

**حکیم مسیح الزمان الہی تخلص:** نام او<sup>(۱۱)</sup> صدرالدین محمد است پسر میرزا محمد، حکیم<sup>(۱۲)</sup>

مشهور<sup>(۱۳)</sup> ایران است. مولد او قم و در یزد نشو و نما یافته. در عنفوان جوانی به هند آمد، به خطاب مسیح الزمان مشرف گردید و این<sup>(۱۴)</sup> بعد از فوت حکیم علی<sup>(۱۵)</sup> گیلانی است که سرکردهٔ حکمای اکبر شاهی و شارح<sup>(۱۶)</sup> قانون است و او غیرالهی همدانی است که گذشت بلکه<sup>(۱۷)</sup> الہی همدانی<sup>(۱۸)</sup> مدح او نموده از<sup>(۱۹)</sup> حکیم مذکور است:

رخي نشستہ درو بخت عاشقی در خواب  
رازِ نھانِ محمل ازو می‌توان شنید  
به حیرتیم<sup>(۲۰)</sup> که طشت فلک چرا نیلی است  
افغان که با زبان جرس آشنا نیم

۲- ل، پ: بقایات

۶- پ: - و

۹- ل: + و

۱۳- پ: + از

۱۶- ک: شارع

۱۹- پ: در

۲- پ، ل: بنیاد

۵- پ: در آن

۸- پ: در

۱۱- ل: + او

۱۲- ل: از، پ: از آن، ک: خوانا نیست

۱۵- ل: علی

۱۸- ک: - همدانی

۱- ک: گنده

۴- ک: - خود

۷- ل: + گفته است

۱۰- پ: - و

۱۴- ل: تکرار شده، «و این»

۱۷- ل، پ: ملک

۲۰- ل: به حیرتم

گه با نسيم باز<sup>(۱)</sup> شود، گه به عندليب  
دانه پنبه چو بيند به زمين خون گريد  
الفتى قالب تراش: سياحت مى کرد. ديگر احوالش معلوم نيست.  
از اوست<sup>(۵)</sup>:

الفتى را چاک دل دوزند ياران بعد از اين  
امين الدين کلانتر: در عصر<sup>(۶)</sup> شاه طهماسب<sup>(۷)</sup> صفوى بود. از اوست:  
مقدم بر خودم زان مى نشانند يار در مجلس  
اميناي نجفى: پسر محمد کلیددار نجف على ساکنهاالاسلام در عهد شاه عباس بر قهوه چي<sup>(۸)</sup>  
پسرى عاشق شده بود. از اوست:

کجا شد آن<sup>(۹)</sup> همه مهرى که داشتى اکنون  
امى<sup>(۱۱)</sup>: از معاصران تقى اوحدى است. در مذمت گويد:  
خانه چون مطبخ کران سياه  
آستانش خندقى زاب<sup>(۱۳)</sup> منى  
ناله ها چون دست حاجت بر هوا  
امتى: بر اين<sup>(۱۴)</sup> تخلص دو کس گذشته اند. يکى شيرازى که کاتبى جلد درست نويس بود، در عهد  
شاه طهماسب صفوى. از اوست:

آنانکه<sup>(۱۵)</sup> گل به گوشه دستار مى زنند  
دوم خراسانى که با حاجى محمدجان قدسى همطرح بوده. مدتى در ملازمت قاضى سلطان تربتى  
بوده که در عهد شاه عباس ماضى قاضى مشهد مقدس رضوى بود و در مدح او قصايد دارد و<sup>(۱۷)</sup> بعد از  
گفتن اين بيت<sup>(۱۸)</sup>:

گوهرى بودم جهان افروز ما را روزگار  
از حسد ناورده بيرون در دل کانم شکست  
به چند روز فوت شد. از اوست:

### رباعى

منم آن ميوه کز خامى به زندان هوس ماندم  
من آن مرغم که هرگه کرد عشقم ميل آزادى.  
ز بس ايام با من کرد سردى نيم رس ماندم  
نوای تازه اى<sup>(۱۹)</sup> پرداختم تا در قفس ماندم

- |                                     |                              |                               |
|-------------------------------------|------------------------------|-------------------------------|
| ۱- پ: يار                           | ۲- ل، پ: در بيم              | ۳- ل، پ: - ز                  |
| ۴- ل: گلیم                          | ۵- ک: - از اوست              | ۶- ل، پ: عهد                  |
| ۷- ک: طهماست                        | ۸- پ: قهوجى                  | ۹- پ: انمه                    |
| ۱۰- ل: برسّم                        | ۱۱- ل: - امتى..... راهب دوتا | ۱۲- پ: - از                   |
| ۱۲- پ: ذات                          | ۱۴- ل، پ: بدین               | ۱۵- ل: - آنانکه .... بسر کنند |
| ۱۶- پ: کند                          | ۱۷- پ: - و                   |                               |
| ۱۸- ل: + به چند روز فوت شد. از اوست | ۱۹- ل: + را                  |                               |

هرگه بتان به سوی اسیران نظر کنند<sup>(۱)</sup> اول به کاوش مژه دل را خبر کنند<sup>(۲)</sup>  
 آنانکه گل به گوشه دستار می‌زنند<sup>(۳)</sup> توفیق‌شان مباد که خاکی به سر کنند<sup>(۴)</sup>  
 مخفی نماند که این بیت را تقی اوحدی به نام امتی شیرازی آورده چنانکه گذشت و<sup>(۵)</sup> میرزا  
 صائب<sup>(۶)</sup> به نام امتی خراسانی، شاید که هر دو یکی باشد و اختلاف شهر از جهتی. والله اعلم بحقیقه  
 الحال.

**آقامیر همدانی:** که به میررباعی شهرت دارد. از معاصران تقی اوحدی است. از اوست:  
 مجنون به من بی سر و پا می‌ماند غمخانه ما به کربلا می‌ماند  
 جغدی به سرای من شبی دیده<sup>(۷)</sup> و گفت این خانه به ویرانه ما می‌ماند  
**محمدامین کوسه کاشانی:** در اطراف هند دایر و سایر بود. معاصر تقی اوحدی است. از  
 اوست<sup>(۸)</sup> در هجو شخصی<sup>(۹)</sup>:

ای خواجه تند<sup>(۱۰)</sup> و تلخ چون دود دخان پا تا سر خود یراق حدادی دان  
 بینی دم و کوره<sup>(۱۱)</sup> دهن و دندان گاز پا انبر و دست چکش و سر سندان  
**یوالقلی بیگ انیسی:** تقی اوحدی گوید وی از طوایف شاملو است. مولد و منشأ<sup>(۱۲)</sup> او هرات است.  
 مدتها در ملازمت علی قلیخان شاملو که حاکم مطلق آنجا بود خدمت می‌کرد و به منصب کتابداری  
 سرفرازی داشت و بعد از قتل وی<sup>(۱۳)</sup> استخلاص هرات به دست عبدالله‌خان اوزبک<sup>(۱۴)</sup> به هند آمد و  
 در خدمت خان خانان<sup>(۱۵)</sup> بود و<sup>(۱۶)</sup> در مآثر رحیمی منسطور است که انیسی از فیض‌خان خانانی نهال  
 امیدش به سرسبزی سرگله با طوبی زده، داخل جرگه امرا گردیده. گویند در اثنای شراب به خاطرش  
 رسیده که برگ تنباکوی تازه دمیده با گوشت قلبه تناول نماید. اتفاقاً آن زهر قاتل شد<sup>(۱۷)</sup> در حق او.  
 القصة انیسی با ملا نظیری ربطی خاص داشت و ملا بعد وفات او مرثیه گفته که مصرع اول<sup>(۱۸)</sup> این  
 است:

دوران یوالقلی انیسی به سر رسید.

و انیسی دیوانی مختصر دارد و قصه محمود و<sup>(۱۹)</sup> ایاز پیش از زلالی به نظم آورده. بعضی از ابیات  
 آن بامزه است چنانکه در جایی که محمود از ایاز آب خواسته و به سبب آنکه شاه گرم از گرد<sup>(۲۰)</sup> راه  
 رسیده بود، ایاز<sup>(۲۱)</sup> در<sup>(۲۲)</sup> دادن آن تعلل می‌نمود، می‌گوید<sup>(۲۳)</sup>:

۱- ل: کند	۲- ل، پ: کند	۳- پ: می‌زند
۴- ل: کند	۵- ل: - و	۶- پ: صاحب
۷- ل، پ: دید	۸- پ: - از اوست	۹- پ: + گفته است از اوست
۱۰- پ: بتند	۱۱- پ: کوزه	۱۲- پ: منشای
۱۲- پ: + و	۱۳- ک، ل: اورنگ	۱۵- پ: + اوزبک
۱۶- پ: + و	۱۷- ل: شده	۱۸- ل: اطبا
۱۹- پ: - و	۲۰- ل: - گرد	۲۱- ل، پ: + و

زمانی چون گذشت از خواهش آب  
دگر گفت ای به خوبی فتنه انگیز  
که شد نزدیک کز سوزِ نهانم  
مبادا شعله‌ام در خرمن افتد  
و در جای دیگر که ایاز مدارا و تملق محمود نموده گوید (۲۸):

دو (۲۹) جا بر مرد عاشق عرصه تنگ است  
یکی آنجا که یار عشوه (۳۰) آئین  
دوم (۳۲) جایی که از معشوق یکرنگ  
فدای (۳۳) نازنینان، جان عاشق  
و در تعریف چشمه (۳۴) آب گفته:

ز بیداد تموز و گرمی دی  
گیاهی کاندران (۳۵) نشوونما کرد  
خورد گر غوطه در وی جرم خورشید

فقیر آرزو گوید که چون زکر مثنوی محمود و ایاز در میان آمده از مثنوی خود هم (۳۷) که در (۳۸) قصه محمود و ایاز است برنگارد. چون مدتی گوش صامعه (۳۹) به شنیدن طنطنه اشعار ملا زلالی خوانساری (۴۰) پر شده بود زبان ناطقه را رخصت (۴۱) یک انگشت عسل چشیدن از هر مصرعش دادیم (۴۲) اما ذایقه فهم اکثر به مرارت نفهمیدگی (۴۳) رو درهم می‌کشید و نیز سر سخنهایش نامربوط (۴۴) و (۴۵) تمهید (۴۶) ابیات و حکایات نامضبوط یافت و سببش بعضی گویند که اصل مسوده ملای مذکور به سبب غلط فهمی نساخ درهم و برهم گشته (۴۷) و تغییر و تبدیلی که (۴۸) مرسوم روزگار است در آن راه یافته لیکن هرگاه دقت را کار فرمودیم در مصرع اکثر ابیات بلکه الفاظ مصارع را با هم دور از ربط دیدیم. ماشاءالله این را چه توان گفت چون میرحسین سبزواری که از مدتی توطن کشمیر

- ۲۲- ل: از  
۲۳- ل: گوید  
۲۴- ل: چو  
۲۵- ل: ریخت  
۲۶- پ: نقش  
۲۷- ل: حض  
۲۸- ل: - گوید، + از اوست  
۲۹- ک: چو  
۳۰- ل: عشق  
۳۱- ل: که هم درند و هم درمان عشق  
۳۲- ل: - دوم جای که از معشوق یکرنگ  
۳۳- ل، پ: - چشمه  
۳۴- ل، پ: - هم  
۳۵- ل، پ: کاندرو  
۳۶- ل: طور  
۳۷- ل، پ: - در  
۳۸- ل: خونری  
۳۹- ل، پ: - تمهید  
۴۰- ل: + همی دید ابیات، پ: همی دید و ابیات  
۴۱- پ: به رخصت  
۴۲- ل، پ: - داریم  
۴۳- ل، پ: - نفهمیدگی  
۴۴- ل، پ: - تمهید  
۴۵- ل: + همی دید ابیات، پ: همی دید و ابیات  
۴۶- ل، پ: - گشته  
۴۷- ل، پ: - گشته  
۴۸- پ: - که

اختیار کرده ابیات آن را به قدری<sup>(۱)</sup> مربوط نموده<sup>(۲)</sup>. ملا طغرا دیباچه‌ها بر «سبعه سیاره» او که اقالیم هفتگانه<sup>(۳)</sup> سخن است نوشته و همین عذر خواسته و حق همان است که سابق نوشته آمد. لهذا میرزا ابراهیم ادبم پسر میرزا رضی اریتمانی که از شعرای قرارداده ایران است چند بیتی از مثنوی محمود<sup>(۴)</sup> و ایاز زلالی انتخاب نموده در مثنوی خود آورده و دیگر ابیات را بنا بر بزرگی تعرض ننموده. حاصل کلام پاره‌ای از مثنوی محمود و ایاز خود که مسمی است به «سوز عشق» به طریق انموذج می‌نگارم و از سخن فهان چشم<sup>(۵)</sup> انصاف<sup>(۶)</sup> دارم، در بیان نیرنگ ظهور گفته‌ام<sup>(۷)</sup>:

زبان گردید اگرچه بال<sup>(۹)</sup> طاوس  
زبان گو باش کلک موی نقاش

که گردد تهنیت‌خوان مرگ فرهاد  
غبارم کاسه لیس هر حبابست

تجدد داشتی امثال سایه  
چو زاغ آشیان گم کرده می‌گشت<sup>(۱۴)</sup>

فلک را سایه‌اش کابوس گردید  
بود خورشید محشر نیزه‌دارش

الغرض این مثنوی چهارهزار بیت و کسری<sup>(۱۵)</sup> و بهمین و تیره بعد مطالعه کیفیت آن ظاهر می‌شود. زیاده نوشتن اطناب است و پاره‌ای شاید در احوال زلالی هم<sup>(۱۶)</sup> بیاید. آدمم بر سر مطلب یوالقلی انیسی خیلی خوش فکر و معنی‌یاب است. اگرچه در زی امرا و سپاهیان میزیست اما به عشق سخن بلند آوازی داشت<sup>(۱۷)</sup> و از دنیا داران آن وقت منتخب<sup>(۱۸)</sup> لطف خانانانی بود و کفی به شرفاً هذا ماینتخب من قصایده:<sup>(۱۹)</sup>

بانگ می‌زد که یا اولی الابصار  
کیسه پردار<sup>(۲۰)</sup> ابله و طرار

نیامد<sup>(۸)</sup> در بیان نیرنگش افسوس  
نگردد<sup>(۱۰)</sup> صورت احوال او فاش  
و<sup>(۱۱)</sup> در مناجات عارفانه گوید:

دلَم را کن به نوعی از غمت شاد  
ز فرط تشنگی<sup>(۱۲)</sup> حالم<sup>(۱۳)</sup> خرابست  
و در تعریف اسپ گوید:

ز جستن جستن آن فتنه مایه  
ز جستن جستن او سایه در دشت  
و در تعریف فیل گفته:

سیه مستانه در هر جا خرامید  
زمانه می‌شود هرگه سوارش

عاشقی را سر بریده ز دار  
عشق رندیست سخت چابک دست

۲- ل، پ: هنگامه

۵- ل، پ: چشم

۸- ل، پ: نماید

۱۱- ل: و

۱۴- پ: + ز جستن... می‌گشت

۱۷- ل، پ: داشته

۲۰- پ: بردار

۲- ل: نمود

۴- پ: «محمود ایاز... در مثنوی» را ندارد

۷- پ: + از اوست

۱۰- ل، پ: مگر در

۱۲- پ، ل: جانم

۱۶- پ: هم

۱۹- از غزلیات او

۱- پ: به قدر

۶- ل، پ: انتظار

۹- پ: بال

۱۲- ل، پ: بستگی

۱۵- پ: کثریست

۱۸- پ: به منتخب



پشت اين شير نر، مزار مزار  
 بي قرار است چون خويطه مار  
 كو حريفى كه بشكنيم<sup>(۱)</sup> خمار  
 همچو مى در عروقِ باده گسار  
 وى پریشانى سر و دستار  
 خفته در غوطه<sup>(۲)</sup> هاى بوتيمار  
 بر شده با سر بریده بدار<sup>(۳)</sup>  
 سرگشته تر از قافله يابند حرم را  
 مشكل كه ببينيم دگر ما و تو هم را  
 رخصت بده اما مشنو درد<sup>(۵)</sup> دلم<sup>(۶)</sup> را  
 در آتشم بنشان و به دشمنان منشين  
 كس چرا مژده نروز به زندان آرد  
 كلفت روز به شب خواب پریشان آرد

صرصر مهرش اگر حمله به دوران آرد

بس كه شد جسم مصيبت زده<sup>(۱۶)</sup> ها خاك آنجا  
 هر كسى تا ننمايد جگر چاك آنجا  
 به دوستان برسائيد<sup>(۱۹)</sup> داستان مرا  
 زمانه كرد قفس بر من آشيان<sup>(۲۰)</sup> مرا  
 كنون خموشى من بنگر و خزان مرا  
 اميد<sup>(۲۲)</sup> باد سحر نيست گلستان مرا  
 پيوند مكن زاب دهن شيشه ما را

پى اين از دره، مپوى مپوى  
 دل ز اندیشه هاى گوناگون  
 خوش صباحيست ساقى است بهار  
 بخراميم در گلستانها  
 برس اى رونق هواى بهار  
 رفته در ناله هاى بلبل مست  
 در شده با دل شكسته به خون  
 حجاج سر كوى تو در وادى حرمان  
 راه عجبى پيش گرفتيم انيسى  
 فرياد رسا گر<sup>(۲)</sup> گله سر كنم از شوق  
 محبت<sup>(۷)</sup> است و همين<sup>(۸)</sup> غيرتى براى<sup>(۹)</sup> خدا  
 خبر گل مرسائيد<sup>(۱۰)</sup> به مرغان اسير  
 گر<sup>(۱۱)</sup> پس از مرگ هم آسوده نباشم چه عجب  
 (در مدح گفته)<sup>(۱۲)</sup>:

شود آميخته مستقبل و<sup>(۱۳)</sup> ماضى با<sup>(۱۴)</sup> هم  
 من غزلياته<sup>(۱۵)</sup>:

سبزه در كوى تو در كسوت ماتم رويد  
 مرهم<sup>(۱۷)</sup> زخم هم از زخم كند كاش طبيب  
 زمانه دشمن من كرد دلستان<sup>(۱۸)</sup> مرا  
 شكسته بال برون آمدن ز بيضة خود  
 چمن چمن ز حديثم شكفته گل دیدى  
 هنوز غنچه پارينه<sup>(۲۱)</sup> بر نهال من است  
 ناصح نشود زخم دل از حرف تو بهتر

۳- ك: برار

۶- ل، پ: الم

۹- ل: به راهى

۱۲- از نسخه هاى ل، پ اضافه شد

۱۵- پ: غزليات

۱۷- ل: - مرهم زخم ..... چاك آنجا

۲۰- پ: آستان

۲- ل، پ: غصه

۵- ل، پ: + و

۸- پ: - همين

۱۱- پ: گه

۱۴- ل، پ: - با

۱۹- پ: نرسائيد

۲۲- پ: اميدوار

۱- ل، پ: بشكنم

۴- ل، پ: در

۷- ل: محتسب

۱۰- ل: برسائيد

۱۲- از نسخه پ اضافه شد

۱۶- ك: زدها

۱۸- ل، پ: مهربان

۲۱- پ: بارتبه

گرچه عالم نیست جز گامی به پای لنگ ما  
فروغ شعله زبون شد چراغ عالم را  
دریغ فصل خزان بود باغ عالم را  
غریب شهر شما بود خاکسار شما  
اثر نماند دعاهاهی مستجاب مرا  
که عفو نیز گناهی بود به مذهب ما  
بهر سبب که شوم کشته ماجرا با تست  
به خاصیت شجر طور زان زمین برخاست<sup>(۵)</sup>  
هرکه با عشق آشنا شد هیچ جا بیگانه نیست  
هر قطره خون که رفت غمی جای آن گرفت

## رباعی

گو می و<sup>(۹)</sup> مطرب بیار آنکس که با ما دشمنست  
هرکه اینجا می نماید دوست آنجا دشمنست  
هرجا که دل ما کشد آنجا حرم ماست  
وصل شیرین داد اما شور<sup>(۱۱)</sup> فرهادش نداد

## رباعی

سیل از برابر آمد و خصم از قفا رسید  
ظاهر نشد که زخم جفا بر کجا رسید  
که می دارد نهان استغفرالله از خدای خود  
که آب حسرتش در دیده نومیدانه می گردد

## رباعی

صراحی هر طرف می غلظد و پیمانان می رقصند  
که جاننش<sup>(۱۳)</sup> رفته و چشمش در آتش خانه می رقصند  
که گل رخت سفر بسته است و<sup>(۱۴)</sup> بلبل خانه می سازد  
پس از ما کار<sup>(۱۵)</sup> صد بیچاره این افسانه می سازد

رفتن از خاک درت ما را ز عالم رفتن است  
کنون که نوبت پروانگی به ما برسید<sup>(۱)</sup>  
غریب نغمه سرای به عالم آمده بود  
کسی به حال<sup>(۲)</sup> انیسی نظر نکرد دریغ  
خدای من نه تویی لیک تا تو برگشتی  
نظر به جرم مینداز گر<sup>(۳)</sup> ز اهل دلی  
به تیغ آن مژه باری شهید کن چون من  
شهید تیغ تجلی<sup>(۴)</sup> بهر زمین که فتاد  
عاشق اندر دیر رهبانست<sup>(۶)</sup> و<sup>(۷)</sup> در مسجد امام  
گفتم<sup>(۸)</sup> به گریه ترک غم او توان گرفت

راز ما را نغمه جاسوس است و صهبا دشمنست  
پند مشفق دلکش است اما نه در سودای عشق  
ما حاجی دیریم و خراباتی مسجد  
خسرو از اقبال خود راضی چسان باشد که بخت

بگریختم ز عقل و سزا یافتم ز عشق  
از بس که غرقه بود به خون کشته غمش  
مکن اندیشه راز خود بگو با مبتلای خود  
وداع عمر نزدیک است پنداری انیسی را

ز من تمکین مجو ساقی در این مجلس که از<sup>(۱۱)</sup> مستی  
چو<sup>(۱۲)</sup> بینی شعله ای را مضطرب آتش پرستی دان  
مرا درد محبت از چمن بیگانه می سازد  
تو گر با من نسازی می کشی چندی ملال اما

- ۱- ل، پ: نرسید  
۲- ل: به خاک  
۳- ل: گه  
۴- پ: تسلی  
۵- پ: برخواست  
۶- پ: پنهانست  
۷- پ: - و  
۸- ل، پ: هر قطره... گفتم به گریه...  
۹- پ: ل: سوز  
۱۰- پ، ل: سوز  
۱۱- ل: در  
۱۲- ک: نی  
۱۳- پ: - و  
۱۴- پ: - و  
۱۵- ل: صد کار تا بیچاره

گر بیفشارند از خاکسترم خون می چکد  
 که سر ز سجده و دست<sup>(۱)</sup> از دعا نگهدارد  
 حیف از زبان<sup>(۳)</sup> که بال کبوتر نمی شود  
 که اگر بال و پرش سوخت، دلش برجا بود  
 صبح<sup>(۹)</sup> بی شام نصیب تو و برعکس از ماست  
 آنکه از مجلس ما رفت برون غوغا بود<sup>(۱۰)</sup>  
 چو بی وفایی گل دید در خروش آمد  
 مهربانی های آغاز محبت را چه شد  
 فکر کار خود کن ای بی درد غیرت را چه شد  
 اسیر و بوالهوس از هم جدا توانی کرد  
 نشان پای مسافر دلیل<sup>(۱۳)</sup> راحت<sup>(۱۴)</sup> بس  
 چون سایل حریص عطای کریم خویش  
 که خود به دزد سپارد متاع خانه خویش  
 که در<sup>(۱۵)</sup> برون قفس بیند آشیانه خویش  
 مگر ز هم نفسی بشنوم فسانه خویش  
 گر کشته می شویم تظلم نمی کنیم  
 مکن<sup>(۱۶)</sup> این کار که من کردم و نقصان کردم  
 عاقبت بردم، و قفل در زندان کردم  
 شرط است که شادی نخرم<sup>(۱۹)</sup> غم

دارم از شمشیر او زخمی که بعد از سوختن  
 بلند همتی از دوست می رسد به مراد  
 قاصد ادای نامه تواند نه<sup>(۲)</sup> عرض شوق  
 امشب از جرأت پروانه چنین پیدا بود<sup>(۴)</sup>  
 ای مه<sup>(۵)</sup> از تو چه دیدند<sup>(۶)</sup> که از روز<sup>(۷)</sup> نخست<sup>(۸)</sup>  
 چشم بد دور که شب تا سحر از مستی عشق  
 ز جور<sup>(۱۱)</sup> خار<sup>(۱۲)</sup> زبان بسته بود مرغ چمن  
 جان من ترک وفا کردی مرّوت را چه شد  
 یاربا دشمن انیسی باز سرگرم وفاست  
 دو روز با همه کس گر جفا توانی کرد  
 چو هر طرف که روی منتهای ره در اوست  
 لطف تو را ز هم نفسان می کنم نهان  
 به غمزه تو سپردیم دین و دل چو کسی  
 دلم به یاد وصال تو مضطرب مرغیست  
 به جان دوست که از حال خود نیم آگه  
 ما درد دل ز ننگ ترحم نمی کنیم  
 از هنر کام روا نیست کس ای دل زنهار  
 این دل سخت که در<sup>(۱۷)</sup> هیچ گلستان نگشود  
 در رشته<sup>(۱۸)</sup> بازار تو دادند ز هم لیک  
 نفروشم<sup>(۲۰)</sup>

### رباعی

کاری کنم و فایده کار ندانم<sup>(۲۳)</sup>  
 تا محنت مرغان گرفتار ندانم

آن نیست<sup>(۲۱)</sup> که قدر ستم یار ندانم<sup>(۲۲)</sup>  
 بر بلبل من نغمه جانسوز حرامست

- |               |               |              |
|---------------|---------------|--------------|
| ۱- پ: درست    | ۲- ل، پ: به   | ۳- ل: نهان   |
| ۴- ل، پ: شد   | ۵- پ: مسیح    | ۶- پ: دیدن   |
| ۷- ل: روی     | ۸- ل: بخت     | ۹- ل، پ: + و |
| ۱۰- ل، پ: کرد | ۱۱- پ: خو     | ۱۲- پ: خا    |
| ۱۳- پ: زلنگ   | ۱۴- پ: + و    | ۱۵- ل، پ: از |
| ۱۶- پ: مگر    | ۱۷- ل، پ: از  | ۱۸- ک: رسته  |
| ۱۹- ل: بخرم   | ۲۰- ل: بفروشم | ۲۱- ل: منت   |
| ۲۲- پ: ندارم  | ۲۳- ل: ندارم  |              |

ایامی که بی اعتدالی<sup>(۱)</sup> از<sup>(۲)</sup> انیسی به وقوع آمده بود و خانخانان او را از چشم انداخته بلکه به زندان فرستاده، غزلی گفته که این دو بیت از آن است:  
 پس از عمری خطای رفت بر کیش وفا اکنون<sup>(۳)</sup>  
 جنونم را مداوا قید بود آن لطف هم کردی  
 رشک دارم بر قبولی ذره کز خواری مرا  
 خاطر به فکر کارِ دگر بود ناصحا  
 گر دل به ذوق عاشق خلوت نشین دهی  
 حرفی گر<sup>(۵)</sup> از رموزِ محبت بیان کنم  
 با کفر خود بساز انیسی و دم مزین  
 (این چند رباعیات نیز از اوست)<sup>(۶)</sup>:

عبادت‌های چندین ساله می‌باید قضا کردن  
 مرا اکنون به درد خویش می‌باید رها کردن  
 باید<sup>(۴)</sup> از خورشید خود چون سایه پنهان زیستن  
 معذور دار اگر نشنیدیم پند تو  
 صد جان برای یک نفس واپسین دهی  
 فتوی به کفر زاهد خلوت نشین دهی  
 تو کیستی که رونق بازار دین دهی

## رباعی

در آتشم افکنید<sup>(۹)</sup> و آبم ندهید<sup>(۱۰)</sup>  
 با اوست حدیثِ دل جوابم ندهید<sup>(۱۱)</sup>

من مست محنتم<sup>(۷)</sup> شرابم ندهید<sup>(۸)</sup>  
 گر شکوه کنم و گر عتاب آغازم

## رباعی

بار دل<sup>(۱۳)</sup> آزرده به گردن دارید  
 بر هر که نه‌مرده<sup>(۱۷)</sup> است شیون دارید

ای قوم که شعله وقف<sup>(۱۲)</sup> خرمن دارید  
 بر هر (چه)<sup>(۱۴)</sup> نرفته است<sup>(۱۵)</sup> افسوس خورید<sup>(۱۶)</sup>

## رباعی

نی نیک پذیرند و نه بد بگذارند  
 ترسم مرا به حال خود بگذارند

روزی که ره قبول و رد بگذارند  
 دوزخ نبود جزای بدکاری من

## رباعی

اخلاص کراهست و تولا کفر است  
 این طرفه که نقل کفر از ما کفر است

در طالع من قبول دلها کفر است  
 کفر دگران قبول طاعت دارد

از ترجیع‌بند اوست که دو بیت را دوجانبه ترجیع کرده و این از<sup>(۱۸)</sup> غرابت خالی نیست.  
 (این گفته از اوست)<sup>(۱۹)</sup>:

- |                                      |                        |                |
|--------------------------------------|------------------------|----------------|
| ۱- ل: بی اعتدال                      | ۲- ل، پ: - از          | ۳- ل: کردن     |
| ۲- ک، ل، ن: یابد، از نسخه پ نوشته شد | ۷- پ: محنتم            | ۵- پ: که       |
| ۶- از نسخه پ اضافه شد                | ۱۰- پ: مدهید           | ۸- پ: مدهید    |
| ۹- ل، پ: افکند                       | ۱۲- بار دلی، ل: بادی   | ۱۱- پ: مدهید   |
| ۱۲- پ: وقت                           | ۱۶- ل، پ: خورند        | ۱۴- ک، ل: - چه |
| ۱۵- ل، پ: دست                        | ۱۹- از نسخه پ اضافه شد | ۱۷- ل: بمرده   |
| ۱۸- پ: در                            |                        |                |

هر دوست که می‌گریزد از دوست  
 ای کاش که باز<sup>(۱)</sup> پس توان رفت  
 بی تخم و نهال گل نروید  
 ما<sup>(۵)</sup> تاب جفا<sup>(۶)</sup> و جور داریم  
 از غم<sup>(۷)</sup> دل ما نمی‌گریزد  
 با مرغ سحر نظیر گفتم  
 گفتا که بخش تو هم از این می  
 شب‌نالۀ عاشقان شنیدی  
 بنشینم و نغمه کنم ساز  
 ننگ است عداوت ذلیلان  
 از گفته خویشت شرمی ای<sup>(۱۰)</sup> دل  
 کز غم دل ما نمی‌گریزد  
 گر مردن و درد دل نگفتن<sup>(۱۱)</sup>  
 بنگر که چه روز باید دید  
 گویم سبب حیات من کیست  
 این دو بیت از مثنوی محمود و ایاز اوست:

<sup>(۱۳)</sup> شکار افکن شود چون نوغزالی  
 نگاهی چون کمنداناناز گردد

بیگانه مخوان که آشنا اوست  
 از عمر هر آنچه رفته پی<sup>(۲)</sup>، دوست  
 اما<sup>(۳)</sup> گل عاشقی<sup>(۴)</sup> که خودروست  
 چندان که نگار ما جفا جو است  
 این زخم به تیغ می‌ستیزد  
 کز ناله دلت گرفت مخروش  
 تا خامشیت شود<sup>(۸)</sup> فراموش  
 من بعد بران سرم که چون دوش  
 کز<sup>(۹)</sup> پرده برون نیاید آواز  
 گر دوست نداریم مکن خوار  
 ما از تو شنیده‌ایم صد بار  
 این زخم به تیغ می‌ستیزد  
 دانم<sup>(۱۲)</sup> که خوشست در مذاقت  
 کز همچو تویی شوم جدا من  
 گر شرم ندارم از خدا من

نماند شیرمرغ را مجالی  
 بلا بوسد<sup>(۱۴)</sup> زمین و<sup>(۱۵)</sup> بازگردد

**نور محمد انور تخلص:** لاهوری است و با شیخ فیروز، منشی سعدالله خان وزیر اعظم شاه جهان در مناظره‌ای که او را با شیدا دست به هم داده شریک بود. تقی اوحدی ستایش بسیار نموده<sup>(۱۶)</sup> و بیش از حد او را ستوده چنانکه گوید: دو مصراعش دُری است دو لختی از فرادیس معانی و فاصله بینهما جدول آب زندگانی. از اوست:

در این حدیقه بهار و خزان هم‌آغوش است  
 شدم مقیم نهان خانه‌ای که بر در او  
 زمانه جام به دست و جنازه بر دوش است  
 به خلقی نه<sup>(۱۷)</sup> پسندند<sup>(۱۸)</sup> چشم محرم را

- |                               |                        |                  |
|-------------------------------|------------------------|------------------|
| ۱- پ: بارش                    | ۲- پ: بی               | ۳- پ: الا        |
| ۴- ل، پ: دوستی                | ۵- ل: ما تاب جفا و جور | ۶- پ: + و        |
| ۷- ل: از غم دل... در مذاقت    | ۸- پ: نمود             | ۹- پ: از         |
| ۱۰- پ: از                     | ۱۱- پ: بگفتن           | ۱۲- پ: دایم      |
| ۱۲- پ: - شکار افکن... بازگردد | ۱۴- ل: بوس             | ۱۵- ل: - و       |
| ۱۶- ل: نمود                   | ۱۷- ل، پ: - نه         | ۱۸- ل، پ: پسندید |

آنجا که نقش<sup>(۱)</sup> دوست ز رخ پرده افکند  
برهن از فیض بت، پیغمبر از اعجاز گفت  
مولانا آهنگ: از یزد است. معاصر تقی اوحدی است و به هند آمده. از اوست:

گر دست دهد دولت دیدار ای دل  
تا حشر دگر دامنش از دست مده  
دیدار پری رُخی وفادار ای دل  
ز نهار ای دل، هزار ز نهار ای دل

میر افسر: نامش محمدعلی است. پسر میرسنجر بن میرزا<sup>(۳)</sup> رفیع‌الدین حیدر معتمای کاشی است. نصرآبادی گوید سیدالعارفین نام اوست<sup>(۴)</sup> ظاهراً لقب<sup>(۵)</sup> او باشد<sup>(۶)</sup>. قدری از اشعارش اواخر دیوان میرمعصوم، عموی او دیده شد. آنچه از آن دریافته<sup>(۷)</sup> شد آن<sup>(۸)</sup> است که طبعش خالی از مذاق سخن نیست. اتفاقاً بیست و چند سال، پیشتر یکی از مردم<sup>(۹)</sup> در شاه جهان‌آباد دهلی دیده شده<sup>(۱۰)</sup> که محمدعلی نامش بود و افسر تخلص می‌کرد. به طرف بنگاله رفت دیگر خبرش معلوم نیست. شعر هم مربوط می‌گفت لیکن این وقت یاد نیست. از میرافسر کاشی مذکور:

بیستون را می‌کند گلگون ز خون کوهکن  
در گلستان قفس ما تخم افغان کشته‌ایم  
کس نیارد در بر ما لاف استعداد زد  
شعله‌طور و شرار تیشه از یک عالم‌اند  
گرفته تا دل صد چاک را هوس به دو دست  
کسی که پاس مراد دو کون می‌دارد  
کسی که تشنه لب لعل یار می‌گردد  
خوش آن کو غنچه‌سان با گل‌عداری همنشین باشد  
آگاه ز نیک و بد اوضاع جهان باش  
تا<sup>(۱۳)</sup> لب بی‌آهنین شگفت نگشای  
ز نهار مده شیوه افتادگی از دست<sup>(۱۴)</sup>  
قانون گهر<sup>(۱۵)</sup> سنج<sup>(۱۶)</sup> عرفی است که  
بایست<sup>(۱۷)</sup>  
هرگه که<sup>(۱۸)</sup> یاد آن قد و آغوش کرده‌ام

عشق گر خواهد آبی بر رخ کار آورد  
خارخار عشق ما آخر گلی بار آورد  
تخته طفل این دبستان بر سر استاد زد  
آن به کوه افتاد و این بر خرمن فرهاد زد  
چو کودکیست که چسبیده<sup>(۱۱)</sup> با قفس به دو دست  
برهنه‌ایست که پوشیده پیش و پس به دو دست  
شراب در قدحش ناگوار می‌گردد  
صراحی در بغل جام می‌اش در آستین باشد  
با بحر به<sup>(۱۲)</sup> نرمی رو و با کوه گران باش  
چون غنچه سراپا گره کاربان باش  
گر مرحله پیمای شوی ریگ روان باش  
افسر همه جا معتقد این سخنان باش  
خود را به راستی که فراموش کرده‌ام

- |                             |                             |             |
|-----------------------------|-----------------------------|-------------|
| ۱- پ: - نقش                 | ۲- ل: آفریده‌گار            | ۳- پ: میر   |
| ۴- ل: از اوست               | ۵- پ: نقیب                  | ۶- پ: شد    |
| ۷- ل، پ: دریافت             | ۸- پ: از آن                 | ۹- ل: + یکی |
| ۱۰- ل: شد                   | ۱۱- خسبیده                  | ۱۲- پ: - به |
| ۱۳- پ: - تالب... کاربان باش | ۱۴- پ: - ز نهار... روان باش | ۱۵- پ: گهری |
| ۱۶- پ: سخن                  | ۱۷- پ: با تست               | ۱۸- ل: - که |

**میرزا ابراهیم ادهم تخلص:** خلف الصدق میرزا رضی ارتمانی به زیور فضل<sup>(۱)</sup> آراسته. در بدیهه کمال رسایی داشت. شورشی در مزاجش بود که از ارتکاب مناهی ملاحظه نداشت<sup>(۲)</sup>. به هند آمده پادشاه و امرا بسیار احترام او<sup>(۳)</sup> می کردند. خیلی شوخ و خیره و طیره بود<sup>(۴)</sup>.

**نقل<sup>(۵)</sup>:** شبی میرزا<sup>(۶)</sup> به خانه عزیزی مهمان می شود و او خدمتکاری مقبول داشت. بعد انقضای مجلس میرزا به رختخواب خود رفته خوابید و خدمتکار<sup>(۷)</sup> مذکور به جای خوابید<sup>(۸)</sup>. میرزا خواست که به<sup>(۹)</sup> او خیانتی کند. پای یکی را گرفت. قضا را آن شخص دیگر برآمد و گفت که: «میرزا من فلانه کسم» میرزا خجل شده آهسته به جامه خواب خود خوابید<sup>(۱۰)</sup>. بعد<sup>(۱۱)</sup> ساعتی باز برخاست و در صدد<sup>(۱۲)</sup> همان عمل شد و پای یکی را برداشت اتفاقاً آن هم همان شخصی<sup>(۱۳)</sup> بود که سابق بر او این<sup>(۱۴)</sup> آفت رسیده<sup>(۱۵)</sup> (بود)<sup>(۱۶)</sup> او باز فریاد کرد که: «میرزا (من) همان کسم» و از آنجا<sup>(۱۷)</sup> جای دیگر رفته خوابید. میرزا همین وتیره چند کورت برخاست و در اماکن مختلفه پای همان کس را می گرفت و او فریاد می کرد<sup>(۱۸)</sup>. آخر مرتبه که میرزا بی دماغ شد گفت: «کیدی مگر هزار پایه ای؟» الغرض ادهم از آدمیزادگان ایران است. در عهد آدم شناسی شاهجهانی به هند آمده شعر بسیار خوب می گفت. دیوان مختصری دارد خیلی متین و رنگین. ساقی نامه دارد بسیار شورانگیز، خصوصاً چند قطعه از آن که نهایت خوب فرموده است (نوشته آید)<sup>(۱۹)</sup> از اوست:

از روی گرم خود بط می را کباب کن  
خود رابه یک پیاله گل آفتاب کن  
دلم را زلف حلقه حلقه او دربه<sup>(۲۲)</sup> در دارد<sup>(۲۳)</sup>  
من از دلی کی خبر دارم، دل از من کی خبر دارد  
امروز به جمعیت ما سلسله ای نیست  
از بوی تو، از رنگ تو، از خوی تو پیدا است

ساقی دمید صبح، قدح پر شراب کن  
زان پیشتر که یاسمن صبح<sup>(۲۰)</sup> بشکفد  
برهم زاده ای کو زلف و<sup>(۲۱)</sup> کاکل تا کمر دارد  
دلی نگذاشتی با من مرا نگذاشتی<sup>(۲۴)</sup> با دل  
در موج پریشانی ما فاصله ای نیست  
هر فیض که در حسن گل و لاله و شمع است

### رباعی

ما جز قدح می به تحمل نزنیم      خصم ار همه خار است به او گل نزنیم

- |                               |                     |                      |
|-------------------------------|---------------------|----------------------|
| ۱- ل، پ: فضایل                | ۲- پ: داشت          | ۳- ل: - او           |
| ۴- پ: + از اوست               | ۵- ل، پ: لطیفه      | ۶- ل: میرزا شبی      |
| ۷- پ: خدمتکاری                | ۸- ل، پ: - خوابید   | ۹- ل: به             |
| ۱۰- پ: خوابیده                | ۱۱- پ: + از         | ۱۲- پ: شد، ک: سدد    |
| ۱۳- پ: شخص                    | ۱۴- پ: رفته بود     | ۱۵- پ: این آفت رسیده |
| ۱۶- از نسخه ل اضافه شد        | ۱۷- ل: در آن        | ۱۸- ل: زد            |
| ۱۹- از نسخه های ل، پ نوشته شد | ۲۰- پ: + و          | ۲۱- ل: - و           |
| ۲۲- ل، پ: به درد              | ۲۳- ل: آورد، پ: آرد | ۲۴- پ: بگذاشتی       |

بر ما هر چند تیغ تغافل<sup>(۱)</sup> بزنند  
 بر لشکرِ خصم جز تغافل نزنیم  
 (این چند رباعی از اوست)<sup>(۲)</sup>:

## رباعی

در مدرسه یک حرف ترا<sup>(۳)</sup> حالی نیست  
 این جور کثیت غیر حمالی<sup>(۴)</sup> نیست  
 هر چند که سینه تو از علم پُر است  
 آخوند بیا که شیشه هم خالی نیست

## رباعی

زاهد ز می ناب نخواهیم گذشت  
 هر چند که این آب گذشت از سر ما  
 خدا که خواری اهل وفا نخواسته باشد  
 از سینه دلم گم شده تهمت به که بندم  
 از ساقی نامه اوست:

بهار است نامراد<sup>(۶)</sup> ادهم مترس  
 اگر تیغ بازد تو ساغر بکش  
 ازین رعد و برق دمام مترس  
 قدح را سپر ساز و بر سر بکش

## رباعی

من ادهم سالک فلک سیر توام  
 ننی من و تو نیست، میان من و تو  
 وز دردکشان گوشه دیر توام  
 من بی تو چرا بیخودم از غیر توام

## رباعی

اوصاف علی(ع) به گفت و گو ممکن نیست  
 من ذات علی بوالعجبی<sup>(۷)</sup> نشناسم  
 گنجایش بحر در سبو ممکن نیست  
 اما دانم که مثل او ممکن نیست

## رباعی

یارب برسان حقی که باطل ببرد<sup>(۸)</sup>  
 یا برهانی که دل رشک برهاند  
 راهی بنما که پی منزل ببرد<sup>(۹)</sup>  
 یا تصفیه<sup>(۱۰)</sup> که زنگ<sup>(۱۱)</sup> از دل ببرد<sup>(۱۲)</sup>

## رباعی

در روز وداع تو که درد افزاید  
 من خود نتوانم آید از ضعف، ولی<sup>(۱۳)</sup>  
 همراه تو گه بدرقه ای می باید  
 یکدم بنشین که گریه<sup>(۱۵)</sup> ام می آید<sup>(۱۶)</sup>

- |                |                                    |              |
|----------------|------------------------------------|--------------|
| ۱- ل، پ: قاتل  | ۲- از نسخه پ اضافه شد              | ۳- ل، پ: مرا |
| ۴- ل: حالی     | ۵- ل، پ: در این خانه کسی راه ندارد |              |
| ۶- ل، پ: نامرد | ۷- پ: به واجبی                     | ۸- پ: نبرد   |
| ۹- پ: نبرد     | ۱۰- پ: تقیقه                       | ۱۱- پ: رنگ   |
| ۱۲- پ: نبرد    | ۱۲- ل: این بیت ندارد               | ۱۴- ل: دلی   |
| ۱۵- ل، پ: کشته | ۱۶- پ: باید                        |              |



ادهم بیگ ولد شاه قلی<sup>(۱)</sup> بیگ ترکمان: اجداد او در عهد شاه اسماعیل ماضی<sup>(۲)</sup> به منصب ترخانی سرفراز بودند. اوایل حال به مقتضای شباب در عاشقی محمدرضای قهوهچی<sup>(۳)</sup> به غایت شوخی و شیطاقتی به عمل آورده. اواخر<sup>(۴)</sup> صلاح ورزیده. ادهم تخلص دارد (گفته)<sup>(۵)</sup> از اوست:

صیاد را ز صید بود بیش اضطراب  
من بیقرار یارم، او بیقرار من

### رباعی

از خون جگر جام شرابی داریم<sup>(۶)</sup>  
از پاره دل طرفه کبابی<sup>(۷)</sup> داریم<sup>(۸)</sup>  
ما تیغ برهنه‌ایم در عرصه دهر  
با خشک لبی یک دم آبی داریم

خان زمان امانی تخلص: پسر خانانان<sup>(۹)</sup> مهابت‌خان. امان‌الله<sup>(۱۰)</sup> نامش بود. اول خانه زادخان

خطاب داشت. بسیار خوش‌گو پخته‌فکر است. ظاهراً شاگرد ملا مرشد یزدجردی است. چنانکه گفته<sup>(۱۱)</sup>:

این غزل را مرشد ما خام می‌کرد هنوز<sup>(۱۲)</sup>. از اوست:

من نه آن پروانه‌ام کز شعله خاکستر<sup>(۱۳)</sup> شوم<sup>(۱۴)</sup>  
ساده‌لوحی بین سرت گرم که با<sup>(۱۵)</sup> این انتظار  
عالمی گر عیب‌جو باشد امانی باک نیست  
چند خونابه<sup>(۱۸)</sup> ز دل متصل آید بیرون  
همچون کلیم دعوی پیغمبری کنیم<sup>(۱۹)</sup>  
رخصت حادثه از خوی تو می‌خواست فلک  
سالها درس خرد گفتم و بیهوده گذشت  
ای امانی اینقدر با چشم خون‌افشان بگو  
می‌رسی از ره نداری رنگ و بوی پیرهن

این چنین آتش‌لبی در بال و پر پیچیده‌ام  
وعده وصل از زبان چون تویی<sup>(۱۶)</sup> باور کنم<sup>(۱۷)</sup>  
ما به چشم دشمنان خود را تماشا کرده‌ایم  
وقت آن شد که دگر درد دل آید بیرون  
جام شراب گر یذبضای ما شود  
فتنه از قد تو پرسید که چون باید کرد  
چون امانی پس از این مشق<sup>(۲۰)</sup> جنون باید کرد  
گاه خالی، گاه پر، گاه نیمه، چون<sup>(۲۱)</sup> پیمان‌ه باش  
ای صباغ‌از مصر می‌آیی ره‌آوردی کجاست

### رباعی

خورشید به آه دل من می‌رقصد  
از ذوق خراش سینه هر ناخن من  
چون گل که ز باد در چمن می‌رقصد  
چون تیشه به دست کوهکن می‌رقصد

### رباعی

- |                   |                            |                      |
|-------------------|----------------------------|----------------------|
| ۱- پ: ولی         | ۲- پ: ماضی                 | ۳- ل: قهوهچی         |
| ۴- ل، پ: و آخر    | ۵- از نسخه ل اضافه شد      | ۶- پ: دارم           |
| ۷- پ: کتابی       | ۸- پ: دارم                 | ۹- ل: خانزاد         |
| ۱۰- پ: اما الله   | ۱۱- پ: + است، ل: + از اوست | ۱۲- پ: + نیز گفته    |
| ۱۳- ل، پ: خاکسترم | ۱۴- ل، پ: - شوم            | ۱۵- ل: انتظار یار من |
| ۱۶- ل، پ: تو      | ۱۷- پ: می‌کنم              | ۱۸- ل: خونابه        |
| ۱۹- ل، پ: کنم     | ۲۰- ل: بیش                 | ۲۱- ل: - چون         |

افضل طباطبایی اردستانی - میرزا ابراهیم - امینای یزدی مشهور به دقاق - اعجاز هراتی - (ملا محمد<sup>(۱)</sup> سعید اعجاز) - قاضی امین خوانساری - قاضی اسد - اوحی نطنزی - میرزا اسماعیل ایماء - محمدقلی آصف<sup>(۲)</sup> - ارسلان بیگ (ارسلان) - حاجی عبدالواسع اقدس - (میر محمد امین ادائی<sup>(۳)</sup>) - حسن بیگ انیسی اسیری - محمد حسین آشوب مازندرانی - ملا عبدالله امانی - افلاکی - احسنی خوانساری - میر آشوب - الفتی - میرزا شریف الهام اصفهانی - مقیمای احسان<sup>(۴)</sup> - سید کمال اسماعیل - امینای رشتی - ملا افسری<sup>(۵)</sup> - درویش احمد خوانساری - اسماعیل چربادقانی - اوجی شیرازی - امیر بیگ قصاب - ملا آثار - ملا افکار سمرقندی - اقدسی همدانی - شفیعی اثر علی کل - میر محمد احسن (ایجاد) - میرزا آگاه - ارجمند - سید غلام علی آزاد - شاه فقیر الله آفرین - قزلباش خان امید - شیخ حقیظ الله آثم - مؤتمن الدوله محمد اسحاق خان بهادر (اسحاق) - خلیفه ابراهیم<sup>(۶)</sup> مولانا احمد شیرازی سراج الدین علیخان آرزو

### باب الباء:

بوربها - قاضی بهاء الدین - بسحق اطعمه - بایسنقر میرزا - بابر بهادر - ظهیر الدین بابر - بدیعی - حکیم برتوی - خواجه<sup>(۷)</sup> عبدالله مروارید بیانی - بساطی سمرقندی - کمال الدین بنایی - بیرامخان - مولانا باباشاه<sup>(۸)</sup> باقر نجم ثانی - باقر خرده - بهرام میرزا - باقی کرمانی بدیع الزمان - بدیع الزمان نصرآبادی - بصیری - شیخ بهاء الدین - عبدالسلام بنائی - بنامی استرآبادی<sup>(۹)</sup> - عقیل بزمی<sup>(۱۰)</sup> بیاضی استرآبادی - باقی نهاوندی - باقی دماوندی<sup>(۱۱)</sup> محسن بهائی - بایندر خان - براندان بیگ برهمن - ابوالحسن بیگانه - حاجی شاه باقر - شاه باقری مشهدی - بیرحسین - میرزا باقر - میرزا باقر ایبک - برهان - باقی نائینی - باقر وزیر قورچی - بسمل - حاجی باقر - بقائی - مولانا باقر - باقر زرگر - باذل - بیدل - بیام - بینش<sup>(۱۲)</sup> - بیخود - برهمن - بیغم هندو - بیکسی - باقر - بهشتی.

### باب التاء الفوقانی:

تاج الدین عمر - تاج الدین رومی - تجلی کاشی - تشبیهی - تقی سبزواری - محمد تقی کاشی<sup>(۱۳)</sup> - تقی نیشابوری - آقاتقی - تقی اوحدی - میرزا تقی - تسلیم - باقر تابع - تسلی سبزواری - تجلی لاهیجی<sup>(۱۴)</sup> - محمد هاشم تسلیم<sup>(۱۵)</sup> - تقی - تائب کرمانی - تائب تفرشی - تائب بخاری - عبداللطیف خان تنها - (میرزا ابوتراب تراب<sup>(۱۶)</sup>) - حکیم سعید تنها - علی رضا تجلی - محسن تجلی - محسن تاثیر - میرحیدر تجرید - محمد توفیق<sup>(۱۷)</sup>.

۱- ل، پ: ندارد ۲- ل، پ: محمد علی آصف ۳- ل، پ: ندارد

۴- ل، پ: معمای احسن ۵- ل، پ: امیدی ۶- ل، پ: ندارد

۷- ل، پ: بنائی عبدالله ۸- ل، پ: ندارد ۹- پ: بنامی

۱۰- ل: ندارد ۱۱- ل، پ: بعد از باقی دماوندی، باقری هروی اضافه دارد.

۱۲- پ، ل: بعد از بینش بهزاد بیگ بنائی اضافه دارد

۱۳- پ، ل: تاج الدین همدانی اضافه دارد ۱۴- پ، ل: قاسم تجلی اضافه دارد

۱۵- پ، ل: محمد طاهر تسلیم ۱۶- پ: ندارد

۱۷- پ، ل: به جای محمد توفیق، ابوسعید تاهی آمده

## باب الثاء المثلثة:

حسین ثنائی - ملا ثاقب بخاری - مفاخر حسین ثاقب - محمد افضل ثابت<sup>(۱)</sup> - محمد عظیم ثبات.

## باب الجیم:

مولانا جلال الدین رومی - جمال الدین عبدالرزاق اصفہانی - جمال الدین محمد بن نصیر - مولوی جامی - جانی - جاروبی - جلال عضد - جلال طبیب<sup>(۲)</sup> - جلالی - (جلال الدین<sup>(۳)</sup> محمود) پیر جمال - ابراہیم میرزا جاہی - فضل اللہ جمالی - دزویش جاوید - جاکری - چاکر علیخان - نجفی بیگ جانی - جان بیگ - جدائی - جسمی - جعفر رازی - جلال الدین حسین - جمال کرباس - جمیلہ - عبدالکریم جم - جنونی - حاجی جعفرخان - جعفر بیگ - آصف خان جعفر - جلالا - میرزا جعفر - میرزا جلال - جمال الدین - جعفر معلم - علی جاوید - (جعفر طالقانی<sup>(۴)</sup>) - جعفر کاشی - میرزا مقیم جوہری - داراب جوہا - جلال الدین نیشابوری - عبدالرحیم جشی - ایوب بیگ جودت.

## باب الحاء المهملة:

ناصر خسرو حجت - اشرف الدین حسن - حمید الدین - حافظ شیرازی - حافظ حلوائی - (حافظ شربتی<sup>(۵)</sup>) حافظ مزاری - حاجی مغرب - حاجی فوطہ فروش - حاجی طباخ - سید حزنی - حسن دہلوی - (حسن متکلم<sup>(۶)</sup>) دیوانہ حسامی - بابا حسامی<sup>(۷)</sup> - (شیخ حسامی<sup>(۸)</sup>) - شاہ حسن - سلطان حسین میرزا - سید حکیمی طبیب - حسن ابدال - حیدر کلوخ - یادگار بیگ حالتی - قاسم بیگ حالتی - حامدی - حاجی بیگ قزوینی - حاتم کاشی - حاتم بیگ - حالی تبریزی - حالی یزدی - حکیم حانق<sup>(۹)</sup> - حاجی طہرانی (حجابی<sup>(۱۰)</sup>) - حرفی - حزنی - حسن بیگ - حسین خان - حیرتی کاشی - (حسابی<sup>(۱۱)</sup>) - خواجہ حسین - حضوری قمی - حقی خراسانی - حقی خوانساری - حیرتی کاشی<sup>(۱۲)</sup> - حیاتی گیلانی - (حاجی حسین خان<sup>(۱۳)</sup>) - حسین خان شاملو - حسین سیستانی - (حسین علی<sup>(۱۴)</sup>) - حیدر دہلوی - حزین لاهیجی - حسین بیگ<sup>(۱۵)</sup> مہدی حجت - میرزا حسین - آقاحسن - آقاحسین خوانساری - ملاحسن گیلانی - ملاحسن علی - حسن قلی - (میرحشمتی<sup>(۱۶)</sup>) ملاحسیب<sup>(۱۷)</sup> - محمد حسین ولد حکیم رکنہ - حسین بیگ<sup>(۱۸)</sup> - ولد ملاشانی تکلو - مقیمای حلمی - محمد علی حشمتی<sup>(۱۹)</sup> - حاتم بیگ ہمدانی - سید عبداللہ حامی<sup>(۲۰)</sup> - حجابی - حاجی محمد - حسامی دیوانہ - حیدر کاشی - حقیری تبریزی - حقیری

۱- ل، پ: اوحدی ثاقب اضافہ دارد	۲- پ: جلال الدین مشہور بہ جلال طبیب
۳- پ، ل: ندارد	۴- ل: ندارد
۵- پ، ل: ندارد	۶- پ، ل: ندارد
۷- ل: ندارد	۸- پ، ل: ندارد
۹- پ، ل: حکیم صادق	۱۰- پ، ل: ندارد
۱۱- پ، ل: ندارد	۱۲- پ، ل: حیرتی ماوراءالنہری
۱۲- پ، ل: حیرتی ماوراءالنہری	۱۳- پ، ل: ندارد
۱۴- پ، ل: ندارد	۱۵- پ، ل: حسین خان اضافہ دارد
۱۶- پ، ل: ندارد	۱۷- پ، ل: لالہ حسیب
۱۸- ل: ندارد	۱۹- ل: محمد علی جشی
	۲۰- پ، ل: سید عبداللہ حامی

هروی - حیدری<sup>(۱)</sup> - (حکیم بیگ حاکم<sup>(۲)</sup>) - حضوری<sup>(۳)</sup> - محتشم علیخان حشمت.

### باب الخاء المعجمه:

خاقانی - (خیاری<sup>(۴)</sup>) - خطیرالدین - عمر خیام - امیر خسرو - خواجو - (خیری<sup>(۵)</sup>) خلیفه سلطان - خان عالم - خلیل بیگ - شریف خازن - میرزا خلیل - خواجه علی - محمدامین خازی - (خضری لاری<sup>(۶)</sup>) - خضری قزوینی - خضری خوانساری - میرزا خصمی - باقر خلیل - خواجه کلان - (خلیل بیگ<sup>(۷)</sup>) - سید حسین خالص - خوشگو - خصالی - خروشی - خرمی - خواجه زاده کابلی - خیالی بخاری - (خیالی هروی<sup>(۸)</sup>) - خیالی خجندی - نظیر بیگ خادم - خان اعظم - خادمی لخصایی - خاطرری - (خاوری سمنانی<sup>(۹)</sup>) - خردی سمرقندی - خسروی - خلقی - خواری تبریزی - خواجگی رازی - خواجه حسان - ابراهیم خلیل - میرزا خلیل.

### باب الدال المهمله:

دقیقی - (حکیم دونقی<sup>(۱۰)</sup>) شمس داعی - دختر کاشغری - حکیم دیباجی - رکن الدین دعویدار دعوی تخلص<sup>(۱۱)</sup> - شاه داعی - داعی خراسانی<sup>(۱۲)</sup> - درویش دهکی - درویش روغن گر - مولانا دوست سبزواری - امیر دوست حسن - دیوانه عشق - داعی انجدانی - داعی همدانی - داعی اصفهانی - دخلی صفاهانی - درویش محمد - درویش حسین - دلیری - دیری - دوانی - میرزا داود<sup>(۱۳)</sup> - (قاضی داوری<sup>(۱۴)</sup>) ابوالفتح دوانی - درکی قمی - زین العابدین دانش - دولت خان - رضی دانش<sup>(۱۵)</sup> - (میر درد<sup>(۱۶)</sup>) - دانا کشمیری - حسن علی دستور - رفیع دستور - مصطفی خان دوری<sup>(۱۷)</sup>.

### باب الال المعجمه:

ذوالفقار شروانی - ذاتی - امینی ذوقی - ذوقی سمرقندی - ذوقی تونی - ذوقی اردستانی - محمدامین ذوقی - حیدر ذہنی - ملاذہنی<sup>(۱۸)</sup>.

### باب الراء المهمله:

ابوالقاسم رافعی - رشید وطواط - خواجه رشیدالدین - رضی الدین نیشابوری - رفیع الدین<sup>(۱۹)</sup> - رفیع الدین ابهری - رفیع الدین لبنانی<sup>(۲۰)</sup> - رکن الدین مسعود<sup>(۲۱)</sup> - رکن الدین حکیم - حکیم رودکی - روحانی - شیخ روزبہان - روحی شارسستانی - رازی - شرف رومی - رضایی هروی - (سیف الدین رجانی<sup>(۲۲)</sup>) -

۱- پ، ل: رفیع الدین حیدر اضافه دارد	۲- ل، پ: ندارد
۳- ل، پ: ندارد	۴- پ، ل: ندارد
۶- پ، ل: ندارد	۷- پ، ل: ندارد
۹- پ، ل: ندارد	۱۰- پ، ل: ندارد
۱۲- پ، ل: دائمی اضافه دارد	۱۳- پ: ندارد
۱۵- پ: درویش	۱۶- پ، ل: ندارد
۱۸- پ، ل: ذہنی غیر حیدر	۱۹- ل: ندارد
۲۱- ل: ندارد	۲۲- پ، ل: ندارد

رشید کازرونی - رشیدی - رحیم تبریزی - شرفالدین رضایی - رکنالدین صابین صفاهانی - روحی یزدی - روحانی<sup>(۱)</sup> - روحی هرموزی - ریاضی<sup>(۲)</sup> - ریاضی سمرقندی - (رای منوهر<sup>(۳)</sup>) - رومی - رقمی - رسمی - رشکی - رشیدی - محمد رشید - رضای کاشی - شاہرضا - محمدرضای تربتی - رضای چلبی - (امیر شاہرضا<sup>(۴)</sup>) - آقارضا<sup>(۵)</sup> - رضوی<sup>(۶)</sup> - (راضی یزدی<sup>(۷)</sup>) - رضی آرتیمانی<sup>(۸)</sup> - قاضی رضیالدین رضی<sup>(۹)</sup> - رفعتی تبریزی<sup>(۱۰)</sup> - (رفیعی یزدی<sup>(۱۱)</sup>) - رمزی<sup>(۱۲)</sup> - روغنی - (روشنی<sup>(۱۳)</sup>) - روزبہ - روحی ہمدانی - رونقی ہمدانی - رھایی - شیخ رمزی - رھایی سبزواری - میرزا رفیع - محمدرضا پاشا - محمدرضای سارد - خواجہ سعدالدین راقم - محمدرضا بیگ<sup>(۱۴)</sup> - آقارضی قمی - میرمحمدرضا - آقارضی لاهیجانی - رفیعا محمدرضا - سیدمرتضی رضی - محمدصالح رافع - استاد محمدرضا خوانساری - کاظم رابط - محمدرضای راضی - راہب صفاهانی - رفعی بخاری<sup>(۱۵)</sup> - خواجہ عابد راقم - ربیعا - رضی اصفہانی<sup>(۱۶)</sup> - رفیعی - محمدزمان راسخ - میرمحمدعلی رایج - کلب حسین راغب - محمدرضای لاهیجانی - حسن بیگ رفیع - محمدرضای مشہدی - میرزا جعفر راہب - عاقلخان رازی - آقارضی<sup>(۱۷)</sup> - ایزدبخش رسا - شاہ رضوان - فصاحتخان رازی - سلطان علی بیگ رھی.

### باب الزاء المعجمه:

رشیدای زرگر - لطیفالدین زکی - مولانا زالی - رازی کمانچہ نواز - زایری - میرزا زمانی - زکی ہمدانی - زلالی خوانساری - زلالی خراسانی - زلفی - زمانی - زمانی یزدی - (محمدزمان زمانی<sup>(۱۸)</sup>) - میر زندہ دل - زینتی - زینتی سبزواری - حکیم زینالدین - میرزا زین العابدین - زنبیل بیگ - زایر - سیدحسین زینتی - حاجی زمان کفش دوز - زمانای لاهیجی<sup>(۱۹)</sup> - زکی ولدغیاث نقشبند.

### باب السین المهمله:

سدیدالدین اعور - سراج الدین منہاج - سراج الدین اسفرائینی<sup>(۲۰)</sup> - سعدالدین الالہ - شیخ سعدالدین - شیخ مصلح الدین سعدی - سعد وواق - حکیم سنائی - حکیم سوزنی - سیف الدین - سیفی - سیف الدین اسفرنگی - جمال الدین سلہ ان - سیسی خراسانی - ساقی سایی ہمدانی - شیخ سہیلی - سیفی بخاری - سیفی ہروی - سام میرزا سامی تخلص - سالک کاشانی<sup>(۲۱)</sup> - شیخ ساقی - (ساحری<sup>(۲۲)</sup>) - ساحری

۲- پ، ل: ندارد

۲- ل: ندارد

۱- ل: ندارد

۶- پ: ندارد

۵- ل: رازی تبریزی اضافه دارد

۴- پ، ل: ندارد

۹- پ: ندارد

۸- پ: ندارد

۷- پ، ل: ندارد

۱۲- پ: ندارد

۱۱- پ، ل: ندارد

۱۰- پ: ندارد

۱۵- پ: ندارد

۱۴- پ: میرزا محمدرضا

۱۲- پ، ل: ندارد

۱۷- پ: ندارد

۱۶- ل: میررحیم تبریزی اضافه دارد

۱۹- پ، ل: زمانای نقاش اضافه دارد

۱۸- پ، ل: ندارد

۲۲- پ، ل: ندارد

۲۱- ل: ندارد

۲۰- ل: سراج اسفرائینی

تونی محمد بیگ سالم - سپہری<sup>(۱)</sup> - کمال الدین سنجابی - سحری رازی - (سخایی<sup>(۲)</sup>) - سروری کاشانی - عالم بیگ سروری<sup>(۳)</sup> - سگ لوند - کنڈر مازندرانہ - سلطان محمد تربتی - سلطان محمد قمی - بابا سلطان قمی - حاجی فریدون سابق - حاجی اسلم سالم - ملا سالک یزدی - میرسنجر - سایر مشہدی - (قاضی سنجابی<sup>(۴)</sup>) - سوزی (سلمان محمد<sup>(۵)</sup>) - سیری جرفادقانی - ستار میرسند - محسن سیرنی - ملا جمال سپہری - سیف الدین محمود - ابراہیم سالک قزوینی - محمد افضل سرخوش - میرجلال سیادت - زاهد علیخان سخا<sup>(۶)</sup> - (سعید<sup>(۷)</sup>) - خواجہ عبداللہ سامی<sup>(۸)</sup> - سروش - ساطع کشمیری - میر عبدالصمد سخن - محمد قلی سلیم - سلیمان بیگ - سہراب بیگ - مرتضی قلی بیگ سروشی - (میرزا سعید<sup>(۹)</sup>) - محمد امین ساکت - سراجای نقاش - محمد سعید قمی - علی نقی سابق<sup>(۱۰)</sup> - سلیمان طہرانی<sup>(۱۱)</sup> - میر سید علی - سوالی تونی - سایر ای اردوبادی - سعید ای سرمد - بیرام بیگ سامعا - سعید ای یزدی - سامعا - سمیعا آبادہی - رونق سمندر - محمد حسین سرعت - (محمد شفیع سالم<sup>(۱۲)</sup>) - محمد امین سرفراز - سید علی - قاقلان بیگ سپاہی - ملک سعید خلخالی - سرابی ہندی۔

### باب الشین المعجمہ:

شاہ کبود جامہ - شاہ سنجان - شرف الدین سفروہ - شرف الدین و صاف شیرازی - شیخ ابو علی شرف پانی پتی - شمس الدین مؤید<sup>(۱۳)</sup> نسوی - شمس الدین بن طعان کرمانی - شمس الدین صاحب دیوان<sup>(۱۴)</sup> - شمس الدین نامی<sup>(۱۵)</sup> - شمس کشتی<sup>(۱۶)</sup> - شہاب الدین خالد<sup>(۱۷)</sup> - (ابوالحسن شہید البلیخی<sup>(۱۸)</sup>) - شہاب الدین ابوطلحہ<sup>(۱۹)</sup> - شہاب الدین کاشی<sup>(۲۰)</sup> - شہاب الدین ابن مؤید - شہاب الدین مہمرہ - شیخ شہاب الدین مقتول - میر سید شریف علامہ - امیر شاہی سبزواری - میرزا شاہ حسین صفاہانی - مولانا شاہ محمد مشہور بہ حافظ خیرک - مولانا شاہ شبلی - ابوالفوارس شاہ شجاع - شرف الدین علی یزدی صاحب ظفر نامہ - شمس الدین محمد - مولانا شمس الدین بہبہانی - (مولانا میر حسین شہیدی<sup>(۲۱)</sup>) - شہباز قلندر نیشابوری - ملا شہیدی قمی - شہاب الدین معمائی<sup>(۲۲)</sup> - قاضی شہاب الدین - شیخ رباعی - شیخ راست، شیخی ماوراء النہری - شیخ زادہ پورانی - شوقی کاشی - شیرم شغال<sup>(۲۳)</sup> - مولانا شانی تکلو<sup>(۲۴)</sup> - ملا شادابی - شاہ مراد خوانساری - شاہ کرم خوانساری - شاملی - آقاشاپور

۲- پ، ل: سعد الدین سعید اضافہ دارد

۶- پ، ل: سید ملتانی اضافہ دارد

۹- پ، ل: ندارد

۱۲- پ، ل: ندارد

۱۵- ل: ندارد

۱۸- پ، ل: ندارد

۲۱- پ، ل: ندارد

۲۴- پ: ندارد

۲- پ، ل: ندارد

۵- پ، ل: ندارد

۸- پ، ل: ندارد

۱۱- پ: ندارد

۱۴- ل: ندارد

۱۷- ل: ندارد

۲۰- پ: ندارد

۲۳- پ: ندارد

۱- ل: سپہری زواہی

۴- پ، ل: ندارد

۷- پ، ل: ندارد

۱۰- پ: ندارد

۱۳- پ: ندارد

۱۶- ل: ندارد

۱۹- ل: ندارد

۲۲- ل: ندارد

پہرانی - شیخ شاہ نظر - شاہ حسین عنایت سیستانی - شجاع کاشی<sup>(۱)</sup> - شجاع الدین - محمد شریف - شریف کاشی - شریف خان فارسی - شریف آملی - شرف زرد تبریزی<sup>(۲)</sup> - شریفای خراسانی - محمد شریف<sup>(۳)</sup> - عبدی بیگ شراری - شعوری نیشابوری - شعوری کاشانی - خواجہ شعیب - حکیم شرف الدین حسن شفائی<sup>(۴)</sup> - محمدرضای شکیبی صفاهانی - شکیبی رازی<sup>(۵)</sup> - شکیبی عطار - مولانا عبدالباقی شکوهی - حیدر شگونی<sup>(۶)</sup> - باباشمس تبشی شیرازی<sup>(۷)</sup> - ملاشمس ہمدانی - میرشمعی طوسی - شوقی دارالحروی - شوکتی صفاهانی - میرشوقی تفرشی - شوقی ساوجی - باباشوریدہ - شہودی خراسانی - محمدعلی شہودی یزدی - شیخ علی رازی<sup>(۸)</sup> - شہباز سبزواری - شہرتی خیرآبادی - مولانا شیونی - مولانا شیریں سیالکوٹی - مولانا شیدا - شادمان بیگ - میرزا ہادی شرر - شاہ وردی بیگ - میرزا شجاع - میرزا محمد شفیع<sup>(۹)</sup> - شمس الدین شہرستانی - میرزا شفیع - میر شریف معرّف - شمحال بیگ<sup>(۱۰)</sup> - شمسی تبشی شہرستانی - ملا شاہ محمد - ملامحمد شریف مازندرانی - ملا شعیب خوانساری<sup>(۱۱)</sup> - شفیعہ - شرمی قزوینی - شعرریہ - مشہدی - میرمحمد حسین شوقی - مولانا شاہ<sup>(۱۲)</sup> - ابراہیم شوکتی - شہیدا - شہادا - شفیعہ - شفیعای نصرانی - باقر شفائی - (ملا شفیع بخاری<sup>(۱۳)</sup>) - (ملا شریف بخاری<sup>(۱۴)</sup>) - محمد اسحاق شوکت - حکیم شیخ حسین شہرت - (بال مکند شہود<sup>(۱۵)</sup>)

### باب الصاد المهمله:

شیخ صدرالدین نیشابوری - خواجہ صدرالدین محمد خجندی - شیخ صدرالدین قونوی - شیخ صفی الدین اردبیلی - فصیح الدین صاحب - صادق حلوی - میرمست صافی - امیر صالح - صالح بدخشی - میرزا صادق<sup>(۱۶)</sup> - صبوری<sup>(۱۷)</sup> - صدر کاتب<sup>(۱۸)</sup> - صدفی استرآبادی - صفائی - صفائی خراسانی<sup>(۱۹)</sup> - صوفی اردستانی - میرک صالحی - صادقی بیگ - ملک صانعی - صانعی - صافی شیرازی - صبوحی - مولانا صبوری - روزبہان صبوری - غضنفر صبوری - صبوری غیردو صبوری - صبوحی - سبحان قلی صبوحی - صبوحی بیگ - صحیفی شیرازی - صدرالدین<sup>(۲۰)</sup> - صدر جهان - صرفی ساوجی - صفیری - صفیری جونپوری - صفائی - آفاصفیائی صفاهانی - جلال الدین حسن صلائی - صلائی خراسانی - صلحی مازندرانی - میرصلحی کرانی - صلحی - صالح صلحی - صنعی - صنعی مشہدی - صیقلی یزدجردی - صفی قلی بیگ - صفی قلی بیگ ولد ملک سلطان جارچی باشی - حکیم صدرالدین میرزا صادق ملقب بہ مینا - میرصابر - صفی قلی بیگ - میرزا صدر ولد میرزا حسین - میرزا

۱- پ: ندارد	۲- ل: شریف تبریزی	۳- ل: ندارد
۴- ل: حکیم شرف الدین شفائی	۵- ل: ندارد	۶- ل: حیدر شکوهی
۷- پ: ندارد	۸- ل: شہیدی اضافہ دارد	۹- ل: ندارد
۱۰- ل: ندارد	۱۱- پ: ندارد	۱۲- پ، ل: مولانا شان
۱۳- پ، ل: ندارد	۱۴- پ، ل: ندارد	۱۵- پ، ل: ندارد
۱۶- ل: ندارد	۱۷- ل: صہبائی اضافہ دارد	۱۸- ل: ندارد
۱۹- پ: ندارد	۲۰- پ، ل: صدائی اضافہ دارد	

صالح شیخ الاسلام تبریزی - میرزا صالح یزد جردی - میرزا صادق - میرصدرالدین سرھندی - محمد صالح بیگ - حکیم صوفی شیرازی<sup>(۱)</sup> - صادق مشهور به گاو صبحا - محمدصادق - محمدباقر صفا - میرصافی - شاه صفی الدین - درویش صالح - شیخ صمد - میرزا محمدعلی صائب - قاسم صرفی<sup>(۲)</sup> - حسین صراف - صوفی شیرازی - صوفی ہمدانی - میرمبیگ صبحی - صالحای مشہدی - حاجی محمدصادق - صامت - ملا صبحی<sup>(۳)</sup> - میرصیدی<sup>(۴)</sup> - میر عبدالباقی صہبائی - شمسای صفر - صافی کازرونی - صیدی - میرصبحی - محمدصالح اصفہانی - میرزا صالح - استاد صابر - صداقت - ملا صہبائی - (ابوالبرکات خان صوفی<sup>(۵)</sup>).

### باب الضاد المعجمہ:

ضیاءالدین فارسی - خواجہ ضیاءالدین - (ضیاءالدین نیشابوری<sup>(۶)</sup>) - ضعیفی نیشابوری - باباضیائی اردوبادی - (قاسم ضعیفی<sup>(۷)</sup>) - (ضیائی نخشبی<sup>(۸)</sup>) - محمدقاسم ضعیفی - ضمیری ولدحیرانی - (باباضیائی قلندر<sup>(۹)</sup>) - کمال الدین ضمیری اصفہانی - ضیائی ملتانی - ضیاءالدین کاشانی - شاہ ضیاءالدین کرمانی - ضیاءالدین محمد جابری<sup>(۱۰)</sup> - ضیائی شوشتری - ضیاء طہرانی - تقی حلوائی ضمیر - روشن ضمیر.

### باب الطاء المهمله:

حکیم طرطری - طالب جاجرمی - مولانا طایری<sup>(۱۱)</sup> - طالعی - شاہ طاہر - طوطی ترشیزی - مولانا طوسی<sup>(۱۲)</sup> - مولانا طاہر نائینی - طاہر بیگ اردستانی<sup>(۱۳)</sup> - طاہر - محمدطاہر عطار<sup>(۱۴)</sup> - امیرطالبی ابوطالب بن مولانا طالب<sup>(۱۵)</sup> - طالب گیلانی<sup>(۱۶)</sup> - باباطالب اصفہانی<sup>(۱۷)</sup> - حکیم طفیلی<sup>(۱۸)</sup> - میرزا طاہر<sup>(۱۹)</sup> - میرزا طالب - ملامحمد طاہر - محمدطالب آملی - ملاطاہر نائینی<sup>(۲۰)</sup> - طاہر عطار مشہدی<sup>(۲۱)</sup> - ملا طبعی<sup>(۲۲)</sup> - طلوعی خوانساری<sup>(۲۳)</sup> - محمدعلی طایف - ملا طرزی<sup>(۲۴)</sup> - میرزا طاہر نصرآبادی<sup>(۲۵)</sup> - آقاطاہر - طبعی قزوینی - ملاطغرای مشہدی<sup>(۲۶)</sup> - طاہر<sup>(۲۷)</sup> - امیرحسین طفیلی<sup>(۲۸)</sup> - حکیم ابوطالب<sup>(۲۹)</sup> - مولانا طالعی یزدی<sup>(۳۰)</sup> - محمود طرحی - طفیلی مشہدی<sup>(۳۱)</sup> - طلوعی کشمیری -

۱- ل: ندارد	۲- ل: ندارد	۳- ل: ندارد
۴- ل: ندارد	۵- پ، ل: ندارد	۶- پ، ل: ندارد
۷- پ، ل: ندارد	۸- پ، ل: ندارد	۹- پ، ل: ندارد
۱۰- ل: ندارد	۱۱- ل: طایری	۱۲- ل: ندارد
۱۲- ل: طاہر بیگ	۱۳- ل: طاہر عطار	۱۵- ل: ابوطالب طالب
۱۶- ل: طالب جلالی	۱۷- ل: بابا طالب	۱۸- ل: ندارد
۱۹- ل: ندارد	۲۰- ل: ندارد	۲۱- ل: ندارد
۲۲- ل: طبعی سیستانی	۲۳- ل: طلوعی	۲۴- ل: طرزی
۲۵- ل: طاہر نصرآبادی	۲۶- ل: ملاطغرای	۲۷- ل: طاہر نامعلوم
۲۸- ل: ندارد	۲۹- ل: ندارد	۳۰- ل: طالعی یزدی
۳۱- ل: ندارد		



مولانا طوقی تبریزی - شاه طهماسب صفوی - شاه طیب<sup>(۱)</sup> - نوازش خان طالع.

### باب الظاء المعجمه:

میرظہیرالدین نصر سنجری<sup>(۲)</sup> - ظہیرالدین سفرده - ظہیرالدین طاہر<sup>(۳)</sup> - ظہیرالدین جربادقانی - محمود بیگ ظریفی - ظہیرا<sup>(۴)</sup> - ظہیرای تفرشی<sup>(۵)</sup> - ظہیرای لاهیجی<sup>(۶)</sup> - مولانا نورالدین ظہوری<sup>(۷)</sup>.

### باب العين المهمله:

خواجہ عباس مروزی - عبدالله الاندجی - عبدالواسع جبلی - عبدالرافع بن ابوالفتح مروی - حکیم عبدالمجید عبهری - عبدالمجید غیرعبهری - خواجہ ابواسماعیل عبدالله ملقب بہ شیخ الاسلام<sup>(۸)</sup> - عبدالعزیز کاشانی - حاجی عثمان - جلال الدین عتیقی - شیخ فخرالدین عراقی - شیخ عزالدین محمود کاشی<sup>(۹)</sup> - حکیم ابونظر عبدالعزیز<sup>(۱۰)</sup> - شیخ فریدالدین عطار - علی ابن کمال اسمعیل - خواجہ دہقان علی شطرنجی<sup>(۱۱)</sup> - عمیق (بخاری)<sup>(۱۲)</sup> - حکیم عمادی مشہور بہ شہریاری - عمادالدین معروف بہ عماد لر - عمیدالدین دیلمی - حکیم ابوالقاسم حسن بن احمد عنصری<sup>(۱۳)</sup> - عین القضاة ہمدانی - مولانا عارفی - عارف استرآبادی - مولانا عالی - مولانا عالم - مولانا عالم یزدی<sup>(۱۴)</sup> - شاہ عادل لاری - درویش عبدالله<sup>(۱۵)</sup> - مولانا عبدالوہاب - مولانا عبید زاکانی - عبدالوہاب ابدالوش<sup>(۱۶)</sup> - خواجہ عبدالقادر - میرزا عسکری پسر بابر پادشاہ - امیر عشقی - خواجہ عبدالملک عصامی<sup>(۱۷)</sup> - خواجہ عصمت اللہ بخاری<sup>(۱۸)</sup> - میر برہان الدین عطاء اللہ - عفتی - شیخ رکن الدین عطاء الدولہ سمنانی - میرسید علی ہمدانی - مولانا علی دردزد - میر علی صفہانی - علی رمال - خواجہ علی شہاب<sup>(۱۹)</sup> - حافظ علی غوریائی<sup>(۲۰)</sup> - سید علاء الدین<sup>(۲۱)</sup> - علی منشی - خواجہ عمادالدین<sup>(۲۲)</sup> - میر عمادالدین<sup>(۲۳)</sup> - (مولانا) عیاری<sup>(۲۴)</sup> - قاضی مسیح الدین عیسی - عبدالکریم پادشاہ - مولانا عارف<sup>(۲۵)</sup> - حکیم سراج الدین عارف<sup>(۲۶)</sup> - مولانا عارضی - شیخ عارف - عامی - مولانا عاشقی<sup>(۲۷)</sup> - عاشقی<sup>(۲۸)</sup> - عاصی - عبدالباقی گنابادی - عبدالباقی نہاوندی - میر عبدالوہاب عنابی<sup>(۲۹)</sup> - عبدالله خان اوزبک - عبدالقادر بستانی - عیدی خراسانی<sup>(۳۰)</sup> - عیدی

۱- ل : ندارد	۲- پ : میرظہورالدین نصیر، ل : ظہیرالدین احمد سنجری
۲- ل : ظہیرالدین قادیانی	۳- پ : ندارد
۴- ل : مولانا ظہوری	۵- ل : ندارد
۶- ل : ندارد	۷- ل : مولانا ظہوری
۹- ل : شیخ عزالدین محمود	۸- ل : ندارد
۱۰- ل : ندارد	۱۱- ل : ندارد
۱۲- ل، پ : عمیق	۱۳- ل : ندارد
۱۵- ل : ندارد	۱۴- پ : ندارد
۱۶- ل : ندارد	۱۷- ل : عبدالملک
۱۸- عصمت بخاری	۱۹- ل : علی شہاب
۲۱- ل : سید علاءالدین اودھی	۲۰- ل : حافظ علی عریانی
۲۲- ل : عماد فقیہ	۲۳- ل : عمادالدین شیرازی
۲۴- ل : عیاری	۲۵- ل : ندارد
۲۶- ل : ندارد	۲۷- ل : ندارد
۲۸- ل : ندارد	۲۹- ل : ندارد
۳۰- پ : عبدای	

گنابادی - عیدی شبستری - عیدی بیگ - عبیدای (۱) (ابرقوهی) - عباسی - شیخ عبدالصمد (۲) (عاملی) -  
 شاه عبدالعلی - شاه عباس ماضی صفوی - قاضی عبدالله رازی - میرزا عبدالله (۳) - عبدالله شستری (۴) -  
 میرزا عبدالله صوفی - سیدمحمد نجفی عتابی (۵) - حسن بیگ عتابی - حسن بیگ عجزی تبریزی - (مولانا)  
 عرفی کمانگر (۶) - جمال الدین عرفی شیرازی - طهماسب قلی بیگ عرشی (۷) - میرزا عزت - میرعزت شاه -  
 میرعزیز قلندر (کاشی) (۸) - میرعزیز قزوینی - عزیز قزوینی (۹) - میرزاجانی عزتی - قاضی عطائی (۱۰) -  
 عطاءالله کشمیری ندرت تخلص (۱۱) - عطاءالله کشمیری ندرت تخلص (۱۲) - عطائی - عبدالکریم عطائی -  
 عطائی گیلانی (۱۳) - قاضی علاءالدین کره وردی - میرزا علی اکبرشاهی (۱۴) - مولانا علی صورت خوان علی  
 منصور - علی رضای صوفی - مولانا عقیلی - میرسیدعلی سمنانی - میرعلی قزوینی (۱۵) - شاه علی قلندر  
 - علاجی - علی بیگ همدانی (۱۶) - علی قلی بیگ - علی قلی علوی - جمیل بیگ علوی - ملاعهدی ساوجی -  
 (قاضی (۱۷) عبدالرزاق عهدی - (خواجه (۱۸) عبدالرحیم عهدی - عهدی قراکوی - میرعیشی یزدی - عیشی  
 شیرازی - عیشی - (مولانا (۱۹) عیانی - عباس قلیخان - علیخان عبدالله سلطان - علی یار بیگ - میرزا عبدالله  
 - میرزا عبدالله خلف میرزا شفیع (۲۰) - میرزا عنایت الله عبدالقادر (تونی) (۲۱) - میرزا عبد مناف (۲۲) - میرزا  
 عبدالحق (۲۳) - آقاعلی - آقاعلی گیلانی - خواجه باقر عزت (۲۴) - ملاعبدالمحسن (۲۵) - ملا خواجه علی (۲۶) -  
 میرزا علیخان (۲۷) (شیخ الاسلام) - میرعلی رضا - ملا عشرتی گیلانی (۲۸) - مولانا عبدالحق -  
 عزیز صناعت (۲۹) - ملا عرب (۳۰) - علی رضای تبریزی - میرعماد - میرعین علی - ملا مؤمن  
 عزیزی (۳۱) - ملا عامی نهاوندی (۳۲) - عصری (۳۳) - ملا عنایت نجومی (۳۴) - عظیمای نیشابوری -  
 آقاعظیما - ملا عشرتی میرعبدالرحمن قمی (۳۵) - ملاعلی شهریار (۳۶) -

۱- پ: عبیدای	۲- ل: شیخ عبدالصمد	۲- ل: میرزا عبدالله بیگ
۳- پ: ندارد	۵- ل: سیدمحمد عتابی	۶- ل: عرفی کمانگر
۷- طهماسب قلی عرشی	۸- ل: میرعزیز قلندر	۹- ل: ندارد
۱۰- پ: ندارد	۱۱- ل: ندارد	۱۲- ل: ندارد
۱۳- ل: بعد از عطائی گیلانی عاصی اضافه شده		۱۴- پ: ندارد
۱۵- ل: ندارد	۱۶- ل: علی بیگ	۱۷- ل: عبدالرزاق عهدی
۱۸- ل: عبدالرحیم عهدی	۱۹- ل: عیانی	۲۰- ل: ندارد
۲۱- ل: عبدالقادر تونی	۲۲- ل: عبد مناف	۲۲- ل: عبدالحق
۲۴- ل: ندارد	۲۵- ل: عبدالمحسن	۲۶- ل: ندارد
۲۷- میرزا علیخان	۲۸- ل، پ: ملا عرفی، از نسخه اساس تصحیح شد	
۲۹- پ: ندارد	۳۰- ل: ملا عبرت	۳۱- ل: مؤمن عزیزی
۳۲- ل: ملا عزیز نهاوندی، پ: ملا عامی		۳۳- ل: ندارد
۳۴- ل: عنایت نجومی	۳۵- ل: عبدالرحمن قمی	۳۶- ل: علی شهریار

عبدالحسین کاشانی<sup>(۱)</sup> - محمدطاهر علوی - عارف کرمانی<sup>(۲)</sup> - میر عبدالوہاب (مسیح عیسیٰ<sup>(۳)</sup>) -  
 عارف تبریزی - ملا عامل<sup>(۴)</sup> - محمدرضای عنوان - میرعبداللہ<sup>(۵)</sup> - خلف ملا عشرتی - علیرضای  
 سولستانی<sup>(۶)</sup> - میرعین علی - میرعید اعیدی<sup>(۷)</sup> - قدیران عرفان<sup>(۸)</sup> - عارف گیلانی - ملاعلی عالی - ملا  
 عابد<sup>(۹)</sup> - خواجہ محمدناصر عندلیب<sup>(۱۰)</sup> - میرزا ہاشم الملقب بہ علویخان<sup>(۱۱)</sup> - میرزا عالم - ملاعمان -  
 بقائی علیم - عارف لاهوری - میرزامحمد ملقب بہ نعمتخان عالی<sup>(۱۲)</sup> - عاشقی - میرنجیبالدین عالی<sup>(۱۳)</sup>  
 - مولانا ناصرعلی - ہنرورخان عاقل - میرمؤمن عرشی - شیخ عبدالعزیز عزت<sup>(۱۴)</sup> - عبداللہ عرفان -  
 میان علی عظیم - میرعبدالجلیل (بلگرامی) - جیکشن عشرت تخلص<sup>(۱۵)</sup>۔

### باب الغین المعجمہ:

محمدبن علی الغضائری رازی<sup>(۱۶)</sup> - سعید غلام - مولانا غباری<sup>(۱۷)</sup> - غربتی<sup>(۱۸)</sup> - غریب  
 سبزواری<sup>(۱۹)</sup> - غواصی - غیوری کابلی - غیاث بلخی - غازی قلندر - غروری کاشی - محمد غروری  
 کاشی<sup>(۲۰)</sup> - محمدشریف غزالی - مولانا غزالی مشہدی - غزالی ہروی - غضنفر کلجاری - میرعبدالغنی  
 تفرشی<sup>(۲۱)</sup> - غنی بیگ ہمدانی<sup>(۲۲)</sup> - عبدالغنی - غیرتی شیرازی - غیاث قافیہ ہروی<sup>(۲۳)</sup> - غیاثای حلوائی -  
 غیاث نقشبند ملاطاهر غنی - محمدعاقل غیرت<sup>(۲۴)</sup> - غروبی ہمدانی - محمداکرم غنیمت - محمدتقی  
 غافل - میرغیاثالدین - ملاغیرت ہمدانی<sup>(۲۵)</sup> - میرزا حسن غیور<sup>(۲۶)</sup> - میرعبدالغنی تفرشی غنی تخلص۔

### باب الفاء:

فخرالدین خراسانی<sup>(۲۷)</sup> - فخرالدین خطاط ہروی<sup>(۲۸)</sup> - فخرالدین اسعد الجرجانی<sup>(۲۹)</sup> - امام  
 فخرالدین رازی<sup>(۳۰)</sup> - ابوالقاسم منصور فردوسی<sup>(۳۱)</sup> - شیخ فریدالدین گنج شکر<sup>(۳۲)</sup> - فانی ہروی -  
 فتاحی نیشابوری - فخری بغدادی - فخری ہروی<sup>(۳۳)</sup> - مولانا فخرالدین واعظ کاشفی - شیخ فدائی

۱- ل: عبدالحسین	۲- ل: ندارد	۳- ل، پ: ندارد
۴- ل: عامل بلخی	۵- ل: ندارد	۶- ل: میرعریان اضافہ
۷- پ: میرعیدی	۸- پ: ندارد	۹- پ: ندارد
۱۰- پ: ندارد	۱۱- ل: میرزا ہاشم علویخان	۱۲- ل: میرزامحمد عالی
۱۳- ل: میرنجیب عالی	۱۴- پ: ملاعلی قمی اضافہ	۱۵- ل: ندارد
۱۶- ل: غضائری	۱۷- ل: غباری	۱۸- ل: ندارد
۱۹- ل: غریب شیرازی	۲۰- ل: محمد غروری	۲۱- ل: عبدالغنی تفرشی
۲۲- ل: غنی بیگ استرآبادی	۲۳- پ: ندارد	۲۴- محمدقلی غیرت
۲۵- ل: ملاغیرت	۲۶- ل: حسن غیور	۲۷- ل، پ: ابوالوجد فارغی اضافہ
۲۸- پ: فخرالدین غور، ل: فخرالدین عزیز	۲۹- ل: فخرالدین خطائی	۳۰- ل: امام فخر رازی
۳۱- ل: ابوالقاسم فردوسی	۳۲- ل: شیخ فرید گنج شکر	۳۳- ل: ندارد

معروف بہ شیخ زادہ لاجبی - فریدون حسن میرزا - شیخ ابوالوجد فارغی - شیخ اللہ داد فیضی سرہندی - ملا فصیح<sup>(۱)</sup> - مولانا فضل<sup>(۲)</sup> - بابا فغانی<sup>(۳)</sup> - شاہ فارغ سبزواری - محمد ابراہیم فارغ<sup>(۴)</sup> - ملک حمزہ فارغ<sup>(۵)</sup> - مولانا علی فایض<sup>(۶)</sup> - میرحیدر علی فایض<sup>(۷)</sup> - فایض نظری<sup>(۸)</sup> - میر فایض گیلانی<sup>(۹)</sup> فایض ابہری - فتوحی اردبیلی - فتحی ملک آبادی - فتح اللہ ہروی - فخر<sup>(۱۰)</sup> - فخری بنارسی - فخری - فردی - اردبیلی - فردی مشہدی - فردی تھانسیری - فردی - مولانا فرح اللہ دشتپولی<sup>(۱۱)</sup> - ملا فروغی عطار قزوینی<sup>(۱۲)</sup> - فریبی بخارائی - فریبی سمنانی - عبد اللہ فریبی - (فریبی رمال کرمانی<sup>(۱۳)</sup>) - میر فریدون حسین<sup>(۱۴)</sup> - فزونی<sup>(۱۵)</sup> - محمود فزونی - محمود بیگ فسونی - امام قلی فسونی - فصیحی تبریزی - میرزا فصیحی انصاری<sup>(۱۶)</sup> - فضولی بغدادی - میر فضل اللہ موسوی<sup>(۱۷)</sup> - فضل جربادقانی - فطرتی - حکیم فغفور - فقیہی ہروی<sup>(۱۸)</sup> - فقیری تبریزی<sup>(۱۹)</sup> - فکری آگرہای - فکری خراسانی - میر علی عرب فکری<sup>(۲۰)</sup> - محمدرضای فکری - فگاری سمرقندی - قاضی احمد فگاری - فنائی اصفہانی - شیخ احمد فنائی خلخالی - فنائی ہمدانی - میرزا عبد اللہ فنا<sup>(۲۱)</sup> - فہمی سمرقندی<sup>(۲۲)</sup> - فیضی تربتی - ابوتراب بیگ انجدانی فرقتی - شیخ فیضی بن شیخ مبارک - محمد بیگ فرصت - میرزا محمد علی فاتح - فتحا ولد کاظم بیگ اصفہانی - مولانا عبدالرزاق فیاض<sup>(۲۳)</sup> - چلبی بیگ فارغ<sup>(۲۴)</sup> - ملا شیخ علی فایض<sup>(۲۵)</sup> - مہرنوری فتوی<sup>(۲۶)</sup> - ملایحی فکری - ملا فریدون - ملا فتحی<sup>(۲۷)</sup> - مقیمای فوجی - فایض نہاوندی - آقازمان زرکش فریبی<sup>(۲۸)</sup> - امینای فایق - فاخر بہبہانی<sup>(۲۹)</sup> - فاضل کاشی<sup>(۳۰)</sup> - محمود بیگ فدائی - زین العابدین فاضل - فنائی نصر آبادی - میرزا رستم قندھاری فدائی<sup>(۳۱)</sup> - محمد فصیح - میر معزالدین فطرت<sup>(۳۲)</sup> - میر شمس الدین فقیر<sup>(۳۳)</sup> - محسن فانی<sup>(۳۴)</sup> - ابراہیم فیضان<sup>(۳۵)</sup> - فایق<sup>(۳۶)</sup> - فہمی کاشی - غیاث الدین فکرت<sup>(۳۷)</sup> - فخرائی تفرشی<sup>(۳۸)</sup>

۱- ل: میرزا فصیحی	۲- ل: فضل	۳- ل: فغانی
۲- ل: ندارد	۵- پ: ندارد	۶- ل: علی فایض
۷- ل: ندارد	۸- ل: ندارد	۹- ل: ندارد
۱۰- ل: فخرای قزوینی	۱۱- ل: مولانا فرح اللہ شستری	۱۲- ل: فروغی عطار
۱۳- ل، پ: ندارد	۱۴- ل: ندارد	۱۵- ل: فزونی سبزواری
۱۶- ل: فصیحی انصاری	۱۷- ل: میر فضل اللہ	۱۸- ل: فقیری ہروی
۱۹- پ: فقیہی تبریزی	۲۰- ل: ندارد	۲۱- ل: ندارد
۲۲- ل: ندارد	۲۳- ل: عبدالرزاق فیاض	۲۴- ل: چلبی بیگ فائق، پ: ندارد
۲۵- پ: قادر فتوحی اضافہ	۲۶- ل: میرزا نوری فتوحی، پ: ندارد	
۲۷- ل: ندارد	۲۸- پ: آقازمان	۲۹- پ: فایق بہبہانی
۳۰- پ: آقا ملا فاضل	۳۱- ل: رستم قندھاری فدائی	۳۲- ل: میر معز فطرت
۳۳- پ: شمس الدین فقیر	۳۴- ل: شیخ محسن فانی	۳۵- پ: فیضان
۳۶- ل: میر احمد فایق	۳۷- ل: میر عنایت اللہ فکرت	۳۸- پ: ندارد

## باب القاف:

حکیم قطران - قلیچ ارسلان - استاد قوامی<sup>(۱)</sup> - شیخ قیری بغدادی<sup>(۲)</sup> - قوام الدین - استاد سراج الدین  
 قمری<sup>(۳)</sup> - قاضی - قاسمی جنابدی<sup>(۴)</sup> - قاسمی اردستانی - قاسمی مازندرانی - شاہ قاسم انوار -  
 میر قاضی<sup>(۵)</sup> - ملا قربی دماوندی<sup>(۶)</sup> - فتاحا قربی<sup>(۷)</sup> - قسمتی استرآبادی - قوسی تبریزی - نورالدین  
 محمد اقراری<sup>(۸)</sup> - قادری ہندی - قبلان بیگ قبلان<sup>(۹)</sup> - میرزا قاسم صیادی - درویش قاسمی تونی<sup>(۱۰)</sup> -  
 شاہ قدیمی - آقا قوام الدین<sup>(۱۱)</sup> - قاسم خان - قاسم خان ولد شریف خان<sup>(۱۲)</sup> - قاسم خان بدخشانی - قسامی -  
 قاضی معصوم قاضی - میر حسین قدسی - مولانا قاسمی - قاسمی اردستانی - قاسم مازندرانی<sup>(۱۳)</sup> -  
 محمد قاسم جنابدی<sup>(۱۴)</sup> - میرزا قاسم - محمد جان قدسی - قدری شیرازی<sup>(۱۵)</sup> - قیدی شیرازی - قیدی  
 کرمانی<sup>(۱۶)</sup> - قیصر - ملا قاسم قسمت<sup>(۱۷)</sup> - مولانا محمد قاسم دیوانہ - مولانا محمد قاسم دیلمی<sup>(۱۸)</sup> - ملا  
 علی نقی قسمت<sup>(۱۹)</sup> - آقا مسیب قانع<sup>(۲۰)</sup> - لطیفای قلندر - ملا قتلی<sup>(۲۱)</sup> - شیخ ابوالقاسم کازرونی<sup>(۲۲)</sup> -  
 عبدالغنی بیگ قبول<sup>(۲۳)</sup> - سعیدای قصاب.

## باب الکاف:

کمال الدین اسماعیل صفاهانی<sup>(۲۴)</sup> - کمالی سبزواری<sup>(۲۵)</sup> - سعد الدین کافی<sup>(۲۶)</sup> - مجد الدین ابواسحق  
 کسائی<sup>(۲۷)</sup> - ملک کمال کوتہ پای<sup>(۲۸)</sup> - مولانا کاتبی<sup>(۲۹)</sup> - کمال خجندی - کامی سبزواری - کامی<sup>(۳۰)</sup> - امیر  
 کیکاوس<sup>(۳۱)</sup> - کاشی<sup>(۳۲)</sup> - کامران میرزا<sup>(۳۳)</sup> - کمال الدین کاشی<sup>(۳۴)</sup> - کمال الدین غیاث<sup>(۳۵)</sup> - کمال الدین  
 طبیب<sup>(۳۶)</sup> - میرزا کاظم - میرزا کافی اردبیلی - حاجی کلب علی<sup>(۳۷)</sup> - (کمالا)<sup>(۳۸)</sup> - ابوطالب کلیم

۱- ل: قوامی	۲- ل: شیخ	۳- ل: ندارد
۴- پ: ندارد	۵- پ: ندارد	۶- پ: ملا قربی
۷- پ: فتاحا	۸- ل: نورالدین قراری	۹- ل، پ: قبلان بیگ
۱۰- پ: درویش قاسمی	۱۱- پ: ندارد	۱۲- پ: قاسم خانی
۱۲- پ: ندارد	۱۴- پ: ندارد	۱۵- پ: ملا قدری
۱۶- ل: قانع قزوینی اضافہ	۱۷- ل: قاسم مشہدی	۱۸- ل: ندارد
۱۹- ل: ندارد	۲۰- ل: قانع	۲۱- پ: ندارد
۲۲- پ: شیخ ابوالقاسم	۲۳- ل: شیخ عبدالغنی قبول	۲۴- ل: ندارد
۲۵- ل: ندارد	۲۶- ل: ندارد	۲۷- ل: ندارد
۲۸- ل: ندارد	۲۹- ل: ندارد	۳۰- ل: ندارد
۳۱- ل: ندارد	۳۲- ل: مولانا کاشی	۳۳- ل: ندارد
۳۴- ل: ندارد	۳۵- ل: ندارد	۳۶- ل: ندارد
۳۷- ل: کلب علی	۳۸- ل، پ: ندارد	

یدکمال<sup>(۱)</sup> (کجکولی) - ملک سعید کامل<sup>(۲)</sup> - عبدالله کامل<sup>(۳)</sup> - اللهوردی بیگ کرامی<sup>(۴)</sup> - کسری - شریفای کاشف - میرعقیب کوثری - کلامی اصفهانی<sup>(۵)</sup> - مولانا کلب علی<sup>(۶)</sup> - (کلبی<sup>(۷)</sup>) - مولانا کمالی نیشابوری - مولانا کمالی سبزواری<sup>(۸)</sup> - حسن بیگ کرامی - کرامی ترک - کاملای کاشی<sup>(۹)</sup> - قباد بیگ کوکبی<sup>(۱۰)</sup> - کریم پسر ملاقیدی - محمد کاظم - کاظمای تبریزی<sup>(۱۱)</sup> - کیفی<sup>(۱۲)</sup> - کلخی<sup>(۱۳)</sup> - خواجه کلان - حکیم کاظم کفری<sup>(۱۴)</sup> - کرامی پسر قبول<sup>(۱۵)</sup> - کاکای قزوینی<sup>(۱۶)</sup> - کاهی یزدی - قاسم کاهی<sup>(۱۷)</sup> - مولانا کاشفی<sup>(۱۸)</sup> - کریمی<sup>(۱۹)</sup> - مولانا میرحسین کفری<sup>(۲۰)</sup> - ملا گلشنی<sup>(۲۱)</sup> - ملا احمد کافی<sup>(۲۲)</sup> - (شیخ سعدالله گلشن<sup>(۲۳)</sup>).

### باب اللام:

استاد لامعی<sup>(۲۴)</sup> - مولانا لطف الله نیشابوری<sup>(۲۵)</sup> - مولانا لسانی<sup>(۲۶)</sup> - لسانی - مهدی علی لدنی<sup>(۲۷)</sup> - لکنتی<sup>(۲۸)</sup> - خواجه لطفی<sup>(۲۹)</sup> - لطفی شیرازی - لطیفی جونپوری<sup>(۳۰)</sup> - قاضی احمد لاغری - میرزا انوری لامع - لوحی - قاضی لطف الله<sup>(۳۱)</sup> - حکیم لایق - لطیفی<sup>(۳۲)</sup>.

### باب المیم:

مسعود سعد سلمان<sup>(۳۳)</sup> - مجد<sup>(۳۴)</sup> همگر<sup>(۳۵)</sup> - مجدالدین نشوی<sup>(۳۶)</sup> - مجدالدین عدبان<sup>(۳۷)</sup> - شیخ مجیرالدین بغدادی<sup>(۳۸)</sup> - مجدالدین بیلقانی - سلطان محمود غازی<sup>(۳۹)</sup> - محمد غزالی<sup>(۴۰)</sup> - محی الدین یحیی<sup>(۴۱)</sup> - (محمد عصار تبریزی<sup>(۴۲)</sup>) - پهلوان محمود - حکیم مختاری غزنوی<sup>(۴۳)</sup> - مولانا مظهر گجراتی - معین الملک امیر معزی - مواجہ موزون - ملامانی شیرازی<sup>(۴۴)</sup> - مانی کرمانی<sup>(۴۵)</sup> - مظفر حسین

۱- پ: سیدکمال، ل: ندارد	۲- ل: ندارد	۳- ل: ندارد
۴- ل: ندارد	۵- پ: کلامی	۶- ل: ندارد
۷- ل، پ: ندارد	۸- پ: مولانا کمال سبزواری	۹- ل: کاملا
۱۰- پ: کوکبی	۱۱- پ: ندارد	۱۲- ک، ن: ندارد
۱۳- ک، ن: ندارد	۱۴- ل: کفری	۱۵- پ: کرامی پسر عبدالغنی بیگ قبول
۱۶- پ: ندارد	۱۷- ل: قاسم کاهی یزدی	۱۸- کیفی شریفای بق
۱۹- ل: ندارد	۲۰- ل: ندارد	۲۱- ل: ندارد
۲۲- ل: ندارد	۲۳- ل، پ: ندارد	۲۴- ل: ندارد
۲۵- ل: ندارد	۲۶- ل: ندارد	۲۷- ل: ندارد
۲۸- ل: ندارد	۲۹- ل: ندارد	۳۰- ل: ندارد
۳۱- پ: لطف الله	۳۲- پ، ل: لطفی	۳۳- ل: ملا بیگ اضافہ
۳۴- ل: مرتضی قلی بیگ اضافہ	۳۵- ل: ندارد	۳۶- ل: ندارد
۳۷- ل: ندارد	۳۸- پ: شیخ مجدالدین بغدادی، ل: ندارد	
۳۹- ل: ندارد	۴۰- ل: ندارد	۴۱- ل: ندارد
۴۲- ل، پ: ندارد	۴۳- پ: حکیم مختاری	۴۴- پ: ملامانی
۴۵- پ: ندارد		

میرزا<sup>(۱)</sup> - محمدخان<sup>(۲)</sup> - منوچهرخان - مرتضی علیخان<sup>(۳)</sup> - محمدخان بیگ<sup>(۴)</sup> - محمدخان بیگ  
 داغستانی<sup>(۵)</sup> - ملک بیگ - فضل علی بیگ ممتاز<sup>(۶)</sup> - ملاشاه<sup>(۷)</sup> - میرزا مقیم - سیدمرتضی - میرزامهدی -  
 میرزاحسن - امیرکخان میرزا معصوم - استاد علیقلی ماهر<sup>(۸)</sup> - مطعی - میرمعز - میرزامهدی  
 طباطبا<sup>(۹)</sup> - مظفر حسین میرزاجان<sup>(۱۰)</sup> - معنی هروی<sup>(۱۱)</sup> - ملامحمد کشمیری - مسیحای معنی - ملا  
 محمدحسین - محمدعلی شوشتری<sup>(۱۲)</sup> - محمد مقیم محتشم<sup>(۱۳)</sup> - میرزامحمد مجذوب - نصیرای مشتاق -  
 مولانا محمد - میرمعز<sup>(۱۴)</sup> - میرمحمد خلیفه<sup>(۱۵)</sup> - آقامؤمن (صفاهانی)<sup>(۱۶)</sup> - میرعطا منتهی - میرزاملک  
 مشرقی<sup>(۱۷)</sup> - محمد - محمد مؤمن میرزا - ملامحمد معمائی - مجرمی استرآبادی<sup>(۱۸)</sup> محمود برلاس -  
 مولانا محمد بدخشی - مولانا محمود بلخی<sup>(۱۹)</sup> - مسعود بیگ - مسعود ترکمان - مولانا مشتری  
 استرآبادی<sup>(۲۰)</sup> - مشتری مشهدی - مظفر هروی<sup>(۲۱)</sup> - معینی شیرازی<sup>(۲۲)</sup> - میرمقبول<sup>(۲۳)</sup> - مقبلی<sup>(۲۴)</sup> -  
 مکتبی شیرازی<sup>(۲۵)</sup> - میرمعصوم<sup>(۲۶)</sup> - مہری - محمداسماعیل منصف<sup>(۲۷)</sup> - مقیمای طهرانی<sup>(۲۸)</sup> - مولانا  
 مهدی قمی<sup>(۲۹)</sup> - قاضی میرک قزوینی - مولانا مثالی کاشی - ملامجلسی اصفهانی - مجنون - ملامحی  
 لاری محوی - محمدی بغدادی حکیم محمدرضا مشهدی - میرمحرم مشهور به میرهاشم قصه خوان -  
 مولانا محمد لاهوری - مولانا محب علی سندهی - محنتی سمرقندی - میرمحمد کوهکن - محی شیرازی  
 - میرمحمد مؤمن سماکی - محمد محسن رازی - میرزامخدوم شریفی<sup>(۳۰)</sup> - مذاقی عراقی<sup>(۳۱)</sup> -  
 (مراد قزوینی<sup>(۳۲)</sup>) - (مراد کوکه<sup>(۳۳)</sup>) - (مولانا محمد مرشدی<sup>(۳۴)</sup>) - میرمغیث محوی<sup>(۳۵)</sup> - (میرزا  
 مراد<sup>(۳۶)</sup>) - (درویش مسکینی<sup>(۳۷)</sup>) - (جلال الدین مسعود شیرازی<sup>(۳۸)</sup>) - (ملا مستعفی<sup>(۳۹)</sup>) -

۱- پ: ندارد	۲- پ: ندارد	۳- ل: مرتضی قلی سوای سابق اضافه
۴- پ: محمدخان افشار	۵- پ: محمدخان داغستانی، ل: محمدخان بیگ	
۶- پ: فضل علی قلی	۷- ل: ملاشاه بدخشانی	۸- ل: میرزا علی قلی
۹- ل: مهدی طباطبا	۱۰- میرزا محمدخان	۱۱- پ: معنی
۱۲- ل: محمدعلی تبریزی	۱۳- ل: محمدعلی محتشم	۱۴- ل: میرمعز کاشی
۱۵- پ: ندارد	۱۶- پ، ل: آقامؤمن	۱۷- پ: ملک مشرقی
۱۸- پ: ندارد	۱۹- پ: ملامحمود بلخی	۲۰- پ: مولانا مشتری
۲۱- پ: مولانا مظفر	۲۲- پ: مولانا بیگسی اضافه	۲۳- پ: ندارد
۲۴- پ: ندارد	۲۵- پ: ندارد	۲۶- ل: میرمعصوم کاشی
۲۷- ل: میرجمله، محمد امانت اضافه دارد	۲۸- پ: ندارد، ل: مقیمای طهرانی	
۲۹- پ: مفروشی اضافه دارد	۳۰- پ: از قاضی میرک قزوینی تا میرزا مخدوم شریفی ندارد	
۳۱- پ، ل: ندارد	۳۲- پ، ل: ندارد	۳۳- پ، ل: ندارد
۳۴- پ، ل: ندارد	۳۵- پ: ندارد	۳۶- پ، ل: ندارد
۳۷- پ، ل: ندارد	۳۸- پ، ل: ندارد	۳۹- پ، ل: ندارد

ملا مخفی رشتی<sup>(۱)</sup> - مشهوری<sup>(۲)</sup> - مقیمای شیرازی<sup>(۳)</sup> - مؤمنای گنابادی - شاه مراد خوانساری<sup>(۴)</sup> -  
 (ملا محشری خوانساری<sup>(۵)</sup>) - ملا مفرد همدانی<sup>(۶)</sup> - (ملا مشربی<sup>(۷)</sup>) - (مشقی<sup>(۸)</sup>) - (مصطفی میرزا<sup>(۹)</sup>) -  
 (مصطفی خان<sup>(۱۰)</sup>) - (مظفر گنابادی<sup>(۱۱)</sup>) - (سید مظفر طبیب<sup>(۱۲)</sup>) - (ملا معجزی یزدی<sup>(۱۳)</sup>) - (خواجہ  
 معین الدین عبید اللہ شیرازی<sup>(۱۴)</sup>) - محضری همدانی<sup>(۱۵)</sup> - محشری نیشابوری<sup>(۱۶)</sup> - محمد دامغانی<sup>(۱۷)</sup> -  
 مقیمای مقصود<sup>(۱۸)</sup> - محمد رضای مشفق<sup>(۱۹)</sup> - مشهدی قمی<sup>(۲۰)</sup> - مفرد قمی<sup>(۲۱)</sup> - محنتای شیرازی - مطیعا -  
 سید علی مہری - مقیم تبریزی - میر مظہر - (درویش مقصود<sup>(۲۲)</sup>) - (آقاملک معرف صفاهانی<sup>(۲۳)</sup>) -  
 (میر منتهی زوارہ<sup>(۲۴)</sup>) - (سید اشرف مؤید<sup>(۲۵)</sup>) - (محمد جعفر مذهب<sup>(۲۶)</sup>) - (مسعود<sup>(۲۷)</sup>) - (میر ممتاز - حاجی  
 مظفر - ممتاز سیوستانی - مقیم بخاری - مؤمنی بخاری - مسکین - مولانای بخاری - (مولانا منظور<sup>(۲۸)</sup>) -  
 (محمد مؤمن سبزواری<sup>(۲۹)</sup>) - (مولانا مونس<sup>(۳۰)</sup>) - (احمد حاجی مولوی<sup>(۳۱)</sup>) - (موالی<sup>(۳۲)</sup>) - (موری<sup>(۳۳)</sup>) -  
 (مہابت خان زمانہ بیگ<sup>(۳۴)</sup>) - (مہدی قلی سلطان<sup>(۳۵)</sup>) - میرک<sup>(۳۶)</sup> - مستفید - مفید بلخی ماهر - سعد اللہ  
 مسیحا - معنی کشمیری - مئی کلال - منعم - میرزا قطب الدین مایل - مجدای منصف - محمد باقر مناسب  
 - حکیم رکنای مسعود - مرادی - مرشد یزدجردی - محمد امین مطلع - مظفر حسین<sup>(۳۷)</sup> - محمد حسین  
 معلوم - قاضی مسرور - مشفق بخاری - مخلص کاشی - (مسعود<sup>(۳۸)</sup>) - میرزا محمد قلی میلی - آنندرام  
 مخلص - حسن بیگ مقیمی - نظام معجز - شاہ محمود مخلص - مقصدی محتشم کاشی - ملہمی - حکیم  
 میرزا محمد - میر محمد مؤمن<sup>(۳۹)</sup> - (ملالی سبزواری مشہور بہ میر خرد<sup>(۴۰)</sup>) - (ملہم<sup>(۴۱)</sup>) - (آقاملا

۱- پ: ندارد	۲- پ: ندارد	۳- پ: ندارد
۴- پ: ندارد	۵- پ، ل: ندارد	۶- پ، ل: ندارد
۷- پ، ل: ندارد	۸- پ، ل: ندارد	۹- پ، ل: ندارد
۱۰- پ، ل: ندارد	۱۱- پ، ل: ندارد	۱۲- پ، ل: ندارد
۱۳- پ، ل: ندارد	۱۴- پ، ل: ندارد	۱۵- پ: ندارد
۱۶- پ: ندارد	۱۷- ل: مؤمن دامغانی، پ: ندارد	۱۸- پ: ندارد
۱۹- پ: ندارد، ل: محشری خوانساری اضافہ	۲۰- پ: ندارد	۲۱- پ: ندارد
۲۱- پ: ندارد	۲۲- ل، پ: ندارد	۲۳- ل، پ: ندارد
۲۴- ل، پ: ندارد	۲۵- ل، پ: ندارد	۲۶- ل، پ: ندارد
۲۷- ل، پ: ندارد	۲۸- ل، پ: ندارد	۲۹- ل، پ: ندارد
۳۰- پ، ل: ندارد	۳۱- پ، ل: ندارد	۳۲- پ، ل: ندارد
۳۳- ل: ندارد	۳۴- ل، پ: ندارد	۳۵- ل، پ: ندارد
۳۶- پ: ندارد	۳۷- پ: ندارد	۳۸- ل، پ: ندارد
۳۹- پ، ل: عبدالغنی محوی اضافہ	۴۰- پ، ل: ندارد	۴۱- ل، پ: ندارد



مخاطب بہ ارادتخان<sup>(۱)</sup> - مظہری - ملک قمی - مؤمن حسین یزدی - محمد مؤمن - ابوالبرکات منیر -  
ملکی سرکانی - مرتضیٰ قلی سلطان<sup>(۲)</sup> - مقصود - محمد میرک - میرک معنی - میرزا میرک - زمانای  
مشہور - قاضی محمد غفاری - (محمی الدین)<sup>(۳)</sup> - محوی<sup>(۴)</sup> - میرم سیاہ<sup>(۵)</sup> - مقصود عبدال - رای منوہر  
- معصوم کاشی<sup>(۶)</sup> - عبدالرضای متین - فاضل خان منصف<sup>(۷)</sup> - میرزا عنایت اللہ مشرب<sup>(۸)</sup> - مشتاق -  
سید مبارک مدہوش<sup>(۹)</sup> - میرزا منصور<sup>(۱۰)</sup> - میرزا جانان مظہر - میردیوانہ محنتی - (مظہر)<sup>(۱۱)</sup> -  
(محمی)<sup>(۱۲)</sup> - ملامحمد - ملامحمد صوفی - (میرمشتی)<sup>(۱۳)</sup> - میرمحمی - منعم خانخانان۔

### باب النون:

شیخ نجم الدین کبری<sup>(۱۴)</sup> - خواجہ نصرالدین طوسی<sup>(۱۵)</sup> - نظام گنجوی<sup>(۱۶)</sup> - ملانرگسی -  
میر نصیبی - نکھت (یوسف نکھت)<sup>(۱۷)</sup> - شیخ نظام الدین اولیاء - درویش ناصر بخاری<sup>(۱۸)</sup> - نعمت اللہ  
ولی<sup>(۱۹)</sup> - امیر نویدی<sup>(۲۰)</sup> - نیشابوری - مولانا نور<sup>(۲۱)</sup> - نظام استرآبادی<sup>(۲۲)</sup> - میرزا نور اللہ  
کفرانی<sup>(۲۳)</sup> - نثاری تبریزی<sup>(۲۴)</sup> - نویدی - بابانصیبی<sup>(۲۵)</sup> - مولانا ناظم ہروی<sup>(۲۶)</sup> - نصیرالدین محمود  
ہمدانی<sup>(۲۷)</sup> - نصیبی<sup>(۲۸)</sup> - نطقی - مولانا نادری سمرقندی<sup>(۲۹)</sup> - نادری ترشیزی<sup>(۳۰)</sup> - نادری  
سیالکوٹی<sup>(۳۱)</sup> - نادری مشہدی<sup>(۳۲)</sup> - (نامی)<sup>(۳۳)</sup> - معصوم خان نامی - نامی کشمیری - نامی سبزواری -  
نورانی نامی - ناطقی استرآبادی - ناجی کاشی - مولانا ناظری - ناظری گیلانی - مولانا نثاری تونی -  
مولانا نجمی - ملانذری - ملا نسبتی مشہدی<sup>(۳۴)</sup> - مولانا نادم گیلانی - نعمت اللہ لاهوری - میرنفر -  
مولانا نفیسی - نقیب خان قزوینی<sup>(۳۵)</sup> - نورالدین ہرموزی نوری تخلص - قاضی میرنور اللہ شستری

۱- پ، ل : ندارد	۲- پ : مرتضیٰ قلی	۳- پ، ل : ندارد
۴- پ، ل : مانی اضافہ	۵- پ، ل : میرم شاہ	۶- پ، ل : مقصود کاشی
۷- پ : ندارد	۸- پ : ندارد	۹- پ، ل : سید مبارک مجذوب
۱۰- ل : میرزا مقصود	۱۱- پ، ل : ندارد	۱۲- پ، ل : ندارد
۱۳- پ، ل : ندارد	۱۴- ل : ندارد	۱۵- ل : ندارد
۱۶- ل : ندارد	۱۷- پ، ل : ندارد	۱۸- پ : درویش ناصری
۱۹- ل : ندارد	۲۰- ل : ندارد	۲۱- ل : ندارد
۲۲- ل : نظام	۲۳- ل : نور اللہ کفرانی	
۲۴- ل : مسعود بیگ نیکی اضافہ، پ : ندارد		۲۵- ل : نصیبی گیلانی
۲۶- ل : ناظم ہراتی	۲۷- ل : ندارد	۲۸- پ : نصیبی کاتب
۲۹- ل : ندارد	۳۰- ل : ندارد	۳۱- ل : ندارد
۳۲- ل : ندارد	۳۳- پ، ل : ندارد	
۳۴- ل : از معصوم خان نامی تا ملانستیتی مشہدی ندارد		
۳۵- ل : از نعمت اللہ لاهوری تا نقیب خان قزوینی ندارد		

ولی نهفته، مبادا به گوش شاه رسد  
 این صید پیشگان به میانم گرفته‌اند  
 بره شیر مست می باید  
 بهر ما شربت شهادت شد  
 این نمازیست که از قهقهه باطل نشود  
 حرف بی‌اصلست ما کردیم و شد  
 با مردم عزیز سلوک این چنین کنند<sup>(۲)</sup>  
 غزل ستایش طفلان نرسیده بود  
 که هرکه کشته او گشت جامه نگذارد  
 خامه مو در کف مانی مگس‌رانی شود  
 هرکه زد چرخ جهان در نظرش می‌گردد  
 چون حنا بسته ز<sup>(۵)</sup> هندی به<sup>(۶)</sup> صفاهان ببرند  
 که زلف و کاکل شمشاد آخر شانه می‌گردد  
 که قامت به کمان کبابه می‌ماند  
 آب چون شمشیر بهر ریزش خون می‌خورد  
 معلوم چنین است که یار است ببینید  
 یاران مصاحب به چه کار است ببینید  
 لب ت چو آب محرم سبیل خواهد شد  
 کون پیاله‌ای به هوا کن چه می‌شود  
 دختر همسایه می‌ترسم که از راهم برود  
 نقل‌دان گر از طلا باشد به رویش تف کنند  
 بس که زد حرف خنک گوش مرا سرما برد  
 با کمال خودنمایی خویش را گم کرده‌اند  
 که سجده‌های ریا سر به مهر می‌ماند  
 که خواب صورت مخمل به روی کار می‌باشد  
 تا جوانی عاشقم، چون پیر گردیدی مرید  
 دیگران رو می‌دهند و او سراپا می‌دهد

سراغ کنج قناعت کن از خزانه خود  
 جوش خیال خوش کمرانم ربوده دل  
 از برای کباب میخواران  
 شکرآبی که داشت با ما یار  
 می‌رود خنده‌زنان باز صراحی به رکوع  
 اینکه طعن و لعن<sup>(۱)</sup> زاهد مشکل است  
 یوسف سر از حجاب زلیخا فکند پیش  
 مدیح شیخ بزرگان اگر قصیده بود  
 کنند<sup>(۳)</sup> دفن از آن روز شهید را با رخت  
 بس که شیرین است لعش گر پشه‌اش را کشند  
 شورش افتاد<sup>(۴)</sup> ز سرگشتگیم در عالم  
 آنچنان گشته‌ام آزرده ز غربت که مگر  
 به فکر هرچه باشی عاقبت خود را همان بینی  
 چنان<sup>(۷)</sup> ز زخم جفا<sup>(۸)</sup> پرشده<sup>(۹)</sup> است در پیری  
 بهر قتل من شراب آن جامه گلگون می‌خورد  
 آن شوخ که سرگرم شکار است ببینید  
 گویند که با غیر به خلوتگه خاص است  
 کنون که عارضت (از خط)<sup>(۱۰)</sup> شده است جامه سیاه  
 یکباره کن به دختر رز مغلمانه سر  
 همچو دهقان خانها همسایه رز واقعست  
 سفله را دولت ز بی‌قدری نمی‌آرد برون  
 زاهد امشب گرد از سر و مه صحرا برد  
 چشم‌بندی بین که ارباب تنعم کرده‌اند  
 بیا که طاعت زهاد اثر نمی‌داند  
 به دنیا چون کند پشت آدمی بیدار می‌باشد  
 مهر خود را از تو بی‌مهر کی خواهم برید  
 دای عاشق پروری آن سرو بالا می‌دهد

۱- پ: لعن و طعن

۲- پ، ل: کند

۲- پ: کند

۴- پ: افتاده

۵- پ: به

۶- پ: ز

۷- ک: جهان، از پ، ل اضافه شد

۸- ل: جفا

۹- ل، پ: شد

۱۰- از نسخه‌های ل، پ، ن اضافه شد

کجا ساغر به کام طالع بیگانه‌ام گردد  
 تازه خط را بر ما قدر فزون‌تر باشد  
 گرچه از دست مسلمانان دلی دارم دو نیم  
 برده مسواک و عصا و شانه زاهد را ز راه  
 پیر گشتی حرف عشق و عاشقی را واگذار  
 تا شدند اهل ریا گوشه‌نشین، وارستیم  
 شد ز تنهایی غریب کشور هندوستان  
 ای ماه سیر عرصه آئینه می‌کنی  
<sup>(۱)</sup>تنها ز سرو نیست همین سرفرازتر  
 سیل می‌<sup>(۲)</sup>از طرفی، بارش ابر از طرفی  
 جمال تست ز هر روز تازه‌تر امروز  
 همچو متنی <sup>(۳)</sup>که به شنجرف نویسند، بود  
 یک تبسم کردی و شوری فکندی در دلم  
 چنان بود به من احسان چرخ شعبده‌باز  
 چشم بلبل پوشم از گردد بتم گلبن‌پوش  
 رفته تقصیری که دوران همچو دزدان کرده است  
 معنی بکرم ز دخل بی‌سوادان ایمن است  
 در فراق بسکه چشم از وضع عالم بسته‌ام  
 ترک زینت کن که زیور هست مخصوص زنان  
 در دل صد چاک ما مرغ تمنا در قفس  
 از زمین و آسمان منت مکش چون گردباد  
 رهبر خود شو که از سنگ فلاخن کم‌نه‌ای  
 چو برگ لاله نشینند <sup>(۵)</sup>گرد هم عشاق  
 مژده ای دل که دگر فصل بهار آمد پیش  
 نیست چیزی به بساطم مگر این بار شوم  
 رشته کار دلم راز سپهر و انجم  
 لعبت بی‌قدرتی <sup>(۶)</sup>در دست لعبت‌باز دهر  
 روز جزا به کام نبی و ولی بود  
 این چنین خوش‌کمری گشته پدید از کمرش

مگر از گردش سر در نظر پیمان‌ام گردد  
 نومسلمان شده را عزت دیگر باشد  
 شکوه‌ها دارم ولی زان نامسلمان بیشتر  
 گشت بی‌اندامیش زین چوب کاری بیشتر  
 خواندن طفلان بود یوسف زلیخا بیشتر  
 خصلت خوبی ازین طایفه دیدیم آخر  
 دل ز حیرانی بیابان مرگ صحرای دگر  
 در آفتاب رو نتوان بود این قدر  
 باشد مه من از رمضان هم درازتر  
 خانه توبه بیچاره خراب است امروز  
 ز حوض آئینه رو شسته‌ای مگر امروز  
 صف خونین کفنان در صف محشر ممتاز  
 می‌توان رفتن نمک از زخم ناسورم هنوز  
 که وا کند گره از دام صعوه ناخن باز  
 عشق‌بازی می‌کنم با لاله‌رویان در لباس  
 بر سر بازار امکانت چراغان حواس  
 آنکه انگشتی نهد بر حرفم اعرابست و بس  
 همچو اعمی روزگام شام دیجور است و بس  
 پرنیان تیغ مردان را سرانداز است و بس  
 از خیال وصل او داریم عنقا در قفس  
 خود <sup>(۴)</sup>زمین خویش شو، خود آسمان خویش باش  
 در ره سرگشتگی سنگ نشان خویش باش  
 به حصه کردن داغ تو درمیانه خویش  
 روز به صحرای جنون آر که کار آمد پیش  
 طشت افتاده صد مرتبه از بام فروش  
 هر گره پر ز گره‌ریزه بود چون خشخاش  
 هرچه می‌گویند گوی و هرچه فرمایند باش  
 باده که را خوش است رئیس و برادرش  
 خوش کمرتر بود از خوش‌کمر من پدرش

۱- پ: این بیت ندارد

۲- ل، پ: ابر

۳- پ: بی‌تی

۴- ل: خوش

۵- پ: نشینند

۶- پ: بی‌قدری

آب شمشیر چکیده است مگر از کمرش  
 مور غمگین می شود گر سبز گردد دانه اش  
 که خویش را نکند سایه در چراغان جمع  
 از ترقی دود مشعل می شود دود چراغ  
 اگر چو نخل مُحَرَّم شود سراپا تیغ  
 بادهام را در دکان شیشه گر می کرد صاف  
 به دور خضر علیه السلام شد موقوف  
 چوب حبشی<sup>(۲)</sup> خوردگان را کم بود بر خوان نمک  
 داد از هندوستان گرم و از ایران خنک  
 آن چون کباب بی نمک، این چون شراب بی نمک  
 توسن عمر من است اسب<sup>(۳)</sup> بحل  
 ز آیه ای کامده در شأن عسل  
 چون موج باده از سر صهبا گذشته ایم  
 یعنی که از سراسر دنیا گذشته ایم  
 محرم هر بزم را طبع روان گردیده ام<sup>(۴)</sup>  
 زلف خود بنمای عمری شد که مشتاق دلم  
 سیل می پیچید به خود چون مار در ویرانه ام  
 مسجدی واجب بود در پهلوی میخانه ام  
 صرف آب و گل شود<sup>(۵)</sup> صد گنج در ویرانه ام  
 که در وقت تبسم طفل لب برچیده را مانم<sup>(۶)</sup>  
 به پیش یار خود وا می شوم مکتوب را مانم  
 به بوی جامه قانع، دیده یعقوب را مانم  
 با رخس گر روبرو می گشت رسوا می شدم  
 بر سر جنگ آرمش تا سیر رفتارش کنم  
 سخنگو طوطی شیرین زبانی در قفس دارم  
 نه کس کاری به من دارد، نه من کاری به کس دارم  
 اتفاقاً<sup>(۷)</sup> رمضان بود نمی دانستم

پدرت • داده ترا جوهر مادرزادی  
 اهل دنیا از دل بی معرفت کی ناخوشند  
 بُود میان بزرگان مرا پریشانی  
 می رسی آخر به دولت گر کنی تحصیل علم  
 به جنگ جلوۀ او نخل باغ کی آید  
 ساقی دوران به کارم<sup>(۱)</sup> داشت زین بیش اهتمام  
 رواج گمراهی بود عشق را آن هم  
 نیست ترکان خطا را خوبی سبزان هند  
 عالمی خواهم که باشد اعتدالش برقرار  
 هندیست نان بی نمک، ایرانی آب بی نمک  
 بی خودم در پی آن شوخ دغل  
 لعل شیرین تو منظور بود  
 ما از سر فراغت دنیا گذشته ایم  
 داریم در زمانه قلندر و شانه سیر  
 همچو آن آبی که دارد راه در هر بوستان  
 دل ز<sup>(۵)</sup> عشاق تو باشد، من ز عشاق دلم  
 هیچکس زین کلبۀ تاریک سر بیرون نکرد  
 بایدم آورد شکر می پرستی را بجا  
 از خرابی نقش آبادی نمی گیرد اگر  
 چنان هر خنده ام را گریه ای از پی روان باشد  
 نمی گردد گشادی حاصل از سیر و<sup>(۸)</sup> سفر دل را  
 ز پوشش های رنگارنگ دوران گشته ام اشرف<sup>(۹)</sup>  
 گفته بودم در چمن گل را که می ماند به او  
 هر دم از جایش برآرم تا ببینم قامتش  
<sup>(۱۰)</sup> پس چرخ از حیا هندو بتی فریادرس دارم  
 ز فیض ناتوانی در بهشت افتاده ام اشرف  
 قریب یک ماه به میخانه اقامت کردم

۳- ل، پ: کفل

۲- چینی

۱- ل، پ: به کام

۶- پ، ل: بود

۵- پ: - ز

۴- پ: ایم

۹- ل، پ: قانع

۸- پ: - و

۷- پ، ل: ماند

۱۱- ک، ل: اتفاقم

۱۰- پ: این بیت ندارد

سراسر گرد شهر حسن طبع مایلی دارم  
اجتماع اختران در برج می‌دانی که چیست  
دیده‌بان گردی چو پیدا شد گذارد دوربین  
نکنم پاره چون گریبان را  
بی‌تکلف می‌غربت به دل شاد خورم  
آنقدر وحشت تنهایی من کرد اثر  
ز بس در هر دو گوش خویش دارم پنبه غفلت  
طالع احسان ندارم گرچه کردم بی‌هنر<sup>(۳)</sup>  
چه آزارم که آمد بر سر از دیوانه گردیدن  
کاش دانم که کدام آخر کار است درست  
مرا با آنکه در خواب است بخت بد بدین روزم  
گر نظر بر عارض جانان مکرر می‌کنم  
صوفی صفت نه در پی پیران فتاده‌ام  
ز پند بیهودات واعظا ز کار شدم  
باغبان بند در گلزار را در نوبهار  
ناخدای گنج باد آورد طوفان دیده‌ام  
تا سبویم پر بود در توبه کی کوشم که هست  
تا سحر با عشق‌بازان حرفها در پرده داشت  
چون صریر خامه کافشانند سیاهی بر ورق  
دوش گفتم شرح احوال پریشان پیش او  
همچو چشم دردناکی کز فروغ آید بهم  
هر طرف حسن تو ای رعنا پسر خواهد شدن  
گرفته است دگر ضعف آنقدر قوت  
همه صندل به جبین‌اند برهمن کیشان  
دنیا وفا ندارد لولی‌وشی است این زن  
گل طرب نبود در خور پسندیدن  
چون به قصد من کشد شمشیر دستش را مگیر<sup>(۱۱)</sup>

به صد جا در گرو چون خانه مفلس دلی دارم  
می‌زند از کین مردم چرخ دندانها بهم  
دیده من تا غبار آورد عینک ساختم<sup>(۱)</sup>  
من که شوخ رفوگری دارم  
نام همدم چو بزم وحشت همزاد خورم  
که ز آمد شد قاصد رم صیاد خورم  
به هر جانب که خوابم<sup>(۲)</sup> تکیه‌ای در زیر سر دارم  
کی دهنم سنگ اگر چون بید مجنون هم شود<sup>(۴)</sup>  
سرم را داغ باید کرد صد جا گر دگر کردم  
ساغر توبه‌شکن، توبه ساغر شکم  
خدا ناکرده گر بیدار می‌بودی چه می‌کردم  
زاهدی منعی ندارد مصحف از بر می‌کنم  
صافی دلم مرید جواشان ساده‌ام  
به<sup>(۵)</sup> یک دو جرعه که خوردم گناهکار شدم  
حسن را هنگام خط مستور باید داشتن  
سیلم از جا برد و<sup>(۶)</sup> در ویرانه خویشم هنوز  
محض اسراف اینقدر می‌را به صحرا ریختن  
شمع فانوس خیال آن دلبر شب باز<sup>(۷)</sup> من  
می‌جهاند سهرمه را بی‌تابی آواز من  
گفت من هم دیده‌ام «یکبار خوابی»<sup>(۸)</sup> این چنین  
کلبه‌ام تاریک گردد از چراغ دیگران  
بلکه از خط خوبیت زیر و زبر خواهد شدن  
که چون ز خویش روم بایدم سوار شدن  
می‌کند درد همانا سر معشوقی<sup>(۹)</sup> شان  
گر رو کند و گر پشت می‌بایدش نهادن  
که نیست چون گل کاغذ شکفتنش چیدن  
ای که می‌دانی که می‌میرم برای دست او<sup>(۱۱)</sup>

۱- پ: ساختمیم

۲- ک، ل: خواهم، از نسخه پ تصحیح شد

۲- پ: تمیز

۴- پ: شوم

۵- ل: به

۶- پ: و

۷- پ: تار

۸- ل، پ: خواب پریشان

۹- پ: معشوق

۱۰- ل: بگیر

۱۱- ل، پ: تو

ای یک شبه مهتاب من، وی چارده شب ماه تو  
 ای گاه روی آب من، ای آب زیر گاه تو  
 زاهدان هم طاعت مقبول دارند آرزو  
 بوسه من می‌کند با چهره پرکار تو  
 هر سر مو بر تنش مژگان خواب‌آلوده‌ای  
 همچو آن طفلی که دارد اضطراب از آبله  
 نماز وقت بیماری به ایما می‌توان کردن  
 رساند خانه زین را به آب آهسته آهسته

## رباعی

با حریفان دغل ساخته‌ای یعنی چه؟  
 در پی کون خود انداخته‌ای یعنی چه؟  
 چون من خوابیده با شمشیر خوابانیده‌ای  
 چون گل مرادبخش هزاری چه فایده  
 برگشته<sup>(۳)</sup> همره من جان به لب رسیده  
 حسن آب آورده است<sup>(۴)</sup> و طرح باغ انداخته  
 همچو ماه آسمان هر ماه نام تازه‌ای  
 (من به چشم خویش گرد کاروان زندگی)<sup>(۵)</sup>  
 به کف گرفته ترازوی انتظارکشی  
 می‌کند واعظ عبث دستار را گردآوری  
 می‌خورد از دست بی‌تابی صراحی گردنی  
 نیست با چندین گره نی را به ناخن دشمنی  
 می‌کند چون خواب قالی مستقیم شیرافکنی

## رباعی

باخبر باش مبادا به دهن‌ها افتی  
 می‌شوی خوار گر از طاق دل ما افتی

## رباعی

به ما چندان که کاوی فیض از ما بیشتر یابی  
 که هر جا بنگری در وی نشان پا و سر یابی

(ای ماه چهره چون شود با حسن خاطرخواه تو)<sup>(۱)</sup>  
 من غرق اشک خویشتن، تو گرم کار مکر و فن  
 ما نه تنها از هواداران حسن صورتیم  
 آنچه با تصویر شیرین تیشه فرهاد کرد  
 دارم آن بختی که همچون صورت مخمل شود  
 از قران اختران در اضطراب افتاده‌ام  
 نگاه گوشه چشمی سوی ما می‌توان کردن  
 چنین اندام شادابی که دارد شهسوار من

ای پسر نرد دغا باخته‌ای یعنی چه؟  
 یک جهان بوالهوس خصیه<sup>(۲)</sup> زن، معلم را  
 چون بتی کاشفته را دست در گردن کند  
 یاری ولیک با همه یاری چه فایده  
 چون میزبان که گردد بر در دوچار میهمان  
 کرد گلگل چهره تا می در ایغ انداخته  
 که ورع سنجیم و گاهی باده‌کش ما را بود  
 تا غبار آورده چشم از ضعف پیری دیده‌ام  
 بیا که بر سر راحت نگاهم از عینک  
 باید اول فکر سرکردن درین آشوب‌گاه  
 مجلس آرایی کند چون چشم بازیگوش او  
 تا شدم مشکل‌گشا گردون نوا خواهد به من  
 دلبران از بوی می فرشند در کاشانه‌ام

راه هم‌صحبتی خلق پر از چاه بود  
 این بزرگی ز هواداری ما یافته‌ای

زمین چشمه‌ایم از انتقام ما چه می‌پرسی  
 زمین دیوار صورت کاری افتاده را ماند

۱- ل، پ: مصرع اول بدین صورت است: «با چهره چون گاه من با حسن خاطرخواه تو»

۲- ل: - است

۳- ل، پ: برگشت

۴- ک: خفته

۵- ل، پ: مصرع به این صورت آمده: «من به چشم خویش گرد کاروان را دیده‌ام»

ز تیر غمزه چاک سینه‌ام چپ راست‌ها دارد  
 ادای آرزو دارم ز ایمایی<sup>(۱)</sup> که می‌فهمی  
 بگفتا کیست اشرف اینکه بینم بر سر راهش  
 کشد هنگام ناز آن نازنین بر ابروان دستی  
 مرا باشد ز لعلش زندگی جانست پنداری  
 اسیر بی‌خودی غفلتم مگر بینم  
 (دوش بر سجاده زاهد خوش‌بساطی چید و<sup>(۲)</sup> رفت  
 گر بگویم ز می عشق تو بیخود شده‌ام  
 به غیر من که به تن نقش بوریا دارم  
 طول امل که کرده به مغز استواری پای  
 (این رباعیات از اوست)<sup>(۵)</sup>:

از آن برگشته مژگان چپاندازی که می‌دانی  
 نیازی پیشکش دارم به آن نازی که می‌دانی  
 گرفتاری که می‌بینی، نظربازی که می‌دانی  
 که می‌مالند در وقت کشیدن بر کمان دستی  
 دهم رخسار او را بوسه قرآن است پنداری  
 چو چشم صورت مخمل به خواب بیداری  
 مهر و تسبیح و عصا و شانہ و مسواک هی<sup>(۳)</sup>  
 حمل بر بیخودی حالت مستی نکنی  
 اتو کشیده که دارد قبای عریانی  
 ما راست و نیست پای کمش<sup>(۴)</sup> از هزار پای

### رباعی

کن سعی که از خدا نه‌باشی تو جدا  
 آرند نمازی که بود خاص خدا

خواهی گرت از خلق بود مهر و وفا  
 چون مرده شود واصل حق خلق بدو

### رباعی

تنها نه همین منم خریدار اینجا<sup>(۷)</sup>  
 یک نار است و هزار بیمار اینجا

جمعند ز خود رفته‌ای بسیار اینجا<sup>(۶)</sup>  
 پستان بتان چشم سیاهش<sup>(۸)</sup> ز پی است

### رباعی

از ظاهر من بود حقیقت پیدا  
 زین گونه خط<sup>(۱۰)</sup> که گرد صورت پیدا

معنی بودم ز خط چو صورت پیدا  
 خط<sup>(۹)</sup> آخر به کار تصویر کشید

### رباعی

مرغ چمن از حسرت او بود خراب  
 گل گشت گلاب و مرغ گردید کباب  
 خرم دل عاشقی که بيمش باقیست  
 پیمانہ همان دو قرت<sup>(۱۳)</sup> و نیمش باقیست  
 اسباب خدا ساز به عشرت سازيست

گل بود به باغ با جمال [او]<sup>(۱۱)</sup> شاداب  
 یک رنگ شدند جمله در بوته عشق  
 تا بزم طرب ناز و نعیمش باقی است  
 لب بر لب یار<sup>(۱۲)</sup> دیده‌اش پر خون است  
 هر جا که شاب در طرب‌پردازی است

۱- ک: ایمانی

۲- ل: - و

۳- ک: این بیت ندارد، از ل، پ اضافه شد

۴- ک: کمیش

۷- ل: آنجا

۶- ل: آنجا

۵- از پ اضافه گردید

۱۰- پ: خطم

۹- ل: آنجا

۸- ک: بتانش

۱۳- ک: قرن

۱۲- پ: + و

۱۱- تصحیح قیاسی شد

از باطن صاف باده شیراز است  
سازنده کارها در اعضا دگریست  
کز ما شنوند حرف و گویا دگریست  
قبیح می و افیون پیراهن فاش است  
افیون خون حجامت خشخاش است  
چون طلق زمین طبق طبق می‌گردد  
هر چیز<sup>(۱)</sup> که می‌خوری عرق می‌گردد

من قصاد فی منقبت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه التحیات:

همچو نهریست که گردیده جدا از دریا<sup>(۳)</sup>  
ور ببیند کف و<sup>(۴)</sup> دربار تو را گاه عطا  
در پس پنجره موج نشیند دریا

اما چو به کنه‌شان رسی نامرداند  
گرم‌اند به ظاهر و به باطن سرداند

کین کعبه و آن کرده یزدان باشد  
شک نیست که قول و فعل یکسان باشد

لب تشنه غم را مددی خواهد کرد  
دلدار آخر نیک و بدی خواهد کرد

معنی طلبان پاک<sup>(۸)</sup> طینت طلبند  
اطفال ز شاهنامه صورت طلبند

در قصد من اطفال به ویرانه شوند  
طفلان محله همه<sup>(۹)</sup> دیوانه شوند

شیراز که او شیشه‌گر خانه بود  
در ملک وجود کارفرما دگریست  
دنیا به مثل چو خیمه شب بازیست  
کم کیف خورم کین عمل اوباش است  
می خونتاب آبله انگور است  
از گرمی هند سنگ شق می‌گردد  
گر نیست بهشت از چه چون اهل بهشت

تیغ در دست کریم تو به<sup>(۲)</sup> هنگام غضب  
گر ببیند شرر قهر تو را گاه غضب  
آتش از شرم گریزد به سر خیمه<sup>(۵)</sup> دود  
در مذمت اهل هند گفته از راه حق شناسی:

### رباعی

هرچند که اهل هند صاحب درداند  
خاصیت قهوه است این مردم را

### رباعی<sup>(۶)</sup>

رخسار تو ماننده قرآن باشد  
این<sup>(۷)</sup> نکته بر این است که آن حضرت را

### رباعی

دریای کرم جزر و مدی خواهد کرد  
لطفی، جوری، تبسمی، دشنامی

### رباعی

ظاهرینان صفای صورت طلبند  
خامی است اسیر نقش ظاهر بودن

### رباعی

هرگاه که دل گرفته از خانه شوند  
گر زانکه خدا نکرده عاقل گرم

۲- ل: - به

۵- ل: درد، پ: چشمه

۸- ل: + و

۱- ک: چه، از نسخه‌های ل، پ تصحیح شد

۲- ک: درما، از ل، پ تصحیح شد ۴- پ: - و

۶- ل، پ: این رباعی ندارد ۷- ل، پ: بیت ندارد

۹- پ: جمله



## رباعی

ہنگامہ عیش پی (... ) می خواہد  
انگشت ہزار ناخنی می خواہد

دل غیب دست پرگنہی می خواہد  
(از ہر گزہی) (۲) رشتہ غم چون ماہی

## رباعی

ای سورکنان ز ماتم اندیشہ کنید  
از آتشک جہنم اندیشہ کنید (۵)

از آخر کار عالم اندیشہ کنید (۳)  
با قحبہ دنیا نکنید (۴) آمیزش

## رباعی

تا سیرگہ عید دوان آمدہ اند  
جمعی بہ تفرّج زنان آمدہ اند

از شہر برون اہل جہان آمدہ اند  
جمعی بہ قفای پسران افتادہ

## رباعی

مجموعہ ہر خار و خسی می بینم  
بر ہر بیشتر نام کسی می بینم

دیوان ترا ہر نفسی می بینم  
چون فرد معمّا است کہ باید سخنی

## رباعی

گاهی بی قیدم و گہی باقیدم (۷)  
در مسئلہ نحو مثال زیدم

گاهی رندم، گہی اسیر شدم  
القضہ بہ جملہ صفاتم موصوف

## رباعی

سرار الہیست تو بی درد (۱) مخوان  
گر سال بہ سر برد مرا مرد مخوان

احکام نجوم ای دل سرد مخوان  
ہر کس کہ چو تقویم دم از غیب زند  
در مذمت چینی:

## رباعی

می شاید اگر کنند (۹) شرف دارو  
دارم (۱۱) فکر تمسیداً لازم مو

این چینی را کہ موی دارد ہر سو  
وصفش بہ رباعی و غزل نتوان کرد

## رباعی

در گلشن او گلی نچیدہ است کسی  
گفتا کہ شبیہ من ندیدہ است کسی

شوخی کہ نظیرش نشنیدہ است کسی  
کردم چو ز خدمتش تمنای شبیہ

**امینای فراہانی:** صاحب فضل و کمال و اہل قال و حال بودہ، از تعلقات خلاص شدہ توطن نجف اشرف علی ساکنہا التحیات اختیار نمودہ، ہر صبح و شام از خاک (۱۱) آن آستانہ چشم (۱۲) دین خود روشن می ساخت. از اوست:

۲- پ: کند

۲- ل، پ: تادرگرہ

۱- کلمہ خوانا نیست

۶- پ: و

۵- پ: کند

۴- پ: می کنید، ل: نکند

۸- ک: بیدار، از ل، پ تصحیح شد

۷- ک: بی قیدم، از ل، پ تصحیح شد

۱۱- ل، پ: در

۱۰- پ: لازم

۹- کند

۱۲- ل، پ: چشم و تن

رباعی

بشتاب به سوی نجف ای دل بشتاب  
چون خواب نجف عبادت است ای غافل  
و چون منحنی و قامتش دو تا شده بود، عزیزی گفت: چرا برعکس گفته خود که گذشت عمل  
نه می کنی؟<sup>(۲)</sup> در جواب گفته که: سجده شکر توطن<sup>(۳)</sup> نجف<sup>(۴)</sup> بجای آورم<sup>(۵)</sup>.

فقیر آرزو گوید (که)<sup>(۶)</sup> نزدیکست<sup>(۷)</sup> به<sup>(۸)</sup> همین<sup>(۹)</sup> معنی آنچه استاد نورالدین ظهوری گفته<sup>(۱۰)</sup>:  
سجده دایمی بود تمنای جبین  
گرد پیری مدد اینک به خمیدن رفتم

رباعی

ای بعد نبی بر سر تو تاج نبی  
آنی تو که معراج تو<sup>(۱۱)</sup> بالاتر شد  
این رباعی را نصرآبادی به نام امینای مذکور نوشته و آمده از اکثر دستنویست از جناب  
قطب الاقطاب غوث الاخیار خواجه معین الدین چشتی است، که سرود آنجا در شهر مشهد و الله اعلم  
(بالصواب)<sup>(۱۲)</sup>.

**احمد بیگ برادر میرزا محمد بیگ مجذوب:** بسیار خوش فهم و خوش فکر بود.

اوست:

شاهد غنچه ز یاران چمن بود گذشت  
بر چهره اگر نیل زذالت<sup>(۱۳)</sup> نکشی  
نشناخته را پاس چنان دار نگاه  
چون بشناسی ازو خجالت نکشی

**میرزا اسماعیل:** برادر میرزا نوری برادرزاده شیخ بهاء الدین محمد<sup>(۱۴)</sup> غاملی، جوان مسعودی  
بود در نهایت خوبی، از اوست<sup>(۱۵)</sup>.

در شکستم آسمان بی مروت زور<sup>(۱۶)</sup> کرد  
تا کمال زور بر خود داشت بر من زور کرد  
در مذمت پدر خود گفته:

پنداشتم برادر من می شود پدر  
این دشمن عزیز پسر هم دمی نامزد

- |                                    |                                |                          |
|------------------------------------|--------------------------------|--------------------------|
| ۱- پ، ل: دریاب                     | ۲- ک، ل، ن: نمی کنی            | ۲- پ: - توطن             |
| ۳- پ: - نجف                        | ۵- پ: - می                     | ۶- پ: از نسخه پ اضافه شد |
| ۷- پ: نزدیک                        | ۸- ل: - به                     | ۹- ل، پ: - که            |
| ۱۰- ل: + بود                       | ۱۱- ک: تو که، از ل، پ تصحیح شد |                          |
| ۱۲- پ: از نسخه پ اضافه شد          | ۱۲- ل: بوده                    |                          |
| ۱۳- ک، ل، پ: رذالت، تصحیح قیاسی شد | ۱۴- ل: محمد                    |                          |
| ۱۶- پ: - از اوست                   | ۱۷- پ: شور                     |                          |

**میرزا افضل طباطبایی اردستانی:** جوان<sup>(۱)</sup> همواری بود<sup>(۲)</sup> به تحصیل علم مشغول. از اوست:

فضای سینۀ من بس که بر نفس تنگ است      میانه دل و جان از برای جا جنگ است  
خوش است طالع افضل که در قلمرو عشق      همیشه دادرس<sup>(۳)</sup> شیشه دلش سنگ است

**میرزا ابراهیم:** از مشاهیر اردوباد است و از فضل و کمال<sup>(۴)</sup> بهره یاب<sup>(۵)</sup> داماد مولانا<sup>(۶)</sup> باقر یزدی (است)<sup>(۷)</sup>. به هند آمده معلم پسران جعفرخان گشته. اسباب بسیار بهم رسانید، شوق فنا و بی تعلقی در سرش افتاد. جمیع اسباب خود را به تاراج داده در لباس فقر به ایران رفت. از اوست:

### رباعی

گه در دل خشک و گه<sup>(۸)</sup> در چشم تراست      آری مه من مسافر بحر و بر است  
از دیده گر آید<sup>(۹)</sup> به دلم<sup>(۱۰)</sup> دوری نیست      راه دریا به کعبه نزدیکتر<sup>(۱۱)</sup> است  
گر هند مرا پرورد از شیر و شکر      کنی عمر عراقم از سینه بدر  
هرچند ز دایه طفل می گیرد شیر      لیک از مادر نکند<sup>(۱۲)</sup> قطع نظر  
هر زنده دلی که او ز اهل درد است      دانسته ز ارباب تعلق فرداست  
هر پیره زنی<sup>(۱۳)</sup> مرگ طبیعی دارد      مردی که به اختیار میرد، مرد است

**امینای یزدی مشهور به دقاق:** از مقدمات علمی بهره داشت و در فن تاریخ و لغز<sup>(۱۴)</sup> و معما و صنایع شعری به اعلی مراتب<sup>(۱۵)</sup> ترقی کرده<sup>(۱۶)</sup>، چنانکه پسر خود را به میرزا ابوالآداب موسوم کرده<sup>(۱۷)</sup>. از اوست<sup>(۱۸)</sup>:

عدوی<sup>(۱۹)</sup> تو از بیم زخم درشت      به زیر سپر زاده چو سنگ پشت

### رباعی

از پستی دیوار و در کاشانه      بر گوشه نشین متاز ای دیوانه  
از تیر دعای او حذر کن زینهار      پرزور بود کمان کوه خانه  
دی باده ز کیفیت اصلی خبرم کرد      ته شیشه ببینید که خوناب<sup>(۲۰)</sup> نه باشد

**اعجاز:** بدین تخلص دو کس گذشته اند. یکی محمد عطا که اصلش از هرات است. او ربطی به نظم و نثر داشت. معاصر طاهر نصرآبادی است. به سبب چند فقره نثر که در جوابش نوشته بود، میان طاهر مذکور و اعجاز نقاری بهم رسیده بود تا خود آمده عذر خواست. از اوست:

۱- ل: جوانی      ۲- ل: بوده، پ: - بود

۳- ل، پ: حال      ۴- ل، پ: + بود

۵- از ل، پ: اضافه گردید      ۶- پ: گاه

۷- ل، پ: به دل      ۸- پ: - تر

۹- پ: + که      ۱۰- پ: شعر

۱۱- ل: نمود، پ: نموده      ۱۲- پ: - موسوم کرده

۱۳- پ: این بیت ندارد      ۱۴- ل: خوناب

۱۵- ل: دادرسی

۱۶- ک، ل: مولانای، از پ: تصحیح شد

۱۷- ل، پ: آمدم

۱۸- ل، پ: نمی کند

۱۹- از نسخه های ل، پ: تصحیح شد

۲۰- پ: - از اوست

نگه تا رفت برتابد عنان، من کار خود کردم  
 ز صد منزل گذشتم تا گره افتاد در کارم  
 منمای<sup>(۲)</sup> به ما صبر و قراری که نداری  
 مگذار<sup>(۳)</sup> ز کف دامن یاری که نداری  
 اول از تقویم چاک سینه ساعت را ببین  
 گر نمی رنجید من هم ناله ای سر می کنم  
 بازگرداند وصال ز لب گور مرا  
 بهم چون دانه های سبزه نزدیکاند منزلها  
 مگر چندین هواداری حباب زندگانی را

از پی کسب شرف سایه دیوار ترا  
 بازیچه طفل مکتب اوست  
 خاطر آسوده می خواهی جفا باید<sup>(۷)</sup> کشید  
 شهید خون خود گردم که دامن تو می گیرد  
 گوش روزن گشت چشم سرمه دار از ناله ام  
 جهان را از جهان بیرون کنم تا وا شود جایی

رسیدم غافل و جان را فدای یار خود کردم  
 پس از سرگشتگی شد رشته تسبیح زنارم  
 ای دل منشین<sup>(۱)</sup> در پی کاری که نداری  
 با هر که نشینی دم شمشیر جداییست  
 ای که بیتابانه می پوشی لباس عافیت<sup>(۴)</sup>  
 پر به تنگ آمد از این گلشن دلم ای بلبلان  
 مرده بودم ز فراق که رسیدی به سرم  
 ز شوق کعبه هرگه سر کنی راه از در دلها  
 گل هستی به تحریک نسیمی رنگ می سازد  
 فی<sup>(۵)</sup> المدح: (۶)

در بغل پیرهن کعبه نگه می دارد  
 در علم کرشمه نقش بلا  
 خارت از پای سر سوزن نمی آید برون  
 هلاک سینه خویشم که می چیند خدنگت را  
 بس که آه از حلقه زلف سیاهت می کشم  
 درین وحشت به انداز جنون ام مست صحرایی

**دوم ملامحمد سعید اعجاز:** که از مردم هند بود، سید فاضل و شاعر و از شاگردان  
 (حضرت)<sup>(۸)</sup> شیخ عبدالعزیز عزت (مرحوم)<sup>(۹)</sup> است.<sup>(۱۰)</sup> با شاه ناصرعلی و میرزا بیدل و میرمعز  
 موسوی هم طرح بود.<sup>(۱۱)</sup> مثنوی دارد مختصر، بسیار عارفانه گفته. فقیر آرزو از مطلع او بسیار محظوظ  
 است. (از اوست):<sup>(۱۲)</sup>

انجمن ساز چشم<sup>(۱۳)</sup> بسته من  
 هر ذره این دشت جنون تخم بهار است  
 در حقیقت خنده گل جوش خون بلبل است  
 نکهت گل در چمن فریاد خاموش گل است  
 که دارد در فلاخن موج می پیمانه ما را

ای نوای دل شکسته من  
 هر لخت دلم آئینه جلوه یار است  
 شوخی حسن از ظهور عشق بر تو<sup>(۱۴)</sup> بیش نیست  
 حیرت<sup>(۱۵)</sup> آن سرمه سا نرگس نمی دانم چه کرد  
 رم آهو نگاه کیست امشب ساقی بزم

۲- ک: بنمای، از نسخه پ تصحیح شد

۵- پ: + در بیان

۸- از پ اضافه گردید

۱۱- ل، پ: «هم طرح بود» ندارد

۱۴- پ: پرتو

۱- ک: بنشین، از ل، پ تصحیح شد

۲- پ: بگذار

۶- پ: گوید، ل: گفته

۹- از ل، پ اضافه شد

۱۲- از ل، پ: نوشته شد

۱۵- ل، پ: حسرت

۴- پ: عاقبت

۷- پ: خواهد

۱۰- ل، پ: + هم طرح بود

۱۲- ل: - چشم

سنگ من و زود از صبیح طلوع در بنام انبیا  
 که صد آمد از سعوز سافری که هوش نماند  
 شمار بود شوخی از چمن برچیده دامان شد  
 تقاضای ستم کل می کند از انفعال او  
 تب که بی روی تو گلشن غنچه دلنگ بود  
 دل غم دیده را اسباب راحت می شود کلفت  
 مرق جولانی که گرم صید ازین صحرا گذشت  
 بجزن ستم آرزوی بال هما زین طالع  
 تابی غم تو خاطر من شاد می کند  
 ما را غم برصال بر ترا آرزوی هجر  
 بر دلت بر عسست از هجران منال ای عندلیب  
 برو گل در گلشن بی برگ دنیا  
 بر سین دوست دوست دوستان را  
 در آن روز و در آن دل بستام افتد به نام  
 سر نشاند تحف لخت دل و<sup>(۱)</sup> خون جگر دارد  
 در متن من تو را سر موس گناه نیست  
 من استی به شرط و نه دینی به اعتقاد  
 سافری سیم از یاد تو اظهار می کند  
 در آن سینه بیشتر از عشق به جانان دادم  
 در آن کز آن تا در خاک سینه را نمی شود  
 در آن سینه سینه که بر سینه عشق  
 در آن سینه که در آن سینه می شود

به دستم آسمان ساغر دهد از گردش عالم  
 دگر معامله با پیر می فروش نماند  
 شکست رنگ گل مهتاب را چاک گریبان شد  
 نگاهی کز حیا زد دید شوخی های مژگان شد  
 شعله آواز بلبل آتش در سنگ بود  
 فتد از مرهم کافور گل در چشم داغ من  
 بر طپیدن های نبض جلوه صحرا تنگ بود  
 که به سر سایه بال مگسی نیست مرا  
 یادش بخیر هر که مرا یاد می کند  
 هر کس به مطلبی دل خود شاد می کند  
 در قفس فارغ نشستن هم کم از آزار نیست  
 پریشان هر که را دیدیم زر داشت  
 رسمی است که در دیار ما نیست  
 گر صبا بال و پر را از قفس بیرون کند  
 بلی این کاروان از کشور معمور می آید  
 خنجر تو را به کشتن من تیز می کند  
 اسلام از قبیله ما ننگ می کشد  
 حرفی که در دل همه کس کار می کند  
 آندر صبر نکردم که به یغما ببرد  
 از گریبان راه بسیار است تا دامان هنوز  
 سر بریده به معراج حلقه فتراک  
 بی حاجت است آنکه بر آورد حاجتم

بسم الله الرحمن الرحيم  
 در آن سینه که در آن سینه می شود  
 در آن سینه که در آن سینه می شود

بجای شمع دل آورد و بر مزارم سوخت  
 بجای شمع دل آورد و بر مزارم سوخت  
 بجای شمع دل آورد و بر مزارم سوخت

بسم الله الرحمن الرحيم  
 بیجا<sup>(۵)</sup> است، لیکن پیش کسی که بلاغت فهم باشد، چراکه  
 ترنم مازامی وفا است و عجب<sup>(۶)</sup> از عزیزان که این دخل را مسلم داشتند.

۱- پ: ه  
 ۲- ل: ب: نمودار  
 ۳- پ: ه  
 ۴- ل: بیجا  
 ۵- ل: بسیار  
 ۶- پ: و عجب

**قاضی امین:** از ولایت خوانسار است و قاضی آنجا بود. از او است.

**رباعی**

مرا دردی ز دل بیرون نکردی      که صد درد دیگر افزون نکردی  
به سویم یک نگاه گوشه چشم      نکردی تا دلم را خون نکردی

**رباعی**

ناکام<sup>(۱)</sup> شدم بکام<sup>(۲)</sup> بدخواه از تو      یک ره نشدی بکام دل آه از تو  
مجران تو و شکیب آنگاه از من      ای وای من و جدایی آنگاه از تو

**قاضی اسد:** از دیر قهپایه است و در کاشان بسیار بوده. در کمان جذبیه و حال به او اسامی مسموم می بود<sup>(۳)</sup>. ارشاد از شیخ مؤمن مشهدی داشت بعد از رخصت ایشان می رسید بسیاری بزم و اسامی مسموم می یافت و خرق عادات از او مسموع است. در عین شورگامی رباعی می گفت چنانکه گویند:

**رباعی**

ای آنکه تویی محرم راز همه کس      سرمنده ناز تر نیاز همه کس  
چون دشمن و<sup>(۴)</sup> دوست مظهر ذات تواند      از بهر تو می کشید ناز همه کس  
در آخر کار جذبیه محبتی او را دریافته بر پسر قهوجی عاشق شده سربایه فرو کوفتند این  
رباعی گفت<sup>(۵)، (۶)</sup>

بر دوش گرفتم علم رسوایی      در بر کردم علامت شردایی  
آواره شدم ز شیخی و ملایی      قربان رخت دگر چه می نرهای

**اوجی نظیری:** مدتی با حسن خان مصاحب بوده<sup>(۷)</sup> و قصاید در مدح او گفته. کمال لطف در سخن دارد. اوایل حال به علت مشرب صهبایی بی پروا بود. او آخر توبه کرده و قصیده در آن باب گفته. دید انش  
تخمیناً ده<sup>(۸)</sup> هزار بیت است. از او است:

صفای روی عرفناک یار را نازم      که صلح داده بهم آفتاب و<sup>(۹)</sup> شبنم  
ز دست طالع بد می رویم<sup>(۱۰)</sup> شهر به شهر      چو بد فمار که تعبیر می رود جا و  
ساغر به غیر داد و دلم را خراب کرد      آتش به دیگری زد و ما را کویب  
غافل از دستبرد خط نشوی      که درین گزاف هم سوزان  
نگه گزم عنانم صف دیدار کجاست؟      بوسه برادیم کجای این سوزان  
گردن<sup>(۱۱)</sup> شیشه به دست آمده و دامن دوست      سایه مرحمت امیر سوزان

۱- ک: ل: ناکاه، از نسخه پ تصحیح شد

۲- ک: - می بود، از نسخه های ل، پ اضافه شد

۳- پ: ز: گفته

۴- ل، پ: + از او است

۵- ل: - ده

۶- ل: - و

نسخه ک این بیت را ندارد، از ل و پ اضافه گردید

۲- ل: - می بود، از نسخه های ل، پ اضافه شد

۳- ل، پ: + از او است

۴- ل: - و

۵- ل: - ده

فغان ز سستی بازوی موج این دریا  
 ما حریفان<sup>(۱)</sup> این قدر بار تعلق نیستیم<sup>(۲)</sup>  
 گر شامگه شیب، و گر صبح شباب است  
 کرم گلیست<sup>(۳)</sup> که در باغ خودنمایی نیست  
 صد ناز می‌کشم ز تو از بهر یک نیاز  
 بس که نام غمزه‌اش بردم، دلم ناسور شد  
 قد تو نخل مراد است باغ خوبی را  
 دامن وصلی به کف آور بهر صورت که هست  
 از داغ به خود رام کنم سنگ‌دلان را  
 سیاهی از سر داغم برآمد<sup>(۴)</sup> از دستم<sup>(۵)</sup>  
**رباعیات<sup>(۹)</sup>:**

که کشتیم بشکست و کنار نزدیک است  
 می به زور این رنگ را بر چهره ما بسته است  
 پوشیدن چشم از دو جهان یک مژه خواب است  
 کریم ساخته بودن کم از گدایی نیست  
 می‌بایدم ز<sup>(۴)</sup> بهر گلی گلستان خرید  
 آنقدر دیدم لب او را که چشمم شور<sup>(۵)</sup> شد  
 به هر که سایه فکندی نهال می‌گردد  
 گر گل دامن نگریدی خار دامن‌گیر باش  
 در دست زری دارم اگر زور ندارم  
 غنیمت است که این<sup>(۸)</sup> هم برآمد از دستم

### رباعی

شمشیر برهنه<sup>(۱۰)</sup> باش و با<sup>(۱۱)</sup> جوهر باش<sup>(۱۲)</sup>  
 یک قطره آب باش و با گوهر باش

ناساخته چون عروس بی‌زیور باش  
 دریا نشوی کزو خطرها خیزد

### رباعی

خواهی جگرم بسوز و خواهی خون کن  
 نقاش تویی عیب ز من بیرون کن

بالا تر<sup>(۱۳)</sup> از آنی که بگویم چون کن  
 من صورتم از خویش ندارم خبری

### رباعی

اوحی پرهیز کن چو زاهد ز شراب  
 دریا دریا است، خجلت یک دم آب  
 جز صفیر خواب غفلت نامد آوازی به گوش  
 در امید گرفتم کلید پیدا کرد<sup>(۱۴)</sup>  
 گر همه از گریه شادی است چشمی تر کنی<sup>(۱۵)</sup>  
 می‌شود هرچند گردون پیر، جاهل می‌شود  
 فرصت نیافتیم که خود را خبر کنیم  
 نطفه پرشور بنی آدمست

از نعمت منعمان این دیر خراب  
 دنیا دنیا است، منت یک لب نان  
 بر در شیخ و برهن حلقه کردم گوش را  
 دماغ صرف گشودن که می‌توان کرد  
 قابل ماتم نیم اما برغم آسمان  
 فتنه بسیار است در سر چرخ شورانگیز را  
 گر بیخود آمدیم به کوی تو دور نیست  
 قطره آبی که محیط غمست

۲- پ: گلست

۶- ل، پ: برآید

۹- پ: رباعیات

۱۲- ل: باش

۱۵- ل: کند

۲- پ: نیستم

۵- ل، پ: کور

۸- ل، پ: آن

۱۱- ل، پ: بی

۱۴- ل، پ: نیست

۱- پ: حریف

۲- ل، پ: که

۷- ل، پ: ناخن

۱۰- ل، پ: سپر

۱۲- ل، پ: بیت ندارد

اختلاط اهل دنیا همچو مس با<sup>(۲)</sup> کیمیاست  
 صید معنی گر به دست آید نباید سست بست  
 که خون ناحق من تا به حشر خوابیده است  
 این کمانیست که چون حلقه شود کمزور است  
 از برای حفظ سرت<sup>(۳)</sup> خط دعای جوشن است  
 حسن گیرنده این طایفه صیاد من است  
 مرغ معنی غذای روحانیست  
 این قرمز فرنگ چرا رنگ بست سست  
 کارها را کرده دنیایی ولی مرهون وقت  
 از بس به جای خاک<sup>(۴)</sup> مرا خاکمال کرد  
 بهر دزد خانگی دیوار می باشد عبث  
 به رنگ توسن بدرگ چراغ پا گردد  
 گر صبح در شب وصل گرم آنگاه<sup>(۵)</sup> دارد  
 ز حرف آشنا از بس که خود را دور می گیرد<sup>(۶)</sup>  
 جامه عریانی خود را مشجر کرده ام  
 خوش هوا از پستی دیوار باشد خانام  
 ز یمن نکته سنجان عاقبت نامی بر آوردم  
 نگشته سیر کسی از گرسنگی خوردن  
 سرشکن بر تمام اعضاء کن  
 گر خشت کنندت که مربع ننشینی  
 ورد مجنون همه اوقات چو یاحی باشد  
 گر دیده ایم گویا ما ناظر بیوتات  
 تا چندگاه کهنه تو بر باد<sup>(۷)</sup> می دهی  
 قحبه شاهد باز احمق بهر خود پیدا کند  
 نقاره آفتاب زرد<sup>(۸)</sup> است

<sup>(۱)</sup> بهر دنیا بازی ارباب دنیا را مخور  
 در کمین گاهند صیادان معنی هر طرف  
 مگر ز داروی بیهوشی است خاک درت  
 خویش را ساز سبکسار چو قد خم گردد  
 آتش اهل هوس را ساده رویی دامنست  
 دست و پا بسته خوبان دل ناشاد من است  
 مزه شعر خوب وجدانیست<sup>(۲)</sup>  
 هر لحظه چهره تو به رنگی شود ز شرم  
 چون برآرد مطلب ما را که از کم مایگی  
 از دولت سپهر ز قارون گذشته ام  
<sup>(۳)</sup> سد راه مرگ نتواند شدن تن پروری  
 اگر چراغ ولی زاده ای شود روشن  
 کی هجر می تواند روزم سیاه دارد  
 به او در وصل هم مکتوب می باید فرستادن  
 بوری را بستر پهلوی لاغر کرده ام  
 کی بود فکر ترقی در دل دیوانه ام  
 هنر همچون معما گرچه اول داشت گمنام  
 کی از تو هجر دلم را تواند افسردن  
 این قدر باغ بر دلم مگذار<sup>(۴)</sup>  
 برخیز<sup>(۵)</sup> چنان از سر دنیا که پس از مرگ  
 لیلی از حی به بیابان جنون می آید  
 فارغ دمی نگردیم از بازدید ابیات  
 مویت سفید گشت و هنوزت سر هواست  
 نیست ممکن رو به ارباب خرد دنیا کند  
 در آخر عمر عیش پیران

۱- ل، پ: از این جا تا «دایم ز خود فروشی زاهد به حیرتم» بعد از «می کند افزون ترقی هر که شد بی دست و پا» نوشته شده.

۲- پ: وحدانیست

۳- پ: سیرت

۴- پ: با

۵- ل، پ: دم و آنگاه

۶- پ: این بیت ندارد

۷- پ: مال

۸- ل، پ: بگذار

۹- ا: می کرد

۱۱- ک، ل: بام

۱۰- ک: چنان برخیز از سر دنیا، از نسخه های ل، پ نوشته شد

۱۲- پ، ل: روز



سجا گریسته تواند که خواب سیر کند  
چون جرس باید سخن در راه گفت  
زین بوستانی بیمار به از مرد کند

عین غم و غم از غم عیش دلپذیر کند  
به سیر سیر از دنیا نگذردم<sup>۱۱۱</sup>  
مهر و مهره بسیار که به از معشوق است

۱۱۱) با سبب آهنگ از استنهایان است. ده بند  
در این شعر رخسار آنکس که در واقع خاتم و  
بسیار از این شعر در دیوانه های دیگر و در بعضی  
دیوانه های دیگر آمده است. می توان آن را

که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۱۲</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۱۳</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۱۴</sup> را  
گره نکهدار هوا خورده را  
بسته شدی نفسم بهم خورده را  
بهر خرد آید کن منزل مقصود را  
بمخرب کن زبسن درازی را  
ببست سودی زمانه سازی را  
گردد آواز بر آن گشتن مؤذن گوش را  
آورد در معنی بیچیده بود در نما  
از صدای حوس این قوم است بیداری مرا  
کی سبزه بیگانه برآرد چمن ما  
گریه چراگاه غزالان چمن ما  
نشد مال شما بر سر ما باذن ما  
می کنی زر را به وقت خرج در همین چرا؟  
مردمان را می کنی چون راهزن عربان چرا؟  
می کنی اثر حواجه مال خویش را پنهان چرا؟  
کس به خمیازه نیفتاده از خمیازه ما  
بهر خون سازی مرا در خدمت اغوش ما

که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۱۵</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۱۶</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۱۷</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۱۸</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۱۹</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۰</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۱</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۲</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۳</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۴</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۵</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۶</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۷</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۸</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۲۹</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۰</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۱</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۲</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۳</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۴</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۵</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۶</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۷</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۸</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۳۹</sup> را  
که در این شعر غمخیزت کند پیران<sup>۱۴۰</sup> را

۱۱۲) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۱۳) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۱۴) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۱۵) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۱۶) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۱۷) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۱۸) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۱۹) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۰) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۱) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۲) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۳) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۴) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۵) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۶) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۷) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۸) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۲۹) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۰) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۱) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۲) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۳) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۴) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۵) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۶) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۷) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۸) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۳۹) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۰) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۱) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۲) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۳) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۴) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۵) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۶) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۷) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۸) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۴۹) در دیوانه های دیگر آمده است.  
۱۵۰) در دیوانه های دیگر آمده است.

خصم را غافل گرفتن نیست از مردانگی  
 همیشه دارد از دیوار کوتاه  
 ز طعن اهل حسد دلبر یگانه ما  
 به پیش آنچه فرستاده‌ایم بیجا نیست  
 گردیده است نقد سخن بس که ناروا  
 دل سرد کرد فقر ز شاهنشاهی مرا  
 برای تست به اغیار کینه‌جویی ما  
 کی ترقی می‌تواند داد احوال مرا  
 می‌گشود روز جزا خجلت افعال مرا  
 خصم کی خصمانه می‌گیرد به آسانی مرا  
 حرف خیری که زرپرست زده است  
 آنکه گیرد زر و دهد منصب  
 آخر رقیب سالوس آن طره رسا را  
 مگذار بی‌ادب پا ایما به مسند فقر  
 در سرانجام سفر باش که از لوح مزار  
 هر قدم ساخته در عشق ز بس گردیدم  
 پاس دولت داشتن ما را حصار کرده است  
 نیست دستی بر دل روشن غم ایام را  
 دایم ز خودفروشی زاهد به حیرتم  
 می‌کند افزون ترقی هر<sup>(۳)</sup> که شد بی‌دست و پا

**محمدقلی آصف:** از قم است. صاحب کلمات الشعراء همین یک بیت از او آورده لیکن اشعار بسیار دارد چنانچه در ینولا دیوانی از او به نظر آمده. قریب شش‌هزار بیت. در این ایام عالیجاه والا منزلت نظام‌الملک آصف‌جاه که سه سال پیش از این ودیعت حیات سپردند، آصف تخلص می‌کردند و سابق شاکر تخلص ایشان بود. از آصف قمی است<sup>(۴)</sup>:

### رباعی

شعله‌ایم اما ز دود دل سیه پوشیم ما  
 در گلستان محبت غنچه نشکفته‌ایم  
 چون چراغ لاله می‌سوزیم و خاموشیم ما  
 خون دل در پرده می‌نوشیم و خاموشیم  
 آئینه در قلمرو ما فرد باطلست

۳- ل: - هر

۲- ل: می‌توان

۱- ل، پ: درست

- ک: سیاه، از ل، پ نوشته شد

۲- ک، پ: قم است

تا کی شنود گوش<sup>(۱)</sup> کس<sup>(۲)</sup> افسانه دوزخ  
 هلال عید به تیغ کشیده می ماند  
 در این خرابه دلی خالی از کدورت نیست  
 چون در همه جا یکیست چه جزء و<sup>(۳)</sup> چه کل  
 چون نشئه نموده جلوه در بادۀ ناب

مرگی بتر از صحبت زهاد نباشد  
 نشاط دهر به حرف شنیده می ماند  
 جهان به آئینه زنگ دیده می ماند  
 خواهی<sup>(۴)</sup> ز گلشن بجوی خواهی ز<sup>(۵)</sup> مل  
 چون بوی نشسته در سراپرده گل

**ارسلان بیگ ارسلان تخلص:** احوالش معلوم نیست. از اشعارش دریافت می شود که بسیار خوش فکر است<sup>(۶)</sup>. از اوست:

جز غم نگشاید در میخانه ما را  
 افسانه ما باعث صد گونه ملالست  
 مشک گویند به خالش سر دعوی دارد  
 ارسلان منزل پاکان بود آن کوی و<sup>(۸)</sup> خوش است  
 بردارم اگر آستین از چشم خون فشان  
 ما پادشاه کشور عشقیم ارسلان  
 اجل یکسو نشین از بهر قلم  
 آرزوی یک سخن دارند خلقی زان دو لب  
 دل پی ناوک مژگان کسی افتاده است  
 در چمن از شرم رویش ریخت چندان گل به خاک  
 آنچه بر یعقوب دور از ماه کنعانی گذشت  
 پی پابوس شیرین بیستون صد جو روان دارد  
 به روز حشر نمایند خلق نامه سیاه  
 گهی<sup>(۱۱)</sup> به عشوه کنی زنده، گه به نازکشی

یارب که نشان داد به او خانه ما را  
 آن به که کسی نشنود افسانه ما را  
 این عجب نیست از آن هندوی<sup>(۷)</sup> مادر بظنا  
 چشم پاک و نظر پاک و دل پاک آنجا<sup>(۹)</sup>  
 از دیده خون جدا رَوَد از آستین جدا  
 داغ و الف نشانه تاج و نگین ما  
 غم نادیدن رویی بس اینجاست<sup>(۱۰)</sup>  
 لیک در دل ارسلان را آرزوی دیگر است  
 کس چو من کشته بهر گوشه بسی افتاده است  
 کر زه او باغبان گلها به دامن برگرفت  
 بر من پیدل جدا زان یوسف ثانی گذشت  
 ز آب دیده فرهاد گاهی راست گاهی چپ  
 چو ارسلان به دو چشم پرآب برخیزد  
 تو خود بگو که کس این شیوه را چه نام کند

### رباعی

عرض پریشانی من می کند  
 زان دهن تنگ سخن می کند  
 تا کار او ز<sup>(۱۲)</sup> عشق به دیوانگی کشید

دل که در آن زلف وطن می کند  
 غنچه که در گوش گل آورد سر  
 دل عمرها ملامت فرزانی کشید

۱- ل: - گوش

۲- ل: + ز تو کس، پ: کس ز تو - ل: - و

۳- ل: + و - ل: پ: از - از نسخه پ تصحیح شد

۴- ل: + و - پ: - که بسیار خوش فکر است - ل: - هندوی

۵- ل: - و

۶- پ: اینجا - ل: اینجا، پ: اینجا

۷- ل: پ: گهم

۸- ل: رادر

## رباعی

رحمی که به دل داشت از این<sup>(۲)</sup> بیش ندارد  
 کز هجر رخت یک نفسی بیش ندارد  
 جان به نومیدی ز تن می‌رفت بازش داشتم  
 جان می‌دهیم از غم و نامت نمی‌بریم  
 که چون روز روشن شود خانه من  
 چو میم آن دهن حرفی نیامد<sup>(۵)</sup> از قلم بیرون  
 کسی کم دیده ماه نو که آید صبحدم بیرون  
 آن تن چون برگ گل<sup>(۶)</sup> از<sup>(۷)</sup> چاک پیراهن بین  
 وان یکاد بر آن خط نو دمیده دمیده  
 که دیده دیده بود ارسلان شنیده شنیده

(۱) جز شیوه جور آن ستم اندیش ندارد  
 بنشین نفسی بر سر بیمار غم، خویش  
 وعده پرسش ز لعل دل‌نوازش<sup>(۳)</sup> داشتم  
 پرسند گر ز ما که غم کیست در دلت  
 درآ یک شب ای مه به کاشانه من  
 قلم تا بهر تحریر خط آمد<sup>(۴)</sup> از عدم بیرون  
 به صبح عید دیدم ابروی آن ماه‌سیما را  
 گر ز جیب غنچه داری دیدن گل آرزو  
 چو خضر مصحف حسن و خط غبار تو دیده<sup>(۸)</sup>  
 چو دیدی آن رخ زیبا بگوی قصه یوسف

## رباعی

کعبه اگر بال و پری داشتی  
 کز غم شیرین پسری داشتی  
 کانجا به ناز یکره پا مانده نازنینی  
 فلک به<sup>(۱۰)</sup> تهمت آن آفتاب را بگرفت  
 نشسته بر سر بالینم از اغیار می‌پرسد  
 سپاه فتنه بر<sup>(۱۲)</sup> اطراف او فرود آید

گرد درت گشتی و کردی طواف  
 خسرو عشاق شدی کوهکن  
 خواهم که سر برآرم در حشر از زمینی  
 مه از جمال تو دزدیده نور و<sup>(۹)</sup> پنهان شد  
 پس از عمری که احوال من بیمار می‌پرسد  
 ز رخس ناز چو آن فتنه‌جو<sup>(۱۱)</sup> فرود آید  
 (این رباعی‌ها از اوست)<sup>(۱۳)</sup>:

## رباعی

بشنوز من ای جان که چه سان وزن کنند  
 با سیم<sup>(۱۵)</sup> سرشک و نقد جان وزن کنند

چون خاک ره تو را بتان وزن کنند  
 از ابرو (و)<sup>(۱۴)</sup> چشم خود ترازو سازند

## رباعی

خواهم که نشان تیر سازم جانان<sup>(۱۶)</sup> را  
 بگذار برای دل من پیکان را

بینم چو کمان ابروی جانان را  
 او تیر کشد<sup>(۱۷)</sup> ز سینه و من<sup>(۱۸)</sup> گویم

۳- ل: نوازی

۶- پ: گل

۹- ل: و

۱۲- ل، پ: به

۱۵- پ: + و

۱۸- پ: + می

۱- ل، ک، پ: بیت دوم رباعی ندارد

۴- ل، پ: آید

۷- پ: از

۱۰- ل، پ: به

۱۲- از پ اضافه گردید

۱۶- پ: جان

۲- ل، پ: از آن

۵- ل، پ: نیاید

۸- ل: دید

۱۱- ل، پ: خو

۱۴- از پ نوشته شد

۱۷- ک: کشید

**حاجی عبدالواسع اقدس<sup>(۱)</sup> تخلص:** پسر حاجی محمدجان قدسی. جوانی بود خوش<sup>(۲)</sup>

طبیعت به هندوستان آمدہ داروغہ زرگرخانہ صبیہ اورنگزیب<sup>(۳)</sup> عالمگیر پادشاہ مغفور گشتہ. از اوست:

### رباعی

به مکتب می رُود از خانہ بہتر می کند بازی معلم گویدش سر کن قلم سر می کند بازی  
خیال او نمی گیرد<sup>(۴)</sup> دمی آرام در چشمم به دریا چون<sup>(۵)</sup> رسد طفل شناور می کند بازی

### رباعی

از من عجبی نیست سخنهای بلند کز نسبت قدسی است به قدسم پیوند  
بی صرفہ کنم نقد سخن صرف آری قدر زر میراث نداند فرزند

**میر محمد امین ادایی:** از یزد بودہ. خوش طرز و غریب خیالست. از ایران بہ سبب اتہام الحاد بہ

ہند آمدہ لیکن مرد دینداری در کمال صلاح بود. در بندر سورت فوت شد و همان جا مدفون است. از اوست:

کرد برگرد چراغ دل من چون فانوس بند بر بند قبا بافته<sup>(۶)</sup> دامانی چند  
بی روی تو روزی کہ رهم در چمن افتد دیوار<sup>(۷)</sup> بہ از سایہ کہ بر روی من افتد  
منہ بی شور عشق ای دل بہ خوان<sup>(۸)</sup> مغز کہ مشکل بی نمک خوردن توان مغز  
مرا از چشم خون ریزت چو بادام بود خونین کفن در استخوان مغز

**حسن بیگ انیسی:** از ایل<sup>(۹)</sup> ذوالقدر است. بسیار درست سلیقہ بود. با کمال گذشت و ہمت. حکیم

شفایی اعتقاد بسیار بہ او داشت. تذکرہ شعرای نوشتہ لیکن توفیق اتمام نیافت. از اوست:

صوت بلبل بی اثر شد، نالہ قمری کهن طرز تو تعلیم مرغان چمن خواهیم کرد  
بازم جنون بہ مسند مجنون نشانده است از خاک برگرفته و در خون نشانده است  
تا کی دل بیقرار سوزد از آتش انتظار سوزد  
من خفته و آہ مانده<sup>(۱۰)</sup> بیدار چون شمع کہ بر مزار سوزد  
تو ایستادہ و من خفته نیست شرط ادب بہ روز مرگ مبادا بہ من نماز کنی

**اسیری ولد صحیفی شیرازی:** خوش طبع و خوش فکر بود<sup>(۱۱)</sup>. از اوست:

دلم پُر است ز خون بر لبم مزین انگشت کہ همچو شیشہ می گریہ در گلو دارم

۱- پ: - اقدس

۲- پ: + و

۳- ل، پ: نمی کرد

۴- ل: چو

۵- ک، پ، ن: یافتہ، از نسخہ ل تصحیح شد

۶- ل، پ: شود سایہ

۷- ک، ل: ذیل، از نسخہ پ تصحیح شد

۸- پ: بجان

۹- از پ اضافہ گردید

۱۰- ل، پ: گشتہ

**محمد حسین آشوب مازندرانی:** به هند آمده در خدمت ظفرخان بوده<sup>(۱)</sup> بعد از مدتی به ایران رفته و چون وضع آن ولایت ناخوشش آمد، باز به هند آمد و فوت شد.<sup>(۲)</sup> از اوست:

سبزه از مژگان من سرمشق شادابی گرفت<sup>(۳)</sup>  
 نقد اشکم را به زور از مردم چشمم گرفت<sup>(۴)</sup>  
 نیست باکم از فلک امشب که می با او خورم  
**ملا عبدالله امانی تخلص:** ظاهراً از کرمان است و به هند آمده. در خدمت محمدسعید میرجمله بود<sup>(۵)</sup>. جمعیتی بهم رسانیده به اصفهان رفت و فوت شد. دیوانش قریب ده هزار بیت است و همه هموار تاریخ‌گوی خوبی بود. از اوست:

آن را که همیشه خصمی خویش من است  
 آن کس که به التفات دنیا نازد  
 ای حجاب تو حسن را<sup>(۶)</sup> ناموس  
 گرچه زشتیم از تو ایم آخر  
**افلاکی:** از تبریز است، خوش طبیعت و شوخ دیده بود. این قطعه به نام عباسی نام پسری که با او شوخی می‌کرد، گفته<sup>(۸)</sup>:

چون ننال<sup>(۹)</sup> از سپهر دون دون پرور مدام  
 مردمان را در بغل عباسی و من بی‌نصیب  
 گفت شخصی گر فتد عباسی اندر دست تو  
 چندافلاکی<sup>(۱۲)</sup> سخن‌گویی ز عباسی خموش  
 کز جفای مفلسی باشد مرا خون در جگر  
 همچو شمع آید ز سوز دوریش دودم به سر  
 چون<sup>(۱۰)</sup> نگهداریش گفتم<sup>(۱۱)</sup> چون نگهدارند زر  
 چارشاهی آورد نخل امیدت را ببر<sup>(۱۳)</sup>

**احسنی خوانساری:** غیر احسنی که سابق گذشته. به امر خیاطی مشغول بود. در مثنوی قدرت داشت و مشهور است که ملاخضری که مثنوی خوب می‌گفت فوت شد و شعرش از بی‌کسی‌ها ظاهر نگشت. احسنی از راه شوخی رباعی گفت که بیت آخرش این است:

اشعارش را زلالی و قاضی<sup>(۱۴)</sup> امین بردند و برادرانه قسمت<sup>(۱۵)</sup> کردند  
 در تعریف حمام گفته:  
 زهی آسمان زاد خرم بنای که در وصفش اندیشه پیچیده دامان

۱- ل: - بوده، پ: بود

۲- پ: + بسیار خوش طبیعت و خوش فکر بود. در هند فوت شد

۳- ک: ربود، از نسخه‌های ل، پ تصحیح شد

۴- این مصرع از پ نوشته شد

۵- پ: - نرگس از چشم ترم تعلیم بی‌خوابی گرفت

۶- ل: + از اوست

۷- ک: مرا

۸- ل، پ: گویم

۹- پ: بنال

۱۰- پ: + و

۱۱- ل، پ: عباسی

۱۲- ل: به سر

۱۳- ک: قیمت

سپهریست کز<sup>(۱)</sup> مشرق جام رنگین  
سرشته<sup>(۲)</sup> دم نازش از باد عیسی  
در دهر که چون احسنی گلچینی شد  
به دشت خاطر م جز غم نروید  
به صحرای دل بی حاصل من  
**میر آشوب:** غیر آشوب مازندرانی که گذشت. مدتی در خدمت مرتضی قلیخان قورچی باشی بود و قصه هم می خواند. چون بسیار گو بود حاتم بیگ ولد احمد بیگ عطّار در حق او گفته که<sup>(۴)</sup> تو که هرگز گوش به حرفی نداری، قصه چون<sup>(۵)</sup> فرا گرفته ای؟ از میر آشوب است:

چه لازم است که خود را به این و آن بنمایی  
در آب دیده من تا جهان<sup>(۶)</sup> جهان بنمایی  
هر داغ زیر پنبه شهید است در کفن  
صحرای محشر است سراپای سینه ام  
**الفتی:** طبعش کمال شوخی و نمک داشت. مدتها در دکن به خدمت عبدالله قطب شاه پادشاه حیدرآباد بود. رساله در علم عروض به نام او تألیف نموده، و آخر عمر به اصفهان رفته. شعر هموار<sup>(۷)</sup> می گفت و خود را به از انوری می دانست. از اوست<sup>(۸)</sup>:

بود هر خم می که خشتیش هست  
حکیمی ز حکمت کتابی به دست  
مه کهنه و نو سخن گو به هم  
یکی از حدوث و یکی از قدم  
فقیر آرزو نزدیک به همین مضمون بیتی گفته، مدتی بیست سال پیش از آن که این بیت در نظر<sup>(۹)</sup> آمد<sup>(۱۰)</sup> اما این توارد است نه سرقه. حفظنا الله تعالی عن شر هذا العمل و هی هذا:

در نوبهار یافت می کهنه آرزو  
دیگر ز گفتگوی حدوث و قدم گذشت  
**میرزا<sup>(۱۱)</sup> شریف الهام اصفهانی<sup>(۱۲)</sup>:** از اقربای میر صبریست. تولیت مزار فایض الانوار امامزاده قیس علی واقع در سرحد کندهمان اصفهان به سلسله او متعلق بود. مدتی در هند بوده به ایران مراجعت نمود<sup>(۱۳)</sup>. از اوست:

کر بود گوشی که حرف بی صدا را نشوند  
و عده گر یک نفس بود عمریست  
دین و دنیا را به یکدیگر نیاید راست کار  
خوشا دلی که ز عالم کناره جو باشد  
به آسمان نتوان طرفی از فغان بستن  
نتوانم از هجوم غم افزون گریستن  
از نگاه عجز فریاد گدا را نشنود  
بلکه عمر این قدر وفا نکند  
جامه یک آستین برگشته چون پوشد کسی  
چراغ خلوتش از حفظ آبرو باشد  
به زور چله نشاید به این کمان بستن  
می بایدم به گریه خود خون گریستن

- ۱- ل: که  
۲- ل: سر رشته  
۳- ل، پ: که  
۴- ل، پ: هموار  
۵- ل، پ: آمده  
۶- ل، پ: نمود  
۷- ل، پ: و  
۸- ل، پ: جهان  
۹- ل، پ: به نظر  
۱۰- ل، پ: اصفهانی  
۱۱- ل، پ: میرزا  
۱۲- ل، پ: نمود

**مقیمای احسان:** از عزیزان مشهد مقدس است. بذله سنج گلشن فصاحت اکثر اوقات در اصفهان می بود و با عندلیبان آن<sup>(۱)</sup> چمن هم آواز<sup>(۲)</sup> از اوست:

بسیار ز دلتنگی خود غنچه غمین است  
در خلوتی<sup>(۳)</sup> که بند نقاب تو وا شود  
از ضعف ناله ام چو ز دل بر زبان رسید  
هر حرف همچو مور بر آورد بال و پر  
فریب تربیت باغبان مخور ای گل  
آئینه وار بس که فزوده است حیرتم  
پیداست دورنگی ز قماش سخن تو  
صدا بلند شد از شیشه دلم جایی  
به بال فاخته پرواز می کند رنگم

غافل که شکفتن نفس باز پسین است  
بی اختیار آئینه دست دعا شود  
رنگم چنان شکست که تا استخوان رسید  
تا نامه ام به آن بت شیرین زبان رسید  
که آب گر دهد، از گل گلاب می گیرد  
چون جوهر آرمیده بود پیچ و تاب من  
برگ گل رعناست زبان در دهن تو  
که آسمان بود آنجا شکسته مینایی  
گرفته ام سر راهی به سرو بالایی

**سید کمال اسماعیل:** محتسب ممالک محروسه ایران عهد شاه طهماسب صفوی. از غایت شهرت محتاج تعریف نیست. از اوست:

دل مرا کشته آن غمزه پرفن می خواست  
شوق تو ز تن برون نخواهد رفتن  
گفتی که برون کن ز دلت مهر مرا  
لیکن این رباعی به نام دیگری (نیز)<sup>(۵)</sup> دیده شده.

لله الحمد چنان شد که دل من می خواست  
تا جان ز بدن برون نخواهد رفتن  
این<sup>(۴)</sup> از دل من برون نخواهد رفتن

**امینای رشتی:** علاقه بندی می کرد در نهایت خوش خلقی. ناخوانده و بی سواد محض بود و از تتبع بسیار شعر می گفت.<sup>(۶)</sup> از اوست:

ز بس که بی ادبی کرد تیشه فرهاد  
**ملا افسری:** از جربادقان است. طبعش لطفی دارد<sup>(۷)</sup> چون مرض آتشک داشت در آن باب گفته<sup>(۸)</sup>.  
بنازم به ایام کج کار و بار  
رسیده به جای قزلباشیم  
تم همچو شمشیر پر جوهر است  
چنان کرد چرخم صلابت مآب  
سراپایم از گردش آسمان  
ز منزل چو آیم برون سرگران

سر خجالت او تا به حشر در پیش است  
که نگذاشت یک ساعت بر قرار  
که بی حکم شه قورچی باشیم  
لبم چون لب بحر پر جوهر است  
که قیصر نگرده به من هم رکاب  
کمر خنجر آساست دانه نشان<sup>(۹)</sup>  
ز پیشم گریزند پیر و جوان

۱- ل: - آن

۲- ل: + گفته

۳- ل: خلوت

۴- پ، ل: آئینه ز دل

۵- ازل، پ: اضافه شد

۶- ل، پ: + و خوش فکر بود

۷- پ: + و

۸- پ: - در آن باب گفته + از اوست

۹- ل، پ: نشان



**درویش احمد خوانساری:** مرد درویش صالحی بود. این رباعی از اوست:

**رباعی**

عارف که به حق شد آشنا می‌ترسد  
بیگانه جاهل از کجا می‌ترسد  
هر کس که به پادشاه نزدیکتر است  
البته که بیشتر ز ما می‌ترسد  
علامی آقا حسین خوانساری در جواب او فرموده:

**رباعی**

زاهد به خدا که از خدا می‌ترسی<sup>(۱)</sup>  
با آنکه ز فوت مدعا می‌ترسی<sup>(۲)</sup>  
هرگز دیدی کز<sup>(۳)</sup> آشنا ترسد کس  
بیگانه اگر نه‌ای چرا می‌ترسی<sup>(۴)</sup>؟

**اسماعیل جربادقانی:** از قبیله‌ایست که ایشان به سادات تورانی<sup>(۵)</sup> مشهورند. دردمند بی‌تکلف

است چنانچه شال‌پوشی اختیار کرده پیوسته در صحبت درویشان<sup>(۶)</sup> صاحب حال می‌بود. به غیر از رباعی شعری (دیگر)<sup>(۷)</sup> از او مسموع نیست. از اوست:

هر لاله به دشت<sup>(۸)</sup> سرخوش و مدهوشیست<sup>(۹)</sup>  
هر غنچه (به)<sup>(۱۰)</sup> تحقیق لب خاموشیست  
در دیده آنکه عقل و هوشی دارد  
دریا چشمی است محو و صحرا گوشیست  
درد هر اگرچه همدمی می‌باید  
آخر همه راز هم دمی می‌باید  
برخیز که از بار حوادث پشتت  
تا خم نشده است بس خمی می‌باید

**اوجی شیرازی:** احوالش معلوم نیست لیکن شعر را (بسیار)<sup>(۱۱)</sup> خوب می‌گفت. از اوست<sup>(۱۲)</sup>:

دهد هر زده‌اش را میل با خورشید پیوستن  
صبا خاکستر پروانه را بیکار نگذارد  
ره کرده غلط سوی چمن سوخته‌ای رفت  
ترسم که گل امسال به بازار نیاید

**رباعی**

من خنده نیم به طبع عاشق ناساز  
نی گریه که بر<sup>(۱۳)</sup> روی دَوم چون غمّاز  
نی ناله که سر به گوش بیگانه نهم  
من درد دلم خلوتی پرده راز

**امیر بیگ قصاب:** از اصفهان بود. در کمال نامرادی عمرش به هفتاد رسید. خود نقل می‌کرد که

فکر شعر می‌کردم و به خدمت حکیم شفایی می‌خواندم و او متوجه نمی‌شد. روزی آزرده به خانه رفتم و این بیت<sup>(۱۴)</sup> از عالم غیب بر زبانم<sup>(۱۵)</sup> آمد<sup>(۱۶)</sup>:

روزی به شب کنم به صد اندوه سینه سوز  
شب را سحر کنم به امید کدام روز

- |  |                   |                  |
|--|-------------------|------------------|
| ۱- ل، پ: + تو                              | ۲- پ، ل: + تو     | ۳- ل: که         |
| ۴- ل: + تو                                 | ۵- ل، پ: بوترابی  | ۶- ک، ن: + از    |
| ۷- از پ اضافه شد                           | ۸- ل: دست         | ۹- ک: مدهوش      |
| ۱۰- از پ نوشته شد                          | ۱۱- از پ نوشته شد | ۱۲- پ: - از اوست |
| ۱۳- بروی                                   | ۱۴- ل، پ: - بیت   |                  |
| ۱۵- ک: «بر زبان می‌آمد» از نسخه پ تصحیح شد | ۱۶- پ: + می       |                  |

**ملا آثار:** از کتخدازادگان بخارا در دفترخانه پادشاهی جهت تشخیص محالی او را فرستاده بودند. به سبب محبت مفرطی<sup>(۱)</sup> که به دختری از آن محال به هم رسانیده<sup>(۲)</sup> او را (...)<sup>(۳)</sup> بود. پادشاه بخارا از او رنجیده اسبابش را غارت فرمود. ملا هم به طرف اصفهان رفته مدتی در آنجا بود. گاهی به مسجد لبنان رفته با نصرآبادی صاحب تذکره صحبت می‌داشت. از اوست:

صحبت یارِ موافق مایهٔ آسوده‌گیست  
فکر دنیا مرد ره را مانع طاعت شود  
کس چه منت کشد از جام جهان‌بین در دهر  
عاشقان را در طلب مشق ریاضت کردنیست  
عکس با آئینه دارد صحبت دلخواه را  
می‌کند ریگ روان حرص گم<sup>(۴)</sup> این راه را  
از کف خویش تواند چو دم آب خورد  
طفل نوآموز اول ره به پهلو می‌رود  
**ملا افکار:** از سمرقند است. خوش طبیعت<sup>(۵)</sup> بود و در همان جا به سر کرد. از اوست:

ای زرد کرده روی<sup>(۶)</sup> به<sup>(۷)</sup> پیوند خویشتن  
تلخ است بس که کام من از زهر روزگار  
**اقدسی:** از همدان بود، بسیار خوش فکر به نظر آمده. از اوست:

به پای ناقه خروشان دل شکسته کیست؟  
انصاف بین که ساقی مجلس<sup>(۸)</sup> به دور ما  
سر قاتلی بگردم که ز شیون ملائک  
اقدسی ناله ات الماس فشانست بگو  
که این صدا به صدای جرس نمی‌ماند<sup>(۹)</sup>  
می‌آنقدر به جام نریزد که بو کنند  
به جنازهٔ شهیدش نتوان نماز کردن  
در گلوی تو مگر خنجر قاتل شکند

**شفیعی اثر تخلص:** اصلش از شیراز است. مدتها در اصفهان به سر کرده. گویند کور بود، معلوم نیست که کور مادرزاد بود یا غیر آن. شاگرد مسیح‌الزمانی میرزا هادی قلندر<sup>(۱۰)</sup> است که والد نواب بقراط‌الزمانی علوی خان مرحوم مغفور بود. زمان سلطان حسین میرزای صفوی که<sup>(۱۱)</sup> گویا خاتم سلسله سلاطین صفویه است دریافته و مدح نواب وحیدالزمانی بسیار کرده گویا بعد از طاهر نصرآبادی به عرصه آمده لهذا احوال و اشعار او در تذکرهٔ طاهر مسطور نیست. هجو نجف‌قلی خان صدرالصدور ایران بسیار خوب گفته، غرض خیلی شوخ طبع بود، و زبان گزنده داشت.<sup>(۱۲)</sup> بسیار معانی تازه در کلام اوست چه در غزل و چه غیر آن. کلیات مختصری دارد گویا همه منتخب است.

طرز شعر او با ملا سعید اشرف بسیار مانا است. فقیر آرزو سی سال پیش از این جواب تمام دیوان غزل او و چند قصیده در عرصهٔ چند ماه گفته، مدتی علیحده بود، حالا داخل دیوان کلان<sup>(۱۳)</sup> خود نموده‌ام.

- |                 |  |                    |
|-----------------|--|--------------------|
| ۱- ل، پ: مفرط   | ۲- ل، پ: رسیده   | ۳- کلمه خوانا نیست |
| ۴- پ: طبع       | ۵- پ: طبع  | ۶- ل، پ: روی کرده  |
| ۷- ل: - به      | ۸- پ: + و  | ۹- ل، پ: خند       |
| ۱۰- ل: همی ماند | ۱۱- ل، پ: دوران  | ۱۲- پ: + مشرب      |
| ۱۳- ل: - که     | ۱۴- پ: «بسیار معانی تازه... گویا همه منتخب است.» ندارد |                    |
| ۱۵- ل، پ: کلام  |  |                    |

به هر حال شفیعا بسیار پخته‌گو و تازه‌خیال است. انتخاب<sup>(۱)</sup> اشعار<sup>(۲)</sup> او نوشته می‌شود:

می‌توان کردن به گرمی پخته، نارس چیده را؟  
همچو مه در شب کند خرج این زر دزدیده را  
بی‌عوض هرگز نمی‌بخشد کسی شمشیر را  
چو پهلوان به تن خویش روغن خود را  
نهان دارد ز مردم هر که داند اسم اعظم را  
نیوشد خاک از فیض سخاوت دست حاتم را  
افزون نکند<sup>(۵)</sup> نقش طلا زور کمان را  
گوارا می‌کند می تلخ کامی‌های دوران را  
که حرف خویش جوابست<sup>(۶)</sup> روستایی را  
توهم صله‌گر بود خودستایی<sup>(۷)</sup> را  
مکرر دیده‌ام این مردمی‌های زبانی را  
در دیده‌ها ز سرمه شدن جاست سنگ را  
نامناسب چو حرف بی‌تعریب<sup>(۸)</sup>  
می‌نشینم ولی به مرگ رقیب  
روز دیگر چو نسخه‌های طبیب  
هست بیداری مشقت بگذرد چون وقت خواب  
شب اگر پروانه خرم گشت، بلبل شد کباب  
یعنی که شد به سنبله تحویل آفتاب  
در غورگی مویز شد انگور این شراب  
به بوستان که قدمگاه سبزپوشان است  
چنین بهتر<sup>(۱۱)</sup> است:

چون سخن هر که آدمی‌زاده<sup>(۱۲)</sup> است  
هر کس که مالک دو درم گشت بوذر است  
و به گمان فقیر آرزو موافق مشرب خود مصرع دویم این بیت چنین بهتر است:

ناقص از لطف پی<sup>(۳)</sup> آب و رنگی<sup>(۴)</sup> برکند  
مبتدل‌گو کی به روشن‌رأی خواند شعر خود  
جان سپردم تا کشیدم نازی از ابروی او  
ز دست چرب غنی فن مخور که می‌مالد  
به کیش اهل دولت نام زر ذکر خفی باشد  
ز ارباب کرم تا حشر می‌باشد نشان باقی  
دارند گمان خلق که از قوت بازوست  
ضرور است از پی تریاک خوردن جرعه‌آبی  
خموش باش چو زاهد کند مذمت عشق  
ز مدح خویش زبان جمله خلق می‌بستند  
امید التفاتم نیست از چشم سخنگویت  
خواهی عزیز دهر شوی خاکسار شو  
دوش در بزم یار بود رقیب  
گفته بودی<sup>(۹)</sup> که پیش من بنشین  
ندهد سود عهدنامه یار  
زندگانی می‌شود دشوار در پایان عمر  
هرگز آسایش دو کس را نیست زیر آسمان  
از عارضش دمید خط همچو مشک ناب  
نگذاشت چرخ میوه عیشم رسد به کام  
چراغی از پی حاجت ز لاله روشن کن  
فقیر آرزو گوید که مصرع اول به گمان من<sup>(۱۰)</sup>

چراغی از پی حاجت ز جام روشن کن  
به زبان جهانی افتاده است  
دارند خلق بس که به صاحب زر اعتقاد  
و به گمان فقیر آرزو موافق مشرب خود مصرع دویم این بیت چنین بهتر است:  
هر کس که گشت مالک<sup>(۱۳)</sup> دینار، بوذر است.

۲- پ، ل: مربی

۶- ک، پ: جدالست

۹- ل: بودم

۱۲- ل، زاد

۲- ل: اشعارات

۵- ل، پ: بکند

۸- ل، پ: تقریب

۱۱- پ: - بهتر

۱- ل: + از

۴- پ: رنگ

۷- ک، ل: روستایی

۱- پ: - من

۱۳- پ: - مالک

چیزی که من امروز ندارم غم فرداست  
این خامه که انگشت ز باد کف داناست  
روز و (۱) شب (۲) عاشق شب و روز رمضان است  
چقدر بر سر این کاسه خالی شور است  
فرض (۳) بی وجهی گریبان گیر من گردیده است  
که یار نوحه کنان از پی جنازه تست  
میر رفیع الدین حیدر معمایبی گفته:

همریش گریان تر از اهل عزا می آمدی  
زاهد میا به میکده وقت نماز نیست  
سودی که عشق داشت زیانی به دین نداشت  
شاهد بی نظمی دولت کتاب دولت است  
سایه لطف تو ابر شب تابستان است  
سرزده داخل مشو، میکده حمام نیست  
تا ابد زنده کسی را پدر و مادر نیست  
تا پری روی مرا در سر هوای زینت است  
به زیر خرقة قصب پوش همچو بادام است  
نمی نماید اگر آسمان زمین پیدا است  
ته شیشه ای از خون دلم بیش نمانده (۴) است  
چیزی که شود مایه تشویش نمانده (۵) است  
می کند هر که تعدی به کسی منسوبست  
چون زر قلب به ظاهر دوسه روزی خوبست  
هر که اکنون به بلا صبر کند ایوب است

## رباعی

جامه عاریه را پاک نگه باید داشت  
روز و شب شانه و مسواک نگه باید داشت  
مگرم شاد پس از مرگ کنی چون ارواح  
چو خاتم تنگنای دهر جای یک نگین باشد

از لطف توام هرچه غرور است مهیاست  
هرگز گره از کار سخنور نگشاید  
عمرست شب هجر و دمی روز وصالش  
رشته طول امل تار و جهان طنبور است  
همچو کابین زن زشت از غلطبازی اثر  
اگر ز رشک تو [میرد] (۴) رقیب جا دارد  
فقیر آرزو گوید نزدیک به همین معنی است آنچه  
دوش بر نعش رفیعی رشکها بردم که تو  
خورشید ساغر از افق خم طلوع کرد  
زاهد گناهم این همه چین جبین نداشت  
بستن شیرازه بر اوراق دفتر رسم نیست  
دلم از گرمی به جای تو سیر از جان است  
حرمت پیر مغان بر همه کس لازمست  
ز آسمان قطع نظر کن، ز زمین دل (۵) برکن  
در صدف باشد به فال گوش گوهر را مدار  
ز وضع ظاهر صوفی مخور فریب که او  
به روز ابر هم از فتنه نیستم ایمن  
سرمایه تکلیف نگاه تو ندارم  
صد شکر که در دست من از حاصل دنیا  
غمزه از نرگس فتان تو شهر آشوب است  
از نمک باطن بد صاف نگردد اما  
پیش از این محنت ایام چنین صعب نبود

دامن آلوده مکن چارقت هستی را  
کار من نیست اثر نوکری زهد و (۸) ریا  
شام و صلح (۹) نشد از وعده وصل تو صباح  
به هر کشور چه حاجت خسروی کرسی نشین باشد

۲- ل: قرض

۲- پ: + و

۱- ل: - و

۵- ل: - دل

۲- در همه نسخ «میرم» بود، تصحیح قیاسی شد

۷- پ: نماند

۶- پ: نماند

۹- پ: هجرم

۸- در جمیع نسخ نبود. مصحح اضافه کرد.

چنان از ننگ شرکت عرصه خود تنگ می‌خواهم  
 چو [تیری] (۲) کز نه پهنا می‌رود از خودنمایی‌ها  
 نشستن زیر شمشیر بتان فیض دگر دارد  
 کمال خلق نقص مردم صاحب نظر باشد  
 چو چشم سرمه‌ناک از گریه رسوا می‌کند خود را  
 سرخ‌رو تیغ تو از غارت دلها برگشت  
 نباشد عالمی از عالم دیوانگی خوشتر  
 شود می‌سرکه اما سرکه هرگز می‌نمی‌گردد  
 عزت در این چمن اثر آدمیت است  
 بزم مستان هم ندارد چشم دل‌سیری اثر  
 کسی نداد به میخانه راه زاهد خشک  
 نظر مکن به حقارت به تیره‌روزی من  
 غنیمت است اثر صحبت تهیدستان  
 بس که ابنای زمان آزرده از روی هم‌اند  
 بی‌فیض می‌کند می‌بسیار طبع را  
 به هر گامی که سالک عمر صرف راه می‌سازد  
 اهل دنیا کی به والاقدر پهلو می‌دهند  
 ز آتش می‌گشت چشم کافرش دلخواه‌تر  
 خط ریحان ترا هر کس تماشا می‌کند  
 از تو یارانی که درد خود مداوا کرده‌اند  
 لب به بند از کشف خود صوفی که تادم می‌زنی  
 خلق را هریک از افلاک جدا آزارند  
 نان شب مانده به خوان متوکل کفر است

که چون مهر نماز آن آستان (۱) یک گل زمین باشد  
 به هر جا دست یابد بی‌سروپا این چنین باشد  
 که آب استاده خوردن تندرستی را ضرر دارد  
 به ابرو عیب باشد چین و در گیسو هنر باشد  
 ز زاری (۳) خودنما را روسیاهی بیشتر باشد  
 خون یک شهر چو سیلاب به گردن دارد  
 بلی هر کس غم عالم ندارد، عالمی دارد  
 به پاکان نسبت آلوده دامانی خطا باشد  
 هرگز کسی نگفت به زاهد خرت به چند؟  
 بیشتر مینا گلوی خویش را تر می‌کند  
 خم آب خورده چو شد قابل شراب بود  
 به چشم یار مرا همچو سرمه باید دید  
 مرا که (۴) صندل درد سراسر سایه بید  
 از شغف (۵) وقت جدا گشتن دعاگوی هم‌اند  
 گل بو چو کمتر آب خورد بیشتر دهد  
 چو خضر از نقش پای خود زیارتگاه می‌سازد  
 بدقماشان را به رنگ آستر رو می‌دهند  
 همچو بادامی که بهر تقویت بو می‌دهند  
 همچو رحل مصحف آغوش طمع وا می‌کند  
 وقت راحت همچو تعویذ (۶) از سرت وا کرده‌اند  
 شرح کشافی ز بهرت هریک انشا کرده‌اند  
 هر یکی چون ورق گنجفه حکمی دارند  
 همه روزم به جگر داغ نوی بگذارند

### رباعی (۷)

تا یکی از صد به دست آید مکرر ساختند  
 از برای خانه آئینه هم در ساختند

خاک آدم را چو از آب روان تر ساختند  
 تا برآفتد دید و وادید جهان یکبارگی

۱- ک: آشیان: از بقیه نسخ تصحیح شد

۲- ک: رازی

۳- ل: تپره، ک، ن، پ: تیر، تصحیح قیاسی شد

۴- ک: - تعویذ

۵- پ: شفق

۶- ل، پ: چرا

۷- از این رباعی تا صفحه ۷۴ در نسخه پ افتاده

## رباعی

ما را طمع دیگر از اغیار نه باشد  
 امید که این بار چو هر بار نباشد  
 تا به خود جنبیده همچون مطلا می رود<sup>(۳)</sup>  
 شاخ نخلی که فتد راست عصا می گردد  
 این در از پاشنه پایئ گدا می گردد  
 گل ز باغ آید چو بیرون کوچه با<sup>(۳)</sup> آئین کند  
 زمانه زنده اگر دارم چنین دارد  
 شکسته رنگ و دل آزرده و غمین دارد<sup>(۴)</sup>  
 آری آب از شیشه خوردن جسم را لاغر کند  
 اثر امشب به وضع روزگار من نمی ماند  
 پری هرگز نیفتد تا پری دیگر نمی روید  
 هر خرد را کسی که چو عینک بزرگ دید  
 رنگین کنند<sup>(۵)</sup> بهر نشان تربت شهید  
 چون ناخن بریده ز من یار تا برید  
 چه ذوق از سیر گلزاری که چندین باغبان دارد  
 به تاریخ جهان گشتم همین یک داستان دارد  
 به رنگ خامه نقاش هر کس صد زبان دارد  
 چو رگ زن خون مردم تا نریزد نان نمی یابد  
 تا زر بی غش به دستش می فتد غش می کند  
 پیش خلق است معتبر بدکار  
 که شب قدر از این یک<sup>(۷)</sup> دو سه شب نیست بدر  
 شاهد نیک و بد زر نبود معدن زر  
 باشد گزنده گرمی خورشید در بهار  
 طبع را راحت بود در فصل سرما بیشتر  
 که دو سر رشته به کف دارم و هستم بیکار  
 ز هند آید به ایران بهر تحصیل سخن کاغذ

مانند تب نو به جز وعده خلافی  
 دادی ز ره لطف اگر وعده قتل  
 آب و رنگ<sup>(۱)</sup> دولت دنیا دو روزی بیش نیست  
 طمع راه نمایی ز کج اندیش مدار  
 خانه صاحب دولت ز سخا می گردد  
 در غریبی هم به مردم فیض خوبان می رسد  
 دماغ خشک ترم از چراغ بزم بخیل  
 چو خواب روز مرا غفلت زمان وصال  
 همچو مویی شد میانش خون دلها بس که خورد  
 دماغ ساز و چنگ و مطرب و معشوق و می دارم  
 به فارغ بالیت بیش از بلاحق چاره می جوید  
 مانند نور دیده عزیز است در نظر  
 خاک اسیر عشق ترا می توان شناخت  
 سازم اثر چه چاره که بی دست و پا شدم  
 برای دیدنش باید خوشامد گفت جمعی<sup>(۶)</sup> را  
 ندیدم قصه از گفتگوی عشق شیرین تر  
 اثر امروز صورت می پذیرد در جهان کارش  
 دلی را کار بی رنج کسان سامان نمی یابد  
 حب دنیا خواجه را از بس مشوش می کند  
 همچو میمون که رو سیه باشد  
 مگذر از کاکل و زلف و خطش ای دل غافل  
 آدم خوب ز هر جای که باشد خوب است  
 آزرده ام به دور خط از التفات یار  
 باشد از دم سردی احباب آسایش مرا  
 مفری سبحه توان گفتنم ای عقل و جنون  
 نمی ماند به منزل هر که را درد<sup>(۸)</sup> طلب باشد

۱- ل: رنگی

۲- ل: می روی

۳- ل: با

۴- ل: باشد

۵- ل: کند

۶- ل: شمعی

۷- ل: یک

۸- ل: زور

فی الهجو<sup>(۱)</sup>:

گر دعای تو کنند<sup>(۲)</sup> اهل جهان جا دارد  
از پرتو تو زاهد، بی نور بود مجلس  
در حقیقت جمع زر باشد گناهی بی قیاس  
حاصل دانا ز عالم رنج بسیار است و بس  
بود اهل دنیا شیوه قصاب گردون را  
از چرخ تاج و تخت به منت مکن قبول  
به گردش همچو فانوس خیال از دور می گردم  
خوش آن زمان که کنم عزم آشیانه خویش  
ز هوای عشق جانان چو اثر مراست دینی  
امید زندگیم نیست تا به روز وصالش<sup>(۴)</sup>  
وقت شب خوش زانکه باشد هرکسی در کوی خویش  
عشق دارد در بر اهل نظر حکم لباس  
ای معلم نفروشیده<sup>(۵)</sup> به طفلان تریاک  
شوخی که ز من برد به یغما خرد و هوش  
فکنده اند به دنبال زلف خویش مرا  
به صرفه هر کسی آرد به حرف حق ایمان  
در قیامت شهید عشق مجاز  
لاله داغ مرا عشق تو خرم دارد  
بود گر در نمازم سرعتی عیبم مکن زاهد  
سرمه اش می ریخت چون حق<sup>(۷)</sup> نمک شوری بدل  
به<sup>(۸)</sup> بزم وصل هم پیوسته از راه سیه روزی  
گرفتند با بدان هم دوستی ربط آنچنان<sup>(۹)</sup> باید  
می آیم از زیارت زاهد کنون اثر  
دید آخر ساعد چون نقره خامش<sup>(۱۰)</sup> رقیب  
همرهان مانند سوزن راه طی کردند و<sup>(۱۱)</sup> من

دولت حکم چراغ متوضا دارد  
برخاستی صفا شد، رفتی صفای دیگر  
خرج او کفاره جمعست پیش حق شناس  
گر رسد چیزی به صد خون دل آزار است و بس  
که چون آرد به کشتن گوسفند اول دهد آتش  
تا داغ گردد از نخریدن گران فروش  
اگر نزدیک تر گردم اثر می سوزم از خویش  
چو چشم خواب فراغت کنم به خانه خویش  
که به نیم ساغر می نخرند<sup>(۳)</sup> در فرنگش  
اگر رقیب به حال منست وای به حالش  
شب پریزاد است پنهان کرده رو در موی خویش  
آشکارا گشتن او باشد از پوشیدنش  
زینهار از سخن تلخ مکن دلگیرش  
چون ناله نی پرده نشینی است قصب پوش  
چو قرض دار پریشان بتان وعده خلاف  
فزود صدق بخیل از مذمت اشرف  
خجل است از شهادت ناحق  
آب این گل بود<sup>(۶)</sup> از آتش دل چون تبخال  
سبک رو در حضور کارفرما همچو مزدورم  
جلوه اش می داد چون آب روان نوری به چشم  
من و آن بی وفا تا در میان بودیم و دور از هم  
که چون چپ راست نتوانش جدا کردن به زور از هم  
دارم به چهره گرد مزاری که دیده ام  
شد خراب از خام دستی های جانان خانه ام  
از تن آسانی به رنگ بخیه برجا مانده ام

۱- ل: + گفته

۲- ل: کند

۳- ک، ن، پ: + و، از نسخه ل تصحیح شد

۴- ل: وصال

۵- ل: نفروشد

۷- ل: اشک

۹- ل: اینچنین

۱۰- ک: فامش

۸- ل: به

۱۱- ل: - و

گرفت محتسب شهر جام از دستم  
 پیچد چو افعی سر و دم کرده خانام  
 اثر خواهد گرفتن توبه را خون ایاغ من  
 ساعت کسی نپرسد بهر کفن بریدن  
 با دوست می کشیدن صبح از افق دمیدن  
 دل بی رحم آن نامهربان شد سنگ داغ از من  
 که بر فرشی نشاید سجده غیر از بوریا کردن  
 اثر عبرت اگر نگرفته‌ای باز آشنایی کن  
 معصیت از اثر و بخشش عصیان از تو  
 می دهد یاد از عسس شب زنده داری های تو  
 وارث ز غم خواجه گریبان ندیده  
 ولی عسس به قدح نوشیم بس است گواه  
 که دارد فتنه ها در زیر سر چون خون خوابیده  
 چو طوطی چند حرفی بس بود آن هم نفهمیده  
 به پیری عمر باقی مانده طی گردد به دشواری  
 جدایی، بی وفایی، سرکشی، با مدعی سازی  
 ای روزگار فرصتی، ای مرگ مهلتی  
 که همچو روزه نگرفته در پی است قضایی  
 به زن مجادله شیر نر ندیده کسی

نشان سکه نباشد زر گداخته را  
 چون تو دندان طمع کندی سخن گویی درست  
 جواب حاضری از پیش خدمتان بینند  
 گردد از مدّ حروف علت این معنی عیان  
 هرگاه می شود متکلم دهان تو  
 نیست مانند زر چرخ نگه داشتنی  
 سروی است که دارد به قدم آب حیات  
 گفتیم بلند بر محمد(ع) صلوات  
 گشتند به طاعت آشنا مطرب و مست

چرا ملول نباشم که در چنین روزم  
 تا لب ز حرف بسته‌ام از جور ناکسان  
 چون صبح روزه داران بزم بر هم خورده‌ای دارم  
 آماده فنا را پروای نیک و بد نیست  
 عمر دوباره باشد در گلشن آرمیدن  
 فشردم بسکه دندان بر جگر هنگام دیدارش  
 به مردم احترام فقر از اینجا می شود ظاهر  
 به هر کاری که رود امتحان دوستی کردی  
 بدی از نیک نمی آید و نیکی ز بدان  
 امشب ای زاهد بلا می بارد از سیمای تو  
 در جامه نگنجد اثر از شادی بسیار  
 به پاکیم سخن صد فرشته کافی نیست  
 مبادا بخت ظالم را نصیب از چرخ<sup>(۱)</sup> بیداری  
 مکن کسب کمال از بهر مجلس داری مردم  
 به رنگ<sup>(۲)</sup> فرسخ<sup>(۳)</sup> آخر که از منزل بجا ماند  
 اثر خواند از خط به نوشته پشت لب جانان  
 اکنون که گوشه نظری هست با منش  
 مده به کار خود امروز راه مهلت فردا  
 سر نزاع به نامرد نیست مردان را  
 از متفرقات اشعار اوست:

ز عشق هر چه به دل نقش بود زایل شد  
 گر چه از افتادن دندان شود گفتار سست  
 به خانه ماحضری کز تو میهمان بینند  
 نیست طول عمر بیش آن را که باشد ناتوان  
 قائل بجز لایتجزی شود کلیم<sup>(۴)</sup>  
 هست در مذهب ما یار دغل کاشتنی  
 قند ز خرام ای بت شیرین حرکات  
 هرگاه که قامت تو آمد به نظر  
 تا شاه جهان پناه بر تخت نشست

۳- ل: فرسخی

۲- ل: به رنگی

۱- ل: چرخ

۲- ک: حکیم



تسبیح هزار دانه دارد در دست  
بی‌خود ز نگاه التفات یارم  
دوری دو پیاله می‌کند در کارم

خیر مخفی می‌کنی آن را حساب از ابتری

دفتر اهل سخن جمعیت تا باشد نشان  
مدعی را از توارد گردد این<sup>(۴)</sup> معنی عیان  
تا تلخ‌کام سازدم از باده روزگار  
ز حرف دیو و پری چون رساله تسخیر  
چون تلف شد مالت از نخوت حذر کن زینهار  
دخل دنیا دار پنهان باشد و خرج آشکار  
سوختم چون اشتهای مفسان از انتظار  
چو شمع در نظرت ایستاده‌ام تبادار<sup>(۵)</sup>  
که قهر خویش برون کافر<sup>(۶)</sup> آرد از شلوار  
نیست یک دندان به رنگ مار آبی در دهان  
گوهر شعر که فرزند رشید شعراست<sup>(۷)</sup>  
اخگری چند ز آتشکده فارس بجاست

بهر توفیق هدایت‌طلبان دست دعا است  
بس که جاروب به کف صف زده‌اند در چپ و راست  
سرو را پیراهن کوتاه باشد خوش‌نما  
بعد مردن مشیت خاکم سبحة اهل ریا

نسبت روشن ضمیران نیست<sup>(۱۰)</sup> یکسان در بلا  
آب گردد تیره و آئینه باشد باصفا  
آب از آتش برون آرد بسان شیشه‌گر

گل هم به چمن ز اشک چشم بلبل  
معذورم اگر نیست سر گفتارم  
از گردش چشم کافر خود ساقی  
از قصاید اوست:

لقمه نانی که پنهان می‌خوری از مردمان  
در تعریف شعر و شاعر<sup>(۱)</sup>:

دفتر شاهان ز بعد مرگ فرد باطل است<sup>(۲)</sup>  
غیر انسان<sup>(۳)</sup> نیست با هم فرقه‌ای را یک دلی  
خُم خانه‌ها فشار خورد همچو کوکنار  
ز بس به عشق به سر برده‌ام پر است دلم  
کشته چون گردید مار از جفت او ایمن مباش  
همچو آبی کز ره فواره سر بیرون کند  
ذوق و صلح نیست از بس وعده او شد خلاف  
به رنج نیز نیاسوده‌ام ز خدمت تو  
زمانه می‌زند از پا فتاده را بر سنگ  
از سر می‌نگذری با آنکه از پیری ترا  
یارب از صحبت نااهل نگردد باطل  
خانمان سوخته شعله عشقم که هنوز

در مدح گنبد مطهر امام رضا علیه‌التحیات گفته:

نیست بر طوق که جا بر سر گنبد دارد  
از ملک روضه پرنور تو نخلستانی<sup>(۸)</sup> است  
عیب سامان زینت آزاده مردان می‌شود  
بس که خو با هرزه‌گردی کرد طبعم، می‌شود  
قطعه منه<sup>(۹)</sup>:

هر دلی از گرد کلفت کی مکدر می‌شود  
از کف خاکستر معنی بود<sup>(۱۱)</sup> روشن کزو<sup>(۱۲)</sup>  
در گذار دل عجب دستی است مژگان مرا

### قطعه

۲- ک، ن: - انسان

۶- ل: کاذب

۹- پ: - قطعه منه

۱۲- پ: که او

۲- پ: باطلیست

۵- پ: وار

۸- پ، ل: گلستانی

۱۱- پ: شود

۱- پ: - در تعریف شعر و شاعر

۴- پ: - این

۷- ل: - شعر

۱۰- پ: هست

در منقبت حضرت امام علی (۱) عسکری علیه التحیات:

کنند در عرق خود شنا چو گشتی گیر  
ز خجالت دُرّ (۲) او لعل کان و دُرّ عدن  
ز مخزن تو که بذل است بر غنی و فقیر  
نمی شود دِرَمی کم چو روزی از خوردن

در تعریف امام مهدی علیه السلام و تمهید عرض حال به سبب افتادن راز آن است (۳):

در پنجه قضا چو انار فشرده ام  
مانده (۴) است پوستی ز من و استخوان بجا  
ای خاتم ائمه به دردم پُرس که نیست  
غیر از عنایت تو مرا آخرالدوا (۵)  
در تعریف چراغان:

نسق شه تا کنند از بهر پرتو  
به قندیل کواکب روغن از (۶) تو  
ز عکس شمع و فانوس جهان تاب (۷)  
چو نهر کهکشانش شد جدول آب  
گلستانی است دریا بین (۸) هر جمع  
عیان از لاله مقراضی شمع  
در تعریف شاه (۹) سلطان حسین صفوی (۱۰):

چنان زر عابد بلا زد سواست  
که همیان جامه عباسی اوست  
قورق شد گفتگوی می بدان نحو  
که ساقی نامه شد از نسخه ها محو

**میر اعلی کل:** در کلمات الشعراست که تورانی بود. فقیر مشرب، صاحب یک دو بیت. از اوست. ایضاً:

هر که شد خاک نشین برگ و بری پیدا کرد  
سبز (۱۲) شد (۱۳) دانه چو (۱۴) با خاک سری پیدا کرد  
فقیر آرزو از زبان شاه (۱۵) سعدالله (۱۶) گلشن قدس سره شنیده که با میر اعلی (کل) (۱۷) مکرر صحبت داشته ام. او بسیار خوب گو بود. از اوست. ایضاً:

مستانه خرامیدم از آبله پا است  
این باده ز یک دانه انگور گرفتم  
**میر محمد احسن ایجاد تخلص:** از سادات صحیح النسب است گمان دارم که از قصبه سامانه (۱۸) است که جای کمال خیز است. مدتی در عهد عالمگیری با خیراندیش خان متصدی چکله اتاوا به سر برده اوایل عهد پادشاه مرحوم شهید محمد فرخ سیر به شاه جهان آباد آمده مشغول شاهنامه نویسی پادشاه شد (۱۹) و بعد نوشتن پاره ای از حالات و گذرانیدن از نظر مبلغی کرامند از آن پادشاه دریادل صله یافت. از بعضی مسموعست:

- |                            |                      |                      |
|----------------------------|----------------------|----------------------|
| ۱- ل، پ: - علی             | ۲- پ: - در           | ۳- پ: - از لوست      |
| ۴- پ: - ماند               | ۵- ل: - الدوا        | ۶- پ: - از           |
| ۷- ل: - چو مهتاب           | ۸- پ: - در مابین     | ۹- ل: - شاه          |
| ۱۰- پ: - «حسین صفوی» ندارد | ۱۱- پ: - میرزا       | ۱۲- پ: - دانه شد سبز |
| ۱۳- ل: - شد                | ۱۴- ل، پ: - که       | ۱۵- ل، پ: - حضرت     |
| ۱۶- ک: - تکراری سعداله     | ۱۷- از ل، پ اضافه شد | ۱۸- پ: - سلیمان      |
| ۱۹- پ: - بود               |                      |                      |

آنجا که درس عاشق<sup>(۱)</sup> سر به کوی عشقست  
نیفزود به زیر آسمان خورشید مطلع را  
کلاه ترک پوشیده است شیخ ما و زین غافل  
از اثر خیال او شام و سحر نموده ام  
پرتو مهر بر اندام تو شد پیراهن  
تا ز شوخی به کمین دل و دین است مرا  
هر نفس کار جهان چون موج درهم برهم است  
رنگ و بو شد چو به رخسار گل و لاله نشست  
شوخ چشمی‌ها تماشا کن که بازیگوش ما  
تا کدامین گوهر نایاب در خود دیده بود  
معنی ایجاد از دقت بلند آوازه شد  
چه خار خار نهان بود زخمه سازش  
خنده دندان نما عاشق غم پیشه را  
نشئه بیداریت بی خبر از خود کند  
رونق محشر شود کثرت عصیان ما  
یادگار هر که جانی کند شد معشوق او  
ز بس دارم به خاطر خار خار آرمیدن‌ها  
دلیل اهل نظر گشته رفتن قارون  
دلی دارم بهار آشفته نیرنگ‌سازی‌ها  
لب خنده تو موج گل آبروی من

لب بستن است ایجاد جلد کتاب ما را  
به فانوس خیال افروختم تا شمع مصرع را  
که او گلام تذویری کند دلق ملمع را  
صفحه صورت پری آئینه نگاه را  
خنده صبح بود بخیه گریبان تو را  
داغ آنم که نه آن است نه این است مرا  
عشرت امروزه بگذاریم فردا یا نصیب  
هر غباری که به جولان تو از جا برخاست<sup>(۲)</sup>  
بعد مردن بر مزار ما گل بادام ریخت  
گرد خود گردیدنی هر حلقه گرداب داشت<sup>(۳)</sup>  
ساز ما از ناخن دخل بجا مضراب داشت  
که تار هر رگ گل بی صدا خروشی داشت  
بر جگر داغدار زخم نمک سوده است  
حلقه بزم شراب دیده نغنوده است  
ابر گلستان عفو دامن<sup>(۴)</sup> آلوده است  
نقش شیرینی بجا مانده است گر<sup>(۵)</sup> فرهاد رفت  
به راه بیخودی هر گام خار دامن خویشم  
که راه طول امل بوده است چاه تمام  
هوا را صفحه ابری کند گردیدن رنگم  
چون کاکل تو گرد سرت مو به موی من

### رباعی

چه احتیاج چراغی به غیر شعله حسن  
چو گرم عشوه شود چشم<sup>(۶)</sup> فتنه اندازش ،  
از خون خویش گردد پُر می ایاغ لاله  
**میرزا آگاه تخلص:** از نسف است. در بخارا می بود. از طلبه علم است. از اوست:  
ما محبت پیشگان را<sup>(۸)</sup> چون نگه در کوی دوست  
آمد و رفتی که بود اکثر ز راه دیده بود  
مرا که بهر ز خود رفتن است راه نگاه  
بَرَد به سایه مژگان او<sup>(۷)</sup> پناه نگاه  
وز روغن گل خویش روشن چراغ لاله

۱- ل: نیست، پ: منست

۲- پ: برخواست

۳- ل، پ: عاشقی

۴- ل: اگر

۵- ک، ل، ن: دامن، از نسخه پ تصحیح شد

۶- پ: را

۷- ل، پ: آن

۸- ل: چشم

• **ارجمند:** پسر دوم عبدالغنی بیگ قبول، سابق آزاد تخلص می کرد بعد از آن جنون قرار داد. تلاش معنی های بسیار داشت. از کشمیر که آمده در خدمت نواب مرحوم (مغفور)<sup>(۱)</sup> علی اصفرخان برادر خرد<sup>(۲)</sup> جناب عفت و عصمت<sup>(۳)</sup> مناب کوکه صاحب<sup>(۴)</sup> رحیم النسا بیگم به سر می کرد و عمر گرامی در خدمت<sup>(۵)</sup> ایشان<sup>(۶)</sup> صرف نمود.

چندی او و برادرش کرامی با فقیر<sup>(۷)</sup> هم طرح بود. از غزلیات او این وقت به خاطر نیست. مثنوی (که)<sup>(۸)</sup> در تعریف دستار خوان و اطعمه و نواب مغفور و مبرور گفته، نوشته می شود:

ورق نقره ز سیماش عیان  
که گذشت آب گهر از دوشش  
روغن اندوخته شیر سحر  
آب از شهد روانها دارد  
شیره اش شربت دینار شده است  
خوانده آب خضرش همشیره  
هست این نان زرانود چنان  
نان شبمانده خود را زدید  
صبح از شرم نگردید سفید  
همچو خورشید زرافشان باشد

عاشق قیمة سر موری<sup>(۱۱)</sup>، اوست  
نرگسی آن زر و سیم است طعام  
مرغ زرین شده زان مرغ کباب  
گشت تا همت تو خوان سالار  
پر بود تا شکم مرغ کباب  
کاسه دال مقشر شده است  
کرده نان ورقی جزوکشی  
رشته ات خط شعاعی باشد  
رود از خاطر او طول امل  
که فروزان شده از ابر نمد  
چقدر خوب برآمد از آب

وه چه نان قوت دل و قوت جان  
حبذا نان مرصع پوشش  
میده اش بیخته نور قمر  
قند از شیرۀ جانها دارد  
سیم و زر بس که به او یار شده است  
می دهد روح<sup>(۹)</sup> به جانها شیره  
وصف او می برد از دست عنان  
که نظر کرد بر او تا خورشید  
ورق نقره به رویش تا دید  
وقت خوردن چو ز هم می پاشد  
در تعریف نواب مذکور<sup>(۱۰)</sup>:

جم ز خوان کرمش لذت جو است  
شده در عهد تو زرپاشی عام  
ریخت از بس که ز دستت زر ناب  
شد چو آوازه جودت بسیار  
کسی از جوع نباشد بی تاب  
نه فلک مجمع اختر شده است  
پیش نان تو چو طفلان به خوشی  
بس که دست تو برو زر پاشد  
گر از این رشته خورد شیخ دغل  
نیست یخ برقی درخشنده بود  
هست صدبار به از سیم مذاب

۲- پ، ل: عصمت و عفت

۶- پ: مرحوم

۹- ل: روح می دهد

۲- ل، پ، ک: خورد

۵- پ: + نواب

۸- از پ، ل اضافه شد

۱۱- ک: هر موزی

۱- از پ، ل اضافه شد

۴- ل، پ: صاحبه

۷- پ، ل: حقیر

۱۰- پ، ل: مزبور

**سید غلام‌علی آزاد تخلص<sup>(۱)</sup>**: از فرزندان سید عبدالجلیل بلگرامی (است)<sup>(۲)</sup> که عبدالجلیل تخلص می‌کرد و احوالش می‌آید انشاءالله تعالی. مرد فاضل و عالم (بود)<sup>(۳)</sup> به زیارت بیت‌الله صلوات الله علیه گزیده. از چندگاه در اورنگ‌آباد فروکش کرده. صوبه‌داران دکن خیلی در تعظیم و توقیر او می‌کوشند و سعادت دارین حاصل می‌نماید. با فقیر آرزو اخلاص غایبانه دارد. سابق از کمال شوق هندوی جوابی فرستاده و طلب اشعار و احوال فقیر نموده.

یک دو غزل فارسی و یک قصیده عربی در کمال فصاحت و بلاغت فرستاده بود. درینولا هندوی<sup>(۴)</sup> جوابی دیگر فرستاده و سه جزو از غزلیات خود نوشته. مشق سخنش رسیده. تلاش‌های بالادست دارد، چنانچه از این اشعار او که نوشته می‌شود، ظاهر است. گویند تذکره‌الشعراي نوشته درین ولا نظر ثانی بر آن (کرده)<sup>(۵)</sup> باز می‌نویسد. از اوست:

مرا از هیچکس گرد ملالی نیست در خاطر<sup>(۶)</sup>  
 «گوشه‌گیری کن دماغ فقر شاهی ار تراست»<sup>(۷)</sup>  
 گر دماغ فقرداری گوشه‌گیری پیشه کن  
 جفا جویی که از خون دلم<sup>(۸)</sup> آلوده دامان را  
 چو<sup>(۹)</sup> خورشید قیامت از گریبان سر برون آرد  
 از حرم آورد سوی دیر هندوستان مرا  
 عیب مردم فاش کردن بدترین عیب‌هاست  
 گر تخلصم تهی پهلوی خود از این غزل  
 چون تخلص او که<sup>(۱۰)</sup> آزاد است در بحر این غزل نمی‌گنجد عذر آن خواسته و در پرده معنی آن بیان کرده. چه از بی‌تعلقی سخن آزاد حاصل می‌شود و این قسم تعبیر خاص آن عزیز است. جای دیگر دیده نشده. سلمه‌الله تعالی.

در کشور ما نیست روا شب مژه بستن  
 ز ذوق بانگ<sup>(۱۱)</sup> الستاند عارفان در وجد  
 دردمندان را دوا کردن بهشت دیگر است  
 رتبه انجام در آغاز حاصل کرده‌ایم،  
 کار دانا نیست در ایام غم ناخوش شدن  
 سرکشی سرمایه نقصان دولت می‌شود  
 با مردم خوابیده ستیزد عسس ما  
 سخن تمام شد و لذت سخن باقی است  
 خار از پای برآوردن گل بی‌خار ما است  
 گلبن بستان ما چون شمع گل در ریشه داشت  
 وقت نرگس خوش که در فصل خزان گیرد قدح  
 نیشکر را بند بالا کم حلاوت می‌شود

۲- در جمیع نسخ نبود، اضافه گردید

۲- از پ اضافه شد

۱- پ: شاه فقیراله آفرین

۶- پ: بر خاطر

۵- از پ اضافه شد

۴- ک، ل: جوانی

۸- ل، پ: وفا

۷- نسخه پ این مصرع ندارد

۹- پ: از خورشید قیامت تا «در این عالم که همراه موافق می‌کند پیدا» ابیات ساقط شده است.

۱۱- ل: بانگی

۱۰- ل: که

که صبح صورت نحس طبیب باید دید  
 اما چو پای طاووس انجام زشت دارد  
 گر جوان مردی کند و فتح خیبر می‌کند  
 کز سایه خورشید جمالش خبرم کرد  
 جرس قافله ریگ روانم کردند  
 مقرض گل از شمع تو برچید بجا کرد  
 وقنا ربنا عذاب النار  
 مسی مالیده یاقوت کسی را یاد می‌کردم  
 گرنه این دست دعا بودی چه برمی‌داشتم  
 آزاد چون حباب خرامی بر آب کن  
 نیامد راست از خضر و کلیم‌الله همراهی

مریض را غم بالاتر از مرض این است  
 نقش و نگار دنیا سیر بهشت دارد  
 قفل امید گدایان از کلید التفات  
 نقشی است عجب دایره هندی خطش  
 در بیابان جنون گرم فغانم کردند  
 خط روشنی حسن ترا بود حجابی  
 زن بود در زبان هندی نار  
 من از بوس حجر در کعبه دل را شاد می‌کردم  
 تحفه شایسته احباب از اقلیم فقر  
 دیو هوا شبینه اگر بند کرده‌ای  
 در این عالم که همراه موافق می‌کند پیدا

**شاه فقیرالله آفرین:** از لاهور است. وطن اصلیش معلوم نیست. غرض بسیار مرد خوش‌مشرب و آزاد و متوکل بود. صوبه‌داران لاهور خصوصاً سیف‌الدوله عبدالصمدخان بهادر دلیرجنگ مرحوم و زکریاخان بهادر پسر او بسیار تعظیم و تکریم و توقیر او می‌نمودند. سرش به<sup>(۱)</sup> اهل دنیا کم‌فرود می‌آمد لهذا مدح اغنیا بسیار کم کرده، با فقیر آرزو خیلی ربط غایبانه به هم رسانیده (و)<sup>(۲)</sup> مکالمه<sup>(۳)</sup> روحانی که عبارت است از نامه و پیغام در میان داشت و مرا «امام سخنوران» می‌نوشت با آنکه به پایه مقتدای (همه)<sup>(۴)</sup> این فن نرسیده‌ام. کلیات ضخیمی دارد مشتمل بر قصاید و مثنویات و غزل. بسیار خوش‌زبان و تازه‌خیال بود<sup>(۵)</sup>. طور و طرز میان ناصرعالی منظور او بود. گاهی استفسار بعضی از مصطلحات تازه‌گویان فارسی از این عاجز می‌فرمود.

در لاهور شاگردان بسیار دارد از آن جمله است حکیم‌بیگ‌خان حاکم تخلص که بسیار مرد عزیز و<sup>(۶)</sup> خوش‌فکر است و بعد از وفات شاه آفرین دیوان خود را از نظر فقیر گذرانیده. انتخاب دیوان آفرین این است:

خط کافر مسلمان می‌کند حسن فرنگش را  
 امید داد باشد برق خرمن دادخواهان را  
 وفا عنقا، محبت کیمیا شد در زمان ما  
 گرداندن رخ است ز دنیا سلام ما  
 چون روزه‌دار صبح امید است شام ما

بسا کفری که دارد فیض ایمان عشق می‌داند  
 ز شوخی کز جهان برهم زدن گلباز ناز آید  
 خوشادوری که در عالم ایازی بود<sup>(۷)</sup> محمودی  
 دل قبله و نیاز و<sup>(۸)</sup> نماز دوام ما  
 ما نیک‌قسمتان ز دهانش به خط خوشیم

۲- ل: مکاتبه

۲- از پ اضافه شد

۱- ک: با

۶- ل: - و

۵- ل، پ: - بود

۲- ک، ل: - همه

۸- پ، ل: - و

۷- پ: - و

تمام سعی است لیک غافل که می به جامش<sup>(۱)</sup> کنند یا خون سوختیم از بس به یاد آسمان کون نرگسی شدم محو تصور بس که حسن بی مثالش را لطافت این قدر در گلشن امکان نمی باشد در دهر بس که ریشه نود جابجا ترا سرو جنت بر لب کوثر خوش است برسم امتحان گر در پس آئینه جا گیرد کوهکن بودن و مجنون بودن نه همین هاله مه<sup>(۲)</sup> دوره دامان از توست داری هوای مشق<sup>(۳)</sup> جنون آفرین هنوز خوشم به تنگی<sup>(۴)</sup> عشق تو دور دیده بد پخته کی خواهد شدن سودای خام عاشقان آفرین در ترک دنیا این قدر تأخیر چیست؟ جوهر خود تیغ عریان را نهفتن رسم نیست گرچه خاموش است با چندین زبان گویاست بید زوال عمر خوش آمد به تنگی قسمت ما را به بوسه می دهد آن یار تازه خط به پاکئی نظرم عشق می خورد سوگند در طریق عشق شیرین کار جای حرف نیست زخمست اگر نیست گشاد پر و بالی خطرها است هر چند در رد عشق از هجوم جلوه چون خورشید روپوش خود است تا انتهای کار من و<sup>(۷)</sup> روزگار چیست روداری از آئینه بهر مجادله است عاشق بیتاب از یک جلوه نتوان رام کرد آفرین دستی که وا می کرد آن بند قبا ز دنیا چشم همت بست دل وارسته از غم شد تا چشم کنم باز شب هجر سحر بود

درین تمنا که شیشه گردد چها که نگداخت سنگ خارا موج نیلوفر زند چون می در آتش خون ما بود هر قطره خونم دل دیگر خیالش را که باشد سایه محو از جوش رعنائی نهالش را جان کندن است دل زین سرا ترا جامه چشم پاک می زبید ترا سمندر می کند آن آتشین رخسار طوطی را کار شوقست نه کار من و توست دست در گردن خورشید گریبان از توست کز گردباد در کف خاک تو خامه ایست به خلوتی که کسی ره نیافت تنهاییست مصلحت بینی که دل نام است خود دیوانه است<sup>(۵)</sup> جنبش یک آستین یا پشت پای بیش نیست عشق بالادست خود فاش است گفتن رسم نیست گفتن راز جنون منع و<sup>(۶)</sup> نهفتن رسم نیست که روز کم چو شود مفت روزه داران است آبی که خضر در ظلماتش ندیده است خیال روی تو کردن هنوز بی ادبیست کوهکن پیوسته مکتوبی ز جوی شیر داشت در بیضه چو گل صید تو در چنگل باز است چو همت کمر بست خواهیم رفت شیشه این باده پنداری کف جوش خود است نی از زمانه مردمی و نی ز من لجاج جز صدق نمی آید از اصحاب صفا هیچ صید این پروانه را باید چراغان دام کرد حلقه امشب بر در چاک گریبان می زند نظر پوشیدنی زخم مرا چون دیده مرهم شد عمر گذران بر سر انصاف نیامد

۱- در جمیع نسخ به جانش بود، به جامش مناسب است.

۲- ک، ل، ن: عشق

۳- ل: نیکی

۴- ل: و

۵- ل، پ: و

۲- ل، پ: همین

۵- پ: شد

عاشوره ما بودن و عید دگران چند  
مانند من به سینه قیامت الف کشید  
اگر از خود برآیی آنچه نتوانی توانی شد  
بی توام تنگی دل چند به زندان دارد  
بی نردبان مسیح به بام فلک رسید  
نظاره شیر مست گل ماهتاب شد  
کسی که چون گل درین گلستان شگفته رویی معاش  
در هر مژه بر هم زدنی سیر دگر بود  
هر سوخته جان دامن وحشت به کمر بود  
هست بی قدر چو آن نسخه که ابتر باشد  
تبی چون شیر گرم آفرین در استخوان باشد<sup>(۳)</sup>  
که از وضع ملایم بالش پر زیر سر دارد  
چون زمستان بیشتر گردد شود شبها بلند  
ز جوش اشک خونین آستینم حلق بسمل شد  
خنده گرد آلوده تر از رخنه دیوار شد  
اگر به قدر جفاها وفا توانی کرد  
دامان وصل گر بکف افتد رها کنند  
به یاد کربلا خاکی بسر انداختن دارد  
حسرتی چند بهم آورد افغان بردار  
خوب است گر کناره گرفتی، کناره تر  
ز برهم خوردن روز و<sup>(۷)</sup> شب عمر  
نشکفد<sup>(۸)</sup> تا دل عاشق نزند گل بر سر  
خواهد از بلبل رمد<sup>(۹)</sup> در شوق دستارش هنوز  
جلوه کن جلوه شب عمر دراز است هنوز  
چون تار عنکبوت بر آن بام و در هنوز  
سایه را ناز بزیر او است دنبالش هنوز  
گوی چوگان زده اش از گردش رنگ است هنوز

ای راحت اغیار مرا کاهش جان چند  
ایزد چو جلوه زیب نهال تو آفرید  
<sup>(۱)</sup> ز نفی خویش شبم آفتاب و قطره دریا شد  
ای که پیراهن از اندام تو یوسف شده است  
کامل کجا مقید اسباب می شود  
از حسن نیم رنگ تو ای ساقی بهار  
ز روی تعظیم گر بزرگان بسر نشانند جاش دارد  
امشب گل روی که مرا باغ<sup>(۲)</sup> نظر بود  
صحرای طلب کاغذ آتش زده دیدم  
عزتی نیست هنرمند حوادث زده را  
رگ جان می زند بال طپیدن در تمنایش  
ز فیض خلق خوش آسوده باشد آفرین ما  
می فزاید ظلمت دل صحبت افسردگان  
کجا رفتی که قربان گاه کردی بزم عیشم را  
بس که بی روی تو با عیشم کدورت یار شد  
یکی ادا نشود با<sup>(۴)</sup> هزار عمر ابد  
دیگر ز بی نیازی آزادگان می پرس  
کسی کو قصر دین را فکر برپا ساختن دارد  
عشق و<sup>(۵)</sup> تشریف هم آغوشی معشوق محال  
از بدمعاش مردم این دهر آفرین<sup>(۶)</sup>  
دو مو گشتی و بر روی تو گفتند  
تاجگر خون نکند سیر گلستان نکند  
گل که در خوبی سرآمد شد به سیر این چمن  
<sup>(۱۰)</sup> سایه سرو قدت محشر ناز است هنوز  
پیچیده است نور نظرهای عاشقان  
<sup>(۱۱)</sup> (می زند شور جنون خوش از بهار جلوه اش  
شب که را بود ببر نخل توکان سیب ذقن

۲- ل، پ: دارد

۶- ل، پ: آرزو

۹- ل، پ: فغان

۲- ل، پ: شمع

۵- ل: و

۸- پ: نشکند

۱- پ: این بیت ندارد

۴- ن، ک: تا

۷- پ: و

۱۱- پ: + می زند..... دنبالش هنوز

۱۰- نسخه ل این بیت ندارد



ز بیم نازکی دزد نفس چون غنچه چشم من  
 سمند فتنه زین تا کرده نازش بهر نخجیری  
 نشاط عید نفس شومم<sup>(۱)</sup> اجر روزه می‌داند  
 دست کسی که گیرد از پا فتاده را  
 آتش نفس ز<sup>(۳)</sup> شعله و ژولیده مو ز دود  
 امروز اگر<sup>(۴)</sup> نپرسد چشم تو حال زارم  
 ای مسلمانان حذر از صحبت ارباب جاه  
 تنگ شد آخر فضای جلوه بر طغیان گل  
 نگذاشتم ز صبح نشانی ز دود دل  
 زکوة گنج بی‌پایان خوبی بوسه‌ای زان لب  
<sup>(۶)</sup> (نه در دل خطبه شور جنون، نی سکه داغی  
 باشد طپش‌های دلم آتش‌فروز جلوه‌اش  
 غم و نشاط من از توست چون گل رعنا  
 چرا نه در صف رندان بی‌نوا باشم؟  
 قبله و قبله‌نمای خویشم  
 همان چو دود ز ما آفرین نظر پوشند

نیفشانند به دامان نگه تا گرد از پایش  
 که از خونم سرانگشت حنایی داشت فتراکش  
 الهی توبه از جرمی که طاعت کرده‌ام<sup>(۲)</sup> نامش  
 باشد کلید جنت پنهان در آستینش  
 در بزم توست کاسه به کف چون گدا چراغ  
 دست من است فردا در دامن تغافل  
 جز شکست کعبه دل ناید از اصحاب فیل  
 ابر باشد یک کف سیلی خور از طوفان<sup>(۵)</sup> گل  
 کردم سیاه روز جهانی ز دود دل  
 اگر دایم نباشد گاه‌گاهی آرزو دارم  
 خراب افتاده ملکم پادشاهی آرزو دارم  
 گلگیر<sup>(۷)</sup> شمع خود بود از سوختن پروانه‌ام  
 ز یک هواست خزان و بهار گلزارم  
 چرا نه شیر نیستان بوریا باشم؟  
 من هم از خود خبری یافته‌ام  
 به فرق مردم اگر سایه هما باشم

### رباعی

یار ساقی، بزم خالی از رقیب  
 هیچ نگشود آفرین از بهر عقل  
 خط نیست آفرین که ز دیوان حسن دوست  
 مرهم کافور را سیماب آتش‌دیده ساخت  
 هرچند که مهتاب صفابخش نشاط است  
 گریزانم ز جمشید و فریدون بنده عشقم  
 گل‌اندازی که در چشم گل خمیازه می‌ریزد  
 چرخ می‌پرورد دُرنده‌ای چند  
 چو روز این معنی پوشیده پیدا است  
 به موج<sup>(۹)</sup> باده عنان داده‌ای دریغ از تو

هرچه بادآباد می‌خواهد دلم  
 از جنون ارشاد می‌خواهد دلم  
 پروانه رسیده به تأکید بوسه‌ام  
 داغها کز دوری احباب<sup>(۸)</sup> پیدا کرده‌ایم  
 بی‌یار پری‌چهره بود دیو سفیدم  
 همین یک حلقه صاحب‌دلان را حلقه در گوشم  
 حمایل چون گریبان می‌کند دستی به هر گردن  
 گله گرگ را شبان است این  
 تو شب باز و فلک‌ها پرده توست  
 به کوچه غلط افتاده‌ای دریغ از تو

۱- ل: شوقم

۲- پ: - ام

۳- پ: - ز

۴- پ: گر

۵- پ: طغیان

۶- این بیت از پ، ل اضافه گردید

۷- ل، پ: گلبرگ

۸- ک: اسباب

۹- پ: مصرع دوم به جای مصرع اول آمده.

فغان که فرق سفید و سیاه هنوزت نیست  
از تب غم تا کشیدم آتش افشان ناله‌ای  
ای خداوند دل درد گرفتارش ده  
اولش مست جنون همچو من غمزده کن  
حیات ماست ساغر دم‌بدم ساقی می نابی  
هر قدرها که برانند نفس باز آید  
صورت دیوار هم هشیار شد  
مرا ناخن به دل زد کج کلاهی  
شد نوش لب تو یک قلم غارت نیش  
خط را متراش کم نخواهد گشتن

خطت دمید و همان ساده‌ای دریغ از تو  
بر لب ما کردم شب‌تابست هر تبخاله‌ای  
شبم از خون جگر بر گل رخسارش ده  
بعد از آن<sup>(۱)</sup> ره به پری خانه دیدارش ده  
نماند آتش ما زنده چون یاقوت بی‌آبی  
خجالت از ذلت دنیا نکشد<sup>(۲)</sup> نفس<sup>(۳)</sup> دنی  
من همان مست الستم آفرین<sup>(۴)</sup>  
که هر مویش بود مژگان سیاهی  
تا روز سیاه خط ترا آمد<sup>(۵)</sup> پیش  
این سبزه ز آب تیغ می‌گردد بیش

**قزلباش خان امید:** نام اصلی این عزیز بزرگوار محمدرضا است. از همدان بود. از مدتی مدید وارد هندوستان گردیده، بیشتر رفیق ذوالفقارخان بهادر نصرت‌جنگ میربخشی محمد اورنگ‌زیب پادشاه غازی بود. اکثر در دکن تشریف داشته<sup>(۶)</sup> بعد از آن مدتی به رفاقت نظام‌الملک آصف‌جاه صاحب صوبه دکن عمر عزیز خود گذرانیده. با آنکه قریب چهل سال است که در این ملک است، زبانش به لهجه هندی خوب نمی‌گردد لیکن زبان این ملک را خوب می‌فهمد و نکته نغمات هندی را مثل او مغل چه که اکثر اهل<sup>(۷)</sup> هند نمی‌رسند. از بس که طبیعت او منصف افتاده اکثر چیزهای هندوستان را داد می‌دهد. و از تعصب مطلق مفر<sup>(۸)</sup> و مبراست. با وجود این (جاه و)<sup>(۹)</sup> امارت دنیا را یک ذره وجود نمی‌گذارد و بسیار مجردانه می‌زید. صاحب مشرب عالی است. آدمی به این اخلاق حسنه و اوصاف پسندیده کم دیده شده. قریب هشت<sup>(۱۰)</sup> نه سال است<sup>(۱۱)</sup> که سواد حضرت شاه جهان آباد دهلی را به اشعه ذات فایض الانوار (خود)<sup>(۱۲)</sup> مشرق تجلی ساخته. هیچ هنگامه و مجمعی نیست که بی‌تکلف<sup>(۱۳)</sup> گلچین تماشایش نبوده<sup>(۱۴)</sup>. بقیه السلف آدمیت و چراغ دودمان اهل بیت (خود)<sup>(۱۵)</sup> بود<sup>(۱۶)</sup>. در قدما به سلمان که از اهل بیت سخن است، شعرش بسیار ماناست. با فقیر آرزو به غایت اشفاق و اخلاص داشت. سه سال پیش از این به رحمت حق پیوسته<sup>(۱۷)</sup>. ایامی که فقیر رساله «تنبيه الغافلین»<sup>(۱۸)</sup> فی اعتراضات علی اشعار الحزین» نوشته، بعضی از کاسه‌لیسان هند که به تصدیق بلا تصور معتقد کلام شعرای

- |                     |              |                      |
|---------------------|--------------|----------------------|
| ۱- ک: زان           | ۲- ل، پ: بکش | ۳- ل، پ: + ای نفس    |
| ۴- ک: بلی، پ: اولین | ۵- پ: آید    | ۶- پ: داشت           |
| ۷- پ: - اهل         | ۸- پ: می‌فرد | ۹- ازل، پ: نوشته شده |
| ۱۰- ل، پ: + و       | ۱۱- پ: - است | ۱۲- ازل اضافه شد     |
| ۱۲- ک، پ، ن: تکلیف  | ۱۴- پ: نبود  | ۱۵- از پ اضافه شد    |
| ۱۶- ل: است          | ۱۷- پ: پیوست | ۱۸- پ: العارفين      |

ایران‌اند به خان مرحوم<sup>(۱)</sup> مسطور ظاهر کردند که فلانی یعنی فقیر آرزو اعتراضات از جهت خلاف محاوره و سستی عبارت و نارسائی مصارع بر اشعار شیخ محمدعلی حزین نموده.

خان امید گاه گفت که در زبان دانی شیخ شبهه نیست اما این قدر هم یقینی است که آنچه فلانی یعنی فقیر آرزو گفته باشد بی چیزی نخواهد بود. سبحان الله. آخر آن رساله چون شهرت یافت و نقل‌های آن جابجا رسید هیچکس از مغول و هندی از عهده جواب بیرون نیامد. حتی که امارت مرتبت علی قلی خان بهادر واله تخلص که از بزرگ‌زادگان ایران و<sup>(۲)</sup> وزیرزاده آن دیار است اکثر آن رساله را به اشاره فضایل و کمالات پناه<sup>(۳)</sup> میرشمس‌الدین فقیر که امروز در این فن استاد عصر و طرز فغانی احیاء<sup>(۴)</sup> کرده اوست، داخل تذکره خود کرده به اصفهان فرستاد. هرچند این معنی از راه ناخوشی بود که میان شیخ و خان مغزی‌الیه به وقوع آمده لیکن منصف می‌فهمد که اگر اعتراضات مذکوره بیجا می‌بود، داخل تذکره کردن و به جای مثل ایران فرستادن خصوصاً اعتراض هندی بر ایرانی حساب نداشت. مطلع غزل اول دیوان بلاغت بیان قزلباش خان امید این است و خیلی به مزه واقع شده است. رحمه الله تعالی و حشره مع اهل البیت<sup>(۵)</sup>:

ندارد منزل آسایشی دیدیم دنیا را  
چو [ن] سایه دولت است غلام سیاه ما  
مشرق<sup>(۶)</sup> صبح قیامت شد گریبانت چرا  
بود گلابی می چون گل گلاب مرا  
همچو نی از دست افغان‌زاده‌ای فریادها  
مزه‌ای نیست چو شلغم کرم<sup>(۷)</sup> ایشان را  
به خدا گر تو ببینی صنم ایشان را  
تراوردم ز سیل اشک از بس آستین‌ها را  
حرمتی آخر بود در کار صاحب‌خانه را  
شیشه مستان سبق برده است از آئینه‌ها  
رشته تسبیح و زناریم ما  
زین پیش نبود این اداها  
بود این حرکت چه از تو بیجا  
این حرف فتاده بر زبان‌ها  
کوی تو شده است ینگ دنیا

سراسر همچو مهر و ماه گردیدیم دنیا را  
ما چون هما به خلق نداریم احتیاج  
آستین از ساعت یک کوچه مهتاب بود  
چو بلبل است ز مستی همیشه فریادم  
می‌کنم در بند زلف از تیره‌روزی‌ها امید  
سفله طبعان همه گویا نخود یک آشانند  
کعبه را زایر زنار به دوشان دانی  
تمامی همچو نی فریادی داغند از ستم  
در شکست کعبه دل این قدر ابرام چیست؟  
باشد از صبحش خط آزادی غم در بغل  
کفر و دین بر گردن ما بسته‌اند  
دلها به سویش<sup>(۸)</sup> پر می‌زد ایما  
رفتی از بزم (و)<sup>(۹)</sup> تنگ شد دل  
از کم سخنیت کس چه گوید  
هر روز شوند عاشقان نو

۲- پ: دستگاه

۵- تصحیح قیاسی شد

۸- تصحیح قیاسی شد

۲- ل: - و

۴- ک: ن: اختیار، از پ، ل تصحیح شد

۷- پ: - کرم

۶- ک: مشرب

۹- از ل، پ اضافه شد

بدان که ینگ (بیای) <sup>(۱)</sup> تحتانی مفتوح و سکون نون و کاف فارسی «دنیای نو و تازه» است و این ظاهراً زبان فرنگ است. چه در این ایام پیش ایشان جزیردای زیر زمین پیدا شده که سابق ارباب هیأت را از آن اطلاع نبوده و آن (را) <sup>(۲)</sup> موسوم به ینگ دنیا کرده‌اند <sup>(۳)</sup>.

من در لباس منت یک مو نمی‌کشم  
ابر استار اشکباری ما  
ما سپردیم جان به خاک درت  
به کوی یار چون بینی <sup>(۴)</sup> دعای ما بگو قاصد  
دعوی مردی مکن ز افزونی دور شکم  
هرگز وفا نکرد به ما گل‌عذار ما  
ز عشق یار چرا منع می‌کنی ناصح <sup>(۷)</sup>  
دوری از <sup>(۸)</sup> دلدار کی سازد دل زار مرا  
تا نیک و بد کنند به خوبی همیشه یاد  
با غیر هم‌شراب شدی مست ناز <sup>(۹)</sup> من  
دید چون سینه را غمش فرمود  
بار احسان به دوش نگذارند <sup>(۱۰)</sup>  
نمک امروز خورد امید <sup>(۱۱)</sup> قسم  
گر نباشی گل به چشم دیگری خارم <sup>(۱۲)</sup> چرا؟  
به تاج قیصر و فغفور سر فرو ناید  
دست امید را دهد پایه <sup>(۱۳)</sup> خار دامنی  
نه آئینه بود و نه اسکندر آنجا  
<sup>(۱۴)</sup> نشد شوخی طفلی <sup>(۱۵)</sup> از سر به پیری  
مردم از بیگانگی می‌کرد کاش  
حاجی عبث به طوف حرم سعی می‌کنی  
کرد بر ما دهر را بیت‌ال‌حزن عمر عزیز  
همه تن شور کرده‌اند مرا  
پایم از شوق بر زمین نرسد

کز صبح و شام هست به دوشم دو شاله‌ها  
برق شاگرد بیقراری ما  
رحمت حق به جان سپاری ما  
امید دست و <sup>(۵)</sup> دل گم <sup>(۶)</sup> کرده پا در گل ما را  
رشوه خوردن کرد ای نامرد آبستن تو را  
این عیب را به خود نه پسندید یار ما  
بیا به عشق خدا بگذر از نصیحت ما  
آخر این پرهیز خواهد کشت بیمار مرا  
چون فرد انتخاب نباشد کسی چرا  
آخر بگو کباب نباشد کسی چرا  
باد این صدر آستانه ما  
خوب رسمی است در زمانه ما  
به سخن‌های عاشقانه ما  
نیستی گر عمر، غیر از عمر بیزارم چرا؟  
امید داغ بود افسر کیانی ما  
آنکه عزیز پیش او کرده چنین رقیب را  
که کردند رند نمدپوش ما را  
قد خم بود حلقه گوش ما را  
از فراموشی مرا یاد آشنا  
باید شدن به صاحب این خانه آشنا  
یوسفی گردید گم هر روز از کنعان ما  
تار طنبور کرده‌اند مرا  
سر پرشور کرده‌اند مرا

۱- تصحیح قیاسی شد

۲- تصحیح قیاسی شد

۳- ل، پ: است

۴- پ: - بینی

۵- ل: - و

۶- ل، پ: پا

۷- ل، پ: زاهد

۸- ل، پ: - از

۹- ل، پ: یار

۱۰- پ: بگذارند

۱۱- ل، پ: امید خورد

۱۲- ک: خوارم

۱۳- پ: تاته

۱۴- پ: بیت ندارد

۱۵- ل: - طفلی

کاش می آمد نهال قامتش در بر مرا  
 که کساد است دکان جنس فراوان شده را  
 متصل چون جاده سر در دامن صحرا مرا  
 گوشه‌ای اکنون بس است از مردم دنیا مرا  
 کورئ چشم انتظار بیا  
 نفسی هم به اختیار بیا  
 که از هزار یکی نیست در حساب آنجا  
 سفر ز کوی تو بسیار مشکل است مرا  
 مُرد آن قاصد که پیش او برد نام مرا  
 با تو ای دل کارها داریم<sup>(۱)</sup> ما<sup>(۲)</sup>  
 آفرین بر سحر<sup>(۳)</sup> و رحمت باد اعجاز ترا  
 سوی مسجد مگر روم در خواب  
 هیچکس را نداده است جواب  
 بنگر این شوخ چند در چند است  
 از چه آتش به چنار افتاده است  
 این سِرّ به خدا که گفتنی نیست  
 هوای کوی تو ما را دمی به ما نگذاشت  
 تو را غرور گرفت و مرا حیا نگذاشت  
 خاطر خوش که مرا گرمی بازاری هست  
 گفت جز از آب و آتش چشم من ترسیده است  
 تیر مژگان را مگر<sup>(۴)</sup> بال پری است  
 جامه‌های قمریان خاکستری است  
 طالع بیدار من دریا دریست  
 تفاوت از من و بلبل هزار چندان است  
 که از این نسبت بیجا سگ او را عار است  
 به دامنی که توان دست زد گریبان است  
 گذشته قافله و ناله جرس باقی است  
 هنوز گرمی بازار خار و خس باقی است

بوسه چندین رنگ گل کرد از بهار عارضش  
 نخرد یار گر اخلاص مرا معذور است  
 آن بیابان زاده طفل نازپروردم که هست  
 من ز چشم خویش هم نادیدنی‌ها دیده‌ام  
 باغ از نرگس است چشم به راه  
 ای که دل را بری به جبر از ما  
 بگو که در چه شمارم به گلشن کویی  
 ز آب دیده ز بس پای در گل است مرا  
 نامه و پیغام خود افسانه نشنیده است  
 سهل کار است آب گشتن، خون شدن  
 زنده می‌سازی به حرفی، از نگاهی می‌کشی  
 در خرابات فیض بیداریست  
 بوسه خواهیم از لبی کز شرم  
 من یکی و رقیب بیش از حد  
 جوهر ذاتی اگر آفت نیست  
 راز دل من شنفتنی نیست  
 چو بوی گل که نسیمش برون برد<sup>(۴)</sup> از باغ  
 شب گذشته<sup>(۵)</sup> نگشتیم دست در آغوش  
 خلق چون شمع پی سوختنم می‌خواهند  
 گفتمش جا در دل و در دیده امید کن  
 در نظر نامد که از دل چون گذشت  
 نیست گر عشق آتش سوزان چرا  
 یار در چشم امیدم کرده خواب  
 چنانکه روی تو را نیست نسبتی با گل  
 غیر گفته است سگ یارم و از این<sup>(۷)</sup> غافل  
 به گوشه‌ای که توان پا کشید دامان است  
 دلم ز دوری یاران رفته می‌نالد  
 هنوز جوشش آن گل به بوالهوس باقی است

۲- پ: هجر

۲- ل، پ: بیا

۱- ل، پ: دارم

۶- ل: مگر

۵- پ: گذشته

۴- پ: برد برون

۷- ک: او از این

نالہ را از دل او<sup>(۱)</sup> پای به سنگ آمده است  
 نیستم آدم اگر دیگر روم سوی بهشت  
 ای که باشد نار پستان تو لیموی بهشت  
 تیر<sup>(۲)</sup> تو هم از پهلوی من رو به قفا داشت  
 ورنه در کوی تو ما را کار نیست  
 بی کسی ها را کسی در کار نیست  
 اگر کسی ز ره<sup>(۳)</sup> راست رفت گمراه است  
 آری به سنگ نالہ سیلاب<sup>(۴)</sup> اثر نداشت  
 این سخن را هم به آب زر ز ما باید نوشت  
 چون آب سبز کردہ مادر جهان پر است  
 سر کوی تو بگو عرصہ محشر خود نیست  
 خاطر جمع و پریشانی گفتار کجا است؟  
 مرا هم بهره ای از بیش و کم هست  
 جایی که ز خویش می توان رفت  
 بی شور جنون نمی توان رفت  
 قسم<sup>(۵)</sup> عالمی<sup>(۶)</sup> به جان منست  
 گویا سپهر سفله به هیچ خریده است  
 این گهر آب گشت و غلطان است  
 شب مهتاب روز مستان است  
 یوسف ما هم از عزیزان است  
 نتوان خواند گرچه قرآن است  
 نمی توان ز تو<sup>(۷)</sup> خود را به هیچ باب گرفت  
 مرا به سایہ دیوار<sup>(۸)</sup> خویش خواب گرفت  
 حرفها دارم که کس نشنیده است  
 ابر گریان از چمنها رفت و گل خندان گذشت  
 دست امید و دامن یار است

نتوانست به سر منزل تأثیر رسید  
 گر به گلزار سر کوی تو باشد ره مرا  
 می توانی از کرم صفرای ما را شکست  
 از بس که چو مژگان تو<sup>(۹)</sup> تشنه<sup>(۱۰)</sup> است به خونم  
 پای رفتن نیست چون نقش قدم  
 نیست دلسوزی به جز خود<sup>(۱۱)</sup> شمع را  
 طریق کچ روشی بس که باب گردیده<sup>(۱۲)</sup> است  
 از های های گریه دلش مهربان نشد  
 جامہ شاهی ندارد راحت دلق گدا  
 ما خود اگر به خاک برابر شدیم لیک  
 تا به کی شور قیامت ز شهیدان خیزد  
 گرم از میکده رفتیم به مسجد اما  
 زبان پرشکوه لب کم حرف از شرم  
 جز میکده ها دگر ندیدیم  
 وحشت خیز است وادی عشق  
 چون نمک سهل قیمت لیکن  
 کم قدرتر ز گوهر تاراج رفته ام  
 دلم ز غم خون شد و قرارش نیست  
 باده نوشی به صبح پیری کن  
<sup>(۱۳)</sup> مصر انصاف شد خراب ار نه  
 نامہ یار را به بزم رقیب  
 به هر دری که روز<sup>(۱۴)</sup> مهر زره<sup>(۱۵)</sup> همراهست  
 هما به دولت بیدار شاه ارزانی  
 طوطی خاموش تصویرم امید  
 هر کسی از گلشن قسمت به رنگی بهره یافت  
 از گریبان اگر شود کوتاه

۱- ل، پ: ما

۲- پ: - تو

۳- ل، پ: نوشته

۴- پ: پر

۵- ل، پ: دل

۶- پ: گردید

۷- ل، پ: به ره

۸- ل، پ: سیلان

۹- پ: قسمی

۱۰- ک: - عالی

۱۱- ل، پ: این بیت ندارد

۱۲- ل، پ: روم

۱۳- ل، پ: دوست

۱۴- پ: - تو

۱۵- ل: - دیوار

اگر نماند چنان پس چرا چنین مانده است؟  
صد حرف شنیدیم و یکی یاد نمانده است  
آیا دل کدام کس از ما گرفته است  
افسانه مرا نشنید و به خواب رفت  
خبر نامه دری<sup>(۳)</sup> آمده است  
که در بسته<sup>(۴)</sup> نبوده<sup>(۵)</sup> است به دربان محتاج  
<sup>(۶)</sup>گویا فسانه شب ما را شنید صبح  
امشب چه زود بر سر و قدم رسید صبح  
کز رفتنات نمی شود آواز پا بلند  
خدا کند که به فریاد ما خدا نرسد  
زاهدان فکر شما چیست خدا خیر کند  
کسی تا کی به بند نام خالی چون نگین باشد  
سرت کردم بخواهی<sup>(۱۱)</sup> گر چنان باشد، چنین باشد  
خدا نکرده سگ یار بی وفا باشی  
بگو به دل که چه کاری به کار من دارد  
که طفل اشک سری در کنار من دارد  
که باید پیش ما هم یادگاری از شما باشد  
کسی دامان صحرا را ز دست من نمی گیرد  
خوب شمع خوب که ما را ز شما ساخته اند  
تا نگه کردم که پل را آب برد  
ورنه بر من ناامیدی سخت آسان<sup>(۱۳)</sup> کرده بود  
بی سخن زان لب خاموش چها ساخته اند  
مرا چو گوهر دزدیده آشکار نکرد  
دیوانه ز خود خبر ندارد  
در این دو خانه که بی آب<sup>(۱۴)</sup> و بی هوا باشد

جهان که گفت چنین و چنان<sup>(۱)</sup> نخواهد ماند  
امید چه گویم که از آن وعده فراموش  
امروز دل چو غنچه تصویر و نشد  
امشب که یار بر سر ناز و عتاب بود<sup>(۲)</sup>  
پنجهام شوقی گریبان دارد  
ممسک آخر به چه رو چین به جبین اندازی  
امروز جامه بهر چه بر تن درید صبح  
نگذاشت همچو شمع نفس را کنیم راست  
ای عمر برق جلوه چه عیار<sup>(۸)</sup> پیشه ای  
تو ظلم کردی و خواهم تو را جزا نرسد  
باز فکر<sup>(۹)</sup> صنمی کعبه دل دیر کند  
ز چرخ سنگدل کاوش به تن<sup>(۱۰)</sup> تا چند بردارم  
ز گل کردی پریشان تر دل چون غنچه ما را  
به بی وفایی نسبت دهند جانان را  
سری همیشه به دنبال یار من دارد  
ز جای خویش دگر بر نمی توانم خاست  
دل از من برد هنگام وداع و گفت از یاری  
چه شد از گلشن کویت اگر چون خار بیرونم<sup>(۱۲)</sup>  
سایه از پرتو خورشید نمایان گردد  
عشق بنیادم به پیری کند و رفت  
کرد امید وصل او کار مرا مشکل امید  
پسته و غنچه و لعلش همه خوانند امید  
فلک ز بیم تهی مایگان در این بازار  
از شورش ما می پرس چون سیل  
سفر ز دیده و دل یار می کند چه کند

۲- تصحیح قیاسی شد

۲- ل، پ: رفت

۱- پ: چنان و چنین

۵- پ: نبود

۲- ل: تشنه

۶- ل: نگذاشت همچو شمع نفس را کنیم راست» مصرع جابه جا نوشته شده

۸- پ: اغیار

۷- ل: گویا فسانه شب ما را شنید صبح»، ایضاً

۱۱- ل، پ: نخواهی

۱۰- ل: ببین

۹- ل: فکری

۱۴- ل: دو

۱۳- پ: احسان

۱۲- پ: بپریدیم

همیشه گوشه میخانه جای ما باشد  
 به خدا که بی تو یک دم اگر آرمیده باشد  
 نوبت کجا به گردش افلاک می رسد  
 گفتا بگذارید<sup>(۱)</sup> که جانش به در آید  
 هر قدر نزدیک رفتم دور شد  
 دست ما هم کشیدنی دارد  
 امید و بیم توام آفریدند  
 از تو امید گاه می پرسد  
 ما را غلام ساقی کوثر نوشته اند  
 چه باک از گردش ایام دارند  
 قطع امید از تو به اینها نمی شود  
 که گوش یار هم نشنیده باشد  
 هر کجا ویرانه ای در راه دید آباد کرد  
 شنیدم کلفتی داری نصیب دشمنان باشد  
 آن<sup>(۵)</sup> نیز نصیب دشمنان شد  
 امید خانه آبادان کجا بود  
 خدا نکرده مبادا کسی<sup>(۶)</sup> دگر<sup>(۷)</sup> بیند  
 سر این رشته را چون وارسیدم دیگری دارد  
 کتابی، جبرئیلی، منبری<sup>(۹)</sup>، پیغمبری دارد  
 همیشه بر سر یک حرف صد سخن باشد  
 آنچه در خاطر نبودش گفته اغیار بود  
 چشم مست او به خواب و بخت من بیدار بود  
 ورنه بالعل خموشش<sup>(۱۰)</sup> گفت وگو بسیار بود  
 دگر کی یوسف ما بر سر بازار می آید  
 هر گه از خود روم از یار خبر می آید  
 پای هر کس که به در رفت به سر می آید  
 برو ای زاهد بیکار که فرصت دارد

به مشرب خم می زیست می کنم امید  
 به فراق خود چه پرسی ز من اضطراب دل را  
 جایی که چشم مست تو خون می کند به دل  
 گفتند به در یوزه نشسته است امیدت  
 من به رنگ زره، او چون آفتاب  
 کوته از دامنست<sup>(۲)</sup> ای نقاش  
 به وصل<sup>(۳)</sup> از هجر دل سیر شد آری  
 هر که بیند امید را تنها  
 امید باده نوش که در دفتر عمل  
 حریفانی که بر کف جام دارند  
 شمشیر جور و خنجر کین می کشی مرا  
 نهان در سینه دارم ناله ای چند  
 طفل اشک من که مردم زاده شهر<sup>(۴)</sup> فناست  
 خدا ناکرده اندوهت چرا از دوستان باشد  
 بودیم به دوستیش خرسند  
 شنیدم دوش کردی جلوه چون سیل  
 من آنچه دیده ام از چشم یار می ترسم  
 برهن را بود ز ناربند و سبجه زاهد را  
 جناب عشق را نازم که در هر کشوری<sup>(۸)</sup> دیدم  
 تو غنچه نیستی ای بی دهن بگو تا چند  
 یاد ایامی که یار ما را فرامش کار بود  
 روز آن شب خوش که در پیش نظر تا صبحگاه  
 بوسه آواز مستی شب در گلویم سرمه ریخت  
 تماشا کرد یک ره خودفروشی های یاران را  
 خبر تازه ام این است که در عالم شوق  
 متواضع بود آن کس که پریشان گردد  
 از خرابات به مسجد چه کنی تکلیفم

۱- پ: نگذرانند

۲- ل: دامنست

۳- ل، پ: اهل

۴- پ: این

۵- ن: دیگر

۶- پ: کوری

۷- ۱۰: خموش

۸- پ: مشرب

۹- ل: «مترس به وصل هجر دل آری»

۱۰- ل، پ: کس



محتسب توبه شکستن چه قباحت دارد؟  
 یار از کرده‌ام پشیمان کرد  
 بد به ما هر که کرد احسان کرد  
 کار این ماهی بیتاب به قلاب افتاد<sup>(۱)</sup>  
 به بی‌گناهی عاشق گناه می‌کردند  
 به این صورت لبش گر کار بر خود تنگ می‌گیرد  
 از او ما<sup>(۳)</sup> دورتر باشیم بهتر<sup>(۴)</sup>  
 آنکه می‌گوید سر راهی به او غافل مگیر  
 من بیقرار و یار ز من بیقرارتر  
 در این بهار شد شفقی گر هوای ابر  
 در صحن (و)<sup>(۶)</sup> باغ خنده گل، گریه‌های ابر  
 این چمن از سبزه خالی گشت و از گلها پُر است  
 حکم سیلاب به ویرانه روان است هنوز  
 این سخن بر دلش امید گرانست هنوز  
 صورت آئینه از شرم ندیده است هنوز  
 آنچه من می‌شنوم او نشنیده است هنوز  
 انتظارش به سر ره نکشیده است هنوز  
 کوچه باغی ز دل چاک ندیده است هنوز  
 قصه لیلی و مجنون نشنیده است هنوز  
 نعره‌ای بر سر کوی نکشیده است هنوز  
 حرف امید به گوشش نرسیده است هنوز  
 چشم آئینه شد به روی تو باز  
 شود هر کسی مرید زال دنیا لعن بر پیرش  
 شبها نشسته‌اند به روز سیاه خویش  
 از یاد تو هر که شد فراموش  
 ساخت گرمی‌های شیرین کوهکن را سنگ داغ  
 به علی می‌روم به سوی نجف

تو که از شیشه شکستن نکنی شرم بگو  
 توبه کردم ز می به فصل بهار  
 داد ما را ز حال خویش خبر  
 با دلم تا چه کند کاوش مژگان کسی  
 اسیر مشرب رحمت شوم که مستانش  
 نخواهد یافت راه گفت‌وگو از شرم در جایی  
 چه گل پروانه چید از صحبتت<sup>(۲)</sup> شمع  
 دیده‌اش کی جلوه برقی تماشا کرده است  
 چون صید زخم خورده<sup>(۵)</sup> صیاد در قفا  
 من هم ز گریه جامه آبی به بر کنم  
 یادی ز صحبت من و آن شوخ می‌دهد  
 خرمی رفت و جوانی<sup>(۷)</sup> داغها بر دل گذاشت  
 پیر گشتیم<sup>(۸)</sup> (و)<sup>(۹)</sup> به دل عشق جوان است هنوز  
 گفتم از کوی تو روزی بروم همچو غبار  
 پرده حسن به شوخی ندیده است هنوز  
 شهرت شوخی حسن‌اش نرسیده است به عرض  
 اضطراب دلش از خانه نکرده است برون  
 همچو بوی گلش آشفته نکرده است نسیم  
 نرسیده است به گوشش سخن شاه و گدا  
 اثری در دلش از ناله پردردی نیست  
 هیچ بیمی ز شب وعده فردایش نیست  
 چون نماند<sup>(۱۰)</sup> به حیرت ابدی  
 ز مردان پیروی کردن به نامردان نمی‌زیبد<sup>(۱۱)</sup>  
 آشفته‌گان زلف تو از دود آه خویش  
 در خاطر هیچکس نیاید  
 شور لیلی کرد مجنون را کباب  
 در دلم هست آرزوی نجف

۲- پ: تا  
 ۶- از نسخه ل اضافه شد  
 ۹- از نسخه پ اضافه شد

۲- ل، پ: صحبت

۵- ک: چون زخم صید خورده

۸- ک، ل: گشتم

۱۱- ل: آید

۱- ل: کشید

۴- ل، پ: خوشتر

۷- پ: جدایی

۱۰- ل: نماید حسرت

اشک ما را به دامن خود پاک  
 امید بگو دگر چه حاصل  
 کجا عشق و کجا صبر و کجا دل؟  
 سر و کارت نیفتاده است با دل  
 باغ و بهار عالم تصویر گشته‌ام  
 ماه نو را کار اگر سازد تمام  
 بعد از این باید تو را گفتن سلام  
 گفتمش: دیوانه امید نام  
 کار ماه چارده خواهد شدن امشب تمام  
 به یکی از هزار می‌مانم  
 کمتر از هیچ قیمتی دارم  
 خاطر<sup>(۳)</sup>م خوش که شهرتی دارم  
 شکایت گونه‌ای از دوستی با دشمنان دارم  
 رفته بر دیوار او چسپیده‌ام  
 حرفها داری که من نشنیده‌ام  
 این خط از نامه سیاهی است که من می‌دانم  
 عذر بدتر ز<sup>(۵)</sup> گناهی است که من می‌دانم  
 دیدن غیر عذابست<sup>(۶)</sup> که من می‌دانم  
 بی‌اختیار می‌شوم و گریه می‌کنم  
 امیدوار می‌شوم و گریه می‌کنم  
 به شهرم گر کسی گم کرد یابد در بیابانم  
 چون کاروان اشک ز کویش سفر کنیم  
 مانند خامه گریه‌کنان راه می‌روم  
 با این ستاره سوخته همراه می‌روم  
 چون کمان حلقه بیرون درون خانه‌ام  
 ماه چون پروانه می‌گردید گرد خانه‌ام  
 که به خاطر تو را غبار شدم  
 گر جدا شد از درت در خاک و خون غلطیده‌ام

همچو شب‌نم امید کرد آن گل  
 شد حرف رقیب پیش او سبز  
 سپند و آتش و تمکین محال است  
 چه دانی لذت خون جگر را  
 صد رنگ حیرت<sup>(۱)</sup> از نگهم کرده گل امید  
 تیغ ابروی که من دیدم چه دور  
 آنچه من ای کعبه می‌بینم ز دیر  
 یار گفتا: این سرا پا بیم<sup>(۲)</sup> کیست؟  
 گر به این رخساره خواهی جلوه کرد از طرف بام  
 بلبلان را چه نسبت است به من  
 گوهر بی‌بها چو اشک خودم  
 به زبان‌ها فتاده‌ام امید  
<sup>(۴)</sup>کنم با دوستان تا چند شکر دشمنی‌ها را  
 برده حیرانی چو تصویرم ز خویش  
 بی سخن چون طوطی تصویر امید  
 رفت قاصد که برد نام مرا گفت: خموش  
 رفتن از قهر به شب آمدن از مهر به روز  
 به خدا بزم تو هر چند بهشتی است ولی  
 چون شیشه شراب که افتد به<sup>(۷)</sup> بزم یار  
 دارم امید خنده بر احوال خود که من  
 امید از بس که با ویرانه‌ها چون سیل خود دارم  
 ای دل بیا رفاقت آه سحر کنیم  
 بیرون چو از قلمروات ای شاه می‌روم  
 دل گرم جست‌وجو شده همچون سپندوش  
 گشت روگردان ز بس آبادی از ویرانه‌ام  
 شب که شمع قامت او بود در کاشانه‌ام  
 خاک بر فرق زندگی با‌دا  
 دل به رنگ غنچه‌ای کز گلبن افتد بر زمین

۱- پ: حسرت

۲- ک: نیم

۳- پ: این سه بیت ندارد

۴- پ: به جای مصرع دوم «حرفها داری که من نشنیده‌ام» نوشته شده

۵- پ: به

۶- ک: عذابست

۷- پ: ز

از غرور حسن کمتر نیست استغنائی عشق<sup>(۱)</sup>  
 شوق گستاخانه زان لب بوسه‌ای درخواست کرد  
 زخم دل را به نمک می‌دهم امروز قسم  
 به تار سبحة و زنار چندان عقدها دیدم  
 من وامانده را چون نقش پا از ناتوانی‌ها  
 گفتمی<sup>(۲)</sup> که به یک بوسه کنم کام تو شیرین  
 باد<sup>(۳)</sup> پا مال تغافل کف خونم تا کی  
 دنبال یار قافله اشک من روان  
 دیدم خبر از بوی وفا نیست گلی را  
 روی تو که دولتی است بیدار  
 شد مست و نداد بوسه‌ای یار  
 ما دولت صاف مشربی‌ها  
 لب خندان او را بوسه‌ام گشد مهر خاموشی  
 نمی‌ترسم ز بسمل<sup>(۴)</sup> گشتن ای ترک جفامشرب  
 هر جا نمکی بود شرابیم  
 با زلف تو رشته‌ایست ما را  
 چون سیل ز شوریدگی خویش در آغوش  
 نرگس مستت به این صورت شود گرفتنه‌ساز  
 در میکند با ساقی گلغام نشستیم  
 نوایی جز خموشی بر نمی‌خیزد ز ساز من  
 کرده‌ام تا گرم در بزم تو جای خویشتن  
 فصل گل مینا شکستم توبه کردم از شراب  
 بنوش می‌که دگر نیست کار<sup>(۵)</sup> بهتر از این  
 مانند سبزه که بروید به زیر سنگ  
 در کشتنم تأمل بیجا چه می‌کنی  
 به مشتاقان جواب نامه‌ات را دیر می‌آرد

بیم بسیاری مرا از توست از امید هم  
 این گنه بر ما گرفت و از کرم بخشید هم  
 که دگر لب نکند باز برای مرهم  
 که بیزارم ز وضع شیخ و آئین برهنه هم  
 به کویت آمدن بسیار دشوار است و رفتن هم  
 قربان دهان تو بگو بار دگر هم  
 ساید<sup>(۶)</sup> از رشک<sup>(۷)</sup> حنای تو کسی دست بهم  
 ای ناله زود باش اگر می‌روی تو هم  
 چون طائر رنگ از رخ این باغ پریدم  
 مُردیم و به خواب هم ندیدیم  
 این نقش بر آب هم ندیدیم  
 در می‌کده‌ها به هم رسانیدیم  
 ستم کردم به فصل گل در گلزار را بستم  
 تو گر خنجر کشی من نیز بسم‌الله می‌گویم  
 هر جا مزه‌ای بود کبابیم  
 زان رو به کمند پیچ و تابیم<sup>(۸)</sup>  
 صحرای جنون را چقدر تنگ گرفتم<sup>(۹)</sup>  
 مردمان را گرهش لیل و<sup>(۱۰)</sup> نهار آید به چشم  
 امروز به مرگ غم ایام نشستیم  
 بود در پرده همچون ناله تصویر راز من  
 همچو شمع افتاده‌ام هر شب به پای خویشتن  
 منفعل گشتم<sup>(۱۱)</sup> امید<sup>(۱۲)</sup> از کرده‌های<sup>(۱۳)</sup> خویشتن  
 کسی چه کار کند در بهار بهتر از این  
 آگه نشد کسی ز خزان و بهار من  
 مردند کشتگان تو در انتظار من  
 به دست آید اگر خون کبوتر می‌توان خوردن

۱- پ، ل: حسن

۲- ک: گفتم

۳- پ: یاد

۴- ل: شاید

۵- ل: دست

۶- ل، پ: بیم

۷- ل: تابم

۸- ل، پ: گرفتیم

۹- پ: - و

۱۰- ک: کشم

۱۱- ل، پ: دگر

۱۲- ک، ل، ن: کرده‌های

۱۳- ل، پ: کار نیست

به خاک پای کسی چشم را سیاه مکن  
 مکن ز هجر دلش خون امید گاه مکن  
 یک شب اگر تو هم<sup>(۲)</sup> بنشینی به روز من  
 جمعی که قصه خوان شده‌اند از رموز من  
 اسم تو نام خدا بر لوح دلها چون نگین  
 خود را مکن زیاده برین<sup>(۵)</sup> خوار بعد از این  
 برگشته اند آن مژه‌های سیاه ازو  
 ما رو ندیده‌ایم غرض هیچگاه ازو  
 کو جرأت کسی که بپرسد گناه ازو  
 فریاد از خرام قیامت<sup>(۶)</sup> فزای او  
 از ما تو را که گفت که دامن کشیده رو  
 یک حرف هم بیا ز هزاران شنیده رو  
 ای اشک از کباب دل امشب چکیده رو  
 هر جا که می‌روی به خدا دیده دیده رو  
 داخل شیر آب<sup>(۷)</sup> یعنی چه؟  
 گفتم: چو هلالم ز غمت گفت: به ما چه؟  
 مالک خانه خدا شده‌ای  
 اینقدر شوخ از کجا شده‌ای؟  
 از تو ای جان جهان شوربست در هر خانه‌ای  
 کار دل صد ره به جان افتاده‌ای  
 از نگاه مردمان افتاده‌ای  
 بر زمین از آسمان افتاده‌ای  
 ماه من کار تو بالا رفته  
 مرا چنان که ندانم ز من ربود کسی  
 گریه جایی کنم و ناله و افغان جایی  
 داده عشق تو مرا خلعت سر تا پایی

رقیب دیده ما هم به سرمه محتاج است  
 امید را به تو دلبستگی بود بسیار  
 روشن شود<sup>(۱)</sup> به پیش تو چشم شمع سوز من  
 چون حمزه دل به مهر نگاری نداده‌اند  
 نیست دیگر جای حرف غیر تا گردیده ثبت<sup>(۳)</sup>  
 منشین دگر به هر خسی<sup>(۴)</sup> ای تو گل امید  
 بی رحم دیده‌اند ز بس چشم یار را  
 روزش حجاب نور بود، شب نقاب زلف  
 ریزد به خاک خون شهیدان بی‌گناه  
 امید شور حشر یکی در هزار شد  
 ای سرو خوش‌خرام بیا راستی بگو  
 ای گل از این زیاده سخن نشنوی چرا  
 شاید ز حال ما بر آن مست نازبو  
 فرش است چشم منتظران همچو نقش پا  
 پیر گشتی شراب یعنی چه؟  
 گفتم<sup>(۸)</sup>: که رخت مه شده<sup>(۹)</sup> گفتا: به شما چه؟  
 بت من قدر دل بدان امروز  
 تو که از دل<sup>(۱۰)</sup> برون نیامده‌ای  
 خالی از ذکرت ندیدم کعبه و بتخانه را  
 کیستم دور از بتان افتاده‌ای  
 رفته در هر گوشه گریان گشته‌ای  
 قطره‌ای دور از سحاب رحمتی  
 دست خورشید به وصلت نرسد  
 به رنگ شب‌نم و خورشید تا نگه کردم  
 وقت آن است که از هجر تو چون ابر بهار  
 داغ شوق تو به سر خار ملامت در پا

۲- پ: نیست

۲- ل، پ: تو هم اگر

۱- ل، پ: بود

۵- ک: ترین

۲- ل، پ: به هر خسی دگر

۶- ل، پ: محبت

- ل، پ: «بیرحم دیده‌اند بدان سان که آه ازو» نوشته شده

۹- پ، ل: شود

۸- پ: گفتا

۷- ل، پ: - آب

۱۰- ل: من

غیر شمشیرت کہ گاهی پرسد از حال دلم  
 گر نمی بودی گرفتن ننگ بر اهل تمیز  
 هرگز<sup>(۱)</sup> نمی شود به کسی آشنا کسی  
 همداستان بلبل تصویر گشته ایم  
 مکتوب شوق شسته شد از گریه در کفم  
 پرسید یار کیستی؟ امید گفتمش  
 به بزم یار کجا می رسد پیام کسی  
 سری داریم از شور جنون چون سیل صحرایی  
 چو بود در حلقه زلف تو شب تا صبح می گشتم  
 آن دم<sup>(۲)</sup> چو تار سبحة به صد راه می برد  
 عرض نیاز سینه صد چاک ما بگو  
 (این رباعیات از اوست)<sup>(۳)</sup>:

در کعبه<sup>(۴)</sup> شیخ و پیر و<sup>(۵)</sup> ملا بنشین  
 خواهی اگر آتشکده را<sup>(۶)</sup> سیر کنی  
 دل از یار است و جسم و جان هم از یار  
 چیزی که بجا مانده ز هستی ما را  
 امشب که شکیب از دل بیتاب گریخت  
 چون شمع مرا بی تو ز بس گریان دید  
 ای عشق چه گویم به چها می مانی  
 شوریده و<sup>(۷)</sup> شهر دشمن و<sup>(۸)</sup> صحرا دوست  
 ای عمر به یار بی وفا می مانی  
 بازار کساد و بی خریدار و گران  
 من بنده شاد دستگیرم چه کنم  
 جز ساقی کوثر نشناسم دگری

نیست دیگر از کسی بر گردن من منتی  
 می گرفتم من هم از غیرت سر راه کسی  
 آخر بگو چه کار کند ای خدا کسی  
 ای کاش می رسید به فریاد ما کسی  
 بنویسد از برای کسی تا کجا کسی  
 بیدل کسی، اسیر کسی، مبتلا کسی  
 نمی برد<sup>(۹)</sup> کسی آنجا ز ننگ نام کسی  
 دلی داریم مانند خیال یار هم جایی  
 خوشا آن کوچه گردی ها، خوشا<sup>(۱۰)</sup> آن ذوق رسوایی  
 ای عشق حق شناس خدا را هدایتی  
 ای دل اگر به آن مژه های رسا رسی

در میکده با یهود و ترسا بنشین  
 امید بیا<sup>(۱۱)</sup> دمی<sup>(۱۲)</sup> دل ما بنشین  
 سرمایه عمر جاودان هم از یار  
 ماییم و شکایتی و آن هم از یار  
 از آتش امید چو سیماب گریخت  
 ترسید که آبش<sup>(۱۳)</sup> نبرد آب<sup>(۱۴)</sup> گریخت  
 درمان دلی به دردها می مانی  
 ای سیل بهاری تو به ما می مانی  
 ای یار به عمر کم بقا می مانی  
 لی گوهر شهوار به ما می مانی  
 من خود سگ آستان شیرم چه کنم  
 من مست می خم غدیرم چه کنم

۳- پ، ل: خوش

۶- پ: + و

۹- ل، پ: + و

۱۲- ل، پ: خواب

۲- ک، ل: نمیرد

۵- از پ اضافه شد

۸- ل، پ: - را

۱۱- ل: آتش

۱۴- پ: - و

۱- ل: + کسی

۴- پ، ل: زهدم

۷- پ: - و

۱۰- ل، پ: + در

۱۲- پ: - و

من متفرقات اشعاره<sup>(۱)</sup>؛ (۲)

به فکر موی میانت ز بس که گاهیدم  
نه چون مه رمضان وضع شهر بر هم خورد  
هوش از سر، صبر از دل، قوت از پاسی رود  
تواضع پیشه در عالم به کار خویش می آید

ز هستیم اثری عشق در میان نگذاشت  
هلال ابروی تو دید و دهر بر هم خورد  
می روی اما نمی دانی<sup>(۳)</sup> چه از ما می رود  
کند هر کس که استقبال مردم پیش می آید

**شیخ حفیظ الله آثم تخلص:** خالوزاده و برادر کلان فقیر آرزو خیلی صاحب<sup>(۴)</sup> دست و دل بود. مدتی مدید به نوکری پادشاهزاده محمداعظم شاه مرحوم به سر کرده بعد از کشته شدن او در سلطنت محمد فرخ سیر پادشاه شهید به سبب آشنایی قدیم نواب شهید صمصام الدوله بهادرخان دوران داخل والاشاهیان گردیده اوقات به سر برد. شعر بسیار خوب می فرمود و<sup>(۵)</sup> در سنه ۲۲ جلوس<sup>(۶)</sup> فردوس آرامگاه محمدشاه پادشاه مرحوم در اکبرآباد به رحمت حق پیوست. دیوان قدیمش تلف گردیده آنچه بعد از آن گفته بود در اکبرآباد هست اینجا نیست. پاره ای از اشعارش که در جنگی دیده نوشت. از اوست:

صبح در پرده شب طرفه تماشا دارد  
عجب نبود به حال من فلک هم مهربان گردد  
کس ز دشنام لب لعل تو آزرده نشد  
ما همسفر قافله ریگ روانیم  
شوخی و ناز و<sup>(۷)</sup> تغافل همه خویشان دارند  
نی طپش در نغمه و نی شور در نی مانده است  
باشد مدام مغیبه مست و خراب می

دیده ام از سر زلف تو بناگوش ترا  
نگاهی جانب من داشت آن چشم کبود امشب  
در جهان هیچکس از آتش یاقوت نسوخت  
گر جوش زند سیل حوادث خطری نیست  
آنکه دل می برد<sup>(۸)</sup> از دست ادای دگر است  
اندکی دل گرمی اندر شیشه می مانده است  
نگذاشته است پیر مغان جز شراب ارث

**موتمن الدوله محمد اسحق خان بهادر اسحق تخلص:** مجمع البحرین دین و دول<sup>(۹)</sup>، حاجی حرمین علم و عمل، کشف رموز قرآن ملت معنی، حلال عقد عقاید مذهب سخن بود. وطن آبایی شریف ایشان شوشتر است. از مدتی به هند آمده به اختیار تمام و اعتبار مالا کلام نوکری سلاطین هندوستان اختیار کرده. در هر سلطنتی و هر دولتی ممتاز بوده اند، خصوصاً در عهد پادشاه فردوس آرامگاه محمدشاه جعل الجنة مثنوا<sup>(۱۰)</sup> که ذات شریف ایشان مرجع و مآب انام و از جزئی تا کلی مدارالمهام گردیدند<sup>(۱۱)</sup>. به این طلاق لسان<sup>(۱۲)</sup> و وضوح بیان و دقت نظر و صفای ذهن و زود رسیدن به دقایق و<sup>(۱۳)</sup> کشف معضلات حقایق دیگری ندیده بلکه از دقیق فهمان کم شنیده. در نثر چه عربی و چه فارسی

۳- پ: نمی دانم

۶- ک: جلوسی

۹- ل، پ: دل

۱۲- ل، پ: نشان

۲- پ: + از اوست

۵- ل، پ: - و

۸- پ: می برد دل

۱۱- ل: گرویدند

۱- ل: اشعار

۴- پ: - صاحب

۷- ل: - و

۱۰- ل، پ: + الله

۱۳- ل، پ: - و

حریری و بدیع ہمدانی را سرخط بخشیدہ و ظہوری و جلالی<sup>(۱)</sup> را خط نسخ بر رسایل کشیدہ و در نظم فارسی وحید روزگار و صائب و جلال اسیر را مایہ افتخار بود. فقیر آرزو را در خدمت ایشان از مدت بیست و چند سال اخلاص و بندگی متحقق بود. از این جهت کمال اشفاق مرعی می فرمود<sup>(۲)</sup>. صلاح بہ مرتبہ ای داشته است<sup>(۳)</sup> کہ وقتی کہ از این جهان فانی بہ گلگشت فردوس جاودانی می خرامید بہ شغل وضو و فکر نماز پیشین بود بلکہ در سجدہ جان بہ جان آفرین سپرد.

ہزار آفرین بر چنین جان پاک.

بہ شکفتہ رویی و لطیفہ گویی یکتای روزگار و منتخب روزگار و منتخب لیل و نهار بود. چنانچہ ایامی کہ نادرشاه با آن عظمت و جلال کہ زہرہ زمانہ غدار در پیش او آب می شد ہنگامی کہ<sup>(۴)</sup> ایشان را در خدمت پادشاه مغفور مرحوم فردوس آرامگاہ محمدشاه دید، از بس کہ جبین اقبال آئینہ اش می تافت از پادشاه مذکور پرسید کہ این جوان خوش سیما کیست؟ و در ہنگامی کہ قشون نادرشاهی از قتل عام دارالخلافہ شاہ جهان آباد دہلی فارغ گشتہ، مشغول تحصیل مال آمانی گردیدند، عبدالباقی خان کہ یکی از وزرای نادرشاهی بود بر سبیل شکایت بہ ایشان گفت کہ مردم دہلی باز یک قتل عام می خواہند. نواب مسطور<sup>(۵)</sup> فی الفور در جواب او این بیت خواند:

کسی نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کُشی مگر تو زندہ<sup>(۶)</sup> کنی خلق را و باز کُشی  
الحاصل نکات و لطایف آنجناب بی حد و شمار است. در اینجا<sup>(۷)</sup> نوشتن انتخاب اشعار ایشان مناسب است لہذا نوشتہ می شود تا دریافت شود کہ<sup>(۸)</sup> با وجود اشغال دنیوی چقدر سیر معنوی داشتند. رحمۃ اللہ تعالیٰ از اوست:

مرا خبر ز دل زاهد ریایی نیست  
بجز کشیدن ساغر حضور<sup>(۹)</sup> ابر و بہار  
ز بس کہ در دل تنگم خیال آن گل بود  
ز ماست مستی پروانہ، شورش بلبل  
خدا کند کہ گرفتار ناز خویش شود  
نگاہ گرم کہ بی تاب ساخت آئینہ را  
نکرد قطع نظر یک دم از گل زخم .  
عجب مدار اگر بوی جان دہد اسحق  
برای جستن دل سینہ را کہ کافتہ ایم  
دل ز سینہ برون برد رخت و<sup>(۱۰)</sup> بازنگشت  
بگو بکش دو سہ ساغر فریب و دستان<sup>(۹)</sup> چیست؟  
چو آب شغوخی گل، نکہت گلستان چیست؟  
نفیر خواب من امشب صغیر بلبل بود  
جنون دوری عشاق، ساغر مل بود  
کسی کہ آفت صبر من از تغافل بود  
کہ ہمچو چشمہ سیماب در تزلزل بود  
مگر کہ جوہر تیغ تو چشم بلبل بود  
سواد شعر تو از دودمان کاکل بود  
بہ غیر درد تو چیزی دگر نیافتہ ایم  
سراغ کوی تو را یافت آنچه یافتہ ایم

۲- ل، پ: اند

۲- ل، پ: می فرمودند

۱- ل، پ: جلالا

۶- ل: کہ

۵- ل، پ: مرحوم

۴- پ، ل: - ہنگامی کہ

۹- ل، پ: چند

۸- ل: - کہ

۷- ل، پ: در این صورت

۱۱- پ، ل: - و

۱۰- ل، پ: شکستن توبہ

قطعه به تضمین بیت شیخ سعدی (شیرازی)<sup>(۱)</sup>:

مکن دور خط را ز خال لت  
مکش عاشق ز<sup>(۲)</sup> بهر یک بوسه  
قصیده در منقبت به طور میرزا اسیر به تضمین بیت شیخ بهاءالدین محمد<sup>(۳)</sup> عاملی از نان و حلوا:  
سوزش<sup>(۴)</sup> داغ است دل را آبرو  
نقش دردی بود بر لوح دلم  
تا کجا گویی سخن از عمر و زید  
شاید از چشمم برآید خون دل  
سفته آید گوهر اشکم به چشم  
بر زبان بگذشت تا حرفی ز عشق  
وه چه درد از شور محشر قصه  
یاد یارم خوشتر از باد بهار  
زخم دل در انتظار تیغ اوست  
خیر مقدم قاصد عاشق نواز  
طالع مکتوب یارم گرچه نیست  
از زبان آن نگار تندخو  
ای صبا ای مونس دلخستگان  
چون به بینی روضه شاه مرا  
با هزار آئین (و)<sup>(۶)</sup> عجز و انکسار  
ای جنابت قبله گاه اولیاء  
بندهای در هند شد کارش تباه  
چشم دارد یک نگاه مرحمت  
خاک پایش دور چشم بد ازو  
نقد جان سازند در راهش<sup>(۷)</sup> نثار  
مدح شه خواهد دم روح القدس  
مهر را در بر نگیرد زردهای  
بر دعای شاه شد ختم سخن  
صحبت اهل جنون حالی بود

میازار موری که دانه کش است  
که جان دارد و جان شیرین خوش است  
آتش افتد در دل آرام جو  
علم رسمی داد آن را شست و شو  
ای مدرّس درس عشقی هم بگو  
باشد آب رفته باز آید به جو  
بس که در دل می خلد مژگان او  
سیل دردی سوی دل آورد رو  
وه چه دل با شعله گرم گفت و گو  
شام هجران تیره تر از زلف او  
باشد آب رفته باز آید به جو  
ای دماغ از خاک کویت مشکبر  
حاش لله من که و<sup>(۵)</sup> این گفت و گو  
از پی تسکین دل حرفی بگو  
یک شبی سوی نجف خود آرزو  
آنکه باشد عرش از آنجا فیض جو  
بوسه ده بر خاک درگاه و بگو  
خاک پایت قدسیان را آبرو  
پُر گنه، نامه سیه، ای وای او  
یا شفیع المذنبین رحمی بر او  
مردمان دیدام را آبرو  
لن تنالوا البر حتی تنفقوا  
دیگری را کی بود این آبرو  
بحر گنجایش ندارد در سبو  
ایهاالعشاق صلوا سلموا  
مجلس دانشوران قالی بود

۱- از پ نوشته شد

۲- ل، پ: از

۳- پ: محمد

۴- ل، پ: شورش

۵- پ: و

۶- از نسخه پ اضافه شد

۷- پ: راه



دست صاحب جوهران خالی بود  
گریه صبح است دارد ناله شبها است هست  
مطلب از اینجا<sup>(۱)</sup> است حاضر مقصد از آنجا<sup>(۲)</sup> است هست  
غارت هوشی که می گویند اگر اینهاست هست  
لیک دنیا داشتن گر غفلت از عقباست هست

بارور هرگز نمی گردد چنار  
از دلم دیگر چه می خواهی اگر سوداست هست  
دیده و دل را برای او مهیا ساختم  
هی تبسم، هی نگه، هی غمزه، هی انداز ناز  
همتم آلوده اسباب دنیا گرچه نیست  
(این رباعی از اوست)<sup>(۳)</sup>:

### رباعی

وی دیده خبردار که آبت نبرد  
ای بخت خدا کند که خوابت نبرد

ای دل هشدار تا شرابت نبرد  
آن بنده نواز وعده دارد امشب  
مخمس غزل میرزا صائب:

ز ناله راز جنون آشکار باید کرد  
رسید موسم گل ترک کار باید کرد

دمید سبزه به صحرا گذار باید کرد  
فراغتی ز غم روزگار باید کرد

نظاره گل روی بهار باید کرد

گهی نگاه توان کرد رقص بسمل را  
وصال سوختگان تازه می کند دل را

بگو ستمگر از درد هجر غافل را  
ز داغ سینه ما ساز شمع محفل را

شبی به روز درین لاله زار باید کرد

نماند هیچ بنای درست غیر حباب  
کجاست<sup>(۴)</sup> فرصت تعمیر این جهان خراب

گذشت از سر عالم ز اشک من سیلاب  
خدنگ غم ز دلم هر زمان رباید تاب

مرا<sup>(۵)</sup> که رخنه دل استوار باید کرد

به سوی مدرسه هم بارها افتاده گذر  
جنون و عقل مکرر شده است راه دگر<sup>(۶)</sup>

زدم به کوه بسی دامن جنون به کمر  
فتاده است کنون فکر تازه ای در سر

میان عقل و جنون اختیار باید کرد

ز دوستان موافق جدا شدن ستم است  
برون ز خویش نرفتن به کیش من ستم است

بهار پا به رکاب است<sup>(۷)</sup> در چمن ستم است  
گلست<sup>(۸)</sup> بیدل و بر غنچه بی سخن<sup>(۹)</sup> ستم است

مشایعت به نسیم بهار باید کرد

در مرثیه (حضرت)<sup>(۱۰)</sup> امام الجن والانس ابی عبدالله الحسین علیه التحیات مخمسی گفته که بیت

۲- از پ اضافه شد

۲- ل، پ: اینجا

۱- ل: آنجا

۵- ل، پ: چرا

۲- ل، پ: مصرع دوم ندارد

۷- ل، پ: + و

۶- ل، پ: - «جنون و عقل مکرر شده است راه دگر»

۱۰- ک: - حضرت

۹- ل، پ: سمن

۸- ل: + و

اولش بسیار بی مزه<sup>(۱)</sup> است. هر چند مخالف مذهب اهل سنت است لیکن اگر کسی انصاف کند معذور بود. (این چند ابیات گفته از اوست)<sup>(۲)</sup>:

### مخمس

شد باز گنبد فلک از نوحه پرصدا  
ارواح اولیاء شده در محنت و بلا  
گردید باز روی زمین پرغم و عنا  
در ماتم حسین علی شاه اتقیا  
آن کشته سقیفه و شوری و کربلا  
از خار نیزه‌ها که خراشید روی گل؟  
پرخون که کرد بوسه‌گه سیدالرسول؟  
آن کیست کو شکست دل هادی السبل  
بر آل مصطفی که پسندید بند و غل؟  
این جرأت از که بود بر اولاد مرتضی؟  
پژمرده گشت سرو سرافراز مصطفی  
شد تشنه جان ساقی کوثر به کربلا  
تفسید از عطش جگر سرور نساء<sup>(۳)</sup>  
از تشنگی بسوخت دل شاه مجتبا<sup>(۴)</sup>  
دل آب گشت و ریخت به دامن دیده‌ها<sup>(۵)</sup>

**خلیفه<sup>(۶)</sup> ابراهیم:** احوالش معلوم نیست. از بیاض معتبری نوشته شده<sup>(۷)</sup>. از اوست:

بارها رفتم به دیر از دین پشیمانی نبود  
صد مصیبت رفت و دست آستین پرورد ما<sup>(۸)</sup>  
آمدم در زمره ایمان مسلمانی نبود  
شرمسار از تهمت<sup>(۹)</sup> چاک گریبانی نبود  
بدم به نامه که ذوق پیام او دانست  
زبان خامه بریدم که نام او دانست  
**مولانا احمد شیرازی:** صاحب سخن است. از اوست:

جدا از شست تو چون تیر بقرار توام  
بهر زمین که نشستم در انتظار توام  
جناب سام میرزا در «تحفه» می نویسد که مولانای مذکور اندک مولویت داشت. گویند در زمان قحط او را آدمی خواران خوردند. فقیر آرزو گوید ایامی که نادرشاه دارالخلافه دهلی را مسخر کرد (و)<sup>(۱۰)</sup> افواج شاهی برای مال آمانی محاصره شهر داشتند و در شهر همه قشون قزلباش<sup>(۱۱)</sup> بود. بعضی از مردم این شهر نقل می کردند که در این فوج مردم آدمیخوار هستند و مرا باور نمی آمد که در چنین حالت آدمی را بخورد. ظاهراً از کمال ترس مردم خوار بود یا فوج قزلباش اینها را ترسانیده. اتفاقاً در آن وقت شخصی حاضر بود که از والد<sup>(۱۲)</sup> خود نقل کرد که به دیدن جوگئی که خوارق عادات از او روایت می کردند برفتم<sup>(۱۳)</sup>. جوگی در اظهار کمالات خود آمده گفت که نه ماه مادر من مرا در شکم

۱- پ: به مزه  
۲- از پ اضافه شد  
۳- پ: ل: - مجتبا  
۴- ل: - شده  
۵- ل: - همت  
۶- پ: ل: - میرزا جلال اسیر  
۷- ل: - من  
۸- پ: ل: - من  
۹- ل: - همت  
۱۰- پ: ل: - از «جناب سام میرزا تا حکایت او پس سر شد» در ذیل سید غلامعلی آزاد آمده.  
۱۱- پ: ل: - آنها را ترسانیده  
۱۲- پ: والد  
۱۳- ل: - پ: رفتم

داشت، حالا شش ماہ است کہ او را در شکم نگاہ می‌دارم<sup>(۱)</sup> و از این حرف استعجاب بسیار بہم دست داد. پس استفسار احوال نمودم. جوگی گفت: «مادر من مردہ بود او را خوردم.» فقیر آرزو گوید من گفتم کہ<sup>(۲)</sup> اگر در آن وقت من (می)<sup>(۳)</sup> بودم، می‌گفتم کہ علاوہ اش آنکہ بعد نگاہ داشتن در شکم، مادر تو را از راہ پیش بر آورد<sup>(۴)</sup> تا چنین پیش<sup>(۵)</sup> آمدی و تو او را (از راہ)<sup>(۶)</sup> پس بدر کردی. تا حکایت او پس سر شد.

### سراج‌الدین علیخان آرزو تخلص:

بندۂ عصیان شعار بہ فضل حق امیدوار سراج‌الدین علی آرزو تخلص از بد و شعور بہ تحصیل علوم اشتغال داشته<sup>(۷)</sup>. تا چہارده سالگی داخل جرگۂ طلبۂ علم بود. بعد از آن بہ مقتضای شور جوانی و طغیان نادانی میلی بہ گفتن اشعار پیدا کرد. بعد یک سال از آن بہ میر صاحب سخن رحمۃ اللہ تعالی افکار خود گذرانیدہ، یک دو ماہ بر این نگذشته بود کہ مفارقت بہ میان آمد. ناچار تنہایی را استاد خود مقرر نمودہ، بہ درس خاموشی اشتغال داشت. اتفاقاً سیادت و شرافت مرتبت میر غلام علی احسنی تخلص کہ سابق احوال ایشان قلمی گردیدہ خود بخود بہ فقیرخانہ تشریف می‌فرمودند و بی‌وجهی و غرضی در تربیت احقر می‌کوشیدند و در آن ایام کہ سن شانزده سالگی بود. اول این غزل را از نظر ایشان گذرانید کہ مطلعش این<sup>(۸)</sup> است:

تا دیدہ ام بہ زلف پریشان او گرہ دارم چو گردباد نفس در گلو گرہ  
و این مطلع نیز از نظر ایشان گذشت:

این حلقہ حلقہ زلف سیاہ تو دام کیست؟ این شوخ شوخ آہوی چشم تو رام<sup>(۹)</sup> کیست؟

بعد از اندک مدتی<sup>(۱۰)</sup> گرفتار اشغال دیگر گردیدہ (و)<sup>(۱۱)</sup> دکان سخن‌گویی را برچیدہ پس از آن اتفاق رفتن لشکر ظفر اثر حضرت محی‌الدین محمد اورنگ‌زیب عالمگیر پادشاہ غازی بہ سمت دکن شد و بعد نہ ماہ<sup>(۱۲)</sup> سفر و نرسیدن بہ<sup>(۱۳)</sup> لشکر مذکور ہمراہ پادشاہ زادہ عالی جاہ محمد اعظم شاہ کہ بعد فوت پدر بہ تخت سلطنت نشستہ، از دکن روانۂ ہندوستان شدہ بود، العود احمد گویان بہ گوالیار رسید و بہ حکم حضرت والدہ مرحومہ چندی در آن شہر فروکش کردہ تا آنکہ در میان پادشاہ زادہ مذکور و برادر کلانش قطب‌الدین محمد معظم بہادر شاہ جنگی عظیم واقع شد و محمد اعظم شاہ کشتہ گردید و بہادر شاہ بہ سلطنت رسید.<sup>(۱۴)</sup> در این بین فقیر از گوالیار بہ اکبرآباد آمد و بہ سبب برہم‌زدگی زمانہ و قدرنشناسی خانہ زادان قدیم و پیش آمدن نپودولتان چند سال بہ کسب علوم پرداخت و کتب متداولہ را در خدمت استادالعقول و واقف فروع و اصول حضرت مولانا عمادالدین المشتہر بہ درویش محمد قدس اللہ اسرارہ گذرانید. سپس حسب‌الطلب حضرت والدہ بہ گوالیار رفت (و)<sup>(۱۵)</sup> چندگاہ ماندہ بود کہ

۱- ل، پ: دارم	۲- ل، پ: کہ	۲- از ل، پ: اضافه شد
۴- ل، پ: برآوردہ	۵- پ: + شہر	۶- از ل، پ: اضافه شد
۷- پ: داشت	۸- پ: - این	۹- پ: دام
۱۰- ل: مدت	۱۱- از پ: اضافه شد	۱۲- ل، پ: ماہ
۱۲- ل: - بہ	۱۴- پ: + و	۱۵- از ل، پ: اضافه شد

باز گردش سلطنت که امروز قیامت است رو نمود و بهادرشاه به تسخیر عالم جاودانی کوچ نمود<sup>(۱)</sup> و پسرانش با هم درافتادند. تا آنکه محمد عظیم‌الشان پسر دومی<sup>(۲)</sup> و محمد رفیع‌الشان پسر سومی<sup>(۳)</sup> و<sup>(۴)</sup> جهان‌شاه پسر چهارم مقتول گشتند و محمد<sup>(۵)</sup> معزالدین جهاندارشاه اولین پسر فتحیاب شده بر تخت پادشاهی جا گرفت.

و این احقر در سلطنت جهاندارشاه باز از گوالیار به اکبرآباد آمد تا<sup>(۶)</sup> در میان جهاندارشاه مزبور و محمد فرخ‌سیر پسر دوم<sup>(۷)</sup> محمد عظیم‌الشان جنگی واقع شد و جهاندارشاه به طرف دهلی گریخت و محمد فرخ‌سیر مرحوم مالک تخت شاهی گشته<sup>(۸)</sup> روانه دارالخلافة شاه جهان آباد دهلی گشت و در آنجا رسیده عموی خود را ظاهراً به انتقام پدر و برادر به قتل رسانیده، چند سال به عیش و کامرانی و سخا و زرفشانی گذرانید و فقیر اوایل سلطنت محمد فرخ‌سیر پادشاه مرحوم به تقریب خدمتی به دهلی<sup>(۹)</sup> رفته چند سال به خوش‌دلی که نتیجه غفلت است به سر برد. در این میان گاهی به<sup>(۱۰)</sup> مشق شعر هم مشغول<sup>(۱۱)</sup> بود<sup>(۱۲)</sup> و چون سادات باره<sup>(۱۳)</sup> (هم) به ادای حق نمک پادشاه شهید محمد فرخ‌سیر را کشتند. پای عزل خدمتی که داشتیم به میان آمد و چند روز بیکار ماندم. پس از اتفاقات زمانه نیرنگ‌ساز هنگامه محمد نیکوسیر پسر محمد اکبر ولد عالمگیر پادشاه که او را اهل قلعه اکبرآباد به پادشاهی برداشته بودند برهمزن کار و بار سادات شد و این‌ها بعد فوت رفیع‌الدرجات پسر رفیع‌الشان که او را به جای محمد فرخ‌سیر بر تخت نشانده<sup>(۱۴)</sup> بودند، رفیع‌الدوله برادر کلان‌الدرجات را بر تخت نشانده ناچار عازم اکبرآباد گشتند. قضا را بعد رسیدن افواج پادشاهی به اکبرآباد رفیع‌الدوله هم قضا کرد. سادات ملجاء شده به<sup>(۱۵)</sup> سید نجم‌الدین علیخان برادر خرد خود که صاحب صوبه شاه جهان آباد بود نوشته پادشاه‌زاده روشن اختر ولد جهان‌شاه را مخفی طلب داشته بر تخت نشانده ملقب به محمدشاه گردانیدند و<sup>(۱۶)</sup> دفعتاً قلعه اکبرآباد نیز مفتوح شد و فقیر از هنگامه مذکور به اکبرآباد در خدمت بزرگان و آشنایان رسید<sup>(۱۷)</sup> و پس از اندک مدتی<sup>(۱۸)</sup> به توجه نواب مغفرت‌مآب میرزاخان مرحوم به خدمتی از خدمات نواح گوالیار مأمور گشته<sup>(۱۹)</sup> در آنجا رفت و قریب یک سال ماند و<sup>(۲۰)</sup> پس از آن سید حسین علیخان امیرالامراء به دست یکی از مغلیه<sup>(۲۱)</sup> محمد امین‌خانی کشته شد و سید عبدالله‌خان قطب‌الملک وزیر اعظم جنگ کرده به گیر درآمد (و)<sup>(۲۲)</sup> پادشاه مغفور مبرور محمدشاه که

- |                               |                      |                                  |
|-------------------------------|----------------------|----------------------------------|
| ۱- پ: نموده                   | ۲- ل: دومی           | ۲- پ: سیومی                      |
| ۴- ل: - و                     | ۵- پ، ل: - محمد      | ۶- ل: + که                       |
| ۷- ل: دویم                    | ۸- ل، پ: شده         | ۹- ل، پ: گوالیار                 |
| ۱۰- پ، ل: - به                | ۱۱- پ، ل: - مشغول    | ۱۲- ل، پ: داشت                   |
| ۱۲- از نسخه‌های ل، پ تصحیح شد | ۱۶- ل، پ: در این ضمن | ۱۴- پ: + را بر تخت نشانده تکراری |
| ۱۵- ل، پ: - به                | ۱۹- ل: + و           | ۱۷- ل، پ: رسید                   |
| ۱۸- پ: اندکی                  | ۲۰- پ، ل: - و        | ۲۰- پ، ل: - و                    |
| ۲۱- پ: + نواب                 | ۲۲- از پ اضافه شد    |                                  |

در این ایام ملقب به فردوس آرامگاه است، داخل مستقر دولت و خلافت گردید. این عاجز در همان سال از گوالیار باز به دهلی آمدہ شبی به روز و روزی به شب می آورد و سی و سه سال است کہ در این شهر کرامت بھر به سر می برد. از آن جملہ اکنون سیزده سال است کہ اکثر اوقات صرف خدمت<sup>(۱)</sup> و صحبت نواب فلک جناب عالی القاب آفتاب اوج اقبال بر جبین، آسمان جاه و جلال، ابر گوهر بار سخاوت، در یکتای محیط مروّت، شیر بیشه شجاعت پناهی، نھنگ<sup>(۲)</sup> دریا بار تھور دستگاہی، امیدگاہ عرب و عجم، صاحب السیف والقلم، گل محمدی چمن خوشخویی رضوان بہشت شکفته رویی، فلک العوالی، شمس المعالی میرزا محمد الملقب به محمد اسحق خان<sup>(۳)</sup> بہادرالمخاطب بہ نجم الدولہ کہ ستارہ عمر و دولتش بر اوج اقبال روزافزون و افق ازدیاد پیوستہ لامع و روشن باد، می نماید و آئینہ خاطر را بہ مصقلہ فراغ بال می زداید چنانکہ گفتہ<sup>(۴)</sup>:

صد شکر آرزو کہ غنا مایگان دھر  
فحمد الله<sup>(۵)</sup> تعالی<sup>(۶)</sup> ونشکرہ

و نسب این ذرہ بی مقدار از طرف والد  
پیوستہ آرزوی فراغ تو می کنند

به<sup>(۷)</sup> شیخ کمال الدین ہمشیرہ زادہ قطب الواصلین غوث الاسلام والمسلمین شیخ نصیرالدین محمود<sup>(۸)</sup> المشتھر<sup>(۹)</sup> بہ چراغ دہلی و از طرف والدہ بہ مرکز دایرہ ولایت و عرش الکمال ہدایت، نجم کبری، فلک عرفان کوکب دری آسمان ایقان شیخ حمیدالدین عرف شیخ محمد غوث گوالیاری قدس اللہ تعالی اسرارہما می رسد و نسب حضرت شیخ محمد غوث بہ چند واسطہ بہ سردفتر اولیاء و سرسلسلہ عرفا خواجہ فریدالدین عطار دام ختام (ملکہ)<sup>(۱۰)</sup> می پیوندد. و لہذا فرزندان ایشان را عطاری گویند و فقیر آرزو نظر بہ ہمین معنی این بیت گفتہ (است)<sup>(۱۱)</sup>:

جد است مرا حضرت عطار از این راہ  
اشعار خود اکنون بہ نشابور فرستم

بہ ہر طور شعر ارتا بہ من رسیدہ و پدر مرحوم من<sup>(۱۲)</sup> نامش شیخ حسام الدین کہ<sup>(۱۳)</sup> گاہی حسامی و گاہی حسام تخلص می کرد، نیز طبع نظمی داشت. ہرچند مرد سپاہی پیشہ بود، در سلک منصب داران عالمگیر شاہی منسلک اما گاہی بہ سلسلہ جنبانی موزونیت طبع شعر می فرمود. <sup>(۱۴)</sup> از اوست رحمۃ اللہ علیہ:

گہی چین بر جبین گاہی تبسم کردہ می آیی  
بہ آہنگی عجب بردہ است<sup>(۱۶)</sup> مطرب زادہ ای ہوشم

بہ ہر رنگی کہ خواهی جلوہ کن محو تماشایم<sup>(۱۵)</sup>  
کہ از حیرت سراپا همچونی گہ چشم و گہ گوشم

در بیابان زالہ کار سنگ طفلان می کند  
در ازل شد قسمت دیوانہ از ہر باب سنگ

- ۱- ل، پ : - خدمت  
۲- پ : - نھنگ  
۳- پ : - خان  
۴- پ : - گفتہ  
۵- پ : - اللہ  
۶- پ، ل : - تعالی  
۷- پ، ل : - بہ  
۸- پ، ل : - محمود  
۹- ک، ل : - المشہور، از پ تصحیح شد  
۱۰- از نسخہ ل اضافہ شد  
۱۱- از نسخہ پ تصحیح شد  
۱۲- پ، ل : - کہ  
۱۳- ل : - کہ  
۱۴- پ : + این ابیات گفتہ  
۱۵- پ : تماشایم  
۱۶- پ، ل : - است

مخفی نماند که مدت پنجاه سال است که ناموس سخن‌گویی به گردن دارم و اوراق کتب و دواوین چون روز و (۱) شب می‌شمارم (۲) اما هنوز سررشتهٔ مربوطگویی چنانکه باید به دست نیفتاده و نبض (۳) سخن (۴) شناسی دست نداده با این همه خیال سخن‌گویی از سر نمی‌رود و گوش سخن‌فهمی غیر این حرف نمی‌شنود، ناچار پاره‌ای از اشعار خود هم داخل این تذکره نموده نام خود را پای نام عزیزان نوشته‌ام (۵) با آنکه به این مرتبه هم نبوده‌ام. امید از بزرگان فن و صاحبان سخن آن است که این تقصیر را به آب عفو بشویند و در حق این عاصی جز جزاه‌الله خیرالجزا نگویند.

مصنفات و مؤلفات این عاصی این است:

**کلیات اشعار** و غیره در نظم و نثر قریب سی‌هزار بیت.

**فرهنگ سراج‌اللغة:** در بیان لغات (۶) قدیمه فارسیه قریب چهل‌هزار بیت.

**چراغ هدایت (۷):** در لغات و اصطلاحات متأخران که در کتب قدیمه نبود قریب پنج‌هزار بیت.

**نوادرالفاظ:** در بیان لغات هندیه که فارسی و عربی آن غیرمشهور بود در هند، قریب پنج‌هزار بیت.

**شرح گلستان:** که در اوان طفلی نوشته بود مسمی به خیابان، قریب سه‌هزار بیت.

**شرح اسکندرنامه:** قریب شش‌هزار بیت.

**شرح قصاید عرفی:** قریب به چهارهزار بیت.

**نسخهٔ داد سخن:** شرح محاکمه منیر که برای اعتراضات شیدا (۸) بر قصیدهٔ قدسی نموده، قریب سه‌هزار بیت.

**نسخهٔ سراج منیر:** اجوبه (۹) اعتراضات ابوالبرکات منیر که بر (ابیات) (۱۰) «چهار ساغر» ملاعرفی و غیره کرده، قریب دوهزار بیت بوده.

**نسخهٔ سراج وهاج:** شرح محاکمهٔ شعراء که در حل بیت (۱۱) خواجه حافظ شیرازی قدس سره مباحثه (۱۲) نموده‌اند.

**رسالهٔ موهبت عظمی:** در فن معانی زبان پارسی به طریق مفتاح و تلخیص قریب دوهزار بیت.

**رسالهٔ عطیهٔ کبری:** در فن بیان پارسی به طریق مذکور قریب یک‌هزار و پانصد بیت.

**رسالهٔ تنبیه‌العارفین:** مشتمل بر اعتراضات بر اشعار شیخ علی حزین قریب سه‌هزار بیت.

**تذکرهٔ الشعراء:** اکثر متقدم و متأخر شعراء که عبارت است از همین کتاب و این هم (۱۳) اگر به اتمام رسد به فضل الهی قریب به سه و پینج (۱۴) هزار بیت خواهد بود.

۲- ل پ: مذاق

۲- ک: شماریم

۱- پ، - و

۵- از ل، پ، ن اضافه شد

۴- ل، پ: - سخن

۷- پ: «چراغ هدایت» ندارد

۶- پ: «قدیمه فارسیه قریب چهل‌هزار بیت» ندارد

۹- پ: «اجوبه» ندارد

۸- پ: «شیدا بر قصیدهٔ قدسی سه‌هزار بیت» ندارد

۱۲- ل: مصاحبه

۱۱- پ، ل: «در حل بیت» ندارد

۱۰- از پ، ل اضافه شد

۱۴- پ، ل: چهل‌هزار

۱۲- ل: آن هم

انتخاب کلیات<sup>(۱)</sup> فقیر آرزو این است:

از کس نمی‌توان یافت هرگز نشان عنقا  
 یک مرغ پیش جمعی، سیمرغ نزد قومی  
 بس که با الفت سر و کاری بود جان مرا  
 هر کس که یافت لذت دور پیاله را  
 خلق جهان پرستش گوساله می‌کنند<sup>(۲)</sup>  
 کجی‌ای نیست در طریق خدا  
 قطره را دعویٰ اناالبحر است  
 به رنگ شمع بود داغ دل بهار مرا  
 هلاک حسن تو پیرانه‌سر شدم گویی  
 بس که نبود جز شکستِ توبه دیگر کار ما  
 بعد از این<sup>(۳)</sup> نتوان به مسجد آرزو رفتن ز دیر  
 در گردش آمده است پر از باده جام ما  
 با مصلحت قرین نبود هیچ کار دل  
 آید ز باد آن طرف امروز بوی خون  
 غمزدات را دم غمّازی‌ها  
 اگر آن حور درآید به نظر  
 با نگاه تو بجز رشک نبرد  
 عیش‌ها رَم خورده آید در نظر بی او مرا  
 خوش به قتل من میان نازک خود بست یار  
 نظر به حیلۀ صیاد عشق کن که بریخت  
 همیشه جلوه‌گه یاد ما بود جایی  
 محیط بیند اگر صافی زبان مرا  
 تنم ز چاشنی غم غذایی سوختن است<sup>(۴)</sup>  
 هر دم ای شمع به رنگ دگرش می‌سوزی  
 گر همه نام خدا باشم نمی‌دانی مرا  
 در دلت آخر بگو ای شوخ بازیگوش چیست؟

عنقا رسیده و بس تا آشیان عنقا  
 هرکس به قدر فهمش دارد بیان عنقا  
 رخصت رفتن ز خود هم نیست مهمان مرا  
 عمر خضر شمرد شراب دو ساله را  
 مجنون ما چرا نه‌پرستد غزاله را  
 به نگین راست می‌کنند دعا  
 چون نفهمد<sup>(۳)</sup> حقیقت دریا  
 چو نخل موم‌گداز است آبیاری مرا  
 برای جور تو پرورده روزگار مرا  
 خنده دارد موج می‌دایم به استغفار ما  
 خندۀ دندان نما زد سبحة بر زنار ما  
 جمشیدوار دور جهان شد به کام ما  
 نادان مطلق است مدار المہام ما  
 قاصد مگر رساند به جانان پیام ما  
 هست محشر یکی از بازی‌ها  
 خوش بهشتی است نظربازی‌ها  
 رم آهو به گرد تازی‌ها  
 گردش پیمانه باشد جرگۀ آهو مرا  
 دشمن جان نیست چون تصویر چینی موم را  
 به دام دانۀ زنجیر مرغ مجنون را  
 که دخل نیست در آنجا درون و<sup>(۵)</sup> بیرون را  
 غلط به آب گهر می‌کند بیان مرا  
 هما چو شعله<sup>(۷)</sup> بود شمع استخوان مرا  
 پر پروانه کند جلوه طاووس اینجا  
 ور کلام‌الله شوم کافر نمی‌خوانی مرا  
 چون کبوتر اینکه می‌خوانی و میرانی مرا

۳- پ، ل: - نفهمد

۱- پ: + سراج‌الدین علیخان

۴- پ: از آن

۶- ل: «نظر به حیلۀ صیاد... سوختن است.» ندارد

۷- پ: شمع بود شعله، ل: شعله شمعست

کم بود زین وجه قیمت جامه پوشیده را  
 اتوی جامه از چین جبین چون غنچه او را  
 حنای دست بتان شد خضاب ریش مرا  
 که همچو تیر برآورده‌ای ز کیش مرا  
 بی‌اذن کو مجال شفاعت کننده را  
 پازهر نیست مار زبان گزنده را  
 برد از راه مگر زاهد بی‌پیر مرا  
 به یک کشتی کنی مست گذاره کاروانی را  
 به چه تقریب خوش بود<sup>(۱)</sup> دل ما  
 به داغ یاس تا کی سوز دل، داد از این شبها  
 یک ره بسته دلم داغ گلستانی را  
 که چوگان می‌شود هر موج او گوی گریبان را  
 که تخم مهرگیا در زمانه کشت هوا  
 ز ابرها شده هم‌رنگ با بهشت هوا  
 به رنگ لاله جگر گوشه است داغ مرا  
 هلال عید به هر جا که داد ایام مرا  
 قد را ز نسبت قدس والا  
 گفت انشالله تعالی  
 گفتن نیست مناسب حالا  
 که می‌سازند نقل بزم این بادام توأم را  
 معما جز خموشی نیست اینجا اسم اعظم را  
 خوش نکردم وضع این آهوی آهوگیر را  
 پشت دادن نیست ممکن لشکر تصویر را  
 از شعر حک کنم<sup>(۵)</sup> نقط انتخاب را  
 لامکان صحن بود آرزو این ایوان را  
 مستی ببین کند عرق‌آلود سبیل<sup>(۶)</sup> را  
 طاعت به از زکوة نباشد بخیل را  
 پروانه چراغ پری خانه ایم ما  
 انشا طراز لغزش مستانه‌ایم ما

صحبت ارباب دنیا نیست جز نقص تمام  
 عتاب افزون کند رعنائی آن شوخ بدخو را  
 ببین چه آمده پیرانه‌سر به پیش مرا  
 چه کافری تو نمی‌دانم ای کمان ابرو  
 هرگاه تیغ ناز به دست نگه دهی  
 تسلیم پیشه کن که چنین در دکان دهر  
 گذرم یار به مسجد ز خرابات افتاد  
 نمایی بی‌خبر از گردش چشمی جهانی را  
 به تغافل گذشت قاتل ما  
 چراغ محفل تصویر نومید از سحر باشد  
 لاله دشت جنون تخم ندارد به از این  
 چرا کردی کمین خون<sup>(۲)</sup> ما ای بی‌وفا قاتل  
 نمود صلح به هم جنگ خوب و زشت هوا  
 فلک تمام پر از سندس است و استبرق  
 ز شغل سوختگی کی بود فراغ مرا  
 به یک<sup>(۳)</sup> اشاره ابرو شکست توبه من  
 آمد یار صنوبر بالا  
 گفتم بنده خویشم بشمر  
 پیش از خط جوری که نمودی  
 فتد اندر دهن‌ها ارتباط هم دو آدم را  
 به حرف و صوت میجویی عبث سرمایه عزت<sup>(۴)</sup>  
 عیب خود را هر کجا دیدم سراپا عیب بود  
 اهل حیرت رو نمی‌تابند از آفات دهر  
 دیدم تمیز نیک و بد اهل روزگار  
 خوش فضا تر ز دلت نیست به عالم جایی  
 شرم گناه در دل حیوان اثر کند  
 اجر عمل ز محنت نفس است آرزو  
 داغ تفحص دل دیوانه ایم ما  
 کیفیت شراب نگاریم همچو موج

۲- پ: بیت ندارد

۶- پ: هند

۲- ل: به گردن

۵- پ: کشم

۱- ل، پ: شود

۴- پ، ل: عشرت



از طربِ خانه آرام به در کرد مرا  
گردبادی به بیابان جنون چون من نیست  
بی‌اذان گریه کاری کی آرزو توان کرد  
باشد ز بس به باده پرستی قرار ما  
پروانه‌ای به باد دهد یاد سوختن  
شاد کردن خاطر صیاد عید دیگر است  
رسم میخواری به ما آموختی ای محتسب  
کی می‌شود ز گردش ما بی دماغ پا  
قمری و سرو شد کف خاکی<sup>(۳)</sup> و گردباد  
قصداً<sup>(۴)</sup> یونان خرد بود ولی برد نصیب  
با دد و دام چرا انس نگیرد مجنون  
به هفتاد و دو ملت نیست جنگی مذهب ما را  
چو روز ما ندارد هیچ فرق از شب جدا زان مه  
به صحرای محبت گریه‌ام را نیست همدردی  
زین سخت‌دلان گرچه به تنگست دل ما  
شد گرچه بهم آشتی مذهب و مشرب  
از جلوۀ کافرنگهان آرزو امروز  
ز بس که بی‌تو بود جوش گریه ما را  
هزار سال گذشت و ز گردباد بود  
هست ناساز به طبع دل من همچون بید  
آرزو می‌رسد از ضعف به مقصد عاشق  
به مصر حسن فرستد خطی چو خامه ما  
چو ساز طالع ناساز ما تماشا کن  
زرد و شب‌نم به آفتاب رسیدند  
زهد فروشان رضا به قسمت اولیست  
ندارد یاد ایام جدایی چشم مست او  
نیست ارباب خرد را ربط با عریان تنی  
خشت در کار است بهر هر خم می آرزو  
مپرس از چاده دشت جنون کز اشک شد رنگین

(چون شب و روز فلک زیر و رو کرد مرا)<sup>(۱)</sup>  
که هوای قد تو خاک به سر کرد مرا  
تسبیح اشک باید در استخاره ما را  
مستان به جای جام کشند انتظار ما  
روشن کنی چراغ چرا بر مزار ما؟  
ای گرفتاران مبادک باد می‌گوییم ما  
حدّ زدن را سیلی استاد می‌گوییم ما  
پرگار<sup>(۲)</sup> سان به سر کشد اینجا ایغ پا  
هرگه گذاشت سرو بلندم به باغ پا  
کشتی ما جهلا را به فرنگ سودا  
صحبت مردم دنیا است چو ننگ سودا  
دماغ ناخوشی نبود دل خوش‌مشرّب ما را  
چه خواهد بود یارب حال بی‌رویش شب ما را  
مگر گاهی سیاهی می کند از دور ابر آنجا  
خاموش‌تر از آتش سنگست دل ما  
با خویش همان بر سر جنگست دل ما  
معمور چو بازار فرنگست دل ما  
بنا رساند به آب آشیان عنقا را  
الفه ز ماتم مجنون به سینه صحرا را  
کرده‌ام تجربه بسیار شکیبایی<sup>(۵)</sup> را  
پا شکسته است در این راه توانایی را  
هوالعزیز بود ابتدای نامه ما  
که بی‌نصیب ز پود ابتدای نامه ما  
نیست به پیش تو<sup>(۶)</sup> راه ما فقرا را  
میکده ما را، جهان تمام شما را  
حسابی نیست در پیش فرنگی سال هجرت را  
دوختند این جامه را بر قامت دیوانه‌ها  
خانقه را می‌کنم ویران پی میخانه‌ها  
عجب رنگین سجافی دوختم دامان صحرا را

۱- ل. مصرع دوم ندارد

۲- ک، ل: بیکار

۳- ل: خاک

۴- ل، پ: بیت ندارد

۵- پ: توانایی

۶- پ، ل: - تو

گاه چپ، گاه راست رفتن هست لازم شاه را  
 فتنه می‌گویند گرچه قامت کوتاه را  
 طالع برگشته ما می‌برد مکتوب ما  
 یک دل دردمند ساخت مرا  
 اینقدر از کجا شناخت مرا  
 همچو آن کرمی که ضایع می‌کند پشمینه را  
 گسستی شیخ همچون اشک ما تسبیح مرجان را  
 سیل از جغد بپرسد ره ویرانه ما  
 چون کبوتر پای رنگین است طاووس مرا  
 هست این حرف زیاد از دهن شیشه ما  
 مجنون فراخ است دامن صحرا  
 فی‌الحشر یا قوم قوموا سکارا  
 تصدیع یوسف رنج زلیخا  
 کرد آرزو حل یار این معما  
 تکلف کرد پیدا زحمت دنی و عقبی را  
 بال و پر بسته دهد هر که به صیاد مرا  
 مانی بهم رساند ز اندیشه مانیا  
 زانوی مجنون بود بالش غزال خفته را  
 می‌کشد در رشته طبعم گوهر ناسفته را  
 خوب اگر فهمد کسی تصویر عنقاییم ما  
 همدگر را در نظر کم‌قدر می‌آییم ما  
 که وقت جانفشانیه‌ها تماشا می‌کند ما را  
 خم شراب شفق‌گون بود دفینه ما  
 پر از هوا چو حبابت آبگینه ما  
 ما که عشاق تو بودیم نخواندی ما را  
 چه فتح باب که دارد نبسته ما  
 توان قبول نمودن شکسته بستر ما  
 چشم حیران بال پرواز است چون شب‌نم مرا  
 که بار خویش چو گل بر کنار جو بگشا  
 از گل جنگ<sup>(۳)</sup> بیاراست فلک بستر ما

بی‌دغایی پیش نتوان برد در شطرنج دهر  
 بر سر عاشق بلا بالا بلندان آورند  
 گرچه از کوی بتان محروم می‌آییم لیک<sup>(۱)</sup>  
 عشق سر تا به پا گذاخت مرا  
 مست مخصوص من تغافل دوست  
 صوفیان را می‌رسد آفت ز نفس خویشتن  
 اگر می‌دید سرخ از رنگ پان دندان جانان را  
 نیست جز گمشدگی مسکن دیوانه ما  
 بسته از خون دلم نیرنگ‌ساز من حنا  
 قلقل عیش ندارد دل غم‌پیشه ما  
 گشتم شریکت من هم به سودا  
 تا ابر رحمت خوشتر نماید  
 بگذار غفلت کز خواب بوده است  
 نامم برآمد زان لعل خاموش  
 نمی‌دارد قماش ساده پشت کار و روی کار  
 کند از منت دام و قفس آزاد مرا  
 می‌خواست صورتت کشد ای مایه بلا  
 چشم او را مست کرد انس از دل رفته را  
 آرزو باشد به نظم جمله معنی‌های بکر  
 با همه معدومی اندر دهر پیداییم ما  
 در نحیض فقر ما بر اوج دولت پادشاه  
 نمود از بس که نازک پشت چشم اغماض او دیدیم  
 اگرچه نیست زر سرخ در خزینه ما  
 در این بهار که هر قطره عالم آب است  
 بوالهوس چشم نوازش ز تو دارد بیجاست<sup>(۲)</sup>  
 رسیده‌ایم ز پیشانی گشاده به کام  
 به وقت عهد به ما آرزو بتان گفتند  
 حیرت دیدار آرد زین چمن در رم مرا  
 کند نسیم در این رهگذر مرا تکلیف  
 راحت از دشمنی مردم پر فن داریم

ز زهد و<sup>(۱)</sup> مشرب رندی بود خبر ما را  
 فريب خوش پسران خوردن آرزو ستم است  
 سؤال از من مخمور صبح حشر چه سود  
 نمانده همچو حنا هيچ اختيار مرا  
 صيف در شام و در حجاز شتا  
 ماترى فى تفاوت فى الخلق  
 به خطش زود مى چرانم چشم  
 مى کشان در جحيم و تو بى غم  
 يار ساقى و<sup>(۵)</sup> باده انگورى  
 انداختن به چهره پرنور خود نقاب  
 مى دهم جان آرزو در حسرت شمشير او  
 عشق ما را تبرکاً آورد  
 حسن پيدا ز عشق گرديده است  
 نوخط بتان سبز ز ما سخت غافلند  
 دل در سواد زلف تو فرياد مى کند  
 مدام دیده من تر ز جور ترکان است  
 دل زغال است ز عشق خوبان  
 دلم به ذوق اسيرى در آشيان خون شد  
 چه آب شور ندانم به جوى تيغش بود  
 بر در و بامم چراغانى بود از نور عشق  
 شيخ اينجا دعوى تقوى نخواهد رفت پيش  
 حرف آن طفل ز تنگى دهن  
 طاق ابروى بتانش تا جا است  
 طفل اشک من از آن ره که گذشت  
 از زبان تيشه مى بايد شنيد  
 فرياد دل ز مستى عشقت خبر دهد  
 اى توبه زهره تو چرا آب مى شود؟

نصيب کرد خدا سير بحر و بر ما را  
 ز روى تجربه گفت اين سخن<sup>(۲)</sup> پدر ما  
 دماغ اينکه<sup>(۳)</sup> کسى را دهم جواب کجا  
 سپرده بسته به دست تو روزگار مرا  
 ايها القوم سعيکم شتا<sup>(۴)</sup>  
 نيست فرقى ميان شاه و گدا  
 ان ربي سيخرج المرعى  
 شيخنا ذاك قسمة ضيضى  
 ايها الصالحون مالفتوى  
 نازل به شان حسن تو شد آيه حجاب  
 کى توان خوردن دم آبي نباشد تا نصيب  
 غم ز يعقوب و صبر از ايوب  
 ظاهر است اين ز يوسف و يعقوب  
 چون بنگيان که خواب زنند ابتدای شب  
 توفيق کو که رحم کنى بر گدای شب  
 به چشمه سار من آبي ز تير باران است  
 اول و آخر آن سوختن است  
 شود شناخته نعمت دمی که مفقود است  
 که زخم بز تن من ماهى نمکسود است  
 آرزو امشب مگر پروانه شمع مجلس است  
 عالم آب است اين والله جای زور نيست  
 همچو آواز شکاف قلم است  
 داغ<sup>(۶)</sup> ما بيضة مرغ حرم است  
 بيم سيلاب در آن (هر)<sup>(۷)</sup> قدم است  
 آنچه اينجا بر سر فرهاد رفت  
 (آواز پای سيل بجز شور زنگ نيست)<sup>(۸)</sup>  
 اين شور قلقل است صدای تفنگ نيست

۱- ۹۹۹- و

۲- پ: چنين

۲- ل، پ: آنکه

۴- ک، ل: شتى

۵- ک، ل: + و، از نسخه پ تصحيح شد

۶- ل، پ: دل

۷- از پ نوشته شد

۸- ل، پ: مصرع دوم ندارد

مسکین دل من است دیار فرنگ نیست<sup>(۱)</sup>  
 کیفیت خط تو بود کار بنگ نیست  
 دید هر جا مسجدی پهلوی او بتخانه<sup>(۲)</sup> ساخت  
 که زیر سایه بید است هر که<sup>(۳)</sup> بی ثمر است  
 چو چشم<sup>(۴)</sup> خفته که صد فتنه اش به زیر سر است  
 دگر نه هر سر مویش امیدوار من است  
 دست دعا چو کشتی طوفان رسیده است  
 تو خود ز خویش نداری خبر، خبر شرط<sup>(۵)</sup> است  
 بدیهه ای که به بزم شراب بی محلت است  
 دور ساغر حلقه بر زنجیر ما افزوده است  
 تنگی دل دلبر بند قبا نگشوده است  
 مانند فاعلی که در افعال مضمحل است  
 که شاه مملکت فقر چون تمر لنگ است  
 ما مگر گلبرگ چند افتاده زیر گلبن است  
 تشتهی الانفس تو را، ما را تلذ الاعینست  
 همه را کار با دل افتاده است  
 به وجودش<sup>(۶)</sup> مقابل افتاده است  
 آنچه من می خواستم آن ساده پرکار داشت  
 بلبل آنجا دل به جای دانه در منقار داشت  
 یارب چنین نیاز که خون شکار ریخت  
 کین همه دُرّ دارد و منظوم نیست  
 جغد هم در عالم خود شوم نیست  
 بسته موی میان خویش است  
 حلقه بزم که انگشتری دست سبو است  
 پروانه پر سوخته انجمن اوست  
 عمریست که لب تشنه چاه ذقن اوست  
 بس که او پست است پندار<sup>(۷)</sup> که حرف غیبت است

یارب زیاده زین نه پسندی خرابیش  
 بیهوشی که تا به قیامت نمی رود  
 عشق را نازم که همچون زلف<sup>(۸)</sup> و ابروی بتان  
 مرا ز راحت بی حاصلی شد این معلوم  
 بود بلای سیه چشم خوابناک بتان  
 مرا سماجت دل کرده پیش یار خجل  
 از گریه های نیم شبی آرزو مرا  
 مساز آئینه را روکش حیا که بلا است  
 بود به میکده ناخوانده زاهد آمدنت  
 می کشی دیوانگان را قید دیگر بوده است  
 بی دماغی های عاشق ناز معشوقی کند  
 در پرده اثر که (به)<sup>(۹)</sup> بینی مؤثر است  
 شکسته پا بنشین آرزو به گوشه فقر<sup>(۱۰)</sup>  
 پای آن نوخیز رعنا را حنایی ناخن است  
 قسمت ما و تو ای زاهد به جنت هم جداست  
 کارها سخت مشکل افتاده است  
 چون ننالد به خویشتن عدم  
 خط پشت لب نهان در پرده اسرار داشت  
 در گلستانی که ما تخم محبت کاشتیم  
 آهو به کس فرود نیارد سر از غرور  
 چرخ باشد جوهری بی وقوف  
 گنج در ویرانه از یمنش بود  
 عاشق نازکی خود شده یار  
 ای خوش آن روز که سازد فلک از سیمبران  
 وان بلبل بی بال ز صحن چمن اوست  
 گرجان بدهد بوسه ز حسرت چه تعجب<sup>(۱۱)</sup>  
 مدعی را آنچه می بایست گفتم رو برو

۱- ل، پ: دو بیت ندارد

۲- ل، پ: چشم

۳- ل، پ: میخانه

۴- ل، پ: چه

۵- ل، پ: بخت

۶- ل: شرط خبر

۷- از پ اضافه شد

۸- پ: صبر

۹- ل، پ: که وجودش

۱۰- پ: عجب

۱۱- که، پ، ن: پشت، از نسخه ل تصحیح شد

۱۲- ل: می داند

آرزو از مردم دنیا که کمتر از زندقه  
گهرشناس حقیقت نه‌ای ز جهل ار نه  
درید جامه یوسف کشیدن دامان  
آید به حال ذائقه خویش گریه‌ام  
محزون به عیش و شاد به غم باشم آرزو  
نیست روا هیچ وجه زحمت خارش  
بیهده خون می‌خوری به گفته آن چشم  
سرو ناز که قد افراخته است  
هر چه گویند تصنع دارد  
ابروش را نتوان گشت حریف  
حرز چشم سیاه او ابرو است  
سجده من لغزش مستانه است  
شیخ ز تاریخ جهان آگه  
اصل مذاهب همه تحقیق شد  
ستاره سوخته عشق را چه سامان است  
لحاف و<sup>(۵)</sup> بستر من باده دو آتشفشان شد  
گدای می‌کده دارد چه همت عالی  
شیخ حرم به دیر است پیر مغان به مسجد  
در گره بستیم چون تخم حنا  
وصال خوش کمران<sup>(۶)</sup> را پر آرزومند است  
گرفته آن مه هندی مه دگر در بر  
تعجب است که سر فتنه زمان نکند  
از جلوه حیا مانع آن ماه تمام است  
بگذار تکلف بدویی کار مفرما  
تویی برهمن این دیر آرزو به خدا  
بر آهوان حرم چشم کی سیاه کند  
نسخه هستی موهوم که اصل من و توست  
فلک به این همه گردش نمی‌رسد جایی

چشم پوشیدن ترا<sup>(۱)</sup> واجب چو ستر عورتست  
کدام قطره که صندوق سیر دریا نیست  
گنه ز جانب سر پنجه زلیخا نیست  
یک آشنای بامزه در روزگار نیست  
نیک و بد زمانه چو بر یک قرار نیست  
آبله پای ما که ابن سبیل است  
رای علیل آرزو تمام علیل است  
نه فلک یک قفس فاخته است  
خاموشی‌هاست<sup>(۲)</sup> که بی‌ساخته است  
تیغ پیشش سپر انداخته است  
ناخن شیر هیکل آهو است  
سبحه مرا گردش پیمان‌هاست  
کعبه تو کهنه صنم خانه است  
آن<sup>(۳)</sup> همه<sup>(۴)</sup> موقوف بر افسانه است  
که هر کجا که گذارد قدم چراغان است  
کنون مرا چه غم از سردی زمستان است  
که پادشاه جهان است و حبّ جاهش نیست  
دیدیم آرزو را بسیار لا‌اوبالی است  
شوق پابوسی که ما را در دل است  
بسان آبله دل ما به هیچ خرسند است  
دگر مپرس حکایت که چند در چند است  
تو را که صحبت آئینه بزم اوباش است  
در مشرب او دیدن آئینه حرام است  
من می‌روم از خویش گرت<sup>(۷)</sup> شوق خرام است  
ز داغ عشق تو هنگامه بتان گرم است  
چو شیخ شهر سگ نفس ما شکاری نیست  
معتبر بود ز «لا» گر خط باطل می‌داشت  
گذشتن از سر آفاق سخت دشوار است

۲- پ: خاموشی

۶- پ: زان

۲- ل: است

۵- ل: و

۱- پ: مرا

۴- ل: هر

۷- ل: گرت

همچو طفل اشک ما را هر زمین سجاده است  
 مشربی<sup>(۱)</sup> پاک‌تر از مشرب حیرانی نیست  
 هر گجا رسم حیا نیست، مسلمانی نیست  
 هندوی زلف تو را قشقه به پیشانی نیست  
 موش در می فتاده فارابی است  
 خنجر آن نگار به رنگ حنا است  
 ختم فمی به شوق به یک بوسه کردن است  
 طاعتم بدتر ز عصیان چون نماز بی‌وضو است  
 به خاک تفتۀ ما دلبری<sup>(۲)</sup> گذار نداشت  
 امشب به کوی میکده غوغای دیگر است  
 در دل مرا هنوز تمنای دیگر است  
 گر دمّد صبح قیامت هم در این محفل شب است  
 گریه می<sup>(۳)</sup> آید در اینجا، راه چندان دور نیست  
 خاکی<sup>(۴)</sup> از تیر دگر رفتن او بیشتر است  
 تا بار بندم از نظرم کاروان گذشت  
 به رشته‌ام گره سخت مشکل افتاده است  
 چو ایمان سخت در امید و<sup>(۵)</sup> بیم است  
 اگر چه چشم بتان را مدام بیماریست  
 کز نام دوست خانه ما چون نگین پر است  
 ساق سیمین دستۀ آئینه زانوی اوست  
 رو به هر جانب که می‌آریم باشد سوی دوست  
 آرزو دارد ره و رسم دگر هر موی دوست  
 آبادی آن<sup>(۶)</sup> شهر که در زیر زمین است  
 طاعتش چون چشم محبوبان نماز خفتن است  
 کآشیان بر دل<sup>(۷)</sup> محزون ز قفس تنگ‌تر است  
 رنگ پریده‌ام یکی از بلبلان اوست  
 بر هر چه دست ما نرسد آن میان اوست

معبد مخصوص نبود دردمند عشق را  
 آب آئینه کسی را نکند تر دامان  
 نه‌کنم توبه که از پیر مغان دارم شرم  
 چشم بد دور عجب کافر بی‌ساخته است  
 لاف حکمت ز جباه سفله زند  
 هست پنهان به خونم آلوده  
 گر مصحف عذار تو افتد به دست من  
 همچو من دیگر که را با زشتی اعمال خوست  
 نرفت حسرت پابوس بعد مردن هم  
 زهاد را گرفته به دزدی می<sup>(۸)</sup> عسس  
 کامم برآمد از خط پشت لب و لی  
 خفتگان بزم تصویرند از خود رفتگان  
 گر تو هم آیی پی طوف شهیدان دور نیست  
 کوشش آدمی از سعی ملک بیشتر است  
 خاکم به سر که دیر خبردار گشته‌ام  
 مرا به رنگ قفس<sup>(۹)</sup> کار با دل افتاده است  
 نیاساید دلم از خشم و لطف  
 نشد که یک دو قفس مرغ دل کنند آزاد  
 اینجا چگونه دخل بود ذکر غیر را  
 نیست خالی از تناسب عضو عضو آن پری  
 نقطه دایر چو بینی قبله‌اش مبدأ بود  
 نی همین مجروح کرد ابرو و مژگان دوخت زخم  
 تا حشر خرابی نبرد راه به حالش  
 هر که در محراب ابروی سیه مست اوفتاد  
 این بشارت برسانید به مرغان اسیر  
 آن گل که شرم دیدن من باغبان اوست  
 ناخوش نمی‌شویم به<sup>(۱۰)</sup> حرمان ز هیچ چیز

۲- پ: - می

۲- ل، پ: هیچکس

۱- ک: مشرب

۶- پ: نفس

۵- ل: مصرع دوم ندارد

۴- ل: - می

۹- پ: - بر دل

۸- ل، پ: این

۷- ل: - و

۱۰- ل: ز

نیست پایین‌تر ز خودبینی به عالم پایه‌ای  
 نیست جوش گل در ایام بهار  
 کو آنکه نکشته فکر نانش  
 ز بازپرس قیامت مرا کجا باک است  
 به یمن عشق تو مقبول عالمی شده‌ام  
 دل کتب خانه ادیان و ملل سوخته است  
 جنت نصیب عاشق رندی که بار یافت  
 همت دل بی‌دانش آفرین کردم  
 گر تاب استماع نواخوانیش نبود  
 واعظ مکن به مجلس ما زینهار بحث  
 صلح کلست مشرب و مذهب تمام جنگ  
 زنهار مپرسید بجز حرف دل از ما  
 معنی مبتذل از قعبه نمی‌داند کم  
 ای عشق به نام صنمی خون مرا ریز  
 در پیش که نالیم ز خود آه که ما را  
 طینت هر کس ملایم آرزو باشد چو بحر  
 طایرانی که هوادار ریاض قدسند  
 همه حیرت‌زده سادگی او<sup>(۲)</sup> بودند  
 نقاش رخت چو دیده باشد  
 گرید بر دیدنش ندیدن  
 جز غلط کاری نباشد ظاهر آرای خلق  
 نسبت خاص ضروری است و گرنه هیچ است  
 نتوان پاس ادب داشت توقع از عشق  
 در آن خانه که دارد جلوه‌ای آن قبله دلها  
 سر هر صید سزاوار به فتراک تو نیست  
 سراپای تو باشد غنچه‌سان از بس نشاط‌افزا  
 میکشان عشرت فردا همه امروز کنند  
 تجرد هر که دارد شاه هفت اقلیم می‌گردد  
 چو آن جامه که می‌بافند در وی سوره قرآن  
 این نزاکت را ندانم از کجا آورده است

آنچه پیش مردم آئینه بود چاه من است  
 بخت مستان خاک را زر<sup>(۱)</sup> کرده است  
 خلق از پی زیستن هلاکست  
 که همچو صبح حسابم به یک قدح پاک است  
 کدام دل که در او جای آرزوی تو نیست  
 چه توان کرد نیاموختن آموخته است  
 در بزم باده‌ای که بجز روی ساده نیست  
 ز کسب علم چو از ذلت سؤال گذشت  
 واعظ چرا ز مجلس می زود برنخاست  
 کاینجا خوش است حاشیه‌سان بر کنار بحث  
 بی‌جا بود بجای می خوشگوار بحث  
 خواندیم همین مخزن اسرار و دگر هیچ  
 بگر فکر آرزو آن کس که درآرد به نکاح  
 گر کشتن ما قابل تکبیر نباشد  
 نیک و بد اعمال قیامت به سر آورد  
 تیر باران بر تن او کار جوشن می‌کند  
 پر برآورده از این بیضه برون آمده‌اند  
 صورت چند زلیخا که به دیوار کشید  
 کارش به کجا کشیده باشد  
 چشمی که تو را ندیده باشد  
 چون کنی تقطیع شعر الفاظ بی‌معنی شود  
 حق بسیار که فرعون به موسی دارد  
 سر هم‌چشمی یعقوب زلیخا دارد  
 طواف کعبه آنجا حلقه بیرون در باشد  
 بخت آن طالع آن کو چو تو دشمن دارد  
 صدای خنده از واگردن بند قبا خیزد  
 این فضولان دو جهان را بهم آمیخته‌اند  
 زمین آزاده را تخت (و)<sup>(۳)</sup> فلک دیهیم می‌گردد  
 قماش حسن از خط واجب التعظیم می‌گردد  
 قطره می بر لب او کار دندان می‌کند

بهر دل شکسته نباشد شکسته‌بند  
 زین دودمان برآمده بر ناخلف سپند  
 نیافته است کبی سرکه<sup>(۲)</sup> یا شراب بود<sup>(۳)</sup>  
 مگر آن موی میان خامه نقاش شود  
 عشقم هنوز مژده دیدار می‌دهد  
 که چاک جیب تو بر ریش شانه می‌خندید  
 بیت ما از نقطه شک انتخابی می‌شود  
 تغافل مژه‌ها شوق ناتمام که بود؟  
 مرهم خاک ره آبله پایان کردند  
 شکست توبه و عید آرزو مبارک باد  
 ز گرد راه تو عمر دراز می‌روید  
 گل کرشمه ز خاک نیاز می‌روید  
 که بعد عمری<sup>(۵)</sup> رفاقت به خود دوچارم کرد  
 کدام سرو گذر بر سر مزارم کرد  
 نسخه‌ها از خجالت شعرم ز بس نم می‌کشند  
 تو باده خوردی و در اهل بزم هوش نماند  
 شیشه بردار که تریاک رسید  
 نامه از دست تو نمناک رسید  
 گوش بر آواز مرغان گرفتارت کند  
 گر ز خواب صبح شور حشر بیدارت کند  
 چرخ اگر مرد است یک غم از دلی بیرون کند  
 مصرعی هر کس که با بی‌حاصلی موزون کند  
 خریدار خریدار تو باشد  
 برو زاهد خدا یار تو باشد  
 این سخن را بنویسید به صیادی چند  
 یک قدم هر کس که از دنبال محمل ماند، ماند  
 شهر تصویر است دل امروز او فردا نشد  
 خورشید ز خجالت‌زدگی شام برآید

تدبیر کس چه سود به عشاق دردمند  
 از جا نمی‌روند در آتش نشستگان  
 [رسیده]<sup>(۱)</sup> آرزو انگور باغ ما لیکن  
 دهن تنگ بتان را نتوان بستن نقش  
 خاکسترم به دیده آئینه سرمه شد  
 نماندت آرزو این مستی جنون‌افزا  
 حرف مشکل را غلط دانند این مرد ز بس  
 ز بهر قتل من آمد، ز نیمه ره برگشت  
<sup>(۴)</sup> (درد دل را چقدر صاحب سامان کردند  
 کنون به کوس و دهل می‌زنیم ساغر می  
 ز خاک جلوه‌گهت سروناز می‌روید  
 ز آبیاری چشم تر آرزو تا حشر  
 نمانده است شناسایی به خویش مرا  
 ز بال خویش کند قبرپوش فاختم  
 و نشد دیوان کس در دور فکرم آرزو  
 که دیده است به این رنگ جوش<sup>(۶)</sup> کیفیت  
 خشکی زهد اثر کرد به بزم  
 شرم آلوده جوابم دادی  
 شکر سازد شکوه دام و قفس را گر وفا  
 محشری بر پا شود از بی‌دماغی‌ها دگر  
 تا کی از غربت دل بیچارگان را خون کند  
 گر تخلص باشدش آزاد می‌زیبد چو سرو  
 زلیخای<sup>(۷)</sup> به بازار تو باشد  
 ز مسجد عازم بتخانه گشتی  
 قحط بلبل شده در باغ ز بیداد شما  
 نقش پای ناقه لیلی به حسرت داغ گشت  
 دور آخر بزم حیران تو را پیدا نشد  
 صبحی که مه من به سر بام برآید

۲- ل، پ: شود

۶- ک: خوش

۲- ل: تا پر آب

۵- ل، پ: عمر

۱- تصحیح قیاسی شد

۴- پ: بیت ندارد

۷- پ، ل: - زلیخا



هر چند به مسجد<sup>(۱)</sup> شده‌ام شهره به مستی  
 اهل دنیا را بود از بس که صد رنگ امتحان  
 افتادگیست مایه نشو و نمای من  
 دزدید<sup>(۲)</sup> دل و لیک پی رفع دعویم  
 به هیچ جا نرسیدم ز خاکساری خویش  
 از زخم دل ز به شدت در خجالتم  
 تا چند انتظار قیامت کشیم ما  
 عشق‌بازان وضع خود را بعد از این مختل کنید  
 بیضه الوان نوروز است زیر بالشان  
 فردا که جزانامه اعمال گشاید  
 نشتر که زند با مژهات لاف مساوات  
 در جهان هیچکس اقبال چنین داشته است  
 واعظ دگر چه ماند به روز آنکه ترک می  
 مگر زاهد حدیثی گفته زان گیسوی عطرافشان  
 آنجا که شوق گرم عنان موج می‌زند  
 حسود پست شد آنجا که بیت خود خواندم  
 هنوز از اشتیاق زلف لیلی چون وزد بادی  
 بود از مرگ بدتر انتظاری کشتگان را  
 مباش منکر کیفیت دم گیرا  
 به دلم بس که تمنای گل روی تو بود  
 زن توست آنکه تو را خواسته است ای دنیا  
 بیقرار مال دنیا بهر روزی جان دهد  
 آرزو هر داغ دارد سایه نخلی به سر  
 پنبه بر مینای می بگذاشت ساقی جوان  
 نماید مرغ مجنون طایری گر آشیان بندد  
 نخواهد بود شغل عشق بی‌هنگامه پردازی  
 جنون کامل را چون کند تدبیر افلاطون  
 نرگشش مستی بود کز پرتو<sup>(۳)</sup> رخسار او  
 صاحب خست<sup>(۴)</sup> چو رو آرد<sup>(۵)</sup> به دریای بلا

خواهم که به میخانه مرا نام برآید  
 بز اگر بخشند گویی فیل جادو می‌دهند  
 نخلم چو گردباد ز خاک آب می‌خورد  
 ساقی قسم به خون می ناب می‌خورد  
 اگرچه ذره نسب را به آفتاب رساند  
 بی‌دردهای چشم تری داشتی چه شد؟  
 بر خاک کشتگان گذری داشتی چه شد؟  
 گشته کثرت دوست جانان، چشم را حول کنید  
 قمریان نیرنگ سروت تا تماشا کرده‌اند  
 جرمم پی عفو حق از آن فال گشاید  
 تدبیر وی آنست که قیفال گشاید  
 پیش زلف تو زمین ظلّ هما می‌بوسد  
 گفتمی نمی‌شود ز تو، آری نمی‌شود  
 که از زلف شب آدینه بوی مشک می‌آید  
 لب تشنگی ز ریگ روان موج می‌زند  
 چنانکه بر سر کس خانه‌ای فرود آید  
 ز برگ بید مجنون ناله زنجیر می‌آید  
 تو برپا کن ز قد محشر، قیامت دیر می‌آید  
 نفس به سنگ اثر کرد و شیشه مل شد  
 سر هر حرف که واگشت در او بوی تو بود  
 وانکه بگذاشت تو را از ته دل شوی تو بود  
 کشته چون سیماب می‌گردد که زر پیدا کند  
 من غلام سرو آزادی که او بی‌سایه شد  
 آرزو با دختر رز کرد موی سر سفید  
 بران نخلی که از خاک من ناشاد برخیزد  
 نشیند گر ز پا مجنون، ز جا فرهاد برخیزد  
 به عقل ناقصش با صد دهن زنجیر می‌خندد  
 در بهاران رخت خواب خود به مهتاب افکند  
 پیشتر از عکس خود خود را به گرداب افکند

۱- پ، ل : - مسجد

۲- پ : دزدیده

۳- پ : پرتوه

۴- ل، پ : همت

۵- ل، پ : آردرو

بی سواد مصر او را روز بازاری نبود  
 من که کنعان خرابم عشق آبادم کند  
 هر که را بینم غمین از عشق او شادم کند  
 ضعف می ترسم خجل از روی فرهادم کند  
 مرا ز صبر و تو را از وفا نگهدارد  
 عنان دل به دو دست دعا نگهدارد  
 در سراییدن حق داد و رسن می لرزد  
 به دستم دختر رز آب هنگام وضو ریزد  
 اگر ماند شبی ماند، شب دیگر نمی ماند  
 نداند دختر تاک است بی شوهر نمی ماند  
 بیجاست گر از وحشت او کس گله دارد  
 مشاطه ای که زلف تو را شانه می کند  
 آنچه در خواب ندیده<sup>(۴)</sup> است تماشا می کرد  
 دشت را گریه ام آن روز که دریا می کرد  
 ما را به<sup>(۵)</sup> سر مزار افشاند  
 آن خانه که از جور تو آباد نباشد  
 عجب که آهوی صحرا زبان نمی داند  
 کز خمیرم آنچه باقیمانده بود افلاک شد  
 چون حساب راستان دامان مستان پاک شد  
 به دیوان بیت بیتم ابروی پیوسته را ماند  
 کند تا آدمی پیدا فلک بسیار می گردد  
 جنون چکاره بود چون بهار فرماید  
 به طیب خاطر اگر زلف یار فرماید  
 حاصل واعظ بود همچون سخن گفت و شنید  
 نیست در پای به غیر از رسن خون آلود  
 خاطر آزردهگان خویش حاصل خوش کنید  
 هر پرم را این فسون سازان کبوتر ساختند  
 پادشاهان را که می گوید تونگر ساختند

ماه کنعان گرچه در خوبی جهان افروز بود  
 کیست عقل حيله گر تا فکر بنيادم کند  
 صحبت همجنس آدم را بهشت ديگر است  
 آنقدر خونی کزان رنگين نمايم تيشه کو؟  
 ز هرچه نيست مناسب خدا نگهدارد  
 فرشته را چو به کوی بتان گذرا افتد  
 همچو تا کی که بران باد وزد بر منصور  
 شدم زاهد ولی از همت<sup>(۱)</sup> پير مغان خواهم  
 مه کامل به نورانی رخ دلبر نمی ماند  
 گذارد باده را زاهد که نبود خواستگارش کس  
 ابرویش<sup>(۲)</sup> از ابروی دگر فاصله دارد  
 باشد اگر به دست حنايش رُود به هند  
 گر به روی تو زليخا مژه را<sup>(۳)</sup> وامی کرد  
 آدم آبی آن لیلی و مجنون بودند  
 گلها که فلک ربود از سر  
 آیند غزالان حرم بهر طوافش  
 رفيق قيس سخن سنج عمرها بوده است  
 همچو من سرگشته ای در دهر نتوان یافتن  
 ابر رحمت بس که امسال آرزو بارش نمود  
 بود از بس که چسپان اختلاط مصرعان<sup>(۶)</sup> با هم<sup>(۷)</sup>  
 بود مشکل کزینان نسخه ای جامع به دست افتد  
<sup>(۸)</sup>توان ز خود شد اگر آن نگار فرماید  
 ز دود آه کنم طرح سنبلستانی  
 هیچگاه از مغز معنی طبع او لذت نیافت  
 چون قلم جدول شنجرف گرفتار ترا  
 نیم بسمل را کشید و کشته را بخشید جان  
 عضو عضوم می کند مستی به ذوق دلبران  
 این گدایان آرزو گیرند از مردم زکوة

۱- ل، پ: دولت

۲- پ: ابروش

۳- پ: - را

۴- پ: ندید

۵- پ: - به

۶- ل، پ: ربط

۷- ل، پ: مصرعها

۸- از این جا به بعد صفحات نسخه پ افتاده.

گر تو مجنون نشوی گرد ره محمل باش  
 آرزو نرخ دل چاک خودت بالا کن  
 دوزخ شود افسرده‌تر از سینه فرهاد  
 به این کیفیت از ترکان ندیدم بی‌دماغی را  
 ز مست عشق مگو طاعت آرزو آید  
 زین<sup>(۱)</sup> آبله‌رویان که چمن‌ساز خیالند  
 هرگاه بتان نیز ز ما روی نهفتند  
 جای آن صورت که مسجود ملک شد کعبه نیست  
 شما مغیبه را قدر چه دانید  
 می‌نماید گریه‌ام طوفان به پای آن نگار  
 می‌شناسد که چه در وصل و جدایی باشد  
 خستگان عشق را راه عدم در پیش بود  
 هست پیدا ز کمر کز بدن معشوقان  
 تند و پرشور و سیه مست ز کهسار آمد  
 همچو آئینه دکانها همه تخته شده است  
 جامه الوان که دارد اینقدرها آرزو  
 نشنوم گرچه در این باغ بسی نالیدم  
 مفت چاکست که چون غنچه به عشق تو مرا  
 چاره‌سازم نبود در طلب او بی‌درد  
 به جرم عشق در این خاکدان فتاده‌ترم  
 نگهت مایل دل سوختگان افتاده است  
 می‌نشینی تو به روز من می‌کش<sup>(۲)</sup> زاهد  
 شوم غبار و نخیزم ز راه او تا حشر  
 هر عضو من به رنگ دگر درد می‌کند  
 هیکل تعویذ بهر چشم بیمار کسی است  
 هزار سیل روان در رکاب اشک من است  
 حسن زان جلوه کزو موسی و طوراند خراب  
 خواهد به حسن خلق هم او را کشد به دام  
 مرا حرف زلف تو از لب برآید

چند گامی به ره عشق دویدن دارد  
 زلف خوبان هوس شانه خریدن دارد  
 گر از دل عاشق نفس سرد برآید  
 که گر گیرد دلش از ما تو گویی جام می‌گیرد  
 درست نیست اگر بیخودان نماز کنند  
 یک ساده ندیدیم که پرکار<sup>(۳)</sup> نباشد  
 مشکل که کسی منکر دیدار نباشد  
 سعی دارم شاید از بتخانه‌ای پیدا شود زهاد  
 والله کریم ابن کریم است به بینید  
 تا خیال او به هند از راه دریا می‌رود  
 هر که را عضو ز جا رفته بجا می‌آید  
 زخم شمشیرت به رسم ارمغان برداشتند  
 دل عاشق ببرد گر همه یکسو باشد  
 میکشان مژده که ابر آمد و بسیار آمد  
 یوسف کیست که امروز به بازار آمد  
 از مرصع<sup>(۴)</sup> فقر ما عرض تجمل می‌دهد  
 آشنایانه صفیری ز خوش‌الحانی چند  
 سر برآورده ز یک جیب گریبانی چند  
 ناخن گوهکن از پای دلم خار کشد  
 ز جام باده که در دست پارسا افتد  
 چون شرابی که محبت به کبابی دارد  
 هفته‌ات را ز میان گر شب آدینه رود  
 همین قدر ز من خاکسار می‌آید  
 تیر جفایت از همه جا گرد می‌کند  
 این همه دلها که عشاقش به مزگان بسته‌اند  
 به این شکوه در این دشت گریه نتوان کرد  
 آتشی داشت که در محرم و نامحرم زد  
 لیلی عبث به دیدن مجنون نمی‌رود  
 بدان سان که لیلی ز مکتب برآید

۱- ل: این

۲- ل: بیکار

۳- ل: مرقع

۴- ل: بی‌کسی

چو ماهی که از چاه نخشب برآید  
 کتابتم چو خط دلبران جواب ندارد  
 گناه خوردن می این قدر عذاب ندارد  
 شود هرگاه پر از آب این کشتی روان گردد  
 از صفا آئینه گردد چون بیابان می شود  
 پیغام اشتیاق مرا این جواب بود  
 اینجا هزار مسئله را یک جواب بود  
 همه چون تاک اگر دار و رسن سبز شود  
 کار دیوانگان به سامان شد  
 جز آب رفته زندگیم را به جو نبود  
 چون شود<sup>(۳)</sup> بند قبا باز مرا یاد کنید  
 همچو یونس لقمه طیب غذای حوت کرد  
 یوسف آئینه گر از دیده یعقوب کند  
 ز خود عاجزتری را می پرستند  
 گویم دیگری را می پرستند  
 گذشته کارش ز کار اکنون، پی نگاه که<sup>(۶)</sup> می خرامد؟  
 در رخس صورت عاشق ز صفا بنماید  
 دیدنش آرزوی ماست خدا بنماید  
 در آن زمان که بنای پل مجاز نبود  
 خوشا کسی که چو گردون زمانه ساز نبود  
 ز صحن صومعه ها گرد توبه رفته شود  
 دو روز غنچه طبعم اگر شکفته شود  
 از نماز خسوف کم نبود  
 بازی تمام شد چو تماشا به ما رسید  
 هر چه آید به نظر می گذرد  
 از نظر یار مگر می گذرد  
 خیرگی های نظر خیل پری زادم<sup>(۸)</sup> بود  
 که جز خشنودی منعم در آن سایل نمی خواهد

برون از خم افکند پرتو می امشب  
 دیار حسن ز بس رسم اهل اوست تغافل  
 به بزم ما دگر ای ناصح این چه هرزه درانیست  
 قدح لبریز چون از باده شد مطلق عنان گردد  
 پیش روشن دل کدورت خانه اهل جهان  
 ناخوانده نامه بر سر قاصد زدی ز ناز  
<sup>(۱)</sup> (خاموشیم ز دردسر گفت و گو رهند  
 فیض حق گفتن<sup>(۲)</sup> منصور گر این است چه دور  
 شهرها گر خراب کرد آن طفل  
 شد از حساب عمر دل آگه ز رفتنش  
 گلرخان تنگ دلم خاطر من شاد کنید  
 نیست کس را آگهی از میزبانی قضا  
 چه عجب گر به زلیخاش رقابت باشد  
 چه نادان مردم اند این بت پرستان  
<sup>(۴)</sup> (چو هر کس بنده پندار خویش است  
 ز خویش رفته دل ضعیفم، دگر به راه که<sup>(۵)</sup> می خرامد؟  
 می توان دعوی یکتایی معشوق نمود  
 روی صافی که بود آئینه آن مهرو  
 گذشته ایم از این بحر ما به کشتی می  
 به کام اهل دول چند می توان بودن  
 سخن ز صافی مشرب دمی که گفته شود  
 گره به کار تو ای آسمان نمی افتد  
 سجده ما به آن مه نوخط  
 بی لطف یافتیم بساط زمانه را  
 روز و شب، شام و سحر می گذرد  
 رفتن عمر ندارد این غم  
 شب که سودای رخت در دل ناشادم<sup>(۷)</sup> بود  
 دیار آدمیت را ره و رسم دگر باشد

۲- ل: کند

۶- ل: که

۲- ل: گویی

۵- ل: که

۸- پریزاد

۱- ل: بیت ندارد

۲- ل: این بیت ندارد

۷- ل: ناشاد

غبار تربت عاشق که رازدار دلست  
 حریف جنگ آن کی مست بی پروا تواند بود  
 آنچه می بایست آخر با تو اول سر کنم  
 کبریای حسن درماند ز استغنائی عشق  
 روزی که سیلِ گریه ز دل جوش زد مرا  
 به مصر عشق خوش فرماندهی باشد زلیخارا  
 مجو ز مشرب<sup>(۲)</sup> زهاد فیض مذهب<sup>(۳)</sup> ما  
 در شهر دلبران که من شان ستم بودم  
 تو را به همچو خودی میل خاطر است ای ماه  
 آرزو این چه نشست است و چه برخاستن است  
 شکارافکن در آن صحرای پرنیرنگ نتوان شد  
 رهایی نیست پابند سخن را آرزو قطعاً  
 زکر تو سرمه ایست که خاموشی آورد  
 جز لعل یار خویش ندیدیم آرزو  
 گذشت از فلک اطلس آرزو آهم  
 به دشت عشق بلایی است فکر آسایش  
 انس بی نسبت نمی گیرد رفیق دردمند  
 تمام غوره شود آرزو به خم انگور  
 پیش از این معجزه حسن خبر داد مرا  
 تعجب است کند مرگ نیز کار تمام  
 فریب جود از اهل جهان خوردم ندانستم  
 عقلست سراسیمه ترا ز عاصی محشر  
 جنس کهن دین گرو می نگرقتند  
 غیر مژگان صید افکن یار  
 عفتش را بود از دیده نامحرم شرم  
 مگر گداختن خویش مرهمش گردد  
 نتوان ز گلرخان جهان چشم چاره داشت  
 همچو آن باغی که سروی در خیابانش بود  
 روزی اهل فنا موهوم باشد آرزو

به رنگ سرمه سر راه بر صدا<sup>(۱)</sup> گیرد  
 سلاح از نظر پنهان که زاهد از وضو دارد  
 اضطراب دل مرا پیش تو رسوا می کند  
 خاموشی منع جواب لن ترانی می کند  
 دریا ز بیم غرق به کشتی سوار شد  
 که جای تاج کنعان یوسف از یعقوب می خواهد  
 کجا ز ریگ روان کار آب می آید  
 مکتوب شوق کار گل جنگ می کند  
 کنون وصال تو عشاق را دو عید بود  
 می نشیند به دلم تیر و فغان برخیزد  
 که چون طاووس مستش صید ترکش بسته می گردد  
 گشادش کی بود ممکن چو مضمون بسته می گردد  
 یاد تو دارویی که فراموشی آورد  
 آن قطره شراب که بیهوشی آورد  
 چو سوزنی که برون از حریر می آید  
 ز چکمه پای در این جا<sup>(۴)</sup> فرو به چاه رود  
 مرغ مجنون بید جوید چون به گلزاری رود  
 اگر به میکده زهاد خام کار روند  
 زین قیامت که سر زلف تو بر ما دارد  
 مرا که کار به آن چشم نیم خواب افتاد  
 که جای قطره ها زین ابر، چشم تنگ می بارد  
 کز عشق توام شور قیامت به سر افتاد  
 در کوی خرابات مرا چون گذر افتاد  
 شاهباز سیاه چشم که دید  
 محتسب دختر رزگر ز تو مستور شود  
 به کار زخم دل ما رفو نمی آید  
 ناخن چو لاله مرهم داغ تو می کنند  
 دل غم بی حاصلی در دهر تنها می خورد  
 نقطه قافست آن دانه که عنقا می خورند

۱- ل: نفس

۲- ل: مذهب

۳- ل: مشرب

۴- در آن جا

لیک پندارم که او تابوت بلبل می‌برد  
 ساقی این بزم می جز در نمکدانش نداد  
 نتواند چو شفق رنگ به رویم بیند  
 هر که در می‌کده بر دوش سبویم بیند  
 دید چون روز سیاهم قصه را کوتاه کرد  
 اندکی هم گر به دست آمد<sup>(۳)</sup> گدا را شاه کرد  
 عشق آمد و تا صبح به ما حرف بتان زد  
 گر کشد سرمه به چشم او، چشم ما روشن شود  
 درد را آرزو این قوم دوا می‌گویند  
 شدت آزار مردن را گوارا می‌کند  
 کشتی مستان بغل‌گیری به دریا می‌کند  
 یک حقیقت این همه نیرنگ پیدا می‌کند  
 تا آرزو به خاک برابر نمی‌شود  
 به ما تا قتل اگر همراه باشد  
 تا سبوی باده در میخانه‌ام بر دوش بود  
 بید مجنون گشت اگرچه خون گل در جوش بود  
 چو کشتی‌ای که به دریا به قصد<sup>(۵)</sup> جنگ رَوَد<sup>(۶)</sup>  
 در چمن زنجیر ما را بید مجنون می‌کشد  
 بحث با صورت دیوار چه معنی دارد  
 از جوانی‌ها نیاید آنچه بی‌پیری کند  
 که پریشانی من<sup>(۷)</sup> باج به سنبل ندهد  
 که طوفان غوطه در چشم ترم زد  
 عشق کنعان را<sup>(۸)</sup> خراب و مصر را تعمیر کرد  
 دید چون در دام او ما را مبارکباد کرد  
 عشق جیبم هر قدر از چاک دامن می‌کشد<sup>(۹)</sup>  
 دمی که فوج خرد رو به سوی ما آورد  
 غیر خود یوسف ما را چو خریدار نبود  
 ورنه ما را هوس دیدن گلزار نبود

از غمش<sup>(۱)</sup> هر چند گلچین یک سبد گل می‌برد  
 عاشق مخمور از بس شوربخت افتاده است  
 چرخ بی‌مهر کی از لطف به سویم<sup>(۲)</sup> بیند  
 آرزو می‌شود از بار امانت آگاه  
 شانه شرح زلف او می‌کرد با چندین زبان  
 هیچ اکسیری ندیدم چون قناعت در جهان  
 بودیم شبی معتکف گوشه مسجد  
 اتحاد عاشق و معشوق باید سیر کرد  
 کم کسی مصطلح اهل محبت فهمد  
 گشت خواهان جدایی دل ز درد رشک غیر  
 بس که در مشرب بود گرم اختلاطی با خطر  
<sup>(۴)</sup> بیضه طاووس جای تخم اینجا کشته‌اند  
 با نقش پای او نزنند لاف همسری  
 کند ثابت عدو هم حق صحبت  
 می‌شمردم خویشتن را آسمان افتخار  
 اتحاد از بس عزیزان چمن را با هم است  
 به قصد توبه به بزم منست گردش جام  
 چشم بد دور این چنین دیوانه رنگین کجاست  
 پندگو با من حیرت زده بیجا است جدل  
 کاملی را باش پیرو تا نیفتی در ضلال  
 هست از دولت سودای سر زلف بتان  
 مرا چندان غم او ساخت گریان  
 برنیاید حسن هم از عهده تدبیر او  
 ناله مرغ گرفتار آرزو دانی که چیست  
 می‌کنم پهن از پی در یوزه سودای دوست  
 گریختیم به دارالامان کعبه دل  
 رفتن مصر عبث، ماندن کنعان بیجاست  
 شور مرغان چمن دامن پرواز کشید

۳- ل، پ: آید

۶- ک: دود

۹- ک، ل: می‌کند

۲- پ: به رویم

۵- ل، پ: زبهر

۸- ک: را کنعان

۱- پ: چمن

۴- ل، ی: ابن بیت ندارد

۷- ل، ی: ما

خوب شد محرم خلوتگه رازش نشدیم  
 ز بس با کثرت ایهام افتاده سر و کارم  
 بی‌دماغی‌های او بس تازه زور و (۲) پرفن است  
 اینکه او نامه ننوشته (۳) فرستاد مرا  
 سگ نفس آرزو آهوی حرم می‌شودش  
 آرزو بر سطرها مسطر زدن بی‌حاصلست  
 شدیم در فن اشعار پیرو غیر از خود  
 بود در رنگ دگر حسن او را جلوه‌ای هر جا  
 به محشر می‌دهد یادم ز وضع شیشه و ساغر  
 خون من بر گردن آن ترک مست کینه‌خواه  
 آرزو زهاد را دیدم به کوی می‌فروش  
 روی عرق‌فشان چمن ارغوان شود  
 خوش است نشئه دولت اگر بود با عقل  
 ای گنه ناکرده مجرم آرزو در پیش یار  
 کباب همت آن رند مفلسیم که او  
 به کهنه پیرهنی یوسفش شود مختار  
 فغان که عشق نداد آرزو چنان قوت  
 جز جوانی که مکدر شود از پیری‌ها  
 بود اقبال دیگر حسن عالمگیر خوبان را  
 سرشکم از سر کویش برون نخواهد رفت  
 دانه و آبش مهیا می‌کند ریگ روان  
 گرد خجالتی به رُحْم جاودانه ماند  
 سود (۷) سفر به مردم پیمانہ کی رسد  
 کلام ساده ما هست واجب‌التعظیم  
 شب ما غمزدگان گر سحری داشت چه سود  
 در حلقه بزمتم گذر بوالهوس افتاد  
 ترکان به اسیری دلم آن روز که بردند  
 دانه‌ها و ریشه‌ها باشند اصل و فرع هم

عاشقان را سر (۱) هم‌چشمی اغیار نبود  
 همه یک بیت اگر موزون کنم حکم غزل دارد  
 ساقی امشب بر زمین ترسم که جام مل زند  
 نیست معلوم که آن شوخ چه در دل دارد  
 هر که چون شیر خدا مرشد کامل دارد  
 هست بیجا این که خوبان چین بر (۴) ابرو می‌زنند  
 سر کسی پی تحسین ما نمی‌جنبند  
 قدش در انجمن شمع و رخس گل در چمن باشد  
 سرانگشت ندامت گر گناهم در دهن باشد  
 حسن را کار شراب صبحگاهی می‌دهد  
 بی‌گناه چند را گفتم به مقتل می‌برند  
 حسن تو را چو دختر رز باغبان شود  
 که کم ضرر (۵) بود آن می‌که با حکیم خورند  
 چیست خاموشی سخن در عذرخواهی می‌رود  
 به پای خم سرو پا بر سر فلک دارد  
 سپاه غمزهات از مصر گر عبور کند  
 که جای در دل خوبان کسی به زور کند  
 کس ندیده است سیاه آئینه زنگار سفید  
 عقیق از نسبت آن لب یمن زیر نگین دارد  
 که گشت گل همه چون طفل باغبان دارد  
 بینوا مرغی که در دشت توکل می‌پزد (۶)  
 کز سجدهام غبار بر آن آستانه ماند  
 زاهد به کعبه رفت و دل او به خانه ماند  
 گذشت از سر تشبیه و وصف بی‌چون شد  
 که عروسی است سیه‌فام به گیسوی سفید  
 افسوس که در ساغر عیشم مگس افتاد  
 معلوم نکردم که به دست چه کس افتاد  
 گشت گه زنار سبچه، سبچه‌گه زنار شد

۲- پ: بنوشته

۲- پ: و

۱- ک، ل: سیر

۶- پ: می‌رود

۵- ک: حذر

۴- پ: به

۷- ک، ل: شود

هر دو دست عشق کی از شغل خود<sup>(۱)</sup> بیکار<sup>(۲)</sup> شد  
 کز دوری نسبت‌ها یک کس همه جا باشد  
 خانه زنجیرسازان جنون آباد باد  
 کرد خوش<sup>(۳)</sup> رسمی مقرر روح مجنون شاد باد  
 دست و پای می‌زنم جولاهه‌وار  
 ساغر می چون دهان روزه‌دار  
 آرزو ما را حیات مستعار  
 سرانگشت یداللهی امیرالمؤمنین حیدر  
 پناه ما تا ماهی امیرالمؤمنین حیدر  
 که در زمین غزل آرزو نبینی قبر  
 مطلقاً آداب آن صحبت نمی‌داند فقیر  
 شعر هندی بود از میرزا روشن ضمیر  
 هر که بیند ماه نو از گوشه ابروی یار  
 جام شراب را به شب ماهتاب گیر<sup>(۴)</sup>  
 مکتوب نانوشته ما را جواب گیر  
 کز سیلهای خانه خراب است یادگار  
 پنبه حلاج را بردار و در گوشم گذار  
 کین دو صف را نیست آسیبی ز تیریک دگر  
 هیزم آتش ما نیست بجز چوب چنار  
 که چشم آبله پای ماست مژگان‌وار  
 چو عکس آئینه از خانه صورت دیوار  
 ز حسرت کف افسوس گشت کاغذگر  
 که هست طوطی دیگر به هند و بلبل دیگر  
 هست در هر گوشه این شهر دنیای دگر  
 ناتوانی است کیمیای دگر  
 (...)<sup>(۵)</sup> برخوردار با من نگوید<sup>(۶)</sup> شب بخیر  
 چون سلیمانست در فرمان مجنون وحش و طیر

یک طرف مسجد کند تعمیر، یکسو می‌کده  
 خورشید به هر منزل می‌تابد و ما غافل  
 کرد خوش ما را گرفتاری دل او شاد باد  
 خدمت دیوانه‌ها اکنون غزالان می‌کنند  
 تا<sup>(۱)</sup> بودم نفس آمالِ تار  
 بی‌توساقتی خشک گشت و بی‌مزه  
 در مجاز و استعاره صرف شد  
 فروغ چشم آگاهی امیرالمؤمنین حیدر  
 سپهر جرم گاهی، بحر گوهر، خیر بخشایش  
 به شعر زنده جاوید می‌شود انسان  
 ای که می‌خواهی مرا در محفل شاهان بری  
 آن دو گیسوی سیه بر روی رخشان آرزو  
 نیست جز ماه هلالی در حساب عمر او  
 تا بنگری تجلی نور علیه نور  
 قاصد ز خاموشی سخن فهم یار ما  
 ویرانه را به چشم کم ای بی‌خبر مبین  
 طعن این ناحق سرایان چند آزارم کند  
 سحر کاری‌های مژگان بتان را بندهام  
 حکم عشق است که سوزند دل سوختنی  
 خلیده است به راه تو آنقدرها خار  
 اگر برون بخرامی رود ز دنبالت  
 به نامه شکوه هجران او رقم کردم  
 بهر<sup>(۲)</sup> مقام نوایی جدا بود چو بفهمند  
 کی بود سیاح دهلی را تمنای دگر<sup>(۳)</sup>  
 سیم گردد شود چو آهن تار  
 بی‌دماغم از پریشان اختلاطی‌های دل  
 رام شد مرغ هوا و آهوی صحرا به او

۲- ل، پ: خود

۵- ک، ل: گر

۹- ل، پ: بگوید

۲- پ، ل: بیگانه

۴- ک، ل: نا، از نسخه پ تصحیح شد

۷- ک، ل: دیگر

۸- در همه نسخه‌های کلمات خوانا نیستند



هر چند رسته مهر گياهی ز خط سبز  
 بو نکرده است گل چاک گريبان حسنش  
 شب<sup>(۱)</sup> عيشش نشسته است به روز غم ما  
 شرم صياد مرا بين که به اين ذوق شکار  
 نيست از صورت پرستان هيچ اميد وفا  
 زد گرفتاری صلا پيدا چو شد برگ تلاش  
 بلبل مهجور من خوش در خيال باغ بود  
 از فلک نتوان توقع داشتن جز چشم شور  
 چون سبو در می کشیدن آرزو عمرم گذشت  
 مزدای نيست در جهان افسوس  
 خواستم باده که در موسم پيري بکشم  
 بی درد کردی آرزو از اختلاطشان  
 از خط پشت لبست حسن نوشت  
 نوخط من شده امروز به کام همه کس  
 ز سوز عشق عجب نيست گر چو رشته شمع  
 به چاک جيب ز مستيش آرزو بنگر  
 ساقی که دور جام بود کشت باغ او  
 شب آرزو به ياد جوانی گريستم  
 ز بهر عشق گرت صيد مطلب است هوس  
 مگو که بوی بهار آرزو به باغ شنيدم  
 وصيتی کندم آفتاب آخر روز  
 بس که ماه عيد داند دلبر ما روی خویش  
 رتبه نعمت شود ظاهر به وقت احتياج  
 دردسر نتوان به نازک خويبات زين بيش داد  
 هرچند از اوئيم وليکن همه اوئيم  
 از عدم آمدیم و معدوميم  
 سرمه از چشمها پنهان شدن يارب کجا است  
 جان عشاق ز خودرأیی معشوق ندید  
 نبوده است بجز مشت خاک حاصل شيخ  
 میان بی هنرانم نمود اهل هنر

موج از لب تو می زند آب بقا هنوز  
 لاله داغ دل از عشق نچيده است هنوز  
 صبح چاکش ز گريبان نه دمیده است هنوز  
 جانب مرغ گرفتار ندیده است هنوز  
 آشنایان سر پل بوده اند اهل مجاز<sup>(۲)</sup>  
 پر برون آوردن مرغ است پيغام قفس  
 ياد داد از سایه گلبن مرا شام قفس  
 هست نعمت خانه او را نمکدانی و بس  
 آنچه از دستم برآمد بود عصيانی و بس  
 فلک از انجم است نان سبوس  
 از کف مرتعشم جام می افتاد که بس  
 پرهيز از طبيب بکن از دوا بترس  
 آيه فیه شفاء للناس  
 غير اين نامه ندیدیم به نام همه کس  
 برآيد از رگ عشاق جای خون آتش  
 شکفته لاله مقراضی از گريبانش  
 مستی است گل بسوز گريبان دريدنش  
 دامن بر او کشيده ز ريش سفيد خویش  
 تمام ديئه تر همچو دام ماهی باش  
 که گگ درود فرستاد بر محمد و آلش  
 که گر<sup>(۳)</sup> مجردی از سایه هم گريزان باش  
 می نماید بعد سالی گوشه ابروی خویش  
 شيخ قدر باده داند گر خماری باشدش  
 نامه ما خوان و در فکر جواب ما مباش  
 ماننده فيلی که تراشیده عاج است  
 همچو طفلی که مرده می زاید  
 شيخ تا روشن کند زان دیده خودبين خویش  
 آنچه من دیدم از اوضاع دل خودسر خویش  
 اگرچه کرد چو تسبیح سبز دانه خویش  
 مراست شکوه بسیار از زمانه خویش

۱- پ: بیت ندارد

۲- ل، پ: حجاز

۳- پ: که

پاس آداب شریعت نیست در سودای عشق  
 چون صدا کز سرمه سودنها برآید آرزو  
 به بند کردن در فیض شب ببخشد روز  
 گویی که من غبار هم آن خرام را  
 نمی‌روند به خلد آرزو جوان‌مردان  
 هرگز نبشد که بند قبایی کنیم باز  
 به حشر نیز ندارم ز می‌پرستی باک  
 به حیرتم که چنین عازم کجا شده‌ای  
 گهی به صورت دیر است و گه به شکل<sup>(۱)</sup> حرم  
 در دامن یار داغ می نیست  
 به زمینی که از آن همچو تو سروی خیزد  
 نمی‌بینم به زندان عناصر روی آسایش  
 ز خاکم سجده‌گاهی سازد از قدرت عجب نبود  
 نفهمد آرزو در دهر جز صاحب کمال این را  
 بر رخ اظهار حال از خامشی در بسته‌ایم  
 چون گذاری که من روزی ترا در دست و پا افتم  
 کین دل ما آخر از آن شوخ کشیدی  
 این دل که هست باعث خاموشی لبم  
 مرا جز بی دماغی‌ها نباشد هیچ غمخواری  
 مرا با صاحب این خانه چون نبود شناسایی  
 رونق‌پذیر مجلس اندوه تا شود  
 جق گوئیم آنگه که به کرسی بنشیند<sup>(۵)</sup>  
 ز بیم آنکه در این ره خطر به دنبال است  
 بس که محروم تصور می‌کنم آن را وصال  
 فلک<sup>(۶)</sup> ز فتنه آخر زمان خوشم دارد  
 نیست خوش دیوانه با آب و هوای خانه‌ها  
 گر دلم خواهد ردای کبریای عشق را  
 به رنگ غنچه تصویر نشکفد<sup>(۸)</sup> ز بهار

رو زلیخا شو شریک غالب یعقوب باش  
 هست ما را زین همه گفتار خاموشی غرض  
 چو مو سفید ز پیری شد از خضاب چه حظ  
 دانیم رتبه تو مگو آسمان دروغ  
 گناه اهل جهان گر نمی‌کنند معاف  
 این عقده می‌بریم به دل از بتان به خاک  
 چو کو کنار برآیم سبو به دوش از خاک  
 در آن محیط که باشد سفینه‌اش ساحل  
 دلم که همچو هیولا است جوهر قابل  
 بدمستی او شکفته گل گل  
 از ادب دور بود گر بنشانند نهال  
 چو جان<sup>(۲)</sup> از کلفت این جسم خاکی زنده در گورم  
 دو روزی گر ز راه عجز بر آن آستان غلطم  
 که چون بیت‌الغزل من خلوتی در انجمن دارم  
 نیست کس آگاه از ما نامه سربسته‌ایم  
 ببوسم سایه‌ات را دست و<sup>(۳)</sup> در پای حنا افتم  
 ای آئینه ما قدر تو نشناخته بودیم  
 قفلی بود که بر در خود از درون زدم  
 ز چین ابروی خود آستین بر چشم تر<sup>(۴)</sup> دارم  
 نباشد دور گر با صورت دیوار می‌سازم  
 فرهاد و قیس و ما همه یکجا نشسته‌ایم  
 منشور خلافت پی منصور فرستم  
 چو توپ می‌روم و روی بر قفا دارم  
 خویش را از نسبت عشق چو در بر می‌کشم  
 که رند مفلس عشقم ز درد آن<sup>(۷)</sup> مستم  
 دل نمی‌خواهد که با دیر و حرم سودا کنم  
 می‌شوم مجنون و جا در دامن صحرا کنم  
 دلی ز زهد ریایی فسرده‌تر دارم

۱- ل: به صورت

۲- ل، پ: کان

۳- ل: و

۴- پ، ل: خود

۵- ل، پ: شهادت

۶- پ: بیت ندارد

۷- از ل اضافه شد

۸- ک: بشکفد

پراز معنی چو شعر است<sup>(۱)</sup> استخوان بندی که من دارم  
 دل از که شنید نیست معلوم  
 دنیا همه گرچه سومنات است  
 محرومی محض آرزو بود  
 آب و هوای شهر به ما سازگار نیست  
 نیست چو تخم لاله ام<sup>(۲)</sup> طاقت منت کسی  
 گر نیفشاند ز گیسو مشک یارم، حیف داغ  
 به معراج قبولم می رساند خاکساری ها  
 دیهیم پای بوتراب است  
 قطع طریق عشق بلندت بود ز بس  
 گر پرسد از تو حضرت خواجه که آرزو  
 بر<sup>(۳)</sup> زمین گر ز سماء آمده ایم  
 شب جمعه به گدایی شراب  
 تا کجا با من جنون دست و گریبان بوده است  
 نگاه از عالم تحقیق می گوید سخن با ما  
 ترسم که رسم سیر چمن را برافکند  
 سرم به تیغ ز تن کی جدا کنی بیرحم  
 محشر شور دلم از من چه پرسی آرزو  
 زود یار خود را از خدا می خواستم  
 عندلیب نوحه گر چون ما کجا است  
 در چمن رفتیم و بلبل کرد ما را داغ رشک  
 خون شد ز صفیرش دلم ای وای قفس کو  
 جدا ز دختر رز آرزو چو شیشه و ساغر  
 نی قفس سازد به من<sup>(۴)</sup>، نی آشیان، نی صحن باغ  
 چو کلک مو نتوان خود بخود کمال نمود  
 به تقریب عجب بودم رفیق محتسب عمری

به جای مغز اندر سر همین مغز سخن دارم  
 آن حرف که من ز دل شنیدم  
 یک کافر بامزه<sup>(۵)</sup> ندیدم  
 آخر چو<sup>(۶)</sup> به کنه خود رسیدم  
 رحل اقامت اینکه به صحرا فکنده ایم  
 سبز نمود<sup>(۷)</sup> گر مرا ابر بهار سوختم  
 ورنه نمک از لب بریزد دلبر من، وای زخم  
 اگر چون سجده گاهی جای بر آن آستان گیرم<sup>(۸)</sup>  
 گر خاکم خاک پای مردم  
 در هر قدم ز آبله انجیر می خورم  
 می می خوری بگوی که تقصیر می خورم  
 همه از بهر فنا آمده ایم  
 بر در میکرده ها آمده ایم  
 دامنی مانند صحرا مانده است از جامه ام  
 جهان پیداز من در چشم و<sup>(۹)</sup> من از چشم پنهانم  
 بیرون<sup>(۱۰)</sup> باغ لاله عذاری که دیده ام  
 ز<sup>(۱۱)</sup> شرح حال جدایی جدا جدا گویم  
 جمله تن داغ، وفا چون سایه پرویزم  
 دامن معشوق در دست دعا می خواستم  
 آشیان بر نخل ماتم بسته ایم  
 این چراغ از خانه همسایه روشن کرده ایم  
 من تاب نواخوانی صیاد ندارم  
 به چشم نور ندارم، به دل سرور ندارم  
 در جهان دلتنگتر از مرغ بی بال و پر  
 هزار نقش به تحریک دوستان بندم  
 پی تاراج می تا خانه خمّار می رفتم

۱- ک، ل، ات

۲- ک، ل، مانده

۳- پ، - چو

۴- ل، - ام

۵- ل، نموده

۶- ک، ل، گریم

۷- پ، به

۸- ل، - و

۹- ل، پ، زانو سیه سمند سواری که دیده ام

۱۰- پ، ل، که ماجرای جدایی

۱۱- ل، پ، به ما

گریبان پاره کردی پیر کنعانی و نالیدی  
 نشاطی در شب و روز جهان بی وفا نبود  
 پی اصحاب کف نفس زود گر<sup>(۱)</sup>  
 نهد چاک گر پا به کوی گریبان  
 بود دشمن باغ جوش جنونم  
 به صحرای بی آب هجر از ترحم  
 رازداری مکن ای تیشه فرهاد چنان  
 باده کی جز خانه اهل خرد سازد خراب  
 جست و جوی دام دارم منع پروازم مکن  
 من دلم شور قیامت در بغل دارم نهان  
 راحت دیگر بود در عالم خود رنج عشق  
 به دل یاد خط او نقش بستم  
 ای نفس بد از مکر تو حیران شده ام من  
 نیاید در تلفظها نباشد تا الف ساکن  
 عیش ناپیدا بود در ماتم آباد جهان  
 سرانگشت نگارین آرزو گر هست شیرین را  
 آه اگر در پی دام و قفس افتد صیاد  
 راحت در این چمن گل خیر فتادگیست  
 ساقی همه فرنگ نمودی به ما کنون  
 بپرس لذت عجز از دلی که درد کند  
 همچو غنچه نرگس چشم خویش بالا کن  
 من زاده درد دلم و<sup>(۳)</sup> پیشه من غم  
 والله که بیگانه ابنای زمانم  
 به مجمع جهلا خویش را ریایی گفت  
 بود واجب قضای می پرستی های سی روزه  
 ای زلیخا ز خریداری یوسف بگذر  
 ز پاس آشنایی ها بود ای شوخ مشکل تر  
 بنوش جام می ای شیخ پس بده انصاف  
 آرزو بهر خلاص از غم عجب تقریب بود  
 ندیدی از عدم آثار تاب آن کمر بنگر

که روزی بود همچون پیرهن یوسف در آغوشم  
 نه تنها ناخوشم از پیری خود، از جوانی هم  
 مشمر پاکش آرزو که سگ است<sup>(۲)</sup> این  
 شود همچو گل سرخ روی گریبان  
 که می آید از غنچه بوی گریبان  
 سرشکم کند تر گلوی گریبان  
 که صدای تو ز کهسار نیاید بیرون  
 غیر یونان غرق ننموده است دریا از زمین  
 می روم از باغ بیرون، بلبل آوازم مکن  
 آرزو گفتم خبر شرطست دمسازم مکن  
 گر طبیب از علم آگاهی علاج من مکن  
 نوشتم آرزو «شرح گلستان»  
 کز کرده و ناکرده پشیمان شده ام من  
 بجا و مانده است از راستی اینجا عصای من  
 یک خم نیل است در میخانه نه آسمان  
 به خون خویش دارد کوهکن هم تیشه رنگین  
 که نمانده است دگر طاقت پرواز به من  
 چون سایه خاکسار شود پا دراز کن  
 کشتی می روانه به سوی حجاز کن  
 به چشم آبله پاست خواب با شیرین  
 صبغة من الله است هر طرف تماشا کن  
 چون اشک می پرس از نسب و از حسب من  
 تحقیق زنا سازی من کن نسب من  
 ریای زاهد بی پیر را تماشا کن  
 شب عید است ساقی تا توانی می به ساغر کن  
 بنده عشق شدی ترک خداوندی کن  
 تو را با خود به این بیگانه خویی آشنا کردن  
 شکست توبه بود خوب یا شکست سبب  
 شد جدا یار و نمردی در فراقش وای تو  
 صدای غیب نشنیدی حدیث آن دهن بشنو

گل تازه زخم نخجیر او  
 به قربان دیوانه‌ای می‌روم  
 زاهد ز ابتلای غرور عبادتش  
 صنما قصد جان من داری  
 طفل سرشک بود چو مجنون رفیق او  
 ای که کردی خرقه زهد و ریا رهن شراب  
 در سر صیاد سودای متاع ناله نیست  
 در این محفل مزین دم بی‌تأمل گرامان خواهی  
 شنیدم کز ره دور آمد آن شوخ فریبنده  
 ز بزم اهل دنیا ما صلاهی جود نشنیدیم  
 ساغر می که نماید دهن پان خورده  
 به پیری آنکه اول از برم رفت  
 ز تو چشم مهربانی دگر ای فلک ندارم  
 پیش خود برپا شدن صورت کجا گیرد ز من  
 اهل بیت حسن باشد خال ابروی کسی  
 ببرد از دل عشاق بی‌حضورى را  
 بهار هر دو جهان رنگ و هم تست چو فهمی  
 به حال بی‌کسیم گریه می‌کند یعقوب  
 ز ناز و قشقه ما پی سبحة نباشد  
 خم می هر کجا بشکست من در خاک غلطیدم  
 رازداران هم<sup>(۳)</sup> مشرب و مذهب<sup>(۴)</sup> بود بسیار کم  
 ز تحلیل بدن قوت نمانده نفس سرکش را  
 صحبت سوداییان جاه عیشم تلخ کرد  
 هلاک عشق لیلی جان مجنون بود در طفلی  
 نوجوانان چمن ناز شما پر بیجاست  
 ما را خبر از مصطلح عشق نبوده است  
 داشت در مهد مسیحا<sup>(۶)</sup> ز همه علم خبر  
 ضعف پیری چه بلا قلب حقیقت دارد  
 قیامتم به سر آورده‌ای پس از مردن

بود از قلم کارى تیر او  
 که در دست طفلست زنجیر او  
 در کعبه رفته آدم و شیطان برآمده  
 دشمن بنده خدا شده‌ای  
 روزی که آرزو ز دبستان برآمده  
 دامن آلوده (را)<sup>(۱)</sup> در آفتاب افکنده‌ای  
 تا کی ای مرغ قفس بیجا دکانی چیده‌ای  
 زبان خامه را سازد قلم حرف نفهمیده  
 شود ای کاش شمع مجلس من ماه آینده  
 نه خواننده بود هرگز در اینجا، نی نوازنده  
 لب لعل تو مکیده است تو هم می‌دانی  
 جوانی بود نام او جوانی  
 شب هجر بود ممکن که سحر کنی نکردی  
 همچو شخص سایه‌ام سر تا به پا افتادگی  
 آیه تطهیر خوبی از عرق روی کسی  
 غبار خط تو خاک شفاست پنداری  
 نداشته است یدالله احتیاج حنایی  
 ستمگری چو تو ای خوش پسر ندیده کسی  
 چون شمع<sup>(۲)</sup> جمع کردیم رندی و پارسایی  
 فتد زان سان که از افتادن دیوار دیواری  
 عمرها گردد فلک پیدا کند تا چون منی  
 جوانی جاهلیت، پیری اسلامست پنداری  
 هست چون<sup>(۵)</sup> خواب پریشان رویشان نادیدنی  
 دلش چون غنچه گلنار پر خون بود در طفلی  
 ناله را سرو روان ساخت خدای قمری  
 بیهوده خریدیم چو دل «گلشن رازی»  
 هر که را نیست مربی کندش حق پدری  
 آنچه بودست بدیهی شده اکنون نظری  
 ز جان من دگر ای آسمان چه می‌خواهی

۲- پ، ل: - هم

۶- ک: مسیحامهد

۲- پ، ل: سبحة

۵- ل: - چون

۱- ک، ل: - را، از پ اضافه شد

۴- پ: مذهب و مشرب

ساقیش سیاووش و فرنگیس بود می  
نقش قدم ماست بر آن مهر گواهی

بشکنند گل گل بپا بیند گر آتش کنده را  
تا کی کند عیادت کس دایم المرض را  
کی آنچه بود بودی لولاه و لولانا  
مرغ عیسی دشمن خورشید و عیسی یار اوست  
می کند نازش کسی کز خاک بردارد مرا  
گشت ناخن‌های او<sup>(۱)</sup> اظفار طیب  
چنانکه کشته وحشی است سیدالشهدا  
شد مست شیر گیر به یک جام آفتاب  
ز خط نوشته همانا بران لراقمه است  
آب یاقوت را حباب این است  
بعید نیست که گویند ینگ شیراز<sup>(۲)</sup> است  
زمین شعر کجا حق شفعه داشته است  
مصرع برجسته تاریخ قتل عاشق است  
از خدا خواهم پناه از شر نفاثالعقد<sup>(۳)</sup>  
دل صافم ز چرخ نیلگون جز بد نمی بیند  
چو خفته‌ای که برو سقف خانه افتد و میرد  
عید است و درو زحمت وادید نباشد  
مشتتری بسیار مفلس، قیمت کالا بلند  
هر حلقه‌ای از زلف او آئینه چینی بود  
شرمنده ز روی خویش گردد  
این خانه شمالی بین کآفتاب رُو شد  
که گلگون نیز نعل و داغ دارد  
کرم این کار از کتاب کهنه دارم پیشتر

### رباعی

بود گرداندن اوراق مصحف دست افسوسش  
هزار پای شود ذکر آره در گوشش

باقی است در این مصطبه آثار جم و کی  
طومار جنون است ره وادی مجنون  
اشعار متفرقه فقیر آرزو:

جان علوی را نشاط دیگر است از قید تن  
احوال‌پرسی عشق یاران کنند موقوف  
این حرف نمی‌گردد معقول تو مولانا  
خلق دارد کین دانا، خالق اندر کار اوست  
سنگ زورم آرزو از دولت افتادگی  
زلف مشکین تو را هر کس گشود  
هلاک آهوی چشم تورا است شأن جدا  
از بزم عشق یافت مگر کام آفتاب  
قد تو مصرع موزون بسان سرو سهی است  
نیست تبخاله بر لب جانان  
به گوشت ار نرسیده است حرف سبزه خط  
خطا است اخذ معانی ز فکر همطرحان  
قامت شوخی که از طفلیست سرمشق جفا  
تا وزیده باد بر زلفش دلم دیوانه شد  
چو آن آئینه کز بی‌طالعی در زنگبار افتد  
نکرد شکوه دل غافلیم ز بار علایق  
شام رمضان ار چه به از عید نباشد  
دست من کوتاه و آن هندی صنم بالا بلند  
هر پنجه او از حنا گلچین رنگینی بود  
فردا خط او که ریش گردد  
دل مورد تجلی زان شوخ شعله‌خو شد  
نه تنها کوهکن را سوخت شیرین  
سیر خطش کرد در پیری مرا دل ریش‌تر

ندامت طاعت رندی که عصیان کرده مایوسش  
کسی که گشته<sup>(۴)</sup> ز غفلت خدا فراموشش

۱- پ: - او

۲- ک، ل: نیک اسرار، از نسخه پ تصحیح شد

۳- پ: نفاسالعقد

به طفلی بود دل انگاره داغ  
 ز مخمل سیه خواب ساختند غلاف  
 سرمه گردید به گویایی چشمت قایل<sup>(۱)</sup>  
 سخن بسیار مشکل بود شب جایی که من بودم  
 به نام اوست اگر مهر بر دهن<sup>(۲)</sup> دارم  
 روزی که ما به<sup>(۳)</sup> عشق تو دیوانه گشته‌ایم  
 آئینه را شکستم عینک درست کردم  
 من ندانم که از چه نیک توام  
 من ز رسم الخط قرآن خوب واقف نیستم  
 نماز شام به زلف بتان ادا کردم  
 دوربین خودبینی است آئینه به چشم من  
 تشنه خون ما بود اکنون  
 ندارد پای کم از زلف زنجیر جنون من  
 پسته ساق عروس است دهان خوبان  
 لب شیرین او همشیره جان است پنداری  
 شوم هر چند نزدیکت به چشم دور می‌آیی  
 نصیب مور شود دانه سلیمانی

مرا چون بچه طاووس از عشق  
 برای تیغ نگاهت که هست کار فرنگ  
 ای به سحر نگهت جان جهانی مایل  
 هجوم گریه عرض حال را فرصت نمی‌دادی  
 خموشیم سخن آرا به ذکر معشوقست  
 مجنون یکی ز جرگه اطفال بوده است  
 خود بینیم به پیری شد عاقبت دگرگون  
 آرزو عیب نیست جان کسی  
 خوبی حسن مخطط را چه می‌پرسی ز من  
 به خاک راه سر سجده آشنا کردم  
 بس که رفته‌ام از خود در ره پری‌رویان  
<sup>(۴)</sup> (بر مجنون چرید آهوی نجد  
 دهد بوی گل رخسار خوبان جوش خون من  
 پا به هر جا که گذاری تو پی بوسیدن  
 رخ او نور چشم ماه تابان است پنداری  
 چنان کان سوی صحرا آسمان پیوسته بنماید  
 توان رسید ز اهل دول به کام اگر  
 (رباعیات فقیر آرزوست)<sup>(۵)</sup>:

### رباعی

از فهم برون تحوّل احوالت  
 خود می‌آیی برای استقبالت

ای فتنه خرام عالمی پامالت  
 در آئینه خانه اینکه آری تشریف

\* \* \*

گشتیم ز اسرار محبت آگاه  
 از تخم کتان ما بود خرمن ماه

بر نسخه تحقیق چو افتاد نگاه  
 عشقست کزو صاحب سامان شده حسن

\* \* \*

نازل شده سوره‌ای به شأن حسن است  
 پیغمبر آخرالزمان حسن است  
 هر جانب صیدگاه عشق و هوس است  
 مرغی که شکار تو شود در قفس است

زلفت که ازو نظم جهان حسن است  
 خطت که برو شده است خوبی همه ختم  
 تا چشم ترا به غمزه دسترس است  
 تیر مژه از شش جهتش بس که رسید

\* \* \*

۳- ل: ز

۲- پ: دهان

۱- پ: مایل

۵- از پ اضافه شد

۴- پ: این بیت ندارد

موزونئ آن نبوده خالی ز ادا  
مضراع قدت دو بحر دارد گویا

هر شیوه خاصی که کند حسن انشا  
تمکین و شوخی تو پی سیری نیست

\* \* \*

مگذر زنهار سرسری زین مضمون  
یعنی نتوان زیست دمی ناموزون

سنجیده بود تمام صنع بی چون  
شوریست ز وزن نبض در کشور دل  
(قطعه فقیر آرزوست)<sup>(۱)</sup>:

### قطعه

نباشد همچو من صاحب معاصی  
جهان از غیبتم<sup>(۳)</sup> گردید عاصی  
چو شد گرم در قتل اهل وفا  
یکی را دو کرد و دو را چار کرد

فغان کاندر گناه آباد دنیا  
ز بس بیکاریم<sup>(۲)</sup> تأثیر دارد  
نگاه بت احوال شوخ ما  
به هر جا که شمشیر او کار کرد

حکایت تمثیلی از مثنوی محمود و ایاز فقیر آرزو که مسماست به «شور عشق»:

به بازار حلب شد بهر سودا  
گل حیرانی از دیدار خود چید  
که خود را کرد گم در کثرت عکس  
چنین زد بیخودی میناش بر سنگ  
همه عرض متاع حسن داده  
ز یوسف بهتری هر سو فروشند  
چو عقل پیر در پیری جوانی  
هزاران یوسف اندر جامه توست

پریرویی که قدری داشت سودا  
هجوم آئینه در هر طرف دید  
شگفت آمد چنان از دولت عکس  
گرفتش در بغل بی طاقتی تنگ  
که ای دکان به صد خوبی گشاده  
چه مصر است این که رو و مو فروشند  
<sup>(۴)</sup> جوابش داد مرد ز مردانی  
که اینها گرمی هنگامه توست<sup>(۵)</sup>

\* \* \* \* \*

۳- پ: عییم

۲- ل، پ، ن: بدکاریم

۱- از پ اضافه شد

۵- ل: گرمی های این هنگامه

۴- پ: دو بیت آخر ندارد



## باب الباء الموحدة<sup>(۱)</sup>

**بوربها:** از استادان قرار دادهٔ قدما است. اصلش از جام است. احوالش مفصلاً در جمیع تذکره‌ها مسطور است. از اوست:

یارب این قطره خون را کو همی خوانند دل تا کی از بیداد مهرویان ستم خواهد کشید  
**قاضی بهاء‌الدین زنگانی:** تقی اوحدی گوید از قدمای عرفا و حکماء<sup>(۲)</sup> ظرفاً است و این غزل از جمله اشعار اوست که به سبب تخلیط در دیوان خواجه حافظ شیرازی قدس سره داخل کرده‌اند:

ساقیا مایهٔ شباب بیار یک دو ساغر شراب ناب بیار  
 داروی درد عشق یعنی می کوست درمان شیخ و<sup>(۳)</sup> شاب بیار  
 گرچه مستم سه چار جام دگر تا به کلی شوم خراب بیار  
 یک دور طل‌گران سبک<sup>(۴)</sup> درده ناصوابست و ثواب بیار<sup>(۵)</sup>

فقیر آرزو گوید که در دواوین<sup>(۶)</sup> آنچه<sup>(۷)</sup> مشهور است بیت اخیر<sup>(۸)</sup> چنین است:

یک دو رطل‌گران به حافظ ده گر ثوابست و عذاب بیار  
**بسحق<sup>(۹)</sup> اطعمه:** شاعر<sup>(۱۰)</sup> مشهوریست. نام اصلی او ابواسحق. از راه شوخی بسحق<sup>(۱۱)</sup> تخلص می‌کند.

شخصی<sup>(۱۲)</sup> دیگر احمد نام نیز گذشته که به طور بسحق<sup>(۱۳)</sup> شعر<sup>(۱۴)</sup> می‌گفت. او هم استاد است و در این ایام حلیم تخلصی از شاگردان عبدالغنی بیگ قبول کشمیری هست که به همین طرز شعر می‌گوید اگرچه علم ظاهری مطلقاً<sup>(۱۵)</sup> ندارد. اما گاه‌گاهی به سبب موزونئی طبع شعر می‌گوید. به هر حال چند<sup>(۱۶)</sup> شعر از منتخبات میرزا صائب علیه‌الرحمه مرقوم می‌گردد. پاره‌ای از آن تضمینات اشعار<sup>(۱۷)</sup> خواجه شیرازی است. قدس سره العزیز<sup>(۱۸)</sup>.

من آن نیم که<sup>(۱۹)</sup> ز حلوا عنان بگردانم که ترک صحبت شیرین نه کار فرهاد است  
 حسد چه می‌بری ای کاسه لیس بر بسحق<sup>(۲۰)</sup> برنج زرد و<sup>(۲۱)</sup> عسل روزی خداداد است  
 شرح نان تنک آن نیست که پنهان ماند داستانیست که بر هر سر بازاری هست  
 چونان و<sup>(۲۲)</sup> خربزه<sup>(۲۳)</sup> بینی شهید کن خود را که مرگ‌های چنین گاه‌گاه می‌آید

۲- ل: - و

۲- ل: + و

۱- ن: + الفارسیه

۵- پ: گر ثوابست و عذاب بیار

۴- پ: سبک‌گران

۸- پ: آخر

۷- پ: آنچه

۱۱- پ: بسحاق

۱۰- ل: شاعر

۱۴- پ: شعری

۱۲- ل، پ: اسحاق

۱۶- ک: چند، از نسخه‌های ل، ن، پ اضافه شد

۱۹- ن: که

۱۸- پ: العزیز

۲۲- پ: و

۲۱- ل: و

۲۲- ل: خربوزه

و در بعضی از نسخ مصرعه<sup>(۱)</sup> دوم<sup>(۲)</sup> چنین است:  
مصرعه: که مرگهای چنین خوش دلیل زنده دلی است.

توتیای دارچینی سرمه است  
ای قند اگر<sup>(۳)</sup> در آب گدازد تن نبات  
حبشی نگر که دارد سر صحبت مُزعفر  
هر که دارد هوس کله و کیپا خوردن  
از حبشی<sup>(۴)</sup> داغ نیست بر من تنها  
ترسم که شیردان نخودش<sup>(۵)</sup> پرده در شود  
بایسنقر میرزا: ولد شاهرخ میرزا ابن امیر<sup>(۸)</sup> تیمور صاحبقران پادشاهزاده‌ای بود که به این  
فضل و کمال و جاه<sup>(۹)</sup> کمتر پیدا شده. شعر فارسی و ترکی خوب گفتی و جمیع خطوط را خوش  
نوشتی. از اوست:

گومی کومی او شد بایسنقر  
گومی کوی خوبان پادشاه است  
سلطان بابر بهادر: ولد بایسنقر<sup>(۱۰)</sup> میرزای مرحوم مذکور پادشاه بادل، عادل، درویش نهاد،  
صوفی مشرب بود. تقی اوحدی گوید که او به ابن قلندر مشهور است. فقیر آرزو گوید قلندر لقب<sup>(۱۱)</sup>  
ظهیرالدین بابر پادشاه است که از اولاد میرانشاه ابن<sup>(۱۲)</sup> امیر تیمور است و جد سلاطین چغتایی<sup>(۱۳)</sup>  
هندوستان بود. بدان سبب که چون از فرغانه به سبب تسلط اوزبک برآمد<sup>(۱۴)</sup> درویشی اختیار کرده دو  
سه صد کس چماق در دست همراه داشت چنانکه<sup>(۱۵)</sup> در واقعات بابری نوشته. و این<sup>(۱۶)</sup> سلطان بابر  
نبیره میرزا شاهرخ است و این ابیات نیز از سلطان بابر بایسنقری است که اسمش مسطور شده. از  
سلطان بابر<sup>(۱۷)</sup> بایسنقر<sup>(۱۸)</sup> است.<sup>(۱۹)</sup>

ور دود ما ز کهنه سواران یکی می است  
درد به زلف او دل زنار بنا ما  
بابر رسید ناله زارت به گوش یار<sup>(۲۱)</sup>  
وانکو<sup>(۲۰)</sup> دم از قبول نفس می زند نی است  
سودای کفر و کافری و آنچه دروی است  
لیلی وقوف یافت که مجنون درین چه است<sup>(۲۲)</sup>

- |                                    |                       |                 |
|------------------------------------|-----------------------|-----------------|
| ۱- پ، ل، ن: مصرع                   | ۲- ل، پ: دویم         | ۳- پ، ل: که     |
| ۴- ن: - چه دیوان. چو               | ۵- ل: سحری            | ۶- ن: حبش       |
| ۷- در دیوان: نخودش                 | ۸- ک: - امیر          | ۹- ک: - و       |
| ۱۰- پ، ل، ن: بایسنقر               | ۱۱- ل: لغت            | ۱۲- پ، ل، ن: بن |
| ۱۳- ل: جفایی                       | ۱۴- پ: - برآمد        | ۱۵- ل: + خود    |
| ۱۶- ن: + و این سلطان... مسطور شده. |                       | ۱۷- پ: - بابر   |
| ۱۸- ل: بایسنقر                     | ۱۹- پ: + گفته از اوست | ۲۰- ل: وانگونه  |
| ۲۱- پ: ما                          | ۲۲- ن: - چه است       |                 |

**ظهيرالدين بابر بادشاه:** که (۱) از (۲) جلالت قدر و (۳) رفعت منزل محتاج تعريف نيست. پادشاهی عادل، باذل، سخن فهم [و] دقيق و رس بود. که شهاب الدين معمای رساله معما به خدمت شريف از قريستاد با پادشاه مذکور مع صله های لایق. این رباعی گفت (۴) و (۵) فرستاد:

### رباعی

نامت ز عجم رفته به سوی عربست  
نام از تو برآورده معما عجبت  
هر کس بر آرد ز معما نامی  
نام از تو برآورده معما عجبت  
**بدیعی سمرقندی:** از بقیه شعرای عصر سلطان حسین بایقرا است که تا عهد شاه طهماسب صفوی مانده. (۶) از اوست:

شبی در خواب او را با رقیبان هم سخن دیدم  
نه بیند هیچکس در خواب یارب آنچه من دیدم (۷)  
**حکیم برتوی:** از خاک پاک شیراز است. در عهد ابراهیم میرزا که از احفاد (۸) شاهرخ میرزا (۹) بوده است. این دو بیت (۱۰) از اوست لیکن به نام دیگران نوشته اند چنانکه بیاید. (۱۱)

شده روز بیخود آن کس که شبت شراب داده  
چون بخته باغبانی که به گلشن آب داده  
آلوده گردی، ز پی صید که گشتی (۱۲)  
غرق عرقی در دل گرم که گذشتی  
**خواجه عبدالله مروارید بیانی (۱۳) تخلص:** بدین تخلص شخصی دیگر گذشته. چنانچه انشاء الله تعالی می آید. الغرض خواجه مذکور مرد صاحب کمالی (۱۴) است. نثر او مشهور است. گاهی متوجه نظم می گردید. استاد سام میرزای مغفور مبرور پسر شاه اسماعیل صفوی است که صاحب خروج سلسله (۱۵) علیه است. از اوست (۱۶):

در این فکرم که با خود همدمی ز اهل وفا یابم  
ولی چون خود پریشان روزگاری از کجا یابم  
ترسم آنجا که حدیث رخ نیکو گذرد  
که به تقریب مبادا سخن او گذرد  
فگن ای بخت یکره استخوانم زیر دیوارش  
که غوغای سگان از حال من سازد خبر دارش  
**بساطی سمرقندی:** حصیرباف آنجا بود. لهذا حصیری تخلص می کرد و چون به خدمت خواجه عصمت بخاری رسید بساطی تخلص نمود (۱۷). او را با شیخ کمال مباحثات و مناظرات واقع شده. چنانچه (۱۸) به معادات کشید و شیخ برو نفرین کرد و آن مؤثر افتاد که به اندک زمانی درگذشت. در بدایت حال به ملازمت (۱۹) سلطان خلیل میرزا بن میرانشاه بن امیر تیمور رسیده مبلغ هزار دینار به

- |                                     |   |                          |
|-------------------------------------|---|--------------------------|
| ۱- از نسخه های ل، پ اضافه شد        | ۲- ل: - از                                  | ۳- ل: - و                |
| ۴- پ، ل: گفته                       | ۵- پ، ل: - و                                | ۶- ل: + گفته             |
| ۷- ل: می دیدم                       | ۸- پ، ل، ن: اخفاد، ک: اجفاد، تصحیح قیاسی شد |                          |
| ۹- پ، ل: میرزاست، ن: میرزا بوده است | ۱۰- ل: + گفته                               |                          |
| ۱۱- ل: + چنانکه بیاید               | ۱۲- پ، ل: گذشتی                             | ۱۳- پ: بنائی             |
| ۱۴- پ: کمال                         | ۱۵- ل: - سلسله                              | ۱۶- پ: - از اوست         |
| ۱۷- ل: نموده                        | ۱۸- پ، ل، ن: چنانکه                         | ۱۹- ن: «به ملازمت» ندارد |

جایزه این مطلع یافت:

دل شیشه و چشمان تو هر گوشه برندش  
فقیار آرزو گوید که ارباب صناعت در قافیه این بیت ترددی دارند. از اوست:  
نپرسی هرگز ای سرو قامت  
چه گویی گر بپرسندت قیامت  
قیامت قامتستم گفتمی که چون است  
چه گویم ای بهشتی رو قیامت  
میخواست تا ز دیده خیالت بدر رود  
اشکم دوید گرم و سر راه او گرفت  
دل خون گشته ما را خبری پیدا نیست  
آنکه<sup>(۱)</sup> دل برد ازو هم اثری پیدا نیست  
ساز با سوز و غم و دم مزنی ای آتش دل  
که شنیدم شب هجران ز سپند است دو سه پند

**مولانا کمال الدین بنایی:** نادره زمان و اعجوبه دوران بود. نقل است که سلطان یعقوب حسن بیگی از پیش سلطان حسین بایقرا استدعا نموده<sup>(۲)</sup> که از هرگونه هنرمندی که در سرکار بود شخص قادر [او]<sup>(۳)</sup>، استاد ارسال فرمایند. میرزا بجای همه بنایی را فرستاد. چه او در جمیع فنون کامل بود اما به سبب<sup>(۴)</sup> بنایی پدر او که<sup>(۵)</sup> بنا بود. بنایی تخلص می کرد و چون امیرنجم ثانی به فرمان شاه اسماعیل لشکر به ماوراءالنهر کشید. بنایی شهادت یافت.<sup>(۶)</sup> در هجو سیفی<sup>(۷)</sup> بخاری گفته:

سیفی شاعر که گیرد آنچنان  
خویشتن را تو او<sup>(۸)</sup> مگر علامه است  
کرد لعنت هر که دیوانش بدید  
نیست آن دیوان که لعنتنامه است  
گلستانست<sup>(۹)</sup> خرم دیده ام از عکس رخسارش  
ز مژگان خارها بگرفته بر اطراف<sup>(۱۰)</sup> دیوارش  
نه مژگان من از خون جگر بر یکدگر بسته  
که بی او مردم چشمم به روی غیر در بسته  
کاش از دل شکسته من پا برون نهد  
در خانه شکسته کسی پای چون نهد  
شدم<sup>(۱۱)</sup> تا شهره عشقت گریزم هر که بینم  
که می ترسم به تقریب من آبی در خیال او

**بیرامخان:** ملقب به خانخانان که خانخانان عبدالرحیم پسر ارشد<sup>(۱۲)</sup> اوست از کمال شهرت محتاج تعریف و توصیف نیست. در تاریخ همایونی و اکبری و غیرهما مشروحاً احوال او مرقومست. مجمل<sup>(۱۳)</sup> خیلی صاحب جوهر مردی<sup>(۱۴)</sup> بود. خصوصاً در فن سپاه<sup>(۱۵)</sup> گری و سخن پردازی و نکته دانی از قصیده<sup>(۱۶)</sup> (او) که در منقبت گفته و مطلعش اینست ظاهر:<sup>(۱۷)</sup>

شهی که بگذرد از نه سپهر افسر او  
اگر غلام علی نیست خاک بر سر او  
حرفی ننوشتی دل ما شاد نکردی  
ما را به زبان قلمی<sup>(۱۸)</sup> یاد نکردی

- ۱- پ، ل: ای که  
۲- پ، ل، ن: نمود  
۳- پ، ل: نسبت  
۴- پ، ل: سیفا  
۵- پ: «که» ندارد  
۶- ل: سیفا  
۷- پ، ل: بالای  
۸- تصحیح قیاسی شد  
۹- پ: گلستانست  
۱۰- ل: شده، ک: شنیدم  
۱۱- پ، ل: - ارشد  
۱۲- پ، ل: + آنکه  
۱۳- پ، ل: سیاهی  
۱۴- پ، ل: - مردی  
۱۵- ل: - ظاهر، پ: + این گفته از اوست  
۱۶- از نسخه های ل، پ اضافه شد  
۱۷- ل: - ظاهر، پ: + این گفته از اوست  
۱۸- پ: قلم

**مولانا باباشاه:** اصل او از تهپایه عراق است و مولدش صفاهان. خوش نویسی<sup>(۱)</sup> بی بدل<sup>(۲)</sup> بود و جز با فقرا و اهل الله حرف نمی گفت. (این ابیات)<sup>(۳)</sup> از اوست:

### رباعی

واحد چو به کثرت آورد روی ظهور  
ترکیب وجود ما است این مرتبه‌ها  
چه دیده‌اند گدایان عشق از در دوست  
گردد به حجابات مراتب مستور  
ماییم به تکرار خود از خود شده دور  
که در دو عالم‌شان در نظری نمی‌آید

**باقرخان نجم ثانی:** از اولاد نجم ثانی است که در عهد شاه اسماعیل به امارت رسیده و لشکرها کشیده در سمرقند و بخارا کشته شده. باقرخان مذکور به هند آمده صاحب منصب عالی گردید. فقیر آرزو گوید که وی ممدوح درویش واله هر وی است که اکثر به مدح او گفته. در هنگامی که ایالت بنگاله به او مفوض بود و از آن دریافت می‌شود که خیلی صاحب سخن<sup>(۴)</sup> بود. از اوست<sup>(۵)</sup>:

### وله

غالباً در هند زلف او طلسمی بسته‌اند  
در زلف تو هر دلی که بنشست<sup>(۶)</sup>  
سخت بی‌دردیست<sup>(۸)</sup> باقر چیدن گل در چمن  
هر دل آواره کانا رفت دیگر برنگشت  
آشفته‌تر از نسیم برخاست<sup>(۷)</sup>  
عمر بلبل بر سر آید چون زند کس گل به سر

### رباعی

تا کی چشمت به گردش افلاکست  
باقر فلک بی‌سر و پا را انگار  
تا چند دلت ز دست گردون چاکست  
کان نصف دگر<sup>(۹)</sup> نیز به زیر خاکست

**محمد باقر خرده:** به سبب خویشی ملامقصود خرده کاشی او هم به خرده<sup>(۱۰)</sup> علم شد. مولد وی کاشان است. بسیار نازک‌کادا و خوش طبع بود. نقلست<sup>(۱۱)</sup> وقتی که شاه‌عباس از قزوین به صفاهان می‌آمد در اثنای راه چون به کاشان رسید سید احمد کاشی را که از امنای مقرر محمود ملحد بود کشت و بعد از کشتن خطوط بیعت مریدین وی<sup>(۱۲)</sup> به التمام بیرون آمد و همه را هلاک ساختند. از آن جمله خط ارادت باقر خرده نیز برآمد. چون نوبت قتل وی رسید، عرض نمود<sup>(۱۳)</sup> که من از این جماعه نیستم لیکن پیش فلان پسر که از ایشان است عاشق بودم و بدون خط مریدی مختلط نمی‌توانستم شد.

پادشاه او را عاشق صادق انگاشته<sup>(۱۴)</sup> از خون او درگذشت. فقیر آرزو دیوان او را که گویا به خط خودش بود دیدم. بسیار خوشنویس دریافت شد. لهذا به باقر خوشنویس اشتهار دارد. و در تذکره‌ها

- ۱- پ، ن: نویسی، ل: نویسی - نویسی  
۲- ل: بی بدل  
۳- از نسخه پ اضافه شد  
۴- ل: سخن فهم  
۵- پ: از اوست  
۶- پ، ل، ک: نشست، از نسخه ن تصحیح شد  
۷- پ، ل: برخاست  
۸- ل، ن: بیدادیت  
۹- ک، ل، ن: دیگر، از پ، ن نوشته شد  
۱۰- ن: + کاشی او هم به خرده  
۱۱- پ: حکایت، ل: نقلست  
۱۲- پ: + باشد  
۱۳- پ، ل: نموده  
۱۴- پ، ن: دانسته

مرقومست که ممدوح او و ملا ظهوری یکیست پس معاصر هم باشند. اکثر تتبع بابا فغانی نموده اگرچه طور او غیر طور<sup>(۱)</sup> باباست. چنانکه گفته:

گفت باقر خوب ورزیده است اسلوب مرا

دید شخصی یک شبی بابافغانی را به خواب  
از اوست:<sup>(۲)</sup>

کز در میخانه تا مسجد به دوش آرد<sup>(۳)</sup> مرا  
بر سر من آیی و بویت به هوش آرد مرا  
آه اگر هشیار پیش میفروش آرد مرا  
بیچاره گرفتار گرفتاری من شد  
امشب از پا بنشین تا دگری<sup>(۴)</sup> برخیزد  
آنقدر بنشین که برخیزم به قربانت شوم  
گل شود غنچه اگر بر سر دستار زخم  
که تو هم نمی‌توانی ز من احتراز کردن  
نیم تصدیق به نافش نه و خاموشش کن<sup>(۵)</sup>  
آدم راست مزه در همه عالم نیست  
که تا اشاره ابرو کنی در آغوشند  
آئینه در رخ تو رخ تو<sup>(۶)</sup> در آئینه  
که یکایک بزخم بر سر مژگانی چند  
مگر از سینه بدوزیم گریبانی چند  
که کلیم آید و آتش بزد از خانه ما  
دعوی خویشی گندم پس از این دانه ما

جمعه است و فیض حق عام است دلسوزی کجاست  
<sup>(۴)</sup> ای خوش آن ساعت که چون از دیدنت بیخود شدم  
مدعی گر برد پیش محتسب مستم چه باک  
شب‌ناله من گوشزد مرغ چمن شد  
مجلس افروزیست ای شمع مکرر شده است  
آمدی بنشین زمانی بنده جانت شوم  
تنگ دل گردد اگر خیمه به گلزار زخم  
شده است از دو جانب کشش طلب به نوعی  
مدعی چون رگ گردن به جدل کنده کند  
ساغر صحبت هر طایفه لب چش کردم  
هلاک هندم و خوبان بی‌تکلف او  
می‌دید ای اندر آینه خود را و می‌نمود  
کرده‌ام مشوره با بی‌سر و سامانی چند  
پیرهن داد گریبان دری عشق ندارد  
یارب<sup>(۸)</sup> آن شور<sup>(۹)</sup> فکن در دل دیوانه ما  
ما چه دیدیم ز فرزندی آدم که کند

### رباعی

که بمیریم و کسی گریه کند بر سر ما  
نامد پر ما بر سر گور قفس ما  
چه کنم منزل و<sup>(۱۳)</sup> مأوای دگر نیست مرا

<sup>(۱۰)</sup> ما چه باشیم و چه باشد دل غم‌پرور ما  
<sup>(۱۱)</sup> باقر به چمن نوبر پرواز نکردیم  
غم<sup>(۱۲)</sup> دیرینه به دل آمده با جانم گفت

۱- پ: - طور ۲- پ: + این انتخاب از اوست ۳- ل، پ: به دوشم آورد

۴- پ، ل: + و جا که دلم... سوخته خرمن گیرد، ص ۵۱۰ نسخه ک آمده ۵- ن: دگران

۶- ک: مکن، از نسخه‌های پ، ل، ن تصحیح شد ۷- پ، ل: بود

۸- پ، ل: + «ایام بجز شر... یک مصرع دیگر نرسانید به من» در ص ۵۱۵ نسخه ک آمده.

۹- ن: سوز

۱۰- پ، ل: + «ای خوش آن ساعت... میفروش آرد مرا» این دو بیت در ص ۵۰۸ نوشته شده

۱۱- ل، پ: «باقر به چمن... قفس ما»، این بیت ندارد ۱۲- پ: - غم دیرینه... نیست مرا

۱۳- ل: - و

اضطرابی بکنم<sup>(۲)</sup> تا بکشد<sup>(۳)</sup> پاک مرا  
کسی به مصر نمی برد ماه کنعان را  
که عاشق پسر با پدر چکار مرا  
مگشا<sup>(۴)</sup> سر داستان ما را  
که تسلی نشود سینه به صد چاک اینجا  
بر زخم ما بریز که جای ترخم است  
آن عشوه ها که چهره گشای تبسم است  
من و دل هر دو سراسیمه که دلدار کجاست  
در عالم اضطراب سهل است  
عجب آواره خانه به دوشی است  
داغ تو ندانم که کجا هست و کجا نیست  
جان کندن بی فایده کار همه کس نیست  
این جورها برای دل بدگمان تست

### رباعی

مردن در آرزوی تو بسیار مشکل است  
دل کندن از رخ تو به یکبار مشکل است  
در دست کسی به خیرگی قاتل تو نیست  
باقر کسی به خیرگی قاتل تو نیست  
باقر گر آرزوی جواب سلام نیست  
خون با دل که صد سخن اندر میانه ساخت  
هر چند آرزوی دلم بیشتر شود  
بر سر تربت من رقص کنان می آید  
پی تعظیم چون بیدار شوم از دور برخیزد  
تو غافل باشی و من مضطرب دل در میان سوزد  
بسمل شده را<sup>(۱۳)</sup> گرم طپیدن نگذارند<sup>(۱۴)</sup>

اضطرابم نه<sup>(۱)</sup> پی رفتن جانست ای دل  
محبت پدری همچو عشق اگر بودی  
ز روی رشک زلیخا به مصریان می گفت  
درد دل ما شنیدنی نیست  
از بلا هم برکت رفت به دوران غمت  
خاکستری دوزخ دور گم است  
در لب مدزد<sup>(۵)</sup> خنده که پیداست از رخت  
خلق سرگشته که فردوس کجا یار کجاست  
از<sup>(۶)</sup> کم ز خودی جفا کشیدن  
ندارد آشیان پروانه<sup>(۷)</sup> جز بال  
دانم<sup>(۸)</sup> که سراپای وجودم همه درد است  
از کوهکن این شغل رسیده است به باقر  
باقر گمان مزد وفا داشتن<sup>(۹)</sup> به یار

بردن به خاک حسرت دیدار مشکل است  
خو می کنم به هجر تو هر روز اندکی  
از بس که به هر دام افتادیم و رمیدیم  
منکر نمی شود که من او را نکشته ام  
بهر تو امفش صف مزگان بهم رسان  
زانسو نه رنجشی نه از این سو شکایتی<sup>(۱۰)</sup>  
کمتر شود به وصل تو امیدواریم  
شده ام کشته به آن ذوق<sup>(۱۱)</sup> که جان هر ساعت  
کند شرمندام تا پیش او یک لحظه بنشینم<sup>(۱۲)</sup>  
مبین چو آتش در دل من می زنی ترسم  
خود را به چه مشغول کند آه چه سازد

- ۱- ل: نه  
۲- ک، پ، ن: به، از ل، نوشته شد  
۳- پ، ل: نکشد، ن: بکشید  
۴- پ: نگشا  
۵- پ: بدزد  
۶- ن: اگر  
۷- ن: + و  
۸- پ: دایم  
۹- پ، ل، ن: داشتی  
۱۰- پ: حکایتی  
۱۱- ن: شوق  
۱۲- پ، ل: که، ن: گربه  
۱۳- ل: بگذارد  
۱۴- پ: بنشینم

## رباعی

مرا کشته است و منت بر زمین و آسمان دارد  
می‌توان یافت که بیچاره چه حسرت دارد  
صورت لیلی کسی پهلوی مجنون می‌کشد  
نگذاشتمش ز جا بجنبند  
به زلف گو که دلم را جدا نگهدارد  
مرا از دیدن آن آب حسرت در دهان گردد  
بر<sup>(۳)</sup> پرش نامه ببندند ولی سر ندهند  
در گریبان خودم بود چو بیدار شدم

هنوز آن سنگدل از ناز با من سر گران دارد  
می‌کند خسته عشقت<sup>(۱)</sup> به مشقت<sup>(۲)</sup> جانی  
عشق را حرمان بود لازم نمی‌دانم چسان  
در بوسه گر قیمتش سراپا  
به مدعی نتوان بود اسیر یک زنجیر  
ترا از تاب می هر گه به گرد لب زبان گردد  
تا کبوتر نه‌پرد گرد تو ارباب نیاز  
خواب دیدم که ترا دست به دامان زده‌ام

## نظم

هر زمان نامه انشا کنم و پاره کنم  
چشم دارم که سراپای تو نظاره کنم  
از تنگنای سینه اگر غم به در کنم  
ز دست من نمی‌آید که چشم خویشتن پوشم  
منکر نمی‌شوی که غلام تو نیستم  
ترا با آن جفا جو می‌گذارم  
به کدام مهربانی به تو بی‌وفا نشستن  
ز تو سنگدل نگاهی به هزار ناز کردن  
ما را برای خاطر هجران نگاهدار<sup>(۶)</sup>  
ای جان مرا عزیزتر از جان نگاهدار  
کار<sup>(۷)</sup> خود کرد<sup>(۸)</sup> غم دل غم‌های تو خوش

بس که اندیشه از آن<sup>(۴)</sup> خوی ستم‌کاره کنم  
دل کم حوصله بر نیم نگه قادر نیست  
رحم آیدم که با که نشیند کجا زود  
ترا از جمله خوبان برگزیدم وای چون سازم  
مردم که گفت باقر اگر می‌فروشم  
دلا من می‌روم زین شهر یک چند  
به کدام سخت جانی ز تو دلربا بریدن  
ز من شکسته عجزی ز سر نیازمندی  
ما در<sup>(۵)</sup> خور فراغت وصل تو نیستیم  
می‌آیمت به کار در ایام بی‌کسی  
امشب گشت غمت عشرت فردای تو خوش

## رباعی

دود از جگر سوخته روزن گیرد  
آتش به دل سوخته خرمن گیرد

هر جا که دلم بی تو نشیمن گیرد  
هر جا که خورد آهن و سنگی با هم

## رباعی

یک مرد سخنور نه رسانید به من  
یک مصرع دیگر نرسانید به من

ایام<sup>(۹)</sup> بجز شر<sup>(۱۰)</sup> نه رسانید به من  
آن مصرعیکه بلندم که فلک

۳- پ: هر

۲- پ: سقب

۱- ل، پ: عشق تو

۶- ل: نگهدار

۵- ل: از

۴- ن، ل: ازان

۸- ک: بکن

۷- ن: - کار خود... غم‌های تو خوش

۱۰- پ: سر

۹- ل: - «ایام بجز شر... یک مصرع دیگر نرسانید به من»



**بهرام میرزا:** ولد شاه اسماعیل صفوی سلطنت قندهار از طرف برادر خود شاه پهلوسب داشت. خیلی صاحب کمال و حال<sup>(۱)</sup> و جوهر و هنر بود<sup>(۲)</sup>. از اوست:

**رباعی**

بهرام در این خرابه پرشر و شور<sup>(۳)</sup> تا کی به حیات خویش باشی مفرور  
 کرده است در این خرابه صیاد اجل در هر قدمی<sup>(۴)</sup> هزار بهرام به گور<sup>(۵)</sup>  
**باقی کرمانی:** مرد شوخ طبع<sup>(۶)</sup> گرم جوش<sup>(۷)</sup> نامرادی بود. همیشه در خدمت یاران مشق سخن کمتر کردی. گاهی اشعار بلند بی اختیار از او<sup>(۸)</sup> به سر برمی زد. این رباعی از اوست:

**رباعی**

عمریست که تیر فقر را آماجم بر تارک افلاس و فلاکت تاجم  
 یک شمه ز حال خویش ظاهر سازم چندان که خدا غنی است من محتاجم  
**بدیع الزمان قاضی شمس الدین اردستانی:** جوانی بود در غایت لطافت و متانت معاصر تقی اوحدی. از اوست:

آنان که فتاده اند از مقصد دور گویند به هجر<sup>(۱۰)</sup> دوست می باش صبور  
 ای بیدردان درد فراق است این درد نی دوری<sup>(۱۱)</sup> عابد از بهشت و لب حور  
**بدیع الزمان پسر میرزا<sup>(۱۲)</sup> ظاهر نصرآبادی:** صاحب تذکره. خیلی ذی شعور بود. در حل معما و در تربیت نظم و نثر. از اوست:

دیدن را هست بشر شمع چون با دیگری است چشم ما روشن چراغ هر که روشن می شود  
 حلقه افزون کند بر دام خرص آرزو قامت منعم که خم از بار<sup>(۱۳)</sup> مردن می شود

**رباعی**

گریه های سرد زاهد را نماید کار سست می شود از بارش باران<sup>(۱۴)</sup> دی دیوار شست  
 نیست چون مژگان او در دل اثر با ناله نیست ریخت چون دندان شود گوینده را<sup>(۱۵)</sup> گفتار سست  
 خصم سرکش را زبون ما از تواضع می کنیم<sup>(۱۶)</sup> هست<sup>(۱۷)</sup> چون پشت کمان ما دم شمشیر ما  
 خط مشکین نیست گرد عارض گلنار تو هست رحل آبنوسی<sup>(۱۸)</sup> مصحف رخسار تو  
 می جهد از سیلی آهن چراغ چشم سنگ شمع مجلس کرد<sup>(۱۹)</sup> دست انداز بر<sup>(۲۰)</sup> گوهر مرا

- |                    |                           |                     |
|--------------------|---------------------------|---------------------|
| ۱- پ: + خود        | ۲- پ: بوده                | ۳- ک، ل: پرشور و شر |
| ۴- ن، ل: قدم       | ۵- ک: گور                 | ۶- ک، پ، ن: طبعی    |
| ۷- پ، ل، ن: - جوش  | ۸- پ، ل: + ازو            | ۹- ل: + و           |
| ۱۰- ل: هجرت        | ۱۱- ل، پ: + و             | ۱۲- پ: - میرزا      |
| ۱۳- پ: باد         | ۱۴- ل، پ: پیکان، ن: نیکان | ۱۵- ل: - را         |
| ۱۶- ک: می کنم      | ۱۷- پ: پشت                | ۱۸- پ، ل: آبنوسی    |
| ۱۹- پ، ل: کرده است | ۲۰- ک: به                 |                     |

از خموشی صد دهن راه سخن داریم ما  
 موی سفید را فکن آلوده حنا  
 بر نیاوردم به شهرت دام چون نقش نگین  
**مولانا بصیری:** اگرچه احوالش معلوم نیست اما از متأخران خوشگو معلوم می‌شود. از اوست:  
 تا بار هیچکس نشود استخوان ما  
 هرگز نکند ناله دلم از ستم او  
**شیخ بهاء الدین محمد بهایی:** خلف شیخ حسین بن عبدالصمد جیغی و جیغ قریه‌ایست از قرای  
 جبل عامل. قدوه<sup>(۵)</sup> محققان و عمده مدفقان<sup>(۶)</sup> بود. اکثر ایام حیات به سیاحت و تجارت صرف نموده و  
 بسیاری از اهل حال را دریافته. چنانکه کشکول او شاهد این معنی است.  
 قریب به صد تصنیف و تألیف دارد جمیع<sup>(۷)</sup> مختصر و مفید. این مصرع تاریخ وفات اوست<sup>(۸)</sup>.  
**(مصرعه)** «افسر فضل او فتاد بی سر و پا گشت شرع»  
 با این<sup>(۹)</sup> همه فضل و کمال گاهی توجه به نظم می‌فرمودند<sup>(۱۰)</sup>. نسخه نان و حلوا و شیر و شکر او  
 ذایقه اهل کمال را خیلی لذت می‌بخشد<sup>(۱۱)</sup>. از اوست:

## رباعی

بگذاشت<sup>(۱۲)</sup> مرا و عهد نگذاشت درست  
 هرچند که دوست کاشتم دشمن رست  
 کامد سحری به گوش من این گفتار  
 روی که ازو کلیسیا دارد عار  
 تا آنکه شوم ز وصل تو برخوردار  
 جان خود ز منست غیر جان تحفه بیار

با هر که شدم گرم به مهر آمد سست  
 وز آب و هوای دهر سبحان‌الله  
 آهنگ حجاز می‌نمودم<sup>(۱۳)</sup> من زار  
 یارب به چه روی جانب کعبه رود  
 جان را چه کنم تحفه‌ات ای لاله عذار  
 گویی که بهایی این فضولی بگذار

## رباعی

وز ناله من فتاد در شهر خروش  
 تسبیح ز من گرفت در میکده دوش  
 زان باده که از دست تو نوشیده‌ام امروز

از صحبت من پیر مغان رفت از هوش  
 آن پیر که خرقة داد و زناز خرید  
 هشیاریم افتاد به فردای قیامت

## مثنوی

باز میل قلندری دارم  
 بر تنم نقش بوریاست هوس

از سمور و حریر بیزارم  
 تکیه بر بستر منقش بس

۳- پ، ل: فشانند

۲- پ: کم

۱- ل، ن: سیر

۶- ن: مرفقان، ل: مدفقان

۵- ل: قدره

۴- ل: + و

۹- پ: آن

۸- ل: از اوست

۷- ن: + و

۱۲- پ: بگذاشت

۱۱- ل: بخشد

۱۰- ن، پ: می‌فرمود

۱۳- پ، ل: نمودیم

دل ازین مهملات گشت ملول  
گر مزعفر مرا رَوَد از یاد  
لوحش الله ز سینه جوشی‌ها

### رباعی

ای خوشا ژنده و خوشا کشکول  
سرِ نان جوین سلامت باد  
یاد ایام خرقه پوشی‌ها

کارش همه جرم و (۲) کار حق لطف و عطاست  
سالی که نکوست از بهارش پیداست  
ادرکاساً و ناولها الا یا ایها الساقی  
ز تدقیقات مشائی نه تحقیقات اشراقی  
فبلغهم تحیاتی و نبئهم باشواقی  
وانی ثابت باق علی عهدی و (۴) میثاقی  
جهان پر شد همه از دود سالوسی و زراقی

تا منزل آدمی سرای دنیا است  
خوش باش که آن (۳) سرا چنین خواهد بود  
مضی فی غفلة عمری کذلک تذهب الباقي  
شراب عشق می‌سازد مرا از سرِ کار آگه  
نسیم الصبح ان تمرر علی وادی احیایی  
و قل یا سادتی انتم بنقض العهد عجلتم  
بهائی خرقه خود را مگر آتش زدی امشب

شیخ عبدالسلام (۵) بیامی (۶): اصل وی از عرب است. شاگرد شاه فتح‌الله بود. او را (۷) اشعار بسیار

است. از آن جمله است:

که بهر کشتن من دست کین بیازاری  
چون غنچه آفت‌زده نشکفتم و رفتم  
از ذوق وعده تو به فردا نمی‌رسم  
اگر ناگه درون افتد کسش بیرون نیندازد  
فراغ روز بی‌دردی دلم را یاد می‌آید  
گو حرف ناامیدی ما (۱۳) درمیانه باش  
عاقل ننهد به حرف‌شان انگشتی  
در این نه خلیلی نه در آن زردشتی

بدین قدر نشود رخنه در ستمکاری  
هرگز لب من چاشنی خندد (۹) ندانست  
بیم از وفا مدار بده وعده که من  
غبار درگه میخانه‌ام کانجا چو من (۱۱) خاکی  
دو بیغم را بهم خندان چو بینم شادمان خاطر (۱۲)  
قاصد خوشست قصه او در فسانه باش  
جمعند ز سفلکان به عالم مشتی  
خالی شده دیر و (۱۴) کعبه از هل کمال

بیامی (۱۵) استرآبادی: از تقی اوحدی سابق است. از اوست:

تابوت من آهسته از آن کو گذرانید  
چون نیست امید (۱۶) که بیایم دگر آنجا

- |               |   |                |
|---------------|---|----------------|
| ۱- پ. ل: احسن | ۲- ل: - و   | ۲- پ. ل: این   |
| ۲- پ: - و     | ۵- ن: عبدالله   | ۶- ل، پ: بنائی |
| ۷- پ: از او   | ۸- پ: + لیکن چند ابیات او آنجا به قلم آورده است           |                |
| ۹- پ. ل: مرگ  | ۱۰- ل: «جمعند ز سفلکان... دران زر دشتی» دو بیت اضافه دارد |                |
| ۱۱- ل. پ: شد  | ۱۲- پ. ل: گردم  | ۱۳- پ. ل: من   |
| ۱۴- ل: - و    | ۱۵- ل: بنای   | ۱۶- پ: امیدم   |

**عقیل بزومی:** از سادات است. خیلی خوشگو بود. از اوست:

### رباعی

رحم است بر آن بلبل شوریده که گل را  
یکبار گرت دیده و<sup>(۲)</sup> دل سیر ببینند  
بیند که بچینند و<sup>(۱)</sup> به بازار فروشند  
تا حشر بهم لذت دیدار فروشند  
**ملا بیاضی:** احوالش معلوم نیست. اینقدر هست که از متأخران است. از اوست:

<sup>(۳)</sup> شب یلدای وعدهات را چرخ  
<sup>(۴)</sup> چه شود<sup>(۵)</sup> گر دم صبح دهد  
<sup>(۶)</sup> یا مرا بر امید وعده تو  
<sup>(۷)</sup> صبر ایوب و عمر نوح دهد  
یا تو را با چنین کرم کردن  
<sup>(۸)</sup> مرگ با توبه نصوح دهد

**باقی نهاوندی<sup>(۹)</sup>:** برادر خرد آقاخضرای<sup>(۱۰)</sup> است که مدتی در کاشان وزیر بود. مصنف<sup>(۱۱)</sup> کتاب «مآثر رحیمی» است که خاتمه‌اش مشتمل است بر احوال شعرای مداح خانانان و دیگر متوسلان او. خیلی صاحب کمال و شاعر و منشی بی‌بدل است و کتاب مذکور بسیار ضخیم است. از اوست:

فشردم بس که خار مگیلان پای در راحت  
ما و بلبل عرض چاک سینه‌ها کردیم دوش  
راه بیرون شدن از زیر فلک ممکن نیست  
چشم یعقوب نمی‌یافت اگر بینایی  
سرگرانی‌هاست حسن و عشق را با یکدگر  
به زلف خود بگو تا پاس ایمانم نگه دارد  
درهم مشو ز کثرت پروانه شمع من  
لبش به خنده و چشمش به غمزه می‌گوید

کنون در هر قدم از من گلستانی بجا مانده<sup>(۱۲)</sup>  
ناز پرورد گلستان زخم خاری هم (نه)<sup>(۱۳)</sup> داشت  
هر طرف مرغ قفس جلوه کند در قفس است  
نقص در مذهب ما تا به قیامت می‌بود  
خلق<sup>(۱۴)</sup> پندارند یوسف با زلیخا دشمن است  
که من در ساعتی صد ره مسلمان می‌توانم شد  
روی جهان فروز تو داری گناه کیست  
که خون هر که بریزند مدعا اینجاست

### رباعی

گردون تا کی از تو دلم خون باشد  
زانگونه که هم دونی و هم دون‌پرور  
جانم ز الم‌های تو محزون باشد  
نبود عجبی نام تو گردون باشد

**باقی دماوندی:** شاعریست پُر زور از مداحان خانانان عبدالرحیم چنانکه در خاتمه «مآثر رحیمی» مسطور است و نیز مسطور است دران<sup>(۱۵)</sup> که باقی دماوندی (تاریخ)<sup>(۱۶)</sup> تولد شاهزاده

۱- ل: - و ۲- ل: - و ۳- پ: یا مرا... عمر نوح دهد

۴- ل: + یا مرا بر امید وعده تو ۵- پ، ل: بود ۶- ل: + یا تو را با چنین کرم کردن

۷- ل: «صبر ایوب و عمر نوح دهد» ندارد ۸- ل: چه بود گر دم صبح دهد

۹- پ: بهاوندی ۱۰- ن: خضری است ۱۱- از نسخه ل اضافه شد

۱۲- از نسخه‌های پ، ل نوشته شد ۱۳- از نسخه‌های ن، ل اضافه شد ۱۴- ل: حسن

۱۵- ن: - دران ۱۶- تصحیح قیاسی شد

جهان افروز که از صبیبه شاه نوازخان متولد شده به این طریق در سلک نظم در آورده به نظر سپه سالار خانان گذرانیده سرفراز شد. از اوست<sup>(۱)</sup>:

### نظم

نقد امید پادشاه جهان از عدم جانب وجود آمد  
بهر تاریخ در تولد او فقیر آرزو گوید که از اتفاقات استاد ابوطالب کلیم همین مصرع ماده تاریخ تولد پادشاهزاده محمد اورنگزیب که بعد از شاه جهان پادشاه هندوستان شده یافته.

داد ایزد به پادشاه جهان تاج صاحبقران ثانی یافت  
نامش اورنگ زیب کرد فلک چون به این مژده<sup>(۳)</sup> آفتاب انداخت  
طبع دریافت سال تاریخش از نوادر اتفاقات آن است که چون محمد اورنگزیب عالمگیر بر تخت<sup>(۴)</sup> نشست و آن سال چهلیم بود از عمر گرامی او. تاریخ جلوس خود فرمود که «آفتاب عالمتابم». از باقی دماوندی است:

گر پرده از جمال بت ما برافکند نخست آن سنگدل با بیدلان آمیختن گیرد<sup>(۵)</sup>  
بسیار خرقة بر سر بازار می رود چو وصلش در میان پیدا شود خون ریختن گیرد<sup>(۶)</sup>  
در پس پرده دگر تا چه حکایت باشد ما برون در ازو نکته بسی می شنویم

**باقری:** از هرات است. شعر را خوب می گوید. از اوست:

بر اسب حنا بسته پی قتل اسیران هست آنقدرت کشته که هر جا بخرامی یار را امسال با ما التفات پار نیست  
هر جا که رَوَد تا به رکابش همه خون است در هر قدمی سرو قدت شمع مزار است<sup>(۷)</sup>  
عشق آن عشق است اما یار ما آن یار نیست روزی هزار نامه به خود از زبان تو  
**محسن بهایی:** از سادات است. شعر بسیار خوب می گفت. از اوست:

محتاج ره به قدر ضرورت بسی است دخل از زندگی به تنگم و از مرگ در هراس  
بر آفتاب رشک ندارد چراغ ما که کرده اند به سوهان ابروان تیزش  
خلد به دل مژده های بلند خونریزش

۱- پ: + از اوست

۲- از نسخه ل نوشته شد

۳- از نسخه های ل، پ، ن نوشته شد

۴- پ: + سلطنت حشمت

۵- از نسخه های ل، پ، ن نوشته شد

۷- ل: مزار است

۶- از نسخه های ل، پ، ن نوشته شد

بمیر تشنه و<sup>(۱)</sup> لب تر مکن به کاسه بحر  
جانست کمین بخشش رندان قدح خوش  
که نیم خورده<sup>(۲)</sup> ابر است جام لبریزش  
کو خضر کزین باده دماغی برساند  
به بندید و برون آرید یاران از چمن گل را  
به دست من دهید این خونئ بسیار بلبل را  
فقیر آرزو گوید که اگر بجای بسیار لفظ یک باغ باشد، بهتر است.

**بایندر خان:** چون ربطی به سلسله سلاطین صفویه داشت به خویشاوند مشهور<sup>(۳)</sup> و در کمال  
اهلیت و همیشه با شعراء و فقرا محشور بود<sup>(۴)</sup> و<sup>(۵)</sup> هیچگاه بی جذب‌ه شوق نبوده<sup>(۶)</sup>. از اوست:  
کاش زلف تو دگر بو به صبا نفروشد  
برغم توبه‌ام بزم خوشی آن رشک مه دارد  
شرفندان<sup>(۷)</sup> بیگ بر همن تخلص: گرجیست. داخل غلامان خاصه شریفه سلاطین صفویه بود.  
از اوست:

## رباعی

خون ما را نوشکاران بی‌محابا ریختند  
شوخی مژگان خون‌ریز تو در خوابم گرفت  
همچو برگ لاله در دامان صحرا ریختند  
آه ازان مستان که غافل بر سر ما ریختند

## رباعی

شب ز گرمی‌های اشک دشت‌پیما سوختم<sup>(۸)</sup>  
به صحرا لاله در محفل چراغم  
همچو برق از یک پرافشانی سراپا سوختم  
مرا از شور<sup>(۹)</sup> بلبل آفریدند

**میرزا ابوالحسن بیگانه تخلص:** نواده سید ابوالمعالی است که از اعظام سادات نیشابور است  
که از ابا عن جد کلانتری آن ولایت به ایشان بود میر ابوالمعالی در عهد<sup>(۱۰)</sup> شادعباس ماضی کمال  
اعتبار داشت. رقمی به او داده<sup>(۱۱)</sup> که است که از اعظام سرزمین بابری که در آن ولایت بود آبادان کند.  
چنانچه شصت تومان جمع سیورغال او مقرر بود. فقیر آرزو گوید ظاهراً زمین بابری مطروحه  
ناکاشته از صد<sup>(۱۲)</sup> سال افتاده باشد که به هندی<sup>(۱۳)</sup> آن را «بنجر» گویند و اکثر در هندوستان در مدد  
معاش ائمه همین زمین تنخواه است. باری ابوالحسن بیگانه فی‌الجمله آشنای علوم است. در ترتیب نظم  
خیالات رنگین دارد اما بسیار کم شعر است یا به ما کم رسیده. از اوست:

غافل گذشتی از سر ما سرو ناز ما  
بخت آنم کو که گردم سایه بالای ترا  
در گردن نگاه تو خون نیاز ما  
وز قد گشته خلخال افگنم پای تو را

- ۱- ل: - و  
۲- از نسخه ل تصحیح شد  
۳- پ، ل: + بود  
۴- پ، ل: - بود  
۵- پ: - و  
۶- پ، ل: نبود  
۷- ل: شرفندال  
۸- پ، ل: سوختم  
۹- ل: سوز  
۱۰- پ، ل: پیش  
۱۱- از نسخه پ نوشته شد  
۱۲- پ، ل: چند  
۱۳- ن: آن را به هندی

چون آسمان یکی است نشیب و فراز ما  
به ما تر دامنان<sup>(۱)</sup> الفت مبادا پارسایان<sup>(۲)</sup> را

### قطعه

خراب کرده چشم تر است خانه ما  
قفس به پای خود آید به آشیانه ما  
به قتل و عده فردا کرده ای ظالم بیا امشب  
نگهدار ز بدنامی خدا این بی گناهان را

### رباعی

جان پیش تست جان تو و جان جان ما  
مشکل پسند زخم دل ناتوان ما

### رباعی

تو مست خفته ای و روزگار بیباک است  
زبان مردم این عصر مار ضحاک است  
پست [و]<sup>(۵)</sup> بلند در گرو انتخاب نیست  
گوهر اشکی که می آید ز چشم سفته بود  
که چون به دام تو افتد دگر رها نشود  
از ناز خواندن و به تغافل دریدنش  
فلک هرطور گردد جنبش گهواره می دانم  
نه پنداری که می را در فراق چاره می دانم  
که گر بر بستر سنجاب خوابم خاره می دانم  
سینه<sup>(۷)</sup> خورشید داغ سایه دیوار داشت  
هر کسی را دولت دیدار جایی قسمت است

مخفی نماند که فقیر آرزو را در این بیت اتفاق توارد<sup>(۸)</sup> افتاده چنانچه سی سال پیش از این شعر  
گفته بود و (در)<sup>(۹)</sup> دیوان بیگانه در این ایام<sup>(۱۰)</sup> به نظر آمده.

شعر فقیر آرزو این است:

بیستون فرهاد ما را کم ز کوه طور نیست  
بار دردی را که دوش کوه و صحرا برداشت

راه حقیقت است طریق مجاز ما  
نکویان را خدا از همشین بد نگهدارد

نماند خون به دل از گریه شبانه ما  
میان جنس اسیران بلند اقبالیم  
تو هر جا پانهی نقش قدم خورشید می گردد  
نصیب زاهدان یارب مبادا فسق و رسوایی

قاصد بگو<sup>(۳)</sup> به دلبر نامهربان ما  
هرگز فریب شوخی مرهم نمی خورد

به روز عیش جوانی ز خود مشو غافل  
به مغز غیبت هم می کنند<sup>(۴)</sup> آسایش  
خال سیه به گوشه ابرو چه حاجت است  
یاد مژگان که شب در خلوت دل خفته بود  
به غربت چمن این نذر کرده مرغ دلم  
انداز بود نامه بیتابی ما را<sup>(۶)</sup>  
در آغوش محبت نازپرور طفل بدخویم  
به مستی بیشتر در گریه می پیچد دل عاشق  
چنان بیگانه خو با سنگ طفلان کرده پهلویم  
یکدم از کوی تو هرگز شادمان بیرون نرفت  
بیستون فرهاد را کمتر ز کوه طور نیست

جلوه شیرین بود نوری<sup>(۱۱)</sup> ز انوار خدا  
ما به زور عشق بی پروا ز جا برداشتیم

۲- ک: بگوی

۲- تصحیح قیاسی شد

۱- پ: دمنات

۵- تصحیح قیاسی شد. مصحح «و» افزوده است

۴- ل: می کند

۸- از نسخه ل نوشته شد

۷- پ: شیشه

۶- ن: مرا

۱۱- ل: نور

۱۰- پ: - درین ایام، ل: حالا

۹- از نسخه های ل، پ اضافه شد

مد نگهش جاده آمد شد ناز است  
از پر پروانه تا بال هما<sup>(۲)</sup> در<sup>(۳)</sup> آتش است  
کشتن ما را که باور می‌کند  
سودای شکستن به سر شیشه‌ام افتاد  
هر پاره این شیشه صدا کرد به رنگی  
ای سیل بسر منزل ما راه چه پرسى  
آگه نه‌ای از سوز دلم آه چه پرسى  
بر ما جفا زیاده ز مقدور می‌کنی  
شکستی در دلم خاری اگر از پا در<sup>(۵)</sup> آوردی  
از ره و رسم وفا می‌گذری

چون آئینه چشمی که به رخسار تو باز است<sup>(۱)</sup>  
استخوانم شمع خلوت خانه بیداد کیست  
از تو کاعجاز مسیحا می‌کنی  
ای سنگدلان مژده شما را که دگر بار  
بر آئینه‌ام خورد ز نیرنگ<sup>(۴)</sup> تو سنگی  
مهتاب ز ویرانه ما گرد برآورد  
از حسن تو آئینه در آغوش گدازست  
ما را ز پیش خود به جفا دور می‌کنی  
تو از شوخی کجا کام دل شیدا برآوردی  
<sup>(۶)</sup>خوش به آئین جفا می‌گذاری

## رباعی

که چهار در دل ما می‌گذری  
هر کجا نام خدا می‌گذری  
که به صد رنگ تمنای تو تصویر کند  
غباری کز تو بر خاطر نشیند دیر برخیزد

<sup>(۷)</sup>هیچ یادی به دلت می‌گذرد  
به زبان نام خدا می‌گذرد  
گو به رنگینی دل بوقلمون نقاشی  
تو با این دل‌نشینی کی توانی رفت از یادم

**حاجی شاه باقر<sup>(۸)</sup>:** از کاشان است. شعر باقی می‌نمود (و)<sup>(۹)</sup> صرف موزونان دردمند می‌کرد و  
با اهل کمال همیشه مربوط بود. حسب‌المقدور در خیرات و مبرات می‌کوشید. از اوست:

## رباعی

مخلوق چگونه‌اش ستاید بسزا  
این چار کتابی که فرستاد خدا

آن را که بلافتی خدا کرده ثنا<sup>(۱۰)</sup>  
در مدح علی است یک رباعی به حساب

## رباعی

غم را ز شکیب چاره می‌باید کرد  
صحرا صحرا کناره می‌باید کرد

خو با دل پاره پاره می‌باید کرد  
تنها<sup>(۱۱)</sup> تنها همیشه از اهل جهان

**شاه باقر:** از عزیزان مشهد مقدس است. مدتی در هندوستان به خدمت سلطان مرادبخش بوده به  
مشهد مقدس رفت. از اوست:

گذشتگی است که از هرچه هست در پیش است

شکستگی است که خود مومیایی خویش است

۲- ل، پ: - در

۲- ل، پ: سمندر

۱- ل: مار است

۶- ن: این بیت ندارد

۵- ن: بر

۴- ل، پ: در

۹- از پ، ل اضافه شد

۸- ن، ل: باقی

۷- ل، پ: بیت اضافه دارد

۱۱- ن: - تنها

۱۰- ل: شمار، پ: شما



**بیروحسن:** عطاری<sup>(۱)</sup> می‌کرد و نهایت شوخی<sup>(۲)</sup> و نمک داشت. از اوست. از مثنوی او که مسمی است به خروسیه گفته: یکی کز خر بود خرزاده‌ای. شخصی اعتراض کرد که با وجود کز خر خرزاده چیست؟ گفت: تا کز خرهای آدمی زاد بیرون [روند]<sup>(۳)</sup>.  
ایضاً از اوست:

خروسی به من داد دانای راز  
دهان را<sup>(۴)</sup> پی طعمه چون باز کرد  
نظر یافته از خروس فلک  
که پهلو زدی او به پهلوی باز  
همه طعمه را مرغ انداز کرد  
به زر بافته جامه او ملک<sup>(۵)</sup>  
**میرزا باقر:** نواده قاضی زین‌العابدین تبریزی<sup>(۶)</sup> است. استفاده علم از خدمت آقاحسین نموده. در نظم اشعار و معما سلیقه درست داشت. از اوست:

حاصل زندگی ما سخن رنگین است  
دل که تنگ از خیال آن دهن است  
خرقه چاک چاک زنده‌دلان  
گشته از خط حساب حسنش پاک  
بی تو شب ماه تیره روزان  
عینک در انتظار تو نادیده تار شد  
نی همین در ماتم دل ناله غوغا می‌کند  
زاهد دل مرده را هر گام گور کنده است  
غفلت کج نظران فایده دین باشد  
چمن دیگر به کام قمریان است  
آن هم از دست تھی در گرو تحسین است  
سخنان غریب را وطن است  
آرزوهای مرده را کفن است  
باقی لاکلام او دهن است  
چون چشم سفید گشته تار است  
چشم سفید گشته به راحت دوچار شد  
داغ می‌پوشد سیاه و<sup>(۷)</sup> زخم سروا می‌کند  
می‌کند از سایه‌اش از بس زمین پهلو تھی<sup>(۸)</sup>  
چشم احوال چو به خواب است یکی بین باشد  
ز عکس سبزه<sup>(۹)</sup> چون سرو روان است  
**میرزا باقر مشهور به ایک:** از تبارزه عباس آباد اصفهان است. به خدمت بسیاری از علما رسیده

لیکن کج بحث بود. از اوست:

چون در همه جا عشق متاعیست که بایست  
تارهای سر زلف تو چو پیوسته<sup>(۱۰)</sup> بهم  
به غیر اشک پریشانیم به طول کشید  
سرخوش گوید که این دو<sup>(۱۱)</sup> بیت از باقر تبریزی<sup>(۱۲)</sup> است و این معنی از میرمعز فطرت مسموعست.

۱- ل: + تخلص  
۲- ن، پ، ل: شوخ  
۳- ن: - را  
۴- ل: - و  
۵- ن: - پیوست  
۶- تصحیح قیاسی شد  
۷- ن: تبریز  
۸- ل: + هر کس ز بس پهلو تھی  
۹- از نسخه ل تصحیح شد  
۱۰- پ، ل، ن: پیوست  
۱۱- پ، ل: - دو  
۱۲- پ، ل: تبریز

(۱) بی تو شب ماه تیره رویان<sup>(۲)</sup>

همچو غنچه تا به کی در بند خود باشد کسی

لیکن<sup>(۳)</sup> معلوم نیست که از کدام باقر است و اغلب که از شاه باقرا باشد.

**میربرهان:** از سادات ابرقوه است. خیلی تازگی در کلام و مذاق تصوف داشته. از مریدان قاضی

اسد است.<sup>(۴)</sup> از اوست:

که آفتاب کشیده است تیغ سر بردار  
هنوز هست ز عشق تو خار خار مرا  
که هست از سر زلف تو یادگار مرا  
دانسته‌ای که دیده ما را سواد نیست  
ولی روی پریشانی سیاه است  
که حسرت تو مبادا کسی به خاک<sup>(۹)</sup> برد  
از آن بر پای آن گل سایه می‌افتد ز بالایش  
رُخت خطی بدر آورده کآفتاب منم  
گل عاشق روی تو به یکدل نه به صد دل  
غنیمت است که این هم برآمد<sup>(۱۱)</sup> از دستم  
اینجا به زیر کاسه بود نیم کاسه‌ای

رسید تیغ بکف صبح بر سرم دلدار  
به غیر خار نمی‌روید از مزار مرا  
به عالمی<sup>(۵)</sup> ندهم مویی<sup>(۶)</sup> از پریشانی  
ما را به<sup>(۷)</sup> نامه نیز فراموش کرده‌ای  
سر زلف بتان می‌داد کامم  
نشان خاک بهشتم<sup>(۸)</sup> ز گریه در عالم  
ندارد سرو آن رخصت که بوسد در چمن پایش  
خطت به گوش تو گفتست مُشک ناب منم  
ای غنچه به پیش دهن تنگ تو مایل  
سیاهی از سر داغم برآمد<sup>(۱۱)</sup> از ناخن  
یک دم سر من از سر زانو جدا نشد  
در مذمت گوید:

سخن راست بنده می‌گویم

سخن پوست کنده می‌گویم

در حق سر تراش این حمام

می‌کند پوست از سر مردم

### رباعی

گردون به دلم شکاف‌ها کرد پدید

از سیلی غم چراغم از چشم پرید

خورشید ز کینه بر سرم تیغ کشید<sup>(۱۲)</sup>

آن روشنی دیده چو رفت از نظرم

**باقیا نایی:** مشرب وسیعی داشت و<sup>(۱۳)</sup> در علم موسیقی تصانیف و<sup>(۱۴)</sup> ترانه‌های نمکین ساخته.

به هند آمده به اعتبار وسعت مشرب با بزهمنان مختلط و مربوط شده (و)<sup>(۱۵)</sup> مدت‌ها در بت‌خانه‌ها<sup>(۱۶)</sup> به طور ایشان بود چنانکه فرزندان خود را از او مضایقه نمی‌کردند و بعد مدتی به اتفاق محمدعلی بیگ که

۳- ل: لیک

۶- پ، ل: موی

۹- پ: به خواب

۱۲- پ، ل: کشد

۱۵- از نسخه ن اضافه شد

۲- ل: روزان

۵- ل: عالم

۸- ن: نهشتم

۱۱- پ، ل: آید

۱۴- پ، ل: - و

۱- پ، ن: این بیت ندارد

۴- پ: + گفته

۷- پ، ل: ز

۱۰- پ، ل: آید

۱۲- ن: - و

۱۶- پ، ل: - ها

به حجابت به هند آمده بود مراجعت نموده به ايران رفت. فقير آرزو گويد که باقياي مذکور در شهر بنارس که حسن خيزی آن<sup>(۱)</sup> در هندوستان شهرت دارد بسيار بسر کرده و با برهمنان آنجا مختلط<sup>(۲)</sup> بود. ظاهراً وقت رفتن<sup>(۳)</sup> ايران اين بيت گفته که درين<sup>(۴)</sup> جا شهرت دارد. از اوست<sup>(۵)</sup>:

در بنارس باقيا باقی نماند  
زان زخم کوس توگل کاسمان از بهر من  
همه حاصل جهان را به نشاط صرف مل کن  
رفتند به منزلگه مقصود حريفان

**ميرزا باقر وزير قورچی:** اصلش از سادات جزيره حار<sup>(۷)</sup> است. سيد جمال الدين یکی از اجداد او

مرید شيخ صفی الدين اردبیلی است. شعر خوب می گفت. از اوست:

می خون شود به یاد لب ت در پيالهام  
پيش من خيره نظر بر رخ جانان کردن  
آنکه دل برد از تو يارب حسنش افزون تر شود  
بیدار می شوی و به من رحم می کنی  
بار دیگر زنده گردیدن عجایب حالتی<sup>(۹)</sup> است  
تابوت کشته تو چو از دور شد بلند  
خزان تازه دست تو از رنگ حنا دارد  
درين صحرای شورانگيز چون خاک نيستانم  
چو تسبیحی که تارش بگسلد چون از نفس افتم  
سر ز کار آسمان ناقص نمی آرد برون  
بعد مردن دوستان هر خط که بر خاکم کشند  
به چشم اهل دنیا غير دنیا در نمی آید  
دلیل بی غمی<sup>(۱۰)</sup> حضر عمر جاويد است  
کشتگان عشق را دل بس که در بر می طپد  
روز جزا ز تیغ تو شرمندگی کشد  
برگ گلی از شاخ نیفتاد درين باغ  
تا چند آسمان قدح خالیت دهد

نی همچو مار پوست گذارد ز ناله ام  
شیشه بر صورت شیرین زدن از فرهاد است  
رحم پیدا کرده ای تا عشق پیدا کرده ای  
گر بینیم<sup>(۸)</sup> به خواب که شبها چه می کنم  
بندگی دشوار باشد بنده آزاد را  
فریاد الامان ز لب گور شد بلند  
که هر کس دید پندارد که طاووس است در دستت  
که درين استخوانم از برای ناله می روید  
ز کار بسته ام صد عقده مشگل فرو ریزد  
مرغ تا کامل نشد از بیضه سر بیرون نکرد  
چون ببینی خوب نام یار می آید برون  
سگ دیوانه دنیا گزیده است اهل دنیا را  
وگر نه با غم عالم حیات ممکن نیست  
شمچو ماهی در کف آن شوخ خنجر می طپد  
در هر گلو که در دم مرگ آب کرده اند<sup>(۱۱)</sup>  
کز آمدن نامه او یاد نکردم  
چون مرد کاسه گر سر پایي به چرخ زن

۲- ک: مخلوط، از نسخه ل تصحیح شد

۱- ل: آن

۵- از نسخه های پ، ن اضافه شد

۴- ل: دران

۳- ل: رفتن

۸- از نسخه های پ، ل تصحیح شد

۷- پ، ل: خار

۶- ل، پ: وان

۱۱- پ، ل: داده اند

۱۰- پ، ل: زند

۹- ل: حالت

**حاجی محمد تقی بسمل تخلص:** اصلش از دامغان است و او در شیراز متولد شده تحصیل کمال نمود. وسعت مشربی<sup>(۱)</sup> داشت که با مؤمن و کافر یکسان می جوشید. مدتی در شیراز بود و از آنجا به صفاهان رفت. در قطعه گویی بی عدیست. از اوست<sup>(۲)</sup>:

### رباعی

دانا هر چند خوارتر می گردد  
چون جاده وجود اهل دانش هر چند  
در رتبه بزرگوارتر می گردد  
پامال شد آشکارتر می گردد  
در هجو یکی از وزرا که به سبب او برف<sup>(۳)</sup> در شیراز یافت نمی شد گفته:

### قطعه

چون بامداد حضرت دستور  
گشت واجب دعای خلق برو  
ای که<sup>(۴)</sup> کلکت کشد ز رشحه<sup>(۵)</sup> خویش  
اندکی سرمه وعدهام دادی  
نور دیده به سرمه افزودن  
سرمه تو<sup>(۶)</sup> فزود دیده من  
عدم سرمه تو چشم افزود  
پیش ازینم<sup>(۷)</sup> دو چشم روشن بود  
این زمان بایدت دو چندان داد

### رباعی

بود از پرتو حسن تو دل من روشن  
دامن افشان به جهان گر دل روشن خواهی  
شعله طور کند وادی ایمن روشن  
شود این شمع به افشاندن دامن روشن

**حاجی باقر ولد آقا شکرالله شیرازی:** در نهایت دردمندی و آرمیدگیست. از شیراز به اصفهان رفته محبوب خاطرها بود<sup>(۸)</sup>. مدتی پیش یکی از امرای ایران بود بعد از آن آزرده شده<sup>(۹)</sup> به شیراز رفته اراده هند نمود. روزی که می خواست که سوار کشتی شود کس آن امیر به حاکم فارس نامه رسانید که حاجی باقر را روانه اصفهان کنید<sup>(۱۰)</sup> جبراً و قهراً<sup>(۱۱)</sup> چون آن رفتن خوشش نیامد روانه عتبات شد و بعد از زیارت در نجف اشرف علی ساکنها التحیات مدفون گردید. رحمه الله تعالی<sup>(۱۲)</sup>. از اوست:

عمرها کوشید در آبادی من روزگار  
ز خجالت عاقبت می بایدش چون داغ خشکیدن  
آخر این ویرانه را تعمیر نتوانست کرد  
هر آن چشمی که همچو<sup>(۱۳)</sup> داغ بر دست کسی باشد

۳- پ، ل: ب ن باد

۶- پ: نو

۹- ن ر: سد

۱۲- پ، ل: - و

۲- پ: - از اوست

۵- ل: سبحه

۸- ن، ل: تأخیرت

۱۱- از نسخه ن نوشته شد

۱۴- پ: همچون

۱- تصحیح قیاسی شد

۴- پ، ل: آن که

۷- پ: ازین هم

۱۰- پ: شد

۱۲- پ: - رحمه الله تعالی

## رباعی

در عشق تو آواره مسکن باشم  
خواهم که چو نور جا کنم در همه چشم  
جوئیای تو در گلشن و گلخن باشم  
تا هر که رخ تو بیند آن من باشم  
**میر بقایی:** بدخشی است چون در تبریز بسیار بوده این جهت (به) <sup>(۱)</sup> تبریزی مشهور است. طبعش خالی از لطفی <sup>(۲)</sup> نیست. از مثنوی که باب زلزله تبریز گفته:

چه پیش آمد <sup>(۳)</sup> زمین و آسمان را  
حوادث با هم از هر گوشه جستند  
سواد دلنشین ملک تبریز  
ز وحشت لرزه با مردم در آویخت  
بتان از لرزه نوعی ایستادند  
زمین از بس که چون دریا خروشید  
چنان بگرفت طوفان زمین اوج  
چنان شد در جهان جای سکون تنگ  
زلزل آنچنان شد سایه افکن  
برون جستی ز <sup>(۴)</sup> حسرت <sup>(۵)</sup> مضطرب حال  
شکست از بس که ره در خانه‌ها کرد  
ز وحشت تا نظر می‌کرد رمال

**مولانا محمد باقر:** از ورنوسفادران است و ورنوسفادران قریه‌ایست <sup>(۶)</sup> از اعمال اصفهان. د

کمال صلاح بود و در فن نظم و لغز و معما دستی داشت معاصر ثقی اوحدی است. از اوست <sup>(۷)</sup>:

بس که بهم سوده‌ام کف ز ندامت عجب  
اشک راز دل عشاق عیان می‌سازد  
چون برآرم ناله از دل آیدم صد فوج درد  
زعفرانم به دل به مرجان شد  
سیلی روزگار را نازم  
آری آری خضر راه کاروان بانگ <sup>(۸)</sup> دراست  
نیست اگر <sup>(۹)</sup> بگسلد رشته صبرم ز تاب  
نیست بی مصلحتی گریه پنهانی <sup>(۱۰)</sup> ما

**محمد باقر زرگر:** از یزد بود. کمال صلاح داشته و شعر خوب می‌گفت و در تحفه سامی مسطور

است که <sup>(۱۱)</sup> سبزواری که <sup>(۱۲)</sup> او آخر به سپاهی‌گری مشغول شد و نجم زرگر او را کشت اتفاقاً در آن روز غزلی گفته که مطلعش این است:

- ۱- از نسخه پ اضافه شد  
۲- ل: لطف  
۳- ک: از، از نسخه‌های پ، ل، ن نوشته شد  
۴- از نسخه‌های پ، ل نوشته شد  
۵- پ: حیرت  
۶- از نسخه‌های پ، ل نوشته شد  
۷- پ: + گفته  
۸- پ، ل: عجب  
۹- پ: تنهایی  
۱۰- ل: ملک  
۱۱- ن: - که  
۱۲- پ، ل، ن: - که

مرا به جور بکشتی<sup>(۱)</sup> طریق داد این است      ز بادشاهی حسن توام مراد این است  
 اما این بیت به نام دیگری نیز نوشته چنانچه بیاید انشاءالله تعالی.  
 حدیث درد من گر<sup>(۲)</sup> کس نگفت افسانه‌ای کمتر      وگر من هم نباشم در جهان دیوانه‌ای کمتر  
 معلوم نیست که محمد<sup>(۳)</sup> باقر زرگر یزدی و سبزواری هر دو یکی‌اند که به تفاوت مکان شهرت  
 گرفته‌اند<sup>(۴)</sup> یا غیر<sup>(۵)</sup> (هم) والله اعلم.

**رفیع خان باذل:** برادرزاده محمدطاهر وزیر خان عالمگیر شاهی است. پدر ماجدش از ایران به  
 هند آمده<sup>(۶)</sup> داخل جرگه امرا گردیده. فقیر آرزو ایشان را در هفده سالگی هنگامی که قلعه در گوالیار  
 بودند دیده مستفید ملازمت گردیده. خالوی فقیر که امین و<sup>(۷)</sup> داروغه جزیه گوالیار بود<sup>(۸)</sup> مرا همراه  
 (پیش ایشان)<sup>(۹)</sup> برده فرمودند که این پسر هم سری به سخن دارد. ایشان با آنکه در آن ایام به گفتن  
 مثنوی «حملة حیدری» که قریب چهل‌هزار بیت است. مشتمل بر احوال سرور کائنات و امیرالمؤمنین  
 علی علیهاالسلام<sup>(۱۰)</sup> سرگرم بودند متوجه به من شده چند شعر خود خواندند. ازان جمله یک بیت بنده  
 را<sup>(۱۱)</sup> یاد است با آنکه قریب پنجاه سال بران گذشته و آن نیست:

کاردانان را نمی‌باید مصالح آنقدر<sup>(۱۲)</sup>      شانه با انگشت چوبین واکند از مو گره  
 القصة خان مسطور به فضایل نفسانی و فواضل روحانی موصوف بود. کتاب «حملة حیدری» را به  
 قدرت گفته. بعد مطالعه رتبه کلام و کلیم بر سخن فهم ظاهر می‌شود. از اوست:

بود برق تجلی پرده حسن بی‌حجابش را      ید بیضا (هم)<sup>(۱۳)</sup> از رخ بر نمی‌دارد نقابش را  
 ز موسی هم نیاید حفظ الواح گران قدرش      بلی دارنده چون مصطفی باید کتابش را  
 شریک ذات او را گر کنی دعوی غلط بینی      بگو اول کند پیدا نظیر بوتراش را  
 جواب آن<sup>(۱۴)</sup> غزل باذل که گوید شاعر هندی      به ایران می‌فرستم تا که می‌گوید جوابش را

و مراد از شاعر هندی درین<sup>(۱۵)</sup> جا شاه ناصرعلی سرهندی است که مقطع غزل او این است:  
 به این شوخی غزل گفتن علی از کس نمی‌آید      به ایران می‌فرستم تا که می‌گوید جوابش را  
 از بعضی مسموعست که روزی اتفاق ملاقات ناصرعلی با رفیع خان باذل افتاده بود.

ناصرعلی به باذل تکلیف شعر خواندن نمود<sup>(۱۶)</sup>. باذل این بیت خواند<sup>(۱۷)</sup>:  
 دل داشتیم دادیم جان بود عرض کردیم      چیزی که یار خواهد صبر است و<sup>(۱۸)</sup> ما نداریم

- ۱- ک، ن: کشتی، از نسخه‌های ل، ن تصحیح شد  
 ۲- ل: محمد  
 ۳- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد  
 ۴- از نسخه‌های پ، ل، ن تصحیح شد  
 ۵- ل: بوده  
 ۶- از نسخه‌های پ، ل، ن تصحیح شد  
 ۷- ل: + نیز  
 ۸- ل: پ، ل، ن: این  
 ۹- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد  
 ۱۰- پ، ل: علیهم‌السلام  
 ۱۱- پ، ل: اینقدر  
 ۱۲- ل: و  
 ۱۳- از نسخه‌های پ، ل، ن اضافه شد  
 ۱۴- پ، ل، ن: دران  
 ۱۵- ل: نموده  
 ۱۶- ل: + از اوست  
 ۱۷- ل: و  
 ۱۸- ل: و

ناصر علی از راه شوخی‌ها گفت که صاحب از نظم خود بخوانند و<sup>(۱)</sup> به گپ نگذارانند. ایضاً<sup>(۲)</sup> باذل در نعت گوید:

نگردد صور مرسی پایه معراج محمد را  
زهر غمزه شرب کز بهر یک شب حسن معراجش  
الف بود از برن دار از ابد هنگام تعلیمش  
کمر در کار امت تنگ بستن این چنین باید

### قطعه

دهد رم نام آبادی دل دیوانه ما را  
چنین یک زخم دیگر آرزو می‌کردم از تیغش

### نظم

پس از عمری درآمد یارم از در بی حجاب امشب  
کجا در محفل روحانیان گنجد گران جانی  
نشاط گریه شادیست پیش از خنده مستی

### رباعی

ز سوز عشق نه تنها دل خراب پر است  
خدا ترا برساند به من درین فرصت

### نظم

سر به مهر و مه نمی‌آرد از استغنا فرو  
این قدر سامان وحشت نیست بی‌چیزی دران  
یک گره از کار من نگشود صد مشکل‌گشا  
کوتاه هیچ آرزو صورت نمی‌بندد به دل

### قطعه

یک تغافل بیشتر نقصان آن بدخونه شد  
حال باذل را چه می‌پرسی ازو از من بپرس  
کو کله گوشه فقری که به سر واشکنم  
چند خاید جگرم را غم ناکامی کو  
باذل امروز شکستی تو بر غم خم می

### نظم

عشق تو به میدان زده صف با دو جهان درد  
چون نخل که از ریشه ببر آب رساند

۲- پ: «الف بود... ابجد را» ندارد

۲- ل، پ: ایضاً

۱- پ: به گپ ندارد

۶- ن، ل: این مصرع ندارد

خاکش به<sup>(۳)</sup> نم زلزله رفتم برسانم  
قطره بر گل شبنم و در قعر دریا گوهر است  
از برای آتش گل آب<sup>(۵)</sup> روغن می شود  
به کبوتر چو دهم نامه پر و بال دهم  
لبریز شود چون خم می سینه ز جوشم چه  
به دل گرفته ماند<sup>(۶)</sup> قدح شراب بی تو  
به کدام امیدواری برم به خواب بی تو  
گر خواسته دوست چنین است چنین باش

در آب گرفته<sup>(۱)</sup> است دل امشب گل صبری<sup>(۲)</sup>  
عشق را با هر دلی نسبت بقدر جوهر است  
عارض گلرنگش از می شمع روشن<sup>(۴)</sup> می شود  
بس که شرح غم دل مضطرب احوالم دهم  
هرگاه برد مستی چشم تو ز هوشم  
نشاط باده بخشد به من خراب بی تو  
تو چنان<sup>(۷)</sup> رمیدی از من که به خواب هم نیایی  
گو بخت زبون سرکش و گو چرخ بکین باش  
این غزل مسلسل از اوست:

## نظم

قدمی<sup>(۸)</sup> رنجه کنی گرچه عیانست که تو  
دل از منظر چشم نگرانست که تو  
تو ازو غافل و او غافل ازان است که تو  
شیوه دلبری این نیست همانست که تو  
این سخن بر دل ما سخت گران است که تو  
زین پر آوازه سرایی غرض آنست که تو  
چشم اغیار ز هر سو نگرانست که تو  
تا نگویند به من این صنم آنست که تو  
دیده شد یار تو رسواتر از آن است که تو

می پرد چشم من امروز گمان است که تو  
بر سر دل شدگان پا به غلط هم ننهی  
کی درآیی که برآید پی استقبالت  
آنچه هر به خیالت نرسد یاد منست  
در دل اهل دلی<sup>(۹)</sup> جای نکردی هرگز  
می دهی گوش به افسانه ارباب غرض  
شدهای شهره درین شهر به صد بدنامی  
چون<sup>(۱۰)</sup> ز دلها به درآیی به زبانها افتی  
در هوایش دل و دین باخته بودی باذل

## رباعی

دکان تیغ فروشی گشاده مژگانش  
مگر شکفته به دل غنچه های پیکانش

ز بس که مایل خونست<sup>(۱۱)</sup> چشم فتانش  
ز زخم سینه ام امروز بوی گل آید

## نظم

اگر دارد فلک همت ازو این کام می خواهم  
ترا با خود چو مغز توأم بادام می خواهم  
هنوز از شوخ بی پروای خود پیغام می خواهم  
بی سبب در کار ما می افتند از هر سو گره  
آنچه دل بود اول اکنون گشته در پهلو گره

شب مهتاب در بر یار بر کف جام می خواهم  
جدایی دیده ام بسیار در یک پیرهن چندی  
شکایت نامه های جمله کاغذ باد طفلان شد  
تا زد آن نازآفرین بر گوشه ابرو گره  
بس که در دل عقده های آرزو نگشوده ماند

۳- پ: ه

۲- پ، ل: خیری

۱- ن: گرفت

۶- ن: مانده

۵- ن، پ، ل: + و

۴- ن، پ، ل: ایمن

۹- پ: دل

۸- ل: قدم

۷- پ، ل: چسان

۱۱- پ: خویشست

۱۰- ل: چو



## رباعی

می‌کند چشم تو در صید دلم دیر که چه  
 اگر آرایش مژگان ز برای دل ماست  
 بی تو می‌بیند کسی کی<sup>(۲)</sup> در خیال و خواب می  
 زیر ابرو چشم مست او خمی وا کرده است  
 گاه باشد جام مل روید بجای گل ز شاخ  
 ختم بر لعل لبث شیوه شکر شکنی  
 تیغ ابرو به کف و دامن مژگان به کمر  
 روز ابر و لب کشت و دل جمع و من و یار  
**ابوالمعالی میرزا عبدالقادر بیدل:** فردوس رضوان<sup>(۴)</sup> پیش چمن آرایی طبعش از خیابان  
 بهشت خط عجز به بینی کشیده و شهیدی بهار در مقابل رنگینی مضامیش از نارسایی به خاک و<sup>(۵)</sup>  
 خون و حسرت طپیده.

اگرچه از علم ظاهر بهره وافی<sup>(۶)</sup> نداشت از صحبت بزرگان و سیر کتب صوفیه آن قدر مایه‌ور بود  
 که در سرزمین شعر تمام تخم تصوف می‌کاشت و به مرتبه آشنای مشرب توحید بود که هجو و  
 هزل<sup>(۷)</sup> او نیز بی‌ذوق درویشانه<sup>(۸)</sup> نبود چنانکه در مذمت یکی و مدح دیگری<sup>(۹)</sup> گفته:

## رباعی

خران<sup>(۱۰)</sup> اگر آهنگ فتوری دارند  
 زین غوغاها چه باک شهبازان را  
 نصرآبادی که او را از مردم لاهور شمرده غلط است. اصلش از توران است از قوم ادلامی<sup>(۱۱)</sup> و در  
 بنگاله بسر کرده<sup>(۱۲)</sup>. اکثر حالاتش از کتاب «چار عنصر» که<sup>(۱۳)</sup> از تألیفات اوست و نثرش<sup>(۱۴)</sup> در کمال  
 دقت و پاکیزگی است واضح و لایح می‌گردد. قریب سی سال در شاه‌جهان آباد دهلی فروکش کرده و از  
 در توکل پا بیرون نه<sup>(۱۵)</sup> نهاده. امرا و عمده‌ها را حق سبحانه بر در او فرستاده. اوایل سلطنت فردوس  
 آرامگاه حضرت محمد شاه (پادشاه)<sup>(۱۶)</sup> مغفور ازین جهان رحلت نموده<sup>(۱۷)</sup>. فقیر آرزو دو بار به خدمت

- ۱- پ: - سر  
 ۲- ک: که، از نسخه‌های پ، ن تصحیح شد  
 ۳- از نسخه‌های پ، ل، ن اضافه شد  
 ۴- پ، ل: رضوان فردوسی  
 ۵- ل: و  
 ۶- ل: ذاتی  
 ۷- ل: + فسانه ذوق نبود  
 ۸- پ: - درویشانه  
 ۹- ک: یکی، از نسخه‌های ل، ن، پ تصحیح شد  
 ۱۰- ک: خیران، از نسخه پ تصحیح شد  
 ۱۱- پ، ل: ارلات  
 ۱۲- پ، ل: برده  
 ۱۳- پ: - که  
 ۱۴- پ، ل: + ظاهر می‌شود  
 ۱۵- ل: - نه  
 ۱۶- از نسخه پ اضافه شد  
 ۱۷- ن: نمود

این بزرگوار اوایل عهد پادشاه<sup>(۱)</sup> شهید<sup>(۲)</sup> محمد فرخ سیر رسیده و مستفید گردیده. کلامش نظماً و نثراً مابین صدونود هزار (بیت)<sup>(۳)</sup> است. کلیاتش روز وفات او که چهارم شهر صفر باشد و همین تاریخ وفات اوست و مردم هندوستان آن روز چراغان کنند و طعام پخته به خلائق دهند و عرس نامند پیوسته زیارت کرده می شود.

بی تکلف سنگ زور سخن سنجان است و چون از راه قدرت تصرفات نمایان در فارسی نمود. مردم ولایت و کاسه لیسان آن‌ها<sup>(۴)</sup> که از اهل هندند در کلام این بزرگوار سخن‌ها دارند و فقیر در صحت تصرف صاحب قدرت‌ان هند هیچ سخن ندارد بلکه قایل است چنانچه در «رساله داد سخن» به براهین ثابت نموده هرچند خود تصرف نمی کند احتیاطاً بهر قسم میرزا بیدل جامع فنون شعر است چه غزل و چه مثنوی و چه قصیده و چه رباعی و شعر او را طرز خاصی است و در نثر (نیز)<sup>(۵)</sup> بی مثل و (بی)<sup>(۶)</sup> نظیر است هرچند سخن را بجای رسانیده که چو شعر حافظ شیراز انتخاب<sup>(۷)</sup> ندارد لیکن از جهت (ما)<sup>(۸)</sup> اشعاری<sup>(۹)</sup> که به قدر فهم خود انتخاب زده نوشته است. از اوست:

### رباعی

همه به پیش همیم اما سراب‌هایی ز دور پیدا  
کز اعتبارات جسم خاکی چو غربتم از قبور پیدا  
صبح فر شست از شکست رنگ در ایوان ما  
که عالم یک در باز است و می جویم کلید اینجا  
ز خاکستر شدن گل می کند چشم سفید اینجا  
ای فراموشی تو شاید داده باشی یاد<sup>(۱۲)</sup> ما  
آه ازین غفلت که با او نیز تنهائیم ما  
همچو اشک از کاروان لغزش پاییم ما  
شکستن کو که پردازی دهد آئینه ما را  
که گم گشتن ز گم گشتن برون آورد عنقارا  
آئینه‌گری کار کمی نیست درینجا  
رشته بپا می برد از رگ گلرنگ<sup>(۱۸)</sup> ما  
همچون خیالات از شخص تنها

چه ظلم است اینکه کرد غفلت به چشم یاران ز نور پیدا  
بهم اگر چشم باز<sup>(۱۰)</sup> گردد قیامت آئینه ساز گردد  
فیضها می جوشد از خاک بهار بیخودی  
کسی در بند غفلت مانده‌ای چون من ندید اینجا<sup>(۱۱)</sup>  
گدا ز نیستی از انتظارم بر نمی آرد  
آن پری گویند شب خندید بر فریاد ما  
امتیاز وصل و<sup>(۱۳)</sup> هجران دور باش کس مباد  
منزل ما، محمل ما، سعی ما افتادگی  
درین محفل پریشان جلوه<sup>(۱۴)</sup> است آن حسن هر جایی  
ز شور بی نشان بی نشانی<sup>(۱۵)</sup> شد نشان بیدل<sup>(۱۶)</sup>  
از حیرت<sup>(۱۷)</sup> دل بند نقاب تو گشادم  
سلسله شوق کیست سرخط آهنگ ما  
کثرت نشد محو از ساز وحدت

۲- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد

۲- پ، ل: + مرحوم

۱- پ، ل: - پادشاه

۶- از نسخه ل اضافه شد

۵- از نسخه ن اضافه شد

۴- از نسخه ن تصحیح شد

۹- ل: + حرفها

۸- از نسخه ل اضافه شد

۷- پ: - انتخاب

۱۲- پ: داد

۱۱- ل: آنجا

۱۰- ل: یاد

۱۵- پ: نشان

۱۴- پ: جلو

۱۳- ل، پ: - و

۱۸- پ، ل، ن: گل سنگ

۱۷- ل: حسرت

۱۶- پ: منزل

درهای فردوس وا بود امروز  
 رین پاس منزل ما را چه حاصل  
 کس ائینه بر طاق تغافل نه پسندد  
 عمریست وفا ممتحن ناز و نیاز است  
 چو آتش سرکشی‌ها می‌کنم اما نمی‌دانم  
 قاصد به حیرت<sup>(۱)</sup> کن ادا تمهید پیغام مرا  
 گر کسب اعتبارات دوری ز بزم انس است  
 فریاد که بستند برین هستی باطل  
 به شوخی آمد از بی‌دستگاهی احتیاج من<sup>(۲)</sup>  
 کسی تا چند بیدل کلفت از تعمیر بردارد  
 دیدد حیران<sup>(۳)</sup> سراغ<sup>(۴)</sup> هر که خواهی می‌دهد  
 در دیر بوالفضولیم در کعبه ناقبولیم  
 تو از سررشته تدبیر زاهد غافل و رنه  
 یارب نکشد خجالت محرومی دیدار  
 صلاهی التفاتی از سر این خوان نمی‌آید  
 برهمین آبله ختم است ره کعبه و دیر  
 قاصد آورد پیام دلدار  
 اگر از خاک ره تا سایه فرقی می‌توان کردن  
 اگر مرجع زندگی خاک نیست  
 سراغ جیب سلامت نمی‌توان دریافت  
 مخور ای شمع از هستی فریب مجلس آرای  
 مقام وصل نایابست و راه سعی ناپیدا  
 می‌رویم از خویش در اندیشه بازآمدن  
 جلوه مشتاقم بهشت و دوزخ منظر نیست  
 در جنون حسرت عیش دگر<sup>(۵)</sup> از بی‌خبریست  
 غبارم را ندانم در چه عالم افکند یارب

از بی‌دماغی گفتیم فردا  
 هم خانه بیدل همسایه عنفا  
 از خود نگرفتی خبر ای بی‌خبر از ما  
 نی تیغ ز دست تو جدا شد نه سر از ما  
 که جز افتادگی کس برنخواهد داشت بارم را  
 کز من نمی‌ماند نشان‌گر می‌بری نام مرا  
 یک قطره چو گهر نیست بی‌آبرو به دریا  
 یک گردن و صد رنگ ادا کردن حق‌ها  
 درازی کرد دست آخر ز کوتاه [آستینی‌ها]<sup>(۳)</sup>  
 فشار بام و در از خانه بیرون می‌کند ما را  
 خلقی از خود رفته و نقش قدم داریم ما  
 یارب شکست<sup>(۶)</sup> دل چند محراب معبد ما  
 ندارد فسق خلوت خانه چون پارسایی‌ها  
 عمریست که آئینه خطابست دل ما  
 لب گوری مگر واگردد و گوید بیا اینجا  
 کاش می‌کرد کسی سیر مقام دل ما  
 بازگردید ز<sup>(۷)</sup> خود رفتن ما  
 جز آن مقداو نتوان یافت از پست و<sup>(۸)</sup> بلند ما  
 خمیدنه کجا می‌برد پیر را  
 مگر به کسوت نیرنگ هیچ بودن ما  
 که یک گردن نمی‌ارزد به چندین سر بریدن‌ها  
 چه می‌کردیم یارب گر نبودى نارسیدن‌ها  
 همچو رنگ رفته یارب برنگردانی مرا  
 می‌روم<sup>(۹)</sup> از خویش در هر جا که می‌خوانی مرا  
 موی ژولیده همان سایه بید است مرا  
 غم آزادی کز شهر بیرون کرد صحرا را

۱- ن، ل: به حسرت

۲- پ، ل: ما

۳- در هر چهار نسخه: آستین‌ها، تصحیح قیاسی شد

۴- ل: گریان

۵- ل: حیران

۶- ل: شکسته

۷- پ: ز

۸- ل: و

۹- از نسخه‌های پ، ل، ن نوشته شد

۱۰- از نسخه‌های پ، ن نوشته شد

سخن را (...) (۲) رخصت بود بر بستن لبها  
 شرم می‌ترسم کند آب روان شمشیر را  
 درون خویش دارد خانه آئینه بیرون را  
 اظهار عیب چون (۵) گل چشم است بوی ما  
 شش جهت بیکسی و من تنها  
 که چون طاوس در آئینه گیرم پر فشانی را  
 ریشه گل کرد (و) (۶) رفت دانه ما  
 همه راست حکم برو برو همه جاست شور بیا بیا  
 که در هر قطره خون سجده شکر است بسمل را  
 شمشیر تو یاقوت کند سنگ فسان را  
 چون جاده درین دشت فکندیم عنان (۷) را  
 ترسم نه فشاری مژه دامن تر را  
 چون سایه بشویم ز جبین (۸) گرد سفر را  
 که فراموش کرده است مرا  
 گر نباشد بحث ما الزام ما  
 خنده دارد خط پیشانی ما  
 پا مگر دست نهد بر سر ما  
 غیر عریانی او در بر ما  
 باور نمی‌توان کرد سگ نان دهد گدا را  
 بهر چه این سگ چند غریده‌اند بر ما  
 آئینه ننموده الا نقش بیرون مرا  
 گفت آنچه درون دارد پیداست ز بیرون‌ها  
 صدای آب شو ساز ترقی کن تنزل را  
 دیده بینا ندارد هیچکس عریان برآ (۹)  
 چاه و (۱۰) زندان مغتنم دان از صف اخوان برآ

زبان در کام پیچیدم وداع گفت و (۱) گو کردم  
 خون صیدم از ضعیفی (۳) یک چکیدن (۲) وار نیست  
 خیال ما سوی فرش است در وحدت‌سرای دل  
 مشهور عالمیم به نقصان اعتبار  
 گر ننالیم کجا روم بیدل  
 چمن پرداز دیدارم ز حیرت چشم آن دارم  
 دل جمع این زمان چه امکانست  
 من بیدل از در عاجزی به چه سوروم به کجا روم  
 چه احسان داشت یارب جوهر شمشیر بیدارش  
 وقت است کنون از اثر خون شهیدان  
 باشد که سر از منزل مقصود برآریم  
 ای بی‌خبر از فیض اثرهای ندامت  
 زین بادیه رفتم که بسر چشمه خورشید  
 بیدل از یاد خویش هم رفتم  
 بر حریفان از خموشی غالبیم (۹)  
 لغزشی خورده (۱۰) ز (۱۱) سر تا که به پا  
 شمع حرمان کده بی‌کسیم  
 نیست پیراهن دیگر بیدل  
 چشم طمع مدوزید بر دولت خیشان  
 در خرقة گدایان جز شرم نیست چیزی  
 دل هم از مضمون اسرارم (۱۲) عبارت سازماند  
 بیدل خبر خلوت از حلقه در جستم  
 به پستی نیز معراجیست گر آزاده‌ای بیدل  
 در جهان بی‌خبر شرم از که باید داشتن  
 کم ز یوسف نیستی ای قدردان عاقبت

۱- پ، ل: - و

۲- کلمه خوانا نیست

۳- پ: ضعیف

۴- پ، ل: طپیدن

۵- از نسخه‌های پ، ل، ن نوشته شد

۶- از نسخه‌های پ، ل، ن اضافه شد

۷- ک، پ: عیان

۸- ک: چنین

۹- ل: غالبم

۱۰- پ، ل: + است

۱۱- پ، ل: از

۱۲- ل: اسرار

۱۳- پ: مرا

۱۴- ل: - و

آه زان افسرده کز جوش صهبا نشکفد  
پیوسته است از مژده بر دیده‌ها نقاب  
یوسفی کن چه شد اسباب مسیحایی نیست  
گردبادیم از عروج اعتبار ما مپرس  
واصلان را سودها باشد در اسباب زمان  
حسن و عشقی نیست اینجا با چه پردازد کسی  
وحدت از خود داری ما تهمت آلوده دوئیست  
جمع علم افلاس می‌آرد نه جاه  
ای که خواهی پاس ناموس محبت داشتن  
گوشه‌گیر وسعت آباد غبار جهل باش  
بیدل از پیچ و خم زلفش رهایی مشکست  
اندیشه در معامله<sup>(۳)</sup> عشق داغ شد  
واماندۀ قلمرو یاسم چو نقش پا  
بجز خیال خزان نیست هیچ خواب بهار  
آن مژده سخت تغافل دارد  
از خرد جستم<sup>(۴)</sup> طریق رستن از آفات هند  
آزادگی غبار در و بام خانه نیست  
بیدل از قید خودی هیچ مپرس

### نظم

کعبه مقصود بیرون نیست از آغوش عجز  
حلقه زنجیر تصویرم مپرس از حیرتم  
بستر آرام دنیا گرم نتوان یافتن  
کاش چشم کس قضا نگشاید از خواب عدم  
در پیکر خمیده دل آسودگی ندید  
بر هرچه واکنی مژده بی‌انفعال نیست  
افسانه خیال به پایان نمی‌رسد  
خلقی از وهم محرمی بیدل

همچو مینا خامشی را می‌کند گویا شراب  
لازم<sup>(۱)</sup> بود به مردم صاحب حیا نقاب  
به فلک گر نرسیدی بن چاهی دریاب  
می‌شود بر باد رفتن خیمه ما را طناب  
قوت پرواز می‌گیرد پر ماهی در آب  
خانه لیلی سیاه و<sup>(۲)</sup> وادی مجنون خراب  
عکس در آبست تا استاده‌ای بیرون آب  
بیشترها پوست می‌پوشد کتاب  
شرم دار از دیدن گل بی‌رضای عندلیب  
پرده‌پوش یک جهان جهلست هندوستان شب  
بر کریمان سهل نبود رخصت مهمان شب  
آئینه اوست یا منم اسرار نازکست  
زین دشت هر که رفت مرا بر قفا گذاشت  
که غنچه از پر رنگ شکسته بالش داشت  
به خلیدن به دل ما خار است  
گفت بی‌کشتی ز آب گنگ می‌باید گذشت  
پرواز طائریست که در آشیانه نیست  
دامن سایه<sup>(۵)</sup> ته دیوار است

آستانش بود هر جا پای<sup>(۶)</sup> من لغزیده است  
نالۀ دارم که جز گوشم کسی نشنیده است  
عمرها شد پهلوی ما زین طرف گردیده است  
هرچه خوابیده است اینجا فتنه خوابیده است  
این خانه پا ز حلقه در در رکاب داشت  
خوابست آگهی که جهان احتلام اوست<sup>(۷)</sup>  
عالم تمام یک سخن ناتمام اوست<sup>(۸)</sup>  
گرد خود گشت و حلقه در گشت

۳- ن: مقابله

۲- ل: و

۱- ل: لازم

۵- ک: تو، از نسخه‌های پ، ل، ن تصحیح شد

۴- پ: چشم

۸- ل، پ: داشت

۷- ل، پ: داشت

۶- تصحیح قیاسی شد

آئینه و روی<sup>(۲)</sup> زشت کافر و روز جزاست  
هر دری حلقه در دگر است  
باضعیفی گر توانی صلح کردن جنگ نیست  
ای مرده اقامت منزل کجا است راه است  
آبروها بر زمین می‌ریزد و محسوس نیست  
آئینه‌ام و خاصیت جنگ من این است  
گر آبله دارد قدم لنگ من این است  
که من تمثال<sup>(۳)</sup> و آئینه تار است  
ناله تعظیم دل من بود اما برنخاست  
در حقیقت ازه شمشیر است چون دندان ریخت  
صید ما خواهی برون دام باید دانه ریخت  
معجون اتفاق<sup>(۴)</sup> جهان نیک داشته است  
خانه ما سیل بنیادش هوای خانه است  
وای بر آئینه کانرا نفس روشنگر است  
شیشه تا در سنگ می‌باشد پریست  
خانه آسودگی قفلش کریست  
وامانده نیست اینکه تو گویی فلان گذشت  
دادیم دل از دست و بگفتیم جوابست  
ز سایه کس نتواند در آفتاب گذشت  
عشق گفت اینجا<sup>(۹)</sup> همین ماییم و بس بیدل کجاست  
می‌نهد بر خاک کشکول گدایان پشت دست  
نفس شیشه‌گرم سنگ به مینا زده است  
خلقی از تنگی این خانه به صحرا زده است  
سایه من سواد چشم تر است  
هر دو عالم خلوت<sup>(۱۰)</sup> یار است و<sup>(۱۱)</sup> ما را بار<sup>(۱۲)</sup> نیست  
خلقی است درین خانه برون در و در نیست  
زیر قدم آن خاک نیابی که به سر نیست

گر نه‌ای از اهل صدق دامن<sup>(۱)</sup> پاکان مگیر  
به کجا سر نهم که چون زنجیر  
بیدل از طاقت جهانی را بخود کردی طرف  
تا زندگیست چون شمع زین بزم بایدت رفت  
دامن صحرای مطلب بس که خشک افتاده است  
با هر که طرف گشته‌ام آرایش اویم  
ظلم است رفیقان ز دل خسته گذشتن  
سراغ خود درین دشت از که پرسم  
تهمت وضع غرور از ناتوانی می‌کشم  
ظالم از بی‌دستگاهی نیست بی‌تمهید ظلم  
التفات بی‌غرض سررشته تسخیر ماست  
بی‌کسب خبط نیست طبایع ز یکدگر  
چون حباب آخر نفس آشوب هستی می‌شود  
بیدل از حال دل کلفت نصیب<sup>(۵)</sup> ما مپرس  
خودنمایی‌ها کثافت، جوهریست  
پنبه نه<sup>(۶)</sup> در گوش و<sup>(۷)</sup> واکش بی‌خلل  
بیرون نتاخته است ازین عرصه هیچکس  
خامشی آن لب به حیا داشت سؤالی  
صفا کدورت زنگار دل<sup>(۸)</sup> نزداید  
شب به ذوق جست‌وجوی خود در دل می‌زدیم  
چشم دنیا دار هر جا می‌گشاید دام حرص  
هم در ایجاد شکستی به دلم پا زده است  
کس نرفتی به عدم هستی اگر جا می‌داشت  
بی تو چندان گریستم که چو ابر  
سدّ راه کس مبادا دور باش اختیار  
محرومی غفلت نظری را چه کند کس  
چون شیشه ساعت به فسون خانه گردون

۳- ن: نمناکم

۶- ل، پ: - نه

۹- پ: آنجا

۱۲- ل: یار

۲- ل، پ: داری

۵- ل: ملقب

۸- ل: چشم

۱۱- ن، پ: - و

۱- پ: دامان

۴- ن: - اتفاق

۷- ل، پ: - و

۱۰- پ: صورت

به چه امید کنون پا به تعلق فشریم  
 ز تخته پارهام ای ناخدا چه می‌پرسی  
 شهید ناز تو پروانه کرد عالم را  
 فقر آزادی بی ساخته است  
 عرق ز جبهه<sup>(۲)</sup> ما بی فنا نه شد زایل  
 از عمر همین قد دو تا ماند بیام  
 تا فلک در گردش است آفت بهر سوهاله<sup>(۳)</sup> است  
 دوستان طلی به حال نامردام رفته است  
 زین من و ما زندگی سیر فنایی کرد و رفت  
 دعوی صاحب دلی از هرزه‌گویان باطلست  
 در ضعیفی گر همه عجز است نتوان پیش برد  
 شوق می‌نالد خیال ماحصل منظور نیست  
 طپیدن آئینه ماست ورنه زین دریا  
 همه مقصد طلبان دامن لغزش گیرند  
 ماییم و پاسبانی و<sup>(۷)</sup> خلوت سرای چشم  
 احتیاج است اینکه بیماری مقرر کرده‌اند  
 دهر خلقی را به مرگ اغنیا می‌پرورد  
 ز عافیت چه خیالست طرف بستن ما  
 به غیر چوب زمین‌گیری از خزان نرود  
 چو موج تا به فنا هیچ جا نیاسایم  
 کوشش ما مانع<sup>(۹)</sup> سر غزل مقصود ماست  
 آرایش گل منت مشاطه ندارد  
 آنجا که گل حسن حیاپرور ناز است  
 وحدت و کثرت چو جسم و جان در آغوش همد  
 نسبت اشرف با دونان<sup>(۱۱)</sup> خطاست  
 چو موج گر بشکستی رسی غنیمت دان

تنگ شد آنهمه این خانه<sup>(۱)</sup> که دل هم برخاست  
 فلک کشید ز گرداب و در کنارم سوخت  
 جهان بسوخت چراغی که بر مزارم سوخت  
 کوتاهی دامن ما بر زده است  
 فغان که عمر<sup>(۳)</sup> چو شبینم به انفعال گذشت  
 این رخس سبک سیر عجب نعل نما رفت  
 در چراغ<sup>(۵)</sup> آسیا چندین شرر جواله است  
 داشتم چیزی که من بودم زیادم رفته است  
 بر مزار ما دو روزی های‌های کرد و رفت  
 تا نفس بی‌ضبط می‌زد شیشه میناگر نداشت  
 چون مژه دست دعای ناتوانان بر<sup>(۶)</sup> قفاست  
 جست و جو بی مقصد است و گفتگو بی مدعاست  
 حساب موج به یک آرمیدنش پاک است  
 گر بدانند که مقصد چه قدر نزدیکست  
 بیرون رو ای نگاه که این خوابگاه اوست  
 درد اگر بر دل گرانتست از تقاضای دواست  
 یک نهنگ مرده اینجا<sup>(۸)</sup> بهر صد ماهی غذاست  
 مریض عشق چو آتش به بستر افتاده است  
 عصا کجاست که واعظ ز منبر افتاده است  
 شکسته دل کمر ما هزار جا بسته است  
 در میان بسمل و راحت طپیدن حایلیست  
 بی ساختگی‌ها چمن حسن خدایبست  
 سیر چمن آئینه هم دیده درائیبست  
 کاروان روز و<sup>(۱۰)</sup> شب را در دل هم منزلست  
 سر اگر گردید نتوان گفت پاست  
 درین محیط که جز دست عجب بالا نیست

۱- ن: میخانه

۲- پ: «ما بی‌فنا... در چراغ آسیا» ندارد

۳- ل: - عمر

۴- ل: ناله

۵- ل: مزاج

۶- ل، پ: در

۷- ن، پ، ل: - و

۸- ل: آنجا

۹- پ: تابع

۱۰- ل: - و

۱۱- ن: پاکان

بقا کدام<sup>(۱)</sup> و چه هستی فنا هم از ما نیست  
سرنوشتم به خط پرگار<sup>(۳)</sup> است  
تا قیامت بایدم راه عدم پرسید و رفت  
برهنگی به تنم خلعت خداداد است  
عمر در دام و قفس آخر شد و صیاد نیست  
بیستون گر تا ابد نالد دگر فرهاد نیست  
سیلی هست گر خوری نان نیست  
گر بخت به فریاد رسد داد من این است  
فرصت ما نیز باری بیش نیست  
از تنک آبی کناری بیش نیست  
دست و پای گر نمی‌کردیم کم ساحل نداشت  
چشم زخمی گر هجوم آرد دعای جوشن است  
هیچ جا چون گوشه بی‌مطلبی دلخواه نیست  
احتیاج از ناامیدی رنگ استغفا گرفت  
سرو تو مصرع‌یست که در هر زمین خوش است

## رباعی

که تا قدم زده‌ام پای بر دل افتاده است  
که خنده بر لب گل نیم بسمل افتاده است  
که در آئینه ما حیرت<sup>(۷)</sup> دیداری هست  
حباب را<sup>(۸)</sup> عرق انفعال پیدا نیست  
زخم ما و تیغ نازت ابروی پیوسته است  
در گلو آب چو استاد ز رفتن تیغ است  
کزو تا دست می‌شویی سراب است  
زین مزارات<sup>(۱۲)</sup> آنکه چیزی یافت جز نباش نیست  
من ز خود گم شدم<sup>(۱۳)</sup> و قرعه به نام عنقا است

حساب هیچکسی تا کجا توان دادن  
نیست گرداب صفت<sup>(۲)</sup> آرامم  
زان دهان بی‌نشان بوی سراغی برده‌ام<sup>(۴)</sup>  
تنم ز بند لباس تکلف آزاد است  
هیچکس چون من درین حرمان‌سرا ناشاد نیست  
عشق گاهی قدردان درد پیدا می‌کند  
شرم دار از طلب که بر در خلق  
گردی شوم و گوشه دامان تو گیرم  
ای شرر از هم‌رهان غافل مباش  
غرقه وهمیم ورنه این محیط  
عاجزی‌ها را غنیمت دان که دریای طلب  
بس که آفت‌ها<sup>(۵)</sup> ضعیفان را حصار آهن است  
امتحان صد بار طی کرد از زمین تا آسمان  
سخت نایاب است مطلب ورنه کوشش کم نبود  
خواهی به دیده قد<sup>(۶)</sup> کش و خواهی به دل نشین

مرا به آبله پا چه مشکل افتاده است  
تبسم که به خون بهار تیغ کشید  
با همه کلفت خواری به همین خرسندیم  
به عرض نیم نفس کس چه گردن افرازد  
نسبت خاصی است اهل عشق را با جور حسن  
تا مخالف ز موافق قدمی فاصله نیست  
کم آبست آنقدر دریای<sup>(۹)</sup> هستی  
ریش گاوی هست<sup>(۱۰)</sup> امید مراد<sup>(۱۱)</sup> از مردگان  
همه جا گمشدگان آئینه راز همانند

۱- ل، پ: کجا

۲- ک: صف، از نسخه‌های ن، ل، پ تصحیح شد

۲- ن: پیکان

۳- از نسخه‌های ل، پ تصحیح شد

۵- ک، ل، پ: ما، از نسخه ن تصحیح گردید

۶- پ: در

۷- ل: حسرت

۸- ل، پ: جز

۹- تصحیح قیاسی شد

۱۰- پ: چیست

۱۱- پ: - مراد

۱۲- از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد

۱۳- ل، پ: شده‌ام



سجده دانه چمن ساز نهالست اینجا  
 سخت دشوار است منظور خلایق زیستن  
 طالب<sup>(۱)</sup> ویرانه‌ها غیر جنونت که کرد  
 تا چکیدن اشک را باید به مژگان ساختن  
 طرف عجز غرور است اینجا  
 تشنه مردند شهیدان وفا  
 اگر از بندگی آگاه شوی  
 آنکه آن سوی جهانش خوانی  
 به غیر محو شدن قدردان جلوه چه داند  
 بهشت خرمی ماست مجمع امکان  
 سراپا بالم و از عجز طاقت  
 بعد ازین باید سراغ من ز خاموشی گرفت  
 به هجر زندهام آئینه پیش من مگذار  
 قدر سخن بلند کن از مشق خامشی  
 هر جا خرام خوش نگهان کرد ناز ریخت  
 و<sup>(۲)</sup> به مذاق فقیر آرزو در مصرع اول بجای

### نظم

درین هوسکده هر کس بضاعتی دارد  
 ز جیب هر مژه آغوش می‌چکد اینجا  
 جهان چو شیشه ساعت طلسم فقر و<sup>(۷)</sup> غناست  
 همین به زندگی اسباب دام آفت نیست  
 ریش دفتر تزویر خرقة محضر بهتان  
 ای ذوق فضولی ز خود انداخته دورت  
 به این دو روزه نمودی که در جهان داریم  
 یارب مکن نیاز دگر امتحان ما

عجز اگر دست تو گیرد سر افتاده عصاست  
 با همه زشتی اگر در پیش خود خوبم بس است  
 آنچه تو خوانی بهشت، خانه بی آدمیست  
 چون روان<sup>(۲)</sup> شد درس طفل ما برون مکتب است  
 سجده‌ها آئینه مسجود است  
 آب شمشیر تو خون آلود است  
 هر طرف سجده کنی مسجود است  
 تا تو محو جهتی محدود است  
 گلاب<sup>(۳)</sup> بزم توام از نیاز<sup>(۴)</sup> پاشی حیرت  
 ولی چه سود که شخص مروّت آدم اوست  
 چو گل پروازم از رنگی به رنگی است  
 داشتم نامی درین یاران فراموشی گرفت  
 جد ز یار به خود روبرو شدن ستم است  
 حرف نگفته معنی ابهام<sup>(۵)</sup> داشته است  
 تا چشم نقش پا گل بادام داشته است  
 «کرد» ناز رنگ جلوه مناسب است.

خواستم آئینه گیرد ساغر صهبا گرفت  
 که در گرفتن پرواز چنگل باز است

دعاست مایه جمعی که دست‌شان خالی است  
 بیا که جای تو در چشم دوستان خالی است  
 پَر است وقت دگر آنچه این زمان خالی است  
 به خاک نیز<sup>(۸)</sup> کفن خضر راه نباش است  
 دین شیخ اگر این است فسق پارسایی‌هاست  
 از خانه هوای ارنی برده به طورت  
 نشان ما عرق شرم و نام<sup>(۹)</sup> ما ننگ است  
 برداشتیم<sup>(۱۰)</sup> پیش تو دست دعا بس است

۲- ن: کلام

۲- پ: روان

۱- ن: طالب

۶- ل: و

۵- ل، پ: الهام، ن: ابهام

۴- ل: نثار

۸- ک، پ: تیر، از نسخه‌های ل، ن تصحیح شد

۷- ل: و

۱۰- ل: برداشتم

۹- ل: نام

دست ما از بس تهی شد آستین گردیده است  
از کفن گر بگذری نباش نیست  
دوزخ [امروز] <sup>(۱)</sup> ما را آتش فردا بس است  
بس که طبع من به صد فکر پریشان آشناست  
صافی آئینه با گبر و مسلمان آشناست  
که یک نگاه میان دو چشم مشترک است  
آدمی ابلیس نیست لیک حسد لعنتی است  
ما رفته‌ایم و آبله <sup>(۲)</sup> بجای ماست  
بر آسمان همان قدم عرش‌سای ماست  
ندارد شخص تنها جز خیالات  
به سنگ سرمه‌ام آن نرگس سیاه شکست  
چه توان کرد اختیاری نیست  
جاده دشت محبت ازدهاست  
پنجه بیکار دایم در حناست  
عدمی عدم، عدمی عدم، ز عدم چه پرده‌داری عبث  
عالم همه افسانه ما دارد و ما هیچ  
ای هستی تو ننگ عدم تا به کجا هیچ  
مردی و زنی یافته <sup>(۳)</sup> چون خواجه‌سرا هیچ  
گر از تو بپرسند بگو نام خدا هیچ  
چون احتلام خجلت و <sup>(۴)</sup> بوس و کنار هیچ  
گفت ای غافل بهر تقدیر با تقدیر صلح  
خمیازه کاری لب مخمور و آب صبح  
تهمت آلود نفس چون پیکر بی‌جان صبح  
ما ضعیفان طرح کردیم آنچه نتوان کرد طرح  
یارب این منزل کدامین خانه ویران کرد طرح  
گر خانه همین است همه خانه خراب‌اند  
ننگیست هر قدر هوس نردبان کند

بیدل از بی‌دستگاهی مسرنگون خجلتیم  
با تکلف مرگ هم ذلت‌کشی است  
داغ نیرنگیم تاب آتش دیگر کراست  
سایه‌ام را می‌توان چون زلف خوبان شانه کرد  
هیچکس در بارگاه آگهی مردود <sup>(۱)</sup> نیست  
دویی کجاست ز نیرنگ احوالی بگذر  
تهمت اعمال زشت ننگ حقیقت مباد  
طرح چه آبرو فکند قطره از گهر  
پیشانی که جز به در دل نسوده‌ایم  
جهان گل کردن یکتایی اوست  
چه ممکن است غبارم شوم به حشر سفید  
گر فراق <sup>(۲)</sup> است در فراق خوشیم <sup>(۳)</sup>  
باید اول گامت از هستی گذشت  
گلفروش نازم از بی‌حاصلی (است) <sup>(۴)</sup>  
به هوا مکش چو سحر علم به حیا فسون هوس مدم  
عنقا سر و برگیم مپرس از فقرا هیچ  
جان هیچ، جسد هیچ، نفس هیچ، بقا هیچ  
خلقی است نمودار درین عرصه موهوم  
موهومی من چون دهنش نام ندارد  
باید کشید یک دو دم از شاهد هوس  
دوش از پیر خرد جستم طریق عاقبت  
از زخم ما و لمعه تیغ تو دیدنی است  
چند باید بود در عشرت <sup>(۵)</sup> سرای روزگار  
خلقی از پهلوی قدرت قصر و ایوان کرد طرح  
هیچکس در چار دیوار جسد آسوده نیست  
زیر فلک از منعم و <sup>(۶)</sup> درویش مپرسید  
معراج سعی مرد همین استقامت است

۲- از نسخه‌های پ، ل تصحیح شد

۶- از نسخه ل اضافه شد

۹- پ، ل: عبرت

۲- ل، پ: موجود

۵- پ: خوشم

۸- ن، ل: و

۱- تصحیح قیاسی شد

۴- پ، ل: وصال

۷- پ، ل: یاخته

۱۰- ل: و

هنوز این نقش‌ها در خامه نقاش جا دارد  
گر سخنت بلند شد تا سر دار می‌رسد  
طبیعت پر طاووس عالمی دارد  
کوتاهی امل به همین عقده بند بود  
سرشک از دیده بال افشان‌تر از بسمل برون آمد  
سر ما نگون شد اما ته پا نظر ندارد  
سر عشاق هر جا گردد از گردن جدا گردد  
چه سازم خاک این ره بر سرم بسیار می‌افتد  
خاک بر فرق دو عالم دی و فردا کرده‌اند<sup>(۶)</sup>  
فهم باید کرد ما را در کجا پوشیده‌اند  
آن<sup>(۷)</sup> آئینه<sup>(۸)</sup> ببینید زیر قدم نباشد  
تا به لب گره نزنای اینکه دوست یک نشود  
چه ممکن است که بیگاه ما پگاه شود  
چون<sup>(۹)</sup> آن فقیر که یکباره پادشاه شود  
عشق حق کردند و فرد باطلی آراستند  
ایجاد هجر فکر زمان وصال کرد  
نفس دزدیدم در عالم دیگر فغان دارد

### رباعی

عقیق لب چرا چون تشنگان زیر زبان دارد  
همان ناموس یکتایی مرا از من نهان دارد  
علم ما دل برخاسته از دنیا بود  
بر گمان خفته یاران مرده‌ای را پا زدند  
که تیغش گر کند زخمی<sup>(۱۲)</sup> شب ما هم سحر دارد  
زین تکلف دشت را از خانه بیرون کرده‌اند  
به دل شد شخص ما تمثال تا آئینه پیدا شد  
هر کس نظر فکند به من سر فرود کرد  
غریبم خانه آئینه می‌پرسم کجا باشد

<sup>(۱)</sup> خیالی می‌کند هستی کدام اظهار و کو مستی  
درس کتب معرفت حوصله‌خواه خامش‌یست  
چه رنگها که نه بستیم در بهار خیال<sup>(۲)</sup>  
افسانه‌ها به بستن مژگان تمام شد  
شبم آهی ز دل از حسرت قاتل برون آمد  
چه بلاست اینکه پیری ز فنا خبر ندارد  
تکلف بر نمی<sup>(۳)</sup> دارد دماغ خام منصورم  
قفای رفتگان<sup>(۴)</sup> نامرده باید رفت در گورم  
هرچه دارد محفلش<sup>(۵)</sup> تحقیق امروز است و بس  
با دو عالم جلوه پیش خویش پیدا نیستم  
عمریست گوهر دل رفته است از کف ما  
<sup>(۹)</sup> گفت و گوی عن و سوا قطع کن ز شبهه برآ  
مگر عدم برد از سایه تیرگی ورنه  
درین بساط ندانم چه بایدم کردن  
ساده بود آئینه امکان ز تمثال دویی  
حرمان تراش مخترعات فضولیم  
چراغ خامشم غم نیست کز آهی زبان گرم

اگر خضر خطت از چشمه حیوان نشان دارد  
به صد گلزار رعنائی، به چندین رنگ پیدایی  
هر کجا رأیت اقبال شهان بر پا بود  
طبع بی‌حس قابل تدبیر آگاهی نبود  
مگر<sup>(۱۱)</sup> در چشم آهوناله شد از رشک قربانی  
بگذرید از شغل بام و در که جمع بی‌خبر  
فکندیم از تمیز آخر خلل در شخص یکتایی  
آئینه‌وار نقش قدم بود هستیم  
سراغ جلوه‌ای در خلوت دل می‌دهد شوقم

۱- ن: این بیت ندارد

۲- ل: خیال بهار

۳- پ: نمی

۴- ن: مردگان

۵- پ: مجلس

۶- ل، پ: می‌کند

۷- ل، پ: این

۸- ل، پ: آبله

۹- پ: این بیت ندارد

۱۰- ل، پ: چو

۱۱- از نسخه ل تصحیح شد

۱۲- از نسخه ن تصحیح شد

مبادا در نگین نامی که روزی نقش پا باشد  
ترسم ز دامن او گردم جدا نشیند  
عبرت<sup>(۲)</sup> خوش است ازین ها رو بر قفا نشیند  
سر ضد رشته همین عقده بهم می آرد  
که گل چون صبح در گرد شکست رنگ پنهان باشد  
وقت پیری خوش که بی دندانش مسواک برد  
در ماهش اگر غوطه دهم نور نگیرد  
سبحه ریگ روان امام ندارد  
باید همین سیاهی اعمال وانمود  
نثار شرم کن این جنس گر پسند نیفتد  
ورنه در کنج عدم آسودگی بسیار بود

## نظم

خاکستری نماند ز ما تا هوا برد  
خود را مگر<sup>(۴)</sup> حباب به پشت دو تا برد  
از کعبه راه دیر گرفتی خدا برد  
دیدن یار مبادا که شنیدن باشد  
عاجزان کاری که نتوان کرد پیدا کرده اند  
فهم می خواهد اشارت های ابرو می کند  
ناله داری هم نبود از من که صیادم رسید  
که قید عالم وهم و ظن به دو ساغرت بدر آورد  
من و سجده پس زانوی که سر از درت بدر آورد  
جز در دسر نبودیم ما را به ما رها کرد  
سر بهزار سنگ زن درد بهم نمی رسد  
آه ازین چشمی که وا کردیم و حیرانم نکرد  
جام می گردد اگر خمیازه لنگر می کند  
ما همان کیفیتیم اما که باور می کند  
هر که رفت از پیش خاکش بر سر ما ریختند  
گردش رنگم ره معشوقی سر می کند

تأمل کن چه مغرور اقامت مانده ای بیدل  
از<sup>(۱)</sup> مرگ نیست باکم اما ز بی نصیبی  
هم صحبتان این بزم از دیده رفتگانند  
تو دلی جمع کن این تفرقه ها آن همه نیست  
حجاب اندیش خورشید حضور کیست این محفل  
حیف اوقاتی که کس منت کشد از هر خسی  
با من چو کلف بخت سیاهی است که صد سال  
بی سر و پا می رویم و راهبری<sup>(۳)</sup> نیست  
هر جا چو سایه نامه عبرت گشوده ایم  
به خاک راه تو افکنده ام دلی که ندارم  
مطلبی گر بود ازین هستی همین آزار بود

دیگر کسی چه صرفه ز تاراج ما برد  
زین خاکدان دگر چه برد ناتوان عشق  
زاهد ز سبحه نعل یقینت در آتش است  
چشم بندیست بهار گل نیرنگی عشق  
منکر بی دست و پایی های معذوران مباش  
قامت خم کز حیا سوی زمین رو می کند  
دام گاه شوق چون من صید محرومی نداشت  
بگذر ز عشوه علم و فن در پیر میکده بوسه زن  
ز طواف کعبه که می رسد به حضور مقصد جست و جو  
فطرت ز خلق می خواست آثار قابلیت  
نشئه گوشه دل از دیر و حرم نمی رسد  
وقف بر مژگان گشودن یک جهان دیدار<sup>(۵)</sup> بود  
حسرت جاوید هم عیشی است مخمور مرا  
اینکه می گویند عنقا نقش وهمی بیش نیست  
واپسی زین کاروان چندین ندامت باد داشت  
بیخودی احرام گلزار خیال کیستم

۲- پ: رهبری

۱- ل، پ: هم صحبتان... قفا نشیند

۲- پ: عزت

۳- ل، پ: به قوت

۴- ل، پ: انداز

## نظم

سادگی جنس چو آئینه دکانی<sup>(۱)</sup> داریم  
ایمن از فتنه نگردی به مدارای<sup>(۲)</sup> حسود  
کینه خصم بد اندیش ملایم گفتار  
زینت ما به متاع دگران می باشد  
آب تیغ آفت قعرش بیکران می باشد  
نیش خاری است که در آب نهان می باشد

## رباعی

دل جهان دیگر از رفع کدورت می شود  
پیشتر از صبح یاران در چمن حاضر شوید  
درین محفل هزار آئینه ام آمد به پیش اما  
داغم ز رشک منتظری کز هجوم شوق  
<sup>(۳)</sup> گر تو نگشایی ز خواب ناز مژگان چاره چیست  
محرمان<sup>(۴)</sup> کاثار صنع از عشق پرفن دیده اند  
جز خارق معکوس مدان ریش و فش شیخ  
نمو از ریشه پی غیرت ما می کشد گردن  
چون ماه نو از شرم زمین بوس تو داغم

## نظم

بهار عیش امکان رنگ وحشت دیده ای دارد  
اگر چون شمع خواهی چاره درد سر هستی  
قدم فهمیده نه تا از دلی گردی نینگیزی  
معمای اسم فنا ییم و بس  
عقل از فنون نفس<sup>(۵)</sup> ندارد برآمدن  
هنگامه چه عیش فروزم که همچو شمع  
تخته مشق حوادث کرد ما را عاجزی  
تخم دل این قدر افسون امل با آورد

## رباعی

هر جا صلاهی محرمی راز داده اند  
مژگان به کارخانه حیرت گشوده ایم  
نرگس یار به حال چه نظرها که نه کرد  
آهسته تر ز بوی گل<sup>(۶)</sup> آواز داده اند  
در دست ما کلید در باز داده اند  
مصرع منتجنم بر سر من صاد کنید

۲- ل، پ: محرمان... دیده اند

۲- ل: مداوای

۱- ل: دکان

۶- ل: گل

۵- ل: از همین... دیده اند

۴- ل: گر تو نگشایی... چیست

۹- ن: نقش

۸- ل: در دیده

۷- پ، ل: درین

۱۰- ن، ل: تکراری

رفته رفته نقش پا در گردنم غل می‌شود  
 نفس مسوز که بسیار پیش تاخته‌اند  
 چه دارد گر کس احسانی ندارد  
 جز به حیرت دم نزد بیدل چه سازد بنده بود  
 عالم تمام اوست که را جست‌وجو کنند  
 تا به عذر آیم زبان عذرخواهی می‌رود  
 اینجا دل شکسته به یاد تو بو کند<sup>(۲)</sup>

جرات رفتار شمعم گر به این واماندگیست  
 به گرد قافله رفتگان رسیدن نیست  
 ز اسباب نعیم و ناز دنیا  
 دوش جبر و اختیاری مبحث تحقیق داشت  
 ای غفلت آبروی طلب بیش ازین مریز  
 سعی قاتل را تلافی مشکل است<sup>(۱)</sup> از بسلم  
 مشاق جلوه تو ندارد دماغ گل

### نظم

نقشی که خیزد از پا جز زیر پا نباشد  
 ای محرمان ببینید امید ما نباشد  
 هر چند خنده باشد دندان نما نباشد  
 خواستم نام لبش گیرم لب از هم وا نشد  
 چشم می‌پوشم کنون پیراهنی پیدا نشد  
 زرها گردد نمایان تا بر وزن می‌رسد  
 شکست آنجا که شد محراب طاقت در سجود آمد<sup>(۳)</sup>  
 یک رگ خوابت به چندین نیشتر واکرده‌اند  
 دیده‌ها<sup>(۵)</sup> یکسر ز مژگان موی سر واکرده‌اند  
 چون سحر خواهد غبار من تبسم‌وار شد  
 هر چه وا می‌نگرم می‌گذرد  
 عمر بیرون درم می‌گذرد  
 انجمن از نظرم می‌گذرد  
 وگر نه خلقت صحبت برون در نمی‌باشد  
 که نقش پا بسر<sup>(۷)</sup> بام نیز خوار نشیند  
 یک ناله چون تغافل فریادرس بلند  
 بی‌فضولی نیستم زین خانه‌ام بیرون کنید  
 به غیر پرواز ازین گلستان بهار رنگی دگر ندارد  
 اگر نمیرد کسی چه سازد که خانه تنگست و<sup>(۶)</sup> در ندارد  
 گفت از آمدنت پیش همین جایش بود

از سفله آنچه زاید تعظیم را نشاید  
 بیرون این بیابان پر می‌زند غباری  
 در صحبتی که پیران باشند بی‌تکلف  
 زان حلاوت‌ها که آداب محبت داشته است  
 مخمل و دیبا حجاب هستی رسوا نشد  
 نور خورشید ازل در عالم موهوم ما  
 نماز ما ضعیفان معبد دیگر نمی‌خواهد  
 صد مژه پا خورد ربطش تا ترا بیدار کرد  
 سیر<sup>(۴)</sup> این گلزار غیر از ماتم نظاره نیست  
 زان لب خندان به خاکم آرزوها خفته است  
 زین گذرگه به کجا دل بندم  
 حلقه شد قامت و محرم نشدم  
 چند چون شمع نگریم بیدل  
 حواس آواره افتاد است از خلوت‌سرای دل  
 دنی<sup>(۶)</sup> به مسند عزت همان دنی است نه عالمی  
 دردا که در قلمرو طاقت نیافتیم  
 مهمان چرخ مفلس بودن از انصاف نیست  
 نفس غبار است دشت امکان عدم تلاش است بهر اعیان  
 نبرد کوشش ز قید گردون به هیچ تدبیر رخت بیرون  
 کردم از هر که درین خانه سراغ تحقیق

۲- ل، پ: آید

۶- ک، ل: دمی

۲- ک: کنند

۵- ک: دیده‌ها

۸- ل، پ: و

۱- پ: است

۴- ک، ل، ن: سر

۷- ک، ل: بسرم

چه بلندی و چه پستی و چه عدم چه ملک هستی  
 حیرت پیام بی‌کسی آخر به یار برد  
 ما بی‌خودان تظلم حسرت کجا بریم  
 این هرزه<sup>(۱)</sup> فطرتان بهر علم دفن دخیل  
 تلخ است عیش امروز از گفت و گوی فردا  
 صفحه ساده امکان خط نیرنگ نداشت  
 هستی صرف همان غفلت آگاهی بود  
 خلقی به دور گردن مخمور و مست وهم است  
 رنگ بهار هستی تکلیف صد جنون داشت  
 چون شمع سیر این بزم با ما نساخت بیدل  
 شب که طوفان جوشی چشم ترم آمد به یاد  
 بی‌بریها را علاجی نیست شاید چون چنار  
 قیمت وصلش ندارد دستگاهی<sup>(۲)</sup> کائنات  
 ترک آرزو کردم رنج هستی<sup>(۳)</sup> آسان شد  
 عشق شکوه‌آلود است تا چه دل فسرد<sup>(۴)</sup> امشب  
 جبریان تقدیرم قول و فعل ما عجز است  
 حاصل عافیت آنها که به دامن کردند  
 درین غارت سرا مشقت غبار رفته بر بادم  
 اگر مردی در تخفیف اسباب تعلق زن  
 به رنگی بسته شوقم خراش زخم الفت را  
 میچکس را در محبت شرم هم‌چشمی مباد  
 هر کجا عبرت به درس و عطر رهبر می‌شود  
 چشم حرص افزود<sup>(۵)</sup> مقدار جهان مختصر  
 قامت خم خجلت عمر تلف گردیده است  
 منکر وحشت ما سوخته جانان نشوی  
 نسخه ما را ورق گردانی در کار نیست  
 چون پر طافوس می‌باید اسیر عشق را  
 کشاد دل نتوان خواستن ز قطع امید

نشنیده‌ایم جایی که کس آرمیده باشد  
 قاصد نبرد نامه من انتظار برد  
 دست غریق عشق نشد هیچ جا بلند  
 در نسخه قدیم عبادات ملحقاند  
 در خانه که داریم همسایه شور دارد  
 خیرگی کرد نظرها رقمی پیدا شد  
 خبر از خویش گرفتم عدمی پیدا شد  
 این خالی پر از هیچ پیمانان که باشد  
 هر سبزه که گل کرد زین<sup>(۶)</sup> باغ بنگ باشد  
 مژگان گشودن اینجا کام نهنگ باشد  
 فکر دل کردم بالای دیگرم آمد به یاد  
 دست بر هم سوزن من آتشی پیدا کند  
 نقد ما هیچست شاید هم به ما سودا کند  
 سوخت پرفشانی‌ها کین قفس گلستان شد  
 سیل می‌رود نومید خانه که ویران شد  
 وهم می‌کند مختار آن قدر که نتوان شد  
 چون خموشی نفس سوخته خرمن کردند  
 به آرام سجود آستان متهم دارد  
 کز انگشت دگر انگشت‌تر یک بند کم دارد  
 که خار وادی مجنون به پای من قسم دارد  
 در هوایت هر که گریه دیده‌ام تر می‌شود  
 صورت پست و بلند دهر منبر می‌شود  
 همچو اعداد اقل کز صفر اکثر می‌شود  
 هر قدر مینا تهی شد سرنگون‌تر می‌شود  
 شعله در بال و پر ریخته عنقا دارد  
 دفتر گلرنگ تا گرداند ابتر می‌شود  
 کز عدم گلدسته واری نذر صیاد آورد  
 به ناخنی که بریدند عقده وا نشود

۳- پ: دستگاه

۲- پ: درین، ل: این

۱- ل: پ: تیره

۶- پ: افروز

۵- ک: افسرد

۴- پ: هستی

که خاک گردم و دل محرم و<sup>(۲)</sup> فنا نشود  
به آن غبار که پامال نقش پا نشود  
تکیه بر دنیای فانی می‌کند  
بهر مردن<sup>(۳)</sup> زندگانی می‌کند  
که گر نقاش خواهد نقش من بندد حنا بندد  
پهلوی ادب قرعه رمال<sup>(۴)</sup> نباشد  
بی‌سر و پی پا برون زان آستانم کرده‌اند  
هوپی مگر چو نبض کنم بی‌صدا بلند  
اما نظر مکن به رخ آشنا بلند  
تا در دل بود آنسوتر نمی‌دانم چه شد  
خاریست ناخلیده که بیرون نمی‌شود  
ای آئینه دل شو که نخواهی به ازین شد

مرا<sup>(۱)</sup> از مرگ به خاطر غمی که هست این است  
بنای وحشت ما کیست تا کند تعمیر  
بس که طاقت‌ها ضعیف افتاده است  
هر که را بینم درین عبرت سرا  
به رنگی برده‌است از دست<sup>(۴)</sup> خویش آن دست‌نگارینم  
در هر کف<sup>(۵)</sup> خاکی که فتادیم فتادیم  
سر به سنگ کعبه سایم یا قدم در راه دیر  
گردی اگر نشد ز من نارسا بلند  
در افتتاح<sup>(۷)</sup> بر در بیگانه خاک شو  
مشت خاکی کز طپیدن صد جهان امید داشت  
در طبع خلق وسوسه<sup>(۸)</sup> اعتبارها  
گر هیچ نباشد به غمش خون شدنی هست<sup>(۹)</sup>

### رباعی

قیامت است که چون زخم لب گشاید و<sup>(۱۱)</sup> خندد  
دهن دریده قفایی که باد زاید و خندد  
حضراین بادیه چون سرو جوان<sup>(۱۱)</sup> می‌باشد  
که اجزای غرور خلق را آداب می‌سازد  
کز هر چه گذشتی نگذشتی مگر از خود  
آفاق شرر فرصت و زاهد چله دارد  
چون سایه نقش هستی من جمله زنگ<sup>(۱۲)</sup> بود  
ما را ز بخششی که تو داری چه کم رسد  
زین هوس‌ها بگذر یا مگذر می‌گذرد  
قاصد نشد میسر دل خون شد و روان شد  
فال وجود زد عدم تا دو نفس گنه کند  
به من این نسخه ناتمام رسید

ستمکش که بجز گریه‌اش شاید و خندد  
چه ممکنست شود منفعل ز غیبت یاران  
رهبر عالم بالاست خیال قد تو  
ندارد بزم امکان چون ضعیفی کیمیا سازی  
چون آب روان پر مگذر بی‌خبر از خود  
از عالم نیرنگ امل هیچ می‌رسید  
تا صاف کردم آئینه خود را ندیده‌ام  
یک قطره<sup>(۱۳)</sup> در محیط تهی از محیط نیست  
رغبت جامه که<sup>(۱۴)</sup> هر نفرت اسباب کدام  
مکتوب مطلب ما از بی‌کسی فغان شد  
غیر توقع کرم هیچ نداشت زندگی  
آه مقصود دل نفهمیدم

۲- ل: + مرد

۲- پ: - و

۱- ل: از

۶- ن: رومال

۵- ن: سر

۳- پ، ن: - دست

۹- ل، پ: نیست

۸- پ: + ها

۷- ل، پ: بیت ندارد

۱۱- پ: روان

۱۰- ل: - و

۱۲- ل: «رغبت جامه... اسباب کدام» بعد از «یک قطره در محیط... چه کم رسد» آمده.

۱۴- پ: چه

۱۳- پ، ل: رنگ



آنسوی علم و عیان بیضه طاوسی هست  
 مباش غره به بنیاد این بنا که نریزد  
 خمید پیکرم از انتظار و جان به لب آمد  
 بیدل جواب مطلب عشاق حیرت است  
 امروز قدر هر کس مقدار مال و جاهست  
 تو خود را از گرفتاران دل فهمیده ورنه  
 روزی که گذشتی ز سر خاک شهیدان  
 نیک و بد عالم همه عنقا صفتانند  
 بیدل به تمناکده عرض هوسها  
 سیل غمی که داد جهان خراب داد  
 نشنیدیم بوی زنده دلی  
 این قدر جرم ننگ عفو مباد  
 راحت در کسب نیستی بود  
 می دهد سرسبزی این مزرع از ماتم نشان  
 تمتع آرزو داری ز چرخ از راستی بگذر  
 پر آسان است زین دریا گذشتن  
 آسمان زین دور مفعولی که ننگ طورهاست  
 چون اشک به همواری ازین دشت گذشتم  
 عالمی سلسله برای جنونست اما  
 پرسش احوال ما وقف خرام ناز توست  
 لاله و گل چشمک رمز خزان فهمیده اند  
 پیش هر نقش قدم ما را سجودی بردنست  
 ز بهر رفتن است آماده همچون شمع اجزایت  
 تا واری که غیر خدا نیست جلوه گر  
 ز دست اهل عدم هر چه آید اعجاز است  
 هر قدم در وادی فرصت اگر وا می رسی  
 در چمن تا قامتش انداز شوخی کرد سر  
 بی نیازی لازم اقبال عشق افتاده است  
 گواه غفلت آفاق کسب آگاهی است  
 نداشت فایده عمر بی فنا مزه

کارزوها ز عدم بوقلمون آمده اند  
 جهان طلسم غبار است از کجا که نریزد  
 قدح به یاد تو کج کرده ام بیا که نریزد  
 آن کس که نامه ام برد آئینه آورد  
 آدم نمی توان گفت آن را که خر نباشد  
 سراسر خانه آئینه<sup>(۱)</sup> ات بیرون دری دارد  
 هر گرد که در پای تو افتاد سری بود  
 یعنی خبر از هر که گرفتم خبری بود  
 از دل دو جهان شور و ز ما گوش کری بود  
 خاکم به باد داد به رنگی که آب داد  
 شش جهت غیر یک مزار نبود  
 هر چه کردم دوبار خواهم کرد  
 از هر عمل این مجرب آمد  
 دانه را از ریشه موی سر پریشان می شود  
 که بی انگشت کج از کوره روغن بر نمی آید  
 ز پشت پا اگر پل<sup>(۲)</sup> می توان کرد  
 اختلاط خلق را معجون باهی می کند  
 لغزیدن پل راه مرا مهره زدن شد  
 گردباد دگر از وادی حی می خیزد  
 عاجزان چون سایه هر جا پا نهی افتاده اند  
 زعفرانی هست کاینها بر وفا خندیده اند  
 کین به خاک افتاده ها پای کسی بوسیده اند  
 سراپای خود ای غافل به چشم نقش پا بنگر  
 از هر عدد که در نظر تست یک هزار  
 به خدمتم بپذیرند<sup>(۳)</sup> گر کنم تقصیر  
 پای پس در منزل است و پای پیش در سفر  
 سرو خاکستر شد و پرواز قمری کرد سر  
 عجز مجنون آخر استعفای لیلی کرد سر  
 همان خوش است که باشد به خواب دیده کور  
 نمک زدند کباب مرا ز خاکستر

برخیزد و دوده ز چراغ مزار گیر  
 گر<sup>(۲)</sup> محرمی کلاغ به بال مگس مگیر  
 گر قدم دزدیدی از ره سر ز منزل بر مدار  
 خاک بر فرق تو هم آبرو داری هنوز  
 به خاک جای گلم برگی از حنا انداز  
 که سرمه‌ایم نگاهی به سوی ما انداز  
 دل غافل است از نمک سوختن هنوز  
 جمعست رشته‌های امل در کفن هنوز  
 که ای ستم‌زده رفتیم ما تو هم برخیز  
 می‌سوزدم سپهر به داغ کهن هنوز  
 باید به طرف آبله پا رسید و بس  
 گل می‌رسد در اینجا<sup>(۴)</sup> یکسر قفای نرگس  
 دل به ذوقی می‌خورد خونم که نتوان گفت<sup>(۵)</sup> بس  
 غیرت است اینجا بجز غیرت چه می‌گیرد عسس  
 خورشید نه جنسی است که جویی به چراغش  
 بر سر مژگان چو اشک استاده هشیار باش  
 محو شغال و زاغ به وهم شگون مباش  
 زین پیش گرم آئینه بودی کنون مباش  
 غوطه زد شبم ما لیک به چشم تر خویش  
 شکست سایه دارد هر چه می‌افتد ز دیوارش  
 بهشت جاودان و یک نفس تشویش شیطانش  
 ای ز فرصت بی‌خبر در هر چه باشی زود باش  
 بت شکستی مستعد آتش نمرود باش  
 که هر<sup>(۱۱)</sup> گنجشک پرورده<sup>(۱۲)</sup> است عنقا در نه بالش  
 یک جهان دل جمع انگور و<sup>(۱۳)</sup> زخم<sup>(۱۴)</sup> در<sup>(۱۵)</sup> کردنش  
 می‌برد گرداندن پهلو برون از گلشن‌اش

نتوان نگاشت سر خط عبرت بهر<sup>(۱)</sup> مداد  
 عنقا هزار رنگ بر افشان قدرت است  
 سجده مقبول است در هر دین و آئینی که هست  
 بر در هر سفله می‌مالی جبین احتیاج  
 شهید حسرت آن نقش پای رنگینم  
 غبار می‌کند از خاک<sup>(۳)</sup> رفتگان فریاد  
 خاکستری ز آتش من گل نکرده است  
 مرگم نکرد ایمن از آشوب زندگی  
 درای قافله صبح می‌دهد آواز  
 چون شمع خامشی که فروزی دوباره‌اش  
 راه تلاش دیر و حرم گم نمی‌شود  
 بی‌انتظار نتوان از وصل کام دل یافت  
 لذت درد محبت هم تماشا کردنی است  
 مست<sup>(۶)</sup> خون هرزه گرد کوچه زخم دلم  
 پیرایی حق ننگ دلایل نه‌پسندد  
 یک قدم راهست بیدل از تو تا دامان خاک  
 علم لدن ودیعت انفاس آدم است  
 غافل ز خوب و زشت شدن شرط محرمیست  
 بی تو غواصی دریای ندامت داریم  
 به رفع کلفت غفلت غبار خود ز پا بنشان  
 پی آزار آدم از جهنم کم نمی‌باشد  
 من نمی‌گویم زیان کن یا به فکر سود باش  
 سنگ را<sup>(۷)</sup> هم انتقامی<sup>(۸)</sup> هست<sup>(۹)</sup> در میزان عدل  
 قفس نشکسته<sup>(۱۰)</sup> تا وا نماید رنگ پروازت  
 بنده پیر خراباتم که از تألیف شوق  
 داغم از وضع سبک روحی که چون رنگ بهار

- |                         |                 |                 |
|-------------------------|-----------------|-----------------|
| ۱- ل، پ: زهر            | ۲- ک، ن: که     | ۳- ل: خاک       |
| ۲- پ: انجا              | ۵- ن، پ: + و    | ۶- پ، ل: مشت    |
| ۷- پ: - را              | ۸- ن، پ: انتقام | ۹- پ: نیست      |
| ۱۰- ل: شکسته، ن: بشکسته | ۱۱- ن: + هر     | ۱۲- ن، پ: پرورد |
| ۱۳- ل، پ: در            | ۱۴- پ: خم       | ۱۵- ل، پ: - در  |

خلقى زده است حلقه به درهاي باز خويش  
چشم عبرت<sup>(۲)</sup> برگشا و گوش بر افسانه باش  
ز خود مي روم گر کشد دل به سويش  
مبينش مدانش خواهش مجويش  
همين مهست<sup>(۳)</sup> که آدم طبيعت ملکستش  
صدف در حيرت آئينه گم کرده است<sup>(۴)</sup> نقاشش  
جواني ها اگر اين است رحمت باد بر پيرش  
سر فتاده ز نشو و نما به دار مکش  
کسي جز اين چه نويسد که خاک بر سر کنجش  
مي زند بر<sup>(۷)</sup> سنگ و مي گويد خموش  
مگس هنگام راندن بيشتري مي گردد ابرامش  
تخته مي گردد به يك خشت لحد دکان<sup>(۹)</sup> حرص  
طپيد و گفت همين يك قدم برون غرض  
که خلق کور سواد است<sup>(۱۰)</sup> و اين کتاب غلط  
بر محرمان قبول درد ز بر و چه غم زيبا چه حظ  
سجده اينجا در<sup>(۱۲)</sup> نگين و خاتم اند اندر<sup>(۱۳)</sup> رکوع  
چو شمع يافته ام زير پاي خويش سراغ  
آنچه نتوان ديد تاريکی است در نور چراغ  
آزاد طبعان گفتند بگسل  
مجنون و صحرا ليلي و محمل  
پشت دستي يافتم پيشاني و<sup>(۱۶)</sup> دندان عرق  
طرف داماني نمي يابم گريبان مي درم  
اجزاي من و ما که بهم ربط نداريم  
بعد از اين دامن بيرنگ نگاري گيريم<sup>(۲۰)</sup>

از دور باش عالم تا<sup>(۱)</sup> محرمي مپرس  
تا تأمل مي گماری رفته اند اين حاضران  
چنان ناتوانم که بر دوش حيرت  
برون از خودت گر همه اوست بيدل  
به حرمت رمضان گوش گرز اهل يقيني  
دل بي مدعا رنگي ندارد تا کنم فاشش  
به صد طاقت نکردم راست بيدل قامت آهي  
چو تخم راحت بي ريشگي غنيمت دان  
به لوح عبرت قارون<sup>(۵)</sup> و<sup>(۶)</sup> عمر رفته به رنجش  
آسمان عمریست ميناي مرا  
سماجت پيشه يکسر منع را ترغيب مي داند<sup>(۸)</sup>  
تا يکي باشد کسي سودايي سود و زيان  
سراغ انجمن کبريا ز دل کردم  
رموز وضع جهان را کسي چه مي داند  
ز فرشته<sup>(۱۱)</sup> تا مگس و ملخ همه جبري قدرند و بس  
ما ضعيفان به سامان سلیماني بس است  
به فکر عافيت<sup>(۱۴)</sup> از سر گذشته ام ليکن  
دل اگر روشن بود غفلت نمي گنجد به چشم  
گفتم چه سازم با ربط هستي  
رسوایی و عشق مستوري و حسن  
باشد از شرم سجود<sup>(۱۵)</sup> ناقصم عريان عرق  
بي کسي بيدل<sup>(۱۷)</sup> چه دارد غير تدبير جنون  
وصال تعين به غلط کرده فراهم  
دست و<sup>(۱۸)</sup> پاهای حنا بسته مکرر گرديد<sup>(۱۹)</sup>

۳- ن: بهست

۲- ل، پ: + خود را

۱- پ: نا

۶- پ: - و

۵- ل: فاروق

۴- ن، پ: کرد است

۹- ن: دوکان

۸- پ: مي داند

۷- ل: + سر

۱۲- ن: در، پ: و

۱۱- پ: بيت ساقط شده

۱۰- ل: سوداست

۱۵- پ: + و

۱۴- ل، پ: عاقبت

۱۳- ن: از

۱۸- ل: - و

۱۷- ل: بيدل بي کسي

۱۶- ل: - و

۲۰- پ: گيرم

۱۹- ل: کردند

بادشاهیم اگر کنج مزاری گیریم<sup>(۲)</sup>  
 گر اینقدر بداند<sup>(۳)</sup> ما را که<sup>(۴)</sup> از که<sup>(۵)</sup> دوریم  
 امروز که در سجده دوتایم دوتایم  
 تا سرمه نگشتن همه آواز گداییم  
 کلک تصویر توام در بن هر مو است فرنگم  
 اصطلاح شوق بسیار است و من دیوانه‌ام  
 چشم بر هم بسته وا کرده است راه خانه‌ام  
 لبی وا می‌کنم گل می‌فروشم جام می‌گیرم  
 ماییم که روزی دور ازین پیش تو بودیم  
 کار دل نام بلایست که من می‌دانم  
 غنیمت است که گاهی به یاد می‌آیم  
 از آن جهان که نبودم به عالمی که ندارم  
 ویرانه‌ایم اما بسیار خوش هواییم  
 دست غریق یعنی فریاد بی‌صداییم  
 تا زنده‌ام همین<sup>(۱۲)</sup> گل تعمیر می‌کشم  
 لیکن یقین نه‌شد که چه تصویر می‌کشم  
 نی شد بو یا شدن آگه<sup>(۱۴)</sup> که<sup>(۱۵)</sup> من نیم  
 رنگی شکسته‌ام<sup>(۱۷)</sup> چقدرها بهادرم  
 امتحان رحمتی<sup>(۱۹)</sup> دارم گناهی می‌کنم  
 خوش معاشان بد معامله‌ایم  
 که نتواند فرو بردن زمینم  
 جای تخم اشک می‌ریزد گره<sup>(۲۰)</sup> از چشم دام  
 به حال خویش می‌بایست چشمی باز می‌کردم  
 جایی نخمیدم که به پایی نرسیدم

ملک آفاق گرفتیم<sup>(۱)</sup> و گدایی باقیست  
 دوزخ ز شرمساری کوثر شود جبینش  
 فرد<sup>(۶)</sup> است که یکتایی ما نیز خیالیست  
 آئینه اسرار عنا پرده خاک است  
 بی‌نیازم ز صنم خانه نیرنگ دو عالم  
 قبله خوانم با پیمبر یا خدا یا کعبه‌ات  
 عافیت‌ها در نظر دارم ز وضع نیستی  
<sup>(۷)</sup> ز خاموشی معاش غنچه‌ام تا کی کند تنگی  
 امروز به یادیم تسلی چه توان کرد  
 طلب و یاس طپیدن هوس و<sup>(۸)</sup> عشق و<sup>(۹)</sup> فنا<sup>(۱۰)</sup>  
 چو عمر رفته ندارم امید برگشتن  
 رسیده‌ام دو سه روزیست در تو هم بیدل  
 وضع فقیری ما ناساز هیچکس نیست  
 گوش مروتی کو کز ما نظر نپوشد  
 مزدوری بنای جسد باز کردنی<sup>(۱۱)</sup> است  
 طفلی شد و شباب شد و شیب سر کشید<sup>(۱۳)</sup>  
 بی‌فقر دعوی من و ما کم نمی‌شود  
 جرأت<sup>(۱۶)</sup> به ناتوانی من ناز می‌کند  
 گر بهشتم مدعا می‌بود تقوی کم<sup>(۱۸)</sup> نبود  
 آخر از یکدیگر گسیختن است  
 چه تلخ افتاده آب گوهر من  
 بس که دارد گریه بر نومیدی نخجیر من  
 گر از دستم گشاد کار دیگر بر نمی‌آید  
 عجزم چقدر مایه اقبال رسا داشت

- |                  |                       |                      |
|------------------|-----------------------|----------------------|
| ۱- ل: گرفتم      | ۲- پ: گیرم            | ۳- ل، پ: نداند       |
| ۴- ل، پ: - را که | ۵- پ: «که» تکراری     | ۶- پ: مصرع اول ندارد |
| ۷- پ: بیت ندارد  | ۸- ل: - و             | ۹- ل، پ: - و         |
| ۱۰- پ: وفا       | ۱۱- ل، پ: کردنست      | ۱۲- ل، پ: همان       |
| ۱۳- پ: سر کند    | ۱۴- ل: آگاه، پ: آنگاه | ۱۵- ل، پ: - که       |
| ۱۶- ل: + من      | ۱۷- پ: نشسته          | ۱۸- پ: نشسته         |
| ۱۹- ل، پ: کردم   | ۲۰- ل، پ: راحتی       |                      |

خواهی بخوان و خواه مخوان ما نوشته‌ایم  
 معلوم شد که نامه به عنقا نوشته‌ایم  
 که من با لغزش پا همچو طفل اشک گلبازم  
 تا تو افشای منی من نیز اخفای توام  
 بریز خاک باید رنگها گرداند یک سالم  
 آسوده‌تر ز نکهت گلهای قالیم  
 همان در خانه مفلس فضولی‌های میهمانم  
 که من هم آئینه حسن بی‌مثال توام  
 بهم دو بوسه زند لب دم تکلم میم  
 ای کاش در آن کوچه به دست عسس افتم  
 عالم همه یار است به پای چه کسی افتم  
 سایه را آنجا چراغ زیر دامن یافتم  
 ریگ صحرای قناعت<sup>(۳)</sup> جمله دندان یافتم  
 بی‌تکلف کعبه را هم در بیابان یافتم  
 سایه از ما هر قدم وامانده<sup>(۵)</sup> و ما رفته‌ایم  
 همان چون بلبل تصویر نقاش است<sup>(۷)</sup> صیادم  
 زبان هم لال می‌گردید گر می‌بود کر گوشم  
 تو آئینه پرداز تا من نه<sup>(۸)</sup> بینم  
 مگره ناله برخیزد و من نشینم  
 قفس تا بشکند دامی برای خویشتن کشتم  
 اینکه توام دیده نقش برون خودم  
 ندانم از هوس‌ها دست شستم تا حنا بستم  
 ناله درباریم اما سرمه هم آورده‌ایم  
 جز نام خدا نام خدا هیچ ندارم  
 ورنه من در مدرس بی‌دانشی علامه‌ام  
 ای قدمت به چشم من خانه سفید کرده‌ام

در زندگی مطالعه دل غنیمت است  
 قاصد چون رنگ باز نگردي<sup>(۱)</sup> بسوی<sup>(۲)</sup> ما  
 وبال مشربم یارب نگرده قید خودداری  
 گرمی هنگامه موج و محیط امروزه نیست  
 چو گل تا زین چمن دوری به کام ساغرم خندد  
 عمریست در ادب‌کده بوریای فقر  
 نه من از خود طرب حاصل نه غیر از وضع من خوشدل  
 زمانه گر نشناسد مرا به این شادم  
 ز نسبت دهنهت بس که لذت اندود است  
 رسوایی عاشق بره یار بهشتی است  
 سر تا قدم نیست بجز قطره اشکی  
 خانه خورشید جاروب تأمل می‌زدند  
 ناامیدی بس که سامان طمع در خاک ریخت  
 هر که را جستم چو من گم گشته تحقیق بود  
 چون قلم راه تجرد بس که تنها رفته‌ایم<sup>(۴)</sup>  
 درین صحرای وحشت دانه و آبی<sup>(۶)</sup> نمی‌باشد  
 شنیدن شد دلیل این قدر بی‌صرفه‌گویی‌ها  
 ز تمثال خود بینی امکان ندارد  
 درین بزم تنگست<sup>(۹)</sup> جای<sup>(۱۰)</sup> پسندم<sup>(۱۱)</sup>  
 دمیدن دانه‌ام را صید چندین ریشه کرد آخر  
 خلوت آئینه‌ام موج پری می‌زند  
 بهارستان نازم کرد بیدل سعی آزادی  
 این قدر رقص سپند ما به امید فناست  
 بیدل اگر آفاق بود زیر نگینم  
 قدردانی در بساط امتیاز دهر نیست  
 دیده انتظار را<sup>(۱۲)</sup> دام امید کرده‌ام

۲- پ، ل: قیامت

۶- پ: دامی

۹- پ: + تا

۱۲- ل: - را

۲- پ: سوی

۵- ل: وارفته

۸- ن، پ: به

۱۱- پ: بنشینم

۱- پ: نکرید

۴- ل، پ: ام

۷- نقاشیست

۱۰- پ: + من

بهر خاشاک خندان گرم جوشیدم که تب کردم  
 چو ماه از خانه خورشید گر<sup>(۳)</sup> آتش<sup>(۴)</sup> طلب کردم  
 چو ماه نو جبین گر سوده شد ایجاد لب کردم  
 طوفان به بستن مژده خس پوش کرده ام  
 گریستم نفس چند و چون سحاب گذشتم  
 چون گل اینجا یک جهان دل ق کهن گم کرده ام  
 این قدر دانم که چیزی هست<sup>(۶)</sup> من گم کرده ام  
 نارسایان آنچه می جویند من گم کرده ام  
 بیدل ز سرما نشود سایه ما کم  
 بگذار که در پای سرا پای تو افتم  
 گل شعله زد ز شش جهت و من نسوختم<sup>(۱۱)</sup>  
 مردم که مردم و چو برهنه نسوختم  
 در پر خویش است بالین فراغ بسلم  
 جز دامن تو هر چه کشم دست می کشم  
 تصویر شیشه در بغل مست می کشم  
 بار<sup>(۱۴)</sup> سری که تا نفسی هست می کشم  
 کز پا چون خار در همه جا خار می کشم  
 پر منفعل ز کوشش معمار گشته ام  
 به حیرتم من بی دست و پا کجا ماندم  
 در نزد اعتبارات خال زیاده<sup>(۱۶)</sup> بودیم  
 زین پیش هم کسی را ما<sup>(۱۷)</sup> کی به یاد بودیم  
 ای شمع شب است روز ما هم  
 چون دست شکسته از دعا هم  
 تا یاد زندگی نشود بار مردنم

<sup>(۱)</sup> عبث خود را چو آتش تهمت آلود غضب کردم  
 به داغ صد کلف واسوختم<sup>(۲)</sup> از خامی همت  
 نرفت از طینتم شغل تمنای زمین پوشش  
 آفات دهر چاره گرش یک تغافل است  
 بهر زمین که رسیدم ز قحط سال اقامت  
 تا کجا دوزد نوی یارب<sup>(۵)</sup> گریبان مرا  
 چون نفس آگه نیم از مدعای جست و جو  
 حسرت<sup>(۷)</sup> جاویدم از نایابی مطلب مپرس  
 از بال هما کیست کشد ننگ<sup>(۸)</sup> سعادت  
 چون سایه ز سر تا قدم ذوق سجود است<sup>(۹)</sup>  
 خاکم به سر که بی تو به گلشن نسوختم<sup>(۱۱)</sup>  
 دوری به مرگ هم ز بتان داشت سوختن  
 دستگاه<sup>(۱۲)</sup> را حتم منت کش احباب نیست  
<sup>(۱۳)</sup> تا می ز جام همت بدمست می کشم  
 دل بستنم به گوشه آن چشم منتهی است  
 بیدل حباب وار به دوشم فتاده است  
 آگاه نیستم به کجاها دویده ام  
 کاش از عرق به آب رسانم بنای خویش  
 ز هیچ قافله گردم سری برون نکشید<sup>(۱۵)</sup>  
 عشق مقام را ز ما با خود خیالها داشت  
 گر از فرامشانیم امروز شکوه از کیست  
 وقت است کنیم گریه با<sup>(۱۸)</sup> هم  
 دوریم جدا ز دامن یار  
 حشرم خوش است گر به فراموشی افکند<sup>(۱۹)</sup>

۲- ل، پ: - گر

۶- پ: + و

۹- پ: سجود است

۱۲- پ: دیرگاه

۱۵- پ: نکشد

۱۸- ن: ما

۲- ل: واسوختیم

۵- ل، پ: یارب نوی دوزد

۸- پ: نیک

۱۱- پ: بسوختم

۱۴- پ: باری

۱۷- پ: تا

۱- ل، ن، پ: بیت ساقط شده

۴- پ: + که

۷- پ: از بال هما... سایه ما کم

۱۰- پ: بسوختم

۱۲- ل، ن، پ: بیت ندارد

۱۶- پ، ل: زیاد

۱۹- پ: آورد

هر گه به یاد خویش رسم گریه می‌کنم  
آن پریرویی که من دیوانه اویم منم  
رنگی نشکستم که به رنگی نرسیدم  
ولی ز شرم عدم فکر هیچ کار نکردم  
شادم که بی زبانم من می‌ستایدم  
خون می‌شود چو گل دم آبی که می‌خورم  
طوف<sup>(۳)</sup> آسودگی آبله پایان کردم  
نیست غیر از خامشی<sup>(۴)</sup> چون صاف می‌گردد کلام  
چون اشک پر غریبم در کشور تبسم  
کیست فهمد که چه خدمت کردیم  
که بر خاکم آبی و من مرده باشم  
گرفتارم نمی‌دانم به دست کیست زنجیرم  
بر سر سایه چو<sup>(۶)</sup> دیوار فرود آمده‌ام  
وقت رعنائی بساطی داشتم ته می‌کنم  
چشم اگر پوشم جهانی را منزه می‌کنم  
بی نگه چشمی که چون بادام پیدا کرده‌ام  
لوح محفوظ نفهمیدن رقم  
بس که می‌رفتیم<sup>(۸)</sup> از خود کاروانی داشتیم<sup>(۹)</sup>  
در عدم نیز همان تشنه دیدار<sup>(۱۰)</sup> توایم

### رباعی

ناله دردی که از گوش جهان دزدیده‌ام  
بسته‌ام چشم<sup>(۱۱)</sup> زمین و آسمان دزدیده‌ام  
مژه تا خم شود انداخته‌ام  
همین در شب توان دیدن اگر دارد نشان انجم  
تا در قدم سرو قباپوش خود افتم  
که هستی گمان دارم و نیستم من  
چه سجده‌ها که نکردیم پایمال چنین<sup>(۱۳)</sup>

یارب چه بوده‌ام به کجا رفته‌ام که من  
با که گویم ور بگویم کیست تا باور کند  
چندانکه ز خود می‌روم آن جلوه به پیش است  
هزار رنگ فسون داشت تر دماغی فرصت  
آنجا که کس نمی‌شود شکوه کسی  
زین گلشنم چه برگ نشاط و چه ساز<sup>(۱)</sup> عیش  
لغزشی<sup>(۲)</sup> داشت ره عشق که در گام نخست  
تا سخن باقی بود درد است صهبای کمال  
آن به که شبم ما زین باغ پر فشانند  
مغفرت مزد معاصی بوده<sup>(۵)</sup> است  
چه مقدار خون در عدم خورده باشم  
تب و تاب نفس صید کشاکش دارم بیدل  
پاکم از رنگ هوس تا به سجود آمده‌ام  
زندگی را از قد خم غفلت آگه می‌کنم  
در خرابات تغافل درد هم ناصاف نیست  
عمرها شد با خیال جلوه او توام است  
در کنار فطرت ما داد عشق  
یاد<sup>(۷)</sup> آن سامان جمعیت که در صحرای شوق  
خاک ما جوهر هر ذره‌اش آئینه‌گر است

بر سر کوی تو یارب بر نمی‌گیرد غبار  
در گره دارد تغافل نقد و جنس اعتبار  
بیدل این بار که بر دوش من است  
تمیز سعد و نحس دهر پی غفلت نمی‌باشد  
ای بخت سیه روز چرا سایه نکرده‌ی  
بناز ای تخیل بیال ای توهم  
ز دور کردی تحقیق معبد فسقیم<sup>(۱۲)</sup>

۳- پ: طرف  
۶- پ: - چو  
۹- پ: داشتم  
۱۲- پ: تسلیم

۲- ن: لغزش  
۵- ن: بود  
۸- پ: می‌رفتم  
۱۱- ن، پ: + و

۱- ن: - و + شاد  
۴- پ: خاموشی  
۷- پ: یاد  
۱۰- ک، ل: دیوار  
۱۳- ن: جبین

در پیش شخص لنگ ره بام سر مکن  
یوسف خود را مقیم چاه خواهی یافتن  
گریه‌ها دارد ز دست هیزم تر سوختن  
پشت دست و روی دست‌الله خواهی یافتن  
نه او شدی نی به خود رسیدی چه لازم بود خط کشیدن  
به اشتهای غرض پسندان زیان<sup>(۴)</sup> ندارد تفنگ خوردن  
ماتم خود نداند یاد شغل عزای<sup>(۵)</sup> دیگران  
پنبه گوش اندکی باید ببینی داشتن  
ز خود بیگانه شو با هر که خواهی آشنایی کن  
نمی‌باید ز شاخ و برگ رمز دانه پرسیدن  
سراغش باید از خاکستر<sup>(۷)</sup> پروانه پرسیدن<sup>(۸)</sup>  
زین شام ریش صبح قیامت خضاب کن  
از شمار سبچه زاهد عرق زیر است دین  
همچو شاخ گل مرا صد پنجه از یک آستین  
به رنگ رشته فربه گشته‌ام لیک از گره خوردن  
به خاک ما نمی‌خواهد مروت دام گستردن  
که باید<sup>(۱۱)</sup> همچو شمع با<sup>(۱۲)</sup> خودم<sup>(۱۳)</sup> خود را به سر بردن  
لعنت به وضع دور ز دلدار زیستن  
به کجایم<sup>(۱۵)</sup> بنمایید اگر هستم<sup>(۱۶)</sup> من  
اگر پاس ادب داری نخواستی خاک بوسیدن  
آتش این کاروان رفته است پیش از کاروان  
کاروان بگذشت و من در خواب مردم<sup>(۱۹)</sup> وای من  
دنیا و دین همه ز همه من همین ز من  
من تا کجا او<sup>(۲۱)</sup> او تا کجا من

مینای<sup>(۱)</sup> اختراع اهانت<sup>(۲)</sup> بطاق نه  
هر قدر سیر گریبانت چو شمع آید به پیش  
بی ندامت نیست عشق از نسبت طبع فضول  
<sup>(۳)</sup> بر خط ترک و طلب گر راه خواهی یافتن  
به وهم تحقیق پر رویدی به عافیت هرزه خط کشیدی  
طمع بهر جا فشرده دندان ز آفتش نیست باک چندان  
هر که درین زمانه زاد در غم عالم اوفتاد  
بوی این گلشن هم از غوغای زاغان نیست کم  
جهان غیر است با الفت پرست نسبت خویشی  
برون افتاده‌ایم از پرده ناموس یکتایی  
چراغی را که پیش از صبحدم بردند از<sup>(۶)</sup> محفل  
گر نمود فتنه ندارد سواد فقر  
زندگانی دامگاه این قدر تزویر<sup>(۹)</sup> نیست  
بیدل امشب در هوای دامنش گل می‌کند  
به خود پیچیده‌ام بالیدم نتوان گمان بردن  
به حکم عجز تنگ طینت ما بود گیرایی<sup>(۱۰)</sup>  
بهر وا ماندگی زین بیشتر طاقت نمی‌باشد  
ذلت کش هزار خیالیم و چاره نیست  
همچو عنقا خجل از تهمت نامم مکنید<sup>(۱۴)</sup>  
دران محفل که لعل از تبسم می‌کند بیدل  
گرمی در مجمر هنگامه آفاق<sup>(۱۷)</sup> نیست  
فرصت از کف رفت و دل کاری نکرد افسوس دل<sup>(۱۸)</sup>  
تنهایی از غم دو جهان کرد فارغم  
هنگامه و هم بگذار و بگذر<sup>(۲۰)</sup>

۳- ل، ن، پ: دو بیت ساقط شده

۶- پ: این، ل: زین

۹- پ، ل: تزویر

۱۲- ل: تا

۱۵- ل: به کجایم

۱۸- پ، ل: من

۲۱- ک: و او

۲- پ: دهانت

۵- ک: عذای، ن: غران

۸- ک، ل، ن: رسیدن

۱۱- پ: ناید

۱۴- پ، ل: نکند

۱۷- پ، ل: دقاق

۲۰- ک: مگذر

۱- ن: بیت افتاده

۴- ک، ل، ن: زیاد

۷- ک، ل، ن: خاکستری

۱۰- پ، ل: گرای

۱۲- ل: عدم

۱۶- ک: مستم

۱۹- ک: ماندم



ای هوس اندوز<sup>(۱)</sup> من جمع زر آفت شمار  
تمیز وحشت فرصت ندارم لیک می دانم  
ترک دنیا هم دماغ همت ما بر نداشت  
ای سپند از یک فغان آخر کجا خواهی رسید  
در فضای<sup>(۲)</sup> دل مقام عزت و خواری یکیست  
گردباد آئینه اقبال خار و خس بسست<sup>(۳)</sup>  
قابل عرض سجودت کو به سامان جبهه  
چه بود سروکار غلط سبحان در علم و عمل به فسانه زدن  
گرم به تنک طلب ز زمین و گرم به زمین فکند ز فلک  
بس که چون شمعم<sup>(۴)</sup> تنک سرمایه این انجمن  
دعوی کاذب گواہ از خویش پیدا می کند  
آه ناکام چه مقدار توان خون خوردن  
از زبال بی پری ها چون چنار آسودهام  
آن به که همچو طاوس از بیضه بر نیایی  
از دل به تغافل رویش بی سببی<sup>(۵)</sup> نیست  
بلبلان نی الفت دام است اینجا نی قفس  
زندگی در گردن افتاد است یاران<sup>(۶)</sup> چاره نیست  
به جود مهر و<sup>(۷)</sup> عطای سپهر کار ندارم  
اندیشه خورشید قیامت چه خیالیست  
نکند ریشه کوتاهی اگر از عقده واره‌ی  
فقر ما آئینه رمز هواللهی بس<sup>(۸)</sup> است  
تو من عالمی را از حقیقت بی خبر دارد  
چه امکان است سیل مرگ گرد حرص بنشانند  
سواد آگهی گردیده هوش<sup>(۹)</sup> کند روشن  
گر چه می دانم دل هم منتظر ناز تو نیست  
جز عرق چیزی ندارم حاصل از<sup>(۱۰)</sup> کسب<sup>(۱۱)</sup> کمال

خصم سر<sup>(۲)</sup> ناخن است مشکل درم داشتن  
که هر مژگان زدن چیزی درین صحرا رمید از من  
رنجه کرد افشاندن این دگر پشت پای من  
چون جرس زین جنس باید بیشتر برداشتن  
نیست صدر خانه آئینه غیر از آستان  
در ضعیفی هاست سرگردانیم تخت روان  
از عرق آبی مگر باشم به خاک آستان  
ز غرور دلایل بی خبری همه تیر خطا به نشانه زدن  
به قبول اطاعت حکم قضا نتوان در عذر و<sup>(۵)</sup> بهانه زدن  
یک گلم هم در گریبانست و هم در آستین  
چون زیان شد هرزه گو دارد قسم در آستین  
زین دودم زندگی تا به قیامت مردن  
در پناه سایه دست دعای سوختن  
چشم هزار دام است در راه پر گشودن  
چیزی به نظر دارد از آئینه ندیدن  
بر مراد خاطر صیاد باید زیستن  
چند روزی هر چه بادا باد باید زیستن  
کریم مطلق من او گدایی بیدل او<sup>(۱۰)</sup> من  
گر سآیه کند نامه سیاهی به سر من  
سرت از آرزو تهی چو شود پا دراز کن  
فیض این خاک از هزار اکسیر نتوان یافتن  
زمانی گر نفس دزدی عبارت نیست جز مضمون  
نرفت آخر بریز<sup>(۱۲)</sup> خاک هم گنج از کف قارون  
به زیر خیمه لیلی رود از موی سر مجنون  
اندکی دیگر تنزل کن به چشم ما نشین  
خاک بودم آب گشتم اینک استعداد من

۲- ل: قفای

۲- ن: ثمر

۱- پ: اندروزان، ک: اندوزان

۶- پ: شمع

۵- پ، ل: - و

۴- ن: بشست

۹- ن، ل: - و

۸- پ، ل: بیدل

۷- ل: سبب

۱۲- ن: زیر

۱۱- پ، ل: ماست

۱۰- ن: - او

۱۵- پ: + و

۱۴- پ، ل: - از

۱۳- ل، پ: هر شب، ن: وحشت

زان پیش که گویند ازین خانه به در شو  
 مبادا عشق فرماید که برخیز از در ما<sup>(۲)</sup> رو  
 ای اشک یار می‌رود اینک دویده رو  
 که پندارم حنا بسته است دست بهله‌دار او<sup>(۳)</sup>  
 کوکویی قمری است اینجا قلقل مینایی سرو  
 گر بهار این رنگ دارد حیف قمری وای سرو  
 ای قدمت بر سر من چون سر من در بر تو  
 حلقه گیسوی تو بس چشم تماشاگر تو  
 هر چند کعبه سنگ است تسکین برهمن کو  
 غافل که شانه است همان<sup>(۷)</sup> ریشخند او  
 لغزیده است هر دو جهان در صفای تو

## رباعی

یادم کن آنقدر که فراموش کرده  
 ای بی خبر چراغ که خاموش کرده  
 تفاوت نیست در بینا و نابینای خوابیده  
 بجز تکلیف بیداری مدان ایذای خوابیده  
 به معنی غافل بیدارم و دانای خوابیده  
 ساز او را ترانه‌ایم همه  
 تیر خود را نشانه‌ایم همه  
 در شکست ساغر دل خفته است حوصله  
 عکس می‌گردد عیان اسکندر اندر آئینه  
 چندین هلال است پیش و پس ماه  
 الحکم لله الملك لله  
 الله الله<sup>(۹)</sup> گفتیم<sup>(۱۱)</sup> افسانه کوتاه  
 چون شمع از صبح دور است بیگانه  
 دل بینوا ندانم به چه مدعا نشسته

بیدل به تکلف ره صحرای عدم گیر  
 غبار من ز حد بردست<sup>(۱)</sup> ابرام زمین گیری  
 پیغام حسرت من بیدل رساند نیست  
 به آن سامان تمکین دارد آهنگ شکار دل  
 شور حسن از ساز عشقش بشنو و خاموش باش  
 خاک بر سر کرد عشق و پای در گل ماند حسن  
 منفعلم بر که<sup>(۴)</sup> برم حاجت خویش از بر تو  
 تاب جمال تو ز کس راست نیاید به هوش  
 صورت پرستی خلق برد امتیاز معنی  
 زاهد به موشگافی تزویر<sup>(۵)</sup> غره است<sup>(۶)</sup>  
 امکان جرأت مژه برداشتن که راست

افسانه وفایی اگر گوش کرده  
 بیدل<sup>(۸)</sup> دلت به نور حضوری نبرد راه  
 جهان بیخودی یکرنگ دارد جهل و دانش را  
 هدایت خلق غافل را بلای دیگر است اینجا  
 ز جهل و دانشم فرق دویی صورت نمی‌بندد  
 من و ما راست ناید از من و ما  
 جهد داریم تا به خویش رسیم  
 غوطه در محیط زند تا حباب باده کشد  
 صانع از مصنوع گر جویی بجز مصنوع نیست  
 صد نقص دارد ساز کمالت  
 دل صید عشق است محکوم کس نیست  
 دنیا و دین کو شک و یقین کو  
 ای ناله خاموش در خانه کس نیست  
 بیدل چه گوئیم از یأس پیری  
 سر راه ناامیدی نه مقام انتظار است

۲- پ، ل: من

۶- ک، ن: ایست

۹- پ، ل: + و

۲- پ، ل: تو

۵- ل: تزویر

۸- پ، ل: بیت ساقط شده

۱- پ، ل: برداشت

۴- پ، ل: هر که

۷- ل: همه

۱۰- پ: گفتم

که در انجمن چو شمعم ز همه جدا نشسته  
 که به قصد جان تفنگی بسر دو پا نشسته  
 در سایه گلی به نسیم وزیده  
 راهی به چشم آبله پا ندیده  
 جنون کن تا حبابی را لباس بحر پوشانی  
 قتيله در دهان زخم بود انگشت حیرانی  
 منت به هیچ قسم می‌دهم چه فهمیدی  
 کرده سیرابم ادب از پاس ناموس کسی  
 که آنجا تا سجودی برده‌ام گم گشته پیشانی  
 ز مشت خاک من دیگر چه می‌خواهی<sup>(۳)</sup> پریشانی  
 شیرازه اجزای دو عالم شده باشی  
 ز آدم فرق بسیار است تا غول بیابانی  
 خود را مگر این غنچه کنی جمع و<sup>(۵)</sup> ببویی  
 تا چشم به خود دوخته آبله رویی  
 گر از همه سو جمع کنی دل همه سوین  
 گر همه مزگان گشود آغوش دانستم تویی  
 آن جرعه که بر خاک توان ریخت بنویی  
 آخر تو ز خاک این همه برتر نه نشستی<sup>(۷)</sup>  
 حقیقت<sup>۴</sup> محرمان گفتند داغ ناشناسایی  
 دیگر چه می‌شوی<sup>(۹)</sup> اگر از خود جدا شدی  
 بر حریفان مرگ دشوار است و بر من زندگی  
 به که نپسندد قضا بر هیچ دشمن زندگی  
 می‌روم من به مقامی که تو هم می‌آیی  
 این سجده که بر پیکر ما بست دو تایی  
 خاکیم بزیر قدم خویش نگاهی  
 که گرداند<sup>(۱۴)</sup> عنان مانند تصویرم سر مویی

به چه دلخوشی نگیریم ز چه خور می‌نسوزم  
 چو عدو زند دو زانو نخوری فریب عجزش  
 شد نوبهار و ما نفشانديم گرد بال  
 در حیرتم به راحت منزل چسان رسید<sup>(۱)</sup>  
 ز پیراهن برون آی شگونی نیست عریانی  
 بهر جا چاره می‌جستند بحرواحان الفت را  
 به غیر وهم که در دستگاه فطرت نیست  
 تشنه گر میرم نیازم بر زبان نام عقیق  
 تنک سرمایه‌ام چون سایه پیش<sup>(۲)</sup> آفتاب او  
 دو عالم گشت یک زخم نمک سود از غبار من  
 گر یک مژه چون چشم فراهم شده باشی  
 به مجنون نیست سودا پرستان خطا باشد  
 ترطیب دماغت بهوس<sup>(۴)</sup> راست نیاید  
 حسن تو مبرا ز عیوب است ولیکن  
 ای مرکز جمعیت پرکار حقیقت  
 محو بودم هر چه دیدم دوش داشتم تویی  
 تا خجلت پستی نکشد نشاه همت  
 ای سایه چنین پهن که گسترده<sup>(۶)</sup> بساطت  
 ازین عبرت سرا گفتم چه بردند آرزومندان  
 ای بی خبر مگو که چو مردی خدا<sup>(۸)</sup> شدی  
 بس که بی روی تو خجلت کرد بر من<sup>(۱۰)</sup> زندگی  
 با چنین دردی که باید زیست دور از دوستان  
 چه ضرر است کنون رنج و داغم بیدل  
 برهمزن کیفیت یکتایی ما<sup>(۱۱)</sup> نیست<sup>(۱۲)</sup>.  
 ما را نه غرور نیست نه فری نه کلاهی  
 به رنگی<sup>(۱۳)</sup> ناتوانم در تمنای میان او

۳- پ، ل: می‌خواهد

۶- پ، ل: گسترده

۹- ل: می‌شود

۱۲- پ: هست

۲- ل: + که

۵- از پ، ل

۸- پ: جدا

۱۱- پ، ل: من

۱۴- ک، ن: گرداند

۱- ل، پ: رسد

۴- ن: هوس

۷- ل: نشینی

۱۰- ک، ل، پ: خرمن

۱۲- پ: رنگ

مقابل کرده‌اند<sup>(۱)</sup> آئینه ما با پریرویی  
 ز دنیا نیست دل برداشتن بی زور بازویی  
 تا مرگ بایدت بود شمع مزار طفلی  
 ز مژگان هم مگر در خواب بینی ربط چسپانی<sup>(۲)</sup>  
 که بهر نازنینان سازد از آینه زندانی  
 منزل ما جاده ما حضر ما افتادگی  
 زمینم فرو برد از بی‌عصایی  
 کز ما به ما رساند باز آمدن دعایی

رباعی<sup>(۳)</sup>

در دست فتنه افتاد جام شراب نیمی  
 به روی سایه نیمی بر آفتاب نیمی  
 یعنی سواد این شهر برد است آب نیمی  
 ز نهیق کوس کمال زن که گذشت نوبت آدمی  
 در لفظ کینه خواهی حرفیست کین نخواهی  
 گلبن نیرنگ گلی سرو قیامت ثمری  
 که به درد دل رسیدی چو به ما رسیده باشی  
 نشود بلند حرفی که به زیر آب گویی  
 ز پا گر نشستی به سر رفته باشی  
 تو غبار و بارکیت هوا به چه دست ضبط عنان کنی  
 نه کودکی که به صوت<sup>(۴)</sup> دهل ز خانه برآیی  
 زنان ریشی برون آرند تا پیدا شود مردی  
 خود را ندیده‌ام که ترحم نمی‌کنی  
 بیاید عید تا آید به یادت یاد قربانی  
 سری از خیال خالی دل بی اراده باشی  
 عالم همه راهست اگر<sup>(۵)</sup> از خویش برآیی  
 سراغ او همه زان کس که اوست می‌پرسی  
 آن به که ببندی لب و یکجا همه گویی

محال است اینکه می‌خواهم خیال است اینکه می‌بندم  
 تلاش همت از ترک تعلق می‌شود ظاهر  
 ای هوش سخت داغیست یاد بهار طفلی  
 دو هم جنسی که باشد متفق با هم به عالم کو  
 فلک گر حلقه زنجیر عدلست اینقدرها<sup>(۳)</sup> بس  
 کاروان نقش پاییم از کمال ما مپرس  
 هوایی نشد دستگیر غبارم  
 در یاد او نرفتیم زین انجمن به جایی

تا چشم پر خمارش وا شد ز خواب نیمی  
 در نوبهار خطش افتاده حسن مدهوش  
 موی سفید گل کرد آماده فنا باش  
 بد و نیک طالب هرزه شد تو چرا به وسوسه توامی  
 از هر که دیدی آرام در انتقام کم کوش  
 نیست درین هفت چمن چون قوت ای غنچه دهن  
 همه تن شکست رنگیم<sup>(۵)</sup> بگذر ز<sup>(۶)</sup> پرسش ما  
 ز حیا نمی‌توان شد سخن آفرین چو بیدل  
 چو شمعت به پیش ایستاده<sup>(۷)</sup> است رفتن  
 نه رفی است پیش و نه رهنما برو آن طرف ز هوس برآ  
 ز جا در آمدن آنکه به حرف پوچ حیا کن  
 ز بس جوش محنت<sup>(۹)</sup> می‌زند این دشت پر عبرت  
 بر عجز حال خلق که آئینه هم‌اند  
 مراد کشتگان هم از تو آسان بر نمی‌آید  
 می‌عیش بی خمار است نفسی اگر درین بزم  
 خوش باش که کس مانع آزادگیت نیست  
 چه غافلگی که ز من نام دوست می‌پرسی  
 قاصد ندهی دردسر شکر و شکایت

۱- ل: اند

۲- ن: چشمانی

۳- ل: + که

۴- ل، ن، پ: رباعی ندارد

۵- ن، ل: رنگم

۶- ل: - ز

۷- ن: ایستاد، پ، ل: استاد

۸- ک، ن: به صورت

۹- ل: گر

۱۰- ل: گر

افتد مگر به خاکم چشمی ز نقش پایی  
 زحمت<sup>(۲)</sup> دل کجا برم آبله پاست زندگی  
 ای نفس اینقدر مبال<sup>(۵)</sup> ننگ فناست<sup>(۶)</sup> زندگی  
 کرده ام سودا به صد دست دعا یک<sup>(۷)</sup> بی بری  
 در عرصه ما تیغ کشید است نیامی  
 هر دانه که دیدم گرهی بود به دامی  
 حیف است<sup>(۱۰)</sup> دمد<sup>(۱۱)</sup> گلبنی از خاک نشینی  
 چون سبچه گرفتم بهم آرم دل و دینی  
 ز نیرنگ تو خالی نیست معدومی<sup>(۱۲)</sup> و موجودی  
 از رباعیات اوست و آن چهار هزار است تخمیناً که مجموع هشت هزار بیت است.

در زندگی نگشتیم منظور آشنایی  
 عمر<sup>(۱)</sup> گذشت و همچنان داغ وفاست زندگی  
 جز به خموشی<sup>(۳)</sup> از حباب<sup>(۴)</sup> صرفه عافیت ندید  
 چون چنار از قدردانان متاع راحتیم  
 بنیاد غرور همه بر دعوی پوچ است  
 دلها همه مجموعه نیرنگ فنون اند  
 از<sup>(۸)</sup> فقر کزین خرقه صد رنگ مپرداز<sup>(۹)</sup>  
 با فتنه آن نرگس کافر چه توان کرد  
 عدم ایمای اسرار و وجود اظهار آثار  
 از رباعیات اوست و آن چهار هزار است تخمیناً که مجموع هشت هزار بیت است.

رباعی<sup>(۱۳)</sup>

بر تهمت پاکان نظر باطل اوست  
 دودی که ز شمع سرکشد مایل اوست

هر تیره درونی که حسد شامل اوست  
 رو پنبه به سقف خانه آویز ببین

رباعی<sup>(۱۴)</sup>

در عرصه گه فنا نوایی بردار  
 چون صبح دمد دست دعایی بردار

پیری گل کرد های های بردار  
 یعنی که به رنگ مژه قربانی

رباعی

در هر کف خاکش دو جهان نشو و<sup>(۱۵)</sup> نماست  
 گر زیغ سببش بهشت خوانند رواست

کشمیر که انتخاب باغ دنیا است  
 دارد همه جز غیر نوع آدم

رباعی

در معبد شوق نیستی فردانند  
 تا سوختگان چه سبچه می گردانند

زاهد آن سوی فطرت مردانند  
 یک ره خبر از کاغذ آتش زده گیر

مستزاد

وان عقده که بسته است و همت به خیال، وا گردد  
 شاید که همین بیضه برآرد پر و بال، عنقا گردد

گر عاشق صادقی ز نیافت منال، پیدا گردد  
 گر آبله افتاد به پای طلبت زنهار، بایست

۲- پ: خوشی

۲- ل: رحمت

۱- ل: عمری

۶- ل: تنگ قباست

۵- پ: منال

۴- پ، ل: حیات

۹- پ، ل: نپرداز، ن: بپرداز

۸- پ: ای

۷- ل: یک

۱۲- ک، ن: معدودی

۱۱- پ: دمد

۱۰- ل: است

۱۴- ل: این رباعی ندارد

۱۲- از اینجا به بعد تا آخر این باب در نسخه «پ» افتاده

۱۵- ل: و

**شرف الدین علی بیام تخلص:** از مردم اکبرآباد بود. ذهنی درست و طبع<sup>(۱)</sup> سلیم داشت. زبان شعر را بسیار ورزیده و خیلی خوب می گفت. تلاش معنی های تازه می نمود. دیوانی دارد مشتمل بر شش هفت هزار بیت. اوایل به نسبت هم وطنی بلکه هم محلگی در اکبرآباد با فقیر خیلی محشور بود. با هم می نشستیم و شعر می گفتیم. درین ضمن اگر امدادی هم ازین عاجز به ظهور می رسید دور نبود و یک دو رساله دیگر نیز پیش فقیر خوانده. بیام مذکور در اثنای فکر شعر بیتابی بسیار می نمود<sup>(۲)</sup> و<sup>(۳)</sup> گاهی می نشست و زمانی می خوابید و دمی برمی خاست<sup>(۴)</sup>. گفتم برادر این همه حالات در ذره<sup>(۵)</sup> است و چرا نباشد شعر را طبع زاد می گویند. بالجمله چون پایه فکر این عزیز به رتبه<sup>(۶)</sup> رسید یاران دیگر مثل میان عالی عظیم خلف شاه ناصرعلی و غیره نسبت تربیت او به بنده می نمودند<sup>(۷)</sup> از من آزرده می شد و چون این معنی خیلی شهرت گرفت دران کار آن رباعی گفته<sup>(۸)</sup>:

### رباعی

از خواب عدم بیام تا چشم گشود  
تعلیم گرش به شعر بی شرکت غیر  
کسب سخن ز<sup>(۹)</sup> اکابر خویش نمود  
عمومی خودش محمد حامد<sup>(۱۰)</sup> بود  
به هر حال مردی عزیز خوش طبع بود خدایش بیامرزاد<sup>(۱۱)</sup> روزی<sup>(۱۲)</sup> به خانه رای رایان مخلص بیام و فقیر و محمد عطای عطا تخلص از شاگردان میرزای مرحوم عبدالقادر بیدل وارد بودیم. عطا و بیام با هم شوخی می نمودند. عطا گفت بوسه به بیام خالی از تازگی نیست با آنکه این حرف چندان نیست، بیام تر آمده این بیت بدیهه گفت:

دوستان بکر نیست فکر عطا  
هست از نادرستیش پیدا  
حاصل کلام چند سال پیش ازین ودیعت حیات سپرده عازم آن جهان گردید. درین ولا انتخاب کلیات او نموده نوشته می شود. امیدوارم که روح او از من شاد باشد که از اشعار او دل من بسیار خوش است. از اوست:

می کند درد گم شود این دل	مردم از منت دوایی ها
گرد سر گردیدن از پرواز ما	خواهد آن شوخ کبوتر باز ما
نتوان کرد ظلم بر انصاف	دیده ام از تو مهربانی ها
کیست غیر از بیام تا فهمد	معنی لفظ بی زبانی ها
بی حد خورم شراب ندانم حساب را	بگذار شیخ بهر خدا احتساب را
خاطرش بس که کند هول ز دیوانه ما	دست بر دل گذرد جغد ز ویرانه ما
شکایت را بود شرط آشنایی	چه باید گفت آن نا آشنا را

۲- ل: - و

۲- ل: می کرد

۱- ل، ن: طبعی

۶- ل: مرتبه

۵- ل: + داشته

۴- ل: خواست

۹- ن، ل: از

۸- ل، ن: گفت

۷- ن: + که

۱۲- ل: + او

۱۱- ن، ل: بیامرزاد

۱۰- ل: جاوید

دلخون شد کنون موقوف فرما شور غوغا را  
چشم به دور عالمی داریم<sup>(۱)</sup>  
کی سر شرب<sup>(۲)</sup> مدام است مرا  
خشونت مشربان در شکوه انداز رحمت حق هم  
نه به باغ مدعایی نه غرض به کشت ما را  
درد شکسته بالی مرغان دام را  
متاع هستی خود را دگر چه عرض دهیم<sup>(۳)</sup>  
میکشان را مژده از آسمان آورده ایم  
چو آن نسیم که با غنچه می شود گستاخ  
جز عزیزالقدر بوسف را گهی ننوخته است  
روزگاری شد اسیر دام صیادیم ما  
تا کند جلوه حسن تو تماشا امشب  
پس از عمری وصالش داده دست ای همنشین رحمی  
چون بط می من همان مستغنیم<sup>(۴)</sup>  
مکش لب تشنه ام در عالم آب  
ایام زندگی همه با این و آن گذشت  
رسید شیخ بیزم<sup>(۵)</sup> من و صفا نگذاشت  
ناله می رقصد مگر گوشش به فریاد من است  
ز صید کردن مشیت پرم خجل می گشت  
یادش کنم و درم گریبان  
راهزن از کاروان شان بجز حسرت نبرد  
تیغت اگر چه منکر قتل دل من است  
دوستان اثبات دعوی مشکل است  
بر تو تیغی گر کشد دل بد مکن  
سال و حال شیخ گر پرسد کسی  
به خاک و خون طپد از دست چرخ بسمل ما  
گر همه آب خضر بود پیام  
غیر<sup>(۶)</sup> وصل کنی زهی طالع

مکن ای ناله بر من تنگ دیگر کوه و صحرا را  
من و مجنون و دامن صحرا  
آب هم بی تو حرام است مرا  
ز آهن پرس تعریف هوای برشگالی را  
نبود بجز دل خود<sup>(۳)</sup> ثمر بهشت ما را  
داند کسی پیام که گشت از وطن جدا  
به بستن مژه تخته شد دکان ما را  
چون هلال عید عشرت در قدم داریم ما  
به زور بوسه گشایم دهان تنگ تو را  
از غرور میرزایی شوخ بی پروای ما  
از چمن محروم چوم مرغ قفس زادیم ما  
شمع در پیش تو استاده به یک پا امشب  
گشاد کار من<sup>(۵)</sup> موقوف بر در بستن است امشب  
فرض کردم گر شود دریا شراب  
خرابات است ساقی کربلا نیست  
عمر عزیز ما چقدر رایگان گذشت  
نشست پهن ز بسی بهر شیشه جا نگذاشت  
می طپد دل شاید آن بی رحم در یار من است  
هزار شکر که صیاد در کمین بنشست<sup>(۸)</sup>  
دستم در کار و دل به یار است  
عاشقان را غیر جنس درد دل دربار نیست  
بر دامن تو خون نشناسم گواه کیست  
محضر قتلیم به مهر قاتل است  
سروت ای قمری جوان و جاهل است  
در جوابش می توان می توان گفتنی چلست  
جهان به شغل تماشای رقص طاوس است  
عمر بسیار ناگوار گذشت  
من و هجران یار یا قسمت

۲- ل: خوش، ن: خویش

۶- ک، ن، پ: مستقیم

۹- ل: + و

۲- ک، ن، پ: شراب

۵- ل: - من

۸- ن: نشست

۱- ل: دارد

۴- ک، ل، پ: دهم

۷- ل: بزم

بلبلی امروز می‌دانم به دام افتاده است گفت<sup>(۱)</sup> کس راهی بشو شیخ‌الامام افتاده است غنچه از رشک دهانش طفل برچیده است تا مبادا از نرگست چشمی رسد نادیده است مجلس آرایسی او غیر خودآرایسی نیست ظاهراً دستوری اکنون در جهان دستور نیست بیا دمی که دفاع از تف خمارم سوخت ظاهراً زاهد بی‌درد مسلمان شده است گپ دیگران بزن نخواهم<sup>(۵)</sup> رفت می‌رسم از کوی قاتل تا کمر در خون بس است هیچ نتوان گفت بلبل در میان روی گل است تمام در طلب دل ولی دل است که نیست شکوه یاران یکدل از لب یاران خوش است بر فقیرانی که دولت داشتند احسان خوش است شیشه را بر سنگ زن ساقی<sup>(۹)</sup> که فصل گل گذاشت کس نمی‌داند که این آغاز را انجام چیست با سلام عجز پرسیدن شما را نام چیست گر نگاهم شب بران سیب ذقن<sup>(۱۲)</sup> افتاده است روز در گلزار<sup>(۱۴)</sup> و شب در انجمن بودن خوش است اگر مناسبت<sup>(۱۵)</sup> شام با<sup>(۱۶)</sup> غریبان است بر سر زهاد با دستار پیچیدن خوش است گر نمایی از قفس صیاد آزادم بجاست گر چنین بود قضا در رمضان می‌بایست گلم به دست چرا می‌دهی به جایی قدح توان به ساقی ما داد رونمای قدح

خودبخود مرغ دلم در سینه شیون می‌کند گفت دی رندی به مسجد این دمر خوابیده کیست شوخ من امروز شاید در چمن خندیده است در چمن گرمی خوری پنهان به رنگ غنچه خور شمع روشن چو شد از کثرت پروانه مپرس دل به جان وصلت خرید و رخصت<sup>(۲)</sup> بوسی نیافت علاج خانه آتش گرفته آب بود<sup>(۳)</sup> بر در می‌کده امروز عجب غوغایی<sup>(۴)</sup> است گفتمی از بزم ما پیام برم حال ناحق کشتگان را تا کجا پرسسی ز من شب تو<sup>(۶)</sup> می‌دادی جواب ناله‌ام از آشیان زده است حلقه جهان شمع محفل است<sup>(۷)</sup> که نیست شکر خبث‌آمیز ارباب نفاقم می‌کشد گرچه در<sup>(۸)</sup> احسان بود تخصیص بد لیکن پیام دوش آن سرو آمد ناخورده جام مل گذاشت خط دمیدن آه بر رخسار او آغاز کرد ربط رازین به خوبان نیست تقریبی<sup>(۱۱)</sup> پیام از نزاکت صبح<sup>(۱۱)</sup> نقشی دیده‌ام آن را به خواب عمر را چون بلبل و پروانه<sup>(۱۳)</sup> صرف عیش کن تو هم به گیسوی خود گو که وا شود با ما گنبد بی زینه این قوم بار خاطر است تنگ خواهد گشت جای نوگرفتاران ز من می‌کشی گفت چو می‌مرد<sup>(۱۷)</sup> به ماه شوال نرفته‌ام به چمن اینقدر ز خود ساقی<sup>(۱۸)</sup> اگر چه پیش تو دل جان آرمست پیام

- |               |                            |                   |
|---------------|----------------------------|-------------------|
| ۱- ل: + و     | ۲- ل: فرصت                 | ۳- ل: شود         |
| ۴- ل: غوغا    | ۵- ک، پ: بخوام             | ۶- ل: چو          |
| ۷- ل: - است   | ۸- ن: - در                 | ۹- ل: ساقی زن     |
| ۱۰- ن: تقریب  | ۱۱- ل: + و                 | ۱۲- ن، ل: + و     |
| ۱۲- ل: ویرانه | ۱۴- ل: مگذار               | ۱۵- ن، ل: مناسب   |
| ۱۶- ن: ما     | ۱۷- ن: می‌میرد، ک، پ: میرد | ۱۸- ن: بیت افتاده |



گویا بیام توام یا دام تلخ بود  
 این عنایت به دشمن ارزانی  
 جو رها کرده . کرم کردی  
 چه شد که حلقه به گوش رقیب زلف تو کرد  
 آخر این آئینه هم جوهر خود ظاهر کرد  
 شنیدم کرد مجنون عزم شهر امروز از صحرا  
 شمع مقصود چمن پندان خدا روشن کند  
 دل رمیده در آغوش من نمی آید  
 یار از خانه بر نمی آید  
 از رفیق غریب یعنی دل  
 اشک گرم که رهش دوش به مژگان افتاد  
 گریه را هم دل خوش است ضرور  
 شعر قدما برد بیام از سر من هوش  
 چشم مخمور بتان وا نشود با تو بیام  
 شاکی نیم که جانب من رو نمی کند  
 گرز گرد جلوه گاهش یوسفستان ساختند  
 گل به بازار شود بیشتر از باغ عزیز  
 ارباب خستند کجا کم ز ماکیان  
 چه بوی می ندارد نکهت گل شوخی جولان  
 گر بید قیس شد خاک با قیست گردبادی  
 خوردند خون خلق ز رغبت کسان و (۴) باز  
 به کنیزی لب شکر و شیرین ممتاز  
 برگزید است شیخ رندان (۵) را  
 روز وصلش ز خویش باید رفت  
 گفته دام تست (۶) بوسه بیام

بگذشت عمر او همه در خورد (۱) و خواب تلخ  
 کشته ناز خون بها چه کند  
 بیش ازین کس به حق ما چه کند  
 ز لطف گردش چشمت (۲) غلام هم دارد  
 ورنه پیشانیت از بهر چه پر چین باشد  
 چه تدبیر است اکنون عاقلان دیوانه می آید  
 بر مزارا عندلیب از گل چراغان کرده اند  
 چو قهر کرده که سوی وطن نمی آید  
 زندگی در نظر نمی آید  
 مدتی شد خبر نمی آید  
 آتشی بود که ناگه به نیستان (۳) افتاد  
 بی دماغی دماغ می خواهد  
 پر زور بود نشاه آن مه که کهن شد  
 خوش بود گر در این میکده را بگشایند  
 شادم که این بگفته بدگو نمی کند  
 از دل ما تنگی بردند و زندان ساختند  
 یوسف از مصر همان به که به کنعان نرود  
 چون بیضه سیم و زر بته پر گرفته اند  
 بدی نسبت به نیکی بیشتر مشهور می گردد  
 شاگرد مانده باشد استاد رفته باشد  
 چون لقمه حرام فراموش کرده اند  
 خسرو چند غلام تو و فرهادی چند  
 فکر سم الکلاب باید کرد  
 یار را بی حجاب باید کرد  
 قرض ما را حساب باید کرد

### رباعی

نشسته ایم به کوی تو تا که ماه برآید  
 ز گوشه همچو هلال آن که گاهگاه برآید

شکسته رنگی ما هیچگاه سیر نکردی  
 عجب که شهره هر شهر در کمال نگرود (۷)

۱- ل: خور

۲- ل: چشمی

۳- ل: خور

۴- ل: نسب

۵- ن: زندان

۶- ل: و

۷- ل: نباشد

## رباعی

که خصم جانم اگر بود زندگانی بود  
شنیدم آنچه ز پیران گپ جوانی بود  
خدا چه روز سیه بر سر ما خمار آورد

مرا نه از غم مردن به دل گرانی بود  
غم گذشته چه ممکن که آدمی نخورد<sup>(۱)</sup>  
بیام شکر که از ابرفوج غیب رسید<sup>(۲)</sup>

## رباعی

کشید از سینه آهی کین پسر دیوانه خواهد شد  
حدیث ما هم از بهر کسان افسانه خواهد شد  
رفتم به آن طریق که پا را خبر نشد  
ای کودکان شهر شما را خبر نه شد  
در دور نرگس تو غمی از عسس نماند  
هرچه خواهی تو بگو غیر چه طاقت دارد  
به مستان باغبان لطفی که از تاک تو می آید  
دل بهر صورت که باشد زندگانی می کند  
که<sup>(۷)</sup> خلد هم به خس و خار آشیان نرسد  
چسان خواهد چو دل هرکس که در پی دشمن دارد  
که در دست سبوی باده دامان عسس باشد  
گاه گاهی بلبلی اینجا صفیری می کشد  
صبح چون شد راهرو را کار با منزل نماند  
این<sup>(۸)</sup> کمان وحشی دلان را بر سر تیر آورد  
فرج است<sup>(۹)</sup> این ترا مسجد مرا میخانه می سازد  
شنیدم عندلیب ای باغبان درد سخن دارد  
مرا در سینه دل یا بلبلی بود  
مکرر آمد و برگشت شاید مدعا دارد  
کز سیه مستی ندانستم که شب یا روز بود  
میان ما و تو آخر حجاب شد کاغذ  
جامه از پوست می گذار مار  
می کنی درس دلبری تکرار

به طفلی دایه ام چون خود بخود<sup>(۳)</sup> نالان و<sup>(۴)</sup> خندان دید  
برای ما پیام افسانه شد گر قصه یاران  
برجاست<sup>(۵)</sup> از رهش چو صبا را خبر نشد  
دل نام زین ره آه چه دیوانه گذشت  
می را حلال ساخت نگاه فرنگیت  
دوش گفتی که رقیب از تو شکایت دارد  
به اهل جنت از طوبی نخواهد آمدن هرگز  
ساخته است آئینه سان با خوب و<sup>(۶)</sup> زشت روزگار  
کدام صبح ز بلبل به گوش جان نرسد  
بیام از غلط و واغظ شبم پهلو به درد آمد  
به محشر دعوی من نیست با کس اینقدر خواهم  
رحم کن صیاد بر باغ خراب سینه ام  
می نماید جان به پیری از بدن قطع امید  
جانب خود ابروت رم خورده نخجیر آورد  
به من زاهد چه گویی با تو چون پیمان می سازد  
نشان ده آشیانش تا کنم خالی دل خود را  
دلم نالان شب از یاد گلی بود  
به کف شمشیر عریان همچو برق آن شوخ پیش من  
در خرابات آنچنانم دل طرباندوز بود  
شنیده ایم که<sup>(۱۰)</sup> از نامه سخت رنجیدی  
در غم پیچ و<sup>(۱۱)</sup> تاب گیسوی یار  
کی بود لکنت<sup>(۱۲)</sup> تو بی معنی

۲- ل: - بخود

۲- ل: از فوج غیب ابر رسید

۱- ل: بخورد

۶- ل: - و

۵- ل: برخواست

۲- ل: - و

۹- ل: مراجست، ن: صراحت

۸- ل: + که خلد هم... آشیان نرسد

۷- ل: بیت دوم ندارد

۱۲- ن: لکنتی

۱۱- ل: - و

۱۰- ل: ام که تو

بال شکسته نیست که بر باد داده<sup>(۱)</sup> است  
 مستان در خلد هم نگرود  
 بیخودی کم می‌دهد فرصت مرا  
 خون چنین می‌زد اگر مژگانش  
 راحت دنیا نیابی تا نسازی با دروغ  
 مگو که وعده شب آمدن زیادم رفت  
 به عاریت مستان کو بهشت و غلمان باش  
 هست<sup>(۲)</sup> در مصحف و آن نیز برای قیمت  
 چند پرسی ز ما نشانش را  
 از برگ ریز فرصت این نخل سوختیم  
 به گور مرده ازان رو به پشت می‌خوابد  
 صیدی به غیر دل نکند شهسوار عشق  
 ز مردم درد چشمی می‌شنیدم  
 می‌خوری مصحف که اخلاص نباشد بارقیب  
 خدا بازار می را گرم‌تر سازد که از فیضش  
 دیدهام حال اسیران قفس  
 درین محیط نه یار و نه آشنا دارم  
 ز دام بندگی‌شان نخواهم آزادی  
 گدایی در میخانه یا ریاست دیر  
 نازش از دل نیاز می‌خواهد  
 کس نشانم از دکان شیشه‌سازان هم نداد  
 گل روی تو دیدم حق نماید سبزه خط  
 به دشمنان نبود فرصت جدال مرا  
 خطم گلزار گردد هر که از روی تو بنویسم  
 پیام حال مرا خوانده خاک بر سر کرد  
 لب کزان بندد به روی من در لطف از عتاب  
 به غیر راستی ایمان کس مسلم نیست  
 هر چند که قابل جفاییم  
 دل<sup>(۳)</sup> از دستم ربودی باز بر فرقم زدی جانان

بلبل به باغ نامه فرستاد از قفس  
 این باده و این هوا فراموش  
 می‌روم گاهی به استقبال خویش  
 که کشد<sup>(۴)</sup> روز جزا دامانش  
 شب اگر خوابت نیامد گوش بر<sup>(۵)</sup> افسانه باش  
 تو شمع مجلس اغیار بوده‌ای خاموش  
 که خانه خانه خویش است و آدم آدم خویش  
 ورنه در دهر نمانده<sup>(۶)</sup> است نشان اخلاص  
 ما که نشنیده‌ایم نا نشاط  
 در یک شب آخر است بهار و خزان شمع  
 که تا حیات بود سخت مشگل است فراغ  
 شاید حلال نیست جز این در دیار عشق  
 کنون آن را به چشم خویش دیدم  
 گر بپوشی جامه قرآن کجا باور کنم  
 به ملک سردسیر زهد یکتا پیرهن رفتم  
 به عزیزان چمن می‌گویم  
 حبابوار نظر محض بر خدا دارم  
 غلام سرو تدانم ولی وفا دارم  
 ازین دوه کار یکی اختیار خواهم کرد  
 قدرت بی‌نیاز را نازم  
 نقد جان در دست می‌گردم خریدار دلم  
 مرا مصحف بدست آمد کنون تفسیر می‌خواهم  
 که با سپهر چو مقلس همیشه در جنگم  
 شوم مشکین قلم گر وصف گیسوی تو بنویسم  
 بقیس ریگ روان را چو نامه بر کردم  
 آرزوی بوسه گر از لب بامش کنم  
 اگر دروغ بگوییم نامسلمانیم  
 رحم آر که بنده خداییم  
 به تو صد بار گفتم آنچه من دارم همین دارم

۱- ل: می‌رود

۲- ل: چه کند

۳- ن: - بر

۴- ل، ن: قسمت

۵- ل: نیست

۶- ل: بیت ساقط شده

گویا به زر خرید است از هر که زر گرفتم  
مفلس از خانه خود هم<sup>(۲)</sup> خجل آید بیرون  
جای خون از زخم من آب بقا آید برون  
گرهی ز زلف خوبان به نیاز باز کردن  
یکه تازی می کند این نایب مجنون ببین<sup>(۳)</sup>  
که هر گه مفلسان گیرند نرخ دو چندان کن

## رباعی

چه خیال باطل است این که روم به خواب بی تو  
به گلوی من چه دانی که نه رفته آب بی تو  
بی شرم و<sup>(۵)</sup> بی حقیقت و<sup>(۶)</sup> بی جوهر آئینه  
شیخ در مسجد اگر بهر نماز آمده  
می شناسیم ترا می دانی

## رباعی

کز تب دل سنگ هم شکایت دارد  
گفتند که سرفه و حرارت دارد

پیش: گمان دارم که از کشمیر است - تعریف اماکن منزله<sup>(۷)</sup> کشمیر بسیار نموده. مثنوی دارد در  
تعریف کشمیر که بسیار خوب گفته.

دیوانش به نظر آمده خیلی معنی یاب است. اکثر جواب غزل های عنایت خان آشنا گفته ظاهراً  
معاصر اوست. شعرش خیلی متین و لغزش مطلقاً ندارد.

انتخاب دیوانش نوشته می شود:

سیل این وادی به دریا می برد ویرانه را  
کز چین جبین بر سر هم چیده کمانها  
خار راه برهنه پایها  
می زند سیلی شکست رنگ به رخسار ما  
که بر بالای سر بگذارد از شوخی کمانش را  
که می خواهم به وقت سجده بوسم آستانش را  
بجای شمع زند تیغ بر مزار مرا<sup>(۸)</sup>  
گردد گره چو آئینه در دل نفس مرا

دل به زور گریه ام آخر به چشم تر رسید  
ابروی کجت طاق کمال خانه ناز است  
ریشه دارد چون سرو در پایم  
سر زند چون حرف خواهش از لب اظهار ما  
ز ابرو چشم مست یار می ماند به آن ترکی  
جبین من چو گل یارب سراپا لب شود بینش  
کسی که کشته ابروی او مرا داند  
روزی که منع ناله کند دادرس مرا

۱- ل: ممنون

۲- ک، ن، پ: پر

۳- ن: مرا

۴- ن: بزم

۵- ل، ن: و

۶- ل، ن: و

۷- ل: مستزله

۸- ن: ما

خاکیم گر چه خاک سر کوی دلبریم<sup>(۱)</sup>  
 بی اختیار ناله ز دل می کشم چو نی  
 ماتم ایام آزادی چو گرم<sup>(۲)</sup> می شود  
 عزت ایام بی زحمت نمی آید بدست  
 در چمن بی تو کی از ضعف توانم گشتن  
 به خشک سال چنان فارغم ز منت ابر  
 تنگدستی بین که غیر از چنگال شهباز نیست  
 بلبلم اما به یاد چشم شوخ<sup>(۳)</sup> نوگلی  
 جام عشرت بر کف از میخانه دل می رسد  
 دلدار بی مروت و فریاد بی اثر  
 تا به گلگشت چمن گل بر سر از شوخی زدی  
 بی تو گردید قفس گلشن آزادی ما  
 دارند آفتابی در حلقه حلقه موها  
 در لحد از داغ حسرت استخوانم را مسوز  
 شوق آن لب از دل بینش<sup>(۴)</sup> بر آورده است گرد  
 یک صبح دم ز چهره برافکن نقاب را  
 از فریب چرخ در هر صورتی ایمن مباش  
 ز دیده پای ازان ساختم که می دانم  
 طرح چمن ریخت ز هر مشت غبارم  
 بی تو ما را ز سوز گریه چو شمع  
 یکدم ز فکر زلف تو بیرون نمی رویم<sup>(۵)</sup>  
 کار آسان از تعلق می شود بسیار سخت  
 تو که دستی به خم زلف نگاری نه زدی  
 دو جهان چون دو سر رشته سوزن باشد  
 تا دست ما ز دامن وصل تو کوتاه است  
 از حرف پوچ مغز سر آدمی خوردند  
 جستم نشان کلبه درویش یافتم<sup>(۶)</sup>

باشد بنای کعبه دلها ز خشت ما  
 در دست دیگری است عنان نفس مرا  
 بال من<sup>(۷)</sup> مژگان خون آلوده<sup>(۸)</sup> چشم دام را  
 سنگ بت گردد به خود بیند چو زخم تیشه را  
 بوی گل دام کشد در ره پرواز مرا  
 که نم چو آئینه دارد زیان زمین مرا  
 از برای آشیان گرمست خس باشد مرا  
 بسته ام بر شاخ آهو آشیان خویش را  
 داغ رشک لاله خونین کفن داریم ما  
 دیگر که می کشد ز فلک انتقام ما  
 کرده معراج بلبل گوشه دستار را  
 خنده چون غنچه گره شد به لب شادی ما  
 از شرم آه عاشق زلف تو ساخت روها  
 گر به بالینم نیایی بر سر خاکم بیا  
 خون او بسیار مانده<sup>(۹)</sup> است لعل سوده را  
 بنشان به روز شبنم گل آفتاب را  
 در غلاف ماه نو دارد نهان شمشیرها  
 به راه وصلی تو هرگز نمی رود در خواب  
 عشق تو که هر روز به رنگ دگر<sup>(۱۰)</sup> سوخت  
 آتش از سر بجای آب گذشت  
 دایم به زیر سایه گل آشیان ماست  
 بادشاهی می توان کردن ولی بی تاج و تخت  
 رشته عمر چه دانی که سراسر گره است  
 که سر باز بود یک سر و یک سر گره است  
 همچون سر بریده سزاوار دوش نیست  
 مار زبان کم خلق از مار دوش نیست  
 آن خانه که حلقه در خاتم جم است

۱- ل: دلبرم

۲- ن: گیرم

۳- ل: چون

۴- ل: آلود

۵- ل: شوخی

۶- ل: بیکس

۷- ل، ن: مانند

۸- ن: دگر

۹- ل، ن: نمی روم

۱۰- از نسخه ن اضافه شد

سرخوش نشین که شادی عالم همین دم است  
 به راه فقر تو کشکول بی خریده ماست  
 در دل هرکس به یک رنگی نهان پیداست کیست  
 شیر طفل نی سوار بیشه دیوانگی است  
 در زنگبار آئینه را اعتبار نیست  
 سررشته حیات تو در دست دیگری است  
 گمان برند که طاوس خفته در دام است  
 در چمن چون شیشه می سبزه شاداب نیست  
 اول به کوه تیغ کشد آفتاب صبح  
 به پای دل مرا مشکل تر از زنجیر می گردد

## رباعی

گر به یاد لب میگون تو ساغر گیرند  
 بحر را خشک پسندد که گوهر گیرند  
 شور برداشت چو دریا گهری پیدا کرد  
 ازین رو آسیا انگشت حیرت در دهن دارد  
 روز هجران تو بر عاشق شب آدینه بود  
 مردم دیده ما نیز زبانی دارد  
 امیدوار چنینم که ناامید برآید  
 به شکل ابروی او گر هلال عید برآید  
 دیگر تلاش نامه دریدن نمی کند  
 چون آئینه شرمنده میهمان<sup>(۲)</sup> نتوان بود  
 به هنگام شکستن هرچه را بینی صدا دارد  
 همچو گمگشته که فریاد به کهسار کند  
 مژه اشکی مگر از دیده ما پاک کند  
 در گلستان کسی گل نتوانم بو کرد  
 موسم گل بلبلی را از قفس آزاد کرد  
 از هر کسی هزار سخن می توان شنید  
 پری در شیشه می در جام گلشن در نظر دارد  
 مانند شمع کشته سرم بی کلاه ماند

گوید مدام با لب پر خنده صبحدم  
 دلی که در جگر از مفلسی ندارد آه  
 پرده چون از خویش برخیزد عیان پیداست  
 شعله برگی از نهال ریشه دیوانگی است  
 جز روی او که در شکن زلف خوش نما است  
 واقف شو از کشاکش دریا که همچو موج  
 ز شرم خط چو شود چهره تو رنگ به رنگ  
 رونق شادابی میخانه با گلشن کجاست  
 بر اهل صبر عشق ستم ابتدا کند  
 به زندان خانه زلف تو هر تابی که می آرم

ساکنان در میخانه به معراج رسند  
 خست اهل جهان بس که به طغیان آمد  
 هیچکس راز تو در دل نتوانست نهفت  
 برای مردمان روزی برون از سنگ می آید  
 از نظر افتاده جام است بی معشوق می  
 بینش از هر نگهی عرض تمنا کردیم  
 به صدا امید گر آید رقیب از سر کویت  
 ز آب تیغ گشاییم روزه ما و تو بینش  
 گر پاره ز حال دل خود رقم کنم<sup>(۱)</sup>  
 هر کس که رسد دیده خود فرش رهش کن  
 ز بس درد جدایی شکوه پرداز است در عالم  
 نیست جز ناله مرا دادرسی در ره عشق  
 آستین همه کس در شکن کوتاهی است  
 آنقدر طبع تو نازک شده از ناله<sup>(۳)</sup> من  
 هر که در بزم وصال یار دل از دست داد  
 تا یک سخن توان ز لب دلستان شنید  
 ز رویش خانه آئینه سامان دگر دارد  
 از بس هوای وادی شوق تو گرم بود

بر نمی تابد هوس را دل چو صاف از عشق شد<sup>(۱)</sup>  
 از تنگی دل خاطر م آزرده نباشد  
 بعد عمری مهربان چون شد برغم آسمان  
 یاقوت غلام لب خندان تو باشد  
 ترا قفس چمن و دام سایه پیدا است  
 ابرها تابش برق نگهت را دیدند  
 پر پروانه دل سوخته عشق تو بود  
 نم به چشم اشکبارم ز آتش سودا نماند  
 اهل را صحبت نااهل زیانها دارد  
 سر به زیر افکند دیدم غنچه های لاله را  
 روز می بندیم بر بلبل ره فریاد را  
 سخن با زلف چشمت کی کند بی گوشه ابرو  
 بر داغ سینه ام چندان لب دلداری می خندد  
 هرگز نشد به حرف طلب آشنا لبم  
 سرو قد تو در نظرم بود جلوه گر  
 هست با هر زره خاکم خیال روی دوست  
 چو بحر از بردباری پیش خود هموار می سازم  
 شکست بیضه بینش تا شکست افکند در کارم  
 چو آسیا نخورم رزق دیگری<sup>(۲)</sup> بینش  
 چو شانه پا کنم از شوق پنجه مژه را  
 ز دست ساقی کوثر شراب ناب می خواهم  
 هر صورتی<sup>(۳)</sup> به رنگ دگر جلوه می کند

### رباعی

از هوا چون آب این آئینه برهم می خورد  
 ترسم که خیال تو درین خانه ننگد  
 کرد با ما آنقدر یاری که پنداری نکرد  
 الماس کمر بسته مژگان تو باشد  
 کجا به قید تو مرغ اسیر می نالد  
 گریه بر حال من سوخته خرمن کردند  
 بر سر خاک من آن شمع که روشن کردند  
 غیر دل یک قطره خونم در همه اعضا نماند  
 آب در کوزه ناپخته گل آلوده شود  
 شرم ظاهر کردن داغ دلم آمد به یاد  
 ما که می سوزیم از پروانه شبها بیشتر  
 که ترکان راست با هندوستانی کینه دیگر  
 که امروز است یا فردا نتوان گفتن نمکدانش  
 از آبروی خویش چو دریا لبالبم  
 روزی که شد به حرف الف آشنا لبم  
 آفتابی می شود گر آید این اجزا بهم  
 اگر پست و بلندی از زمین و آسمان دیدم  
 در باز قفسی را از شکاف آشیان دیدم  
 ز حرص گر همه اعضا شوند دندانم  
 که ره به<sup>(۴)</sup> کوچه آن زلف مشکبو دارم  
 گیاه تشنه ام از ابر رحمت آب می خواهم  
 حیران نقشبندی این کارخانه ام

ز شوخی هرچه با من می کنی نیکوست می دانم  
 ستمگر بی وفا نامهربان بدخوست می دانم  
 گر نسازی تو به ما ما به غمت ساخته ایم  
 شدم خاک رهش من هم که آئین نیاز است این  
 سوزد چراغ کعبه ز رشک کنشت من  
 هر کس که دید آئینه را دید روی تو

محبت، آشنایی، ناز، مستی، فتنه، استعفا  
 ز پی پروایی آن جنگجو با من چه می گویی  
 گشته عمری که به جود و<sup>(۵)</sup> ستمت ساخته ایم  
 به صد تمکین گذشت از من که استعفای ناز است این  
 در دل خیال روی تو پرتو گر افکند  
 از بس که جا به دیده مردم گفته

۳- ن: - به

۲- ن: دیگر

۱- ل: بود

۵- ل: - و

۴- ل: صورت

که همچو لاله مرا داغدار گشته کلاه  
گر کند حسن تو یک ره جلوه در بتخانه  
قمری از سرو و من از<sup>(۱)</sup> جلوه رفتار کسی  
که مبادا رسدم<sup>(۲)</sup> سرزنش از خار کسی  
مرا از بلبل و خود را ز گل نشناختی رفتی  
تا ز یادم نرود زلف گره گیر کسی  
در تعریف بهار کشمیر:<sup>(۳)</sup>

توان گردید بر گرد درختان  
بزرگان راست باهم آشنایی  
در وصف کوه کشمیر:

بود موی سفید از آبشارش  
در تعریف کوه پریخچال:

که قاف قدرت پروردگار است  
که موی کلک نقاش بهار است  
که پیچیده است<sup>(۴)</sup> بر خود رشته از راه  
که آن را با رگ ابر است پیوند  
شبه سنگ پا گردد کف پا  
مه نو را عصا شمشیر سازد  
در تعریف کوه ماران و تخت سلیمان:

که از ابر بهاری شال پوشند  
در تعریف عمارتی:

که شد از عکس گل آب گل آلود  
در تعریف فیل:

چو طاوسی که بر بالای کوه است  
بود خرطوم توپ دشمن افکن  
در تعریف چشمه صفاپور:

کشیده سرمه گویی چشم شیرین

سرم ز آتش شوق تو آنچنان گرمست  
عمرها از بت برهمن سنگ بر دل میزند  
طوق در گردن و زنجیر به پا می کردیم  
صد بهار آمد و یک گل نردم بر سر خویش  
ز جام ناز امشب بس که سرخوش در چمن بودی  
رشته آه به انگشت نفس می بندم

بسان تاک در اطراف بستان  
نمی باشد ز<sup>(۴)</sup> گردونش جدایی

<sup>(۵)</sup> فلک خم گشته پیری در کنارش

درین کهسار جوش نوبهار است  
ریش را سبزه و گل در کنار است  
بود یکدسته گل این کوه دلخواه  
چو رهرو بیند این کوه تنومند  
به پا از بس که رنگش می کند جا  
چو قطع ره سپهر پیر سازد

دو کشمیری جوان گل فروشند

چنان سنگش به صافی روی بنمود

به پشتش زین بسی صاحب شکوه است  
سر او شاه برجی قلعه تن

در آبش بسته عکس کوه آئین

**ملا جامی لاهوری بیخود تخلص:** از متوسلان نامدار خان پسر جعفرخان وزیر اعظم و هم  
داماد شاه جهان بادشاه بود و صاحب کلمات الشعرا که از یاران او بود می نویسد که دیوانی ضخیم دارد

۲- ل: در تعریف کوه کشمیر

۲- ل: زشدم

۱- ل: - از

۶- ل: پیچید است

۵- ن: این بیت اول آمده

۳- ن: - ز



مشمول بر قصاید و قطعه‌های بسیار و در تاریخ گویی بی‌بدل و نظیر بود چنانچه تاریخ میرزا اسمعیل خلف اسدخان وزیر اعظم محمد اورنگزیب عالمگیر بادشاه مرحوم که به خطاب ذوالفقارخان بهادر نصرت جنگ میربخشی بادشاه مذکور شده بود چنین یافته:

**مصرعه:** ز برج اسد رو نمود آفتاب

فقیر آرزو گوید بعد ازان که محمد معزالدین جهاندارشاه هر سه برادر خود را در لاهور به تدبیر و حیل اسمعیل مذکور کشته پادشاه شده بود در اکبرآباد از پادشاه مرحوم شهید محمد فرخ‌سیر شکست خورده روانه دارالخلافه دهلی گشته. اسدخان که نام اصلی او محمد ابراهیم است نظر بر قدم بندگی و عفو خداوندی ذوالفقارخان را تا رسیدن فرخ‌سیر در پیش خود نگاهداشته و پس از رسیدن پادشاه مذکور بیرون شهر دهلی در باغ خضرآباد سر ذوالفقارخان با غم بریده داخل دولت‌خانه بادشاهی گردید. نعمت‌خان عالی که ثانی‌الحال<sup>(۱)</sup> دانشمند خان شده بود این مصرع تاریخ یافته «گفت ابراهیم اسمعیل را قربان نمود.»

و این از نوادر اتفاق<sup>(۲)</sup> است و نیز در «کلمات‌الشعرا» است که تاریخ تولد شرف‌یار پسر کامگارخان «شرف‌یار کامگار یافته». ایامی که پسری به خانه نامدارخان متولد شده و تا شش روز جشن ملوکانه می‌شد، چند مصرع ماده تاریخ یافته که این دو مصرع ازان است:

نونهال نامدار جعفری آورد گل  
زر کامل عیار جعفری زیب جهان آمد  
در تولد پسر امیری تاریخی گفته بود و چون ریزشی از وی به عمل نیامد از روی هجو این مصرع تاریخ گفته:

بادا سر او بار دوم<sup>(۳)</sup> در کس مادر

الغرض قصه «حسن و دل» را نظم کرده و بسیار به تلاش گفته. این دو بیت در تعریف ساقیان ازان مثنویست:

یکی را ساده رخ آئینه‌آسا  
یکی را جوهر از آئینه پیدا  
گلستان یکی بی‌سنبلستان  
یکی را بوستان گرد گلستان  
سجع نگینش این مصرع بود:

**مصرعه:** جامی از جام حمد بیخود بشد

از اتفاقات صاحب «کلمات‌الشعرا» همین مصرع را بی‌کم و کاست تاریخ وفات او یافته. ایامی که بیخود پیش جعفرخان نوکر شده بود و پایه نشستن در مجلس خان نداشت این قطعه گفته گذرانید<sup>(۴)</sup>:

**قطعه**

به همین طاعت حق<sup>(۵)</sup> نماز است و دردی  
بفرمای این بنده را تا نشنید  
گهی بنده است که از پا نشیند  
بود طاعتت<sup>(۶)</sup> فرض همچون نمازم

۲- ل: دویم

۲- ن: اتفاقات

۱- ل: ثانی‌الحال

۶- ل: طاعت

۵- ل، ن: حق

۳- ن: گذرانیده

خان او را اجازت نشستن داد و مصاحب خود گردانید.  
**لطیفه:** بیخود روزی به خانه شخصی مهمان بود<sup>(۱)</sup> و شعر می خواند و شراب می خورد یاران به نماز برخاستند. بیخود شریک نماز شد. میرزا سرخوش به او گفت که این را چه می گویند. گفت نماز به کیفیت. این دو رباعی نیز از اوست:

### رباعی

عبر ز شمار کار دنیا برداشت  
 گاو است کسی که بار دنیا برداشت

هر کس که دل از مدان دنیا برداشت  
 گویند زمین بر سر گاو است آری

### رباعی

ور خصمی شان به یکدیگر مشهور است  
 دندان سگ و گوشت خر مشهور است

سگ سنی و خر شیعه اگر مشهور است  
 دانا نکند تعصب از هیچ طرف

**چندر بهان برهمن تخلص:** طبعی وقاد و ذهن<sup>(۲)</sup> نقاد داشت. نثر «چار چمن» در هند شهرت دارد. و در نثرنویسی خالی از قدرت نبود. گویند او میرمنشی شاهجهان پادشاه بود و مثل میرزای جلالی طباطبا صاحب «ریاض فیض» که در فن انشا مثل ملا ظهوری را وجود نمی گذارد و همچو<sup>(۳)</sup> شیخ ابوالفضل را به طوطی بینوای اهل نفس ابوالفضل بوالفضل یاد می کند. داخل کتاب دفترخانه انشای او بود. از طرف شاهجهان پادشاه پیش رانای اودی پور که عمده ترین راجه های<sup>(۴)</sup> هندوستان است ایلچیگری خاطرخواه به عمل آورده. طبع نظمی هم داشت. شعر مضبوط مربوط می گفت. گویند پیش پادشاه این بیت تازه گفته خود را خوانده<sup>(۵)</sup>:

مرادلی است به کفر آشنا که چندین بار  
 شاهجهان نظر به دینداری فرمود که این بدبخت مرتد است می بایدش کشت. افضل خان وزیر اعظم عرض نمود که این بیت شیخ سعدی مناسب حال<sup>(۶)</sup> اوست.

خر عیسی اگر به مکه رود  
 پادشاه خنده زد و از سر خونش درگذشت. فقیر آرزو گوید که برهمن تخلص دیگر در ایران گذشته و نیز یکی در هند بود و سابق چندربهان که این شعر از آن است:

ببین کرامت بتخانه مرا ای شیخ  
 و شعر مذکور را شیخ ابوالفضل داخل کتابه بتخانه نموده و بر خود در طعن مردم گشوده آخر به تحقیق پیوست که از برهمن مذکور نیست از دیگریست شاهد بیتش این است که ابوالفضل پیش از او بود.

**بیغم:** هندوی بود فقیر که به اصطلاح هندیان بیراگی گویند. از میرزا سرخوش اصلاح یافت. از اوست:  
 در فضای عشق جانان بوالهوس را کار نیست  
 هر سری شایسته سنگ و سزای دار نیست.

۲- ل: همچون

۲- ن، ل: ذهنی

۱- ن: - بود

۶- ن: - حال

۵- ل: + است

۴- ک، پ: راجهای

وہ چہ جا مست این کزو جمشید می آید برون  
 کہ این در بر کشیدن‌ها چو ناوک دورم اندازد  
 کہ این دلالتہ ہم در خوبی از<sup>(۳)</sup> معشوق کمتر نیست  
 بی کسی: از سبزوار بوده. گمان دارم کہ از متأخران است. از اوست:

همچو<sup>(۱)</sup> صبح از جیب دل خورشید می آید برون  
 مرا ابرو کمانی می کشد در بر ولی ترسم  
 مدہ از دست دامن تعین<sup>(۲)</sup> وصل از میسر نیست

خون مرا بریز و شراب مرا مریز  
 دیوانگی مکن می ناب مرا مریز

زنہار محتسب می ناب مرا مریز  
 از عقل نیست ریختن آب زندگی

**باقر:** بدین تخلص مردم بسیار گذشتہ اند. یکی ازان جملہ باقر خردہ کاشی است معاصر ملا  
 ظہوری کہ احوال و اشعار او نوشتہ آمد و درین ایام دیوان مختصری از باقر تخلص بہ نظر آمدہ کہ  
 چند جزو از میان رفتہ بود. احوالش ہیچ معلوم نیست لیکن از غزلیات او ظاہر می گردد کہ از<sup>(۴)</sup> شعرای  
 عصر اورنگ زیب عالمگیر پادشاہ است و جواب غزلہای شاہ ناصرعلی سرہندی گفتہ. بسیار  
 پختہ گوست اما لفظ «فرنگ» را بہ معنی «تیغ» و «سرتگ» را<sup>(۵)</sup> بہ معنی «نقب» کہ در فارسی دیدہ  
 نشدہ<sup>(۶)</sup> در اشعار خود آوردہ و سببش ہیچ معلوم نشد. از اوست:

چون فلک در گردش آور آفتاب کهنہ را  
 زانکہ صحبت بیشتر باشد شراب<sup>(۷)</sup> کهنہ را  
 گفتم صریح نفہمد کنایہ را  
 محراب دعا چون مہ نو کردہ کمان را  
 عشق ہر روزی برد جایی بہ مزدوری مرا  
 تبسم کن کہ شور تازہ در عالم شود پیدا  
 با قفس باید کشیدن بلبل تصویر را  
 بتخانہ نشین ساختہ چشم تو صنم را  
 لطافت شبنم گل می کند ریگ تہ جو را  
 بود از رخنہ دیوار گلشن این رقم پیدا  
 گر زمین تسبیح شکر او نسازد دانہ را  
 بجای شمع زند تیغ بر مزار مرا  
 دارد خیال آن مژہ تا در قفس مرا  
 گر کعبہ را مست ماتم بتخانہ را عروسیت  
 مژگان سیاہ خیمہ و لیلی نگاہ اوست

صبح شد ساقی بہ ساغر کن شراب کهنہ را  
 نسخہ احوال جهان را از دل پیران بگیر  
 باقر بہشت ساقی و میخانہ کوثر است  
 ابروی تو آرد بہ مناجات جهان را  
 عمرها شد خدمت شیخ و<sup>(۸)</sup> برہمن می کنم  
 قیامت را مکرر دیدہ ام از گردش چشمت  
 عشقبازان را بہر صورت گرفتاری خوشست  
 زلف تو بہ زنجیر کشیدہ است حرم را  
 نگار من چو از آب روان شوید گل رو را  
 بنای عیش عالم چشم زخم از خویشتن دارد  
 بیند از ہر قطرہ باران گرہ در کار خویش  
<sup>(۹)</sup> کسی کہ کشتہ ابروی او مرا داند  
 پر در فضای چنگل شہباز می زنم  
 ہر جا بہ یک نمودہ پوشیدہ جامہ عشق  
 آہو بہ دشت عاشق چشم سیاہ اوست

۳- ل: - از

۲- ل، ن: یقین

۱- ل: + و

۶- ن: شد

۵- ن: - را

۴- ن: - از

۹- ن: بیت ندارد

۸- ن: - و

۷- ل، ن: کتاب

دست ز کار مانده کار آزموده‌ایم<sup>(۱)</sup>  
 ز شرم خط چو شود چهره تورنگ به رنگ  
<sup>(۲)</sup>هر پاره دلم چمنی از خیال اوست  
 فقیر آرزو گوید که این چند بیت که گذشت به عینه در دیوان بینش دیده‌ام چنانکه سابق نوشته آمد.  
 معلوم نیست که در واقع از کیست در هر دو دیوان به نظر آمده<sup>(۳)</sup> و این جای حیرتست. توارد این قسم  
 هیچ جا نیافته‌ام. ایضاً باقر<sup>(۴)</sup>:

دست طمع از سفره هر سفته کشیدم  
 برگ گل را به کف باد صبا می‌بینم  
 چو شمع شعله به انگشت خویشتن پیچید  
 با رخت نظاره را در چشم باقر راه نیست  
 تندمی خو می‌دهد حرف درستان<sup>(۵)</sup> را جواب  
 سفید گر شود از انتظار می باقر  
 یک صبحدم ز چهره برافکن نقاب را  
 ساقی بیا به پرسش حال خراب ما  
 ما را دماغ جزو کشیدن چو گل نماند  
 لعل میگون تو می‌ریزد بهر ساغر شراب  
 داغ تو گل کند ز دل پاره پاره‌ام  
 مرا جز اوج پستی نیست معراج  
<sup>(۷)</sup>یکدم ز فکر زلف تو بیرون نمی‌رویم  
 تو که دستی به سر زلف نگاری نزدی

فقیر آرزو گوید که این دو بیت نیز در دیوان بینش دیده‌ام چنانچه نوشته آمد و نمی‌توان گفت که  
 باقر و بینش هر دو تخلص یکی است چراکه تمام دیوان بینش انتخاب زده‌ام پس این ابیات که داخل  
 دیوان<sup>(۸)</sup> مذکور نیست از کیست؟ به هر حال این معنی خیلی جای تعجب است. آینده هم چندین شعر  
 ازین قسم می‌آید:

شب که از سودای زلفت شوقم افزون می‌شود  
 شهر است پر از شور ز رسوایی باقر  
 صافند گر<sup>(۱۰)</sup> بهم دل ما و تو دور نیست  
 ریگ صحرا دامن<sup>(۹)</sup> زنجیر مجنون می‌شود  
 دیوانه ازین مژده به ویرانه نگنجید  
 آئینه هم ز شیشه هم از سنگ می‌شود

۱- ل، ن: ام

۲- ن: بیت ساقط شده

۳- ن: آمد

۴- ن: ایضاً من باقر، ل: ایضاً از باقر است

۵- ن: درستان

۶- ک، پ: پردهای

۷- ن: بیت ندارد

۸- از نسخه‌های ل، ن اضافه شد

۹- ل، ن: دانه

۱۰- ل: اگر

همچون دو صف که جانب هم تیغ می‌کشند<sup>(۱)</sup>  
 از هیچکسی در دل ما نیست غباری  
 آن را که بود بی تو فنا خوشتر از حیات  
 چون چشمه که جوش زند موسم بهار  
 تا چشم تو گشت باده پیمای  
<sup>(۲)</sup> به قدر درد طبیبان اگر دوا بخشند  
 وصال دوست طلب می‌کنم ازان قومی  
 اگر گناه نبخشند نیست پروایی  
 عشق می‌گفت به منصور که ای کشته شوق  
 هر که در وادی شوق تو قدم بگذارد  
 به بالینم ز استعفا چنان آهسته می‌آید  
<sup>(۳)</sup> ز رویش خانه آئینه سامان دگر دارد

فقیر آرزو گوید این بیت در دیوان بینش دیده شده چنانکه مرقوم گشت:

گر کشته ناز او نگرود باقر به چه کار خواهد آمد

### رباعی

دل که سوز خود بر جانانه روشن می‌کند  
 تیره بختان را چراغی نیست غیر از داغ دل  
 جرعه از می دیدار بده باقر را  
 باقر منال از غم داغ تو گر شود به  
 ز نیکان از ره تقلید بدقولی شود ظاهر  
 روز سیلاب دران عرصه که تنگست رساست<sup>(۴)</sup>  
 آنکه بیمار ز چشمان سیه مست تو شد  
 یک شاخ آشیانه مرغان دام اوست  
 خنده از چین جبین تو چو گل می‌بارد  
 نام لیلی را ز غیرت شست گر بر سنگ دید  
<sup>(۵)</sup> از بس هوای وادی شوق تو گرم بود  
 این بیت نیز داخل دیوان بینش است چنانکه سابق قلمی گردیده:

که زنگ بستن آئینه عیب‌پوشی شد  
 دل دیوانه با زنجیر زلف یار می‌سازد

۳- ن: بیت افتاده

۲- ل: بیت ساقط شده

۱- ل، ن: می‌کشد

۵- ن: بیت ندارد

۴- ل: تنگ رسا

ز خواب ناز مژگان ترا<sup>(۱)</sup> بیدار می‌سازد  
بی تو چیزی که دل نشین باشد  
دانه‌ام در دام و آیم دردم شمشیر بود  
بلبل برای هر کس گل جابجا فرستد<sup>(۲)</sup>  
الماس کمر بسته مژگان تو باشد  
فقیر آرزو گوید که این بیت در دیوان بینش نیز دیده شده چنانکه:

سوزن اگر از آهن پیکان تو باشد  
به روی دلم زخم نمایان تو باشد  
که از یک چین ابرو کار صد شمشیر می‌آید  
که خون کوهکن آخر به جوی شیر می‌آید  
بر سر خاک من آن شمع که روشن کردند  
غیر دل یک قطره خونم در همه اعضا نماند  
آب در کوزه ناپخته گل‌آلود شود  
فقیر آرزو گوید که این بیت نیز داخل دیوان بینش است چنانکه گذشت:

در کفم چیزی به غیر از دامن صحرا نماند  
سیاهی نیست کز داغ دل من دور می‌گردد  
شرم ظاهر کردن داغ دلم آمد به یادم

بس که رنج ناتوانی‌ها ز چشم او کشید<sup>(۸)</sup>  
روز من چون شمع در شبهای تار آخر شود  
آنقدر<sup>(۹)</sup> بنشین که این گرد و غبار آخر شود  
دود هم بر آتش ما باد دامن می‌شود  
چون هندوی که جانب دریا سجود کرد  
جای مکتوب بهم لیلی و مجنون تعزید  
نباشد خوش‌نما چون خنده پیدر  
که ترکان راست با هندوستان کینه دیگر

دو عالم می‌خورد بر یکدیگر تا ناله عاشق  
نیست در دست من بجز ناخن  
گشت باقر روزی من هر کجا قسمت پذیر  
شاید کسی نماید تکلیف سیر باغت<sup>(۳)</sup>  
یا قوت غلام لب خندان تو باشد  
فقیر آرزو گوید که این بیت در دیوان بینش نیز دیده شده چنانکه:  
راضی شوم از دوختن چاک دل خود  
موجی که به کوثر برساند نسب خویش  
کسی جز کشته ناز تو ای بدخو نمی‌داند  
ز زخم تیشه نقش این رقم بر بیستون دیدم<sup>(۴)</sup>  
پر پروانه دل سوخته عشق تو بود  
نم به چشم اشکبارم ز آتش سودا نماند  
اهل را صحبت ناهل زیان‌ها دارد  
فقیر آرزو گوید که این بیت گذشته نیز داخل دیوان بینش است چنانکه گذشت:  
هرچه بود از دست دادم بر سر سودای عشق  
ز شوق داغ دیگر چشم داغم می‌برد دیگر  
سر بزیر افکنده دیدم غنچه‌های لاله را<sup>(۵)</sup>  
این بیت نیز به دستور سابق است:

با<sup>(۶)</sup> قلم<sup>(۷)</sup> نرگس خورد دایم چو بیمار آب را  
عمر می‌ترسم به هند زلف یار آخر شود  
نیست باقر با زمین و آسمان مطلب ولی  
بس که بی‌روی<sup>(۱۰)</sup> تو ذوق سوختن داریم ما  
آید خمیده زلف تو در چشم اشکبار  
دوستی بود به عهدی که رقم می‌کردند<sup>(۱۱)</sup>  
به چشم بی تو صبح فیض تأثیر  
سخن با زلف چشمت کی کند بی گوشه ابرو<sup>(۱۲)</sup>

۲- ن: این بیت ندارد

۲- ن: فرستند

۱- ل: ترا

۶- ل: تا

۵- ن: بیت ندارد

۴- ن: بیت افتاده

۹- ل: ای قدر

۸- ل: کشد

۷- ل: فلم

۱۲- ن: بیت ساقط شده

۱۱- ل: که عهدی به رقم

۱۰- ل: بروی

فقير<sup>(۱)</sup> آرزو گويد که<sup>(۲)</sup> اين بيت نيز به دستور سابق است چنانکه نوشته آمد:

بی تو ز بس ماندهام از کار و بار  
 طفل مزاجند دليران دهر  
 اين ترنج سبز يعنی آسمان پخته کار  
 کشتی ما چو ز گرداب به ساحل آمد  
 وصل ما را می کشد از هجر یار ما مپرس  
 کز راه بر ذوق سبکباری خود را  
 کسی چون لاله رسوای محبت می تواند شد  
 شد از تبسم آن لب جراحتم ناسور  
 جنگجو افتاده از بس چين پيشانی ترا  
 قامتش تازه نهالست که از جامه رنگ  
 دل که در سلسله زلف بود<sup>(۳)</sup> زندانی  
 بوسیدن نقش قدمش کی بود آسان  
 چگونه بی تو به اين جسم ناتوان سازم  
 به خلق روی زمین گر نباشدم کاری  
 یک گل زمین ز گریه من بی بهار نیست  
 ز دست<sup>(۴)</sup> ساقی کوثر شراب ناب می خواهم

فقير آرزو گويد که اين بيت هم در ديوان بينش ديده شده چنانکه ابیات سابق.

**مولانا بهشتی:** از هرات است. گمان دارم که از شاگردان ميرزا فضيحي انصاری هروی است

درويش واله هروی و او در هرات مختلط بودند. شعر را بسيار به درد می گوید. از اوست:

طاعت مست ترا بيند اگر محتسب  
 شعله داغ جنون گر نشدی افسر ما  
 ای نور بدایت<sup>(۵)</sup> ز جمال تو هویدا  
 شيخ از ریا کفن کندش<sup>(۶)</sup> بعد مرگ خود  
 شورش<sup>(۷)</sup> ترک تعلق به سر افتاد مرا  
 چو<sup>(۸)</sup> مرغ آشیان گم کرده روح مضطرب گردد  
 خواهم از ضعف بدن از دیده ها<sup>(۹)</sup> پنهان شوم  
 رواج گوهر خود جوهری نکو داند

دير مغان می کند مسجد آدینه را  
 شمع کوتاه نمی ساخت زیان از سرما  
 خوبی به تو ختم است تبارک و تعالی  
 چون گرم پيله خرقة بر خود تنیده را  
 چون حبابست سر از قید تن آزاد مرا  
 در آن روزی که باز آیند جانها سوی قالبها  
 در کف از موی میان دارم من اين سر رشته را  
 به سنگ تو به چرا بشکنیم مینا را

۲- ن: - بود

۶- ن: کند

۹- ل: - ها

۲- از نسخه ل اضافه شد

۵- ل، ن: هدایت

۸- ل: چون

۱- از نسخه ل اضافه شد

۴- ن: بيت ندارد

۷- ک، ل: سورش

کشیده زلف تو در دام مرغ آمین را  
 جدا نکرد ازان خاک مجنون بیخت  
 شرح ایام غم یاران هم از یاران طلب  
 مرارشکی که می آید به چشم روزن است امشب  
 این فتح را ز جوهر تیغ زبان طلب  
 نه دامن از مژه‌ام همچو اشک پیکان ریخت  
 بر تنش هر جا که داغی هست دردی بوده است  
 مرا معاینه در بوریای درویشی است  
 اگر غلط نکنم شور پای درویشی است  
 بهشتی جز سر آن کو ندیده است  
 در کنار هر مژه غلطیده مست دیگر است  
 ساقی ما درد نوشان همچنان در کار هست  
 بیدل نیم ای شوخ مرا هم جگری هست  
 از بهشت وصال بیرون است  
 نگفت نکته‌شناسی که این چرا غلط است  
 همیشه دست مرا بوده با گریبان بحث  
 بال بندند گرم رشته ز پا بکشایند  
 تا که را چشم ببندند و<sup>(۶)</sup> که را بکشایند  
 خطی کز بناگوش گلگون برآید  
 هر جا غمیست سر به گریبان من کشید  
 که باران بهار سال نیکو روز می‌بارد  
 راه دریا است بگو بار سفر بردارد  
 که فکر ترک سرم نیز درد سر باشد  
 جنگ صف بر سر دل از هر دو طرف خواهد شد  
 گیرم ز سر جنون که سرانجام تازه شد  
 به مصحف رخ خوبان به چشم پاک نگر  
 روز جزا بگو که بود شرمسارتر  
 تو نفهمیدهای زبان جرس

دعای ما به اجابت نمی‌شود نزدیک  
 هزار بار فلک بیش خاک مجنون بیخت  
 شور مجنون از بهشتی پرس و<sup>(۱)</sup> حال کوهکن  
 می گلرنگ و ساقی یار و بزم از مدعی خالی  
 تسخیر ملک دل نه<sup>(۲)</sup> ز شمشیر آهن است  
 ز بس که در دل من تیر غمزه جانان ریخت  
 زان مسیحا شد طبیب آسمان کز اختران  
 همان خواص که قالیچه سلیمان داشت  
 زلال خضر و می کوثر و شراب طهور  
 بهشتی در جهان گشته است بسیار  
 از خیال چشم مستت دیده‌ام زاز سرشک<sup>(۳)</sup>  
 و<sup>(۴)</sup> خم شکست و دیر مسجد گشت و<sup>(۵)</sup> مستان توبه‌کار  
 تا چند خدنگت به دل غیر نشیند  
 همچو آدم بهشتی مسکین  
 هزار نقطه شک در کتاب افلاک است  
 ز مشق درس جنون نیستم دمی فارغ  
 طایر عشقم و بازیچه طفلان شده‌ام  
 دیدن شاهد مقصد نه به دست من و تست  
 چو دودیست کز شعله طور خیزد  
 تنها نه خود سری به گریبان فرو برم  
 ز سیل گریه مستانه وصلی<sup>(۷)</sup> در نظر دارم  
 اگر از گریه خیال تو رود جانب دل  
<sup>(۸)</sup> مرا از سود و<sup>(۹)</sup> زیانم کجا خبر باشد  
 چون ز زلف و فطش آراسته صف خواهد شد  
 سامان یک فتیله داغم زمانه داد  
 بهشتی از دل خود شوی رنگ و بوی هوس  
 زاهد ریافروش بهشتی شراب نوش  
 قصه‌پرداز عشق مجنون است

۲- ن: - راز سرشک

۶- ن: - و

۹- ن: - و

۲- ل: - نه

۵- ن: - و

۸- ل: بیت ندارد

۱- ن: - و

۲- ل: - و

۷- ن: وصل



ناتوان کرده است<sup>(۱)</sup> عشقم پنجه ضعیفم قوی است  
 دل درون سینه خون شد تیغ مژگانی کجاست  
 هر دم از منع جنون بر سر مخوان افسانه‌ام  
 رفت مجنون و بود کشور زنجیر خراب  
 ز لای ته خم دعای قدح را  
 دیشب به سینه داغی می‌سوختم به یادش

نی کند در ناخن هر موی عضو لاغرم  
 من حریف خنده چاک گریبان نیستم  
 من کجا و صحبت عاقل مگر دیوانه‌ام  
 کو جنونی که من این سلسله آباد کنم  
 کتابه به میخانه می‌نویسم  
 ناگه ز در درآمد گفتا چراغ روشن

\* \* \* \* \*

## باب التاء الفوقانیہ

**تاج الدین عمر بن مسعود:** از فضلی عظام و شعرای کرام قدماست. از اوست:

ای باد سحرگه که شدی عنبربار  
دانم که همی روی به کوی دلداری  
در طره او دلی است ما را ز نهار  
کانسوخته را ز ما بپرسی بسیار

**تاج الدین رومی:** از قدما نوشته‌اند و احوالش نامشخص است. از اوست:

چشم من از خونابه نم، صبرم شد از اندیشه کم  
من ناامید و آن صنم، امیدوار دیگری  
ای رومی شیرین سخن، در جان<sup>(۱)</sup> چنین سختی مکن  
آخر نخواهی زیستن، سال هزار دیگری

تازگی در «تحفه» سامیست که اوقاتش صرف شعر می‌شد و هر روز قریب یک‌هزار بیت می‌گفت و به خود لازم کرده (بود)<sup>(۲)</sup> که جمیع کتب نظم را جواب گوید. از آن جمله است شاهنامه که فردوسی به<sup>(۳)</sup> سی سال گفته. او به سی روز گفته و در شعر او ردیف و قافیه نیست و معنی غلط بسیار است. این<sup>(۴)</sup> چند بیت از شاهنامه اوست:

گرفتند تیر و کمان مردمان  
همه پردلان لرزه زن همچو بید  
چو بر میمنه تاخت مانند فیل  
کلاه و زره بر تنش چون سبد  
چو اینان یکی سرکش<sup>(۵)</sup> و<sup>(۶)</sup> نامدار  
اقاقه به فرکش چو دم رباہ  
فتادند در یکدیگر چون دوان  
که ناگه یکی ببر پردل رسید  
به دستش یکی تیر مانند بیل  
سرش همچو سیبی درون سبد  
درونش پر از تیر چون تیر مار  
ابر فرق او یک کیانی کلاه

فقیر آرزو گوید هرگاه احوال زبان‌دانان چنین باشد وای به حال مردم شعرای ملک دیگر که به فارسی سخن رانند درین صورت اگر هزار غلط از هندی واقع شود برابر<sup>(۷)</sup> یک غلط اهل زبان نبود. درین وقت مثل این اشعار تازگی راجه چکل کشور وکیل ناظم بنگاله<sup>(۸)</sup> می‌گوید و<sup>(۹)</sup> در پرگویی و خوب‌گویی داد سخنوری داده و می‌دهد<sup>(۱۰)</sup> و رسم تازگی را تازه کرده و می‌کند<sup>(۱۱)</sup>. بعد استماع نظمش قدر این حرف شناخته می‌شود.

**تجلی کاشانی:** نوجوانی بود در غایت فطانت. در هزار و شانزده از ایران به لاهور آمد و از آنجا به آگره<sup>(۱۲)</sup> رسید<sup>(۱۳)</sup> و از اینجا<sup>(۱۴)</sup> به گجرات رفت. ملا نظیری که در آنجا توطن اختیار کرده بود<sup>(۱۵)</sup> او را پدرانہ تربیت نمود و<sup>(۱۶)</sup> در خانه خود جایش<sup>(۱۷)</sup> داد و بعد ازین<sup>(۱۸)</sup> ایامی به مرض اسهال در ۱۰۱۹

- |                             |                              |                   |
|-----------------------------|------------------------------|-------------------|
| ۱- ل: جان در                | ۲- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد | ۳- ل: در سی       |
| ۴- ن: اینجا                 | ۵- ل: ترکش                   | ۶- ک: - و         |
| ۷- ک: برای، ازل، ن نوشته شد | ۸- ل: + است                  | ۹- ل: + که        |
| ۱۰- ل: - و می‌دهد           | ۱۱- ل: - و می‌کند            | ۱۲- ک، پ: تا آگره |
| ۱۳- ل: رسیده                | ۱۴- ل: از اینجا              | ۱۵- ل: - بود      |
| ۱۶- ک، پ، ن: - و            | ۱۷- ل: خودش جای              | ۱۸- ل: از آن      |

درگذشت. مولانا نظیری از غایت محبت دیوان او را که قریب هزار بیت بود، تدوین نموده با دیوان خود در یک مجلد قرار داد. از اوست:

بر مزار ما غریبان نی چراغی نی گلی  
تنها همین قفس نه<sup>(۱)</sup> ز شوقم درید جیب  
چه شد که رخ ننمودی و دین و دل بردی  
منزلی نیست همچو بیجایی  
آفتی نیست همچو مستوری  
دل نگیرد قرار در بر ما  
ما به این خوشدل که آخر صبر کرد این عقده باز

هر طرف پروانه‌ای در طوف و هر سو بلبلی  
چندین هزار چشم به راهست دام را  
که روی بسته حریفان زنند قافله را  
همدمی نیست همچو تنهایی  
راحتی نیست همچو رسوایی  
همچو در شهر مرد صحرایی  
نیستم آگه که می‌خندد گره بر کار به ما

**کمال الدین تشبیهی کاشی:** سیدیست در غایت حال و نهایت کمال. مفرد و مجرد سر و پا

برهنه. قریب سی سال است که از لاهور بیرون رفته<sup>(۲)</sup> در گورستانها می‌باشد چنانکه خود گفته<sup>(۳)</sup>:

<sup>(۲)</sup> از انم میل گورستان نشینی است

سه دیوان از او دیده شده. از اوست:

سر<sup>(۵)</sup> چشمان تو کردم که به یک چشم زدن  
دو دست این جهان و آن جهان پوچ

صد جهان عشوه توانند که موجود کنند  
که چه در دست من این پوچ و آن پوچ

این است در تذکره تقی اوحدی و فقیر آرزو<sup>(۶)</sup> دیوانی از او دیده‌ام که مردّف بود به طریق ابجد هوز

نه به طریقی که مشهور است. بسیار خوب می‌گوید. از اوست:

شد از<sup>(۷)</sup> ملک عراق آواره تشبیهی خدا داند  
ز بس کز دیدن او بیخودی سر می‌زند از من  
به این یک می‌فروشد عشق زان یک می‌خرد حسرت

سیاهان زکن، کشتند یا سبزان کشمیرش  
تماشاگاه مخلقی می‌شوم وقت تماشایش  
به نرات جهان خورشید من گرم است بازارش

این چند بیت از انتخاب جناب صایبا است. رحمة الله علیه:

ازو حکایت واسوختن به من مکنید  
<sup>(۸)</sup> نه گرد غالیه بر گرد لاله ترش است این  
با ما هنوز آن سخن دلخراش هست<sup>(۱۰)</sup>  
چو آتش سرکشی بگذار کین خاشاک نم‌دیده  
مستی و خون دل اهل وفا می‌ریزی  
کف پا به هر زمینی که رسد تو نازنین را

نسوخته است چنانم که واتوانم سوخت  
سپاه حسن گذشته است<sup>(۹)</sup> گرد لشکرش این  
آن چشم و<sup>(۱۱)</sup> آن نخواهم و اینجا<sup>(۱۲)</sup> مباح هست  
نه آسانت به دست آورده تا دست از تو برگیرد  
جام خود می‌شکنی<sup>(۱۳)</sup> باده ما می‌ریزی  
به لب خیال بوسم همه عمر آن زمین را

۲- ن : + از اوست

۲- ل : نرفته

۱- ن : نه

۶- ل : - آرزو

۵- ل : سیر

۴- ن : - از انم میل... از اوست

۸- ن : نه سبزه است که بر گرد در عارض

۷- ل : ز

۱۱- ل : - و

۱۰- ل : نیست

۹- ل : و

۱۳- ل : + و

۱۲- ل : اینجا

**تقی سبزواری:** جوانی بود در غایت حسن صورت و<sup>(۱)</sup> معنی با سلطان ابراهیم میرزای<sup>(۲)</sup> جاهی تخلص بسر کرده. از اوست:

ز ره گذشته و خلق از رخس چنان مدهوش      که کس نمی دهد از رفتنش سراغ مرا

**میر محمد تقی کاشی:** مشهور به مروارید، خوش طبیعت بود و خوب می نوشت. از اوست:

هر جا شوربست آشنای دل ماست      هر جا دردبست از برای دل ماست

آن شعله که برق خرمن مجنون بود      جاروبکش در سرای دل ماست

**محمد تقی نیشابوری:** جوانی بود به هند آمده. با ملا نظیری او را خویشی بود. از اوست:

ننگ آیدش که باز نشیند به شاخ گل      مرغی که در هوای تو از آشیان گذشت

**آقا تقی بن آقا ملک معرف اصفهانی:** جوانی بود در جمال و کمال، و با تقی اوحدی<sup>(۳)</sup> در سفر

هند رفیق و همراه. مابین وی و حکیم رکنای کاشی مناظرات و مباحثات و اهاجی رکیکه واقع شده و در رمضان ۱۰۲۱ در برهان پور فوت شد. فقیر آرزو گوید جوانه مرگ مردنش را غالباً نفرین حکیم رکنای است زیرا که با بزرگان هر که در افتاد بر افتاد. از اوست:

هنوز دست و لب را ز خون من رنگست      به لب چه می نهی انگشت این چه نیرنگ است

من از لب تو در آتش تو<sup>(۴)</sup> شمع بزم رقیب      کلیم مست تمنا و جلوه بر سنگ است

در<sup>(۵)</sup> آب دیده که پیش نظر ز شوق رخت      ز دیده تا سر مژگان هزار فرسنگ است

آن خون دل فشاند و این خودن دل خورد      فرق اینقدر بود ز لب زخم<sup>(۶)</sup> تا لبم

که خوشه<sup>(۷)</sup> چین زلفم و گه دانه چین خال      چون مور قحط دیده به خرمن فتاده ام

مستم و بر سر قدح همچو حباب می روم      آب ز سر گذشت و<sup>(۸)</sup> من بر سر آب می روم

**تقی اوحدی صفاهانی<sup>(۹)</sup> دقاقی بلیانی:** مولدش صفاهان است و اصلش از بلیان که دهی

است از کازرون شیراز. احوال کمال اشتمال خود را مفصلاً در دیباچه کتاب «عرفات العارفین و عرصات العاشقین» که به تذکره تقی اوحدی شهرت دارد، نوشته. هر که خواهد به مطالعه آن بپردازد مجماً مشارالیه خیلی صاحب کمال و عارف ابوالحال به نظر می آید. مرتبه شناس و سخن فهم و دقیقه رس است. بزرگان را خیلی به بزرگی یاد می کند. با وجود مذهبی که داشت هیچ جا تعصب را کار نفرموده. کتاب «سرمه سلیمانی» در فن لغت فارسی که از جمله مآخذ و مسانید «برهان قاطع» است از تصنیفات اوست و سوای این می گوید که صاحب سی و شش هزار بیتم. از عالم غزل و مثنوی و قصاید و رباعی.

و نصرآبادی گوید که خالی از فضل و حالتی نبود. شخصی نقل می کرد که او را در احمدآباد گجرات دیدم. شعر بسیاری گفته اما تذکره می نویسد که بسیار سهل است. فقیر آرزو گوید که ظاهراً به

۲- ل: اوحدی تکراری

۲- ن: میرزا

۱- ل: در

۶- ک: چشم

۵- ل: ز

۴- ل: تو

۹- ل: اصفهانی

۸- ل: و

۷- ک: خوش

سبب ضخامت تذکره مذکور که قریب هفتادوپنج هزار بیت باشد تخمیناً اتفاق نظر ثانی نیفتاده. از این جهت بعضی از جاهاش سقمی دارد و الا درین فن کتابی به این جامعیت دیده نشده. در این ولا انتخاب اشعار او که خود در تذکره مذکور نوشته مرقوم می‌گردد.<sup>(۱)</sup>

بجز گناه محبت که<sup>(۲)</sup> کاتب<sup>(۳)</sup> اعمال  
شب در دلم تمنی<sup>(۵)</sup> صدساله شد گره  
در شوق پایبوس تو بیمار عشق را  
مگر عمری که از ما سیر گشتی  
گرچه ما بسیار سخت و سست عالم دیده‌ایم  
داغ ما چون لاله باد از شورش دل بی نصیب<sup>(۸)</sup>  
سر کافر شدن داریم کو بتخانه عشقی

طرفه آن<sup>(۹)</sup> است که این بیت به عینه در دیوان شیخ محمدعلی حزین که از اولاد شیخ زاهد گیلانی [است]<sup>(۱۰)</sup> و از مدتی از ایران وارد هندوستان گردیده دیده شده. به تفاوت یک لفظ که در شعر تقی اوحدی کجاست و در شعر حزین کو و در تذکره مذکور شخصی این بیت را بالتمام بگزلك حک کرده بود. از آن دریافت شد که مردی از مقربان شیخ حزین این عمل کرده تا تهمت سرقه به شیخ صورت نگیرد و حال اینکه<sup>(۱۱)</sup> این قسم ابیات در دیوان شیخ هست<sup>(۱۲)</sup>. به هر حال درین صورت برای مجاز شیخ سند بهم رسید<sup>(۱۳)</sup> که بجای آواز ناقوس لفظ ناقوس آورده. فتأمل.

ای قاصد این تبسم پیش از<sup>(۱۴)</sup> کلام تو  
آمد به کعبه دل ما چون خلیل عشق  
غلط کردم رخ طاقت سیه باد  
با یارب من گر بود امید اجابت  
به بیقراری آن مادرم ز ماتم دل  
گر نازکشی ز یار سهل است  
<sup>(۱۶)</sup> به یک امید که حاصل شد از تبسم دوست  
غم عشق است مگر دهر، که پایانش نیست

از التفات یار خبر می‌دهد مرا  
هر آرزو که دید بجای صنم شکست  
که پیشت کردم اظهار محبت  
خواهم ز خدا سینه افگار و دگر هیچ  
که مرده طفل عزیزیش<sup>(۱۵)</sup> در سرا خفته است  
گر یار اهلست کار سهلست  
هزار خواهش از سینه سر برآورده است  
درد هجر است مگر مرگ که درمانش نیست

- ۱- ل : + از اوست  
۲- ل : + عجب که  
۳- ن : کتابت  
۴- ل : حرف  
۵- ن : تمنایی  
۶- ل : جانان  
۷- ل : - و  
۸- ن : از سوز دل چون لاله بالایی نصیب  
۹- ن : این  
۱۰- تصحیح قیاسی شد  
۱۱- ل : آنکه  
۱۲- ل : - هست  
۱۳- ل : رسد  
۱۴- ل : - از  
۱۵- از نسخه ل تصحیح شد  
۱۶- ل، پ، ن : «گر هست... حکم ندارد» نوشته شده

بی تو بر من شب نخست فراق<sup>(۱)</sup> گه مردن<sup>(۲)</sup> حدیثی زان لبم گر بر زبان آید  
 چون شب اولین گور گذشت ز خاک تربتم تا روز محشر بوی جان آید  
 فقیر آرزو گوید درین بیت دو تصرف کرده‌ام. شاید پیش سخن فہمان بد نباشد. یکی بجای گه  
 مردن دم مردن و بجای ز<sup>(۳)</sup> خاک تربتم ز خاک گور من.

در تکلم هر گه از شہد لب جان می‌چکد مستم ز بادہ اگر خضر بو کند  
 گر جفای تو بہ مقدار محبت باشد ما را حیات بی رخ دلدار مشکست  
 در حشر چو پرسند کہ سرمایہ چہ داری بہ وفایی کہ ترا نیست چنان دل بستم  
 ہمین تأثیر دیدم از محبت از آن عاشق کہ ماند زندہ در ہجران بود بہتر  
 بر لذت جان کندن او خضر برد رشک من ارچہ جان نخواہم برد لیکن چشم را فرما  
<sup>(۹)</sup> ازو یک پرسشی دیدم کہ گر صد بار بہ گردم اگر نہ کفر بدی ز اتحاد می‌گفتم  
 چو دوست ز اہل محبت نثار جان طلبد بہ ذوق یک نگہ صد بار مُردم  
 ادای حق جفای ترا چگونہ توانم سرم بہ سجدہ ہر در فرو نمی‌آید  
 شہید مست غروری شدم کہ روز جزا ای ابر محیط ار ندهی داد سرشک است  
 با ہمہ بوالہوسی‌ها نگذارد ستمت دہقان ہوس تخم نکارد کارد  
 جز نقش ندارد نہ بدارد این دزد<sup>(۱۰)</sup> ای حاصل عمرم آرزومندی تو  
 گرما روش بندگی از<sup>(۱۲)</sup> کف دادیم

آب حسرت از دہان<sup>(۴)</sup> آب حیوان می‌چکد مرگ خود از خدا بہ دعا آرزو کند  
 محنتم<sup>(۵)</sup> بیشتر از ہر دو جہان می‌بایست<sup>(۶)</sup> گر مرگ چارہ نکند کار مشکست  
 گویم کہ غم<sup>(۷)</sup> یار و<sup>(۸)</sup> غم یار و دگر ہیچ کہ بہ تیغ اجلم از تو جدا نتوان کرد  
 کہ تأثیر از دعاہای سحر رفت زن ہندو کہ خود را در وفا مردانہ می‌سوزد  
 در نزع اگر بر سر بیمار خود آید کہ بر صید محبت تیر ازین کاری تر اندازد  
 امید آن عیادت بازم اندر بستر اندازد کہ در میان من و تو خدا نمی‌گنجد  
 خضر چہ ننگ کہ از عمر جاودان نبرد محبت بیش از این امکان ندارد  
 کہ نیست جور تو چندانکہ در حساب درآید بہ کاینات مرا سر فرو نمی‌آید  
 سرش بہ داور محشر فرو نمی‌آید از دیدہ ما قطرہ چندی بسلم گیر  
 کہ تمنا بدر قاضی حاجات بریم ابرش ہمہ باران نیارد بارد  
 در دارد ہم<sup>(۱۱)</sup> حکم ندارد دارد آزاد مباد تا ابد بندی تو  
 آخر بہ کجا رفت خداوندی تو

۱- ل: شکار

۲- ل: بردن

۳- ل: ز

۴- ل: جہان

۵- ل: خجلتم

۶- ن: مصرع دوم ندارد

۷- ل: + و

۸- ل: - و

۹- ن: بیت ندارد

۱۰- ل: بود

۱۱- ل: - ہم

۱۲- ل: - از

پس خراش دل ما سپهر بدگهر است  
تم از غم چنان پاشيد<sup>(۱)</sup> از هم  
<sup>(۳)</sup> من قصايد: <sup>(۴)</sup>

در نعت<sup>(۵)</sup> حضرت پيغمبر گفته: <sup>(۶)</sup>

خاتم که خطاست سروری از<sup>(۷)</sup> پس او  
بودش به کتف مهر نبوت يعنی

ميرزا تقی: نواده آقاشاه عليست که در عهد شاه عباس ماضی مستوفی الممالک بود. بالجمله تقی  
در فن شعر و انشاء و خط قدرتی داشت. اگرچه در هر باب دستي<sup>(۱۰)</sup> تر<sup>(۱۱)</sup> داشت لیکن غزل اختراعی را  
خوب می گفت<sup>(۱۲)</sup>. قافیه و وزن غریب نیکو سرانجام می داد. از اوست:

شب که جان در گرو یک نفس دیگر بود  
کس ندیدیم به عالم همه کس را دیدیم  
ز خود سفر کن و اقلیم دل<sup>(۱۶)</sup> گزینان بین  
بوی از راح محبت تا درین میخانه هست  
در فضای تنگ دل راحت نمی گیرد قرار  
در دیده تجرید بزرگی به نسب نیست  
حق را ز دل خالی از اندیشه طلب کن

این است در تذکره نصرآبادی و<sup>(۱۷)</sup> صاحب کلمات الشعرا گوید را قم که یکی از شاگردان میرزا  
صایب علیه الرحمه بود. روزی مصرعی به طرز<sup>(۱۸)</sup> مهمل گفته پیش میرزا آورده که<sup>(۱۹)</sup>:

از شیشه بی می، می بی شیشه طلب کن  
جناب میرزا صایبا فی البدیهه<sup>(۲۰)</sup> این مصرع رسانید:

حق را ز دل خالی از اندیشه طلب کن

زین العابدین تسلیم تخلص: ولد میرزا معین الدین محمد<sup>(۲۱)</sup> بکتاش خان حاکم بغداد مشارالیه  
منشی محمد زمان خان بیگلربیگی کوه کیلویه بود و<sup>(۲۲)</sup> شعر خوب می گفت. از اوست:

- |                               |                                      |                              |
|-------------------------------|--------------------------------------|------------------------------|
| ۱- پ، ل: پاشند ما، ن: پاشیده  | ۲- پ، ل: خانه                        | ۳- از نسخه های پ، ل اضافه شد |
| ۴- پ: + گفته                  | ۵- ن: - در نعت، ل: + بیان            | ۶- پ: + حضرت پیغمبر گفته     |
| ۷- ل، پ: در                   | ۸- ل، ن: مهر است در پیغمبری از پس او |                              |
| ۹- ن: کفر است هوای مهمتری...  | ۱۰- ن: دست                           | ۱۱- پ، ل: - تر               |
| ۱۲- پ، ل: + و                 | ۱۳- پ: یسین                          | ۱۴- پ، ل: گفتم               |
| ۱۵- از نسخه های پ، ل نوشته شد | ۱۶- پ، ل: در                         | ۱۷- ل: - و                   |
| ۱۸- پ: به طور                 | ۱۹- ن: - که                          | ۲۰- ک، ن، پ: بدیهه           |
| ۲۱- ن، پ، ل: + وزیر           | ۲۲- ل: - و                           |                              |

پر کاهی تواند گهر<sup>(۱)</sup> باشد کوهساری را  
درمیان من<sup>(و)</sup> او<sup>(۲)</sup> او<sup>(۳)</sup> غیر من<sup>(۴)</sup> اوایی نیست

محمد باقر تابع تخلص: از حضرات نجیب قم بلکه مخ<sup>(۵)</sup> نجبای تمام<sup>(۶)</sup> ایران است. احتساب قم داشت. خط شکسته را خوب می نوشت. از اوست:

طپیدن مهد آرام است مرغ نیم بسمل را  
به راه دوست می باید یکی<sup>(۷)</sup> کردن دو منزل را  
استخوانم همه صرف قفس بلبل شد  
گل به دامن می کند سیلاب را ویرانه ام  
از<sup>(۸)</sup> رفتن بیدلانه پیدا است  
با سمندر طینتی<sup>(۹)</sup> بال و پر پروانه ای  
خواب مخمل را نباشد حاجت افسانه  
که پشت این کمان آخر دم شمشیر می گردد  
بهار بی رخت آئینه و بر زمین زده است

ابوالحسن تسلی<sup>(۱۳)</sup>: از سادات دست غیب شیراز است. جوان آدمی بود فرشته خصلت. او آخر  
تمنا تخلص می کرد<sup>(۱۴)</sup>. از اوست<sup>(۱۵)</sup>:

گل<sup>(۱۶)</sup> جدایی هم صحبتان گلاب شد آخر  
هلال عید من شمشیر قاتل می تواند شد  
داغ تو است شمع و تسلی است داغ شمع  
قدر من چون شمع هر ساعات تنزل می کند  
گر شبی در خواب بینی بستر و بالین من

اگر در آستین شوق دست جذبه باشد  
کثرت ظاهر ما مانع وحدت باشد

ز بی تابی شهید آرزو خوش می کند دل را  
نماز قصر فرمودند در غربت ترا یعنی  
بس که با ناله سراپای مرا الفت بود  
اشک گلگون را دل صد پاره پهلو می دهد  
من رفتم و دل به کوی او ماند  
سخت می خواهد دلم سامان آتش خانه ای  
غفلت زینت پرستان را سبب در کار نیست  
به طفلی داشت ایمانی<sup>(۱۱)</sup> اشارت های ابرویش  
نه شبم است پریشان به روی سبزه<sup>(۱۱)</sup> و<sup>(۱۲)</sup> گل

چو شمع دیده هجران کشیده آب شد آخر  
ز بس پیمانه در خون طپیدن سرخوشم<sup>(۱۷)</sup> دارد  
در محفلی<sup>(۱۸)</sup> که چهره فروزی ز تاب می  
با وجود آنکه چشم بزمیش از من روشن است  
رحم بیداد کند بی مهر من از کین من

تجلی لاهیجی: در هند نشو و نما<sup>(۱۹)</sup> یافته. طبعش خالی از لطف نیست. اوایل خاوری تخلص  
می نمود آخر تجلی مقرر کرد. از اوست:

یک گل از صد غنچه نشکفت<sup>(۲۱)</sup> است مطلوب مرا  
می توان چون شمع روشن کرد مکتوب مرا

در لطافت اول خوبی است محبوب مرا  
نسخه غم نامه ام نقش پر پروانه است

۱- ل: گوهر	۲- از نسخه ل اضافه شد	۳- پ: + و
۴- ل: - و	۵- ل: فح	۶- ن: احل
۷- پ: یک	۸- پ: در	۹- ن: ربطی و
۱۰- ن: ایماء	۱۱- ن: لاله	۱۲- ل، پ: - و
۱۳- ل: - تسلی	۱۴- ل، پ: می نمود	۱۵- پ: + این اشعارات
۱۶- ن: - گل	۱۷- ن: سرخوشی	۱۸- ل: محفل
۱۹- ل: - و نما	۲۰- ن، ل: نشکفته	



دیدیم چار فصل جهان خراب را  
روزن قصر عناصر گو به گل اندوده باش  
نماند از گریه بسیار در دل آنقدر خونم  
محمد<sup>(۱)</sup> هاشم تسلیم: از شیراز است. اواسط عهد محمد اورنگزیب عالمگیر پادشاه وارد هندوستان گشته. تاریخ اسیر شدن سببهای مقهور که از راجه‌های عمده دکن بود گفته. اشعارش<sup>(۲)</sup> پاره به طرز میرزا جلال اسیر و قدری به طور ناصرعلی که در آن وقت در هندوستان رواج داشت مانا است. بهر طور کلامش خالی از رنگینی نیست. دیوانی مختصر<sup>(۳)</sup> دارد. گاهی هاشم نیز تخلص می‌کرد. در این ولا انتخاب آن نوشته می‌شود. از اوست<sup>(۴)</sup>:

غریب کوی توام با وطن چکار مرا  
آوارگیست سلسله جنبان بیخودی  
ز<sup>(۵)</sup> چاک پیرهن پاره پاره‌ام پیداست  
در پهلوی موج می‌نشانند  
مطلب از امتحان تیغ<sup>(۶)</sup> تو نیست  
وگر<sup>(۸)</sup> هنگامه‌ساز بیخودی‌ها می‌کنم خود را  
جگر پاره، دل سوخته و دیده‌تر  
گرمی<sup>(۱۰)</sup> بوی گلم کرده دماغم پرسوز  
نکند تا غمت از یاد فراموش مرا  
ز دست ناخن سعیم نشد و عقده طالع  
از طالع ضعیف قوی<sup>(۱۱)</sup> اوفتاده‌ایم  
آن تخیل آتشیم<sup>(۱۳)</sup> که در گلشن امید  
زیر مژگان اشک<sup>(۱۵)</sup> گرم جوش دریا می‌زند  
بی محابا به تیغ ناز زدن  
مرا به تجربه معلوم شد که در عالم  
علاج تنگی دل سیر دشت کن تسلیم  
گنهم آتشی نمی‌خواهد

سپرده‌ام به تو خود را به من چکار مرا  
مجنون چو طفل می‌دود اندر قفا مرا  
که کوتاهی ننموده دراز دستی ما  
بی‌تابی من کنارها را  
چیست این گفتگوی<sup>(۷)</sup> بر سر ما  
ترا میل تماشا هست رسوا می‌کنم خود را  
هرچه<sup>(۹)</sup> دارم همه از دولت یار است مرا  
نازکی‌های مزاج دل یار است مرا  
خوش گرفته است خیال تو در آغوش مرا  
گره بر رشته محکم گشت اینجا از کشیدن  
برخواستن<sup>(۱۲)</sup> ندیده فلک در نشست ما  
بنشسته<sup>(۱۴)</sup> است سایه ما در پناه ما  
آب زیرگاه<sup>(۱۶)</sup> باشد آتش خس‌پوش من<sup>(۱۷)</sup>  
غیر تسلیم عشق جرأت کیست  
غبار ناکس و کس گر<sup>(۱۸)</sup> بود پریشان‌یست  
به شهر و نشود آن گلی که صحراست  
می‌شوم آب انفعالی هست

- |                          |                              |                   |
|--------------------------|------------------------------|-------------------|
| ۱- پ: - محمد             | ۲- پ، ل: + که                | ۳- ن: مختص        |
| ۴- پ: - از اوست          | ۵- از نسخه‌های پ، ل تصحیح شد | ۶- ل: تیغ امتحان  |
| ۷- ل: کفر و کوی          | ۸- پ، ل: اگر                 | ۹- پ، ل، ن: همه   |
| ۱۰- ن، ل: بیت اضافه دارد | ۱۱- ک: قهری                  | ۱۲- پ، ل: برخاستن |
| ۱۳- پ، ن: آتشم           | ۱۴- ن: ننشسته                | ۱۵- ن: است        |
| ۱۶- ک: زیرکار            | ۱۷- پ، ل، ن: ما              | ۱۸- ل: - گر       |

ما را ز ما خریدہ و آزاد کردہ است  
 آہ از دل ما ترا خبر نیست  
 کہ این ویرانہ روزی جای او بود  
 ہفت اندام مرا سبعمہ سیادہ بود  
 چون سبزہ ز خاک ما بروید  
 تسلیم کار عشق ببین تا کجا کشید  
 نسیمی بر نمی خیزد کہ بال و پر نمی گردد  
 بی مژدہ کنج قفس از دام برآرد  
 ماندہ برون ز خانہ و<sup>(۱)</sup> ہستم بہ خانہ بند  
 چون دل ما دامن خود را ز دست ما مگیر  
 بہ این افتادگی تسلیم خواہد شد عنان گیرش  
 کہ می دانند راز<sup>(۳)</sup> کاسہ چینی ز آوازش  
 چہ کند بیش از این دگر اخلاص  
 روایتی است<sup>(۴)</sup> کہ درو ہیچکس نکرد خلاف  
 چون نامہ فراق تو شد داغدار اشک  
 حسرتی چند بہ صد خون دل اندوختہ ام  
 نیست فرصت کہ ترا نیز خبردار کنم  
 آنقدرها کہ تغافل کنی اظہار کنم  
 پیمانہ دست مست گشتیم  
 گرمی از حد می برد امشب چراغ خانہ ام  
 چہ کردہ ام کہ سزاوار این جفا شدہ ام  
 خواہی بدوز سینه ما خواہ چاک کن  
 خدا ناکردہ آید<sup>(۷)</sup> کردہ من پیش راہ من  
 این است کام کن کہ تو باشی بہ کام من  
 فریاد اگر بہ کوه رساند صدای من  
 بر لب خاموش زخم<sup>(۸)</sup> کرد غوغا گفت و<sup>(۹)</sup> گو  
 کسی کو ندارد چو او قاتلی  
 آتش بہ دل برق زد این دامن کیست  
 پس خون من دل شدہ بر گردن کیست

تسلیم ما غلام کسی کو ہزار بار  
 آہی ز غم تو در جگر نیست  
 شبی صد بار گرد دل بگردم  
 در رہت چون فلک از بس کہ شدم گرم طلب  
 ہر آرزوی کہ از تو بردم  
 صیاد حسن کردہ کمین صید بستہ را  
 مرا از ناتوانی ہا چو بوی گل درین گلشن  
 فریاد از آن روز کہ آن شوخ ستمگر  
 تسلیم در سرای جہان حلقہ درم  
 بر نیاز ما سر راہی<sup>(۲)</sup> بہ استغنا مگیر  
 دمید از خاک من چون لالہ بیدادش پس از عمری  
 بود در پردہ بہتر عرض احوال شکست دل  
 چون منی را نمود با تو یکی  
 روایتی است کہ از عشق می کند تسلیم  
 تسلیم را کہ بر کفش آئینہ بود دل  
 چہ شود گر بہ تماشا قدمی رنجہ کنی  
 می روم بی خبر از خویش بہ وضعی کہ مرا  
 عرض حالی کہ نداریم شنیدن دارد  
 آمادہ صد شکست گشتیم  
 واقف از حال دل پروانہ شاید گشتہ است  
 مروت ای<sup>(۵)</sup> فلک جور پیشہ شرمت باد  
 ما اختیار خویش بہ دست تو دادہ ایم  
 ندارم باکی از دوری<sup>(۶)</sup> راہ لیکن از آن ترسم  
 ناکام گشتن از تو بود مرگ زندگی  
 تبخالہ می شود نفسش بر لب جواب  
 چہرہ خواہم شد بہ تیغش دست از جان شستہ ام  
 ندانم چرا باز سر می کشد  
 این شعلہ نما جلوہ گل گلشن کیست  
 بر پاکی تیغ تو اگر عشق گواست

۳- پ، ل: زور

۶- ل: ازان دوری

۹- ل: و

۲- ن: راہ

۵- ل: ای

۸- ن: زخمی

۱- پ: و

۴- پ، ل: است

۷- ن: آید

**ملا محمد تقی:** پسر میرزا محمد حسین ادراجہ نویس<sup>(۱)</sup> الاری شیرازی مشہور بہ اللہ<sup>(۲)</sup>۔ از اوست: با خلق بہ خلق باش و<sup>(۳)</sup> دشمن کن<sup>(۴)</sup> دوست خلق نیکو دلیل<sup>(۵)</sup> خلق نیکوست فیض و اہب در خور استعداد است باریکی این آب ز کم ظرفی جوست **تایب کرمانی:** <sup>(۶)</sup> کمال درد<sup>(۷)</sup> و غایت حضور داشت و منزلش از یاران اہل حال ہیچگاہ خالی نبود۔ نقل (است)<sup>(۸)</sup> کہ شخصی می گفت در خانہ **تایب**<sup>(۹)</sup> بود [م]<sup>(۱۰)</sup> کہ این رباعی گفت کہ مصرع اولش این است:

یارب بہ نیاز و ناز مستان الست

و بہ من گفت کہ این را بہ نغمہ بخوان۔ من در مقام دوگاہ شروع بہ خواندن کردم **تایب** شروع در گریہ نمود و می گفت کہ بخوان (کہ)<sup>(۱۱)</sup> عمر منتهی شدہ۔ روز<sup>(۱۲)</sup> دیگر خبر فوتش رسید۔ شعرش این است:

یارب بہ نیاز و ناز مستان الست

آن لحظہ ببخشای کہ بر ہم ساییم این چرخ کہ خالی ز<sup>(۱۳)</sup> مروّت باشد یکبار بہ کام ما نگر دید<sup>(۱۴)</sup> فلک

**تایب** را کن ز جام ہشیاری ہست ما پای بہای و دوستان دست بہ دست **تایب** بہ منش چگونہ الفت باشد حرفی است کہ آسیا بہ نوبت باشد

**تایب تفرشی:** فخر نام داشت۔ بہ ہند آمدہ با ملا فرح اللہ شوشتری مشاعرہ داشت۔ و<sup>(۱۵)</sup> در ہند فوت شد۔ از اوست:

ما را بہ بزم مردم میکش چہ احتیاج رفتنش را چونکہ آمدنی در پی ہست خون چکانست دم باد صبا ہنداری خار و گل این باغ ز یک چشمہ خورد آب خاکساران محبت را عروج دیگر است ساغری<sup>(۱۶)</sup> چند ز تہ جرعہ سودا زدہام

تا خون بود بہ بادہ بیفش چہ احتیاج لیک صبر مزہ بر ہم زدنی می باید خبر آمدن آبلہ پایی دارد درویش چو بینی ادب شاہ نگہدار آسپمان می گویم و انداز پستی می کنم نزد ارباب نظر فال تماشا زدہام

**ملا **تایب بخاری:**** اصلش از ہرات است و در بخارا نشو و نما یافتہ<sup>(۱۸)</sup>۔ در خدمت پادشاہ آنجا بودہ<sup>(۱۹)</sup>۔ از اوست:

حسرت لغلت قدح را چشمہ سیماب کرد آہ ازین غفلت پرستی ہا کہ ہر<sup>(۲۰)</sup> مویی سفید

در گلوی شیشہ می بادہ را خوناب کرد بر کتان توبہ من کار صد مہتاب کرد

- |  |                              |                                  |
|--|------------------------------|----------------------------------|
| ۱- از نسخہ پ تصحیح شد                            | ۲- ل: بلا، پ: بلالہ          | ۳- ل: - و                        |
| ۲- ل: + و  | ۵- ل: + و                    | ۶- ل، پ: + کہ                    |
| ۷- پ: دارد                                       | ۸- از نسخہ های پ، ل اضافہ شد | ۹- ن: - <b>تایب</b>              |
| ۱۰- در ہمہ نسخہ ہا «بود»، «م» را مصحح افزودہ است | ۱۱- از نسخہ ل اضافہ شد       |                                  |
| ۱۲- پ، ل: - روز                                  | ۱۳- ل: از                    | ۱۴- از نسخہ های پ، ل، ن تصحیح شد |
| ۱۵- پ: - و                                       | ۱۶- ل: ساغر                  | ۱۷- ن: + کہ                      |
| ۱۸- پ: - یافتہ                                   | ۱۹- پ: بود + این اشعار گفتہ  | ۲۰- پ: از                        |

**عبداللطیف خان تنها:** بدین تخلص دو کس گذشته‌اند. یکی خان مذکور. دوم سعیدای حکیم که اشعارش انشاءالله (تعالی) <sup>(۱)</sup> نوشته خواهد شد. بالجمله خان مذکور <sup>(۲)</sup> پسر همشیره و شاگرد میرزا جلال اسیر شهرستانی است. از ایران به هند آمده. مدتی [بود] <sup>(۳)</sup> چندگاه دیوانی صوبه کابل داشت، در عهد محمد اورنگ‌زیب عالمگیر پادشاه خیلی زاهد و صالح، متورّع، منفرد، کم‌اختلاط شخصی بود. بعضی از یاران مخصوص او با فقیر ملاقات نموده <sup>(۴)</sup> نقل می‌کردند که با همه ورع <sup>(۵)</sup> بسیار دردمندی و شکستگی داشت. چنانکه محمدعلی تمنا (که) <sup>(۶)</sup> از دوستان و رفیقان او بود. روزی شراب خورده <sup>(۷)</sup> بر سر سجاده او قی کرده. ملازمان خواستند که بعنف پیش آیند. خان منع بلیغ فرمود و گریه بسیار برو مستولی گشت که اینها اشارتست بدانکه این همه تقوی و زهد تو قابل چنین <sup>(۸)</sup> چیزهاست. رحمه‌الله علیه عجب مرد بزرگواری بود. حاصل سخن در اخلاق معنی سخن را بجای رسانده <sup>(۹)</sup> بود که اکثر سخن‌سنان او را بی‌معنی گو قرار داده بودند. الحق داد دقت داده. درین صورت (گاهی) <sup>(۱۰)</sup> فکر او هم <sup>(۱۱)</sup> از منهج <sup>(۱۲)</sup> ادراک دور می‌افتد <sup>(۱۳)</sup>. دو کس از شاگردان او در هندوستان طرز او را سنته‌الاولین گمان برده متتبع شده‌اند. یکی نصرت‌الله خان نثار و <sup>(۱۴)</sup> دوم <sup>(۱۵)</sup> محمد نظام خان <sup>(۱۶)</sup> معجز. اگرچه نثار کار از استاد گذرانیده قریب صد هزار بیت از جنس غزل و قصیده و مثنوی و رباعی گفته. چنانکه در (باب) <sup>(۱۷)</sup> نون اشعار او نوشته خواهد شد. ان‌شاءالله تعالی. الحاصل عبداللطیف خان اکثر بمزه حرف می‌زد <sup>(۱۸)</sup>. دیوان مختصری دارد قریب یک‌هزار و دو صد بیت. در این ولا انتخابش نوشته می‌شود. <sup>(۱۹)</sup> از اوست <sup>(۲۰)</sup>:

هلاک طرز تو <sup>(۲۱)</sup> شد <sup>(۲۲)</sup> دل <sup>(۲۳)</sup> که از طپیدن	فریب آمدن یار می‌دهد ما را
خراب مستی چشم کسی شوم تنها	ببین که باده چه هشیار می‌دهد ما را
تنها فتاده قلعه افتادگی بلند	کوتاه باد دست غنیم از حصار ما
جز به کشتن نشوند اهل جهان صاف بهم	صیقل آئینه گردِ صف جنگ است اینجا
طلسم صافی آئینه نشکند <sup>(۲۴)</sup> گرم	غبار کینه ندارم به جان دشمنها
هلاک شیوه آزادگان <sup>(۲۵)</sup> عریانیم	که سر به جیب کشیدند و <sup>(۲۶)</sup> پا به دامنها

- |                               |  |                       |
|-------------------------------|--|-----------------------|
| ۱- از نسخه‌های ن، ل اضافه شد  | ۲- ل : مسطور                             | ۳- تصحیح قیاسی شد     |
| ۴- ن : کرده                   | ۵- ل : + که                              | ۶- از نسخه ل اضافه شد |
| ۷- ن : - خورده                | ۸- ل : + چنین (تکراری)                   | ۹- پ : رسانیده        |
| ۱۰- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد | ۱۱- پ : - هم                             | ۱۲- پ، ل : سقیم       |
| ۱۳- ن : - می                  | ۱۴- ل : - و                              | ۱۵- ل : دویم          |
| ۱۶- ل : - خان                 | ۱۷- ک : - باب، از نسخه‌های پ، ل اضافه شد |                       |
| ۱۸- پ، ل، ن : می‌زند          | ۱۹- ل : + گفته                           | ۲۰- ل : + این است     |
| ۲۱- پ، ل : - تو               | ۲۲- پ، ل : دل                            | ۲۳- پ، ل : خوش        |
| ۲۴- ن : بشکند                 | ۲۵- ن : دریادل                           | ۲۶- ل : - و           |

باید تمام پنبه شود گوش در بهار  
بس باشد ای جهان ز سفید و سیاه<sup>(۲)</sup> تو  
بود به هجر جهان همچو کشتی باده  
خداوندا رسایی تا به لب ده ناله ما را  
کی گفته‌ایم گل به رخ او برابر است  
بلبل چنین که شعله آواز می‌کشی  
دایم گران به خاطر یار<sup>(۶)</sup> است رحم تو  
مگر دانسته از شور چه کس آشفته دستارم  
دگر به جان تمنا بگو چه خواهی کرد  
گل پیاله به سر می‌زنیم زاهد را  
به گلستان جهان چون شکوفه بادام  
دارد همیشه باده<sup>(۷)</sup> ازو منفعل مرا  
خط دمید و<sup>(۸)</sup> ناز او را رخصت بازی نداد  
ناصح مرا ز عشق بتان<sup>(۹)</sup> منع گر کند  
پرواز من به اوج طپیدن نمی‌رسد  
ساقی هزار مرتبه دست سبو گرفت  
پهلوم را شوخی تیغش چو خاریدن گرفت  
به کوی باده‌کشان بود وحشی‌ای<sup>(۱۲)</sup> گفتند  
بی تو از ناله من کوه پر از آواز است  
قسمت از<sup>(۱۳)</sup> چرخ شود ناله سیه بختان را  
دنیا گذشتگان همه غرقاند در جهان  
یارم به کنج غمکده<sup>(۱۴)</sup> تنها نشاند و رفت  
نیست روشن اگر چه می‌سوزد  
در محبت صبر ما را اضطرابی در قفاست  
می‌خواستم ز سرمه چشم تو بشنوم

پند خوشی است این سخن از نسترن<sup>(۱)</sup> مرا  
صبح<sup>(۳)</sup> بهار و سایه ابر<sup>(۴)</sup> چمن مرا  
متاع آتش سوزنده در سفینه ما  
بکن<sup>(۵)</sup> پیکاه تیر آه ما تبخاله ما را  
بلبل عبث دروغ مگو از زبان ما  
رحمی بکن به خار و خس آشیان ما  
گر لطف می‌کنی پی آزار ما بیا  
که با من داشت گل امروز دیگر سرگرانیها  
ستم شریک جفاهای روزگار بیا  
درین بهار ز می منع گر کند ما را  
ثمر نظارگیان راست چشم بستن‌ها  
کز رنگ سرخ کرده به پیشش خجل مرا  
شب شد این عید و معلم از دبستان برنخاست  
تنها جواب گفتن او ناشنیدنیست  
زان ناز او بکشتنم از خاک برنداشت<sup>(۱۰)</sup>  
ما را به نیم جرعه می از خاک برنداشت  
آنقدر<sup>(۱۱)</sup> خندید زخم من که دل از کار داشت  
ز خانواده خم باده دو ساله گذشت  
سنگ در عشق تو چون تیغ مرادمساز است  
آنچه گیرد ز کسی سرمه همین آواز است  
مانند رشته‌ای که ز گوهر گذشته است  
گفتم که من غبار تو دامن فشانند و<sup>(۱۵)</sup> رفت  
دل من چون چراغ تصویر است  
زشته چون پرتاب شد بی‌تاب می‌آید به چرخ  
کامشب صدای ناله من تا کجا رسید

۱- ل: منزل

۲- ل: سیاه و سفید، ن: سیاه سفید

۳- ل، پ: + و

۴- ل، پ: + و

۵- ل، پ: مکن

۶- ل: ناز

۷- از نسخه‌های ل، ن تصحیح شد

۸- ل: - و

۹- ن: گر کند منع

۱۰- ن: نخاست

۱۱- ل، پ: اینقدر

۱۲- ل، پ: وحشی

۱۳- ل، پ: - از

۱۴- ل، پ: می‌کده

۱۵- ل: - و

گر<sup>(۱)</sup> دست سایه که به بال هما رسید  
 آقای کسی بنده نواز است ببینید<sup>(۳)</sup>  
 بهار رفت دگر بعد ازین چه خواب کند  
 آتش کاروان نمی باشد  
 حیف کاندر جهان<sup>(۴)</sup> نمی باشد  
 وقت بی طاقتی جامه دریدن برسد<sup>(۲)</sup>  
 چه قدر جان بکند تا به طپیدن برسد  
 به راه عشق شباهت به آشیان دارد  
 گویا که عشق روغن بادام می کشد  
 چشمی که تر نگشت همین چشم جام بود  
 بر سر کوی تو یک رخنه دیوار نبود  
 بخت مرا فسانه گل خواب می برد  
 خار خار صحبت بلبل به باغم می کشد  
 زخم شمشیرش الف بر روی داغم می کشد  
 عکسم الف به سینه آئینه می کشد  
 جلوه نازک نهالان خاک مالم می دهد  
 با چراغ گل من گم گشته را پیدا کند  
 کوه این موسم زر گل از کمر وا می کند  
 ازین کتاب غلط کس چه انتخاب کند  
 باده می خواهیم<sup>(۱۳)</sup> از شور جنون پرزورتر  
 اندک از نزدیکی دلها به دلها دورتر  
 قبا چسبان شود از بس که شیرین است اندامش  
 که تنگی کرفه بر اندام گل پیراهن رنگش  
 آید به گریه طفل چو خاموش شد چراغ  
 نگاه حسرت<sup>(۱۷)</sup> و گریه در گلو دارم

از دامن به دولت دنیا فشاندهام  
 از نام خدا نام خدا شور برآرید<sup>(۳)</sup>  
 بس است راحت دل بی رخس بس است بس است  
 در رهش غیر گرمی رفتار  
 خوب چیز است دوستی تنها  
 خوش تماشا است چو دیوانه عریان ترا  
 دست و پا باخته بسمل شده ناز<sup>(۵)</sup> کسی  
 ز بس که خار درو جمع گشته آبله ام  
 شد از جنون به حلقه زنجیر<sup>(۶)</sup> کار تنگ  
 در بزم<sup>(۷)</sup> بی تو دوش<sup>(۸)</sup> ز تأثیر ناله ام  
 نامه پاره به ما باز فرستاد<sup>(۹)</sup> بگو  
 فصل بهار رفت ز یاد رخس هنوز  
 جانب گلشن نه ترطیب دماغ می کشد  
 همچو طفلی که بروی نقطه سازد خط درست  
 در خون طپید بی تو ز بس جسم لاغرم  
 طالعی چون سایه دارم کز گلستان جهان  
 نوبهار آمد که بازم از جنون رسوا کند  
 در بهاران هر جمادی برگ<sup>(۱۰)</sup> دنیا می کند  
 نشان عیش در اوراق دهر نایابست  
 خاطری دارم ز چشم<sup>(۱۱)</sup> گلرخان<sup>(۱۲)</sup> رنجورتر  
 بهر الفت های مردم خانه ای کردم بنا  
<sup>(۱۴)</sup> بتی دارم که بر بالای چون سرو دلارامش  
 چنان بالیده بر خود از خیال نسبت رویی  
 بی داغ<sup>(۱۵)</sup> عشق خون رود از چشم دل مرا  
 انیس دردم و<sup>(۱۶)</sup> با ناله گفتگو دارم

- ۱- پ: کز  
 ۲- پ، ل: آرند  
 ۳- ل: ببیند  
 ۴- از نسخه های پ، ل تصحیح شد  
 ۵- از نسخه های ل، ن تصحیح شد  
 ۶- ن: تدبیر  
 ۷- ل: + باده  
 ۸- پ، ل: - دوش  
 ۹- پ: فرستاده  
 ۱۰- پ، ل: ترک، ن: عیش  
 ۱۱- ل: خشم  
 ۱۲- پ، ل: دلبران  
 ۱۳- پ، ل: می خواهم  
 ۱۴- پ: - بتی دارم... اندامش  
 ۱۵- ل: بتی دارم...  
 ۱۶- ل: - و  
 ۱۷- ل: حیرتم

به گرد خاموشيم سرمه کی رسد تنها  
در آتشم می طیم بی سایه مژگان چشم او  
بپرس از آئینه گر باورت نمی آید  
ناقابلان ز تربیت آدم نمی شوند  
ز دوستی چه توقع ازین زیاد<sup>(۱)</sup> بود  
این رنگ باده نیست برویم<sup>(۲)</sup> جای می  
هر گه به بزم آن بت بدکیش می روم  
یاد ایامی که شور بحر پر طوفان عشق  
بس که الفت کم بود در عهد ما صورت پذیر  
مانند شانه از خم گیسوی پرگره  
مردن اگر چه بود ز بلبل بجا ولی  
الفت برای کام بکس نیست کار من  
شهرت نشد ز نقش نگین هم به کام من  
مرحبا ای توشه ره تازه<sup>(۴)</sup> خاطر مرحبا  
همچو عکس در شکنج موجی<sup>(۵)</sup> عمری ز اضطراب  
پنجه در پنجه جانان کرده است  
من<sup>(۶)</sup> قصایده<sup>(۷)</sup>:

چو خواب عالم طفلی شبم به یاد آمد<sup>(۸)</sup>  
نمانده<sup>(۹)</sup> نم ز جفای تو بس که در جگرم  
ز طفل نوش لب تا بریده اند مرا  
هزار شکر به مهمان سرای محنت و درد

شکایت از ستم چشم مست او دارم  
دوا از برگ بید و بستر بیمار می خواهم  
که از خیال تو در دل چه گلشنی دارم  
حرفی به گوش سیلی استاد می کشم  
هزار شکر که چون یار دشمنی دارم  
خجالت بسی ز ساغر و مینا کشیده ام  
از خود همیشه یک دو قدم پیش می روم  
حلقه از گرداب می زد بر در ویرانه ام  
خانه آئینه را صحرا تصور می کنم  
مشکل که از فراق تو شب را بسر برم<sup>(۳)</sup>  
بایست یک دو قطره ز گلهای گریستن  
در دسر پیاله دهد کم خمار من  
کز ننگ من به سنگ فرو رفت نام من  
ای دل بی صبر من ای ناشکیبای کسی  
انجمن از وحشت خود داشت تنهایی کسی  
شوخی رنگ حنا را دیدی

ز چشم دل شکر و شیر گریه می کردم  
ز خون غیر چو شمشیر گریه می کردم  
تمام شیر چو انجیر گریه می کردم  
گرسنه چشم نیم سیر گریه می کردم

**میرزا ابوتراب تراب (تخلص)**<sup>(۱۰)</sup>: ولد حاجی محمدعلی خان ابن میرزا حبیب که از نجبا و  
مشاهیر اصفهان بود و حاجی محمدعلی خان به هند آمده صاحب مرتبه بلند گردیده. نواب مخلص خان  
تن<sup>(۱۱)</sup> بخشی محمد اورنگزیب عالمگیر پادشاه که شمس فلک کمال و نیر برج دولت و اقبال بود، در  
تربیت او می کوشید. حتی که یک نفس بی او بسر نمی توانست برد. اواخر عهد بهادر شاه دیوان<sup>(۱۲)</sup> صوبه

۲- ن: بریم

۶- ن: - من

۹- ن: نماند

۱۱- ن: - تن

۲- پ، ل: + که

۵- پ، ل: موج

۸- پ: آید

۱۰- ک، ن: - تخلص، از پ، ل اضافه شد

۱۲- از نسخه های پ، ل تصحیح شد

عظیم آباد شدہ بعد عزل که عازم اردوی پادشاهی بود<sup>(۱)</sup> در قصبه اتاوه به رحمت حق پیوسته<sup>(۲)</sup>. میرزا ابوتراب مذکور با میرزا ابومحمد برادر خرد خود که الحال مخاطب به نثار علیخان است در اکبرآباد وارد گردیدند. فقیر نیز در آن ایام در شهر مذکور به تحصیل علم کسب سعادت می نمود<sup>(۳)</sup>. از حسن اتفاق<sup>(۴)</sup> تعارفی که<sup>(۵)</sup> با این عزیز بزرگوار بهم رسید و مناسبت شعر مایه اختلاط و ارتباط گردید تا به بحدی که یک دو روزه خانه<sup>(۶)</sup> بودن مایه شکایت هفته ها می گردید. عجب جوان شایسته، مهذب و<sup>(۷)</sup> موزونی بود. با پاکیزگی طبیعت و صفای طویت<sup>(۸)</sup> خوبی صورت را با حسن<sup>(۹)</sup> معنی جمع نموده و باده کیفیت ظاهر و باطن به گرم خونی دو آتشف فرموده. مدتها در اکبرآباد عشرت بنیاد که حالا حکم سراب<sup>(۱۱)</sup> بقیعه<sup>(۱۲)</sup> یحسبها الظمان<sup>(۱۳)</sup> ماء را<sup>(۱۴)</sup> دارد تشریف داشت و فقیر با این<sup>(۱۵)</sup> عزیز دلها شبها به روز و روزها به شب می رسانید<sup>(۱۶)</sup>. آخر الامر همراه<sup>(۱۷)</sup> مبارز الملک سربلندخان که در آن ایام صوبه دار احمدآباد گجرات شده بود رفت و مرا چون شمع انجمن افروز داغ تنهایی ساخت. بعد از آن در هنگامه سلطان نیکوسیر و فوج کشی سید عبدالله خان قطب الملک و امیرالامرا سید حسین علیخان باز به اکبرآباد تشریف آورده<sup>(۱۸)</sup>. فقیر در آن وقت باز به دیدار ایشان چشم را جلای تازه دادم سپس<sup>(۱۹)</sup> ایشان عازم احمدآباد گشتند. بعد اندک مدتی در جنگی که میان صوبه دار و فوج راجپوتیه به وقوع آمده شهید شد. خدایش بیامرزد<sup>(۲۰)</sup> و با اهل بیتش محشور کناد! اوایل غبار تخلص می فرمود آخر تراب مقرر نمود<sup>(۲۱)</sup>. بسیار خوش طبع، دقیق الفکر، معنی یاب و<sup>(۲۲)</sup> مضمون تلاش بی اندازه بود. چند شعری<sup>(۲۳)</sup> از آن محبوب القلوب به دست آمده نوشته می شود:<sup>(۲۴)</sup>

ای اسیران قفس امداد می خواهیم ما	دام می خواهیم ما، صیاد می خواهیم ما
درس بازیگوشی خواندن ضرور افتاده است	طفل شوخی دیده ایم <sup>(۲۵)</sup> استاد می خواهیم ما
عشق ما را اصطلاح تازه ای تعلیم کرد	سرو می گوئیم ما شمشاد می خواهیم ما
هرگز نگرفتیم ز مستی خبر خویش	یارب نشود خوار کسی در نظر خویش
بر طاقت ما بود گران منت صندل	کردیم قناعت به همان دردسر خویش

- |  |  |                    |
|--|--|--------------------|
| ۱- ل: نمود، پ: نموده                       | ۲- پ، ل: پیوست   | ۳- پ، ل: می نموده  |
| ۴- از نسخه ل اضافه شد                      | ۵- پ، ل، ن: - که   |                    |
| ۶- ک، ن: - خانه، از نسخه های ل، پ اضافه شد | ۷- پ، ل: - و   |                    |
| ۸- پ، ل: طویت                              | ۹- ل: + و  | ۱۰- ن: - را با حسن |
| ۱۱- ن: شراب                                | ۱۲- ل: کبقعه سراب یحسبها الظمان ماء، پ: کبقعه شراب یحسبها الظمان ماء |                    |
| ۱۳- ن: - الظمان                            | ۱۴- ل، پ، ن: - را  | ۱۵- پ: آن          |
| ۱۶- ل: می رساند                            | ۱۷- ک، ن، پ: - همراه   | ۱۸- پ، ل: آورد     |
| ۱۹- ن: بعد از آن                           | ۲۰- ل: بیامرزد   | ۲۱- ل: نموده       |
| ۲۲- ن: - و                                 | ۲۳- ک، ن، پ: شعر، از نسخه ل نوشته شد                                 |                    |
| ۲۴- پ: + از اوست                           | ۲۵- پ، ل، ن: ام  |                    |



جز یک دو سخن چون صدف از دل نشنیدیم  
دیگر چسان دهیم<sup>(۱)</sup> نشان از مقام خویش  
داریم انتظار تو ای عمر زندگی  
دیگر که غور گفته ما می کند تراب  
نکته گل رساند پیغامی  
میرزا محمد<sup>(۲)</sup> سعید حکیم سعید و<sup>(۳)</sup> تنها هر دو تخلص می کند. لیکن چون اکثر تنها تخلص اوست  
در باب تاء آورده شده. از خواص<sup>(۴)</sup> اطبای شاه عباس ثانی بود. شعر را بسیار خوب می گفت. دیوانش  
قریب ده هزار بیت است. مشتمل بر غزل و<sup>(۵)</sup> مثنوی و رباعی. از اوست:<sup>(۶)</sup>

می کشم در کوی جانان انتظار خویشتن  
خود بزن در آخر ره کاروان خویش را  
معمای است خاموشی به اسم ناز می دانم  
کش به دامان<sup>(۹)</sup> نرسد دست تمنای کسی  
سایه صید تو دام صید دیگر می شود  
که شمع کشته شمعی بر مزار خود نمی خواهد  
فریاد که از بهر من آن هم قفسی شد  
غنچه هر جا که بینم چینمش تا نشکند  
هلاک خویش به شمع و چراغ می جوید  
کین جنس عزیز است درین قافله بسیار  
خون عاشق خودنمایی می کند بر گردنش  
ز خویشتن خجلم همچو عامل معزول  
رفته بودم ز جهان مهر [و]<sup>(۱۲)</sup> وفایش نگذاشت  
گر یار بسر<sup>(۱۳)</sup> وقت من آید عجیبی نیست  
دلگیر گر شوی همه کس می خرد مرا  
نگذاشتم که غیر تماشا کند ترا  
به نرخ مهر و وفا می خرم تغافل را  
بوسیده کجا را گویم که هیچ جا را

شوق زور آورد بیخود می روم دارم شتاب  
پیر چون گشتی به غفلت مگذران<sup>(۷)</sup> ایام عمر  
اداهای ترا ای دلبر طنّاز می دانم  
سرو من جامه کوتاه از آن می پوشد<sup>(۸)</sup>  
بس که از مژگان دل دوزت سبک شد تنش  
شهید عشق دلسوزی ز یار خود نمی خواهد  
بر سینه زدم چاک که دل تنگ نباشیم<sup>(۱۰)</sup>  
بس که دارم دوستی در عشق با دلهای تنگ  
هلاک جرأت پروانه ام<sup>(۱۱)</sup> که در همه عمر  
از گم شدگان یوسف گم گشته طلب کن  
همچو نو دولت که جا یابد در اوج اعتبار  
ز شغل عشق تو تا دست کرده ام کوتاه  
شوق ازین عالم افسرده به تنگ آمده بود  
امروز عجب مضطربم بی سببی نیست  
در بیع خود درآر و به مفتّم قبول کن  
مشغول خویش کرده ام از بس زمانه را  
متاع حسن ندارد چو من خریداری  
بوسیدم آن دهن را زان رو که گر بپرسد

۱- ل: دهم

۲- ل، پ: - محمد

۳- ل، پ: - و

۴- پ: سرکار

۵- پ: - و

۶- پ: - از اوست

۷- ل: بگذران

۸- از نسخه های پ، ل، ن نوشته شد

۹- پ، ل: دامان

۱۰- پ، ل: نباشم

۱۱- ن: ایم

۱۲- تصحیح قیاسی شد

۱۳- ل، پ: سر

هم چند راست باشد باور مکن خود را  
 مستیم<sup>(۲)</sup> چون تاگ<sup>(۳)</sup> هر عضو<sup>(۴)</sup> به راهی می برد  
 رفتم به کشور خود و در غربتم هنوز  
 پنداشتم که گرد ره یار می رسد  
 بجای گریه می خندند مردم بر مزار من  
 سخن گم شدگان راه بجایی دارد  
 با نگاه خود آشنا نشده است  
 که از شکفتیم بوی یار می آید  
 کسی ز قاتل من خون بها نمی خواهد  
 گفتم که چرا خنده زنان گفت که مستم  
 من به گرد جان خود می گردم و جان گرد او  
 گر قدم در ره گذارم کاروانی می شود<sup>(۶)</sup>  
 جوهری داشتم و دست به کاری نزد  
 ورنه من هم می توانم در گلستان وا شوم

حرفی<sup>(۱)</sup> که غیر گوید در حق من نگارا  
 خضر اگر از شش جهت گردد دوچار من کم است  
 چون بلبل که با قفس آید به گلستان  
 جای مشام دیده گشادم به بوی گل  
 غبارم زعفران سوده شد از چهره زردم  
 هر چه گفتند درین راه شنیدیم ولی  
 داده ام دل به وحشی که هنوز  
 به فکر دوست چنان غنچه کرده ام خود را  
 خوشم به بیکسی خویشتن که بعد از من  
 گفتم که چه شد شیشه دل گفت شکستم<sup>(۵)</sup>  
 من کی ام تا گرد او گردم ادب چیز خوشی است  
 عضو عضو را جدا ذوق طواف کوی تست  
 همت آن بود که با دست تهی همچو چنار  
 همچو گل ترسم که دلتنگی فراموشم شود

## رباعی

بی بهره از آن گوهر دریا<sup>(۷)</sup> باشی  
 هر چند که در کنار دریا باشی

تا بی خبر از درد تمنا باشی  
<sup>(۸)</sup> تا تشنه نمی شوی ز آبی محروم

## رباعی

مغرور مشو که تا تویی آن از تست  
 رویش به تو و دلش گریزان از تست

دنیا دو سه روز گر چه آسان از تست  
 چون آهوی رم خورده که واپس نگرد

## رباعی

جامم از خون پر است و مینا خالیست  
 جای من و تو هر دو درینجا<sup>(۹)</sup> خالیست

بی روی تو چشم از تماشا خالیست  
 من نیز ز خویش رفته ام همراه تو

ولاعلی رضا<sup>(۱۰)</sup> تجلی: در عهد محمد اورنگ زیب عالمگیر<sup>(۱۱)</sup> پادشاه وارد هندوستان گشته. مرد  
 عالم فاضلی بود. عالیجاه ابراهیم خان ولد امیرالامرا، علی مردان خان تلمذ او می نمود. باز از هندوستان  
 به ایران رفته<sup>(۱۲)</sup> در صفاهان درس می داد و چون به ایران رفت شاه عباس ثانی محال اردکان را از راه

۳- از نسخه ن تصحیح شد

۲- ن: مستم

۱- ن: بیت اضافی دارد

۴- ل: می شوم

۵- پ: شکستم

۴- از نسخه ل نوشته شد

۹- ل: درانجا

۸- از نسخه های پ، ل نوشته شد

۷- ل، پ، ن: یکتا

۱۲- ن: آمده

۱۱- ک، ن: عالمگیر

۱۰- از نسخه ل نوشته شد

قدرشناسی به سیورغال او بخشید. پس به مباحثه و<sup>(۱)</sup> تألیف مشغول گردید. نکته لطیف ازو نقل کرده‌اند که اگر شراب مباح هم بودی ارتکاب آن از امثال ما جماعت نامناسب بود. اگرچه کم‌شعر است لیکن خوب‌گوست و به طرز شوکت راه می‌رود. مثنوی دارد مسمی به «محراج الخیال» و چند قصیده. خالی از تلاش نیست و این غیرتجلی تخلصی است که سابق گذشته<sup>(۲)</sup> و نوشته آمد<sup>(۳)</sup>. در این ولا انتخاب اشعار علیرضای<sup>(۴)</sup> تجلی نوشته می‌شود:

این برق فروزان شود از ابر نمدها  
بر هم زند چو بال ز هر سو کنارها  
می‌خلد چون شیشه در پا سایه دیوارها  
بس که کردم گریه از هجران خوش رفتارها  
نالهام سیلاب برمی‌گردد از کهسارها  
شبی هرگز نشد روز از فروغ نور کوکب‌ها  
باز ایستد ز ناله چو باشد جرس در آب  
ره آمد شد تمثال در آئینه پیدا نیست<sup>(۶)</sup>  
پریدن کار بالش نیست گرچه با پر و بال است  
زین بشارت یافتم کاسباب دنیا آتش است  
نقش نعل توسنش ابروی گردآلوده است  
بس که بی روی تو در چشم نگه زنگار بست  
خانه گر<sup>(۷)</sup> پرشمع گردد جای بر<sup>(۸)</sup> تو تنگ نیست  
خفته در تابوت و از شوق<sup>(۹)</sup> به خود بالیده است  
چون استخوان که تنها<sup>(۱۰)</sup> دردانه انار است  
سخن زیر لبست همچون خط از زیر نگین پیدا است  
دیده هر قطره که می‌ریخت کبوتر می‌شد  
می‌شوم خاموش تا فریادرس پیدا شود  
صد گهر کی می‌تواند کار یک دندان کند  
که نور شمعها در محفلم از هم جدا افتد<sup>(۱۴)</sup>  
کج رود جاده چو هم‌صحبت کهسار شود

عشق تو ندارد سر خاکستر سنجاب  
شوقت به هجر رخصت پرواز اگر دهد  
چون روم بر درگه ارباب دنیا کز ستم  
هر سرشکم بیضه کبک است در دامان دشت  
گریه را از بس که در حبیب نفس دزدیده‌ام  
هزاران نشئه ناقص ندارد فیض یک کامل  
از گریه سوخت در دل صد چاک من فغان  
کسی<sup>(۵)</sup> آگه از حیات و موت جان در دار دنیا نیست  
نمی‌آید به کار اسباب استعداد می‌باید  
شعله را در خواب دیدن سیم و زر تعبیر اوست  
گرد جولانش به صحرا آهوی رم کرده است  
سبزه‌زاری گشت چون دامان صحرا دیده‌ام  
نبود استیلائی کثرت بر سبک روحان گران  
کشته تیغ تو همچون مغز در بادام تر  
ور قطره قطره خونم پیکان آبدار است  
تویی کز ما<sup>(۱۱)</sup> که<sup>(۱۲)</sup> رخسارت صفای یاسمین پیدا است  
شب که در دل رقم نامه دلبر می‌شد  
نامیدی‌ها درین جا<sup>(۱۳)</sup> خضر راه مدعا است  
حسرت پیری نگردد کم ز اسباب جهان  
گریزانست چندان خاطر از بیم آمیزش  
غیر ناراستی از طبع درشتان مطلب

۳- ل، ن، پ: - و نوشته آمد

۶- پ: است

۹- ل: شوق

۱۲- پ، ل، ن: - که

۲- پ، ل: + اند

۵- پ، ل: کس

۸- ن: - بر

۱۱- پ، ل، ن: ماه

۱۴- پ، ل: باشد

۱- ک، س: - ه

۴- پ: علیرضا

۷- ن: - گر

۱۰- ل، ن: پنهان

۱۳- ل: دران جا

سنگ سیل است چو از کوه نکونسار شود  
 خون گره شد در تنم چندانکه رگها سبجه شد  
 گشودم نافه را مغز سر دیوانه پیدا شد  
 جاده‌ها چون گردباد از خاک سر برداشتند  
 یک وجود است اینکه گاهی برق و گه شب‌نم بود<sup>(۲)</sup>  
 ز تیر دام آید<sup>(۵)</sup> آنچه از تیر کمان آید  
 کسی گرمی کند یادش به گوش آواز می‌آید  
 پرید از چهره‌ات رنگی و برق خرمن من شد  
 فتد چون سایه‌ام بر خاک ره شکل زره دارد  
 دیده‌ام در تنگنای دهر زندانی و بس  
 همچو موجم ماند بر جا طرف دامانی و بس  
 هر رگ لعل زبانیست که گوید بد<sup>(۱۰)</sup> خویش  
<sup>(۱۱)</sup> که باشد همچو داغ لاله‌اش گهواره در آتش  
 چو گل شیرازه در یک جلد بستم دفتر آتش  
 قفل در گلزار بود بند قبایش  
 از یکدگر غبار کدورت کنند وام  
 به او پیوسته‌ام هر چند بیرون کرده از بزم  
 با توام گر همه در عالم دیگر باشم  
 دستی بران کمر زده قالب تهی کنم  
 بر زبانم چو نگین ریشه دوانید سخن  
 سدّ راه نکهت گل نیست دیوار چمن  
 کشاکش دو طرف دان نفس کشیدن من

حرف بر هم زدن<sup>(۱)</sup> دل‌ها است چو خیزد از کبر  
 کامجو تا از<sup>(۲)</sup> کف آن شوخ رعنا سبجه شد  
 غزالان را درین وادی ز خون بوی جنون آید  
 برد نامت در بیابان عاشقی از شوق او  
 طور ویران شد ز عشق و<sup>(۳)</sup> نخل ایمن سبز شد  
 تواند خاکساری کرد کار زور بازو را  
 نیم غافل ازو چون دل<sup>(۶)</sup> طپیدن قاصدی دارم  
 گلت از تاب عشق چون خودی افسرد و جانم سوخت  
 ز بس جسم<sup>(۷)</sup> مشبکها<sup>(۸)</sup> ازان ناوک مژه دارد  
 همچو مرغی کز درون بیضه سر بیرون نکرد  
<sup>(۹)</sup> پاره کردم بس که بر تن جامه مستی ز شوق  
 صاف طینت نکند عیب خود از خلق نهان  
 کند طفل دلم نشوونما همواره در آتش  
 رقم کردم رموز عشق را در پرده‌های<sup>(۱۲)</sup> دل  
 از صبح بود پیرهن آئینه زایش  
 هر جا دو دل چو شیشه‌ ساعت شوندرام  
 چو نوری کز برون پرده فانوس با شمع است  
 نسبت من به تو چون نسبت عکس است به شخص  
 خواهم چو<sup>(۱۳)</sup> بهله با تو دمی هم‌رهی کنم  
 بس که در کام گره گشت مرا<sup>(۱۴)</sup> حرف زدن  
 بر مجرد ره نمی‌بند حصار آسمان  
 میان عالم<sup>(۱۵)</sup> بود و نبود در بندم

## رباعی

مرا چون دام می‌روید ز هر تار کفن چشمی  
 حال تو<sup>(۱۶)</sup> بود ریا بیش از دگران  
 عالم همه را به رنگ خود سرگردان

به زیر خاک هم در جست‌وجوی دیدنت باشم  
 هر راه و روش که بینی از اهل جهان  
 هر کس که<sup>(۱۷)</sup> سرش به گردش آید بیند

- |                               |                              |                               |
|-------------------------------|------------------------------|-------------------------------|
| ۱- پ، ن: زن                   | ۲- پ: در                     | ۳- ل: و                       |
| ۴- ن، ل: شود                  | ۵- ن: آمد                    | ۶- پ: دل                      |
| ۷- پ، ل: چشم                  | ۸- از نسخه‌های ل، پ تصحیح شد | ۹- ل: این بیت ندارد           |
| ۱۰- از نسخه‌های پ، ل نوشته شد | ۱۱- ن: این مصرع ندارد        | ۱۲- از نسخه‌های پ، ل نوشته شد |
| ۱۳- ل: که                     | ۱۴- ل: ترا                   | ۱۵- پ: + و                    |
| ۱۶- ل: خود                    | ۱۷- پ، ل: که                 |                               |

هر کس دلش از مال جهان مسرور است  
 ای خواجه توانایی اسباب جهان  
 اشعاری که نصرآبادی ازو نوشته (و) (۲) داخل دیوان او نبود این (۳) است:

بازآ که بی جمال تو آغوش حسرتم (۴)  
 ز بس دزدیده‌ام یا قوت اشک آتشین خود  
 بس که در مشیت غبارم یاد رویش (۵) نقش بست  
 نقابش از صفای چهره صبح اندود می‌کرد  
 فلک را آه گرم عشقبازان مضطرب دارد

از راحت و عیش (۱) در حقیقت دور است  
 چون فربهی گزیدن زنبور است

همچون کمان حلقه ز هم وا نمی‌شود  
 نگه در چشم من حکم خط زیر نگین دارد  
 کرده تصویر او شد هر کجا گردم نشست (۶)  
 گل رخسارش از مهتاب گردآلود می‌گردد  
 چو فانوس خیال این آسیا از دود می‌گردد

### رباعی

آن را که منزله نبود ذات و صفات  
 در طبع بدان به جهل برگردد علم

### رباعی

در حسن حیا آب روان در گشت است  
 مشمار نکو حسن خراباتی را  
 از «معراج الخیال» اوست:

گردش چشمی چو دور روزگار  
 از زنخدان بر کباب دل ز دور  
 قامتش ریزد به گاه سیر ناز (۹)  
 لب هم از پرکاری چشم سیاه  
 از خیال آن دو لعل آبدار  
 از سخن نرخ حیات ارزان کند  
 گردن و رخسار چون حورش نگر

صد هزاران فتنه‌اش در هر کنار  
 سرنگون کرده نمکدان بلور  
 بر زمین از سایه رنگ صد ایاز  
 از تبسم می‌کند کار نگاه  
 بوسه بر لب می‌طپد بی‌اختیار  
 یک نفس را قالب صد جان کند  
 شاهد نور علی نورش نگر

حافظ محمد علی (۱۰) اعمی (تجلی) (۱۱) تخلص: از مشایخ سیرجان است. اعمی مادرزاد بود.  
 در شعر و رمل دست عظیمی داشت و چون این هر دو فن مایه نکبت است چنانکه شاعر (۱۲) گوید:  
 هر کجا در جهان فلک زاده است  
 همیشه پریشان می‌بود. از اوست:

۱- ن : - عیش  
 ۲- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد  
 ۳- پ، ل : - این  
 ۴- پ : حیرتم  
 ۵- پ : روی  
 ۶- پ : لب  
 ۷- ن : این مصرع ندارد  
 ۸- ن : این مصرع ندارد  
 ۹- پ : یاز  
 ۱۰- ل : - علی  
 ۱۱- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد  
 ۱۲- از نسخه‌های پ، ل، ن نوشته شد  
 ۱۳- ل : - است

(۱) بپوشی چہرہ نقص (از) (۲) پنهان کی (۳) شود

کعبہ را گر در ببندی قبلہ پنهان کی شود

(۴) حسب حال خود گفته:

ز بیم دور باش او درین گلزار چون نرگس من و چشمی ز حیرت (۵) بازو معزور از نگہ کردن  
**میرزا محسن تأثیر تخلص:** از شعرای متأخر است. حتی کہ نصرآبادی احوال و اشعار او را در  
 مکرہ خود نیاورده از اینجا معلوم می شود کہ او از شعرای عصر پادشاه شهید سلطان حسین میرزا (۶)  
 صفوی علیہ الرحمہ (۷) است کہ از دست افغانہ شهید شد و از کلام خودش ظاہر می شود کہ از  
 بارزہ (۸) است و از بعضی مسموعست کہ مدتی وزیر دارالباد یزد بود لهذا تعریف اماکن مُتَنَزَّه تفت و  
 بیزہ کہ از توابع یزد است بسیار کرد. اختصار سخن (۹) قریب چہل سالست کہ دیوان او از ایران بہ ہند  
 مدہ. اول پیش حکیم الممالک شیخ حسین شہرت رسیدہ. ازان جا مردم نسخہ ہا برداشتند. اکثر ابداع  
 معانی تازہ دارد. گاہ گاہی فطیر مایہ نیز ازو سر برمی زند. در این ولا (۱۰) انتخاب اشعارش نوشتہ  
 می شود:

آہ اگر (۱۲) افتد بہ دیوان عدالت کار ما  
 آب حیات بلبلان می شمیری گلاب را  
 چشم تا بر بپوشد خود باشد حباب آسا مرا  
 اگر فسردہ نشینیم (۱۳) خاک بر سر ما  
 عشق کفری شدہ از دست مسلمانی ما  
 جامہ خندد در بدن چون گل ز (۱۵) زیبایی ترا  
 حسن از جان پرورد بہر خودآرایی ترا  
 کس نیست در جہان کہ نخواہد مراد ما  
 لیک (۱۷) شد زنجیر آخر پای دیوار مرا  
 چارہ آخر آب گردش کرد بیمار مرا  
 هست از چار طرف تکیہ بہ دیوار مرا  
 دانہ دام ہما کن دانہ نارستہ را

ما بہ امید تفضل زندگانی می کنیم (۱۱)  
 بوی حقیقتی گرت خضر رہ وفا شود  
 ہمت سرشارم از دریا کند پہلو تھی  
 بہ آتش دل ما عشق می زند دامن  
 نہ بہ (۱۴) سر شوق نگاری نہ حضوری تأثیر  
 محو خوبی گشتہ رعنائی ز رعنائی ترا  
 بود خوبی پیش از این اما بہ این (۱۶) خوبی نبود  
 ما را کہ جز مراد خلائق مراد نیست  
 کاوش دشمن ترا در عشق محکم تر کند  
 غم برفت از دل، می بیغش بہ فریادم رسید (۱۸)  
 راحتم را چو نگین تنگی مسکن سبب است  
 گوشہ گیری با حضور دل عجایب دولتست

- |  |  |
|--|--|
| ۱- تصحیح قیاسی شد                      | ۲- از نسخہ های پ، ل، ن اضافه شد        |
| ۳- ک: هر کجا                           | ۴- پ: + و این                          |
| ۶- پ: میرزای                           | ۷- ل، پ، ن: - علیہ الرحمہ              |
| ۹- ل: + و                              | ۱۰- پ: درینولا                         |
| ۱۲- پ: گر                              | ۱۱- از نسخہ های پ، ن نوشتہ شد          |
| ۱۳- ک، ل، پ: نشینم، از نسخہ ن نوشتہ شد | ۱۲- ک، ل، پ: نشینم، از نسخہ ن نوشتہ شد |
| ۱۴- ل: بر                              | ۱۳- ک، ل، پ: نشینم، از نسخہ ن نوشتہ شد |
| ۱۷- پ، ل، ن: سیل                       | ۱۴- ل، پ: - ز                          |
|  | ۱۵- ل، پ: - ز                          |
|  | ۱۶- پ، ل: بدین                         |
|  | ۱۷- پ، ل، ن: سیل                       |
|  | ۱۸- پ: رسند                            |

جهان به عاشق جان سوز یک روش دارد  
انصاف نیست باده نخوردن ز ما که هست  
ندا<sup>(۱)</sup> جوهر که باشه لب<sup>(۲)</sup> ز قیل و قال می بندد  
چون به مسجد رفتم از میخانه تأثیر آمدم  
من که دور از تو دمی را گذرانم سالی  
پستی نیست که میدان بلندی نکشد  
بیکاری جهان را راحت در آستین است  
نی ز طالع یاری ای<sup>(۳)</sup> نی جرأتی نی جذبه ای  
دولت بر گرد سر گردیدنی نزدیک بود  
اگر ز<sup>(۴)</sup> هجر نمودم رسیده ام بسزا  
گرفتم آشنایی بعد ازینم با تو در گیرد  
دم رفو نگرد چون به زخم کاری من  
گذشت عمر و بجا مانده حسرت چندی  
چو نقد داغ ندیدیم مال بی خطری<sup>(۵)</sup>  
رنجیدن بیجای تو از من چه سبب داشت  
هر لحظه خورد بر دل عشاق به رنگی  
مایل ترا به غیر نخواهم وگرنه من  
همین دلیل زبردستی صداقت بس  
بیش از نفسی پهلوی دشمن ننشسته است  
چشم و<sup>(۶)</sup> مژگان کجش هر که به بیند گوید  
جایت ای پروانه خالی کامشب از ناز و نیاز  
التفات تو اگر با دگران بسیار است  
بس که لبریز از غم جان<sup>(۷)</sup> جهانی گشته ام  
به هیچ گرز تو خورسند گشته ام چه هجرت  
سالها شد کز دیار عشق مردی برنخواست<sup>(۸)</sup>  
ربط عشاق آنچنان آمد که از یکتا دلی  
پی تعمیر دنیا ترک دنیا می کند زاهد

همیشه موسم گرما بود سمندر را  
چشم هزار جام لبالب به دست ما  
نمی باشد درایی کاروان راه دریا را  
گاه رجعت به بود تغییر دادن راه را  
از چه یک روزه جدایی نکند پیر مرا  
منزل از چاه به تخت است مه کنعان را  
یوسف به دلو دارد دست کشیده ما  
می برد گاهی طپیدنهای دل سویش مرا  
چرخ بی انصاف دور انداخت از کویش مرا  
که سخت جانی من سنگسار کرد مرا  
که بر سر می برد ایام طاقت آزمایی را  
بجای رشته بگردد به چشم سوزن آب  
سفینه رفته و رختم به ساحل افتاده است  
عجب زریست که چون سوخت باز در دست است  
گر از تو من آزرده شوم بی سببی نیست  
گویی پیر تیرت ز پیر بوقلمونست  
ببزارم از کسی که دلش مایل تو نیست  
که راست را به زبان چون دروغ نتوان بست  
یاری که مرا بود همانست و همان نیست  
دست بیمار مگر زیر سر بیمار است  
در میان ما و جانان خوش حکایتها گذشت  
اینقدر هست که با من کم آن بسیار است  
هر که خون من بریزد قتل عامی کرده است  
محبت تو به دل جای مدعا نگذاشت  
سنگ و تیغ بی ستون مهر است تا فرهاد رفت  
قبر مجنون گر شکافی کوهکن پیدا شود  
دران آبی که شوید دست گل در آب می گیرد

۱- ل، پ: خدا

۲- ل: لب

۳- ل: بازی

۴- ک: نه، از نسخه های پ، ل، ن نوشته شد

۵- ن: بی خطر است

۶- ل: و

۷- ک، ن، پ: جانی، از نسخه ل نوشته شد

۸- ل: نخواست

روز چون می‌شود انکار چه معنی دارد  
 بر سر کوچه و بازار چه معنی دارد  
 دران محفل که من خون می‌خورم او باده می‌نوشد  
 ره نوردی را که از پا خار می‌باید کشید  
 این زمان از<sup>(۲)</sup> دامنش ناچار می‌باید کشید  
 روزی که سواری (...)<sup>(۳)</sup> بود  
 یارب نظر<sup>(۵)</sup> که در پیش بود  
 با ما دل نا<sup>(۷)</sup> مهربان کیش بود  
 دران کشتی که باشد مرده از رفتار می‌ماند  
 که دمی درد دلی گویم و او گوش کند  
 که گر ز درد تو میرم ترا خبر ندهند  
 که ناخن گره دل لب خموش آمد  
 از دزد هرچه مانده به رمال می‌دهد  
 زندگی چون روز و شب از عمر یکدیگر کنند  
 رعونت از قد موزون او<sup>(۸)</sup> گدایی کرد  
 سرشکم رنگ او دارد حدیثم بوی او دارد  
 گیتی که بود مکتب دانش طویله شد<sup>(۹)</sup>  
 عاشق شکار لیلی ما با قبیله شد  
 چو آن چشمی که اعمی را به مال دیگران باشد  
 چون پیش مصرعی که زمین غزل شود  
 همین میانه عشق و هوس تمیز ندارد  
 که قمری سوی سرو از خویش مرغ نامه بر دارد  
 نکهت از مصر محالست به کنعان آید  
 آنقدر باش که تأثیر به میدان آید  
 که نخل سبز من چون شمع یک برگ خزان دارد  
 تأثیر حیف همراه این کاروان نشد  
 تیر ماهی عجبی باز به ما می‌گذرد

همدم<sup>(۱)</sup> غیر شوی شب همه باده خوری  
 سر می خوردنت از نیست نهانی باری  
 میان عاشق و معشوق یکرنگی چنان باید  
 در طریق عشقبازی پا کشیدن خوشتر است  
 دست شوقی را که در گردن حمایل داشتیم  
 چشمم چو رکاب در پیش بود  
 با ما دل ما<sup>(۴)</sup> نکرد خیری  
 امروزی نیست بی‌وفایی<sup>(۶)</sup>  
 چو دل افسرده می‌گردد تن از کردار می‌ماند  
 آنقدر حوصله‌ات شرم محبت دارد  
 اسیر الفت بی‌درد همدم چندم  
 گل شکفته به بانگ بلند می‌گوید  
 هر کس به شیخ شهر ز شیطان برد پناه  
 سال و مه خوبست با هم دوستداران سر کنند  
 کشیده دایره صد ره ز طوق قمری سرو  
 به این حالت گرم دشمن ببیند می‌کشد رشکم  
 زین بیش چرخ آخور آب و علف نبود  
 دل آن نگاه بی‌صف مژگان نمی‌برد  
 به مردن نیز نتوانم ازو قطع نظر کردن  
 از تو قبیله‌ای به نکوی مثل شود  
 کرشمه<sup>(۱۰)</sup> ناز و<sup>(۱۱)</sup> ادا دلبری<sup>(۱۲)</sup> چه می‌خواهد چیز ندارد  
 به قاصد احتیاجی نیست بیتاب محبت را  
 اگر از جای عنان شرم زلیخا نکند  
 ساقیا صاف ترا مرد مصافی نبود  
 ز من زهار بیرحمانه ای باد صبا مگذر  
 کردند کوچ شوق و شباب و دل و دماغ  
 مهوشی گرم خدنگ افگنی مژگانست

۲- در همه نسخه‌ها خوانا نیست

۶- ل: بی‌وفایش

۹- ن: بود

۱۲- ن: دلبری

۲- ل: در

۵- ن: نظری

۸- ل: ازو

۱۱- ل: و

۱- ن: همدمی

۴- ل: او

۷- ل: نا

۱۰- ن: + دارد



حلوی آشتی حرم و دیر خورده‌اند  
 (۱) روزی که مجرمان خود آزاد می‌کنی  
 ز آستان تو ما را خدا جدا نکند  
 نوگلی کزوی به دل دارم (۳) الف‌ها یادگار  
 همین به تیغ ستم قتل‌عام می‌دانی  
 جوش خطت (۴) ز نظر حافظ رخسار تو بس  
 گم گشته ز تنگی دهنش همچو میانش  
 عکس لب میگون که در جام فتاده  
 جلوه قمری شود از سرو قد دلجویش  
 پیش حسن خود نظرباز است دایم دیده‌اش  
 به روی تو چو نباشد نظر چه بیداری (۸)  
 با یار چه گفتند که امشب به اسیران  
 آن روز که شد مذهب تأثیر محبت  
 دارد نه هوای او سرگشته همین ما را  
 طاقت چو پهوانست از جایی برنیایم  
 ما چون کتاب بیهوده (۱۱) گویا نمی‌شویم  
 بس که بر من دور ازو هر لحظه سالی بگذرد  
 ای رقیب انصاف می‌خواهم کدامین بهتر است  
 بر ما چه ستم‌ها که نرفت از تن خاکی  
 تنگدستی را نهان از خلق کردن خوشتر است  
 صافدل هرگز به چرخ بی‌مدارا نیستم  
 غم بی دلبری بسیار بی آسایشم دارد  
 آب و هوای شهر به ما سازگار نیست  
 گرچه از نیکان نیم خود را به نیکان بسته‌ام  
 در طلب همچو شکوه عاشق

دیدیم سبحة از پی زنار می‌رود  
 تأثیر از ره توبه اکراه می‌رود  
 (۲) اگر رقیب تمنا کند خدا نکند  
 نرگش دارد قلم از سرمه دنباله‌دار  
 گناهکار ندانی ز بی گناه هنوز  
 (۵) آیت‌الکرسی خط تو نگهدار تو بس  
 [ترکیبی] (۶) ازان مصحف رخساره دهانش  
 خم گشته صراحی که ببوسد لب جامش  
 از سیه مستی خود سرمه کشد آهویش  
 [تیر] (۷) عشقی خورده از مژگان برگردیده‌اش  
 (۹) به پای تو چو نباشد سرم ز خواب چه حظ  
 گاهی به غضب بیند و گاهی به تطف  
 زاهد به تشیخ زد و صوفی به تصوف  
 لاجرعه (۱۰) کشید این می‌دریاز (۱۱) حباب اول  
 صبر و تحمل از ما از آسمان تغافل  
 تا همدمی به ما نرسد و نمی‌شویم  
 محنت امروز من (۱۳) باشد غم دیرینه‌ام  
 خواری امسال من یا عزت پارینه‌ام  
 چون ریشه دویدیم و به جایی نرسیدیم  
 قفل بر در می‌زنم خالی است چون گنجینه‌ام  
 باده گلگونم و هم رنگ مینا نیستم  
 گر آتش طلعتی می‌بود چشمی گرم (۱۴) می‌کردم  
 از خانقاه رخت به میخانه می‌بریم (۱۵)  
 در ریاض آفرینش رشته (۱۶) گلدسته‌ام  
 بهر انجام نیست آغازم

۱- ن: این بیت ندارد

۲- ن: این مصرع ندارد

۳- ن: داریم

۴- از نسخه ل نوشته شد

۵- ن: این مصرع ندارد

۶- تصحیح قیاسی شد

۷- تصحیح قیاسی شد

۸- ل: - چه بیداری

۹- ل: - «به پای تو چو نباشد»

۱۰- ن: - لاجرعه

۱۱- ل: - ز

۱۲- ن: بیهوده

۱۳- ن: - من

۱۴- از نسخه ل تصحیح شد

۱۵- از نسخه‌های پ، ل، ن تصحیح شد

۱۶- ل: دسته

یا جہاد العشق گفتم بر صف دشمن زدم  
تا کدامین شاخ گل را دست در دامن زدم  
دلشگا چاکی<sup>(۳)</sup> که در هجران به پیراهن زدم  
همان به مصحف روی تو استخاره کنم  
ساقی بیا که بی خبری را خبر کنیم  
با همه بیماری از چشم تو ما افتاده ایم  
تا چند تلخ گوید و تا کی فرو برم  
بی منفعت بوسه مسلم نفروشم<sup>(۵)</sup>  
تهیه کرد چنان بارشی که شب ماندم  
نیم بسمل دو سه گاهی پی قاتل رفتیم<sup>(۶)</sup>  
با ناز<sup>(۷)</sup> چه گفتند نصیحت به خرامان  
گشتی تو هم از جمله غیرت به خرامان  
دگر برای چه روز است بدگمانی من  
همره نعشم روان شد کامرانی را ببین  
[رهین]<sup>(۱۰)</sup> منت صد کس نمی توان کردن  
اگر به خاک بریزند خون بسمل او  
روی تو می گوید به گل یا جای<sup>(۱۱)</sup> من یا جای تو  
عنقا مگر خبر دهد از آشیان<sup>(۱۲)</sup> تو  
برنگرداند اگر برگشته مژگانش ز راه  
گل چیده ای و<sup>(۱۳)</sup> شرم ز بلبل نکرده ای  
دل جمعی کنار<sup>(۱۵)</sup> همزبانی شعر رنگینی  
قدی به این رسایی، زلفی بدین درازی  
شود روزی که خود فهمیده باشی  
بند است چو مستی که کشد تیغ به مستی

در مصاف درد و<sup>(۱)</sup> غم چون بر میان<sup>(۲)</sup> دامن زدم  
تکمه ام در آستین تسبیح چشم بلبل است  
جاده شد راست از کنعان بیتابی به مصر  
به روی غیر تو گر قصد یک نظاره کنم  
محفل به کام خیرتیاں تأمل است  
سستی اقبال بالاتر نمی باشد ازین  
ناصر فتاده چون نی قلیان نفس<sup>(۴)</sup> دراز  
تأثیر دل خسته به این نازفروشان  
خوشا سعادت روزی که دیده در کویش  
می شناسیم نکو حق نمک را زاهد  
دیروز نه این بودی و امروز نه آنی  
با او دگری دیدی تأثیر نمردی  
رقیب بد صفت و ساده لوحی تو یقین  
ناز پروردی که<sup>(۸)</sup> تأثیر از<sup>(۹)</sup> وجودم عار داشت  
لباس عاریه زندگی که از ما نیست  
به قاتل بست امیدم که رستخیز شود  
گر با عذار لاله گون مستان ز گلشن بگذری  
آسودگی کجاست ندانم مکان تو  
صد خدنگ غمزه زان ابرو کمان آید بدل  
بی چشم و روتری ز تو ای باغبان کجاست  
الهی اتفاق صحبتی<sup>(۱۴)</sup> با یار دیرینی  
خوش مصرعی به مصرع حسن آفرین رسانده ای  
زبان درد دل گفتن که<sup>(۱۶)</sup> دارد  
هر چشم تو با چشم دگر زان خم ابرو

۳- ک: خاکی

۲- ل: جهان

۱- ل: - و

۶- ل: رفتم

۵- ل: بفروشم

۴- ن: زبان

۹- ن: - از

۸- ن: + از

۷- ل: تابان، ن: نابار

۱۲- ل: آستان

۱۱- ن: پای

۱۰- تصحیح قیاسی شد

۱۵- ایضاً

۱۴- از نسخه ل نوشته شد

۱۳- ل: - و

۱۶- ن: نه

چنانم می‌خلد در دل که دشنامیست<sup>(۱)</sup> پنداری  
توان گفتن ترا در خانه خود نیز مهمانی

که یارب کرده<sup>(۳)</sup> نفرینش که مصحف خصم او گردد  
گر آن فرشته ندیدی که چار پر دارد  
همدمان رفتند و ما را چشم<sup>(۵)</sup> حسرت بازماند  
در کنار بام پنداری مرا پرورده‌اند  
جامه از مصحف رخس پوشید و<sup>(۶)</sup> کس باور نکرد  
ماه از هاله چرا شال به گردن دارد

منتهی لذتها حکّ مبال بمبال  
چو آن لالی که می‌سازد کسی حرف از زبان او  
چو خون مرده در اعضای زنگی  
نیارم ز غیرت بروی از<sup>(۸)</sup> بزرگی

سلامم می‌دهد جانان و چون غیر است همراهش  
ز بس در آشنایی شیوه است بیگانگی دارد  
از اشعار متفرقه اوست<sup>(۲)</sup>:

خَطِ خُوبَانِ غَنِيمِ عَاشِقِ پَرآرِزُوِ گَرْدَد  
بِیْنِ مَعاینِه آن شُوخِ چَارِ اَبْرُوِ رَا  
چون گل آخر که در صحن گلستان وا شود<sup>(۴)</sup>  
دارم از طفلی بهر کاری کمال احتیاط  
دور خط هم کس وفا باور ازان دلبر نکرد  
گر نه از حسرت خورشید رخت رنجور است  
بیت عربی<sup>(۷)</sup>:

لَا تَعزَنک دهر هی بالمرءه کمال  
کمال من شود عیبی که از من مدعی گوید  
بود پوشیده رنج تیره بختان  
به دل هست چون بحر صد کوه دردم  
رباعیات:

### رباعی

نبود چو علی راهنمای دیگر  
عزم سفری کن که دعایی تو شود

### رباعی

با تفرقه فیض صحبتی<sup>(۹)</sup> نتوان برد  
تالاب بی بوسه جمع شد دانستم

### رباعی

گر مست ز جام باده خواهی شد  
با خویش اگر قرار قتل بدهی<sup>(۱۱)</sup>

### رباعی

هر کس دل پاک و جان آگه دارد  
کج‌های ترا به راستی پروازند<sup>(۱۳)</sup>

جز خاک نجف مخواه جایی دیگر  
گر خصم بگوید که نیایی دیگر

راهی به بساط عزتی نتوان برد  
بی خاطر جمع لذتی نتوان برد

غارتگر خانواده خواهی شد  
معشوق قرار داده خواهی شد

دست از سخن بیهده<sup>(۱۲)</sup> کوتاه دارد  
که حرف تو چون نقش نگین ته دارد

۱- ل: دشنامست

۲- ل: ایضاً من متفرقات

۳- ل: کرد

۴- ل: بود

۵- ل: + و

۶- ن: پوشید، ل: پوشند

۷- ل: - بیت عربی

۸- ن، ل: - از

۹- ن: صحبت

۱۰- ن: این بیت ندارد

۱۱- ن: ندھی

۱۲- ن: بیهوده

۱۳- ل: بردارند

## رباعی

جوید چه تفوق آنکه دوراندیش است  
پای تو گر از پای دگر در پیش است  
از غمکده سپهر واژون<sup>(۱)</sup> رفتیم  
حمام زنانه گشت بیرون رفتیم  
گر ذایقه کامل است کی حق مَرّاست  
چون آب دهن<sup>(۲)</sup> که کمتر از کَرّ است  
بزم سخن آرایی خود برچیده  
خاک اندازان معنی دزدیده  
گل هم از دیدن رخسار تو از دست شده است  
دگر آئینه ندانم چه به روز تو گذشت  
داخل هیچ جمع و خرچی نیست

تا پست و بلند عالم تشویش است  
در گام دگر یقین به دنبال افتد  
رفتیم بردن ز عالم دون رفتیم  
آفاق ز مردان خدا خالی گشت  
در دیده ناقصان خزف چون درّ است  
سازند کمال نقص را اهل کمال  
عهدیست که هر سخنور فهمیده  
(از کزو)<sup>(۳)</sup> کسادى سخن بتوان<sup>(۴)</sup> کرد  
نه همین بلبل بیدل<sup>(۵)</sup> ز غمت مست شده است  
دوش خورشید مرا میل خودآرایى بود  
مدعى بی حساب مى گوید

**میرحیدر تجرید:** از سادات صحیح النسب است. اکثر در بندر سورت بسر برده. بعد ازان به

دهلی آمده مدتی با فقیر صحبت شعر داشت. بسیار<sup>(۶)</sup> غیور و سپاهی بود. «ساقی نامه» خوب گفته و این هیچمدان را دران تعریف نموده. چون شوق بسیار شعر داشت گویا تعریف خود کرده. چه فقیر قابل این همه نیست. به هر حال اوایل سلطنت محمد شاهی به تهته رفته و ازان جا به بنگاله آمده. نوکر سرفراز خان ناظم بنگاله شده بود. بعد کشته شدن او به دکن رفته<sup>(۷)</sup> و<sup>(۸)</sup> ازان جا به سورت رفته همانجا رحلت کرد و به رحمت حق پیوست. از اوست:

چاک کن پیرهن خویش هوا را دریاب  
در خواب پای سیل به ویرانه من است  
پر خانه خدنگ پریخانه منست  
گردش چشم تو گو یا گردش سلطانی است  
آن جست که از مهر خموشی سپری داشت  
در فرنگستان حسن او مسلهانی کجا است  
چشم سخن طراز همان در فصاحت است  
عشق در بند خودنمایی نیست

نوبهار است چو گل نشوونما را دریاب  
بیدار بخت فتنه<sup>(۹)</sup> افسانه من است  
خوش عشرتی<sup>(۱۰)</sup> نصیب منست از جفای یار  
فتنه خوابیده از هر گوشه سر برداشته است  
از زیر دم تیغ زبان همه تجرید  
بوی رحمی چشم نتوان داشت اینجا از گلی  
بر لب شد از غبار خط ار بسته راه حرف  
لاله بی داغ روید از خاکم

۲- کلمه خوانا نیست

۲- ن: دهان

۱- از نسخه ل نوشته شد

۶- ن: بسیار

۵- ن: شیدا

۳- ل: نتوان

۸- ن، ل: «و از آنجا... رحلت کرد و»

۷- رفتند

۱۰- ل: عزتی

۹- ل: فتنه

جام می گر نمی زند تجرید      نارسایی است پارسایی نیست  
از گداز عشق با من نیم جانی بیش نیست      همچو شمع از پیکر من استخوانی بیش نیست  
**محمد توفیق تخلص:** از کشمیر است. نام اصلیش لاله حواست به زبان ملک کشمیر. گویند مثل  
اویی درین عصر به ملک مذکور نیست. تلاش معنی بسیار می کند. اشعار او کم رسیده. از اوست: (۱)  
تیرت (۲) از سینۀ من دل زده آید بیرون      همچو آنکس که ز ماتم کده آید بیرون

\* \* \*

## باب الثاء المثلثة

**خواجه حسين ثنایی:** از اعظام سخنوران عصر خود بود. در عهد اکبرشاه<sup>(۱)</sup> از ایران به هند آمده. اوایل با غزالی و اواخر با فیضی و عرفی او را مناظرات و مشاعرات واقع شده. مدتها در مشهد مقدس [با]<sup>(۲)</sup> پادشاهزاده میرزا ابراهیم جاهی تخلص بسر کرده و دران اوان میان او و ولی دشت بیاضی مباحثات و مهاجات عظیمه واقع گشته. دیوانش مشهور است تا اینجاست کلام تقی اوحدی. فقیر آرزو گوید هرچند ثنایی تلاش معانی تازه دارد لیکن روانی و سلاست در کلام او نیست. همان طریقه اغراق را ورزیده است. به پایه عرفی هرگز نمی‌رسد چه عرفی با وجود تازگی مضامین و صفای گفت‌وگو صاحب طرز خاص است.<sup>(۳)</sup> بهرنهج ملانظیری گویا شاگرد ثنایی است چنانکه<sup>(۴)</sup> از مرثیه او که برای ثنایی گفته ظاهر است. از اوست:

لبهات به گفتن چو شکر بار شوند  
ترسم که ز هم جدا نگردند اگر  
بخت بد بین که غمین می‌روم از کوی کسی  
ای اهل هوش وقت گریبان دریدن است  
چشمی است تو را که نیم نازش  
از یار دل آزدن بسیار خوش آمد<sup>(۷)</sup>  
ز نرگس تو به خونریز خلق فهمیدم  
چون قصاید او شهرت بسیار داشت شعر<sup>(۹)</sup> از آن نوشته نیامد.

**ملا ثاقب بخاری:** در خدمت پادشاه توران می‌بود. از اوست:

قدم به هجر خطرناک عشق ماندم<sup>(۱۰)</sup> و آخر  
مکر ز موج و کلاه از سر حباب گرفتم

**میر مفاخر حسین ثاقب:** از سادات صحیح‌النسب قصبه سمرقند و خالوی میر محمد زمان راسخ است. گویند شاه ناصرعلی که هم از سمرقند است اکتساب فن شعر از خانواده ایشان نموده. بسیار معانی تازه و نازک می‌بندد. طرز او [و]<sup>(۱۱)</sup> طرز ناصرعلی بسیار مانا است باهم دیوانی مختصر دارد. این چند شعر به طریق انتخاب از آن نوشته می‌شود:

نیست<sup>(۱۲)</sup> سعی مارسا<sup>(۱۳)</sup> زین عشق دامن‌گیر ما  
یک اشارت کندم زخمی صد ناز امروز  
سرفرازی طلب از سایه ایوان<sup>(۱۴)</sup> دل ثاقب  
کم بود آواز پا در شیون زنجیر ما  
سایه افتاد بر ابرو مگر آن مژگان را  
که باشد شیشه افتاده از طاق آسمان آنجا

۲- ن : + جاهی

۲- تصحیح قیاسی شد.

۱- ل : پادشاه

۶- از نسخه ل تصحیح شد.

۵- ل : در

۴- ل : + و

۹- ل : شعری

۸- ل : آید

۷- ل : آید

۱۲- ل : هست

۱۱- از نسخه ل تصحیح شد.

۱۰- ل : راندم، ن : ماند

۱۴- ن : دیوان

۱۳- ل : نمان

در دل خارا صدای می‌دهد مینای ما  
دیوانگی ما کند آواره جهان را  
ثاقب اگر چه ما نگذشتیم از گناه  
آئینه‌وار رنگ گناه است طاعتم  
خانه بر دوشان نمی‌باشند دور از دوستان  
روی بی‌رنگی ما راست بهر رنگی ساز  
کی دل صاف بود در گرو کسوت فقر  
فتنه‌ای با فتنه بخت من آمد هم عنان  
حیرتم آئینه‌دار یک جهان درد دل است  
ساختم با سختی دوران و بی‌پروا شدم  
حاصل ما از بلند و پست گیتی شد صفا  
بپوش دیده و گنج نهفته‌ام دریاب  
چند باشی به حجاب از دل پرشکوه خویش  
هوس فکند ز بنیاد قصر دولت را  
دل که خورشید صفا تابنده از سیمای اوست  
از مستی‌ای که گرمی بازار فتنه<sup>(۲)</sup> است  
لعل تو گرم لطف و دهن از میان کم است  
می‌برد از دست امشب باده لعلی<sup>(۴)</sup> مرا  
چاره ما عشق از سوز دل دیوانه ساخت  
این خرابی‌های انس‌افزا تماشا کردنی است  
جان و دل دارم ز سختی‌های این ایام تلخ  
نیست ما را دولت معنی ز همدردان دریغ  
شمع غافل بود گویی زان مه محفل که دوش  
راهرو را رهنما افتادگی‌ها می‌شود  
دولت دست زید کس نخرد غیرت ما  
به ذوق ناله امروز می‌توان جان داد  
از خرد تا منزل آرام صد فرسنگ بود  
می‌توان دانست از موی سفید انجام عمر

آشیان آئینه داند طوطی گویای<sup>(۱)</sup> ما  
طفالن نه‌گذارند به ره سنگ نشان را  
خواهد گذشت رحمت او از گناه ما  
کردم سیاه همچو نگین سجده‌گاه را  
همچو مجنون مهربان همسایه‌ای داریم ما  
یک در باز چو آئینه بود خانه ما  
همچو می می‌گذرد از نمد آئینه ما  
چشم احوال می‌رسد از چرخ پنداری مرا  
دارد این جام تهی شور شکست شیشه‌ها  
سیر گشتم بسته‌ام تا بر شکم این سنگ را  
سنگ پای ما شد آخر راه ناهموار ما  
ببند گوش و حدیث نگفته‌ام دریاب  
سنگ راه نظر این شیشه تمثال نما است  
چه موج خاست ز آبی که در دهانم گشت  
رفته صحن سینه ما از طپیدن‌های اوست  
شور جهان صدای شکست نماز<sup>(۳)</sup> کیست  
این پسته در نقاب شکر از تبسم است  
آنکه درد ته‌نشینش خنده زیر لبی است  
خون ما را بند از خاکستر پروانه ساخت  
ریزش دیوار ما همسایه را هم خانه ساخت  
تلخ<sup>(۵)</sup> در آغوش هم‌چون توأم بادام تلخ  
هست پنداری نگینم<sup>(۶)</sup> در کف هم نام چند  
با سحر چشمک زدن‌ها از پیر پروانه بود  
هر کجا پای بلغزد جاده پیدا می‌شود  
گل نچینیم ز<sup>(۷)</sup> باغی<sup>(۸)</sup> که چناری<sup>(۹)</sup> دارد  
که عندلیب سرودی به یاد مستان داد  
تا نه‌رفت از جا دل ما جای بر ما تنگ بود  
موج این دریا چو از سر بگذرد ساحل شود

۳- ل: خمار

۲- ل: رفته

۱- از نسخه ل تصحیح شد.

۶- ل: نگینی

۵- نسخه ل مصرع دوم ندارد.

۴- ن: لعل

۹- ل: خاری

۸- ل: شاخ

۷- ل: ازان

به استقبال چندین گردباد از دور می‌آید  
 بخت بدکامِ تمنا از شکستم می‌دهد  
 سوخت داغی که گدازد جگر از سوزش آن  
 گشتیم<sup>(۱)</sup> پیرو ظلمتِ طولِ امل<sup>(۲)</sup> بجاست  
 گر به دستم نبود زلف تو سودای تو بس  
<sup>(۳)</sup> (منم که دیده‌ام از مرگ چاره غم خویش  
 خیزد گشاد کار من از پهلوی تهی  
 گر چنین لبریز بارِ دل بود ویرانه‌ام  
 تو عذر خواه تمنا به این تبسم و من  
 پستی دیوار طالع دارم هم‌رنگ مور  
 نیست جز غفلت سواد نسخه احوال من  
 چشم بی‌رحم و نگه بر سر یغما داری  
 به غربت است ز بی‌قدریم سر و کاری

کدامین بی‌سر و پا با سر پرشور می‌آید  
 دست من می‌پیچد و زلفش به دستم می‌دهد  
 آتش از خانه من بُرد مگر دل امشب  
 این مو ازین خمیر نیامد برون هنوز  
 وصل اگر نیست به دل داغِ تمنای تو بس  
 فکنده بر سر من سایه نخل ماتم خویش  
 زین ناخن بریده گره باز می‌کنم  
 چون مه نو قد نه‌سازد راست شمع خانه‌ام  
 ز ناله نیست شکیم مزاج دانِ دلم  
 سایه‌ای جز من نیفتد بر زمین از بام من  
 نقطه سهوی بود بس نامه اعمال من  
 می‌توان یافت که کاری به دل ما داری  
 که دامنم به میان زد شکست بازاری

**میر محمد افضل ثابت:** سیدی و الانسب، فاضلی عالی حسب، برادرزاده همت‌خان ولد اسلام‌خان

است. همت‌خان عموی او میربخشی بادشاه خلد آرامگاه محمد اورنگ‌زیب عالم‌گیر بوده<sup>(۴)</sup>. الحاصل  
 میر ثابت کسب فضایل و فواضل نموده. علم شعر و شاعری در دارالخلافة شاهجهان‌آباد دهلی  
 افراخته. با حکیم‌الممالک شیخ حسین شهرت و دیگر اعزه هم‌طرح بود. همه کس از او حساب  
 برمی‌داشتند. او آخر سرش به زخارف دنیاوی فرود نیامده به کسوت فقر درآمده مجردانه می‌زیست و  
 به آب باریک قناعت سیراب و شاداب بود. اگرچه با فقیر بر سر شعر بیت‌المال گاهی صلح و گاهی جنگ  
 داشت لیکن واقعی این است که هزار حیف که دیگر مثل او بی در این جزو زمان کجا بهم می‌رسد. فلک  
 هزار چرخ زند که سخنور کذایی پیدا گردد. محمد عظیم ثبات تخلص پسر میر مرحوم نیز مشق شعر  
 می‌کرد و از نظر فقیر می‌گذرانید. پاره سررشته این کار به دستش آمده بود لیکن روزگار غدار او را  
 فرصت نداد. دو سال پیش از این او نیز به رحمت حق پیوست و احوال او می‌آید انشاءالله تعالی. میر  
 مذکور را قصاید غراست. از آن جمله قصیده‌ای است مشتمل بر چهارصد بیت و آن<sup>(۵)</sup> در هنگامی گفته  
 که او را با یکی از شعرای ایران منازعت اتفاق افتاده و نیز شاگردی که تمام عمر تربیت کرده او بود، از  
 او برگشته شاگردی یکی از شعرای کشمیر اختیار نموده بود و خیلی به قدرت گفته و از فقیر آرزو و  
 دیگر عزیزان در آن باب استشهاد نموده و نیز واقعات کربلا را به طریق واقعات مقبل موزون نموده و  
 نهایت خوب گفته. اگرچه<sup>(۶)</sup> غزل کم گفته<sup>(۷)</sup> اما آنچه گفته نهایت متانت دارد. قریب چهارده سال پیش از

۳- از نسخه ل اضافه شد.

۱- از نسخه ل تصحیح شد.

۴- ل: بود

۵- ل: + هم

۷- ن: گفت

۶- ل: - «اگرچه غزل کم گفته اما آنچه گفته» ندارد



تحریر این نسخه به سیر جنت اعلی خرامید<sup>(۱)</sup> و پاره‌ای از اشعار دیوان او انتخاب کرده نوشته می‌شود، اگرچه همه دیوانش از این دست است. از اوست:

طلسم یک دو قدم راه کاروان مرا  
کرد بهر گیسوی زنجیر پیدا شانه را  
مژدهات کرد قوی پنجه گیرای را  
تا رساند به فلک بادیه پیمای<sup>(۲)</sup> را  
قامتت کرد دو بالا می رعنايي را

چو ریگ شیشه ساعت نمود<sup>(۳)</sup> سرگردان  
پای مجنون تو از خار بیابان طلب  
بهله<sup>(۴)</sup> بیدست محالست که کاری بکند  
گردباد از سر خاکم مددی می‌خواهد  
تکیه<sup>(۵)</sup> بر سرو زدی چون به گلستان رفتی  
و پیش فقیر آرزو مصرع اول این بیت چنین بهتر است:

تکیه بر سرو زدی مست چو رفتی در باغ

کرد تسلیم به من عالم تنهایی را  
اگر ز هم شناسیم<sup>(۶)</sup> زشت و زیبا را  
سلام من برسد عشق بی‌محابا را  
خون دماغ<sup>(۷)</sup> برق به<sup>(۸)</sup> مشتب گیاه ما  
آشنای مصحف روی تو کرد اعراب را  
از بخل در گره چو گهر بست آب را  
دیدي شکم پرستی مرغ کباب را  
چون آبله هر کس که بود همسفر ما  
گر سبزه چو طاوس پروید ز پر ما  
اگر در قید آهن چون جرس افتد<sup>(۹)</sup> زبان ما

ثابت از بیکسئی خویش چرا شکوه کنم  
خدا به دیده ما توتیای عقل کشد  
نماز و روزه و تسبیح را دعا گفتم  
هرچند ضعف ماست رسالیک ریخته است  
آن خط کافر که چون حجاج یوسف ظالم است  
دریا دلی ز هر که مرا بود در نظر  
فردا جهنمت ثمر میوه خوردنست  
باید که کند قطع ره عشق به دیده  
در دام خطت خاک نشینیم<sup>(۱۰)</sup> عجب نیست  
به راه ناله از زنجیر پایي کم نمی‌آرد<sup>(۱۱)</sup>

### رباعی

چراغان کنار بحر کردی کاروانی را  
به حال مرگ دیدم بز سر ره ناتوانی را

زدی در گریه آتش مجمع بی‌خان و مانی را  
نظیری گفت چون پرسید یار از حال<sup>(۱۲)</sup> من ثابت

### رباعی

که تکراری نمی‌باشد به بزم دل تجلی را  
درون دیده جا دادم چو نرگس جام خالی را  
می‌کند صورت این واقعه حیران ما را

بود از شعله‌های شمع روشن اهل معنی را  
تهیدستان مشرب را<sup>(۱۳)</sup> به چشم کم نمی‌بینم  
خواب دیدیم که آئینه معارض به تو شد

۳- کلمه خوانا نیست.

۲- ل: نموده

۱- ل، ن: خرامیده

۵- ن: + و پیش فقیر آرزو..... چو رفتی در باغ

۴- از نسخه ل تصحیح شد.

۸- از نسخه ن تصحیح شد.

۷- ل: ایاغ

۶- از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد.

۱۱- ل: باشد

۱۰- ل: آید

۹- ل: نشینم

۱۲- ل: ترا

۱۲- ل: خاک

می‌زند کاهش تن موج ز خاکستر ما  
یک نیزه ز سر آب گذشته است سنان را  
بید مجنون سبز شد از دانه زنجیر ما  
زبان فتیله داغ است همچو شمع مرا  
حرفیست اینکه عقل نباشد دراز را  
مونه‌گنجد در میان آن ابروی پیوسته را  
کار بیش از چشم می‌افتد به هاون سرمه را  
خاک بر فرق جبهه سایه‌ها  
سرسری بود آشنایی‌ها  
که چون فانوس دیوار از دو جانب روشن است امشب  
برقص ای جام از شادی که بشکن بشکن است امشب  
قربان سر تو می‌توان رفت  
افسوس که ثابت از جهان رفت  
دل هر کس که تهی شد ز هوس‌خانه اوست  
در وطن سرگشته راه سفر گردیده است  
سرمه آواز پای خویشتن گردیده است  
ای وای مرا طاقت فریاد زدن<sup>(۳)</sup> نیست  
آخر به هیچ خاطر این ناتوان شکست  
هیکل ناخن شیر است صف مژگان  
آبشار کمر طور بود دامانت  
هر کس که زهر نوش کند خضر راه ماست  
هر جا که نظر کار کند بوس و کنار است  
که خبر نیست دل زار کجا یار کجا است  
آبروی اهل دنیا را ز بس ابرام ریخت  
در نظر نمی‌آید بس که یار نزدیک است  
در چشم خویش گویا هر بنده‌ای خدایست  
در دشت نامرادی هر جا برهنه پائیس  
ازین سبب نبود روی روزه‌داران سرخ  
روز محشر<sup>(۴)</sup> زود اگر آید قیامت می‌کند

چون حصیری که به آتش سر و کارش افتد<sup>(۱)</sup>  
طوفان بلا بس که گرفته است جهان را  
در جهان تا بخت واژون گشته دامنگیر ما  
ز گفت‌وگویی جنون آتشم به جان افتاد  
دیدیم مارگیری زلف تو مو به مو  
تهمت چین و گره ثابت چه می‌بندی بر او  
گر قبول خلق داری در نظر سختی بکش  
سرنوشت مرا به آب نه داد  
یافتیم از سلام مردم هند  
مگر در خانام آن شمع گل پیراهن است امشب  
شکستی توبه شیخ و خمار می‌پرستان هم  
از کوی تو مشکل است رفتن  
رحمی زان پیشتر که گویی  
کعبه پیدا است که خالی ز اثاث البیت است  
کاروان ما چو صورت‌های فانوس خیال  
تیره روز عشق در راه خموشی سایه‌وار  
شد گریه گلوگیر من از دوری دلدار<sup>(۲)</sup>  
ثابت نشان نه‌داد مرا یار زان کمر<sup>(۴)</sup>  
چشم بیمار تو را حاجت تعویذی نیست  
می‌زند هر شکنش<sup>(۵)</sup> موج تجلی به نظر  
ثابت چو کار عمر به تلخی گذشتن است  
دریای جمال تو چو آید به تلاطم  
روز وصل است و چنان رفته‌ام از خود ثابت  
در قیامت خاک را برباد رفتن مشکل است  
چشم کس نمی‌بیند روی مردم دیده  
آئین خودپرستی دارد تمام عالم  
چون آبله سر و چشم بر پای او بمالم  
قبول درگه حق نیست طاعت ممسک  
در لحد از شور و غوغای جهان آسوده‌ایم

۲- ل: ازان

۲- ن: دیدار

۱- ن: افتاد

۶- ل: آخر

۵- ل: شکیش

۴- ل: مکر

هر چه می افتد به دست تیغ قسمت می کند  
 خلق را بیخود و مدهوش به گردیدن کرد  
 خرمن صد مور همچون دانه زنجیر شد  
 تا<sup>(۱)</sup> در میان سودا پای جنون نیاید  
 عکس دندان مسی مالیده گردید آشکار  
 که چو قمری شنود ناله ز خاکستر خویش  
 همچو سنگ سرمه می بیند شکست از کار خویش  
 بیرون دوید از سینه ام دل غم بسر جان در بغل  
 بود سیماب گچ گشته معماری دل  
 درمندی که کند پرسش بیماری دل  
 و می شوم ازین حرف گویا لب دعایم  
 بر سر این مشیت خاکستر چه شیون داشتم  
 در بزم وصل پیش زود گر بهانه ام  
 نمی گفتم بترس از گریه چشم  
 همچو صبح از روز اول خانه روشن کرده ام  
 شور در عالم فکندم تا چو سودا سوختم  
 گل مختوم یعنی مهر خاک کربلا دارم  
 آسمانیست این بلا چه کنم  
 طاقت عیسن ز نار ندارم چه کنم  
 می توانم کرد من هم رهن صها پیرهن  
 می کنم یکجا گرو دستار، یکجا پیرهن  
<sup>(۳)</sup> به گرمسیر جهنم ز راه آب مرو  
 نه باید منت یک مو کشید از ناتراشیده

### رباعی

همچون هلال کج کله ماه پاره ای  
 مانند صبح وصل گرفته کناره ای  
 آمد برون ز مطلع ابرو ستاره ای  
 قربان تو بسته و نه بسته  
 دیدار تو ناممکن چون دیدن بینایی  
 خوب کردی به تو یارب نه رسد چشم بدی

مرد هر دم قطع اسباب معیشت می کند  
 چشم مخمور تو دکان شرابیست مگر  
 هر دلی کز آرزوها عقده در کارش فتاد  
 زلفت به دست عاشق زنجیر کی فروشد  
 نیست بر پشت لب او خط مشکین کز صفا  
 نمک شور جنون سوخته ای نشناسد  
 هر که مردم را نظر بر جوهر او بود حیف  
 شد بحر اشکم موج زن موجی و طوفان در بغل  
 عشق آن روز که بنیاد خرابی می کرد  
 نیست جز جان به لب آمده ما ثابت  
 نامت گره گشاید از کار بسته من  
<sup>(۲)</sup> دیدی ای قمری که بعد از سوختن از بیکسی  
 جای تعجب است ازین بخت ناتوان  
 چو من از خویش دیدی آنچه دیدی  
 هستی من بی بقا تر از نفس افتاده است  
 دیگران را داغ بر سر سوختم تا سوختم  
 چه پروا از سموم تند قهر خدا دارم  
 شفقی جامه آفتابم سوخت  
 نیست از سستی اسلام به کفرم سروکار  
 از حباب باده کمتر نیستم در میکشی  
 تا خریدار متاع شهر رسوای شدم  
 در آتش از اثر خوردن شراب مرو  
 خط او گر چه صورت داد نقش آرزویم را

آمد ز گرد راه به چشم سواره ای  
 از مشرق امید سیه روزگارها  
 آویخت گوهری به جبین ماه پاره ای  
 بگشا بگشا کمر که هستیم  
 ای پرده رخسارت مژگان تماشایی  
 ای سپند از ته دل بر سر آتش رفتی

۱- ن: که  
 ۲- ل: از نسخه ن، ل تصحیح شد. ۳- ن: مصرع دوم ندارد.

قاضی نشستہ جایی، زاهد فتادہ جایی  
یا گردِ کاروانی یا نالۂ دَرایبی  
پیر مغان خدا را در حقِ ما دعایی  
تا بهر خویش من هم پیدا کنم خدایی  
خندید که بیچاره گدا بلکه تو باشی  
ای های ترا های ترا بلکه تو باشی  
شیخ داده مستان را توبه از مسلمانی  
هست سررشتهٔ این کار به دست دگری  
که نمانده است ز من غیر تو باقی اثری  
گرسنه طوطی گردید سرگرم شکرخایی

## رباعی

با ما چه که با خدا نه‌سازی  
رفتی که به ما دگر نه‌سازی

دیدیم در خرابات شب طرفه ماجرای  
آواره‌ام درین دشت ای کاش ره نماید  
در سومنات تقوی تا کی صنم پرستم  
شوق صنم‌پرستی در دین آذرم برد  
گفتم که طلبکار تو بیچاره گدائیست  
شد هر که دوچارم ببرش تنگ گرفتم  
پیر دیر فارغ باش خانهٔ تو آبادان  
گر چه سوزن صفتم چشم به راه سفری  
پردهٔ روی ترا قوت ضعفم برداشت  
لباس پسته پوشید آن شیرین شمایل ما

با ما ای بی‌وفا نه‌سازی  
کردی با غیر سیرِ گلشن

فقیر آرزو مصرع اول مطلع گذشته را چنین بهتر می‌داند:

با ما بت بی‌وفا نه‌سازی

بیجا بود که فکر اقامت کند کسی  
گویند ز حیرت همه الله کجایی  
بگو درد سر بیجا مکش صورت نمی‌بندد

جایی که چون نماز سفر عمر کوتاه است  
هر چند نیابند مکانی ز تو خالی  
به درد آمد سر از نقاشی حسن تو مانی را

## رباعی

مسجود ملک بود در دولت او  
آدم را کرد کردهٔ صورت او

شاهی که ابوتراب شد کنیت او  
منظور خدا کشیدن نقشش بود

## رباعی

در مملکت قدس شهنشاه حسین(ع)  
انگشت شهادتِ یدالله حسین(ع)

بر اوج سپهر کبریا ماه حسین(ع)  
برخاست کمر بسته پیِ دعوی حق

**محمد عظیم ثبات تخلص:** پسر میرمحمد افضل مرحوم مسطور، جوانی درویش‌مشراب بود. پاره‌ای طالب علمی کرده. در عهد والد مرحوم خود چندان مشق شعر نداشت. بعد فوت پدر تتبع کلام اساتذہ بسیار نموده<sup>(۱)</sup>. شعر می‌گفت و به درویشی و توکل به سر می‌برد. مأخذ اشعار بسیار شیخ علی حزین برآورده چنانکه اکثر آن در تذکرهٔ عالیجاه امارت دستگاه علی قلیخان داغستانی واله تخلص داخل است. دیوان خود را که قریب چهار هزار بیت باشد برای اصلاح پیش فقیر آرزو آورده بود. چندگاه نگاه داشتیم<sup>(۲)</sup> و به قدر فهم خود در حک و اصلاح آن مضایقه نه‌کرده حوالهٔ آن سیدزادهٔ مرحوم

نمودم. اما هزار حيف که نهال عمرش زود به صرصر مرگ از پا در افتاد و جهان بی بنیاد را الوداع گفت. پاره‌ای از اشعار او نوشته می‌شود. (۱)

### رباعی

چون شمع تا فتاد<sup>(۲)</sup> به بزم‌ت گذر مرا  
افزون بود ز لعلِ گران سنگ قیمتم  
می‌کشد خمیازه مانند کمان بی‌اختیار  
گر جنون باز کند قابل زنجیر مرا  
با دیر و کعبه گبر و مسلمان شد آشنا  
چون دانه عنب که بچسبد به برگ تاک  
دست بی‌طاقتیم حیف که از کار افتاد  
<sup>(۳)</sup> چو اخگری که نهان است زیر خاکستر  
یک نفس واشدنی داد چو گل بر بادم  
افسوس که نقاش ازل وا شدنم را  
با آنکه همه عمر نرفتم ز در او  
جز محفل تصویر درین باغ نه دیدیم  
ز طور پیر مغان آنچه یافتیم ثبات  
نه همین کشتی ما سیل بلا می‌خواهد  
گفتمش قتل<sup>(۴)</sup> من خسته چسان خواهی کرد

از اشک و آه زندگی آمد به سر مرا  
رُو داده است اشک به خونِ جگر مرا  
یاد می‌آرد<sup>(۳)</sup> چو زخمِ لذتِ تیر ترا  
بسپارید به آن زلف گره‌گیر مرا  
عاشق همین به جلوه جانان شد آشنا  
از کف نمی‌دهم من بی‌باک شیشه را  
جیب شد پاره ولی حسرتِ دامن باقیست  
هنوز آتشِ عشق تو در کفن باقیست  
غنچه از تنگدلی بهر چه دلگیر شده است  
چون غنچه تصویر به فصلِ دگر انداخت  
پرسد<sup>(۵)</sup> ز من از ناز ترا خانه کدام است  
بزمی که کسی را به کسی کار نباشد  
کلید می‌کده شاید به ما حواله کند  
ناخدا نیز همین را ز خدا می‌خواهد  
گفت گاهی به تغافل، به نگاهی گاهی

\* \* \* \* \*

۳- ل: آید

۲- ن: نیفتاد

۱- ل: + از و است

۶- از نسخه ن، ل تصحیح شد

۵- ل: پرسید

۴- از نسخه ل اضافه شد

## باب الجیم المعجمه

عنقای قاف توحید شمس تبریز تفرید مولانا بل مولی<sup>(۱)</sup> الکل جلال الدین البلخی ثم الرومی قدس<sup>(۲)</sup> سره القیومی: ترقیم حالات و توصیف کمالات آن جناب دریا به کوزه کردن و مهتاب به گز پیمودن است و چون آن حضرت رب النوع اهل حقیقت است مصداق این [آیه]<sup>(۳)</sup> کریمه می تواند شد. «لو كان البحر مدادا لكلمات ربي لنفد البحر قبل ان تنفذ كلمات ربي و لو جينا بمثله مددا.» کسی که مثل مثنوی کتابی از عرش معنی بر قلب او نازل شده باشد در مدح او چه توان گفت. «و لنعم ما قيل في حقه.» چه خوب گفته شد در حق او.

من چه گویم وصف آن عالیجناب نیست پیغمبر ولی دارد کتاب  
بهر حال موافق قول تقی اوحدی مولانا از فرزندان صدیق اکبر است و کلامش شصت هزار بیت دیده شده و شاید بیش ازین هم باشد. با شیخ صدرالدین قونوی قدس سره صحبتها داشته. مزار مبارکش در قونیه روم است. (بزار و تیرک بها)<sup>(۴)</sup> عمر شریفش شصت و نه سال مرید حضرت شمس تبریز است. در مقاطع غزلیات شمس تخلص می آورد<sup>(۵)</sup> که از عالم بقاء با شیخ است. درین صورت لازم بود که در باب شین می آورد چون تخلص مذکور چنان شهرت نداشت بنابر مراعات نام آن حضرت در باب جیم آورده شد. پاره‌ای از اشعار آن جناب بر سبیل انتخاب تمنا نوشته می شود:

آن دل که من آن خویش پنداشتمش  
بگذاشت مرا در غم و آمد بر تو  
دل رفت پی کسی که بی ماش خوشست  
جان می خواهد نمی دهم روزی چند  
هستم ز غمش چنان پریشان که می پرس  
ای<sup>(۶)</sup> مرغ خیال سوی او پر<sup>(۷)</sup> نفسی  
باز به بط گفت که صحرا خوش است  
این خانه<sup>(۸)</sup> که پیوسته درو چنگ و چغانه است  
این صورت بت چیست اگر خانه کعبه است  
فقیر آرزو گوید که این چند بیت هم به نام حضرت مولوی شنیده قدس اسرار و خدا می داند که  
چقدر محظوظ گشته و می شود:

در طوف<sup>(۱۳)</sup> حرم بودم و<sup>(۱۴)</sup> ترسا بچه می گفت  
کین خانه بدین خوبی آتشکده بایستی

- |                                     |                        |                       |
|-------------------------------------|------------------------|-----------------------|
| ۱- ن: مولوی                         | ۲- ن: الله             | ۳- تصحیح قیاسی شد     |
| ۴- در جمیع نسخ این جمله خوانا نیست. | ۵- ن: آورد             | ۶- ن: از              |
| ۷- ل: هر                            | ۸- ن: آنگه             | ۹- از نسخه ل تصحیح شد |
| ۱۰- ن: اینجاست                      | ۱۱- ن: وین             | ۱۲- ن: مغان           |
| ۱۳- ن: طرف                          | ۱۴- از نسخه ن اضافه شد |                       |

من می‌دهم فلان را تو در ربا کلاهِش<sup>(۱)</sup>  
 من با تو نمی‌گفتم کم ده<sup>(۲)</sup> دو سه پیمانہ  
 این بادہ اگر چه پرخمار است خوش است  
 چون با چو تو یاری سر و کار است خوش است  
 پنداشت کہ ملک جاودانش دادند  
 در اول لقمہ استخوانش دادند  
 کاش جولاهانہ ماکو گفتمی  
 دل امسال پار بایستی  
 آنچه کردم کنون پشیمانم  
 لی<sup>(۳)</sup> مع الله نی و نی کو کو همی  
 چون دست بہ لقمہ جهان کرد دراز

**استاد الاساتذہ جمال الدین محمد بن عبدالرزاق اصفہانی:** جامع فنون کمال و مستجمع

علوم و افضال است. شاهد دانشمندی و گواہ هنرمندی ذات ستودہ صفات، خلاق المعانی و رب النوع  
 سخندانی او کمال الدین اسمعیل است کہ ہم خلف الصدق<sup>(۵)</sup> و ہم تربیت کردہ اوست. دیوانش مشہور  
 آفاق است و از کلام تقی اوحدی مستفاد می‌شود کہ او مداح و ممدوح اساتذہ مثل خاقانی و رشید  
 وطواط و غیرہما بود و این قدر برای او در شعر کافیست. گویند در وقتی کہ مجیر بیلقانی رباعی در  
 ہجو صفاہان و اہل آن گفتمہ ازان جا<sup>(۶)</sup> گریخت؛ جمیع موزون در ہجو مجیر اشعار بسیاری گفتند کہ  
 دیوان واری شد. ازان جملہ جمال الدین نیز قصیدہ در ہجو مجیر گفتمہ و چون مجیر شاگرد خاقانی بود  
 بیٹی در قصیدہ مذکور گفتمہ:

تیز در ریش میر خاقانی      تا بہ تو خام قلتبان چہ رسد  
 و خاقانی بہ شنیدن این حکایت قصیدہ در عذر این تقصیر گفتمہ در زمین صفاہان و تعریف  
 صفاہان و اہل صفاہان درون نمودہ. ازان جملہ است این بیت:  
 جرم ز شاگرد و قہر بر سر استاد      این نہ سزا بود ز اصفیای صفاہان  
 از اوست:

**رباعی**

در کینہ بہ مهر تیغ زن می‌مانی      در لطف بہ نکتہ سخن می‌مانی  
 در پردہ‌دری بہ اشک من می‌مانی      در نیکویی بہ خویشتن می‌مانی

**رباعی**

این زخم دل ریش نمک خوردہ تست      وین جان بہ جان آمدہ آزرده تست  
 این قصہ درد من ز دشمن باری      پوشیدہ همی دار کہ ہم کردہ تست

۲- از نسخہ ن، ل تصحیح شد

۱- ل: کلامش

۴- از مثنوی مولوی تصحیح شود.

۳- در نسخہ ل دو بیت «لی مع الله» و «آنچه کردم» در اینجا

۶- ل: دران جا

۵- ل: + است

## رباعی

نی چون رخ تو گلی بود یاسمنی      نی چون قد تو سرو بود در چمنی  
نقاش ازل که روی خوب تو نگاشت      از تو چه دریغ داشت الا دهنی

## رباعی

ای عشق چه دردی تو که درمانت نیست      وی جان به چه تازه‌ای که جانانت نیست  
ای صبح نه وصلی تو که پیدا نشوی      وی شب نه غم منی که پایانت نیست  
عهد کردی تو که تا بتوانی      یک دل سوخته خرم نکنی  
بوسه از وی توقع است مرا      هم ندادی گرش دهن بودی

## رباعی

امروز ندانم به چه دست آمده‌ای      کز اول بامداد مست آمده‌ای  
گر خون دلم خوری ز دستت نهدم      زیرا که به خون دل به دست آمده‌ای  
**جمال الدین محمد بن نصیر:** در سایه ملوک جبال به فراغت گذرانیده. مداح قطب‌الدین ایبک  
شهریار هند بوده. صاحب نظم و نثر است. منشآت او سابق اشتهار داشت. از اوست:

## رباعی

ای زلف چو زنجیر تو دل برده من      عشق تو دریده<sup>(۱)</sup> ناگهان پرده من  
پرسید دل از دیده که این<sup>(۲)</sup> فتنه چیست      می‌گفت و<sup>(۳)</sup> گریست دیده، کز کرده من  
**نور حدقه حقیقت و<sup>(۴)</sup> نور حدیقه معرفت نورالدین عبدالرحمن جامی قدس سره**  
**السامی:** تقی اوحدی گوید که<sup>(۵)</sup> افضل فضلا و اعلم علمای زمان است. در مسلک شعر از جوهر فضل و  
در جرگه فضلا از زیور شعر ممتاز بوده. اگرچه حالش مرتبه<sup>(۶)</sup> قالش ندارد اما همه قالش<sup>(۷)</sup> بیان حال  
است و در همه حال ثقة دهر. اگرچه در تلاش معانی کمتر سعی می‌نماید اما آنچه به قید عبارت  
درمی‌آرد آن چنان<sup>(۸)</sup> می‌آرد که شاید انتهی کلامه. فقیر آرزو گوید که بعد از امیرخسرو در تمام اجزای  
فن سخن مثل حضرت مولوی جامی به عرصه ظهور نیامده و هرچند امیرخسرو در موسیقی بی‌مثل  
زمان و مزید دوران بلکه واضع اصول<sup>(۹)</sup> و فروع موسیقی و صاحب طرز خاص است در فن مذکور،  
لیکن مولوی جامی هم بی‌بهره ازان نبود چنانکه تصانیف پاکیزه درین باب دارد و در بعضی کتب دیده  
شده که علماء الوقت از راه تألیف<sup>(۱۰)</sup> می‌گفتند که بعد پانصد سال نفس قدسی در خراسان بهم رسیده  
بود. شیخ سعدالدین کاشغری که مرشد و پیر طریقت مولانا بود<sup>(۱۱)</sup> راه او زد<sup>(۱۲)</sup>. به هرحال  
پنجاه و چهار رساله و کتاب از مصنفات اوست. و آن عدد لفظ جامی است. از اوست قدس سره:

- ۱- ل: درید  
۲- از نسخه ل، ن اضافه شد  
۳- از نسخه ل، ن اضافه شد  
۴- از نسخه ن اضافه شد  
۵- از نسخه ن اضافه شد  
۶- ل: قال  
۷- از نسخه ن اضافه شد  
۸- نسخه ل «آن چنان می‌آرد» ندارد  
۹- ل: اصل  
۱۰- از نسخه ل تصحیح شد (در نسخه ک تأسف نوشته شده بود)  
۱۱- ل: بوده  
۱۲- ل: زده



که به بازیچه ز نارنج ترازو می‌کرد  
دستش مباد آن که ازان چوب شانه ساخت  
چون رخ خوب تو بینم همه از یاد رُود  
چون مور دانه یافت به زیر زمین رُود

## رباعی

تا گویمت که حاصل این کارخانه چیست  
این لاف هستی دگران در میانه چیست  
چون آب<sup>(۲)</sup> به زنجیر مرا سوی چمن‌ها

## رباعی

کجا روم به که گویم غم نهفته خود را  
به روی همچو مهش چشم شب نخفته خود را  
بعد از تأمل واضح می‌شود و حل آن نیز. علی هذه

برمه آن روز ترنج ذقنبش می‌چربید  
شمشاد را ز زلف تو کوتاه بود دست  
بر من از جور تو هر چند که بیداد رُود  
جامی خیال خال تو با خود به خاک برد

ساقی شراب ناب بگردان بهانه چیست  
اول همه تو بودی و آخر همه تویی  
گر سرو به قد تو نماند نتوان برد

دو هفته شد که ندیدم مه دو هفته خود را  
دراز خواب خوش ای بخت بد مگر بگشایم  
فقیر آرزو را در بیتی که گذشت شبه هست

القیاس فتد بر:

رانند ملایک ز پر خود مگس ما  
برو حرف غم فرخنده تست  
گر پس از مرگ خرامد به سر تربت ما  
دمد زان جا گل حسرت ازان گل بوی خون آید  
زان پیش که جویی و نیابی خبر ما  
نهاده بر پسر بالین خود کمان هر دو  
ز استخوان بی‌گناهان است سرتاسر سفید  
بالا گرفت زین خس و خاشاک آتشم  
یاد است مرا این سخن از تجربه‌کاران  
که خواهد ماتم من داشتن روزی که من میرم

رباعی<sup>(۷)</sup>

کز نور تو لمعای دران پیدا نیست  
امروز ز غیر تو نشان<sup>(۸)</sup> پیدا نیست  
در زیر جفا و جور چون نقطه جیم  
چون لاف<sup>(۹)</sup> الف شود همه گر به دو نیم

در پای<sup>(۳)</sup> خم آلوده لب از می چو بیفتم  
به هر پهلو که گردد قرعه دل  
جان ز کف رفت چه سازیم نثار قدمش  
مرا زیر زمین کز دیده اشک لاله‌گون آید  
(میکن بجز)<sup>(۴)</sup> پرسش ما رنجه لب خویش  
شکار پیشه دو تُرکند چشم پر خمرت  
ای که می‌پرسی ز راه کعبه عشقش خبر  
شوق تو شد<sup>(۵)</sup> فزون ز تماشای سرو و<sup>(۶)</sup> گل  
در موسم گل توبه ز می دیر نیاید  
شهید عشق را جز من کسی ماتم نمی‌گیرد

یک ذره ز ذرات جهان پیدا نیست  
از غیر نشان تو همی جستم دی  
مائیم و دلی تنگتر از حلقه میم  
حاشا که چوبی کناره جوید ز بلا

۲- از نسخه ن، ل اضافه شد

۵- از نسخه ن اضافه شد

۸- ن: نشانی

۱- ل: + «یک ذره..... بدونیم» در صفحه ۸۰۸ این رباعی آمده

۳- خوانا نیست

۷- ل: این رباعی ندارد

۶- از نسخه ن اضافه شد

۹- ل: لام

به گمان این فقیر<sup>(۱)</sup> دو بیت که می آید ممتنع الجواب است. هر که به خود گمان دارد اینک گوی و

پیدان:

تو همای و نیست ظل همای  
جز دو زلف تو دام ظلهما  
گاه در دل ساز و گه در دیده جا  
هر دو جای تست یا بدر الدجا  
**مولانا محمد جانی:** برادر ارشد مولانا جامی است. در<sup>(۲)</sup> نهایت فضل و درویشی و کمال آراسته  
و در موسیقی نیز<sup>(۳)</sup> ماهر بود. از اوست:

### رباعی

این باده که من بی تو به لب می آرم  
نی<sup>(۴)</sup> ز<sup>(۵)</sup> پی شادی و طرب می آرم  
زلف سیه تو روز من کرده سیاه  
روز سیه خویش به شب می آرم  
این مطلع نیز از اوست که ملا جامی علیه الرحمه<sup>(۶)</sup> غزل کرده:  
بام بر او جلوه ده ماه تمام خویش را  
مطلع آفتاب کن گوشه بام خویش را  
به گریه گفتم ازن در مران مرا به سر خود  
به خنده گفت برین در میا دگر به سر من  
**جاروبی:** جاروکش مزار خواجه عبدالله انصاری قدس سره بود. از اوست:  
جاروبیم و بسته کمر از پی خدمت  
هر شام و سحر خاکِ درت رُفتم و رفتم  
**سید جلال الدین مشهور به جلال عضد:** پدرش سید عضدالدین وزیر محمد مظفر بود. اصل  
و از یزد است. طرز شیخ سعدی را نیکو ورزیده است<sup>(۷)</sup>. از اوست:

نگذشته به تنگی دهانت  
چیزی به کمال<sup>(۸)</sup> آفرینش  
لعلت نمک است و ابروانت  
بسم الله خوان آفرینش  
نشیند وقتها با من به می خوردن ولی چندان  
که توبه بشکنم چون توبه ام بشکست برخیزد  
بوی سر زلف تو به عالم نه فرستاد  
کاندر پی او قافله غم نه فرستاد  
اگر چه بر سر خاکم نشانده ای سهل است  
امید هست که بازم ز خاک برداری  
از فغان چنگ و نوشانوش مستان گوش ما  
آنچنان پر شد که جای پند نیک اندیش نیست  
**خواجه جلال طبیب:** ملازم شاه محمود مظفری بود<sup>(۹)</sup>. از اوست:  
جلال رفت و ترا بعد ازان شود معلوم  
که این شکسته مسکین چگونه یاری بود  
**ملا جلالی:** از شعرای عصر سلطان حسین میرزای<sup>(۱۰)</sup> بایقراست و تا عهد شاه طهماسب صفوی  
زنده بود. از اوست:

گریبان چاک دیدم کافر خود را من از<sup>(۱۱)</sup> مستی  
وزان چاک گریبان رخنه در دین صد مسلمان را

۳- از نسخه ل اضافه شد

۲- از نسخه ل تصحیح شد

۱- ل: فقیر این

۶- از نسخه ل اضافه شد

۵- از نسخه ل تصحیح شد

۲- نسخه ن این مصرع را ندارد

۹- ل: بوده

۸- ل: گمان

۷- از نسخه ل اضافه شد

۱۱- ل: در

۱۰- از نسخه ل تصحیح شد

**جلال الدین محمود:** شیخ خانقاه اخلاصیه بود. از اوست:

مسیح گر شنود یک تکلم از دهنش دگر ز شرم نماند مجال دم زدنش  
**پیرجمال عراقی:** مولد وی اردستان است. در بدایت حال به طلب کلیات حکیم سنائی<sup>(۱)</sup> به ارشاد  
 خضر علیه السلام از عراق پیاده به غزنی رفت که<sup>(۲)</sup> خدمت پیرزالی کرده به دست آورد و بازگشته  
 صاحب سلسله و مرید و مراد گشت و پیاده به مکه معظمه بی زاد و راحله رفته. دران سفر کمالات<sup>(۳)</sup> و  
 حالات غریبه از او صادر شده. رقص پیرجمالی منسوب به اوست. از اوست:

دو گزک بوریا و پوستکی دلکی<sup>(۴)</sup> پر ز درد و دستکی  
 این قدر بس بود جمالی را عاشق رند و لایالی را  
 و بعضی این دو بیت را به جمال دهلوی نسبت کنند و آن غلط است یا سهو.

**سلطان ابراهیم میرزا جاهی تخلص:** از پادشاهزادگان صفوی است. بسیار صاحب سخن و  
 معنی تلاش بود و قدر سخن و سخنور بسیار می شناخت. نسب شریفش چنین است. ابوالفتح ابراهیم  
 میرزا بن بهرام میرزا بن شاه اسماعیل صفوی. مدتی تولیت روضه مقدسه رضویه باو<sup>(۵)</sup> مفوض بود.  
 در تربیت فضلا و شعرا زمان او بویی از زمان ابوالغازی سلطان حسین بایقرا می داد و در عهد شاه  
 اسماعیل ثانی با اکثر برادران و برادرزاده ها به تیغ بیداد کشته شد. از اوست:

با آنکه دلت به دشمنی تیغ افراشت دل دامن دوستیت از کف نگذاشت  
 وین دوستی دگر که صد دشمن را از بهر دل تو دوست می باید داشت  
 شد ز حسن اختلاط و التفات عام او در میان عاشقان ناسازگاری برطرف  
 دست کسی به دامن وصلش نمی رسد ورنه که را که نیست به دل آرزوی او  
 ای ترا غمزه به خونریز نهانی مشتاق دل به وصل تو به صد دل نگرانی مشتاق  
 نه پنداری که چشمش رسم عیاری نمی داند نماید آنچنان خود را که پنداری نمی داند  
 گر صد جفا کشم ز خط مشک بوی او حاشا که آورم سر مویی به روی او  
 شنیدم که چشم تو دارد گزندی همانا که افتاده بر دردمندی  
 به چشمت اثر کرده خون شهیدان کجا کرده ای تا نگاه کشندی  
 دو روزی اگر زهر چشم<sup>(۶)</sup> تو کم شد مرا می توان کشت از زهرخندی  
 چرا بسته ای چشم بیمار خود را که بیمار حاجت ندارد به بندی  
 بیا تا بی چشم زخم تو جاهی بسوزد دل خویش را چون سپندی

**جمالی دهلوی:** نامش فضل الله است چنانکه گفته:

نامم ازان جمالی فضل الله آمده کز فضل آن جمال<sup>(۷)</sup> فزون شد فضایلم

۱- تصحیح قیاسی شد ۲- ل: و ۳- ل: کرامات  
 ۴- نسخه ن مصرع دوم ندارد ۵- ل: به وی ۶- ل: چشم زهر  
 ۷- ن: جمالی

فاضلی کامل و کامل فاضل صوفی بود. از قوم کنبو که اکثر برادرانش<sup>(۱)</sup> علما و فضلا و قضات و مفتیان دارالخلافة شاهجهان آباد دهلی بودند و هستند و خانواده ایشان همیشه در هندوستان معزز و مکرم بود<sup>(۲)</sup>. چنانکه شیخ گدایی پسر جمالی مذکور که صدرالصدور سلطان ابراهیم لودی<sup>(۳)</sup> پادشاه هندوستان بود و در عهد بابر پادشاه و همایون پادشاه نیز خدمت مذکور داشت. بالجمله شیخ جمالی مرید شیخ سماءالدین است که از جمله کبار اولیای هند است و احوالش در کتاب «اخبارالاکابر» شیخ محدث دهلوی مسطور. در نکته پردازی و شعرگویی بی مثل عصر خود بود. صاحب قصاید و غزلیات است. در جواب قصاید استاد عبدالواسع جبلی که غیر از امیر خسرو کم کسی از عهده جواب آن برآمده، قصاید خوب گفته. درینولا انتخاب اشعار او نوشته می شود. از اوست:

هر خار صد درد و الم افزون کند هر ریش را  
کای جمالی از فغان زحمت مده درویش را  
ما تشنه جان سپردیم از وی چه سود ما را  
منت ایزد را که از زرق و ریا پاکیم ما  
که شب قزار ندارند ز آه و زاری ما  
کافر شوم ار<sup>(۴)</sup> هیچ مسلمان بود آنجا  
چندین بها مکن شکر ناچشیده را  
یک حصه زان مباد هزار آفریده را  
پند پدر مانع<sup>(۵)</sup> نه شد رسوای مادرزاد را  
ریزم درو ز پای سگان تو خاک را  
و فی تلک الایام فات الوفا  
در کوی آن کافر پیر این خاک خون آمیز را  
معلوم شد که مرده به<sup>(۶)</sup> پنداشتی مرا  
ای پارسا بگو تو چه انگاشتی مرا  
مارسان سر می کشد هر دم ز هر روزن مرا  
می چکاند آب بر لب<sup>(۸)</sup> روز بیماری<sup>(۹)</sup> مرا  
ورنه می گشتی غم رویت به دشواری مرا  
روز کحل دیده سازم خاک پای خویش را  
که کافر آمد آن کو منکر آمد صنع بی چون را

صد ریش بین بر سینه ام هر ریش را صد خار غم  
دوش در کوی تو نالیدم سگات فریاد کرد  
گویند کاب لعلش سرچشمه حیاتست  
رند و دُردی نوش و شاهدباز و بیباکیم ما  
به آستان تو شرمنده سگان توایم  
شهری که در آن جا بود آن کافر بدکیش  
گفتی بهای نام لب من هزار جاست  
دردی که بی رُخ تو جمالی همی کشد  
واعظ جمالی را مکن منع از بُت و رندی و می  
خون دلم ز دیده نمی ایستد دمی  
ندیدم وفاداری اکنون ز کس  
لطفی کن ای باد سحر بر کشتگان او گذر  
از بهر قلم آمدی و وا گذاشتی  
بدنام و بت<sup>(۷)</sup> پرست جمالی است در جهان  
در دلم صد روزن است آنجا خیال زلف او  
چشم شوخت کرد بیمارم ولی چشم ترم  
مردن آسان شد جمالی را چو رخسار تو دید  
شب به گرد کعبه کوی تو می آرم طواف  
جمالی روی خوبان بین به رغم زاهد منکر

۳- ک، ن: «لودی» ندارد

۲- ۴: بودند

۱- از نسخه ل اضافه شد

۶- ل: نه

۵- ل: نافع

۴- ل: ور

۹- ن: بیمار

۸- ن: بر لب

۷- ل: می

جگر پرسوز و<sup>(۱)</sup> دل پردرد و جان در تاب و تن در تب  
 نخواهم مُرد چون دیدم رُخت در حلقه زلفت  
 بسته شد چشم ما ز خونِ جگر  
 دی خرامان گذشت در راهی  
 هر که او دید چشم و ابرویش  
 شد تن زار من از هجرت چو مو در پیچ و تاب  
 نیست بر رویم خراش ناخن از درد و غمت<sup>(۲)</sup>  
 ای که دارد دهنّت چشمه حیوان در لب  
 روزی که داده مژده کشتن غمت به دل  
 بوته خاری که از زلف مزارم سر کشید  
 با سر زلف تو دارد توبه من همسری  
 گر مرا بیدرد می گویی همه گویند، نیست  
 دل به سوی آن میان دست طمع دارد دراز  
 ای جمالی از دهانت تا بلی آمد پدید  
 طائر قدسی به شاخ سدره دارد آشیان  
 چون زید دل خسته بیماری که صد بار از امید  
 امروز<sup>(۳)</sup> چون جمال تو بی پرده ظاهر است  
 زاهد به طعنه گفت که روی بتان مبین  
 صد بار به خاک قدمش دیده نهادیم  
 نیک خواهی<sup>(۴)</sup> گر کند منعم ز روی نیکوان  
 ای دلم قربان آن ابرو کمان کز سینه ام  
 الحمد که در میکده عشق جمالی  
 پیکان خدنگ تو توان یافت ز<sup>(۵)</sup> خاکم  
 بر دَرش مُرد جمالی سگ او نوحه گرفت  
 هر چند در شمار نمی آوری مرا  
 بعد صد سال اگر خاک مزارم بویند  
 او کرد کرم من ز<sup>(۶)</sup> خوشی جان بسپر دم  
 شمشیر کشید<sup>(۷)</sup> آن بت و در کوی خودم دید

نمی دانم بدینسان در فراقت چون زیم یارب  
 سفر نبود نکو چون ماه منزل کرد در عقرب  
 رحمته یا مفتح الابواب  
 قلت یا لیت کنت فیه تراب  
 قال سکران نام فی المحراب  
 آخر آن مو را ز دود آه خود کردم خضاب  
 بلکه از دریای چشم خود بریدم جوی آب  
 مگر از تشنه لبان داشته پنهان در لب  
 خود را به عمر خویش همان روز شاد یافت  
 مست و حیران شد بران زاهد کزو مسواک ساخت  
 کان ز دست باد و این<sup>(۸)</sup> از باده می باید شکست  
 و ترا بی مهر می گویم همه گویند، هست  
 این طمع هیچ است چون چیزی نمی آید به دست  
 بر تو نازل شد بلای عشق از روز السبت  
 زیر دام زلف او حال گرفتاران خوش است  
 چشم بگشاد و ترا یکبار بر بالین ندید  
 در حیرتم که وعده فردا برای چیست  
 ای بی تمیز دیده بینا برای چیست  
 یکبار کسی کو به سر کوی تو بگذشت  
 چون من او را نیک می بینم بداندیش من است  
 می کشد تیر و همی گوید که از کیش من است  
 پاک آمد و از زهد و ریا پاک برون رفت  
 گر از پس مرگم به جهان خاک توان یافت  
 از<sup>(۹)</sup> مقیمان درش اینقدر اکرام خوشست  
 عمری که بی تو می گذرد در حساب نیست  
 همه گویند که این جا اثر بوی کسی است  
 عادت به ستم داشت ولیکن به کرم کشت  
 گفتا که جمالی نتوان صید حرم کشت

۳- ن: وین

۶- ن: به

۹- ل: کشتد

۲- ل: غمش

۵- ل: خوئی

۸- ل: به

۱- ن: و

۴- ن: هر روز

۷- ل: وز

جامه‌ای را شسته بر بالای خار انداخته  
هر کجا خورشید باشد حاجت مهتاب نیست  
آغاز کردم<sup>(۱)</sup> و سختم ناشنیده ماند  
جان من پاک است اگرچه خرقة من پاک نیست  
چون کنم کز آب چشم من به کویت خاک نیست  
تو مرا باش اگر هیچ نباشد غم نیست  
چشمت آهوئیست<sup>(۲)</sup> کارامش<sup>(۳)</sup> همه با مردم است  
از خون دیده بوسم هر دم نشان پایت  
عرضه رندی مقام زاهد خودخواه نیست  
اجتماع آفتاب و عیسی مریم شده است  
از خاک من قرابه بسازند<sup>(۴)</sup> یا قدح  
خاکش ز کف باد صبا در دهن افتد  
هر قطره که از چشم تو بر پیرهن افتد  
ما را به دل ز زلف تو بادی نمی‌رسد  
سیل گرانیست بسیاری ازین پل بشکنند  
چشم تو در عین بیماری کمان را چون کشید<sup>(۵)</sup>  
گردباد آن خاک را در کوه و در هامون فشاند  
جمالی را نکوخواه آفریدند  
که آن مسکین ازین منزل سفر کرد  
عجب شهیدست کز وی خون چشم ما به جوش آمد<sup>(۶)</sup>  
ورنه هیچ از دهن تنگ تو مقصود نبود  
شکرانه دهم جان اگر این کار<sup>(۷)</sup> برآید  
گر نه بررسی حال را او را ز بیماری چه سود  
از خیالت ماه من هر شب ز بیداری چه سود  
در چنین حالت جمالی لاف دین‌داری چه سود  
در کوی تو بجای سفال سگان بود  
گر سر به آستان تو سایم چه می‌شود

بر تن لاغر لباس تر تو گویی چشم ما  
پیش مهتاب جمالت حاجت خورشید چیست  
می‌رفت و دی من از دل پر خون حکایتی  
پارسا عیبم مفرما کز شراب آلودگی  
<sup>(۱)</sup> خاک کویت خواستم در گریه افشانم به سر  
صبر و آرام و دل و دین جمالی همه رفت  
هر کجا مردم بود آرام آهو می‌رود  
من از کمال غیرت تا دیگری نه‌بوسد  
خودپرستان را به کوی می‌پرستان راه نیست  
لعل جان‌بخش تو در روی جهان‌افروز تو  
چون من به راه می‌کده مریم خدای را  
چون غنچه کند پیش دهان تو تبسم  
<sup>(۲)</sup> از خون جگر تکمه لعلی است جمالی  
سوراخ‌ها به سینه و از<sup>(۳)</sup> هیچ روزنی  
بستم از پشت دوتا بر آب چشم خود پللی  
از پی خونریزی مردم به ابرو زد گره  
کوهکن زیر سم گلگون شیرین خاک گشت  
ترا در نیکویی کردند مشهور  
غمت صبرم ز دل می‌جست، جان گفت  
عسل خون کم کند از روی خاصیت ولی به علت  
هستیم رو به ره نیستی آورد ازو  
گفتی که برآید ز لبم کام تو آخر  
ناتوانی کز غم چشم تو در جان‌کندن است  
گر نه بینم از پس سالی به خواب اندر ترا  
خرقه رهن باده و تسبیح زنار مغان  
مردم بدین امید که تا کاسه سرم  
چون سایه سرم قدمت را نمی‌رسد

۳- ن: چشم آهویت

۲- ن: این بیت ندارد

۱- از نسخه ن، ل تصحیح شد

۶- نسخه ن این مصرع را ندارد

۵- ل: بسازید

۲- ن: که

۹- ل، ن: آید

۸- ل: کشد

۷- ل: در

۱۰- ن: کام

چون هر دو جا ظهور جمال وصال تست  
 خراب صلح و جنگ شیوه آن شوخ طنایم  
 تو بدین صورت زیبا که روی بهر نماز  
 بی درد تو از منعم و درویش کسی نیست  
 در دور لبث بهر یکی جام جمالی  
 کفر ایمان در دل و زنار عرفان بر میان  
 آیه خوبی است آن خط بی چراغ عارضات  
 داغ محنت در دل و پشتم دو تا از بار غم  
 عاشق بیدل که در تن نیم جانی باشدش  
 هر که را دل برد چشمت، در تبسم شد لبث  
 مسیحا<sup>(۲)</sup> گر دعا می داد جان بازش اجل بودی  
 ز دیوار تو می گریم تو از بالای بام  
 قطره شربت لعل تو به کامش نه رسید  
 مرا با تو سخن بسیار مشکل  
 پادشاهی را نمی خواهد گدای کوی تو  
 کافر باشم اگر به زلفت  
 رخت پیشم نه ای گلزار خوبی تا عیان گردد

از کعبه گر به دیر درآیم چه می شود  
 که گه همدرد و گه همراز و گه بدخواه می گردد  
 مسجد از روی تو بتخانه چین می گردد  
 سلطان به خیال تو خرابست و گدا نیز  
 سجاده گرو داشته تسبیح و ردا نیز  
 در گروه بت<sup>(۱)</sup> پرستان نو مسلمانم هنوز  
 در شب تاریک زلفت ماه من می خوانمش  
 هیأت خود در نظر آرم و نون می خوانمش  
 عاقبت آن هم فدای نوجوانی باشدش  
 دور نبود بر دهانت گر گمانی باشدش  
 حیات جاودان حاصل کند مرده ز دشنامش<sup>(۳)</sup>  
 روی بنما ورنه خواهی شد در و دیوار غرق  
 تشنه دل شده ای سوخته فی النار هلک  
 ترا با چون منی گفتار مشکل  
 پادشاه ملکت<sup>(۴)</sup> عشقم گدایی چون کنم  
 سوگند دروغ خورده باشم  
 مثال زرهی گل در رخت عکس رخ زردم

### رباعی

این چنین قد کراست می گویم  
 در دهان و لبث به<sup>(۵)</sup> جان بخشی  
 سر زاهد چو توبه مستان  
 پیشه من جفاست می گوید  
 می گشتی در غم مرا و می کنی دلشاد هم  
 گفتمی که بیا پیش من از مزده دیدار  
 ز رویم همه ره سیه می شود  
 منع فرمایند مخدومان ز شاهد بازیم  
 ما را ز خاک کویت پیراهنی است بر تن

یعلم الله که راست می گویم  
 همه لطف خداست می گویم  
 به شکستن رواست می گویم  
 کار و بارم وفاست می گویم  
 خون همی ریزی و می گویی مبارکباد هم  
 از خویش برفتیم<sup>(۶)</sup> چسان پیش تو آییم  
 به خاکی که من رو به ره می کنم  
 پای این قوم و سر من یا بمیرم یا زیم  
 آن هم ز آب دیده صد چاک تا به دامن

۲- ل: دستانش

۲- از نسخه ل تصحیح شد

۱- ل: می

۶- ن: + و

۵- ل: ز

۲- ل: ملک

**درویش جاوید:** رندی بود. تقی گوید از اهل عصر در ظلمات تجرید شتافته و نشئه جاوید یافته. کم حرف بسیار ظرف بود. او را در گجرات در سنه ۱۰۲۰ دیدم. مثنوی مولوی را تتبع می نمود<sup>(۱)</sup> به بسیار به روش آشنا. از اوست:

از گریه چه باز آیم و با خنده چسان مانم  
از مثنوی اوست:

ربع مسکون گوشه‌ای از کشورش  
پیش کوهی ده سواد اعظم است

**جاگری سبزواری:** عامی امی بود. بر<sup>(۲)</sup> حسب اتفاق ابیات خوب از او سر می‌زد. از اوست:  
تو می‌بینی مه عید و من ابروی تو می‌بینم  
این بیت که مشهور است از اوست:<sup>(۳)</sup>

جامه مشکین و آن سیمین بدن پنهان درو  
در هجو قاضی:

خر قاضی شنیده بودم من  
خر قاضی خر نه‌دیده بودم من

**جاگر<sup>(۴)</sup> علیخان:** از اهل زمان تقی اوحدی است و در هندوستان به سر کرده. از اوست:  
نیست بخت آنکه با آن دلربا باشد کسی  
وصل او باشد بلا، هجران او بیم بلا  
چنان به کشتن عشاق میل داشت تمام  
**نجفی بیگ جانی تخلص:** سرمستانه حرف می‌زد. از اوست:

ساقی کم و زیاده مگو جرعه‌ای بیار  
در ساغر آنچه باشد و در شیشه آنچه هست  
**میرزا جان بیگ:** از مردم<sup>(۵)</sup> اعیان عهد شاه طهماسب صفوی بود<sup>(۶)</sup>. از اوست:

بی درد دل حیات چو ذوقی نمی‌دهد  
حدیث درد مرا خضر اگر به شرح درآرد

**مولانا جدائی:** مولد و منشأ او ماوراءالنهر است و فکرش زرین<sup>(۷)</sup> است. از اوست:  
کردم اندیشه آن زلف بلا پیش آمد<sup>(۸)</sup>

نیست ممکن که همه عمر گشادی باید  
حال دل در سر زلفت ز صبا پرسیدم  
چه بلا بود ندانم که مرا پیش آمد<sup>(۹)</sup>  
مشکلی کز تو من دل شده را پیش آمد<sup>(۱۰)</sup>  
گفت او را نتوان گفت چها پیش آمد

۱- ل: ۱ و ۲- تصحیح قیاسی شد

۳- ن: «این بیت که مشهور است، از اوست» ندارد

۴- از نسخه ن، ل تصحیح شد

۵- ن: «مردم» ندارد

۶- ن: بیش

۷- ل: است

۸- ایضاً

۹- ایضاً

۱۰- از نسخه ل تصحیح شد



**جسمی همدانی:** خیلی خوب گوست. خصوصاً [در] (۱) (قصیده) (۲) اوایل (عهد) (۳) شاه عباس از همدان به صفاهان رفت. و در صحبت فضلا و شعرا کسب حال نموده (۴) بعد ازان به هند آمده. طرفه آنکه میرزا محمدنامی همدانی به روش قلندران (۵) نیز به هند آمده، مدتی در لاهور خود را جسمی قرار داده، اشعار او را به نام خود می خواند. فقیر آرزو گوید این قسم مردم را شعر دزد نه گویند بلکه شاعر دزدند. چنانکه در «لطایف» از حکیم انوری منقولست. بهر کیف معلوم نیست که جسمی به جیم تازی و سین مهمله است یا به جیم فارسی و شین غالب دوم است چنانکه از کلام تقی اوحدی بعد تأمل واضح می شود. (۶) از اوست:

به گریه زادم و با گریه از جهان رفتم      درین خرابه چنان کامدم چنان رفتم  
مرا گذشته زینسان متاز بر سر غیر      که گر مراد تو جانست نیم جانی هست  
غم دل با تو نگفتم (۷) نهان می بایست      حال خود با تو نگفتم (۸) چنان می بایست

**جعفر رازی:** بعضی گویند از متوسطان است و بعضی این رباعی را که به نام او مشهور است از میرزا جعفر قزوینی ملقب به آصف خان که از وزرای اکبر پادشاه بود می دانند. (۹) از اوست:

جعفر که ز درد دل برآمد دودت      اندوه نزار کرد و غم فرسودت  
باری به هوس فراغتی می کردی      گر بخت نیازموده ای می بودت  
**جلال الدین حسین نیشابوری:** در گلکنده دکن می بود. فی الجمله جزو کشی کرده. طبعش گرمی داشت. از اوست:

به سینه پای نفس زان شکسته ام که دگر      به مهره ای سخن های بی اثر نه زود  
**جمال کرباس فروش** (۱۰): طبعی هموار داشت و سخنش شاعرانه. از اوست:

کس درد دل به پیش طبیبان چرا برد      درهش زیاده باد که نام او دوا برد  
**جمیله:** زنی بود فصیح، به غایت خوش طبع و خوش فهم. مولد و منشأ وی صفاهان (۱۱) در جوانی به روش متعه مدتها به خانه خواجه حبیب الله ترکه بود. اکثر ظرفاً شعر خواجه حبیب الله نسبت به وی می کردند. بعد از فوت وی (۱۲) به هند آمده مراجعت نمود. خیلی حرافه ظریفه بود. از جهت آمدن (۱۳) به هند احوالش نوشته آمد و الا احوال زنان شاعره درین تذکره بسیار کم نوشته شده. (۱۴) از اوست:

### رباعی

دیگر نه ز غم نه از جنون خواهم خفت      نی زین دل غلطیده به خون خواهم خفت  
زینگونه که بسته نرگست خواب مرا      در گور به حیرتم که چون خواهم خفت  
جز خار غم نرست ز گلزار بخت ما      آن هم خلید در جگر لخت لخت ما

- |                                      |                              |                    |
|--------------------------------------|------------------------------|--------------------|
| ۱- تصحیح قیاسی شد                    | ۲- از نسخه های ل، ن اضافه شد | ۳- تصحیح قیاسی شد  |
| ۴- ل، ن: نمود                        | ۵- ن: قلندران                | ۶- ل: + گفته       |
| ۷- ل: بگفتم، ن: بگفتم                | ۸- ل: بگفتم                  | ۹- ل: + گفته       |
| ۱۰- ل: - فروش                        | ۱۱- از نسخه ن تصحیح شد       | ۱۲- ن: او، ل: - وی |
| ۱۳- ل: «از جهت..... نوشته شده» ندارد |                              | ۱۴- ل: + گفته      |

**میر عبدالکریم جم:** از ارباب مناصب و ملازم جهانگیر پادشاه (بود)<sup>(۱)</sup>. طبعی درست داشت. در کمال راستی به سر کردی. اشعار بامزه بزرگانه بسیار دارد. از اوست:

نگارم در بر اما فرصت نظاره‌ام کمتر  
که چشم از بیم صبحم تا سحر بر روزن است امشب  
در جوانی بودمی از صحبت پیران نفور  
لاجرم با نوجوانان کار در شیبم فتاد  
بدگمان بودم ز بی مهریش دیدم مصحفی  
فال بگشودم نظر بر حرف لاریم فتاد

**میر جنونی قندهاری:** مولد و منشأ او اگرچه قندهار است اما مضجحش شیراز. تقی اوحدی با او بسیار صحبت داشته می‌گوید که به غایت عالی طبیعت (و)<sup>(۲)</sup> خوش خلق<sup>(۳)</sup> بود. سر و پا برهنه سیر جهان نموده. میان او و اقدسی مباحثات واقع<sup>(۴)</sup> شده. پس او در مقام قتل<sup>(۵)</sup> درآمد زیرا که بعد از منازعه اقدسی از زبان او هجو انبیاء اولیاء و صلحا و شهدا از متقدم و<sup>(۶)</sup> متأخر کرده و به خط خود نوشته به چند کس مستوده داده. بهر حال اشعار بسیار گفته لیکن مدون نیست. آنچه به خاطر بود نوشته آمد. از اوست:

نوعی که ملایک هوس خال تو کردند  
گنجشک سوی دانه صیاد نیامد<sup>(۷)</sup>  
بیخودی کردم که از خود مدعی را دور دار  
گرمی عشق است اینها جهان من معذور دار  
<sup>(۸)</sup>حسبته لله مرنج ار شکوه‌ای کردم ترا  
ای سرت گرم وفاهای مرا منظور دار  
خوبان به هر دلی که سپارند راز خویش  
اول به تیغ غمزه علاج زبان کنند.

**حاجی جعفرخان تبریزی:** احوالش معلوم نیست. از بیاض میرزا قطعه تعریف از او نوشته شده<sup>(۹)</sup> و هی هذا:

حبذا توسن شوخ تو که<sup>(۱۰)</sup> از تندئی خو  
هست چون فکرت عاشق بری از حال و محل  
خوش خرامیست که هنگام تکاپو بدود  
از حسیض کره خاک چو بر اوج زحل  
وقت رفتن شرری گر بجهد از نعلش  
آن شرر درگه رجعت بودش داغ کفل  
فقیر آرزو گوید که مضمون این قطعه مأخوذ است از قطعه ملا عرفی که این بیت از آن است:  
قطره‌ها کش دم رفتن چکد از پیشانی<sup>(۱۱)</sup> شبنم آساش نشیند گه رجعت به کفل  
و این قسم اخذ نوعی از سرقه است.

**جعفر بیگ ولد بهزاد بیگ:** که در زمان شاه عباس ماضی وزیر لاهیجان بود و جعفر بیگ نیز در لاهیجان در سلک ملازمان پادشاهی است. وسعت مشرب بسیار داشت که بی می و معشوق به سر نمی‌برد با آنکه عمرش به شیب رسیده بود. از اوست:

- |                       |                       |                    |
|-----------------------|-----------------------|--------------------|
| ۱- از نسخه ل اضافه شد | ۲- از نسخه ن اضافه شد | ۳- ن، ل: خوش اخلاق |
| ۴- ن: واقع            | ۵- ل: در              | ۶- ن: و            |
| ۷- ل: نیاید           | ۸- ن: این بیت ندارد   | ۹- ل: شد           |
| ۱۰- ن: که             | ۱۱- ن، ل: پیشانی      |                    |

با بد و نیک دهر جوشیدیم  
 قدر نعمت می‌شناسم خدمت رُز می‌کنم  
 راهرو را باک از پست و بلند راه<sup>(۲)</sup> نیست  
 فرقی میان کاکل و زلف بتان کجاست  
 شوری ز تو غایبانه دارد  
 تا جای کند دران سر زلف

صاف و دُرِدِ زمانه را دیدیم<sup>(۱)</sup>  
 خویش را در پیش میخوران مُعزز می‌کنم  
 آسمان پیموده‌ام اکنون زمین گز می‌کنم  
 شوریده را دماغ و دل انتخاب نیست  
 بلبل گل را بهانه دارد  
 شمشاد اصولِ شانه دارد

**میرزا جعفر ملقب به آصف خان:** از قزوین جنت آئین است. پسر آقا ملاست. پدر و پسر هر دو در هندوستان بهشت نشان به مدارج عالیہ رسیده‌اند چنانچه آصف‌خان یک مرتبه به وزارت کل ممالک محروسه رسیده، بعد ازان صوبه‌داری دکن که از سلطنت توران و ایران پای کی ندارد، داشته. در نظم و نثر ید طولی داشت. مثل شیخ ابوالفضل و خانانان عبدالرحیم را وجود نمی‌گذاشت. مثنوی «خسرو و شیرین» گفته که بعد از شیخ نظامی مثل او کسی نگفته. خیلی حکایات شورانگیز دارد. اگرچه وحشی هم خوب گفته لیکن ناقص است و جعفر مذکور جایی که فرهاد شیرین را دیده، این بیت گفته که بسیار پایدار واقع شده:<sup>(۳)</sup>

ز شوق آنچه آنجا دید فرهاد  
 و در جایی که پرویز شاپور را برای آوردن شیرین فرستاده (و)<sup>(۴)</sup> این شعر گفته و چه بمزه گفته:  
 چنان خواهم کز این جا پر برآری  
 به هر گامی پر دیگر برآری  
 قطعه از مثنوی مذکور:

مرا حرفی به دل افروخت آذر  
 ترا این شعله اسباب حیات است  
 ز خامی‌های تو جان بردم از رشک  
 دیوان غزل او اگرچه کم است اما همه منتخب<sup>(۶)</sup> (اگر انصاف کنند)<sup>(۷)</sup> این هم غنیمت است از او که با وجود مشاغل عظیمه گاهی به شعر می‌پرداخت و دماغش وفا می‌کرد. از اوست:

به<sup>(۸)</sup> نگاهی همه احوال نهان می‌داند  
 عزم سفری دارم گر همسفرم گردد  
 با باد صبا<sup>(۹)</sup> بوی کسی هست که یعقوب  
 خوش عاشقانه سرزد این آه<sup>(۱۰)</sup> حسرت از تو  
 کشتن صید و نه رفتن به سرش رسم کجاست  
 چشم بد دور ز چشمی که زبان می‌داند  
 بر گرد سرش گردم چندان که سرم گردد  
 چشمی که ندارد به ره قافله دارد  
 ای شاخ گل شنیدم بوی محبت از تو  
 پیش ازین غیر تو صیاد نبوده است مگر

۲- ل : + از اوست

۲- ل : دهر

۱- ل : دیدم

۶- ل : + است

۵- ن : عین

۴- از نسخه ل اضافه شد

۹- ل : مگر

۸- ل : - به

۷- از نسخه ل اضافه شد

۱۰- ن : + و

کین گلستان است نتوان ره بروی باد بست  
 که به دست تو عجب بال و پری افتاده است  
 هم‌چنان افتان و خیزان می‌رود تا<sup>(۲)</sup> کوی دوست  
 چون به خاک من رسید از ناز من دامن برگرفت  
 که سنگ تفرقه بر جام آفتاب نخورد  
 یک لحظه باش تا غم او را خبر کنم  
 ناله‌ای کرد که نگذاشت مرا باز به من  
 بر همه باران رحمت بود و بر ما سنگ بود  
 دل پهلوی ما چرا نشیند  
 مشکل که دگر ز پا نشیند  
 ای خوش آن دم که تو باشی و دمی بیش نه باشد  
 خوشا محشر که آن‌جا نامه در پرواز می‌آید  
 نه خوانده نامه ما را چو پاره پاره کند  
 که خون‌ها می‌خورم تا بر سر بیداد می‌آید  
 به رغبتی که تو<sup>(۳)</sup> خون می‌خوری کس آب نخورد  
 چو روزگار به هیچ از قرار برگردد

نه‌داده‌ام به مدیح تو فکر را تزئین  
 کسی که مدح تو گوید شریک کیست ببین  
 ادراک وصال را چه حاجت ساعت  
 ساعت چه کنی بهانه ساعت ساعت  
 باین خوش است که همچون تو دشمنی دارد  
 آب حیات من شده این ز هر عادت

**جلالا:** از اهالی نائین است. فی‌الجمله بهره‌ور از کمالات بود خصوصاً (در)<sup>(۶)</sup> علم سیاق (که)<sup>(۷)</sup>  
 مدتی مستوفی دارالمرز بود. میان او و سارو تقی که وزیر آن ولایت بود، مناقشه‌ها شده، به دیوان اعلی  
 تقریر تقی مذکور نموده. در روز دیوان به میرزا تقی می‌گفت که من مکرر به نوک قلمتراش زنا را بابا  
 غوری چشم شما را شمرده‌ام. هفده زنا را دارد. اما مشهور است که او همشیره‌زاده ملاطاهر نائینی است  
 که بعد از فوت دیوانش ظاهر نه‌شد، و گویند که اشعار خالوی خود را به اسم خود می‌خواند. القصه در

از صبا در رشک اما دل به این<sup>(۱)</sup> خوش می‌کنم  
 خوش بر آتش بزن و شکر کن ای پروانه  
 کی به بسمل جعفر از راه طلب پا می‌کشد  
 هر کسی را برگرفت از خاک ره دامن‌کشان  
 به دور عربده‌جویی چنین عجب دارم  
 ای عیش خوش دلیر به من رو نهاده‌ای  
 بلبلای وقت سحر گشت هم‌آواز به من  
 دی که ابر لطف او فرسنگ در فرسنگ بود  
 تا با چو تویی توان نشستن  
 جعفر ره کوی یار دانست  
 حاصل عمر ابد بی تو غمی بیش باشد  
 صبا بیگانه و مرغ حرم نامحرم است این‌جا  
 نشان یافتن صد هزار مضمون است  
 میا در خاطرش ای رحم و رنجم را مکن ضایع  
 کسی ز<sup>(۳)</sup> خون حریفان شراب ناب نخورد  
 به یک نفس زدن از عهد یار برگردد  
 من قصاید: (۵)

ادب ملاحظه می‌کرده‌ام که تا اکنون  
 شریک غالب مدح تو لاشریک له است  
 ای جسته ز ما به رسم عادت ساعت  
 از وصل کند کسب سعادت ساعت  
 تو خوش به دشمنی جعفری ولی او هم  
 بر من چه رحمت است ز جور زیادت

۲- ل: - ز

۲- ل: در

۱- ل: بدین

۶- از نسخه ل اضافه شد

۵- ل: «من قصاید» ندارد

۴- ل: - تو

۷- ایضاً

میان او و حکیم شفای مشاعره بود و اهاجی رکیک یکدیگر را کردند<sup>(۱)</sup>. حکیم در باب او گفته است<sup>(۲)</sup>: (۳)

آن<sup>(۴)</sup> ملک بیحه<sup>(۵)</sup> که امروز جلالا شده است  
این چه ریش است که هر شب دو سه گز می‌روید  
همچو حلاله به گه خوردن ما مشغول<sup>(۶)</sup> است  
مرده‌شو برده مگر ریشه او در کون است  
فقیر آرزو گوید که مصرعه حکیم<sup>(۷)</sup> شفای طرفی دیگر نیز دارد (و)<sup>(۸)</sup> عجب است<sup>(۹)</sup> که ازان غافل  
گذشته. جلالا در جواب او گفته:

تا شفای خلف سلسله شمعون است  
بر سرش فوطه پریشان نه ز بی‌پروائیت  
و این غزل نیز<sup>(۱۰)</sup> از اوست:

بازم از نو پنجه عشقی گریبان‌گیر شد  
ای که یک نظاره‌ات برچیدن<sup>(۱۱)</sup> صد محشر است  
داغ غم ننهاد پا از سینه‌ام بیرون جلال  
و ظاهراً این بیت حکیم شفای نیز در هجو همین جلالا است:

جیم جهل و الف ابلهی و لام لجاج  
میرزا جعفر: از قزوین بود. اوایل منشی محراب‌خان بیلکریبگی استرآباد بعد ازان وزارت لاهیجان  
به او مرجوع شده. از اوست:

پاس وقت است ز روشن گهران داشتنی  
من هم آسودم چو از من خاطری آسوده شد  
شیشه ساعت ازان راه کمر بسته بود  
هر که دارد تکیه بر من، تکیه‌گاهی شد مرا  
تسبیح ملک زمزمه ذکر من است  
در فکر من است آنکه در فکر من است  
عالم همه پر ز معنی بکر من است  
از بهر چه اندیشه بیهوده کنم

میرزا جلال: نصرآبادی گوید از سادات قهستان است. صاحب کمالات صوری و معنوی بود. در  
تحصیل علم جهد بسیار نموده<sup>(۱۳)</sup>. در ترتیب انشاء نهایت مولویت داشت از عراق به هند آمد.  
حسب الامر سوانح ایام شاهجهانی به تحریر درآورد. <sup>(۱۴)</sup> عزیزانی که آن تاریخ دیده‌اند نقل می‌کنند که  
به طریق «وصاف» نوشته. فقیر آرزو گوید که غالباً این همان جلالست که در هندوستان به جلالای  
طباطبا شهرت دارد و کتاب «ریاض فیض» کلیات منشآت اوست و آن خیلی زرین و متین است و به گمان  
راقم به از «وصاف» توان گفت زیرا که در «ریاض فیض» سوای صرف مولویت تازگی معانی بحدی

- ۱- از نسخه ل تصحیح شد  
۲- از نسخه ل اضافه شد  
۳- ل : + از اوست  
۴- ل : در، ن : - آن  
۵- ک، ل، ن : این کلمه خوانا نیست  
۶- ن : مفتون  
۷- از نسخه ل اضافه شد  
۸- ایضاً  
۹- ل : «است» ندارد  
۱۰- ل : لله گفته  
۱۱- ل : برهمزن  
۱۲- ن : + و  
۱۳- ل : ملامت  
۱۴- ن : + و

است که «وصاف» آن را به خواب ندیده. از اوست در تعریف شاهجهان پادشاه ملقب به صاحبقران ثانی:

فروغ دیده صاحبقرانی است گواه صبح اوّل صبح ثانی است

## رباعی

دل تا ناز و عتاب برمی‌دارد می در دل دردمند تأثیر کند  
کم حوصله کی شراب برمی‌دارد هر جا زخمیست آب برمی‌دارد

**میر جمال الدین استرابادی همدانی:** از نجبای آنجاست. پاره‌ای تحصیل علوم نموده. سید پاک‌طینتی بود و به<sup>(۱)</sup> شعر ربط تمام داشت. از اوست:

## رباعی

روزی که ز مشکلات حل می‌طلبند<sup>(۲)</sup> آنجا نه ترانه و غزل می‌طلبند<sup>(۳)</sup>  
آوازه فکنده‌ای که کار آسانست اینها همه صورت است عمل می‌طلبند<sup>(۴)</sup>

## رباعی

سلطان رسل که بود مولای علی کمتر زد و قوس بودش از قرب اله  
روزی که به کتف آمدش پای علی آن نیز تمام شد به بالای علی  
**میرجعفر:** از معلمان کاشان بود که به تعلیم اطفال می‌پرداخت. از اوست:

## رباعی

زاهد به خرابات رهی پیدا کن وندر خورِ رحمت گنهی پیدا کن  
چون شیشه مریز<sup>(۵)</sup> صاف و دُردی که تراست بنشین چو خُم باده تهی پیدا کن

## رباعی

افسوس که شد صافِ جوانی همه دُرد باد آمد و برگ شادمانی همه بُرد  
زان روز که برف پیری آمد<sup>(۶)</sup> بر سر آن شعله فرو نشست و آن آتش برد<sup>(۷)</sup>

## رباعی

خلقم همه رند و بوالهوس می‌دانند میخواره و رندم همه کس می‌دانند  
گویند مخور می که خداگیر شوی حق را مگر این قوم عسس می‌دانند

## رباعی

با نیک و بد ار چه دوستی کار من است در خوبی دوستی به دشمن سخن است  
عاقل چو به راه خویش بیند چاهی بیرون شدن از راه، به راه آمدن است

۲- ایضاً

۲- ل: می‌طلبند

۱- ل: به

۶- ل: آید

۵- ل: نریز

۳- ایضاً

۷- ل: مُرد

**ملاعلی مشهور به حبش جاوید تخلص:** از (۱) ولایت ساری مازندران است. مرد فاضل، کریم الطبع بود. اوایل به مشهد مقدس به تحصیل مشغول بود. بعد ازان تا آخر عمر به قضای بعضی از اولکای (۲) مازندران اشتغال داشت، اما اوقات صرف صحبت و محبت موزونان می کرد. بیشتر دانش تخلص کردی، آخر جاوید قرار داده (۳). گویا نسب (۴) به (۵) بلال مؤذن حضرت رسول صلی الله علیه و سلم (۶) می رسید ازین جهت تخلص گردانیده. والله اعلم. از اوست:

یاد رخ تو در دل اندوهگین ما  
برعکس مدعای دل خویش چون نگین  
نمی نهم ز جنون رو به دشت پندارم  
تشنه هر چند که در بزم به خونم باشند  
گذشتن از لب میگون به وقت سبزه خط  
مجنون که خویش را به جنون روشناس کرد  
بوالهوس نقش خط را بست اگر در (۸) دل چه شد  
در دلم به کاغذ ابری رقم کنید  
ما به ذوق گریه مستی به این بزم آمدم  
نصرآبادی این بیت که گذشته (۱۱) به نام ملاعلی حبش نوشته و آن غلط محض است. این شاهبیت از میرزا رضی دانش است:

**جعفر طالقانی:** احوالش معلوم نیست. از بیاض میرزا اشعارش نوشته آمد. از اوست:

خلق را راه دادن به خود در دیر است  
بر همسفران گرد کدورت نه فشاند  
اهل دنیا از لباس زندگی عریان شدند  
از بس که پخته است دلم آرزوی خام  
مرهم زخم زبان در حقه گوش کراست  
جنسی است، که دنباله رو قافله دارد  
این تنعم بهشگان گویی به حمام آمدند  
چون مطبخ کریم سیاه است سینه ام

**جعفر کاشی:** احوالش معلوم نیست. ظاهراً از بیاض میرزا صایب علیه الرحمه اشعارش نوشته شده و چون کلامش (۱۱) چاشنی تحقیق دارد غالب که همان جعفر معلّم کاشی باشد که گذشت (۱۲). والله اعلم. از اوست:

### رباعی

زاهد که مدام توبه فرمود مرا  
فردا که عطای دوست بیند گوید  
می خواند گناهکار و مردود مرا  
ای کاش (۱۳) بجز گنه نمی بود مرا

۲- ل: اولکای، ن: ادرکای

۵- ل: - به

۸- ل: بر

۱۱- ل: از نسخه ل تصحیح شد

۱- نسخه ل آمل و ساری شهراند از ملک مازندران است.

۴- ل: نسبت

۷- از نسخه ل تصحیح شد

۱۰- ل: گذشت

۱۳- ل: + که

۲- ل: داد

۶- از نسخه ل اضافه شد

۹- از نسخه ل تصحیح شد

۱۲- ک: گذشته

## رباعی

مغرور مشو که زود سازد پستت  
وندر پس دیوار بگیرد مستت

یک چند زمانه گر بگیرد دستت  
در بزم حریفانه دهد جام مرا

## رباعی

گر یار تو هندوست تو هم هندو باش  
آئینه صفت با همه کس یکرو باش

جعفر با هر که دوستی چون او باش  
چون دایره با خلق دورویی تا کی

## رباعی

از باده کهنه در سرش شور افتاد  
کم حوصله را شراب پرزور افتاد

چون نوبت میکشی به منصور افتاد  
در گفتن راز عشق بیتابی کرد

## رباعی

آتش به وجود ماسوی الله زخم  
تا یک دو نفس آه به دلخواه زخم

با این دل پرشعله اگر آه زخم  
بیرون ز مکان مرا مکانی باید

## رباعی

در وادی اشک چو گمراهان سیر مکن  
یک قبله گزین و سجده غیر مکن

جعفر سخن از کعبه و از دیر مکن  
رو شیوه بندگی ز شیطان آموز

## رباعی

بشنفته نهفته دار و<sup>(۱)</sup> نشنفته مگو  
افسانه یک ساله به یک هفته مگو

ای خواجه ز ناآمده و رفته مگو  
چون بلبل بیقرار با هر خس و خار

## رباعی

در بادیه لبیکزنان هرزه مدو<sup>(۲)</sup>  
یک ناله کن و هزار لبیک شنو<sup>(۳)</sup>

حاجی به ره کعبه دگر رنجه مشو  
مستانه به میخانه درآئیم شبی

## رباعی

وز جامه زرینه مرا زیور ده  
سر پای برهنه در جهانم سر ده

ای چرخ نگویمت به من افسر ده  
این دلق می آلوده بگیر از من پس

## رباعی

مسرور به سیر معنوی باید بود  
چون مردم دیده<sup>(۴)</sup> منزوی باید بود

دلگیر ازین هرزه دوی باید بود  
خواهی که کنی جای به چشم مردم

**میرزا محمد<sup>(۵)</sup> مقیم جوهری تخلص:** پدرش زرگری کردی. به سبب علویت سرش بدان فرود نیامده به تجارت مشغول شد. مکرر به هند آمده و چون این ملک غریب نواز است، سامان بسیار بهم

۳- ل: مگو

۲- ل: بدو

۱- ل: و

۵- ل: محمد

۲- ل: دیده



رسانیده، در صفاهان رفته فوت شد. فقیر آرزو سفینه‌ای دیده از میرزا جوهری مذکور، که دو مرتبه به ایران رفته و به هند آمده، اشعار جمیع شعرای آن عصر به خط هم دران مرقوم است، حتی که دو بیت به دستخط سلطان دارا شکوه نیز رقمی بود و محمدقلی سلیم جایی که اشعار خود دران نوشته، در آخر ابیات نگاشته که برای خاطر میرزا مقیم جوهری این جواهر پاره چند صرف شده:

قدر زر زرگر بداند قدر جوهر جوهری

اتفاقاً مالک بیاض مذکور برای نوشتن اشعار پیش شعرای دهلی نیز<sup>(۱)</sup> می فرستاد. ازین جهت پیش فقیر نیز آمده بود. من هم چند شعر خود را دران نوشته‌ام. از اوست:

دل فایده خامشی بس است همین  
که چون زبان بگزیدی نمی‌گذد زنبور  
در مذمت اسبی گفته<sup>(۲)</sup>:

نصیب قسمت من کرد جوهری اسبی  
که نیست روزی او جز سکندری خوردن  
رود چو آب فرو در زمین ز بار گران  
اگر کند گذر از زیر نخل سایه‌فکن  
اگر گره بزخم بر دُمش ز کثرت ضعف  
بسان رشته تواند گذشت از سوزن  
اگر ستایش رگ‌داریش کنم شاید  
ز بهر آن که نه باشد به جز رگش در تن  
ز بار ضعف سر از جای بر نمی‌دارد  
عنان بدارد اگر دست لطفش از گردن  
سواریش من افتاده را ز پا انداخت  
رؤم پیاده به حج و اشود گر از سر من

**میرزا<sup>(۳)</sup> داراب بیگ<sup>(۴)</sup> جويا:** از مردم خوب کشمیر است. بعضی گویند (که)<sup>(۵)</sup> آبایش از ایران بودند که در کشمیر توطن اختیار کرده‌اند. الغرض جويا هنگامی که ابراهیم‌خان پسر علی مردان‌خان صوبه‌داری کشمیر داشت، در وطن خیلی<sup>(۶)</sup> به جمعیت و آبرو می‌گذوانید، و خان مسطور<sup>(۷)</sup> هم به سبب اتحاد مشرب رعایت کلی به احوالش می‌فرمود. اکثر صاحب سخنان کشمیر که در عهد فقیر بودند شاگرد میرزا جويا<sup>(۸)</sup> بودند<sup>(۹)</sup>. مثل ملا ساطع و عبدالغنی بیگ قبول. هرچند طریقه شعر قبول و جويا یکی نیست چه قبول از قدما به طریقه سلمان و کمال خجندی و از متأخران به روش سلیم و تأثیر راه می‌رفت، و جويا اکثر متبع طرز میرزا صایب است علیه‌الرحمه، و اندکی به روش میرمعز فطرت نیز رفته، و در بعضی از مقاطع خود را به شاگردی میرمعز فطرت ذکر کرده و کفی به شرفاً. به هر حال داراب بیگ<sup>(۱۰)</sup> جويا بسیار خوش فکر و معنی‌تلاش است. قصاید و<sup>(۱۱)</sup> غزل‌های او مشهور است. مثنوی مختصری نیز دارد. آن هم خالی از تازگی نیست. بعضی گویند پدرش سامری تخلص می‌کرد و یکی از ستم ظریفان کشمیر در هجو برادر او<sup>(۱۲)</sup> که گویا تخلص داشت گفته:

گوساله سامری بین گویا شد

- |              |                       |                              |
|--------------|-----------------------|------------------------------|
| ۱- ل: - نیز  | ۲- ل: گویند           | ۳- از نسخه ن اضافه شد        |
| ۴- ن: - بیگ  | ۵- از نسخه ن اضافه شد | ۶- ن: - خیلی                 |
| ۷- ن: مذکور  | ۸- ل: - جويا          | ۹- از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد |
| ۱۰- ن: - بیگ | ۱۱- ن: - و            | ۱۲- ل: + گفته                |

غرض تمام خانواده او اهل سخن بودند. لطیفه: روزی جويا به یکی از اهل سخن گفت: «که ما دو برادر که جويا و گویا باشیم، نام و تخلص طالب کلیم را با هم برادرانه قسمت کرده گرفتیم.» آن عزیز از راه شوخی گفت: «چنانکه مضامین او را.» به هرحال از متأخران کشمیر مثل اویی کم [بر] خاسته<sup>(۱)</sup> بلکه می توان گفت که تمام شعرای کشمیر که هستند از دامن تربیت او یا<sup>(۲)</sup> تربیت کرده او برخاسته. درینولا دیوانش به نظر آمده، انتخابش نوشته می آید:

توبه ما را شکست امروز ابرام هوا  
بسی زنند به سر دست بر کمر زده را  
بر نام هوش حلقه قد خمیده را  
دست در خون می زنی گر واکنی این نامه را  
غنچه آسا تکمه پیراهن چاکیم ما  
یعنی که با نبات چه نسبت جماد را  
از مرا گفتن پشیمانم کنون خواهم ترا  
از بس گرفته شوق سراپای او مرا  
زند بر شیشه چرخ برین سنگ مزارم را  
کردم از شوقش نهان در نامه چشم خویش را  
هیچکس بی رو دهی<sup>(۶)</sup> هرگز ندید آئینه را  
چسان بیرون کنم<sup>(۸)</sup> از دل غم دیرینه خود را  
از قطار هفته بیرون کن شب آدینه را  
نه فلک سرگشته چندند این ویرانه را  
ز صرصر آفتی نبود چراغ زیر دامن را  
سفر فیض صباح عید بخشد روزه داران را  
خدا زیاده کند ای گل آب و<sup>(۱۱)</sup> رنگ ترا  
گر توانی در شمار آری گناه خویش را  
به تن هر مو مرا چون خار در پیراهن است امشب  
چشم بستن ز دو عالم سپر مردان است  
به دستم آئینه از عکس خویش طشت<sup>(۱۲)</sup> طلا است

شد بهار و بیخودم از نشئه<sup>(۳)</sup> جام هوا  
مخور فریب رعونت که از پشیمانی  
پیری که دید قامت شوخ ترا کشید  
نامه پیچیده عشاق زخم بسته است  
بس که می کوشم در کتمان راز عاشقی  
یاقوت را مناسبتی نیست با لبش  
از تو گویم بعد ازین کز خویشتن ببریده ام  
در حیرتم که جان به کجایش فدا کنم  
چنین در خاک باشد گر<sup>(۴)</sup> طپش جسم نزارم را  
همچو آن عینک که در جزوی فراموشش کند  
(دام جذب)<sup>(۵)</sup> خلق خوش با سینه صافی توام است  
مکن تکلیف صهبا ساقی ارباب محبت<sup>(۷)</sup> را  
طاقت<sup>(۹)</sup> یکدم خمارم<sup>(۱۰)</sup> نیست با پیر مغان  
از دل ما یعنی از وسعت گه مشرب می پرس  
مدد جو در حوادث دایم از آل عبا جويا  
نمی باشد ز مرگ اندیشه پرهیزکاران را  
ز شور ناله بلبل به موج می آبی  
در قطار بی گناهانت شمردن می توان  
جگر کاو که شد مژگان خونریزش که از غیرت  
تیغ صاحب جگران دست کشیدن ز جهان  
چه دولتست که در عشق بشکند رنگی

۱- تصحیح قیاسی شد

۲- ل: «یا تربیت کرده او» ندارد

۳- از نسخه تصحیح شد

۴- ل: که

۵- ن، ل: «دام جذب» ندارد

۶- ن، ل: - دهی

۷- ن: مروت

۸- از ن، ل تصحیح شد

۹- ل: طالب

۱۰- ن: خماری

۱۱- ن: - و

۱۲- ن: خشت

اشکم ز دیده بیضه طوطی فرو چکید<sup>(۱)</sup> با همه اعضا دود چون سایه از دنبال او چشم او پردل چرا نبود پی خونریز خلق نزدیکتر به خلوت او<sup>(۲)</sup> هر قدر شدیم نهادی بر دلم ای نازنین دست بود چون غنچه نارسته از شاخ آب گردد بس که از شرم صفای عارضش در<sup>(۳)</sup> دلایل راه حق چون رشته گوهر کم است از دریدن در غمت دل غنچه وار ای که می‌پرسی ز احوال دل جويا می‌رس سبزه خط را دهد نشو و نما می‌کند چشم تو تا بیخود ز ساغر گشته است کس را به خوبی خط (و)<sup>(۴)</sup> رخسار او چه حرف عشق جويا که به تعمیر خرابی پرداخت جويا فریب چشم سخن‌گوی او مخور گفتمی که به دشنام دلت را نخراشم<sup>(۵)</sup> از طپیدن‌های بسمل شرم می‌آید مرا هر نوید آمدن جويا حیات تازه است فارغ از قید عبادت نیست در عالم دلی از دود آه کرد<sup>(۷)</sup> سیه خیمه‌ها بلند هر طرف دیوانه‌سان زان روی می‌بینم که هست چون توان آسود زیر چرخ کین ویرانه را سنگ نمک<sup>(۱۰)</sup> بود محک<sup>(۱۱)</sup> اهل روزگار اطلس در خون طپیدن بالش آمیزش است از ما چو یافت خلعت عریان تنی رواج احتیاج شاهدهی در دعوی عشق تو نیست پیش آن کس کز غمت با تنگی دل خو گرفت

زان حسن سبز بس که دلم آب خورده است آهوی کز تیر آن ابرو کمان افتاده است هر که را دیدیم در عالم به او دل داده است جويا توان و صبر ز ما دورتر نشست ازین دست است احوال، ازین دست ترا پنهان میان آستین دست دست ازان آئینه می‌شویم که او بر کف گرفت جاده این ره ز بس سنگ نشان معلوم نیست یک بغل چاک گریبان دسته بست دردمندی، عاشقی، بیچاره غم‌پیشه است داد از حسنت که دشمن پرور است آنقدر مستی که مژگان هم ازو برگشته است آری هر آنچه سر زند از نیکوان نکوست طرح<sup>(۵)</sup> ویرانی دلها ز دل ما برداشت کس از زبان آن مژه نشنیده است راست در مشرب رسوای تو دشنام همین است اینقدرها از برای رفتن جانی نداشت وصل را در مشرب ما لذت پیغام نیست این نگین را نقش غیر از بنده درگاه نیست در گرمسیر عشق<sup>(۸)</sup> دل ما غریب نیست جلوه دیدار و مقصود نگاه از شش<sup>(۹)</sup> جهت هر طرف دیدیم دیوارش به این سو مایل است نامرد و مرد را به همین می‌توان شناخت مخمل خواب فراغت<sup>(۱۲)</sup> بستر بیگانگی است بازار گرم خرقة پشمینه را شکست مهر داغی بر سر طومار آه ما بس است وسعت آباد جهان یک خاطر آزرده است

۱- ل: فکند

۲- ن: او

۳- ل: از

۴- از نسخه ل اضافه شد

۵- ل: طرف

۶- ل: بخراشم

۷- ن: کرده

۸- ن: عشق

۹- ل: نه

۱۰- ل: محک

۱۱- ل: نمک

۱۲- ل: پریشان

بر زمین همچون چمن افتاده است  
 بر زبان خویشتن افتاده است  
 گره جبهه غم مهره گهواره اوست  
 یار اگر دوری گزیند از بر ما دور نیست  
 صاف کیفیت به رنگ ساغر سرشار کج  
 چشمش استغنا اگر در کار استغنا کند  
 ز ضبط اشک ترسم این جراحت آب بردارد  
 چو بندد رخت هستی<sup>(۲)</sup> از زبان برگ سفر دارد  
 چو ماهی با خود این خنجر هزاران نیشتر دارد  
 کسی چون کام بردارد ز معشوقی که زر دارد  
 هوا از پهلوی رخساره<sup>(۴)</sup> او رنگ بردارد  
 که هر جا ناله برمی دارد این<sup>(۵)</sup>، او<sup>(۶)</sup> سنگ بردارد  
 که از خاکستر پروانه رنگ خانه می ریزد  
 شکست رنگ رویم رخنه دیوار را ماند  
 گرم ز دیدنت از حال خود خبر ماند  
 غم زمانه بخورد و شراب ناب نخورد  
 کی علاج تب عشق از عرق شرم شود  
 رنگ ما چون طایر تصویر در پرواز ماند

## رباعی

محتسب غزلخوان است، شیخ باده نوش آمد  
 باده بی محابا زن، ابر پرده پوش آمد  
 نگشوده همچو غنچه شاخ شکسته ماند  
 به کشوری که درو آسمان نمی باشد  
 کسی همیشه درین خاکدان نمی باشد  
 گر آید سوی ما از ناز در هر گام<sup>(۸)</sup> برگردد  
 چو شمع بزم پنداری که آتش در گلو دارد  
 من که همچون گل لبی یک خنده وارم داده اند  
 استخوانی تا نماند از ماه نو کامل نه شد

مست و بیخود شوخ من افتاده است  
 هر که در تعریف خود کوشد مدام  
 نوخط گرد کدورت نبود چهره دل  
 هر قدر بیگانه تر، معنی به دل نزدیک تر  
 ریزد از هر حلقه آن زلف عنبر بار کج  
 مژده یاران کز وفور ناز امشب دور نیست  
 اگر در گریه خودداری کنم چشمم خطر دارد  
 نیندیشد<sup>(۱)</sup> ز مردن هر که در ذکر خدا باشد  
 نگاه او چه خونریز است از پهلوی مژگانش  
 ز عجز ناله بلبل دلم را درد می گیرد  
 به رنگ پرتوی کز شمع محفل هر طرف افتد<sup>(۳)</sup>  
 سر و کار دل دیوانه ام افتاده با طفلی  
 وطن در گرمسیر عشق رندی را سزد جویا  
 ز بس دور از تو در گرد کدورت گشته ام پنهان  
 خبر دهم به تو از حال خویش در شب وصل  
 اسیر ساده دلی های زاهدم جویا  
 مانع سوز دل خسته کی آزم شود  
 بس که وحشت کرده از طبل طپیدن های دل

- ۱- ل: بیندیشد  
 ۲- ن: هستی  
 ۳- ن: رخسار  
 ۴- ل: در  
 ۵- ل: او  
 ۶- ن: هنگام  
 ۷- ل: در  
 ۸- ن: هنگام

۲- ل: دارد

۶- ل: این

عیب نخوت در لباس فقر عریان تر شود  
 هست دل در طلب آنچه میسر نبود  
 بس که از تیغت دم آب دگر را تشنه است  
 به روی بوریای فقر با آرایش<sup>(۱)</sup> دنیا  
 آنان که میل وصل تو خود کام می کنند  
 امشب ز می چون مجلس دلدار گرم بود  
 همچو آن بلبل که بر روی گلی مستی کند  
 از حریم حرم حضرت دل می آید  
 می رود از بس جوانی زورگویی با خزان  
 لطف تو دهد<sup>(۲)</sup> لذت شیرینی جانم  
 بی او نخورم باده اگر جان به لب آمد  
 گریه مستی شگون دارد حریفان سر کنید  
 می پرستان می نهم لب بر لب مینا مباد  
 قصر دل از پستی همت خراب افتاده است  
 آتش افروز دلم آنکه به یک ساغر شد  
 به طپش از قفس امید رهایی غلط است  
 شوق را چون اختیار باده پیمایی دهند  
 عمر بیباکی<sup>(۳)</sup> تیغ مژه های تو دراز  
 بس که می<sup>(۴)</sup> پیچم به خود زنجیر می آید برون  
 ساقی امشب کوهی در دادن پیمان کرد  
 شادم به نسیم کویش آن هم  
 قمری مستی است پنداری به پرواز آمده  
 تشنه لب زخمی که من دارم در آغوش هوس  
 از خمار باده جویا بس که امشب خشک مانم  
 وسعتی در خورد و وحشت آرزو دارد دلم  
 عاشق از پهلوی بخت تیره رسواتر شود  
 تاک را بنگر که سر تا پا رگ گردن بود  
 می کند با عشق دل، زور آزمایی ها هنوز

در ضعیفی ها رگ گردن نمایان تر شود  
 آنچه از دیده نهان بود پریزادم بود  
 زخم بر اندام من مانند ماهی می طپد  
 منه پای هوس زین بیشه بوی شیر می آید  
 آخر ز بوسه صلح به پیغام می کنند  
 بازار گل فروشی رخسار گرم بود  
 بوسه از لبها به رخسار تو بال افشان شود  
 آه ما سوختگان راه بجایی دارد  
 چون گل رعنا بهار ما به یک محمل بود  
 اما نمک تلخی دشنام ندارد  
 ساقی بنشین این همه ابرام ندارد  
 باده گر یک قطره هم باشد که<sup>(۳)</sup> چشمی تر کنید  
 موسم گل بگذرد تا باده در ساغر کنید  
 صاحب اقبال آن جوانمردان که تعمیرش کنند  
 گر خورد جام دگر آفت دوران باشد  
 این طلسمی<sup>(۴)</sup> است که بر بازوی بسمل بستند  
 جام گردون را کند خالی اگر یک کش زند  
 که ز هر چاک<sup>(۶)</sup> دری بر رخ دل وا کردند  
 از جراحت های من هر کس که پیکان می کشد  
 ورنه از خود رفتنم آخر بجایی می رساند  
 گر شام آید (و)<sup>(۸)</sup> سحر نیاید  
 چون کف خاکستر ما از هوا گردد بلند  
 تیغ او را بس که می افشارد آبش می چکد  
 هر لب من کار دندان می کند مقراض وار  
 عالم دیوانگی صحرا ندارد آن قدر  
 آتش کم پیش آید در نظر شبها ز دور  
 نیست جویا باده نوشان را گریزی<sup>(۹)</sup> از غرور  
 می رود دست و بغل چون موج با دریا هنوز

۲- ن: به چشم

۲- ل: دیده

۱- ل: آرایش

۶- ن: چاکه

۵- ن: + و

۴- ل، ن: طلسم

۹- ل: گزندی

۸- از نسخه ن اضافه شد

۷- ل: - می

شوخی او خفته در آغوش استغنا هنوز  
 چو موج باده گردد آب خون آلود شمشیراش  
 بود ریگ روان لشکر، بیابان شهر معموراش  
 که گردد خار پیراهن عبیر بوی نسرین اش  
 ز خوی گرم آتش آب شد یا آب شد آتش  
 دل دو نیم بود نقش پای نخجیرش  
 زود از خود به راه دیده چو شمع  
 جاده‌ها در راه اشکم گشته پیدا همچو شمع  
 نهان شده است چو سیماب در دل شنجرف  
 سخت پیش من عزیزی همچو دنیا پیش خلق  
 به فکر زر مخروش و برای مال منال  
 کز آب گل آلود نیفتد ز صفا گل  
 بر کباب دل نمک باشد نگه دزدیدم  
 گل شفتالوی این باغ را نیلوفری دیدم  
 دستی به دست هم بدهیم و سفر کنیم  
 گل‌های داغ در غم او دسته بسته‌ام  
 نامه صد پاره چون بال کبوتر داشتم  
 چون نقش قدم بر حذر از ریگ روانیم  
 چون گل یکیست پنجه (و) (۲) جیب دیده‌ام  
 جویا سرشک از سر مژگان چکیده‌ام  
 داغ دل شب بود چراغ  
 چون لباس تازه گل در نوی (۳) فرسوده‌ام  
 که برگرد تو می‌گردانم (و) (۴) آزاد می‌کردم  
 به اندک جور او دانسته صد فریاد می‌کردم  
 هر شام چراغ خود و پروانه خوشیم  
 جلوه طاووس دارد جغد در ویرانه‌ام  
 غنچه آسا یک بغل لخت جگر می‌خواستم  
 دیده و دانسته بازی را به مهمان باختن (۵)  
 همان بود که بتی آری از حرم بیرون

ساقی از جام میش مشتگی گلابی برفشان  
 به رنگ شمع بگذارد ز سوز سینه‌ام تیرش  
 چسان (۱) بیند خرابی ملک سلطان جنون جویا  
 چنان پرورده آغوش نزاکت در کنار او را  
 سرت کردم چه باشد اینکه در پیمان می‌ریزی  
 به وادی که کند تیغ عشق تسخیرش  
 به رویت هر که چشمی کرد روشن  
 از پی هم بس که آب دیده بر رخسار ریخت  
 ز رفتنت دل پراضطراب من در خون  
 با وجود بی‌وفایی دوست می‌دارم ترا  
 چو غنچه کیسه لب تشنگان تهی نشود  
 بستان ز کفم ساغر می‌گر همه درد است  
 بس که با سامان شد از حسن تلخی دیدم  
 کبود از بوسه امشب لعل آن رشک پری دیدم  
 ساقی مروّتی که من و دل ز خویشتن  
 چون غنچه‌های لاله نشکفته در چمن  
 با زبان حال تا حال دلم گوید بیار  
 از سیل سراب است خطرخانه ما را  
 دست مرا جدا ز گریبان مکن خیال  
 غافل ز من مشو که جگر گوشه دلم  
 دور از تو ز بس که بی‌دماغم  
 پیر گشتم در جوانی‌ها ز درد عاشقی  
 چسان بینم به دام طرّه‌ات آن مرغ دل را من  
 چو می‌دیدم دلش را مایل بیتابی عاشق  
 از آتش سودای تو چون کرم شب‌افروز  
 پای تا سر بس که داغش کرده رشک غربتم  
 تا زبان شکوه بیداد او سامان دهم  
 دل به یادش ده که در نرد مروّت خوشنما است  
 ز خویشتن نفسی گر قدم نهی بیرون

۲- ل: - نوی

۲- ل: - و

۱- ن: چنان

۵- ن: ساختن

۲- ن: - و

ز بس هر ذره‌ام را شوق استقبال او باشد  
پاشيد گل ز شرم صفای تو در چمن  
خصم را از بردباری کن زبون خویشتن  
برون آ<sup>(۱)</sup> از نقاب و مشهدم را رشک ایمن کن  
ز کتمان غمش تنگ آمدم بی طاقتی رحمی  
بر عاشق دل خسته ندانسته نگاهش  
گلی دارم که از جوش نزاکت  
درد عشق خوبرویان هر قدر باشد کم است  
دل خرابی را غمت<sup>(۳)</sup> امشب عمارت می‌کند  
بس که نرم و صاف باشد سربه‌سراعضای او  
مرض بی‌غمی شفا طلب است  
چون گره از طره مشکین گشاید در چمن  
ما نظر بر بخت خود دست از وصالش شسته‌ایم  
روز وصلت مردم چشمم بسان عنكبوت  
دل به تنگ آمد چه خوش بودی اگر می‌ریختند  
نظاره خار پیرهن اختلاط اوست  
دل دیوانه عشق تو از هر قطره خونی

چو شمعم داغ دل از جای خیزد یک سر و گردن  
از برگ برگ خویش زد آئینه بر زمین  
تا توانی جز تغافل حربه بر دشمن مزین  
چراغی<sup>(۲)</sup> بر مزار کشتگان خویش روشن کن  
گل چاک دلم را لاله‌سان در جیب و دامن کن  
صد بار فدای سر دانسته ندیدن  
کم از چیدن نه‌باشد دیدن او  
آنقدر غم کو که گردد خاطر کس شاد ازو  
کاشیان جغد را محکم بود بنیاد ازو  
همچو کفش افتد برون رنگ حنا از پای او  
آب نیسان چشم گریان کو  
از شمیم گل غبارآلود گردد موی او  
گر به یمن عشق شد جويا میسر واه واه  
می‌دود از شوق دیدار تو بر تار نگاه  
طرح دنیای نوی در روزگار تازه‌ای  
چنان نگه مکن که به طبعش خلد نگاه  
کند در دشت وسعت مشربی<sup>(۴)</sup> ایجاد مجنونی

### رباعی

گل‌آلود است آب زندگانی  
اگر داری دماغ زندگانی  
کشد بلبل به گلشن از خیابان خط بیزاری

به قید جسم تا هستی گرفتار  
مخور<sup>(۵)</sup> ز آب حیات باده چون خضر  
اگر یک بار گلهای تماشا چیند<sup>(۶)</sup> از رویت

### رباعی

شاید که نشان ما بیابی  
ای محتسب از خدا بیابی

خود را چو ز خود جدا یابی  
می ریختی و سبو شکستی

### رباعی<sup>(۷)</sup>

بسیار ازین مقوله مذکور مکن  
بی‌قاعدش صرف مکن، شور مکن

جويا خود را به شعر مشهور مکن  
باشد نمک صحبت احباب سخن

۳- از نسخه ل تصحیح شد

۲- ل: چراغ

۱- ل، ن: آی

۶- ل: چید

۵- بیت از نسخه ل اضافه شد

۴- ل: مشرب

۷- ل: + «رباعیات از اوست»

## رباعی

معشوقی او اگر چه باشد به کمال  
همچون نرگس به هیچ جا ره نبرد

## رباعی

در سینه تو چون گذر کینه فتد  
عیب دگرت این که ز بس بی‌رویی

## رباعی

زان خنجر مزگان ز بدن‌ها جان شد  
پامال خرام گشت خونِ دلِ خلق

## رباعی

دل‌خون شدم از نگاه دزدیدن تو  
از لذت آشتی خبر یافته‌ای

## رباعی

ز آغاز وجود خویشتن تا انجام  
افسوس که پرگار<sup>(۴)</sup> صفت در غفلت

## رباعی

خواهی دل روشن ار چو مهر انور  
بر صاف دل اسرار خفی نیست نهان

## رباعی

غفلت ای شیخ در ریا افزوده است  
شیطان تو عقلیست که در سر داری  
گویند مدام عارفان آگاه  
نقصی به علو شأنِ گردون نرسد  
در بتکده و<sup>(۷)</sup> کعبه نباشد جويا  
مقصود یکیست مؤمن و کافر را  
گر عاقل و دیوانه و گر زاهد و مست  
در دهر منه<sup>(۹)</sup> دل که مانند حباب

بیگانه دیده‌هاست آن حسن و جمال  
گر چشم ز شش جهت برآرد پر و بال

آن کینه دگر به حبس دیرینه فتد  
عکس تو محال است در آئینه فتد

زان هندوی چشم غارت ایمان شد  
تا کفش حنا به پای تو<sup>(۱)</sup> چسپان شد

دزدانه (دامن)<sup>(۲)</sup> اختلاط<sup>(۳)</sup> برچیدن تو  
پیداست ز لحظه لحظه رنجیدن تو

هرگز نزدم در ره حق‌جویی گام  
سیرم همه در لغزش پا گشته<sup>(۵)</sup> تمام

صیقل کنش از موجۀ خونابِ جگر  
خط از عینک جلی نماید به نظر

در چشم تو هر زشت نکو بنموده<sup>(۶)</sup> است  
در گنبد دستار تو دیو آسوده است  
کاندر خلقت جلوه سرّ اله  
هرچند که خویش را نماید در چاه  
مطلوب بجز معرفتِ ذاتِ خدا  
منظور یکیست دیده و گوش دوتا<sup>(۸)</sup>  
باید همه را رخت ز دنیا بر بست  
آبستن هستی است هر هست که هست

۲- ل: احتیاط

۲- از نسخه ل اضافه شد

۱- ل: او

۵- ل: گشت

۴- ک، ن: بیکار، از نسخه ل تصحیح شد

۸- ل: جدا

۷- ل: - و

۶- از نسخه ل تصحیح شد

۹- ل: میند



دندان نه و ميل خوردن نان<sup>(۱)</sup> دارد  
 گویا فم معدۀ تو دندان دارد  
**جلال الدین نیشابوری:** احوالش معلوم نیست لیکن از کلامش مستفاد می‌شود (که)<sup>(۲)</sup> از

حرصت ای شیخ ذوق بریان دارد  
 می جاوی نان چو آسیا در شکمت

متأخران است و خوب می‌گوید. از اوست:

مسافریست که زاد سفر تمام کند  
 خاکستر فسرده کرا گرم داشته است  
 چاره دل‌های پاره پاره ندانست  
 چاشنی بوسه داده گرچه دشنام است و<sup>(۴)</sup> بس

دلم چو ناله و آه سحر تمام کند  
 دم سردی زمانه همین با من و تو نیست  
 آنکه دل ما ز سنگ خاره ندانست  
 خوش بود پیغام زان لب گرچه (پیغام است)<sup>(۳)</sup> و بس

**جشی:** از ترا که آذربایجان است. سبب پیش آمد او این است که سلطان یعقوب پادشاه عراق او را روزی در شکار دیده که بره‌ای می‌چراند. یکی از ملازمان را گفت: «ازین پسر بپرس که بره‌ها از کیست؟» آن مرد پیش جشی رفته پرسید که «بره‌ها از کیست؟» او جواب داد که «از گوسفندان». باز آن شخص پرسید که «بزرگان ده شما کیانند؟» گفت «کاروان از همه بزرگتراند». دیگر گفت «من آنها را می‌گویم (که)<sup>(۵)</sup> پیش مردم برمی‌آیند». جواب داد: «سگان که همچو تو عزیزی که به ده می‌آید به استقبال بیرون می‌روند». ترک قهری شده پیش پادشاه آمده نقل کرد. پادشاه را خوش آمد و او را طلبیده تربیت فرمود. به واسطه لطف طبع شاعر شد. حتی که شاه اسماعیل صفوی او را ملک الشعرايي بخشید و در هزل «گرزالدین بیگ» نام نهاد. از اوست:

مرا تو دیده و از دیده هم عزیزتری  
 چه دیده‌ای که بر احوال من نمی‌نگری  
**ملا عبدالرحیم جشی:** ظاهراً این هم به جیم تازی و شین معجمه است. شاگرد خیالی است که استاد محمدعلی ماهر بود<sup>(۶)</sup>. از اوست:

کسی که دل ز تو گیرد کجا نگهدارد  
 من و دل از تو گرفتن خدا نگهدارد  
**ایوب بیگ جودت:** اواخر عهد عالم‌گیری به عرصه آمده تا سلطنت محمد فرخ‌سیر زنده بود. حافظه و مدرک با آنکه تضاد دارند به کمال بود. تلاش معنی می‌داد. گمان دارم که تورانی الاصل بود. از اوست:

دلی دارم که دارد خارخار از باد گیسویش  
 نه تنها زلف او دارد گره در خاطر<sup>(۷)</sup> از عاشق<sup>(۸)</sup>  
 راز خلق افشاء نه سازد هر که ترسد از خدا  
 ز رفعت بیشتر باشد صلابت خاکساران را  
 کیست کز جاده چاک جگر آگاه بود  
 به رنگ خار ماهی شانه می‌روید ز پهلویش  
 که برگردیده است از من چو مژگان هر سر مویش  
 بندبند از هم جدا شد قرعۀ رمال را  
 ز بالا هر که می‌بیند سوی پستی هراس آید  
 ورنه تا دوست رسیدن چقدر راه بود؟

۲- از نسخه ل اضافه شد

۲- از نسخه ن اضافه شد

۱- ل: پان

۶- ل: بوده

۵- از نسخه ل تصحیح شد

۴- ل: - و

۸- ل: - عاشق

۷- ل: دلها

که جوهر دار<sup>(۱)</sup> چون دندان ماهی استخوانم شد  
بنگر که پای چوبین منصور را<sup>(۲)</sup> ز دار است  
به چشم ماه نو در شیشه افلاک مو<sup>(۳)</sup> باشد  
بود یک سوره اخلاص قرآنی که من دارم

هنر را آنقدر الفت به جسم ناتوانم شد  
مردان ازین بیابان رفتند لنگ لنگان  
بزرگان را بود اسباب شهرت مایه نقصان  
دل بی‌کینه‌ای دارم که جز الفت نمی‌داند

\* \* \* \* \*

## باب الحاء

**حکیم ناصر خسرو (حجت)** <sup>(۱)</sup>: به قول تقی اوحدی به هفت واسطه به امام خیرالانام علی موسی الرضا علیه التحیات می‌رسد. حجت تخلص می‌کرد <sup>(۲)</sup> گاهی ناصر <sup>(۳)</sup> بعضی گفته‌اند که در مسایل عقلی و نقلی هیچکس را با او طاقت بحث نبود. و بعضی گویند که به اصطلاح باطنیه که حکیم مذکور آن مذهب داشت حجت لقب نایب امام است، چه امام را کسب علوم لازم نیست، و حجت را ناگزیر که در بر همین حجت باشد. الغرض حکیم را تصنیفات و تألیفات بسیار است. دیوانی در زبان فارسی و عربی دارد که هیچکس را قدرت تتبع او نیست. اوایل در خدمت شیخ ابوالحسن خرقانی استفاده و استفاضه نموده. و <sup>(۴)</sup> به خدمت بسیاری از مشایخ رسیده با <sup>(۵)</sup> شیخ ابوعلی سینا مباحثات کرده. چند مرتبه به وزارت رسیده. او <sup>(۶)</sup> از حسد و حقد دشمنان فرار نموده. <sup>(۷)</sup> او آخر در غار یمگان بدخشان استقامت نموده. یکصد و چهل سال عمر یافته، روز جمعه دوازدهم ربیع‌الاول سنه ۴۳۱ <sup>(۸)</sup> فوت شده و ولادتش به قول بعضی در حوالی بلخ ۳۹۴ بود لیکن به این حساب یکصد و چهل سال عمرش <sup>(۹)</sup> نباشد <sup>(۱۰)</sup> و اغلب که قول سال ولادت او اصلی ندارد. از اوست:

من گدایم به عبادت نخرم باغ بهشت	به عطایی که بها رفت چه منت باشد
هزار سال تنعم کنی بدان نرسد	که یک زمان به مراد کسیت باید <sup>(۱۱)</sup> بود
همه جور من از بلغاریان است	که مادام همی باید کشیدن
گنه بلغاریان را نیست چندان	بگویم گر تو بتوانی شنیدن <sup>(۱۲)</sup>
خدایا این بلا و فتنه از تست	ولیکن هیچکس نارد چخیدن
همی آرند ترکان خطایی	برای پرده مردم دریدن <sup>(۱۳)</sup>
لب و دندان ترکان خطایی	بدین خوبی نبایست آفریدن
که ما را از لب و دندان ایشان	به دندان لب <sup>(۱۴)</sup> نبایستی گزیدن

لیکن در بعضی از کتب این قطعه به نام دیگری نوشته شده و نیز از اوست <sup>(۱۵)</sup> این بیت که <sup>(۱۶)</sup> در قصیده گفته:

کسی نمی‌داند کزین گنبد برون احوال چیست      سر فرو کردی اگر شخصی برین بالایستی  
و تحقیق این است که بیت مذکور مقوله غیر <sup>(۱۷)</sup> است که بنابر حکایت آورده نه معتقد حکیم

۲- ل: + و

۱- ک: ندارد. از نسخه ن اضافه شد

۵- ن: «شیخ ابوعلی سینا... او»

۴- ل: - و

۳- ل: + و

۸- ل: سنه ۳۹۴

۷- ن: + و

۶- ن: + و

۱۱- ن: می‌باشد

۱۰- ن: + و

۹- ن: عمرش

۱۲- ن: مصرع دوم «بدین خوبی نبایست آفریدن» نوشته شده

۱۲- ن: کشیدن

۱۶- ن: + که

۱۵- ل: لبی

۱۴- ن: این بیت ندارد

۱۸- ل: شیر

۱۷- ن: - که

مذکور که<sup>(۱)</sup> دلالت صریح دارد بر نفی واجب تعالی اعوذ بالله من هذه الاعتقاد السوء و نیز هر که<sup>(۲)</sup> تتبع کلام او کرده است می داند که وی کاری با سنی و شیعی ندارد. موحدی<sup>(۳)</sup> بیباک و مفرد پاکست. به هیچ یکی ازین دو فرقه باجی نمی دهد.

**اشرف الدین حسن بن ناصر العلوی الغزنوی:** رهبر شوارع اشعار و خسرو اقالیم علوم است. ترجیع بندی گفته که بند ترجیع او این است:

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفی ما جاء الا رحمة للعالمین

خوارق عادات و کرامات او در کتاب «الباب اللباب» محمد عوفی مسطور است. از اوست:

دل چون ز لبث شراب خواهد در آب دو دیده غرق گردد  
رخ بپوش از قمر چه می خواهی بی دهان در سخن چه می پیچی  
جانم آمد به لب چه می گویی هرچه خواهد حسن ز تو گویی

درد از جگرم<sup>(۴)</sup> کباب خواهد هر تشنه که از تو آب خواهد  
در مباح از شکر چه می خواهی بی میان از کمر چه می خواهی  
عمرم آمد به سر چه می خواهی این ندارم دگر چه می خواهی<sup>(۵)</sup>

#### رباعی

وین گوهر پاک را حقیقت کان است<sup>(۶)</sup> مقصود ز آفرینش ما جان است  
وین روی که می بینی پشت آنست<sup>(۷)</sup> دل هست کتابی که نوشته است بران

#### رباعی

گر بود یک لطیفه صد گردد آنچنان زی که از شمایل تو  
آنکه نیک است با تو بد گردد نه چنان کز برای پاداشش

#### رباعی

صد گونه بلا روی به من آورده است ای دوست مرا غم<sup>(۸)</sup> تو مویی کرده است  
می در نگرم غمت مرا می خورده است گفتم که مگر غم تو<sup>(۹)</sup> من می خوردم

#### رباعی

تا کی ز جهان پرگزند اندیشی تا چند ز جان مستمند اندیشی  
یک مزبله گو مباح چند اندیشی آنچه از تو توان ستد همان کالبد است  
چون بدر آمد<sup>(۱۰)</sup> ازان دهان که تو داری در عجبم کان حدیث های بزرگت

۲- از نسخه ن نوشته شد

۲- ن: + دو

۱- ن: - که

۵- ل، ن: + «آن چنان زی که از شمایل تو...»

۴- ن: جگر

۷- ل: + «ای دوست مرا غم... آورده است»

۶- ل، ن: + «نه چنان کز...»

۱۰- ل: آید

۹- ن: غم خواهم خوردن

۸- ن: خم

الحق رسيد هرچه رسيد از هوا به من  
 هجر که آسان نبود، می کشم  
 آری به مردم آنچه رسد<sup>(۱)</sup> از هوا رسد  
 بی تو که هرگز نتوان، می زیم  
**حمیدالدین مسعود بن سعد سیالکوتی:** تقی اوحدی گوید از احرار خطه لاهور بود و از اجله  
 قدما و اعزّه حکما است. از اوست:

با چهره تو کآتش لاله است و آب و<sup>(۲)</sup> گل زهد است و ابلهی و صلاحست و<sup>(۳)</sup> احمقی  
**شمس الدین حافظ شیرازی:** قطب مدار عرفان و محیط مرکز ایقان است. تقی اوحدی گوید که  
 در زمان حیات به جمع اشعار خود نه پرداخته<sup>(۴)</sup> چه اوقات عمر شریفش به درس قرآن و کشاف و مفتاح  
 و<sup>(۵)</sup> تتبع<sup>(۶)</sup> دواوین عرب و قوانین ادب می گذشت، و همیشه در حلقه درس شاه قوام الدین حاضر بودی.  
 انتهی کلامه حالات و کمالات او<sup>(۷)</sup> به احاطه تقریر و تحریر نمی گنجد، مع هذا روزنامه چه و<sup>(۸)</sup> احوال  
 آنحضرت نور مرقدہ مانند آفتاب مشرق<sup>(۹)</sup> و غرب را نورانی ساخته، درین صورت تسوید آن چون  
 سایه از من خاک نشین کمال فضولی است و نیز حسن عالمگیر ابکار افکارش آن همه حسن قبول دارد  
 که به غازه توصیف دیگران محتاج نیست. برین تقدیر مشاطگی توصیف همچو منی نهایت سوء ادب  
 باشد و لنعم ما قال بعض المتأخرین فی هذا الباب:

هلاک حسن خداداد او شوم که سراپا  
 چو شعر حافظ شیراز انتخاب ندارد  
 سبحان الله استماع کلامش مثل من جمادی را که دلش مصداق بل اشد قسوة است در بعضی از  
 اوقات به اهتزاز آورده و می آرد، چنانکه روزی این بیت را نواب موتمن الدوله بهادر مرحوم<sup>(۱۰)</sup>  
 مغفور<sup>(۱۱)</sup> مبرور پیش فقیر خواندند<sup>(۱۲)</sup> و<sup>(۱۳)</sup> تا سه چهار روز به شنیدن آن در خود عجب حالتی و  
 ذوقی<sup>(۱۴)</sup> می یافت:

مصلحت دید من آنست که یاران همه کار. بگذارنه و سر طره یاری گیرند  
 با آن که درین ایام از افسردگی پیری مزاج من ابردمن یخ است، هنوز به شنیدن و خواندن ابیات  
 خواجه قدس سرد همان شور جوانی که پسر خوانده هنگامه قیامت است، باز به جولان درمی آید.  
 درینولا چند بیت از انتخاب تقی اوحدی در این جا<sup>(۱۵)</sup> می نویسد و انتخاب زدن خود را کمال بی ادبی  
 دانسته. از اوست:

ز آستین طبیبان هزار خون بچکد  
 آن جا که لطف شامل<sup>(۱۷)</sup> و خلق کریم تست  
 گرم به تجربه دستی نهند بر دل ریش<sup>(۱۶)</sup>  
 جرم نکرده عفو کن و ماجرا می پرس

- |                                   |               |
|-----------------------------------|---------------|
| ۱- ک، ن: رسيد. از نسخه ل تصحيح شد | ۲- ن: - و     |
| ۳- ن: - و                         | ۴- ل: پرداخته |
| ۵- ل: + به                        | ۶- ل: + به    |
| ۷- ل: - او                        | ۸- ن، ل: - و  |
| ۹- ن: شرق                         | ۱۰- ن: + و    |
| ۱۱- ن: خواند                      | ۱۱- ن: + و    |
| ۱۲- ن: خواند                      | ۱۲- ن: - و    |
| ۱۳- ل: در آنجا                    | ۱۳- ن: - و    |
|                                   | ۱۴- ن: به خود |
|                                   | ۱۵- ل: خویش   |
|                                   | ۱۶- ن: فضل    |

از سر تربت ما چون گذری همت خواه  
خونم بخور که هیچ ملک با چنین جمال  
خشت زیر سر و بر تارک هفت، اختر پای  
**حافظ حلوائی:** در زمان دولت<sup>(۲)</sup> پادشاه دین پناه شاهرخ میرزا ولد امیر تیمور صاحبقران بود.

از اوست:

چند برانی چو سگ از در مرا  
من سگ کوی تو ولی تازیم  
**حافظ مزاری**<sup>(۳)</sup>: نامش عبدالؤمن است.<sup>(۴)</sup> مجاور مزار خواجه عبدالله انصاری بود. ازان مزاری  
لقب او بود، و بعضی گویند<sup>(۵)</sup> مزاری تخلص او بود. از اوست:

### رباعی

دردا که درد عشق تو گفتن نمی توان  
گفتن نمی توان و نهفتن نمی توان  
خوابم ز دیده رفت ازین غم که چون سگان  
بر خاک آستان تو خفتن نمی توان  
**حافظ شربتی:** از مردم متعین خراسان. اتفاقاً بابر میرزا از خیابان هری سرمست می آمد<sup>(۶)</sup> و  
حافظ قرابه برمی داشت، اتفاقاً مولانا زاده ابهری که مفتی زمان بود، در راه پیش آمد و او نیز به قدر  
کیفیتی داشت، میرزا دریافته به حافظ اشارت فرمود که قرابه فرود آر<sup>(۷)</sup> و پیاله در کار کن. پس از  
مولانا ابتداء شد و حافظ این بیت خواند:

در دور پادشاه عطا بخش (و)<sup>(۸)</sup> جرم پوش  
حافظ قرابه کش شد<sup>(۹)</sup> و مفتی پیاله نوش  
فقیر آرزو گوید که این بیت خواجه حافظ شیرازی است که حافظ شربتی به اندک تغییر چنین  
خوانده. الغرض اشعار حافظ شربتی بدست نیامده.

**مولانا حاجی:** معرّف<sup>(۱۰)</sup> روضه منوره رضویه علی ساکنها السلام که<sup>(۱۱)</sup> به خطابت مسجد  
گوهرشاد بیگم قیام می نمود با وجود تسنن با سادات آنجا چنان معاش می کرد که همه او را به تشیع  
نسبت می کردند. از اوست

کدام عیش و تنعم بود زیاد ازینم  
که سر ز خواب برآرم صباح و<sup>(۱۲)</sup> روی تو بینم  
**مولانا حاجی:** فوطه فروش سمرقندی. در چشم او ضعفی بهم رسیده بود. از اوست:  
از شوق نرگس تو که هستیم<sup>(۱۳)</sup> مست ازو  
چندان گریستیم<sup>(۱۴)</sup> که شستیم<sup>(۱۵)</sup> دست ازو

۳- ل: مرادی

۲- ن: دولت

۱- ن، ل: نیایش

۶- ل: آید

۵- ن: می گویند

۴- ل: + گویند

۸- از نسخه ن اضافه شد

۷- ک: آرد، از نسخه های ن، ل تصحیح شد

۱۱- ن: - که

۱۰- ن: + در

۹- ل: باشد

۱۲- ل: هستم

۱۲- ن: - و

۱۵- ل: شستم

۱۲- ک، ل: گریستم، از نسخه ن تصحیح شد

**حاجی طبّاخ:** از سمرقند است. خیلی هزال و خوش طبع بود. از اوست:

ای جمع خوبرویان ما بنده شمایم      از دست بی زریها شرمندۀ شمایم  
**سید حرفی:** از استرآباد بود.<sup>(۱)</sup> از اوست:

توان به هجر تو آسان وداع جان کردن      ولی وداع تو آسان نمی‌توان کردن  
**احیاکننده کهنگی و نوی امیرحسن دهلوی** **انته الله نباتاً حسناً الملقب به نجم الدین:**

تقی اوحدی گوید که او در نزاکت ضرب‌المثل است چنانکه فرموده‌اند:  
نازکی‌های حسن وانگه خیالات کمال»

و غالباً مقصود<sup>(۲)</sup> ازان (حسن)<sup>(۳)</sup> غزنوی است و از کمال کمال اسمعیل و اگر نزاکت و مزه غزل بود، مقصود امیرحسن دهلوی و کمال خجند خواهد<sup>(۴)</sup> بود، و من گمان دارم که شعر حسن غزنوی نازکی ندارد چنانکه از اشعارش گذشت واضح است، و نیز شعر کمال خجندی<sup>(۵)</sup> این همه خیالات ندارد، چراکه از تابع لفظ است. پس مراد ازان حسن دهلوی و کمال اسمعیل است که «خلاق المعانی» لقب اوست و ضرور نیست که هر دو متوسط یا متقدم باشند. درینولا انتخاب اشعار حسن که تقی اوحدی نموده<sup>(۶)</sup> نوشته می‌شود. از اوست:

بتی چون تو چرا در پرده باشد      مگر از ننگ چون من بت پرستی  
از خدا امید می‌دارم که فردا روز حشر      در کفم ننه‌ند مکتوبی که عشق‌آمیز نیست  
به مکتبی که درو می‌روی همه طفلان      به غیر سوره یوسف دگر نمی‌خوانند  
کمندت را همان صیدم اگر در کعبه‌ام بینی      سمندت را همان کردم اگر بر آسمان رفتم  
زخس خوی کرده دیدم رفتم از دست      عجب کیفیتی بود این عرق را  
مشکل سرو کاریست که در وعده‌گه شوق      صابر نتوان بود و<sup>(۷)</sup> تقاضا نتوان کرد  
کنون که جای گرفتی درون جان حسن      ببین که داغ تو اندر دلم کجاست که نیست  
حسن دعای تو گر مستجاب نیست مرنج      ترا زبان دگر، و<sup>(۸)</sup> دل دگر، دعا چه کند  
برداشت ز من دست غمت پرده عصمت      دانست که این مرده سزاوار کفن نیست  
امسال بی تو رونق گل آنچنان نبود      بی سرو تو بدیهه بلبل روان نبود  
می‌بری دل ز هر چه خواهد شد      راضیم من به هر چه خواهد شد  
دل شد<sup>(۹)</sup> و<sup>(۱۰)</sup> ارفت جان<sup>(۱۱)</sup> و<sup>(۱۲)</sup> دین<sup>(۱۳)</sup> گم شد

۲- از نسخه‌های ن، ل اضافه شد

۲- ن: - مقصود

۱- ل: + گفته

۶- از نسخه‌های ن، ل نوشته شد

۵- ن: خجند

۴- ن: خواهند

۹- ن، ل: بشد

۸- ل: - و

۷- ل: - و

۱۲- ن، ل: - و

۱۱- ن، ل: جان برفت

۱۰- ن، ل: - و

۱۳- ل: دل

**سید حسن متکلم:** از مشاهیر شعراء و از فضیلات یگانه و شعرای زمانه بود. مداحی ملک غیاث الدین کرت پادشاه هرات<sup>(۱)</sup> می نمود. بعضی او را شاگرد مظفر هروی گفته اند. اشعارش که به نظر فقیر آرزو آمد ساده است، اما خالی از نمک نیست. از اوست:

### نظم

ابروی کمان مثال جانان  
کچ کرده کلاه گوشه حسن  
در ساحری دو چشم خونخوار  
دل های شریف را به حيله  
آویخته در کمند گیسو  
تا جان گردد اسیر و مدهوش  
آراسته روی عالم افروز  
محراب دل است و کعبه جان  
بیر تافته طره پریشان  
در کافری دو زلف<sup>۲</sup> فتان<sup>۳</sup>  
جان های لطیف را به دستان  
انداخته در چه زرخندان  
تا دل گردد اسیر و حیران  
پیراسته زلف عنبر افشان

**حسامی دیوانه**<sup>(۲)</sup>: قلندری بود به غایت عارف و واقف، خیره و طیره، رند چپانی، بی قید حقانی اصل او از ولایت خوارزم است و با خواجه ناصرالدین بن<sup>(۵)</sup> عبدالله احرار صحبت داشته. از اوست:  
دی حسامی وار می گشتم<sup>(۶)</sup> دل گم گشته<sup>(۷)</sup> را  
بس که دشمن شده بسیار مرا زان کاکل  
فقیر آرزو گوید که در قافیة این بیت خللی هست و آن ایطای جلی است و طرفه تر آنکه بعضی از<sup>(۹)</sup> رؤسای متأخر عیب دان و خرده دان را قافیه کرده اند [و]<sup>(۱۰)</sup> هیچ قباحت نمی دانستند.

بیا ای دیده و بنما به ما آن روی نیکو را  
در آبت غوطه خواهم داد تا پیدا کنم<sup>(۱۱)</sup> او را  
**بابا حسامی:** بعضی او را غیر حسامی دیوانه و بعضی یکی دانسته اند. بهر حال از اوست:  
عالم آب چو بیرون بزد از دل غم را  
غم نداریم اگر آب بزد عالم را  
**شیخ حسام الدین حسامی تخلص:** والد فقیر سراج الدین علی آرزو<sup>(۱۲)</sup> مردی سپاهی<sup>(۱۳)</sup> پیشه بود، در کمال عزت<sup>(۱۴)</sup> داخل منصب داران پادشاه خلد آرامگاه محمد اورنگ زیب عالمگیر، در تمام عمر اختیار خدمتی ننمود که مال حرام خورده نشود. با آنکه با امرای عمده آن وقت کمال<sup>(۱۵)</sup> آشنایی داشت و به سبب آن که خلاف طریقه سپاهی گری است، شعری که می فرمود کم پیش<sup>(۱۶)</sup> کسی می خواند.

- |  |                                 |                                      |
|--|---------------------------------|--------------------------------------|
| ۱- ن: - هرات                           | ۲- ل: زلفت                      | ۳- ل: فسان                           |
| ۴- ک: دیوانه حسامی، از نسخه ن نوشته شد | ۵- ل: - بن                      | ۶- ن، ل: می جستم                     |
| ۷- ل: کرده                             | ۸- ن: خواهم                     | ۹- ل: «از رؤسای... بابا حسامی» ندارد |
| ۱۰- ک، ل، ن: - و، تصحیح قیاسی شد       | ۱۱- ن: کنی                      | ۱۲- ل: + و                           |
| ۱۳- ن: سپاه                            | ۱۴- ک: غیرت، از نسخه ل نوشته شد | ۱۵- ن: - کمال                        |
| ۱۶- ل: پیش کم                          |                                 |                                      |



صفای ذهن و سلامت طبع آنقدرش بود که با آن که علوم حکمی به درسها نخوانده بود، فاضل خان میرمنشی و میرمحمد امین مرحوم که هر دو فاضل جید بودند، وقت مباحثه ایشان را حکم می نمودند. از طرف مادر شرف سیادت به ایشان رسیده. قصه «کامروپ و کاملتا» که از افسانه های مشهور<sup>(۱)</sup> هند است موزون فرموده اما فرصت نیافته (چه)<sup>(۲)</sup> هر قدر (که)<sup>(۳)</sup> گفته خیلی متین و پرزور است. سابق در احوال خود اشعار دلپذیر آن جناب پاره ای قلمی شده. درینولا دیگر نوشته می شود. از اوست:

کجا در زیر بار منت مردم خجل باشم  
مستی دیوانگی در ظلمت شب خوش تر است  
ندارد خسرو بی تخت مجنون حاجت افسر  
ندانم چشم جادویت چه کامل داشت افسونی  
ز شهر عقل بیرون شو جنون هم عالمی دارد  
وسعت آباد جنون شد چشم موری در نظر  
هر زردای برنگ دگر مست رقص شد  
به دغابازی دنیا نتوان گشت حریف  
نالۀ خاک نشینان ز فلک می گذرد

**مولانا شاه حسن:** از شعرای عصر سلطان حسین بایقراست و مولانای حسامی<sup>(۵)</sup> به کمال او

قایل، و احوالش در تذکره ها مسطور است<sup>(۶)</sup>. از اوست:

دل دیوانه چنان در خم زلف تو نشست  
ز غیرت سوختم چون از<sup>(۷)</sup> پدر شد آن پسر پیدا  
که به زنجیر به جای دگرش نتوان بست  
چه بودی گر شدی او همچو عیسی بی پدر پیدا

**ابوالغازی سلطان حسین میرزا:** بن عمر شیخ<sup>(۸)</sup> میرزابن امیر تیمور صاحبقران. چون بایقرا<sup>(۹)</sup>

میرزا برادر کلانش در کتف<sup>(۱۰)</sup> عنایت او را پرورده، به سلطان حسین بایقرا شهرت کرده. تقی اوحدی گوید که در دولت اسلامی انی یومنا هذا اگرچه پادشاهان بسیار گذشته اما به وسیله تربیت شعراء<sup>(۱۱)</sup> و تمثیت فضلا و نسبت سخن سنجی<sup>(۱۲)</sup> و سخن فهمی<sup>(۱۳)</sup> نام نامی<sup>(۱۴)</sup> او سردفتر پادشاهان دیگر است چنانکه تا قیامت بر عصر<sup>(۱۵)</sup> وی مثل زنند و<sup>(۱۶)</sup> گویند<sup>(۱۷)</sup> جهان در زمان او عروسی بود. سبحان الله با آنکه سلطنت و اولکای او نسبت به<sup>(۱۸)</sup> دیگران مخقصر<sup>(۱۹)</sup> و اندک بود، طنطنه و آوازه او از دولت سخن

۲- از نسخه ن اضافه شد

۲- از نسخه ل اضافه شد

۱- ن، ل: مشهوره

۶- ن: - است

۵- ل: جامی

۴- ل: صبح

۹- از نسخه ن تصحیح شد

۸- ن: - شیخ

۷- ن، ل: با

۱۲- ل: سنج

۱۱- ل: - شعراء

۱۰- ک، ل: کتف

۱۵- ن: مثل

۱۴- ل: - نام نامی

۱۲- ل: فهم

۱۸- ل: - به

۱۷- ن: - گویند

۱۶- ل: - و

۱۹- ن: محقر

و تربیت اهل سخن است. باز می گوید که بر<sup>(۲)</sup> زبان خاص و عام شکر تربیت او مذکور<sup>(۳)</sup> است، إلا بنده که متأملم چه وی در این باب اگرچه (هیچ)<sup>(۴)</sup> دقیقه ای فرو نگذاشته اما شعر را از علم جدا کرد. هرکس مصرعی موزون می کرد تربیت او می نمود تا شعر نجسان<sup>(۵)</sup> و نامستعدان افتاد لهذا امروز بدین درجه رسید که باعث خواری و سرزنش بلکه موجب عار و<sup>(۶)</sup> ننگ است، و قبل از او متوجه علوم گشته در جمیع علوم تمام می شدند آنگاه شعر می گفتند. فقیر آرزو گوید که با وجود انصاف دادن این معنی کمال بی انصافی است. چه پادشاه مذکور عاشق سخن بود. از هر که سخن خوب می شنید، تربیت او می کرد. دشمن علم<sup>(۷)</sup> نبود. رتبه<sup>(۸)</sup> جامع بین العلم و الشعر بالاتر را از همه<sup>(۹)</sup> بلندتر می کرد. گواد این سخن خدمتکاری مولانا عبدالرحمن جامی است که سرکرده فضل و شعراست. درین صورت اگر جهلای چند جرأت شعر گفتن بهم رسانند تقصیر آنها است، از پادشاه مذکور در قدردانی سخن قصوری واقع نه شده. الغرض ای وای بر زمانه ما که نه سخن مانده و<sup>(۱۰)</sup> نه قدردان سخن. زیرا که مثل دارالخلافه شاه جهان آباد شهر<sup>(۱۱)</sup> را با وسعت کذایی که: «هست در هر گوشه این شهر دنیای دگر»<sup>(۱۲)</sup> اگر غربال کنند غیر از دو سه کس از<sup>(۱۳)</sup> اهل سخن نیابند و اینها هم به حالتی که نصیب ناسخن فهمان باد. خدا داند که بعد از ما چه صورت از پرده غیب برآید. درین صورت اگر بهتر ازین خواهد بود پس هزار افسوس که ما نه باشیم و یاران موزون باهم نشسته هنگامه سخن گرم دارند، و اگر بدتر ازین بود فنحمدالله تعالی که از مکروهی عظیم نجات یافتیم<sup>(۱۵)</sup>. اختصار سخن جناب سلطان حسین بایقرا خود صاحب سخن بود. یکی از مخصوصان اوست امیرکبیر علی شیر رحمة الله. ازین جهت قدر اهل سخن را می دانست. از اوست:

اشک ما را پیش روی خویش گلگون می کنی  
روز روشن در میان مردمان خون می کنی  
از غم عشقت مرا نی تن، نه جانی مانده است  
زان خیالی مانده، و زین یک نشانی مانده است

## رباعی

بر گرد لب تو عنبر آمد<sup>(۱۶)</sup> بیرون  
یا<sup>(۱۷)</sup> سنبلیت<sup>(۱۸)</sup> از گل تر آمد<sup>(۱۹)</sup> بیرون  
خضریست نشسته بر لب آب حیات  
یا سبزه به گرد کوثر آمد<sup>(۲۰)</sup> بیرون

- ۱- ن: - می  
۲- ک: به، ن: در، از نسخه ل تصحیح شد  
۳- ل: مذکوره  
۴- ک، ن: - هیچ، از نسخه ل اضافه شد  
۵- تصحیح قیاسی شد  
۶- ل: - و  
۷- ل: + تعظیم و توقیر  
۸- ل: مرتبه  
۹- تصحیح قیاسی شد  
۱۰- ن: - و  
۱۱- ن: شهری  
۱۲- ل: - دگر  
۱۳- ل: + و  
۱۴- ن: - از  
۱۵- ن: یافتم  
۱۶- ل: آید  
۱۷- ن: - یا  
۱۸- از نسخه ل تصحیح شد  
۱۹- ل: آید  
۲۰- ل: آید

**سید حکیمی طوسی:** معاصر امیرشاهی بود. از اوست:

من از کباب مرغ دل نیم‌سوزِ خویش      فارغ ز باغ جنتم و لحم طیر او  
**حسین ابدال:** اوایل قلندر بود. آخر ترک آن کرده، در خدمت شاه اسماعیل می‌بود. از اوست:  
 تویی چو دیده مرا بلکه بهتر از دیده      منم قلندر و گوید قلندر از دیده  
 فقیر آرزو قطعه در تعریف نواب آخرخان مرحوم دیده تخلص که بر من خیلی شفقت داشتند گفته،  
 و این لفظ را بسیار بجا صرف نموده، چنانکه گوید:

ترا دیدیم و شوکت<sup>(۱)</sup> را شنیدیم      شنیده کی بود مانند دیده  
**حیدر کلوج<sup>(۲)</sup>:** با آنکه عامی بلکه اُمّی بود، دامان سخنش از لوٹ عیوب پاک و مطهر است.<sup>(۳)</sup> در  
 زمان شاه اسماعیل صفوی (به عرصه<sup>(۴)</sup>) ظهور آمده، و اوایل شاه طهماسب صفوی شهرت کرده و<sup>(۵)</sup>  
 دیوانش معروف و در السنه و افواه مذکوره است. از او پرسیدند که هیچ نخوانده و بی‌سواد شعر گویی  
 فی البدیهه در جواب گفت:

چنان طوسی صفت حیران آن<sup>(۶)</sup> آئینه رویم      که می‌گویم سخن اما نمی‌دانم چه می‌گویم  
 فقیر آرزو را درینولا دیوان او به نظر آمد. واقعی آنکه آدم بی‌سواد مقدور این قسم شعر گفتن  
 ندارد. هرچند کم‌شعر<sup>(۷)</sup> است اما آنچه گفته معقول و مضبوط است. پاره‌ای از آن انتخاب زده نوشته  
 می‌شود. از اوست:

### رباعی

ای هر بد و نیک از تو شده نامزد ما      از روز ازل بر تو عیان نیک و بد ما  
 ما را نبود از تو نهانی که ندانی<sup>(۸)</sup>      معلوم تو باشد ز ازل تا ابد ما  
 شدم در عشق پیر و بندگی کردن جوانان را      چنان آید<sup>(۹)</sup> خوشم کآزادی طفلان ز مکتب‌ها  
 به جان دارند ما را از ملامت هر طرف خلقی      چه خوش بودی که ما نشناختی کس را و کس ما را  
 فقیر آرزو گوید که ما نشناختی عبارت تازه است      چون عزیزان او را مسلم داشته‌اند، شاید روزمره  
 باشد. والله اعلم:

هوس داریم قتل خویش را از دست آن بدخو      ز حسرت وه که خواهد کشت آخر این هوس ما را  
 تا ببینمت به خواب شبی خواهم از خدا      در خواب رفته دیده بیدار خویش را  
 یک سخن بشنو که گویم از وفاداری ترا      با کسی منشین که آموزد جفاکاری ترا  
 آنکه از دار عدم آورد ما را در وجود      خاصه بهر قتل ما آورد پنداری ترا  
 نصیحت می‌کنم هر شب دل دیوانه خود را      که با هر کس مگو از بیخودی افسانه خود را

۲- ن: + و

۲- ل: کلوج

۱- شوکت

۵- ل: - و

۴: به ظهور، از نسخه‌های ن، ل اضافه شد

۸- ل: بدانی

۷- ل: سواد

۶- ل: ان

۹- ل: آمد

نمی‌بیند فریب نرگس مستانه خود را  
که از غیر تو خالی یافتم ویرانه خود را  
که کسی را نشناسیم و کسی هم ما را  
که باشد مرهمی بخشد جراحتهای پنهان را

## رباعی

بس لطافت که ورای خط و خالست ترا  
جز خیال تو ندارم چه خیال است ترا  
خبری پرس بدانجا چو رسیدی ما را با صد  
در عاشقی جفا چه بلا می‌کشیم ما<sup>(۵)</sup>  
از دل جدا، ز دیده جدا می‌کشیم ما  
هر کجا<sup>(۶)</sup> پای نهد بوسه زخم جایش را  
آن شکایت‌ها که از بخت سیه باشد مرا  
ز بیم آنکه نه‌گردد سخن بلند آنجا  
که توان یافت دگر منزل آباد آنجا  
که بجایی نرسد ناله و فریاد آنجا  
درد تو گر نصیب دل ماست یا نصیب

## رباعی

ز دل نرفتی و جانم در آرزوی تو رفت  
که تا به روز درین بزم گفت و<sup>(۹)</sup> گوی تو رفت  
هزار زاهد پرهیزگار شد از دست  
همین دم است هلاک تو یا دم دگر است  
که بر دلم ز تو هر داغ مرهم دگر است  
چرا<sup>(۱۲)</sup> که با غم عشق تو عالم دگر است  
زان روی که بیمارتر ز من دگری نیست  
این سعادت که غمت هم‌نفس ماست بس است

سراسر بیخودیهای<sup>(۱)</sup> مرا می‌بیند آن بدخو  
ترا ای گنج خوبی جای در دل بهر آن کردم  
شکر الله که چنان ساخت تب<sup>(۲)</sup> غم ما را  
<sup>(۳)</sup> ز روی لطف تیرش در دلم جاگرد<sup>(۴)</sup> خوشحالم

خال و خط گرچه ز اسباب جمالست ترا  
غیر فکر تو مرا نیست فکر تو چیست  
گر چه از ما خبری نیست بکویش حیدر  
بلا همیشه جفا می‌کشیم ما  
تنها کسی ز دیده خورد کاش خون دل  
گر میسر نشود بوسه زدن پایش را  
نرگست را خواب اگر ناید به کویم یک شبی  
نه گفت و صفی قدت واعظ وز طوبی گفت  
کشور دل نه چنان گشت خراب از ستمش  
<sup>(۷)</sup> وه که جایی است دل حیدر بیچاره اسیر  
لطف تو گر<sup>(۸)</sup> حواله غیر است چاره چیست

بیا که عمر عزیزم به جست‌وجوی تو رفت  
چه باده بود که در داد دوش ساقی بزم  
گرفت ساغر و بنمود ساعد<sup>(۱۰)</sup> سیمین  
چنین که دم بدم ای دل ترا<sup>(۱۱)</sup> غم دگر است  
مگو که بر دل تو داغهاست بی مرهم  
چه غم ز سرزنش عالم است و عالمیان  
درد دگران را مکن ای دوست مداوا  
دولت وصل نگوییم<sup>(۱۳)</sup> که ما را هوس است

۱- ن: بیخودیها

۲- ن: بت

۳- ل: - «ز روی لطف... جراحتهای پنهان را»

۴- ن: «در عاشقی جفا چه بلا می‌کشیم ما» ندارد

۵- ل: + «وه که جائیست... فریاد آنجا»

۶- ن: - و

۷- ن: ساغر

۸- ن: مرا

۹- ل: نگویم

۱۰- ن: + و

۱۱- ک: جا

۱۲- ل: که

۱۳- ن: - ترا

جای طلب نهند<sup>(۱)</sup> سرم را که پای تست  
 گنهم همین که دارم هوس رخ نکویت  
 که ز هیچ سو نیابم ره آمدن به کویت  
 یک دیدن دل از همه عالم ربودن است  
 موقوف یک سخن ز لب او شنودن است<sup>(۲)</sup>  
 مگر کسی که به دل آرزوی یاری داشت  
 گر زانکه از صحیفه تو انتخاب نیست  
 گر من هزار بار بگویم که هست، نیست  
 که هست خضر به آن عمر جاودان محتاج  
 که جان از غم دلربایی برآید  
 پس از عمری که نشیند به من بسیار نشیند  
 بسیار مرا جوید و بسیار کند یاد  
 هرچه آید ز بتان لطف و<sup>(۵)</sup> کرم می باشد  
 ز هر خراب که سبیل غم تو ویران کرد  
 آه از آن نرگس مخمور که بیدار نه شد  
 که میرم چون کسی را بشنوم کین آرزو دارد  
 آنکه از یاری جدا افتاده باشد چون کند  
 نتوان کند، دل از سرو خرامانی چند  
 کز چمن می شنوم ناله و افغانی چند  
 غمزهات بیباک، و مژگانان از آن بیباک تر  
 بر سر کویت سر حیدر از ایشان خاک تر  
 یا وعده چنان کن که شود<sup>(۷)</sup> باورم امروز  
 دیده باشد دگری، من نشنیدم هرگز  
<sup>(۱۰)</sup> بنده را کشت و گناه از طرف بنده هنوز  
 تیغ او بر دگری آید و من زنده هنوز  
 من ز جان دادن خود پیش تو شرمنده هنوز  
 دردا که این قدر هم گفتن نمی توانش

چون عاشقان به راه طلب پا ز سر کنند  
 به هزار طعنه خلقی ز پی ملامت من  
 سر راه من بدانسان بگرفت آب دیده  
 زان سرو ناز گوشه چشمی نمودن است  
 گویند چون ز شوق لبش جان نمی دهی  
 ز حال زار دلم هیچکس نشد آگه<sup>(۳)</sup>  
 در دور آن خط این همه آثار لطف چیست  
 آیین زهد کار من می پرست نیست  
 لب حیات ابد بخشد و همی بینم<sup>(۴)</sup>  
 غم دلبران می خورم تا به آن دم  
 ملولم زین جهت بسیار ای همدم که آن بدخو  
 روزی اگر از اهل وفا یار کند یاد  
 گر جفا آید از آن شوخ و گر جور، خوشم  
 خراب شد دل حیدر خراب تر بادا  
 مردم از ناله من دوش نرفتند به خواب  
 چنان از بی وفایی آرزوی قتل خود دارم  
 هر کرا یاریست با او غم ز دل بیرون کند  
 مشکل است از چمن دهر به حسرت رفتن  
 بلبلان را دل پر خون مگر از گل بشکفت<sup>(۶)</sup>  
 نرگست خونریز، ناز و عشوه ات مردم فریب  
 کمتر از خاکست در کویت سر اهل نیاز  
 هر روز به فردا مفکن وعده قتل  
 و ده که بی رحم بتی چون تو نه دیدم<sup>(۸)</sup> هرگز  
 تیغ کین راند (و)<sup>(۹)</sup> در ابرو گره افکند هنوز  
 چون نمیرم که شود کشته تیغش دگری  
 تو به جان کرده ز من صلح به ناسازی خویش  
 خون ریزدم چو گویم بستی کمر به خونم

۱- ل: کنند

۲- ن: شنیدنت

۳- ن: آگاه

۴- ن: دانم

۵- ل: و

۶- ل: بشکفت

۷- ل: بود

۸- ل: ندیده است کسی

۹- از نسخه ل اضافه شد

۱۰- نسخه ن این مصرع ندارد

صورت مه‌پیکر آن کج گله دارد چراغ  
 واحسرتا که می‌برم این آرزو به خاک  
 دگر هرگز از جور گردون نگریم  
 باز بینم روی یارانی که همدم بوده‌ایم  
 بغیر ازین که دهد جان نیافت چاره دلم  
 گفتمی مرا که آه مکش آه چون کنم  
 ز عمرم اندکی مانده است و<sup>(۵)</sup> بسیار آرزو دارم  
 گر می‌کنی جفایی خواهد گذشت این هم  
 دلش را ز غم چون دل خویش کردم  
 اندکی گفتم ازین قصه و بسیار است این  
 دارد خبر از محنت من کوهکن است آن  
 چیزی که نه دارم به تو راه سخن است<sup>(۱۰)</sup> آن  
 که جانم می‌رود چون یاد می‌آید از آن رفتن  
 هر صدای تیشه‌ای کز بیستون آمد<sup>(۱۲)</sup> برون  
 که بنشستی و کردی گریه بر احوال زار من  
 چشمت خراب کرده به هر گوشه خانه‌ای  
 باز آن بهانه‌جو نکند گر بهانه‌ای  
 بر خاطرش از رهگذرم گرد ملالی  
**یادگار بیگ حالی:** از مستعدان عهد اکبر پادشاه بود. ناخلفی داشت که او را مسموم کرد. آخر

شعله‌اش چون کج شود از باد گویا در نظر  
 بود آرزوی من که شوم خاک در رخت<sup>(۱)</sup>  
 گرم باز گردون به وصلت رساند  
 ای اجل چندان<sup>(۲)</sup> امانم ده که یکبار دگر  
 دریغ (و)<sup>(۳)</sup> درد که در کار عشق چون حیدر  
 آه از فراق روی تو ای ماه چون کنم  
 ز هجران بر لب آمد جان و<sup>(۴)</sup> دیدار آرزو دارم  
 بگذشت هرچه کردی با ما ز جور و<sup>(۶)</sup> کین هم  
 به هر کس حدیث دل ریش کردم  
 داستانی است غم من که به پایان نرسد  
 محنت زده عشقم و یاری که درین<sup>(۷)</sup> حال  
 دارم<sup>(۸)</sup> همه نوع سخن از دولت عشق است<sup>(۹)</sup>  
 مده یاد از خرامان رفتن آن سرو آزادم  
 می‌دهد از<sup>(۱۱)</sup> محنت فرهاد شیرین را خبر  
 از آن یوسف جدا افتاده‌ام یعقوب بایستی  
 ای از فسون لعل تو هر جا افسانه‌ای  
<sup>(۱۳)</sup> با صد بهانه گفت ترا می‌کشم به ناز  
 شد خاک سرم در ره آن سرو مبادا

او را نیز هلاک ساختند. از اوست:

شب فراق نه‌گشتم به هیچ پهلویی

که یاد آن مژده تیز در دلم نخلید

**قاسم بیگ حالی<sup>(۱۴)</sup>:** از مشاهیر قزلباش افشار و فاضل و متورع بود. از شعرای عصر شاه

طهماسب صفوی است. از اوست:

ذوق الطاف تو ای کاش نمی‌یافت دلم

یاد هر لطف تو اکنون به دل من<sup>(۱۵)</sup> المی<sup>(۱۶)</sup> است

۲- از نسخه ل اضافه شد

۲- ن: چند

۱- ن: درگهت

۶- ل: - و

۵- ن: - و

۴- ل: - و

۹- ل: عشقت

۸- ل: دارد

۷- ن: بدین

۱۲- ل: آید

۱۱- ل: - از

۱۰- ل: سخت

۱۲- ن: مصرع‌های این بیت جابه‌جا نوشته شده است

۱۵- ل: + صد

۱۴- ک: حالی. از نسخه‌های ن، ل نوشته شد

۱۶- ل: الم

در همه شهر یکی فتنه خوابیده نماند  
 دل نیست که دشمن است این دل  
 می‌سوزد و هیچم آگهی نیست  
 مرگ با جان در کشاکش بود درد انتظار  
 کی به من قاصد او مژده دیدار نداشت  
 قاصد خجل رسید نه‌دانم چه دیده است  
 نی صبر کرد فایده در عشق، نی سفر  
 اول عشق است از حسرت نه‌دارم تاپ وصل  
 برنیاید جان به آسانی چو در دل حیرت است  
 این چه درد است که بیمار ز غم می‌میرد  
 غم تو چون کشدم بر رقیب تهمت نه  
 تو بدگمان و مرا نیست با تو راه سخن  
 به حسرت آذازان<sup>(۶)</sup> خواری که چون می‌راندی<sup>(۷)</sup> از بزم  
 از کرده کس خجل نشود روز بازخواست  
 از حال حالتی نکند یار پرسشی  
 کدامین<sup>(۸)</sup> در دل از من شنیدی کم شود این<sup>(۹)</sup> دل  
 گفتمی که کنم فکر دل حالتی آخر  
 از نصیحت می‌دهم تسکین دل آزرده را  
 و نشد هرگز دل تنگم که می‌ماند گره  
 چو به حشر که<sup>(۱۰)</sup> در آیی همه همچو طفل مکتب  
 فقیر آرزو گوید که بجای چو به حشر که در آیی  
 برد دلم را ز کار پرسش بسیار<sup>(۱۱)</sup> تو  
 به خواری بر نمی‌گردم ازین در صبر آن دارم  
 صبح عجبی سرزد آزان چاک گریبان

که سرپا زده مژگان تو بیدار نکرد<sup>(۲)</sup>  
 در دشمنی من است این دل  
 گویا نه دل من است این دل  
 گفت یک ساعت تحمل کن که این کار من است  
 چون نگاهی که به من داشت به اغیار نداشت  
 گویا که یار نامه شوقم دریده است  
 این درد غیر مرگ علاج<sup>(۳)</sup> دگر نداشت  
 مرغ دام افتاده یک چندی نه‌خواهد دانه را  
 زنده در هجر تو بودن نیست از تقصیر ما  
 گر بگویند<sup>(۴)</sup> که امید مداوایی هست  
 که بهر کشتن آدم بهانه‌ها باشد  
 چرا رقیب نسازد سخن میانه ما  
 به امید شفاعت جانب اغیار می‌دیدم  
 گر پرسش گناه کنند ابتدا ز من  
 روزی بود که پرسش این ماجرا کنند<sup>(۵)</sup>  
 که هر ساعت مرا پیش تو در گفتار می‌آرد  
 او جان ز غمت داد تو فکر دگری کن  
 نیست<sup>(۶)</sup> مژم جز زبان نخجیر پیکان خورده را  
 آرزوی خنده در دل غنچه پژمرده را  
 فکنند<sup>(۷)</sup> نامه‌ها را ز کف از پی تماشا  
 «چو به حشر اندر آیی» مناسب است. افهم من فهم.  
 این همه شیرین مکن شربت بیمار را  
 بز<sup>(۸)</sup> آب دیده خود سبز بینم چوب دربان را  
 بیدار شو ای گوشه نشین وقت نماز است

۱- ل: + «حاجی که به راه کعبه» و «تقصیر وی آن است...» دو بیت اضافه دارد.

۴- ل: علاچی

۲- نسخه ن این بیت ندارد

۲- ل: ساخت

۷- ل: می‌راند

۶- ل: زان

۵- ل: نگویند

۱۰- ل: ای

۹- ن: کدامی

۸- ل: کند

۱۲- ن: نیک

۱۱- ل: + «پیرم ز عصا...» و «نی دیده بجای...» دو بیت اضافه دارد

۱۵- ل: بیمار

۱۴- ل: فکند

۱۳- ل: گر

۱۶- ل: کر

که هرچه گفتم و کردم به خاطرت بار است  
 چو خواب خسته که آسایش پرستار است  
 که تا باز آمدن هر بوالهوس راه دگر گیرد  
 که در میان بلا بودن از کنارده به است  
 صد درد را به قطره اشکی دوا کنند  
 که عمر گر همه جان کندن است مغتنم است  
 راحتی نیست دران خانه<sup>(۳)</sup> که بیماری هست  
 هر کجا در قفسی مرغ گرفتاری هست  
 خفته‌ای را که ز پی دشمن بیداری هست  
 خالیست جای بوسه به کنج لبش هنوز  
 که ظاهر می‌شود مهر تو از چاک گریبانم  
 حرف عشق از لب خندان نه‌کند گوش کسی  
 نه‌کشد صورت آئینه در آغوش کسی  
 چون برگ به روی هم می‌ریخت تماشایی  
 وقت رفتن خویش را<sup>(۴)</sup> از خود<sup>(۵)</sup> فراموش کردای  
 دل به هر کس که دهی رشک به من خواهی داشت  
 که ذوق آن چو پند دوستان مانده است در گوشم

## رباعی

[آن]<sup>(۶)</sup> سعی و طواف هرچه کرده است نکواست  
 قربان سازد به جای خود بر در دوست

## رباعی

هر سال مرا تأسفی بر بار است  
 پایم بر دست و دیده بر دستار است  
**حامدی<sup>(۱۱)</sup> قمی:** از شعرای عصر شاه طهماسب صفوی است. از اوست:

بی خطایی به هزاران گنه اقرار کنم  
 ز بیم آنکه مبادا شود فراموشش

فغان که رفتیم<sup>(۱)</sup> از خدمت تو ناچار است  
 چو من به وصل رستم دوستان بیاسایند  
 چه خوش باشد دو روزی یار اگر راه سفر گیرد  
 ز بیم هجر تو راضی به مرگ خود شده‌ام  
 افتادگان چو تکیه به دست دعا کنند  
 مگو چه سود ازین وصل تلخ روز وداع  
 چون بنالم<sup>(۲)</sup> که درین سینه دل زاری هست  
 دلم از سینه به تنگست خدایا برهان  
 عشق شد دشمن جان، خواب حرام است ای بخت  
 از مشک تر نگشته سیه غبغبش هنوز  
 گریبان چاکم از دست دل<sup>(۳)</sup> و<sup>(۴)</sup> صبح خندانم  
 به که در عشق کند خنده فراموش کسی  
 دل تنگم به خیال تو تسلی نشود  
 از باغ چو شاخ گل می‌آمدی و هر سو  
 رفتی و گرم حدیثم با تو گویا از شتاب  
 گر سر عاشقی ای عهدشکن خواهی داشت  
 خراب تلخی دشنام آن لبهای خاموشم

<sup>(۸)</sup> حاجی که به راه کعبه در تک و پوست  
 تقصیر وی آن است که آرد دگری

<sup>(۱۰)</sup> پیرم ز عصا و عینکم ناچار است  
 تی دیده بجای خویش مانده است نه پا  
**حامدی<sup>(۱۱)</sup> قمی:** از شعرای عصر شاه طهماسب صفوی است. از اوست:

او به خون گرم و<sup>(۱۲)</sup> من از ترس پشیمانی او  
 به قتل داد مرا وعده یار و<sup>(۱۳)</sup> من مردم

۱- ن: ل: رفتیم

۲- ل: بنالم

۳- ن: سینه

۴- ن: دلی

۵- ن: - و

۶- ل: اینجا

۷- ل: - خود

۸- ل: «حاجی که به راه...» و «تقصیر وی آنست...» رباعی تکراری است

۹- تصحیح قیاسی شد

۱۰- ل: «پیرم ز عصا» رباعی تکراری است

۱۱- ن: حامد

۱۲- ن: - و

۱۳- ن: - و



**حاجی بیگ قزوینی:** در کاشان توطن نموده. مرد صاحب حالت بود<sup>(۱)</sup>. از اوست:

مژده ای<sup>(۲)</sup> اهل خرابات که ما و غم دوست پرسش روز قیامت به کسی نگذاریم

**مولانا حاتم کاشی:** از شعرای معروف و نامش بر السنه مذکور است. شاعر پیشه،

درست اندیشه<sup>(۳)</sup>، خیره و طیره<sup>(۴)</sup>، هزال حیثیت بود.<sup>(۵)</sup> اما (او را)<sup>(۶)</sup> با شعرای زمان خود مثل محتشم

کاشی و وحشی و فهمی و شجاع و غضنفر و غیرهم مباحثات و مناظرات و مهاجرات عظیمه و کبیره<sup>(۷)</sup>

واقع شده. تقی اوحدی گوید (که)<sup>(۸)</sup> در ۹۹۸ که قایل به کاشان رسید. در مجلس آرای<sup>(۹)</sup> چند نوبت میان

من و او بر سر<sup>(۱۰)</sup> جزویات سخن مباحثه و مجادله شد، هر مرتبه الزامی شافی وافی خورده، چنانکه اثر

خجالت (در او)<sup>(۱۱)</sup> ظاهر بود. بعد ازان دیگر با فقیر در مدت حیات هرگز بر سر (مشاعره و)<sup>(۱۲)</sup> مباحثه

نیامد. این مصرع تاریخ<sup>(۱۳)</sup> فوت او و فهمی شاعر است:

«به سالی رفت حاتم بعد فهمی»<sup>(۱۴)</sup> از اوست:

خوش آن نگاه که تا مغز استخوان بدود

چون زلیخا بگرد بر رخ یوسف گوید

فتادم از نظر هر که بود در عالم

شبم کرم از دل پر خون گذشتی

گذشتی هرچه لیلی را به خاطر

سری شد لحظه می بندی به فتراک

بی تو نفس خوش نه زدم خوش نه نشستم

از گریه های مستی من در سبوی می

زین گریه که من کردم تا حشر اگر کاوند

مان به یعقوب بگویند که از گمشده ات

ای میر ز چشمان تو ناخرسندم

چشمی که تو داری اگر از من می بود

چشم زدن در تمام جان بدود

در ازل دیده یعقوب چرا کور نبود

هنوز چشم بداندیش در قفای من است

<sup>(۱۵)</sup> ازین دریای آتش چون گذشتی

<sup>(۱۶)</sup> یکایک در دل مجنون گذشتی

سرت گرم نه ما را هم سری هست<sup>(۱۷)</sup>

جایی نه نشستم که بر آتش نه نشستم

خندیدم<sup>(۱۸)</sup> آن قدر که شکم بر زمین نهاد

الماس برون آید از خاک مزار من

می رسد پیرهنی چشم تو روشن باشد

### رباعی

این چشم به هیچ کافری نپسندم

می کنم و پیش گربه می افکنم

۲- ن: - اندیشه

۶- از نسخه های ن، ل اضافه شد

۹- ل: اولین

۱۲- از نسخه ل اضافه شد

۱۷- ل: بود

۲- ل: - ای

۵- ن، ل: او را

۸- از نسخه ن اضافه شد

۱۱- از نسخه ل اضافه شد

۱۴- ل: + گفته

۱- ن: بوده

۴- ن: و طیره و خیره

۷- ن، ل: کثیره

۱۰- ن: بر سر

۱۳- ل: - تاریخ

۱۵- ن: - گذشتی هرچه لیلی را به خاطر»

۱۶- ن: - ازین دریای آتش چون گذشتی»

۱۸- ن: - خندیدم

از قصیده که در<sup>(۱)</sup> هجو گفته:

بزرگ است در شهر ما کوچکی  
به خاری توان کردنش قیلُغه  
که طول قدش نیست چون عرض مو  
به تاری تواند کشید از گلو  
بدان که<sup>(۲)</sup> قیلُغه به فتح قاف و سکون تحتانی و ضم لام و غین مفتوح نوعی است از تعذیر<sup>(۳)</sup> که به  
هندی آن را سولی گویند.

بعد مرگ من تأسف می‌کنی خوش صحبتی است  
اول عشق است بر ما هجر می‌پسند ای صنم  
در چراغ مرده صد ساله روغن می‌کنی  
صبر کن چندان که ما مستوجب هجران شویم<sup>(۴)</sup>

**حاتم بیگ اردوبادی:** استاد وزیر بکتاش خان حاکم کرمان بود. بعد از قتل او به خدمت  
شاه عباس رسید، و مرتبه به مرتبه ترقیات عظیمه<sup>(۵)</sup> یافت، چنانکه پدرخوانده آن پادشاه شد و در  
وزارت استقلال تمام داشت و بعد از او پسر او به وزارت رسید، و در سنه ۱۰۱۰ درگذشت. فقیر آرزو  
گوید که حاتم بیگ مذکور از اولاد خواجه نصیر طوسی است و اعیان اردوباد اکثر از اولاد خواجه  
مذکوراند، چنانکه مجدالدین قوسی تصریح نموده. الغرض حاتم بیگ طبع نظمی هم داشت.<sup>(۶)</sup> از اوست:

مراد دل مبتلا کرده است چون از دیگری نالم  
همیشه دشمن من از درون خانه می‌خیزد  
**مولانا حالی تبریزی:** خوش فهم فاضل متتبع است. میانه او و چلیپی بیگ فارغ و محمد<sup>(۷)</sup> بیگ  
فسونی خصومتی وافی بود. از اوست:

به خاک من بنویس ای رفیق این معنی  
به بیکسی تو میرم که گر تو گم گردی  
که بخت هر که بد افتد دگر نکو نشود  
کسی ز بهر تو حالی به جست و جو نشود  
و<sup>(۸)</sup> بعضی این دو بیت را از حالی یزدی می‌دانند. والله اعلم.

**شمس الدین محمد حالی:** از یزد بود.<sup>(۹)</sup> مدتها در شیراز به کسب علوم اشتغال می‌نمود به  
غایت یار گرم سوخته و برشته<sup>(۱۰)</sup> بود و از جذبۀ جنونی فارغ نه. تتبع قدما بسیار کرده. از اوست:

### رباعی

صد شکر که صبر بر جفا دارد دل  
رسم گله اینکه<sup>(۱۱)</sup> پیش ما باشد نیست  
تاب ستم تو بی‌وفا دارد دل  
ورنه به تو سخت حرفها دارد دل

**حکیم حاذق:** ولد حکیم همام الدین برادرزاده حکیم ابوالفتح اکبر شاهی. در خدمت سلطان  
پرویزبن جهانگیر پادشاه کمال قربت داشت. از کلامش چنان مستفاد می‌شد که کلیاتش پانزده هزار  
بیت است. دیوان غزل او هم به نظر آمده. بالفعل فقیر آرزو هفت مثنوی از او دارد، به این اسامی: گنج

۱- ن: - در ۲- از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد

۲- ک، ن: تقدیر، از نسخه ل تصحیح شد ۴- ن: شدیم

۵- از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد ۶- ل: + گفته ۷- ل، ن: محمود

۸- ن: - و ۹- ن، ل: + و ۱۰- ن: یار سوخته گرم و برشته

۱۱- ن: اینک

طلسم، ظل الشمسین، بهارِ خلد، ساقی‌نامه ایضاً ساقی‌نامه، تمسک نجات، [و] (۱) تجلی طور. کلامش خیلی زرین و متین است. از متأخران سرش به هیچکس فرود نمی‌آمد حتی (۲) که در حق مولانا گفته: عرفی ما در غزل استاد بود خانه خراب و ده آباد بود مثنویش طرز فصاحت نداشت کان نمک بود و (۳) ملاحظت نداشت و (۴) در واقع ملا عرفی مثنوی «شیرین و (۵) خسرو» که گفته یک حکایت دران بامزه واقع گشته و باقی (۶) هیچ.

پری که دیدنی همه بیند به چشم دل هر آن غبار که بر چرخ گردباد برد با آنکه در مقابل گردون نشسته‌ایم نگاه مست و (۷) ادا مست، و طرز حرفش هست دلم به هیچ تسلی نمی‌شود حانق از مثنوی «گنج طلسم» اوست در حمد باری تعالی:

قدرتش از جنبش ابرو کند در نعت:

هر که ترا دید و (۸) خدا را ندید پای ترا سنگ ره آمد جبین خالق جان جسم تو از جان نمود به گوش پندش حاجت نصیحت نیست بوی گل امشب ز دود شمع می‌آید برون حرص اندر ضمیر روشن دل من آن تسبیح را در دست گیرم

**مولانا حاجی طهرانی:** مردی بحال خود بود. از اوست:

آنان که دل به غیبت من شاد می‌کنند باری بدین (۱۲) خوشم که مرا یاد می‌کنند (۱۳)

**حجابی:** مولد و منشأ او جردباقان است. خوش طبیعت و (بسیار) (۱۴) خوش کلام بود. از اوست:

حفظ ناموس تو شد مانع رسوایی من (۱۵) ورنه مجنون تو رسواتر ازین می‌بایست اگر کند گله‌ای از تو، شرمسار تو نیست به عمر خویش کسی کز تو یک سخن شنود

- |                   |                        |               |
|-------------------|------------------------|---------------|
| ۱- تصحیح قیاسی شد | ۲- ل: - حتی            | ۳- ل: - و     |
| ۴- ل: - و         | ۵- ل: - و              | ۶- ل: + آن    |
| ۷- ل: - و         | ۸- ن، ل: - و           | ۹- ن، ل: ره   |
| ۱۰- ل: نیست       | ۱۱- ل: که              | ۱۲- ل: باین   |
| ۱۳- ل: می‌کند     | ۱۴- از نسخه ل اضافه شد | ۱۵- ن، ل: عشق |

**مولانا حرفی:** از شعرای عصر شاه طهماسب صفوی است. بسیار خوش‌سخن است. (۱) از

اوست:

می‌رسد آن (۲) شوخ شهیدانِ عشق      مژده شما را که قیامت رسید

### رباعی

جانا (۳) ز تو بر سرم بلا می‌آید      وز تو به دلم تیر جفا می‌آید  
گویی سگ خویش خوانده‌ام حرفی را      حرفی است کزو بوی وفا می‌آید

**مولانا تقی‌الدین حزن:** دستور فضلا و استاد شعراء، از شاگردان میرزا مخدوم ابن میرمیران حسینی صفاهانی است. مجردانه می‌زیست و با همه فضل و استعداد، رندی و عاشق پیشگی پیشه او بود (۴). بر پسر حلوایی عاشق بود و اکثر با رندان (۵) و لوایند از خود گذشته در میدان عراق به حوالی (۶) دکان او فرش بودی، آخرها از صفاهان به هند آمده و مدتی بزیست، و در لاهور فوت شد. از اوست:

شنیدم حزن از قیدش خلاصی آرزو داری      تو بی‌دردی برو درد گرفتاری چه می‌دانی  
دل که آنجا بود حال او نه‌دانم چون گذشت      باری این‌جا (۷) حزن بی‌دل بسی بیتاب (۸) بود  
حزنی پرشکوه کز هیچ رنجیدی کنون      صد جفا می‌بیند و لب از شکایت بسته است  
بهشت وصل تو از صحبت رقیب چنان شد      که گر به دوزخ هجر افکنی عذاب ندارم  
ناامیدم ز تو اما به محبت چه کنم      که میان من و تو رسم تقاضای هست  
بسکه مشتاقم به این حرمان که می‌بینی هنوز      از سخن سازان حدیث وصل باور می‌کنم  
چه شد حزن بگو شاید دلم فارغ ز غم گردد      به اندک گرمی معلوم از استغنا چه کم گردد  
قاصد از صحبت اغیار خبر داد و (۹) هنوز      چشم آن داشت که شاد از خبر او (۱۰) گرم  
چنان بیگانه کرد از من رقیب آن شوخ بدخورا      که نامم بشنود صد بار و در دل نگذرم او را  
فریبم می‌دهد قاصد به پیغام وفا لیکن      چه حاصل چون نکو دانسته حزن آن جفا جورا  
برغم من به رقیبان متهم منشین      به من اگر ننشینی به غیر هم منشین  
ننشست هنوز در میان یار      صد خصم ز هر کناد برخاست  
خجل شو چند زان کو نامرادی شرمسار آید      همان آزرده برگردد همان بی‌اعتبار آید  
من به حرمان خوشدلم منت منه بر من صبا      از تو ممنونم اگر نزدیک محمل نگذری (۱۱)  
دیگر شکست خاطر افکار من مکن      [من] (۱۲) دل شکسته‌ام دگر آزار من مکن  
من دانم و غمش، (۱۳) دل من داند و غم

۲- ن: جانان

۲- ل: از

۱- ل: + و سخن گفته

۶- ن: + در

۵- ن، ل: رنود

۴- ل: - بود

۹- ن، ل: - و

۸- ل: بیباک

۷- ل: آنجا

۱۲- ک، ل، ن: بر. تصحیح قیاسی شد

۱۱- ل: بگذری

۱۰- ن: - او

۱۲- ن: غم او داند و دلم

مرا بر ساده لوحی های حزنی رحم می آید  
 آد ازان بدخو که گر خود را بر آتش می زرم  
 می نشینم، می شکیم، می گذارم، می روم  
 حزنی ساده دل امروز دگر چون هر روز  
 کاش ای محرم نمی پرسیدی آن مه در کجاست  
 مبارکباد ای دل باز در آتش نشستنها  
 یک زمان حزنی زبان بستی و صبر هرزه (۵) گو (۶)  
 درین گذر دل من می طپد بسی یاران  
 جوش استغنا زند چون عشق (...)(۷) مزاج  
 این خوراری که من دیدم به پیش یار حزنی را  
 غمزه بر عن باد می پیماید از من بی حجاب (۹)  
 ز قلم عاقبت روزی پشیمان گشته خواهی گفت (۱۲)  
 ناتوانی را که بر آتش نشانند سوز رشک  
 زبان شکوه دراز است و منت تنک صبرم  
 حدیث مرگ حزنی دوستان عمداً بگویندش

**حسن بیگ:** بسیار صاحب کمال (۱۳) بوده. وقتی که در حبس بوده (۱۴)، این رباعی حسب حال خود

گفته:

### رباعی

زنجیر جنون و طعن آماده در آن  
 صد همچو من اوفتاده جان داده در آن  
 ماری است که تا گلو فرو برده مرا  
 چاهی است که تا گردنم اوفتاده در آن

**حسین خان:** سخنان مضحک (۱۵) قزوینانه بسیار از او سر زده، و اشعار مضحکه گفته. سید محمد

نجفی عتایی (۱۶) رساله ای در باب لطایف او نوشته مبنی بر سخنان نفیسه و نکات لطیفه. از او است:

### مثنوی

ندارد شیچکس چون ما (۱۷) جوانی  
 چو چشم ترک (۱۸) خود ترکی زبانی  
 به قامت راست همچون نیزه ما  
 ز سر تا پای او لرزان و رعنا

- |                        |               |               |
|------------------------|---------------|---------------|
| ۱- ن: می یارم          | ۲- ن: که حزنی | ۲- ن: شده     |
| ۳- ن: و                | ۵- ل: بنده    | ۶- ل: گو      |
| ۴- کلمه خوانا نیست     | ۸- ل: دیگر    | ۹- ن: بی حساب |
| ۱۰- از نسخه ل تصحیح شد | ۱۱- ل، ن: ها  | ۱۲- ل: شد     |
| ۱۲- ل: + حال           | ۱۴- ن: بود    | ۱۵- ن: + و    |
| ۱۶- ن: عتایی           | ۱۷- ن: او     | ۱۸- ن: ترک    |

بر آن چهره رخ او چون تدریست  
ولی بادام بر عناب دندان  
دهانش تنگ چون کون فرشته  
دو چشم گرگ را بر گوش چوپان  
اتاقه بر سرش چون شاخ بر گاو  
حسینی وصف او دیگر نگوید

**مولانا حیرتی:** از کاشان بود. شاگرد مولانا محتشم کاشی است. از اوست:

چه شبهای دراز هجر دیدم  
یکی از عزیزان در این بیت حیرتی<sup>(۳)</sup> تصرفی کرده، و اکثر مردم<sup>(۴)</sup> پسند فرموده<sup>(۵)</sup> اند<sup>(۶)</sup>. و هی هذا:  
همچو پروانه به شمعی سر و کار است مرا  
و تصرف این است: می روم پیش اگر بال و پر می سوزد

پیش فقیر مستفاد هر دو مصرع جداست و ترکیب آن با مصرع اول معنی علیحدده دارد لیکن بر  
تقدیر مصرع صاحب<sup>(۷)</sup> شعر، همان معنی این بیت شیخ سعدی است علیه الرحمة:

اگر یک سر موی برتر پَرَم  
فروغ تجلی بسوزد پرم  
معهدا هر<sup>(۸)</sup> شمع بال و پر پروانه خود را می سوزد خصوصیت به شمع او ندارد. از اوست:  
پرسید کسی بی تو ز من قصه یعقوب  
گفتم پدری بود فراق پسری داشت  
از حسد امروز زاهد منع ما از باده کرد  
ورنه کی آن نامسلمان را<sup>(۹)</sup> غم فردای ماست  
و بعضی این بیت را نسبت<sup>(۱۱)</sup> به حیرتی سمرقندی که شرابی بی حیایی بود<sup>(۱۱)</sup> کرده اند و گویند که  
کنایه به شاه طهماسب صفوی که از شرابش منع کرده بود، نموده چنانکه می آید. انشاءالله تعالی.  
**میرزا حسابی:** از نطنز بوده<sup>(۱۲)</sup> و معاصر تقی اوحدی، خیلی صاحب کمال است خصوصاً در  
موسیقی، و چون از<sup>(۱۳)</sup> جمیع علوم بهره ای داشته<sup>(۱۴)</sup> ظرفاً «دکان پس کوچه اش» نام کرده بودند<sup>(۱۵)</sup>  
<sup>(۱۶)</sup> از اوست:

ای دل بی صبر می دانی چه با من می کنی  
بر حسابی رشک دارد مدعی خوش صحبتی<sup>(۱۷)</sup> است  
زین بزم برون رفت و نکو رفت حسابی  
کار من ضایع شد از بیتابیت این بار هم  
رشک می برده است بر حسرت کش دیدار هم  
کازرده دل آزرده کند انجمنی را

۳- ن، ل: - حیرتی

۶- ن، ل: - اند

۹- ل: - را

۱۲- ل، ن: - بود

۱۵- ن، ل: - بود

۲- ن: - می کشد

۵- ل: - کرده

۸- ل: - که

۱۱- ل: - نسبت

۱۴- ل: - داشت

۱۷- ل: - صحبت

۱- ل: - عمر

۴- ن، ل: - مردم

۷- ل: - صاحب

۱۰- ل: - نسبت

۱۳- ل: - از

۱۶- ل: - گفته است

فقیر آرزو گوید که زبانی میرزای مغفور ابوتراب شهید غبار<sup>(۱)</sup> تخلص که اواخر تراب تخلص می کرد چنانکه گذشت، یاد دارم که این بیت از مخلص خان مرحوم است که تن بخشی پادشاه مغفرت پناه<sup>(۲)</sup> محمد اورنگ زیب عالمگیر پادشاه بود، و پیش مصرع او چنین است:

ز نهار به بزم نه دهی ره چو منی را  
آزرده<sup>(۳)</sup> دل آزرده کند انجمنی را

درین صورت مصرع دوم<sup>(۴)</sup> به طریق توارد گفته باشد.

دل آزرده بودم کنون دامنی  
غیر بدگری<sup>(۵)</sup> و تو بدخوی و مرا بخت زبون  
شب وصل غیر چشم ز خیال باز باشد  
مرغ دل رهیده که یادش بخیر باد  
ز خون خود دم بسمل نوشته ام بر خاک  
ز رنجشی که میان من و تو واقع شد  
شب از بزم است و غیر و صحبت می، خلوت خالی  
ای حسابی ترک او دشواری دارد بسی  
دیر پروا یار من روزی اگر پروا کند  
چون نظر خواب بر خورشید رخسارش کنم  
امشب کسی به حال من ناتوان نبود  
چندان الم<sup>(۶)</sup> از بی کسی خویش ندارم  
من ای همدم دل شمشیر غیرت خورده ای دارم  
زمانی در دلم صد بار می آبی نمی دانی<sup>(۷)</sup>  
بر من شبی می گذرد کز جنون دل  
هر نگاهش به من سوخته در روز وصال  
چه خوش است از تو شمی که ز<sup>(۸)</sup> روی ناز باشد  
بی خبر سویم چه آبی ای سرم پامال تو

**خواجه حسین هروی:** در معقولات از تلامذه ملاً عصام الدین و در شرعیات شاگرد شیخ ابن

حجر که عفتی حرمین است، بود. مدتی در خدمت اکبر پادشاه به سر کرده. از اوست:

از دهان تو نه دیدم کامی  
هیچ اگر نیست بده دشنامی

۲- ن: کازرده

۶- ل: از

۹- ن: سلم

۱۱- ن: به

۲- ل: پناه

۵- ل: بدگو

۸- ن: نگه

۱- ل: غبار

۴- ن، ل: دویم

۷- ک: دیری، ازل، ن تصحیح شد

۱۰- ک، ل: نمی دانم، از ن تصحیح شد

**میر حضوری:** از سادات قم و خوش محاوره و خوش صحبت بوده<sup>(۱)</sup>. برادر کوچک میراشکی قمی است. معاصر تقی اوحدی بود. از اوست:

اوقات خوش آن بود کز<sup>(۲)</sup> اسباب تعلق  
به روز مرگ فغان بر مزار من مکنید  
سیاهپوش مگر دید بهر ماتم من  
سر حضوری و فتراک خونچکان ببند  
با تو در خواب دلم عرض تمنا می‌کرد  
دست دردی از گریبان دلم کوتاه نه‌شد  
به شب فراق منعم مکن از فغان حضوری  
تا گرفتارم به درد<sup>(۳)</sup> عشق وقت من خوش است  
رفتیم و صد هزار تمنا گذاشتیم  
در وقت شکوه گره زبانم ز کار برد  
صبح آن مخمور محجوبانه از ما<sup>(۴)</sup> درگذشت  
با غریبی همچو من زود آشنایی‌های او

**حقی خراسانی:** مجردی بود پانی و در هندوستان به سر می‌برد. از اوست:

### رباعی

در مذهب دل گفت و شنودی دگر است  
کاری نگشاید ز نماز من و تو  
**حقی خوانساری:** از نسل مشایخ کبار آنجاست به غایت مرد خوش طبع و نیکو سرشت است.  
اکثر رباعی گفتی.<sup>(۵)</sup> از اوست:

### رباعی

دامان وصال دوست در چنگم بین  
در هر دو جهان نه‌گنجد و در دل من  
یک رُو شده، یک دل شده، یک رنگم بین  
گنجیده فراخی دل تنگم بین

### رباعی

امروز دگر روز تو از شب پیداست  
منظور که بوده ندانم کامروز  
خورشید و مهت ز چاه غبغب پیداست  
نقش هوس بوسه‌ات از لب پیداست

۲- ن: و آنهم

۲- ل: که

۱- ل: بود

۶- ل: - به درد

۵- ل: دردی

۴- ل: که

۹- ن: + گفته

۸- ن: بایزید

۷- ن: من



**حیرتی:** گویند از ماوراءالنهر بوده<sup>(۱)</sup> و بعضی از تون گفته‌اند و این صحیح نیست. خوش طبیعت و هزال و نکته‌سنج. دوستداری خاندان طیبین بسیار داشت. تقی اوحدی گوید که از ماوراءالنهر به تعصب او کسی برنخاسته. غالباً مرتبه اعتدال در آن طرف نیست یا تبراً بدین غایت می‌رسانند یا تعصب بدان مرتبه کنند<sup>(۲)</sup> که همچو ملا عبدالله مجتهدی را بی‌گناهی سوختند. در بدایت حال از بخارا به ضمن رفض گریخته در خدمت شاه طهماسب آمد. پادشاه او را اعزاز و اکرام بسیار نمود، و ظهور چنین شخصی از چنان ملک خیلی غریب بود، و چون شب و روز به خوردن شراب رغبت تمام داشت، پادشاه مکرر از آن منع فرمود. در این اثنا یکی از راه‌عناده به یکی از ابیات او متمسک شده به پادشاه رسانید که از آن کنایه به پادشاه نموده<sup>(۳)</sup>. بیت این است:

از حسد امروز زاهد منع ما از باده کرد      ورنه کی آن نامسلمان را غم فردای ماست  
بعد از استماع، حکم به اخراج او شد. بعد ازان چندگاه متواری بود تا باز بوسیله<sup>(۴)</sup> چند بیتی که در منقبت گفته بود آن شهریار برو شفقت نمود<sup>(۵)</sup> و تا آخر عمر در کاشان ساکن شد تا شبی از بام کاروان‌سرای که خود ساخته بود بر سر میدان سرنگون افتاد، و به مقر اصلی خود شتافت و معلوم نیست که حیرتی کاشانی که سابق احوالش گذشته و این شخص هر دو یکی‌اند یا غیر، غالب که<sup>(۶)</sup> جدا باشند. ابیاتی که سبب مرحمت شده این است:

به هیچ ملک رهم نیست ای<sup>(۷)</sup> شه دو سرا  
ز شش جهت در من بسته این سرای سپنج  
از غزلیات<sup>(۸)</sup>  
گل به حرف همان به که نیندازد<sup>(۹)</sup> گوش  
نظر مکن سوی من در میان خلق مباد  
ماند در زلف تو دل وای برین صید ضعیف  
فقیر آرزو گوید که محمدعلی حزین که از مدتی از ایران وارد هندوستان شده این بیت گفته بود<sup>(۱۰)</sup>:  
ای وای بر اسیری کز یاد رفته باشد      در دام مانده باشد<sup>(۱۱)</sup> صیاد رفته باشد  
عزیزان هنگامه برپا<sup>(۱۲)</sup> کن هندوستان بیتی از ملا ظهوری در برابرش خواندند که مضمون<sup>(۱۳)</sup> هر  
دو واحد است و حالا معلوم شد که معنی این هر سه بیت یکی است. هر چند بیت مذکور<sup>(۱۴)</sup> حزین بیجا

- ۱- نسخه ن: «و بعضی از تون... تقی اوحدی گوید که از ماوراءالنهر» ندارد  
۲- ل: کند  
۳- ن: ل: + و  
۴- ک: + چند، حذف شد  
۵- ل: نموده  
۶- ن: - که  
۷- ن: یا  
۸- ل: ولایت  
۹- ل: - از غزلیات  
۱۰- ل: بیندازد  
۱۱- ن: ل: دل  
۱۲- ل: کند  
۱۳- ل: + از اوست  
۱۴- ن: + و  
۱۵- ل: - برپا  
۱۶- ل: - مضمون  
۱۷- ل: مذکور بیت

است ابتدالی<sup>(۱)</sup> بیش از پیش در کلام اوست. مرحومی محمدعلی عظیم ثبات پسر میر محمدافضل است که شاگرد فقیر بود دو (صد)<sup>(۲)</sup> بیت بلکه بیشتر مأخذ اشعار حزین برآورده و اکثر آن در تذکره عالیجاه علی قلیخان داغستانی داخل است. الغرض اشعار انتخاب<sup>(۳)</sup> حیرتی این است:

### رباعی

ای شمع چنین گرم مشو در ستم ما  
 که بیخیز مستیم و<sup>(۴)</sup> گهی عاقل و هشیار  
 چو سرنوشت ترا کلک کردگار<sup>(۵)</sup> نوشت  
 خدا مرا به وصال تو دلربا برساند  
 به من چو نامه نویسی، نویس بر سر نامه  
 ازان بیخود زوم سوی مه خویش  
 حیرتی ناله ز درد دل خود چندان کرد<sup>(۶)</sup>  
 روز چون یاد هم آغوش شب دوش آورم  
 گر جفای رسدم از تو غمی نیست که من  
 ما سوخته‌هاییم حذر کن ز دم ما  
 یعنی که مساوی است وجود و<sup>(۷)</sup> عدم ما  
 خط غلامی خوبان روزگار نوشت  
 هوای وصل تو دارم مرا خدا برساند  
 که قاصدش به سر کوچه بلا برساند  
 که خود را هم نه خواهم همراه خویش  
 که دل یار به درد آمد و اغیار گریست  
 دست را بگشایم و خود را در آغوش آورم  
 به وفای تو بدآموز نه بودم هرگز

**مولانا حیاتی گیلانی:** خوش فطرت،<sup>(۸)</sup> درست فکرت، بی‌نهایت خیره (و)<sup>(۹)</sup> طیره، هزال مزاج ندیم بذله‌گوی بود<sup>(۱۰)</sup>. در خدمت اکبر پادشاه و نورالدین جهانگیر پادشاه او را به زر و نقره موازنه فرموده. چنانکه شادعباس ثانی تکلوا را. قریب پنج‌هزار بیت از او دیده‌اند، مبتنی بر اقسام سخن. ازان جمله «تغلق‌نامه» را<sup>(۱۱)</sup> الحاقات شایسته فرموده و حسب الامر پادشاهی به اصل درست نموده و الحق خوب گفته. درینولا پاردای از اشعار منتخبه او نوشته می‌شود و هی هذا:

در میان کافران هم بودام  
 هر قدر<sup>(۱۲)</sup> می‌روم به راه عدم  
 هر آن خاری که در راه تو کارند  
 بعد مردن به تو معلوم شود رنج حیات  
 از حسن و عشق هرکس آشوب برنخیزد  
 از بس که رفو زدیم، شد چاک  
 صحبت اهل جهان قفل در توفیق است  
 مریض عشق به درد جهان<sup>(۱۳)</sup> گرفتار است  
 یک میان شایسته زنار نیست  
 گردی از رهروان نمی‌بینم  
 بآب چشم گریان تازه گردان  
 رهرو آن لحظه بنالد که به منزل برسد  
 معشوق ترک باید، دلداده روستایی  
 این سینه همه به دوختن رفت  
 ای بسا فیض که در گوشه تنهایی هست  
 که آرزوی مداواش هم زیان دارد

- ۱- ن: ابتدال  
 ۲- در نسخه ک نبود، از نسخه ن، ل اضافه شد  
 ۳- ل: - انتخاب، ن: انتخابی  
 ۴- ن: - و  
 ۵- ن: - و  
 ۶- ل: روزگار  
 ۷- ل: کن  
 ۸- ن: + و  
 ۹- از نسخه ل اضافه شد  
 ۱۰- ن: + و  
 ۱۱- ن: - را  
 ۱۲- ک: قدم، از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد  
 ۱۳- ن: ل: چنان

**حاجی** <sup>(۱)</sup> **حسین خان**: پسر میرزا جانی عزتی، بسیار خوش فکر بود <sup>(۲)</sup>، از اوست:

به خدا کار چو افتاد خدا ساز شود <sup>(۳)</sup>      گره قطره به دریا چو رسد باز شود  
 اهل صورت از نشاط اهل معنی غافلاند  
 عمری شد و توشه نمی‌بندی      گویا تو به این سفر نمی‌آیی

**حسن خان شاملو**: پسر حسین خان حاکم خراسان، عظمت و جلال، و بزرگی و اقبال و تربیت سخن و اهل سخن او مشهور آفاق است، چنانکه مولانا فصیحی و ملک مشرقی و ناظم هراتی و دیگر اهل کمال مشمول عواطف او و خانواده او بوده‌اند، دیوانی دارد قریب سه هزار بیت، ازان جمله است <sup>(۴)</sup>:

یارب این مخمور غفلت را می‌دیدار ده      همچو آهم بر در دل‌های روشن بار ده  
 تا به کی چون داغ در یکجا کسی گیرد قرار  
 خرقه از کوتاهی شوقم گریبان می‌دزد  
 به روی لاله و گل خواستم که می‌نوشم  
 چون تنزل نکنم از همه کس  
 درین قافله نیست دنباله‌ای  
 ای که پنداری خموشم در وداع دوستان  
 امشب به هیچ وجه دلم وا نمی‌شود  
 نه صلحت صلح و نه جنگ تو جنگست  
 ننگجد ناله‌ام در زیر گردون  
 صد باغ و بزم <sup>(۶)</sup> چشم به راه من است و من

**حسین سیستانی**: از شیراز بود، قصه خوانی می‌کرد، از اوست:

### رباعی

هر لحظه ز من روایتی می‌شنوی      وز <sup>(۷)</sup> قصه من شکایتی می‌شنوی  
 سوز دل من فسانه می‌پنداری  
**امیر حسین علی**: از اترک جلایر بوده <sup>(۸)</sup>، خوش فکر است، از اوست:

ماند به نقطه‌ای دهنش در <sup>(۹)</sup> غبارِ خط      لیکن به نقطه‌ای که بود در خطِ غبار  
**حیدر دهلوی**: احوالش هیچ معلوم نیست، این دو بیت از او دیده شد:

بسکه مستی می‌کند بر گوشه دستار گل      محتسب گفته است نفروشد در بازار گل  
 نه همین لعل تو گلرنگ کند آئینه را      کز ملاحظت نمک سنگ کند آئینه را

۲- ل: بود

۲- ن: بوده

۱- ن: + محمد

۶- ن: - و بزم

۵- ل: چشم

۴- ل: + گفته از اوست

۹- ل: از

۸- ل: بود

۷- ل: در

**شیخ محمد علی حزین تخلص:** از مردم لاهیجان گیلانست. گویند از<sup>(۱)</sup> اولاد شیخ زاهد مرشد شیخ صفی الدین اردبیلی است که صاحب سلسله سلاطین صفویه بود. والد او ابوطالب نام داشت ازین جهت سجع نگینش علی ابن ابی طالب است و خالی از لطفی نیست. مدتی مدید گذشته که از تسلط نادرشاه بر قلمرو ایران و ناسازی روزگار و مزاج خودش وارد هندوستان جنت نشان گشته، و در هنگامی که نادرشاه بر شاهجهان آباد دهلی مسلط شده بود و شهر مذکور به تصرف قشون<sup>(۲)</sup> او درآمده، در گوشه‌ای خزیده بود. بعد از رفتن افواج شاهی باز ظاهر شده<sup>(۳)</sup> چون کسی چنانکه قدر او بود، در آن وقت نشناخت، و نازکی مزاجش که از کمر خوبان باج می‌خواهد با سختی ایام نساخت، به عزم ولایت عازم لاهور گردید و پیشتر نتوانست رفت. از بس که طبع ناسازی دارد، وطن و غربت برو یکسان است، و در وقتی که عمده‌الملک امیرخان<sup>(۴)</sup> بهادر مرحوم از اله آباد به حضور آمد. شیخ بتوقع<sup>(۵)</sup> قدرشناسی رجب القهقری نموده به شاهجهان آباد باز آمد، و چندگاه دیگر مثل کیمیا و عنقا متواری درین شهر بود، و غرض از گمنامی اشتیاق‌افزایی مردم است، و پس چون بختش مدد و اقبال یآوری کرد، عمده‌الملک قریب مبلغ بیست لک دام جید از پادشاه برای او گرفت. پس به جمعیت می‌گذرانید، و عجب آنکه<sup>(۶)</sup> شیخ مذکور رساله‌ای مشتمل بر حسب و نسب و سیر و شعر خود نوشته دعوی‌های بلند دران نموده که صاحب داعیه ازان معلوم می‌شود گویا علت غایی نوشتن رساله [در]<sup>(۷)</sup> مذمت اهل هند و هند است، از گدا تا پادشاه. با آنکه هرچه او را رسیده، از اهل ولایت خودش رسیده و در هندوستان بهشت نشان هیچکس او را بالای چشمت ابرو نگفته. عبث عبث (و)<sup>(۸)</sup> در حق این ملک و اهالی آن گفته آنچه گفته. اما الحمد لله که الحال همه قبایح هند به حسنات بدل شد، و درینولا به عزم حج و زیارت عتبات که<sup>(۹)</sup> روانه بنگاله شده بود از عظیم آباد برگشته به بنارس که<sup>(۱۰)</sup> معبد عظیم هندوان<sup>(۱۱)</sup> است فروکش کرده.<sup>(۱۲)</sup>

### بیت

ترسم نرسی به کعبه ای اعرابی کین ره که تو می‌روی به ترکستانست<sup>(۱۳)</sup>  
 بالجمله شیخ می‌گوید که این دیوان که شهرت دارد، دیوان چهارم است و سابق سه دیوان در فترت افغانه تلف شد. به هر حال دیوان مذکور هم که مکرر به مطالعه در آمد، به آن درجه که مظنون یا متیقن شیخ و جماعه نصیریان اوست، نیست. اگر این هم با آن سه دیوان ملحق می‌گردید مورد این همه اعتراضات نمی‌گردید. اکثر تربیت طلبان و کاسه‌لیسان هند اعتقادی بیش از پیش در خدمت این عزیز

- ۱- ن : که  
 ۲- ن : فنون  
 ۳- ل : + و  
 ۴- ل : - «امیرخان بهادر... اقبال یآوری کرد»  
 ۵- ن : بتوقعه  
 ۶- ل : اینکه  
 ۷- تصحیح قیاسی شد  
 ۸- از نسخه ل اضافه شد  
 ۹- ل : - که  
 ۱۰- ل : - که  
 ۱۱- ک : هندوستان، از نسخه‌های ل، ن نوشته شد  
 ۱۲- ل : + نشسته است  
 ۱۳- ک، ل، ن : به کفرستانست

دارند، و او خود هم مثل کلیم و سلیم و غیرهما را مطلقاً وجود نمی‌گذارد، و چون امارت مرتبت نواب شیرافکن خان پسر غیرت خان<sup>(۱)</sup> مرحوم سابق به شاگردی و مریدی مرحومی<sup>(۲)</sup> میر محمدافضل<sup>(۳)</sup> ثابت افتخار نموده در نگین خود کنده بود. شیرافکن خان مرید ثابت است.

و بعد از وفات میر مذکور به این عزیز اعتقادی که مافوقش متصور نبود، بهم رسانید. محمد عظیم ثبات تخلص پسر میر مذکور بنابر تعصب قریب دو صد بیت<sup>(۴)</sup> ماخذ اشعار شیخ حزین برآورده نوشته. چنانچه پاره‌ای از آن در تذکره عالیجاه خان شفقت نشان علی قلیخان داغستانی که<sup>(۵)</sup> معتقد و مخلص حزین بود و حالا سوره برات دوستی شیخ حفظ کرده مرقوم است و چون<sup>(۶)</sup> ثبات مذکور سید عربیست کسی آن را نمی‌پرسد. بهرکیف می‌گویند که شیخ مذکور فاضلست و صاحب تصانیف. لیکن هیچ تصنیفی از او در علم حکمت و کلام بنظر نیامده. بعد مطالعه احوال مصنفات او معلوم خواهد شد. آری شعرکی می‌گوید. درینولا انتخاب دیوان او نوشته می‌شود. از اوست:

ای محتسب صلایی پیران پارسا را  
میرم می‌رمد ز دل بیقرار ما  
که شادی مرگ سازد وعده فردای او ما را  
بناجا می‌بری ای خضر بیابان ما را  
شتابم در فلاخن می‌نهد سنگ نشان‌ها را  
که بازیگاه طفلان می‌شود خاک مزار ما  
در شهر شما کس نخرد جنس وفا را  
گدا چون پادشه گردد گدا سازد جهانی را  
به تنگنای<sup>(۸)</sup> قفس عنده لب شیدا را  
فروزان‌تر کند دامان محشر آتش ما را  
گل کند جنت<sup>(۹)</sup> ما موج زند کوثر ما  
می‌شد کباب حوصله دیر مست ما  
بگذار به ما خاطر رنجیده ما را  
بس که صاف است آب مشرب ما  
نرود ز استخوان برون تب ما  
آلوده برون ز جنت پدر ما

تا خرقة می‌پذیرد در رهن باده ساقی  
مانند گرد کز رم آهو شود بلند  
به فردا وعده داد، امروز جان ناشکیبا را  
نشود باز که زندانی آباد شود  
به کویت جذبه شوق مرا رهبر نمی‌یابد<sup>(۱۰)</sup>  
جنون را کارها باقیست با مشت غبار ما  
خوبان چه گروهید که با دعوی انصاف  
به دست خلق عالم کاسه دریوزه می‌بینم  
به ارمغان برسان ای صبا شمیم گلم  
هنوز آغاز رعنا نیست عشق سرکش ما را  
لب اگر باز کنی چهره اگر بنمایی  
خم‌خانه‌ها<sup>(۱۱)</sup> تهی شد و ما خشک لب حزین  
چند ای فلک دوز در صلح درآیی  
عکس اندیشه‌ها نمایان است  
مفشانید<sup>(۱۱)</sup> در کنز کافور  
ما چون ز خرابات جیب پاک آیم

۳- ل: + مرحومی

۶- ن: - چون

۹- ل: حنب

- مر: می

ن: بسده و

۸: تنگنایی

۱۱- ل: نیفشانید

۱- ل: عزت خان

۲- ل: این بیت ندارد

۷- ل: سازد

۱۰- ل: خمخانه

که یک خورشید بس باشد زمین و آسمانی را  
غم عشق ما را، سلامت شما را  
که گر<sup>(۱)</sup> مرد عشقی نگهدار پا را  
کسی گرم هرگز نکرده است جا را  
نقش مراد شد شکن بوریای ما  
که می‌گوید به او حال من خاطر پریشان را  
ما می‌خریم ناز خریدارِ خویش را  
ایام شادمانی گلزارِ خویش را  
بگذار تا تمام کنم کارِ خویش را  
اگر کمی نکند عمر جاودانه ما  
اول ای دوست من بی‌سر و پا را دریاب  
گر شبی زاهد خرابات مغان بیند به خواب  
زخم مکید تا دم شمشیر آب داشت  
زین قافله رفته صدای جرسی نیست  
ما را ز وفای تو جز این ملتسمی نیست  
شور دیوانه و اطفال تماشای خوشی است  
نامه ناخوانده مکن پاره که انشای خوشی است  
نالیدن دل بود ندانم چه بلا داشت  
همین شنیده‌ام از بلبلان بهاری هست  
این دشنه آلوده به خون در کمر کیست  
در دامن بال و پر پروانه سر کیست  
به سینه شیشه دل را شکست و پا گذاشت  
مروّت دل بیگانه آشنا نگذاشت  
دیگر فلک سقله چرا بر سر کین است  
آن رنگ کدام است که در برگ خزان نیست  
صیاد به بی‌رحمیت ای<sup>(۲)</sup> دشمن جان نیست  
کاری که کرد دست و دل ما ز کار رفت  
خاکم آن روز که در میکده خواهد شد خشت

گل داغی ز عشق او بیاراید جهانی را  
دل آسودگان قدر محنت ندانند  
درین بزم گفتم به گوش سپندی  
چنین داد پاسخ که در بزم گیتی  
زد عشق حلقه بر در دولت‌سرای ما  
حزین از محرمان بی‌ادب غیر از سر زلفش  
در بیع‌گاه عشق به<sup>(۳)</sup> نرخ هزار جان  
آن بلبلم که می‌گذرانم به زیر بال  
از شمعم ای صبا دم افسرده دور دار  
سفر به سایه آن سرو پایدار کنیم<sup>(۴)</sup>  
می‌شنیدم<sup>(۵)</sup> که سر بی‌سر و سامان داری  
صبح محشر سرگران برخیزد از خواب لحد  
کامم چشید هرچه نگاهش عتاب داشت  
گوشی به خروش من و دلدار که فرداست  
همراه رقیبان مگذر از سر خاکم  
با دل ابنای زمان دست و گریبان شده‌اند  
دل به خوناب جگر شرح غمت کرد رقم  
در کوی غم آواز حزینی که شنیدی  
شکسته خار کهن آشیان گلزارم  
حاشا چه کند ترک نگاه تو ز قلم  
خاکستر طور است بیابانی رشکش  
خیال جلوّه نازش پنهان می‌طلبد  
کرشمه نیم نگه کرده بود نامزدم  
لوح هنر خویش به خون مژه شستم  
دل بیهده بستیم<sup>(۶)</sup> به نیرنگ بهاران  
بسیار به دام و قفس افتاد گذارم  
در پیچ و تاب حلقه آن زلف خم به خم  
بر سر خود دهم جا خم پاکیزه سرشت

۱- ل: تو

۲- ل: به

۳- که، ل: کنم، از نسخه ن تصحیح شد

۴- ن: شنیدیم

۵- ل: بستم

۶- ن: ای

کودک مشیمه را نشمارد به خویش تنگ  
نگه عجز ز چشم تو ترحم میخواست  
چه شد از توبه اگر دامن خشکی دارم  
دستی که شوق آبله پا قطره میزند  
دام اگر مرغ چمن را گل فارغ بالیست  
اینقدرها نبود بانگ جرس سینه خراش  
در باغ حزین کس نکند فهم صفیرت  
عشق می گویم و چون شمع لبم می سوزد  
غنچه غارت ایام به گلشن نگذاشت  
ای نوجوان کناره مکن از حزین زار  
جان رفت و سرگرانی نازت چنانکه بود  
حزین دردنوش مست را چون خود نه پنداری  
اکنون که ساقی از پی هم جام می دهد  
برخیز که خود را برسانیم به دامی  
زین پیش چنین<sup>(۳)</sup> در نظرت خوار نبودم<sup>(۴)</sup>  
عالمی چهره به ما گشته حزین  
در آن روزی که من در راه عشق از پای افتادم  
ز هر کنج خرابات مغان برخاست جمشیدی  
ما را تن ضعیف چه باشد که کوه را  
حباب از خویشتن چون بگذرد دریا کند خود را  
میگساران<sup>(۵)</sup> چو هوای گل و شمشاد کنید<sup>(۶)</sup>  
قوتی داد به فرهاد و به مجنون ضعیفی  
دون همتان سقله شعار جهان حزین  
گر به شوخی شرری در پر پروانه زدند  
پس از عمری که شد با دختر رز صحبتیم روزی  
آنها که آوردند سبک در نظر مرا  
قومی که سر کشند<sup>(۷)</sup> ز نخوت بر آسمان

دنیا به چشم مردم دنیا حقیر نیست  
از کمین غمزه بیباک<sup>(۱)</sup> تو برخاست که نیست  
پیش ابر کرم پیر مغان این همه نیست  
یک خار زیر منت ابر بهار نیست  
بهر جمعیت ما زلف پریشانی هست  
پی این قافله گویا دل نالانی هست  
این زمزمه آن مرغ شناسد که اسیر است  
راز پنهان من امشب به زبان افتاده است  
غم تنهایی<sup>(۲)</sup> مرغان گلستانم سوخت  
عاشق اگر چه پیر شود عشق پیر نیست  
دل خون شد و غرور نگاهت همان که هست  
تو زاهد گربه محراب و او شیر خراب است  
بستان مگر خدای تو زاهد غفور نیست  
تا ناله مرغان گرفتار بلند است  
هم بزم رقیبان شده ای این گل آنست  
عبث<sup>(۳)</sup> آئینه زدودیم، عبث  
غزال چشم شوخ یار در دنبال می بیند  
کسی از حلقه پرهیزگاران بر نمی خیزد  
غم ناتوان تر از کمر مور می کند  
شکستن کشتیم را غرقه (در)<sup>(۴)</sup> آب بقا دارد  
لختی از خون جگر خوردن ما یاد کنید<sup>(۵)</sup>  
هر کرا عشق ز راهی به سر کار آرد  
ما را چه می شدی که به ما می فروختند  
آتش عشق مرا در دل دیوانه زدند  
ندانم از کجا دیگر شب آدینه پیدا شد  
بیچارگان به کوی مغانم ندیده اند  
بر آستان میکند شأنم ندیده اند

۲- ک: جنون، از نسخه ل تصحیح شد

۶- از نسخه ل اضافه شد

۹- ل، ن: کنند

۲- ل: پنهانی

۵- ل: عیب

۸- ل: کنند

۱- ن: که

۲- ل: نبودیم

۷- ل: میکشان را

۱۰- ل: کشید

کار پر سوختگان این همه دشوار نبود  
 نتوان به بوی باده علاجِ خمار کرد  
 عقدهٔ خاطر ما نیست که وا نتوان کرد  
 عشق و جانبازی و رندی به<sup>(۲)</sup> ریا نتوان کرد  
 بهار از رنگ گل پنداری آتش زیر پا دارد  
 امید وصال تو به عمر دگر افتاد  
 دیر مغان دل بنا کرد که کرد یار کرد  
 مقصود ازین بیت به تعقید برآید  
 شگری که منکران محبت ادا کنند.  
 نکهت مصر سفر کرد و<sup>(۵)</sup> به کنعان نرسید  
 چون ننالم که فغانم به گلستان نرسید<sup>(۶)</sup>  
 دامن خرقه بیفشار که سیلاب شود<sup>(۸)</sup>  
 که سحر ناله به طرزی که تو می‌نالی، کرد  
 در حوصله‌ام این همه آزار نگنجد  
 ترسم همه در سینه به یکبار نگنجد  
 چو نامه در کف ما برگ تاک خواهد بود  
 پیاله بر سر ابر بهار می‌شکند  
 کدام مرده به کنج فراغ می‌ماند  
 که عاقبت به در می‌فروش می‌آید  
 تا صاف مشربان به خرابات رو کنند<sup>(۱۲)</sup>  
 عاشق نشود آنکه مرا از تو جدا کرد  
 زین جرم به عاشق نتوان منع جفا کرد  
 نوبرهمنان بستن زنار ندانند  
 سر هر خم گشودم بادهٔ پارینه<sup>(۱۵)</sup> پیدا شد  
 درد دین را می‌کند پرهیزگاری بیشتر

شمع من پیره‌نی جز پر پروانه نداشت  
 از وعدهٔ وصال غم دل نمی‌رود  
 گر گشایی گره از گوشهٔ ابرو چه شود<sup>(۱)</sup>  
 زاهد از بزم حریفان به سلامت برخیز  
 ندارم فرصت<sup>(۳)</sup> آن کز سبوحی در قدح ریزم  
 زهرِ غمِ هجر تو به جان کارگر افتاد  
 رندی و عشق و می‌کشی در گل ما سرشته است<sup>(۴)</sup>  
 دارد سخنی در گره گوشهٔ ابرو  
 در کیش ما چو سجدهٔ کافر قبول نیست  
 دیده دیربست که در راه غبار در تست  
 من گرفتم به قفس تن ز غم از دوری گل  
 خشکی زهد<sup>(۷)</sup> ریا گرد برآورد حزین  
 مرغ گلشن ز تو شیون مگر آموخت حزین  
 او گرم عتاب است و<sup>(۹)</sup> مرا غم که مبادا  
 فریاد که غم‌های تو ز اندازه برونست  
 ز حشر مستی ما را چه باک خواهد بود  
 غرور گریه<sup>(۱۰)</sup> دریا مدار مستی<sup>(۱۱)</sup> ما  
 چنین که عشق زند ره فقیه و زاهد را  
 دو روز با فلک سنگدل بساز حزین  
 ساقی بگو چکیدهٔ دل<sup>(۱۲)</sup> در سبو کنند<sup>(۱۳)</sup>  
 نفرین دگر در خور این جور ندارم  
 مسکین چه کند طاقت دیدارش اگر نیست  
 ما باخته دینان ادب کفر ندانیم  
 بنا دیروز شد میخانه و امروز از مستی  
 گرچه به می‌گردد از پرهیز هر دردی که هست

۱- ک: سود، از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد

۲- ل: و

۳- ل: فرصتی

۵- ن: - و

۴- ل: اند

۶- ن: نرسد

۸- ل: رود

۷- ن: + و

۹- ن: - و

۱۱- ل: هستی

۱۰- ل: مستی

۱۲- ن: دلی

۱۴- ل: ایضاً

۱۳- ل: کند

۱۵- ل: دیرینه



تا صافی<sup>(۱)</sup> می‌کنم ردا را  
 باید رفتن به<sup>(۲)</sup> اضطرارت  
 دست فارغ نشد از چاک کرببان ما را  
 دارم ز داغ دل چمنی در کنار خویش  
 آزرده بارِ منت احسان نمی‌کشد  
 برقع طرفه نگردد با اتشین عذارش  
 با شام غریبان سر زلف بجوشم  
 تمای جهان از سخت کامان می‌شود حاصل  
 گر در خلد بروی نگهم باز کنند  
 معنی کناره گیرد اگر از میان روم  
 بسیار دیده گردش ایام نخل من<sup>(۵)</sup>  
 ز بس راز ترا پنهان ز چشم مردمان دارم  
 فیض کرم ابر سیه کاسه<sup>(۶)</sup> چه باشد  
 از تلخی دشنام مزین دانغه مست است  
 شهری تمام ضالِب سودای یوسف‌اند  
 قدم گر<sup>(۷)</sup> رنجه می‌گردد غباری مرحمت فرما  
 پیر مغان اشارتم کرد بغل توبه  
 از ترکس مخمور تو ای شور قیامت  
 ز امشب مکزور گر می‌کنی فکری برای من  
 به اندک شیوهای دل را تسلی می‌توان کردن  
 گاه گاهی دلم به خود سوزد  
 چند گریبی که به دل سپر بتان پنهان دار  
 ز مند تیرد دل چون شمع روشن گر برون رفتم  
 از هر طرف که دیده گشادم گشاده بود  
 عشق تو حرز جان بود این همه امتحان چرا  
 هرگز برون ز چاه نمی‌آمدیم<sup>(۸)</sup> ما

ای پرده ز روی کار برخیز  
 برخیز به اختیار برخیز  
 استینی نکشیدیم به چشم تر خویش  
 در زیر بال می‌گذرانم بهار خویش  
 می‌دزدم از نسیم صبا شاخسارِ خویش  
 چون شمع می‌توان دید در پرده آشکارش  
 آن نوع که از رشک شود<sup>(۳)</sup> صبح وطن داغ  
 ز جان خویش کام تیشه شیرین کرد<sup>(۴)</sup> فرهادم  
 بی رُخت گردنِ مژگان به تماشا نکشم  
 خالی شود جهان چو برون از جهان روم  
 همراه گل نیامده‌ام تا خزان روم  
 بجای مغز، مکتوب ترا در استخوان دارم  
 مژگان تر خویش به گلزار فشاندم  
 ما کام خود آخر ز لب یار گرفتیم  
 ما هم بیا به عزم تماشا بیرون رویم  
 به راه انتظارت دیده امید گردیدم  
 ریخت حریف می‌کده جام شراب بر سرم  
 مستیم و چندان مست که هشیار نگردیم  
 من آتش بجان چون شمع تا فردا نمی‌مانم  
 ترحم گر نخواهی کرد گوشه کن به فریادم  
 شمع آدینه مزار خودم  
 بوی یوسف رود از مصر به کنعان چه کنم  
 به پای خود به این بزم آدمم از سر<sup>(۸)</sup> برون رفتم  
 جایی به فیض دیده گریان<sup>(۹)</sup> نیافتم  
 گاه در آتش افکنی گاه به کام ماهیم  
 گر ما خبر ز ناز خریدار داشتیم<sup>(۱۱)</sup>

۱- ل: بود

۲- ل: کا

۳- ن: خود

۴- ن: داشتیم

۵- ل: ز

۶- ل: ما

۷- ک: کبر، از نسخه‌های ن: ل نوشته شد

۸- ن: نمی

۹- ن: کلمه ویران

لب بندم و در پیش تو بسیار بگریم<sup>(۱)</sup>  
 گریه آغاز به ناکامی انجام کنم  
 در ره عشق اگر دست به کاری نزد  
 گدای این درم عرض نیازی مدعا دارم  
 ز زاهد می‌گرفتم سبحة و زنار می‌دادم  
 چشم طمع به رخنه دیوار بسته‌ام  
 از سبحة پیامی که به زنار فرستم  
 درین میخانه خون مشربم با جمله در جوشم  
 سواد زلف او می‌گفتم و شبگیر می‌کردم  
 یک سال در میانه چو گل، جام می‌کشم  
 پریشان یک جهان شوریده و یک شهر رسوا بین  
 صیدی که آموخت از دام جستن  
 بر شاخ گل نبود گران آشیان من  
 بیمار پریشان و پرستار پریشان  
 کس چه داند که سرانجام چه خواهد بودن  
 خبر از حسن بی‌پروا ندارد یار<sup>(۹)</sup> پروا بین<sup>(۱۰)</sup>

شرطست که گر دست دهد دامن وصلت  
 عمر رفت و سفر عشق به آخر نرسید  
 پاس ناموس هنرمندی فرهادم بود<sup>(۲)</sup>  
 ندارم شکوه گرد سرت، گوشه به حرفم کن  
 اگر اسلام را می‌بود ربطی با سر زلفش  
 شاید شبی شمیم گلی ره غلط کند  
 یک مسئله از مشرب یکرنگی عشقست  
 حزین از نرد و<sup>(۳)</sup> صاف کفر و دین از من چه<sup>(۴)</sup> می‌پرسی  
 ندارد حسن لیلی چون من از خود رسته مجنونی  
 در بزم عیش دور به ما دیر می‌رسد  
 بر آ یک شب ز منزل ماه مشتاقان تماشا کن  
 بگذار<sup>(۵)</sup> ریزد آزادیش خون  
 صرصر چه در<sup>(۶)</sup> خرابی من اضطراب داشت  
 خوش صحبت<sup>(۷)</sup> خاصی<sup>(۸)</sup> است میان دل و زلفت  
 وقت خود خوش گذران، با می و معشوق حزین  
 غمش در هر سر کویی به خون غلطیده‌ای دارد

## رباعی

ناموس شراب خانهات کو؟  
 ای خانه خراب خانهات کو؟  
 گویا دل باغبان گرفته  
 جستیم زین خروش ز<sup>(۱۳)</sup> خواب گران همه  
 لطفی که با من می‌کنی<sup>(۱۴)</sup> با گبر و ترسا می‌کنی<sup>(۱۵)</sup>  
 چشمی<sup>(۱۶)</sup> که در هر گردش خالی کند پیمانهای

شادیم<sup>(۱۱)</sup> به تشنه کامی اما  
<sup>(۱۲)</sup> تا چند حزین به دست گردی  
 یک غنچه صبا نمی‌گشاید  
 عشق تو بانگ زد به زمین و زمان همه  
 کو قدر غم پروردگی، کو مزد دیرین بندگی  
 عاشق چسان در دور او دل را نگهداری کند

۲- ل: - و

۲- ن: - بود

۱- ن: بگریم

۶- ل: از

۵- ن: + که

۴- ن: - چه

۸- ن: خاص

۷- ک: صحبتی، از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد

۱۰- ل: ن: بین

۹- ن: + بی

۱۱- ک، ل: شادم، از نسخه ن نوشته شد

۱۳- ل: - ز

۱۲- نسخه ک مصرع دوم ندارد. از ن، ل اضافه شد

۱۵- ن، ل: کردای

۱۴- ل: کردهای

۱۶- ک: چشم، از نسخه‌های ن، ل نوشته شد

از ما زیاده تشنه دیدار گشته‌ای  
 اگر بانگ درایی نیست ظالم گردِ هامونی  
 [وحشت] (۴) نگذاری و رمیدن نتوانی  
 آرام نداری و پریدن (۵) نتوانی  
 که در گردش ز چشم مست خود میخانه‌ای داری  
 عجب در خاک و (۶) خون غلطاندن مستانه‌ای (۷) داری  
 چرا احوال ما را از زبان خود نمی‌پرسی  
 که دستی رهن ساغر بود و در دست سبب دستی  
 گر ز من افتاده‌تری داشتی  
 چنین که می‌روی از خویش و باز می‌آیی  
 اکنون که غمت دارِ ستم داد، کجایی  
 فال جمعیت از اوراق خزان نگشایی  
 بیدرد چه حالست نه سوزی، نه گدازی  
 خواهم که خاک تربت من (۱۰) گل فشان کنی  
 ز هر سو می‌دمد داغِ پلنگی، پنجه شیری

فتوای رشک کرده به در خون آئینه  
 به راحت هر قدم چشمی کر و (۱) گوش (۲) رهین دارم  
 سخت است (۳) گرفتاری و آزادی ای دل  
 در دام غم ای مرغ پر و بال شکسته  
 نیم غمگین در میخانه را گر محتسب گل زد  
 بنازم آن خدنگِ ناز و زور دست و بازو را  
 قلم کی محرم و قاصد کجا درد سخن دارد  
 کدامین (۸) دست خالی داشتم تا سبچه گردانم  
 پا به سر من ننهادی ز ناز  
 حزین ازان بت هرجایی آگهی داری  
 می‌خواستی کآزرده (۹) ببینی دل ما را  
 دل به اسباب پریشان جهان شاد مکن  
 ای زاهد افسرده ترا زنده نگویم  
 ای عندلیب با تو مرا حق صحبت است  
 نباشد احتیاج لاله و گل بز مجنون را  
 رباعیات (۱۱):

### رباعی

مطرب غزلی که وقت گفتار گذشت  
 افسانه آن شبی که با یار گذشت

ساقی قدحی که دور گلزار گذشت  
 ای هم‌نفس از بهر دل زار بگو

### رباعی

تنها دل ماست کز دیار درد است  
 ز آرایش امهات سفلی، مرد است

مردی که میان دردمندان فرد است  
 آنکس که دهد غسلِ ولادت دل را

### رباعی

بر سر (۱۲) چون شمع (۱۳) بی‌تو شب‌ها چه گذشت؟  
 آیا خبرت هست که بر ما چه گذشت

دانی که به من در غمت آیا چه گذشت  
 از دردِ فراق، ما ز خود بی‌خبریم

۲- ل: است

۲- ل: کوی

۱- ل: کرو

۴- در هر سه نسخه خوانا نبود، تصحیح قیاسی شد

۵- ک: بریدن، از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد

۸- ن: کدامی

۷- ن: مردانه

۹- ک، ل: آزرده، از نسخه ن تصحیح شد

۱۰- ن: ما

۱۳- ل: مرغ

۱۲- ن: سرم

۱۱- ل: رباعیات

## رباعی

هرگز پر کاه کهربا را ندهند  
تا سگ بود استخوان هما را ندهند

ابنای زمان درد و<sup>(۱)</sup> صفا را ندهند  
ای قوم ولی نعمت امثال خوداند

## رباعی

سر در قدم طارم تا کم بگذار  
از باده خمی بر سر خاکم بگذار

بر لب قدحی<sup>(۲)</sup> بعد هلاکم بگذار  
لب تشنه مبادا گذرد مخموری

## رباعی

بی‌دردی این بی‌خبران سوخت دلم  
بر حال سلامت طلبان سوخت دلم

حال دل آسوده دلان سوخت دلم  
درد دل هیچکس مرا کار نکرد

مخفی نماند که این رباعی قوافی شایگان جلی دارد که مکروه محض است گو بعضی از متأخران آورده باشند لیکن در واقع مکروه است. متفرقات اشعار اوست:

شب آدینه‌ام از صحبت مستان رفتم  
که کرد است در نارسایی رنمایی

صحبتم گرم نگردیده<sup>(۳)</sup> به ابنای زمان  
عجب دارم از پستی طالع خود

## رباعی

سلوکی ازین گونه بهتر نماید  
فلک را چو برج کبوتر نماید

بگو آسمان را که با درد نویشان  
فرو ریزد از یکدیگر ماه و انجم

**حسین بیگ<sup>(۴)</sup>**: از اکابر یزدجرد است. استفاده علوم از میرزا ابراهیم<sup>(۵)</sup> همدانی نموده. ادراک عالی و سلیقه درست داشت و به سبب مشرب عالی با همه کس گرم می‌جوشید. در دارالانشاء<sup>(۶)</sup> محرر ارقام<sup>(۷)</sup> بود<sup>(۸)</sup>. از اوست:

## رباعی

نی خارستان غم، نه گلزار امید  
می‌پیماید به کیل ماه و خورشید  
چون موج نه‌ای، دلیر بر آب مرو  
هان بر سر چار راهه در خواب مرو

تا در نگری نه سرو مانده است نه بید  
دهقان فلک خرمن عمر ما را  
پوشیده کتان به سیر مهتاب مرو  
در مهد عناصر مطلب آسایش

**مهدی حجت**: خلف میرزا عنایت مشهدیست، پیش‌نماز. گاهی فکر شعری می‌کرد<sup>(۹)</sup>. دیوانش چهارهزار بیت است اما یک بیت از او رسیده و آن این است:

غیر همچون گره از بند قبا برخیزد

دولتی بهتر ازین نیست که از پهلوی او

۲- ک: قدح، از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد

۱- ن: - و

۵- ن: - ابراهیم

۴- ن: حسن

۲- ن، ل: نگردید

۸- ل: بوده است

۷- ن: انشاء

۶- ن: دارالارقام

۹- ل: + و

فقیر آرزو گوید که مهدی نام حجت تخلص برادرزاده میرزا داراب جویا نیز بود و با راقم ملاقات نموده بود اما شعری<sup>(۱)</sup> از او یاد نیست.

**میرزا حسین:** آبای او از اکابر مالمیریه‌اند که در صفاهان توطن اختیار کرده‌اند. بالجمله او جوان قابل مستعدی<sup>(۲)</sup> بود. تتبع کلام حکما بسیار داشت. مدتی مستوفی کاشان بود. بعد از آن مستوفی یزد گشته. از اوست:

کو بینش پاک و چشم بستن ز غرض  
شد ریخته آبروی چندانکه نماند  
نقش پای رفتگان پیوسته دارم در نظر  
**آقا حسن**<sup>(۳)</sup>: نواده شیخ حسن داؤد که از خدمه حضرت امام‌الجن والانس<sup>(۴)</sup> رضا علیه‌التحیات است<sup>(۵)</sup>. قرابتی به میرزا جعفر سروقد داشت. اراده هندوستان نموده بود فوت شد. از اوست:

ترسم به تن نازکت آزار رساند  
من ز تو دور و تو هم دور از منی  
امروز قبای تو به رنگ گل خار است  
من تن بی جان، تو جان بی تنی

#### رباعی

چون هم عدداند هند و موجود و جهان  
معدوم به هند آید و موجود شود  
ناآمده را به هند موجود مدان  
موجود کسی شود که آید به جهان

#### رباعی

رفتم به در دوست پی رخ سودن  
گفتم که: «منم» گفت: «نگفتم که تویی»  
پرسید که: «کیست در غبار افزودن»  
گفت: «تو که‌ای که<sup>(۷)</sup> من توانی بودن»

**آقا حسین خوانساری:** از کمال شهرت محتاج تعریف نیست. جامع جمیع علوم و فنون بود. حاشیه بر «محاکمات» علامه رازی که بر شرح خواجه نصیر طوسی و امام رازی نوشته دارد. با وجود فضل و کمال لطیفه‌های نمکین داشت. روزی ملا در بازار صفاهان می‌رفت و یکی از فضلالی خراسان<sup>(۸)</sup> همراهش بود. قضا را خرسی را کشته بر خری بار کرده از آن طرف می‌آوردند. ملائی خراسانی بر سبیل ظرافت [به]<sup>(۹)</sup> آقا رو نموده<sup>(۱۰)</sup> گفت:

هنوز مرده من زنده ترا بار است

و این بنا بر آن است که خرس<sup>(۱۱)</sup> خوانساری<sup>(۱۲)</sup> و خر خراسانی<sup>(۱۳)</sup> در ایران شهرت دارد.

۲- ل: مستعد

۵- ن: + حضرت، ل: + امام

۹- تصحیح قیاسی شد

۱۱- ن: + در

۱۳- ک، ن: خراسان. ازل نوشته شد

۱- ک، ن: شعر، از نسخه ل تصحیح شد

۲- ن: این مصرع ندارد ۴- ن: حسین

۶- ن: است ۷- ن: که

۸- ک، خراسون، از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد

۱۰- ک، ن: نمود. از نسخه ل نوشته شد

۱۲- ک، ن: خوانسار. ازل نوشته شد

الحاصل<sup>(۱)</sup> جناب آقا گاهی به گفتن اشعار متوجه می‌شد. از اوست:

### رباعی

تا دست به همت رسایی نزنی  
چون حلقه مباح در جهان چشم تھی  
بر منت خلق پشت پای نزنی  
تا هر ساعت در سرایی نزنی

### رباعی

تا کی پی هر صورت زشتی باشی  
دل برنکنی ز قالب چند تھی  
در مذهب آب و گل کنشتی باشی  
خاکت بر سر که کم ز خشتی باشی  
صد ریشه فرو برده طمع در دل و جان  
دندان از غصه می‌زند بر دندان  
ملا حسین گیلانی: با وجود فضل و کمال ذوق و حال را جمع نموده، بی جذبۀ شوق و شوری  
نبوده است. از اوست:

### رباعی

نی در طلب سمور و نی اطلس باش  
خواهی که برون کنی سری از منزل  
در دیده اعتبار خار و خس باش  
چون جاده پامال کس و ناکس باش  
ملاحسن علی: از اهالی یزد بود. در تحصیل جمیع علوم سعی نموده. در سیر و سلوک و<sup>(۲)</sup>  
ریاضات شاقه قدم جهد فرسوده. مدتی در لباس فقر و درویشی مسافرت روم و مصر و شام و کعبه  
معظمه و مدینه مشرفه نموده<sup>(۳)</sup>. بعد ازان به هندوستان آمده با ملا محمد صوفی مربوط شد و مدتی با  
هم مخلوط بودند، پس به حسب تقدیر خدا به یزد رفت. چنانکه محمد صوفی به او نوشته بود که حسن  
علی‌های محمد صوفی در فراق تو زنده است. زهی سخت جانی قریب نود سال عمر یافت. از اوست:

روز کردن با تو جانان در شب یلدا خوش است  
صحبت ما و تو همچون صحبت خار است و گل  
نی غلط کردم شب وصل تو بی فردا خوش است  
بی تو ما را خوش نباشد گر ترا بی ما خوش است  
گر سر تا پاش کردم، آنکه سر تا پا خوش است  
میان صورت و معنی هزار فرسنگست  
ندانم این دل صد چاک من چرا تنگست  
چو گل شگفته شود وا زهد ز دل تنگی

### رباعی

گوشم کر و چشم کور و پایم لنگست  
آزده نیم گرم کسی ننوازد  
این پیری نامرد سراپا ننگست  
این ساز شکسته سخت بی آهنگست  
سیه مستانه نگرفتم در آغوش  
سراپای ترا یکبار چون زلف

۱- ن: ز

۲- ن: و

۳- ن: + و

۴- ن: سبز و خط

**حسن قلی:** از معتبران صفاهان بوده. در فنون علم<sup>(۱)</sup> سعی نموده. به تجرد و قناعت به سر برده<sup>(۲)</sup>. متولی شهیدیه بود و شهیدیه مکانی است که صفی میرزا به حکم شاه عباس ماضی به قتل رسیده. پادشاه موقوفات جهت آن مکان تعیین نموده<sup>(۳)</sup>. از اوست:

عیب خود در پس آئینه نهان داشته‌ای  
در به روی باغبان گر وانگردد دور نیست  
زنده می‌گردد دل ما از نسیم زلف یار  
تویی که گوش به حرفم نمی‌کنی ورنه  
ز مجنون آنچه آمد در وجود از ما نمی‌آید  
دویدن شیوه سیل است از دریا نمی‌آید  
تو که آئینه به عیب دگران داشته‌ای  
غنچه می‌گردد درین گلشن نسیم از بوی گل  
ما چراغ مرده را از باد روشن کرده‌ایم  
ز کوه با همه تمکین جواب می‌آید  
دویدن شیوه سیل است از دریا نمی‌آید

**میر حشمتی:** احوال او معلوم نیست. گمان دارم که از شعرای عهد شاهجهانی است و به هند بوده. دیوانش او ان طفلی دیده بودم، حالا نیست. این رباعی از اوست:

### رباعی

من کیستم از بوی به رنگ آمده‌ای  
چون لاله ز دست داغ دل<sup>(۵)</sup> خون شده‌ای  
ملا حسیب: از اهالی امامزاده عبدالعظیم است. از<sup>(۶)</sup> محال ری، در زمره طلبه علم بود، و از سرکار امامزاده موظف. از اوست:

مسلمانی عجب د، دسری دارد شدم کافر  
محمد حسین ولد حکیم رگنا: اوایل جوانی فوت شد و پدر را به داغ حسرت سوخت. از اوست:  
ای دل مراد خویشتن از کفر و<sup>(۷)</sup> دین بخواه  
کامشب چراغ مسجد و بتخانه روشن است

### رباعی

ای کعبه رو، ار میل سفر خواهی کرد  
خاکم نگذارد که قدم برداری  
حسین<sup>(۸)</sup> بیگ ولد ملا شافی تکلو: خوش طبیعت بوده<sup>(۹)</sup> و در جوانی فوت شده. از اوست:  
چو آدمی به جهان نیست دل کجا بندم  
شاهد بی‌نمک من که شرابش نام است

**مقیمای<sup>(۱۰)</sup> حلمی کاشی:** به هند آمده، بعد ازان به مکه رفته فوت شد. از اوست:  
ما را گله در عشق ز اغیار نباشد  
ناخدا در کشتی تا نیست کشتیبان خداست  
اول به مزار ما گذر خواهی کرد  
از بس که به آب دیده تر خواهی کرد  
کسی ز صفحه خالی چه انتخاب کند  
گرمی صحبت او کرد کبابم چه کنم

۲- ن: نمود

۲- ن، ل: بردی

۱- ل: علوم

۵- ن: دل

۴- نسخه ک این مصرع ندارد، از نسخه‌های ن، ل اضافه شد

۸- ن، ل: حسن

۶- ک، ن: در، از ل تصحیح شد ۷- ل: و

۹- ل: بود ۱۰- ک: مقیمای، از ن، ل تصحیح شد

۱۲- ن: می‌برد

۱۱- ک، ل: نرنجیم، از نسخه ن نوشته شد

**محمد علی بیگ حشمتی:** از خوانسار. مرد عالم، فاضل، متقی بود. حتی که به تعلیم صبیبه یکی از سلاطین صفوی امتیاز داشت. دیوانش پنج هزار بیت است اما متداول نشده. از اوست:

ز بس که<sup>(۱)</sup> بود خطش نقش بسته در نظرم  
منم که بی تو ز چشم و دلم در آتش و آب  
بنفشه زار شو دتربتم چو درگذرم  
تویی که دود برآورده ای ز خشک و ترم

### قطعه

گله کم کن اگر به خانه تو  
روشن است این سخن بسی که کسی  
حشمتی شام یا صبح نرفت  
بی تقاضا به مستراح نرفت

**حاتم بیگ همدانی:** پدرش شغل عطاری داشت. جوان قابل بود. سابق بر و رویی داشت، و ملا عرفی عاشق او بود. بسیار ظریف و خوش طبع بود. از لطیفه های اوست که در باب میرآشوب<sup>(۲)</sup> که بسیار حرف می زد<sup>(۳)</sup> گفته<sup>(۴)</sup> که<sup>(۵)</sup> تو که هرگز گوش به حرف کسی نداده ای، قصه را از کجا فرا گرفته ای؟ از اوست:

### وله

ز فیض پاکدامنی ز بس با حسن یک رنگم  
ز بس بیگانه ام زین آشنایان  
زود می افتد کسی کز خاکساری سرکشد  
زهر است زهر، الحذر از گفتگوی خلق  
سید عبدالله حالی تخلص: خلف سید یحیی که از مردم نوی الاحترام<sup>(۷)</sup> کربلای معلی است.  
مدتی در اصفهان<sup>(۸)</sup> بود، همواره با بلبلان هم آواز. از اوست:

بر دهانش خط ندانم کار را چون تنگ ساخت  
همره غیر خجل دوش<sup>(۹)</sup> گذشت از بر ما  
صندل سرخ سیرشکم به رخ زرد که دید  
این قدر دانم برات بوسه، تنخواه من است  
یار پنداشت که ما را خبر از جایی هست<sup>(۱۰)</sup>  
که همان دم سر معشوقی او درد نکرد

**حجابی تخلص دختر بدرالدین هلالی:** وقت شهادت پدر گفته:

این قطره خون چیست هلالی به رخ تو  
و بعضی<sup>(۱۱)</sup> این بیت را به ملا هلالی نسبت کرده اند چنانچه بیاید<sup>(۱۲)</sup>:

مران بخواریم<sup>(۱۳)</sup> ای باغبان ز گلشن خویش  
مگوی شعر حجابی به پیش سیم بران  
که پنج روز دگر گل به خاک یکسان است  
هزار بیت و غزل پیش حبه<sup>(۱۴)</sup> حیران است

۲- ل: + که

۲- ن: + گفته

۱- ن: ز بس

۶- ک، ن: جایی، ازل تصحیح شد

۵- ل: - که

۴- ن: - گفته

۸- ل: صفاهان

۷- ک، ل: ذوالاحترام، ازل تصحیح شد

۱۰- ل: نیست

۹- ل: دوست

۱۲- ن: می آید

۱۱- «و بعضی...» چنانچه بیاید» را نسخه ل ندارد

۱۲- ل: بخواری، ن: ز خواریم ۱۲- کلمه خوانا نیست



**ملا حاجی محمد، حاجی تخلص:** از کدخدایان کوچ اصفهان من اعمال گیلان است. مدتی در اصفهان بوده<sup>(۱)</sup> تحصیل علوم در خدمت فضلی آنجا مثل مولانا محمدباقر خراسانی و ملاحسن گیلانی نموده. بعد از فراغ مطالعه فکر شعر می نمود<sup>(۲)</sup>. از اوست:

اهل دل کی ز پی سلطنت و جاد روند<sup>(۴)</sup> کیست از تخت فرود آید و در چاه رود  
 آرزو مانده و دل می رود از سینه برون دانه بر باد مرا<sup>(۵)</sup> پیشتر از گاه رود  
 بس که هر جزو<sup>(۶)</sup> شد از جزو دگر<sup>(۷)</sup> شیرین تر بخیه چون مور به زخم دل ما راه رود  
 صرفه در سیری است از عمری که می باید زدن بر سر یک لقمه چندین بار دندان را بهم  
 صحبت جمع به آمیزش دنیا نشود رو به من هر که نهد پشت به دنیا دارد

**حسامی دیوانه قرا کوی:** اصلش از خوارزم است چنانکه به بندگان میرزا سام نوشته و نیز والد فقیر آرزو حسامی و حسام تخلص می کرد و اشعارش در احوال خود و علیحده<sup>(۸)</sup> نوشته ام. از حسامی دیوانه است:

خلق جمعند به نظاره چشم تر ما بروای اشک و<sup>(۹)</sup> ببر معرکه را از سر ما  
 عالم آب که بیرون برد از دل غم را غم نداریم اگر آب برد عالم را  
**ملا حیدر کاشی:** احوالش معلوم نیست. بیت فردوسی را خوب تضمین نموده:  
 چو تیرد شود مرد را روزگار رَوَد کتخدایی کند اختیار  
 پس آنگه به زیر لحافی رود همه<sup>(۱۰)</sup> آن کند کش نیاید به کار

**حقیری تبریزی:** معاصر حقیری هروی است:<sup>(۱۱)</sup>

وعدده قتل دادیم لیک چه سود<sup>(۱۳)</sup> چون مرا عمر نمی کند وفا، مرگ نمی دهد امان  
**حقیری هروی:** بسیار خوش گو است. از اوست:  
 باد پر نشئه و من ترسم از آن غم که مبادا<sup>(۱۵)</sup> وعدده قتل من از خاطر قاتل برود  
 کسی تا کی برای قاتل<sup>(۱۶)</sup> من در بدر گردد اجل را دست و پا بوسد بلا را گرد سر گردد  
 اتفاقاً سیمایی کاشی نیز همین معنی یافته و میان ایشان مباحثات به وقوع آمده. بیت سیمایی (کاشی)<sup>(۱۷)</sup> این است:

ز بیباکی دم شمشیر آن بدمست می بوسم اجل را گرد می گردم، بلا را دست می بوسم<sup>(۱۸)</sup>

- |                                       |                                    |                     |
|---------------------------------------|------------------------------------|---------------------|
| ۱- ل: بود                             | ۲- ل: می                           | ۲- ل: نموده         |
| ۴- ک: روند، از نسخه های ل، ن تصحیح شد | ۵- ل: چرا                          |                     |
| ۶- ک: حرف                             | ۷- ن: + شد از جزو                  | ۸- ل: - و علیحده    |
| ۹- ل: - و                             | ۱۰- ن: همان                        | ۱۱- ن، ل: + از اوست |
| ۱۲- ن: - «وعدده قتل دادیم...» از اوست | ۱۳- ک، ل: مباد، از نسخه ن نوشته شد | ۱۲- ک، ن: - چه سود  |
| ۱۴- ل: بیت اضافه دارد                 | ۱۵- ک، ل: مباد، از نسخه ن نوشته شد |                     |
| ۱۶- ک، ل: قتل، از نسخه ن تصحیح شد     | ۱۷- از نسخه ن اضافه شد             |                     |
| ۱۸- ن: دست و پا بوسم                  |                                    |                     |

**حیدری تبریزی:** از شاگردان مولانا لسانی است. به تجارت معیشت می‌کرد. میان او و ملا وحشی مباحثات و مهاجرات شده. وحشی یک مثنوی در هجو او و<sup>(۱)</sup> شکایت حضرات گفته، چه وی را به سبب جمعیت صوری که از هند آورده بر وحشی تفوق می‌دادند و حال آنکه حیدری اول تاج‌دوزی بود، و چون شریف تبریزی که از دل‌ترین خلائق بود بر مولانا لسانی که استاد هردو بود سهواللسان نوشت. وی اشعار بلند او را جمع کرده در برابر او<sup>(۲)</sup> اشعار<sup>(۳)</sup> را تضمین نموده و<sup>(۴)</sup> وی را هجو و هزل بسیار گفته. دیوانش قریب شانزده هزار بیت دیده‌اند و<sup>(۵)</sup> مولانا سامری خلف رشید اوست. از اوست:

کمالی<sup>(۶)</sup> کسب کن در عالم خاک  
که بیرون رفتن از حمام ناپاک

اگر می‌داشت یک امت نمی‌داشت

در وادی غم خاطر خرم معلوم  
آدم معلوم و قدر آدم معلوم

چو پاکان حیدری تا می‌توانی  
که ناقص رفتن از عالم چنان است  
<sup>(۷)</sup> در هجو میر میران گفته<sup>(۸)</sup>:

محمد چون تو یک فرزند دیگر

### رباعی

در کشور هند شادی و غم معلوم  
جایی که به یک روپیه آدم بخرند  
در هجو نثاری که هجوش کرده بود:

### قطعه

کرده‌ای هجو<sup>(۱۰)</sup> من و<sup>(۱۱)</sup> بسیار بیجا کرده‌ای  
کون فراخ از بهر من تاریخ پیدا کرده‌ای

ای نثاری دی شنیدم کز کمال (...)<sup>(۹)</sup>  
گفته‌ای تاریخ هجوم را به خواری کون فراخ

### رباعی

بر گریه عذرخواهیم خندیدند  
در خاک نجف گناه من بخشیدند  
ز بیکس مگیر و به ناکس مده<sup>(۱۲)</sup>

رفت آنکه کسان گناهکارم دیدند  
با کوه گنه گذشتم از آب فرات  
خراجی که‌گیری ازین کهنه ده

### رباعی

در مرتبه گر قرص قمر گویم هست  
چون قرص قمر بینی به معجز بشکست

نانت که به آن نمی‌رسد کس را دست  
معجز باید که بشکند نان ترا

۲- ل : اشعار

۶- ن : کمال

۹- کمله خوانا نیست

۱۲- ل : بده

۲- ن : او

۵- ن : و

۸- ل : + است

۱۱- ن : و

۱- ن : و

۴- ن : و

۷- ل : + بدان که

۱۰- ل : + و

(۱) حکیم بیگ خان حاکم تخلص: (۲) از مردم مغلیه است. والد شریفش شادمان خان خطاب داشت. از طرف جدّه سید است. از فرزندان قاضی میریوسف که از سادات معتبره هرات بود و (۳) از طرف پدر اوزبک اورغ (۴) دورمن که از نجبای قوم اوزبک است. شادمان خان در عهد عالمگیری از بلخ به هند آمده و دران عهد به منصب هفتصدی پنجاه سوار سرافرازی (۵) داشت و (۶) در زمان سلطنت پادشاه شهید محمد فرخسیر سههزاری و در عهد فردوس آرامگاه محمدشاه به منصب پنجهزاری سرافراز (۷) گشت. بسیار طبع هموار و خیلی سلاست مزاج دارد. از ملازمان پادشاهی است. از مدتی توطن لاهور اختیار نموده. کسب فن شعر در خدمت ملا آفرین نموده خیل مشفقش رسیده و تلاش معنی تازه دارد (۸). (۹) چند سال پیش ازین دیوان خود را که قریب پنج (۱۰) هزار بیت باشد به نظر فقیر (۱۱) (در) آورده. بسیار مضبوط و مربوط گفته. در عالم اخلاص و پاس (۱۳) آشنایی و حسن اخلاق و تمامی وفاق یکه روزگار است. چندین مرتبه وارد شاهجهان آباد گشته (۱۴). این مرتبه که به سبب ظلم صوبه دار پنجاب و ضبط جاگیرهای مردم درین (۱۵) جا رسیده، نیز ملاقات باحقر می نماید. عاشق سخن است. خدایش سلامت دارد (۱۶). الحال (۱۷) پاره ای از اشعار خود نوشته داده. این ابیات ازان (۱۸) انتخاب زده نوشته آمد (۱۹):

که می نازند دایم بر بروت خود سپاهی ها  
نیست بیم دزد هرگز خانه زنجیر را  
شمارد فرد باطل صفحه آئینه خود را  
کنم از موی چینی خرقة پشمینه خود (۲۲) را  
چه کنم گر نکم پاره گریبانی را  
هرگز مرله چو نخل خزان دیده بار نیست  
خبر کورئ نرگس قلم (۲۳) است  
نیست کار هیچکس این کار کار چشم تست

به ابرو می نماید چشم شوخ کج کلاهی ها  
هر که با دیوانگان پیوست (۲۰) ایمن از بلاست  
نمایم گر به اسکندر کتاب سینه خود را  
بود در فقر (۲۱) لب بستن ز حرف مدعا واجب  
داده ام مفت ز کف گوشه دامانی را  
در گلشن که مدعی آنجا چو گل شکفت  
دور از چشم تو از بس که گریست  
در خموشی گفت و گو ای (۲۴) شوخ (۲۵) و مستی در خمار

۱- ل: محتشم علیخان حشمت تخلص

۲- ن: + او

۳- ل: - و

۵- ل: - سرافرازی

۴- ل: ارغ

۶- ن: - و

۸- ن: دارند

۷- ن: سرفراز

۹- ل: + و

۱۱- ل: + آرزو

۱۰- ن، ل: چهار

۱۲- از نسخه های ل، ن اضافه شد

۱۴- ن: شد + و

۱۳- ل: - پاس

۱۶- ک، ل: دارد، الف را مصحح افزوده است

۱۵- ل: دران

۱۹- ل: - نوشته آمد، + از اوست

۱۸- ل: - ازان

۱۷- ن: - الحال

۲۲- ن: - خود

۲۱- ن: حرف

۲۰- ن: پیوسته

۲۵- ل: - ای

۲۴- ل: - و

۲۳- ن، ل: قلمی

۲۶- ل: شوخی

پنجاه ای هست و گریبانی و صحرایی هست  
اینقدر هست که در کوی تو غوغایی هست  
در میان گریه همچون طفل خندیدن گرفت  
زری که آب شود کی غم محک دارد  
چو آفتاب همان جای بر فلک دارد  
شمع کم پرتو دهد چون تازه روشن می شود  
نام گوهر<sup>(۲)</sup> حلقه از غلطائی گوهر شود  
هر که نافهمیده چون طوطی سخن گستر شود  
گفتم به وصل هم دل<sup>(۴)</sup> من وا شود نشد  
حرف رنگین نشود در دهن خون<sup>(۵)</sup> آلود  
سوزدم داغ غمت در کفن خون آلود  
پا برهنه هر که گردیده است بهتر می دود  
کو را نسب به حضرت یعقوب می رسد  
تغییر نام حاکم بیمار می نماید  
زاهد وضو نکرده به فکر نماز بود  
کز یک ادا ادای دو صد خون بها کنند<sup>(۷)</sup>  
دست حنایی تو چو از دور شد بلند  
یادی از حسرت مرغان قفس زاد کنند<sup>(۱۰)</sup>  
به روز خوش فلک از همدمانم دور می سازد  
به چه کار آید این دل که کسی نگاه دارد  
دلم شمع نیست کاندک کعبه و بتخانه می سوزد  
هزار رنگ شود لیک همچو او<sup>(۱۳)</sup> نشود  
که این قماش اگر پاره شد رفو نشود  
همچو اخگر به زیر خاکستر  
دیوانه ای ترا نبود زین شعار عار  
می بری گر مشت خاک ما هم از پی، زود باش

از چه دلتنگ نشینم<sup>(۱)</sup> درین فصل بهار  
نیست معلوم که جان داد ز ما دل شدگان  
آمدی در بزم و مینای می از جوش نشاط  
ملایمت کند از سختی فلک ایمن  
اگر به خاک رود بعد مرگ روشنند  
تا نگرده کهنه داغ عشق کی بخشد فروغ  
از صفای آن در، دندان چو حرفی سر شود  
طوق بدنامی اگر جزو تنش گردد رواست  
چون غنچه فسرده که نشکفت<sup>(۳)</sup> در بهار  
نشد آلوده سبک روح به آرایش دهر  
همچو شمعی که به پیراهن رنگین سوزد  
بی تعلق تر بود چالاکتر در راه دوست  
شد فرض عین حرمت طفل سرشک من  
آهو مگیر اگر گفت چشمش غزاله خود را  
دست از جهان نشسته به حق در نیاز بود  
هستند زان دلیر به خون ریختن بتان  
چندین هزار شاخ گل افتاده<sup>(۸)</sup> سر به خاک  
بلبلان چون به چمن زمزمه بنیاد کنند<sup>(۹)</sup>  
جدایی شد نصیب از خنده لبها را ز یکدیگر  
نه<sup>(۱۱)</sup> به درد آشنایی نه به عشق راه دارد  
ز من باشد به عالم خاندان کفر و<sup>(۱۲)</sup> دین روشن  
به آن نگار گل از شرم رو برو نشود  
مکن ملاحظه در چاک کردن دل من  
زنده در گور بی تو می سوزم  
رو بزم به موی سر من مجنون ره سگت  
ناقه لیلی به صحرا رفت هان ای گردباد

۲- ل: بشکفت

۲- ل: تو

۱- ن: نشینم، ل: + و

۵- ل: خوان، ک: خود، از نسخه ن تصحیح شد

۳- ل: دم

۸- ل، ن: افتاد

۷- ل: نشد

۶- ن: این بیت را ندارد

۱۱- ن: - نه

۱۰- ن، کنید، ل: کند

۹- ن، ل: کنید

۱۲- ل: او همچو

۱۲- ن: - و

چرا در<sup>(۲)</sup> بزم از میخانه می آرند بر دوشش  
حالم به یک نسیم دگرگون شود چو شمع  
دهد به گوشه ابرو جواب در ته خاک  
با وجود زر لباس پاره در بر داشت گل  
مانند آن مریض که جا می کند به دل  
کی خنده به یک لب کنی و گریه به یک چشم  
هزار شکر که شرمنده شما نشدم  
چشم قمری می شود آئینه از خاکسترم  
همین یار آرزو دارم همین یار آرزو دارم  
درین بیت که گذشت<sup>(۸)</sup> اشارت به دوستی فقیر آرزو نموده.

لباس هستیم فرسود از بس شست و شو دادم  
از چه حاکم به هیچ دل بستم  
پیغام شد از یادم، کم گشت کتابت هم  
بر گرد سرت چرا نگردم  
دیوانه نیست تا که به صحرا رود کسی  
که آرد خانه چشم از سفیدی رو به ویرانی

سجور را گر نبرد<sup>(۱)</sup> از خود ادای چشم می نوشش  
خاکم نساخت سوختگان را هوای دهر  
هلاک چشم تو با منکر و نکیر ز<sup>(۳)</sup> ناز  
اهل دولت نیز اظهار پریشانی کنند  
در دل خیال چشم تو دایم به گردش است  
در شادی و غم همدم تو یار<sup>(۴)</sup> شریک است  
بتان نه شکر بوسی نه زهر دشنامی  
سوخت<sup>(۵)</sup> برق جلوه آن سروقد تا پیکرم  
ز دنیا و ز مافیها، ز دنیا و<sup>(۶)</sup> ز<sup>(۷)</sup> مافیها  
درین بیت که گذشت<sup>(۸)</sup> اشارت به دوستی فقیر آرزو نموده.

به سیلاب فنا داد آب خجلت ها<sup>(۹)</sup> وجودم را  
گر نه دنیا به آن دهن می ماند  
خود قاصد خود گشتم از رشک و ز ناکامی  
سرگشتگی به طالع هست  
حاکم به شهر قحطی اطفال و سنگ نیست  
دهد اهل نظر را زینت ظاهر پریشانی

### گربخش حضوری: اجدادش از ملتان اند. هندویی است از قوم کنبو. با فقیر آرزو از چهل سال

آشنا، سخن را خوب می گوید و مشقش بجایی رسیده که قریب بیست هزار بیت دیوانی تمام کرده<sup>(۱۰)</sup> در  
برابر هر غزل بلکه<sup>(۱۱)</sup> هر بیت مفرد ملاطهر غنی یک غزل دو غزل گفته. پیش راقم سطور آورده چون  
دیوان کلان نیست، چهارم حصه به نظر درآمده و<sup>(۱۲)</sup> به سبب اشتغال دیگر فرصت نشد که دیگر نیز  
ببیند<sup>(۱۳)</sup>، پیش فقیر گذاشته رفته و از راه بی دماغی ترک ملاقات نموده. به هر حال (تمام)<sup>(۱۴)</sup> دیوان او را  
تنقیح نکردم. نام او داخل نه کردن درین تذکره [را]<sup>(۱۵)</sup> بی انصافی دانستم. این است اشعار او:

آنچه با پرویز می بایست با فرهاد کرد  
خون او شد گل دستار سر آن کو را  
گلی زین گونه زیب گوشه دستار می باید

عشق ظالم دوست چون عاجزکشی بنیاد کرد  
باغ خلد است ازان گشته که از بخت بلند  
چو آبی بر سر خاکم دمی واشو که عاشق را

۲- ل: - ز

۲- ن: از

۱- ل: برد

۶- ن: - و

۵- ل: بسوخت

۴- ل: با تو

۸- ل: - که گذشت

۷- ن: - ز

۱۰- ل: + و

۹- ن، ک: خجالت، از نسخه ل تصحیح شد

۱۲- ن: بگوید

۱۲- ل: + چون

۱۱- ن: - بلکه

۱۵- تصحیح قیاسی شد

۱۴- از نسخه ل اضافه شد

که سیه روزی من روی زمین را<sup>(۱)</sup> خال است  
تو نیز گر روی ای دل غریب قافله ایست<sup>(۲)</sup>

مقبلان نکته مگیرید به روز سیهم  
به کوی دوست روان است کاروان سرشک  
رباعیات: (۳)

## رباعی

کارم افغان و ناله نیم شبی است  
می گویم<sup>(۴)</sup> فارسی او<sup>(۵)</sup> داند عربی است

عمری است که دل شیفته بوالعجبی است  
کم می طلبم زمانه می فهمد بیش

## رباعی

در عالم بالا مددی داشته است  
مصراع قد<sup>(۶)</sup> تو آمدی داشته است

هرچند که سرو هم قدی داشته است  
لیکن در اعتقاد معنی فهمان

**محتشم علیخان حشمت تخلص:** از سادات نجیب است. والد بزرگوارش میرباقی مدتی مدید بسیار به عزت و آبرو ملازم محمد یارخان صاحب (در)<sup>(۷)</sup> دارالخلافة شاهجهان آباد و خالوزاده عالمگیر پادشاه<sup>(۸)</sup> بود و برادر بزرگش میر ولایت الله خان است که ترک روزگار کرده. با وجود ذی<sup>(۹)</sup> امارت در کسوت درویشی به سر می برد. این عزیز هم بسیار فانی و صوفی مشرب است. خدایش سلامت داراد<sup>(۱۰)</sup>! الحاصل حشمت مذکور در فنون سپاهی گری ممتاز و در آداب خوش صحبتی یکه روزگار بود. مدتی مدید با میر<sup>(۱۱)</sup> افضل ثابت و شیخ عبدالرضای متین و دیگر اعزّه از اهل سخن چه از هندو چه از ایران اختلاط و ارتباط داشته. درینولا دیوان خود را که قریب هفت هزار بیت است پیش فقیر فرستاده بود که هرجا اختلافی به نظر آید کم و بیش اصلاحی به عمل آرم. چون خاطر شریف ایشان فقیر را بسیار عزیز بود و از مدت سیزده سال در خدمت نواب شهید نجم الدوله بهادر باهم محشور بودیم، ناچار به قدر دریافت خود آنچه<sup>(۱۲)</sup> مناسب دید، بر حاشیه دیوان این<sup>(۱۳)</sup> عزیز نوشته باز فرستاد. آن مرد عزیز بسیار بسیار خوش وقت شده. هرگاه به من خط یا رقعہ می نوشت «استاد سراپا ارشاد» می نگاشت. به هرحال عزیز کسی بود که خدایش مغفرت کناد! در همین سال که ۱۱۶۳ هجری است به مرگ مفاجات به رحمت حق پیوست و دو سه ماه پیش از شهادت نواب نجم الدوله مغفور<sup>(۱۴)</sup> با آبرو از جهان فانی رخت بر بست و شریک بی وفایی و خجالت عزیزانی که مخصوص نواب مذکور بودند و ازان جمله یکی منم که به سبب وجع مفاصل مرا در شاهجهان آباد گذاشته، خود همراه فوج وزیرالممالک به طرف فرخ آباد رفته با وجود انهزام هفتاد هزار سوار<sup>(۱۵)</sup> مردانه و شیردلانه خود را به کشتن دادند، نشد<sup>(۱۶)</sup>. از اوست:

۱- ن: - را

۲- ل: است

۳- ل: + و

۴- ک، ل: و، از نسخه ن تصحیح شد

۵- ک: قدی، تصحیح شد

۶- ن: - پادشاه

۷- از نسخه ن اضافه شد

۸- ل: زین

۹- ک، ل، ن: دارد، الف را مصحح افزوده است

۱۰- ن: محمد

۱۱- ل: آن

۱۲- ن: - آنچه

۱۳- ن: بهادر

۱۴- ل: - نشد

۱۵- ن: - سوار

«این روز بود اول شب در نظر مرا»  
 دست<sup>(۱)</sup> از ما بود که مجنون دوروزی جا گرفت  
 دل سنگ آب شد و صورت دیوار گریست  
 این نمازیست که بی شرط جماعت باشد  
 همچو زنجیر ز هر کوچه فغان برخیزد  
 تیغ تو در غلاف و جهانی هلاک شد

کشتند شمع را چو سحر اهل بزم، گفت  
 رونق از دیوانه ما کشور صحرا گرفت  
 شب چنان بیکسیم سوخت به کویت که ز درد  
 با رقیبان نکنم سجده خاک در دوست  
 گر چنین شهر به سودای تو دیوانه شود  
 در آرزوی زخم تو صد سینه چاک شد

\* \* \* \* \*

## باب الخاء المعجمه

**حکیم افضل الدین بدیل خاقانی:** بن ابراهیم بن علی نجار شیروانی. سابق حقایقی تخلص می کرد. ابوالعلاء گنجه که مربی و پدرزن او بود، او را پیش خاقان کبیر ملک منوچهر شروان شاه برده به کثرت تعریفات به تفضلات سرفراز گردانیده. خاقانی تخلص به جهت او از خاقان مذکور گرفت. بعد ازان در میان او و ابوالعلاء گنجه کار به مهاجات و مکالمات قبیحه کشید. فقیر آرزو گوید که از مثل حکیم خاقانی این قسم عمل بسیار نازیبا بلکه محل تعجب است زیرا که خاقانی صاحب ذوق (و) (۱) تجرد و (۲) سلوک بود، و راهی به آن عالم داشت. لهذا مولانا جامی در «نفحات» او را داخل جرگه اولیاء نموده. به هر حال در کمال او سخنی نیست. شاید (۳) من بعد توبه کرده باشد. شیخ ابوالفیض (۴) فیضی فیاضی که ملک الشعراء عهد اکبر پادشاه بود، خیلی معتقد اوست و امیر خسرو اعتقاد (۵) تمام به کلام رضی الدین نیشابوری دارد و جناب مولانا جامی انوری را پیمبر سخن گفته اما انصاف آن است که هر سه کس مقتدای این فرزندانو غموضت معنوی و استعمال الفاظ غیر مشهوره و اصطلاحات فرق دیگر و طریق تعمیه و لغز (۶) آوردن ابیات عربی در کلام خاقانی بسیار است و تازگی استعارات و سلاست عبارت (۷) در کلام رضی بیشتر و دقت معانی و بستن معانی تازه در سخن انوری بیشمار است. به هر طور خاقانی معتقد حضرت حکیم سنایی است رحمة الله علیه لهذا این بیت گفته است:

بدل من (۸) آدمم اندر جهان سنایی را      به این دلیل پدر نام من بدیل نهاد

### رباعی

آمد نفس صبح و سلامت نرسانید	بوی تو نیاورد و پیامت نرسانید
تا تو به دم صبح سلامی نرساندی	تا صبحدم از رشک سلامت نرسانید
از تف دل آتشین دهانم	زان نام تو بر زبان نرانم
فریاد کز آتش دل من	فریاد بسوخت در دهانم
هر که در طالعش فراق افتاد	سایه او ازو کناره (۹) کند (۱۰)
در هم شکسته‌ای دل خاقانی از جفا	تاوان بده ز لعل که گوهر شکسته‌ای
از جور تو در میان عشاق	برخاسته صورت گریبان
به یکی نامه خودم دریاب	به دو انگشت کاغذم، دریاب
به فراقی که سوزدم کُشتی	به وصالی که سازدم، دریاب
(۱۱) درد من بر طبیب عرض مکن	تو مسیح منی خودم دریاب
کارم از دست شد ز دست فراق	دست در دامنتم زدم، دریاب

- |                       |                           |               |
|-----------------------|---------------------------|---------------|
| ۱- از نسخه ن اضافه شد | ۲- ن: - و                 | ۳- ن: + که    |
| ۴- ل: ابوالفضل        | ۵- ن: معتقد               | ۶- ل: + و     |
| ۷- ن: عبارات          | ۸- ن، ل: می               | ۹- ل، ن: کنار |
| ۱۰- ل: گرفت           | ۱۱- ل: این بیت اضافه دارد |               |



زين آشيان وحشت اگر باز رستمی  
گر راه بردمی سوی این چشمه کبود  
بر دیده ره خیال بستی  
مرهم به قیامتست آن را  
از چاه غم برآورندی

رباعی

دیشب من و دل بیار روحانی روی  
خلقی به در ایستاده<sup>(۳)</sup> خاقانی جوی

رباعی

با وصل ترا نشانه‌ای بایستی  
می‌سوزم ازین غم و نمی‌بیند کس

رباعی

نام تو چون از زبان می‌آمدم<sup>(۴)</sup>  
تا لب من خاک‌بوس کوی تست

رباعی

جان پیش کشم روزی<sup>(۸)</sup> کز لب<sup>(۹)</sup> شکری<sup>(۱۰)</sup> بخشی  
پروانه جان‌بازم پر سوخته شمعت  
چو عادتست که ارباب دهر در هر عصر  
بران گه د بیایست<sup>(۱۳)</sup> گریست کز پس ما<sup>(۱۴)</sup>

خود را به آشیان<sup>(۱)</sup> عدم باز بستمی  
بند و طلسم او همه درهم شکستمی  
در سینه به جای جان نشستی<sup>(۲)</sup>  
کامروز به تیغ غمزه خستی  
در نیمه رهم رسن گسستی

افکنده دران دو زلف چوگانی گوی  
من در حرم وصال سبحانی گوی

تا درد مرا کرانه‌ای بایستی  
این آتش را زبانه‌ای بایستی

آب حیوان در دهان می‌آمدم<sup>(۵)</sup>  
هر دم از لب بوی جان می‌آمدم<sup>(۷)</sup>

دانم که ازان<sup>(۱۱)</sup> لبها جان دگرم بخشی  
می‌افتم و می‌خیزم تا بال و پری<sup>(۱۲)</sup> بخشی  
کرم به لاف ز عهد گذشته وا گویند  
حکایت کرم روزگار ما<sup>(۱۵)</sup> گویند

**استاد خیاری نیشابوری:** محمد عوفی او را در سلک شعرای سامانیه منسلک نموده. با ابوالمؤید

بلخی و عماره<sup>(۱۶)</sup> و غیرهما معاصر بوده. از اوست:

می‌بینی آن دو زلف که بالاش<sup>(۱۷)</sup> همی برد  
یابی<sup>(۱۸)</sup> که دست صاحب سالار لشکر است

۳- ن، ل: استاده

۲- ل: نشینی

۱- ن، ل: آستان

۵- ن: مصرع دوم بیت دوم نوشته شده

۴- ن، ل: می‌آیدم

۷- ن، ل: مصرع دوم بیت اول نوشته شده

۶- ن، ل: می‌آیدم

۱۰- ن: شکرم

۹- ن: + روزی

۸- ن: - روزی

۱۲- ن، ل: بیاید

۱۲- ل: پریم

۱۱- ل: ازین

۱۶- ن: - و عماره

۱۵- ل: من

۱۴- ل: من

۱۸- ن: یانی

۱۷- ن، ل: بادش

**خطیرالدین غیرالملک جرجانی:** از مشایخ خطه لاهور است. محمد عوفی گوید که در فضل و براعت چون از هری و بوعبد<sup>(۱)</sup>، و در کمال و زهدات چون<sup>(۲)</sup> شبلی و جنید بوده. از خدمت ثمره الفواد وی و<sup>(۳)</sup> امام مجدالدین در خطه لاهور فیض صحبت برده‌ام و مکرر<sup>(۴)</sup> مستفیض شده‌ام. تصانیف امام خطیرالدین در انواع علوم معقولاً و منقولاً بسیار<sup>(۵)</sup> بی‌شمار است و به گفتن شعر هم توجه می‌فرمود<sup>(۶)</sup>. از اوست:

## نظم

اندرین روزگار ناسامان  
همچو روباه هست کشته دم  
اختر و آخشیج بی‌مهراند  
از چنین مادر و پدر چه عجب

هر کجا ذی حیات در نظر است  
همچو طاؤس مبتلای پر است  
گرچه این مادر است و آن<sup>(۷)</sup> پدر است  
کز موالید مانده در بدر است

**حکیم عمر خیّام:** از غایت اشتها کمالات محتاج تعریف نیست. غیر از رباعی او<sup>(۸)</sup> شهرت ندارد بلکه<sup>(۹)</sup> اکثر رباعیات که ذکر شراب و غیره دران باشد به نام او مشهور گشته لهذا فقیر آرزو او را حکیم رباعی خطاب داده (است)<sup>(۱۰)</sup><sup>(۱۱)</sup>

## رباعی

دل سر حیات را کماهی دانست  
امروز که با خودی<sup>(۱۲)</sup> ندانستی هیچ

در موت هم اسرار الهی دانست  
فردا که ز خود زوی چه خواهی دانست

## رباعی

از تن چو برفت جان پاک<sup>(۱۳)</sup> من و تو  
ونگه<sup>(۱۵)</sup> ز برای خشت گورِ دگران

خشتی که نهند در<sup>(۱۴)</sup> مفاک من و تو  
در کالبدی کنند خاک من و تو

## رباعی

گر باده خوری تو با خردمندان خور  
بسیار مخور، فاش مخور، درد مساز

یا با صنمی<sup>(۱۶)</sup> تازه رخ<sup>(۱۷)</sup> خندان خور  
اندک خور و گه گهی خور و پنهان خور

## رباعی

گویند کسانی که ز می پرهیزند  
ما با می و معشوق ازانیم مقیم

زان سان که بمیرند همان سان خیزند  
تا بو که به حشریان چنین انگیزند

۲- ن، ل: - و

۶- ل: فرموده

۹- ن: - بلکه

۱۲- ن: خود

۱۵- ن: آنکه

۲- ن، ل: - چون

۵- ل: + و

۸- ن، ل: ازو

۱۱- ل: + از اوست

۱۴- ل: بر

۱۷- ن: رخی

۱- ن، ل: بوعبید

۴- ل: مکرراً

۷- ن: - و آن

۱۰- از نسخه ل اضافه شد

۱۳- ن: + و

۱۶- ل: صنم

## رباعی

کی گردد راست آنچه ما خواسته‌ایم  
پس جمله خطاست آنچه ما خواسته‌ایم

ایزد چو نخواست آنچه ما خواسته‌ایم  
گر هست<sup>(۱)</sup> صواب آنچه او خواسته است

## رباعی

خوشتتر ز می ناب کسی هیچ ندید  
به زانچه فروشند چه خواهند خرید

تا زهره و<sup>(۲)</sup> مه بر آسمان گشته پدید  
من در عجبم ز می فروشان کایشان

## رباعی

در خاک خرابات تیمم کردیم  
عمری که دران مدرسه‌ها گم کردیم

ما خرقة زهد در سر خم کردیم  
باشد که درین میکده‌ها دریابیم

## رباعی

جز در خور طبع تنگ<sup>(۳)</sup> و تاریک<sup>(۴)</sup> نه ای  
مسکین تو که زاهدی و نزدیک نه ای

تو لایق نکته‌های باریک نه ای  
من فاسقم از خدمت او دور شدم

**امیر خسرو دهلوی:** تقی اوحدی گوید<sup>(۵)</sup> شعله عالم‌سوز و گوهر گیتی‌فروز عبارت از اوست. اگرچه در مثنوی هیچکس<sup>(۶)</sup> همچو نظامی نبوده و نیست و نخواهد بود، اما طلسم این گنج به قوت پیر خود شیخ نظام (الدین)<sup>(۷)</sup> اولیا<sup>(۸)</sup> قدس سره شکسته و خمستین گفته. چنان سوز سینه داشته که اثرش از<sup>(۹)</sup> پیراهن ظاهر بودی لهذا پیر کامل او در دعا گفتی که<sup>(۱۰)</sup> الهی مرا به سوز سینه این ترک ببخش. اشعار فارسی او از صدهزار زیاده است و از دویست‌هزار (کم)<sup>(۱۱)</sup> مبتنی بر اقسام سخن و<sup>(۱۲)</sup> به زبان هندی دو برابر آن، و در موسیقی تصانیف نفیسه دارد. زبان هندی و فارسی و ملمع و مرکب از لسانین که آن را «ریخته» گویند ازو بسیار مرویست و در همه اشعار او بلند و پست بی‌شمار است اگرچه پستش اندک پست است اما بلندش بغایت بلند است<sup>(۱۳)</sup>. فقیر آرزو گوید<sup>(۱۴)</sup> هرگاه مردی که از ولایت وارد هندوستان گشته این قدر تحقیق و توصیف احوال امیر خسرو علیه‌الرحمه<sup>(۱۵)</sup> کرده باشد من که از اهل هندم و پاره‌ای به فارسی و هندی آشنا، اگر<sup>(۱۶)</sup> تعریف آنجناب و شرح احوال آن حضرت نمایم، کتابی می‌شود علیحده<sup>(۱۷)</sup>. بالفعل نمودن جی از آنچه در فهم<sup>(۱۸)</sup> این عاصی گنجیده می‌نگارد و نمی‌داند<sup>(۱۹)</sup> که چه خواهد نگاشت. حکیم فردوسی علیه‌الرحمه بیتی در بیان حالت آواز نقاره گفته و

- |                              |                               |                      |
|------------------------------|-------------------------------|----------------------|
| ۱- ل: این است                | ۲- ل: - و                     | ۳- ن: نیک            |
| ۴- ن: باریک                  | ۵- ل: گفته                    | ۶- ن: - هیچکس        |
| ۷- از نسخه‌های ن، ل اضافه شد | ۸- از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد  | ۹- ل: در             |
| ۱۰- ن: - که                  | ۱۱- از نسخه‌های ن، ل اضافه شد | ۱۲- ن: - و           |
| ۱۳- ن، ل: - است              | ۱۴- ن: + که                   | ۱۵- ل: - علیه‌الرحمه |
| ۱۶- ل: وگر                   | ۱۷- ن، ل: علیحده می‌شود       | ۱۸- ک، ن: فهمید      |
| ۱۹- ن، ل: می‌داند            |                               |                      |

نهایت صنعت به کار برده که با وجود بیان معنی آواز نقاره هم آزان معلوم می‌شود. و هی هذا:

ز نقاره آواز آید برون که دون است دونست گردون دون

جناب امیر خسرو در<sup>(۱)</sup> برابر آن بیتی گفته که با وصف هر صنعت مذکور<sup>(۲)</sup> اصولی که به هندی<sup>(۳)</sup> تال گویند آزان<sup>(۴)</sup> برمی‌آید و بیت مذکور این است:

دهل زن دهل زد به تخسین او که دین دین او، دین او، دین او

و حقیقت اصول این است که در صورتی که مصراع<sup>(۵)</sup> دوم<sup>(۶)</sup> را خوانده از سر گیرند. اصول سواری که در وقت سواری سلاطین و امرای<sup>(۷)</sup> هندوستان نوازند، پیدا می‌شود و آن دو متصل دارد و دو منفصل منفرج و این بر کسی که واقف باشد از علم اصول و ادوار به اندک توجه به ظهور می‌پیوندد و باید دانست که آنچه تقی مذکور نوشته که در شعر او بلند و پست بسیار است پستش کم پست و بلندش بسیار بلند<sup>(۸)</sup>، تخصیص بغایت بیجاست زیرا که کدام استاد است که کلامش پست و بلند ندارد<sup>(۹)</sup> تفصیل آن سوء ادب است. و لنعم ما قال فی هذا المقام الاستاد غنی الکشمیری:

شعر گر اعجاز باشد بی بلند و پست نیست در ید بیضا همه انگشت‌ها یکدست نیست

<sup>(۱۰)</sup> از اوست قدس سره:

بگرد دیده خود خار بستی از مژه دارم نه<sup>(۱۱)</sup> بی<sup>(۱۲)</sup> خیال تو بیرون رود نه خواب در آید

نظر از دور بر خوبان آزان<sup>(۱۳)</sup> ماند که کافر را بهشت از دور بنمایند<sup>(۱۴)</sup> کان سوزِ دگر باشد

تنم از ضعف چنان شد که اجل جست و<sup>(۱۵)</sup> نیافت ناله هر چند نشان داد که در پیرهن است

لیک<sup>(۱۶)</sup> این بیت سابق به نام دیگری نوشته شده:

ماجرای دوش می‌پرسی که چون بگذشت حال ای سرت کردم چه می‌پرسی به دشواری گذشت

ز طاعات ریایی سجده‌های سهو مستان به نیاز می‌پرستان از نماز خودپرستان به

ای آشنا که گریه‌کنان پند می‌ذهی آب از برون مریز که آتش درون<sup>(۱۷)</sup> گرفت

خسرو است و شب و<sup>(۱۸)</sup> افسانه یار و هر بار قدری گرید و سپس بر سر افسانه رود

گر خاک وجودم ز پس مرگ به بیزند زنگار گرفته همه پیکان تو یابند

۱- ن: - در

۲- پ: «به کار برد که با وجود بیان معنی آواز نقاره هم آزان معلوم می‌شود و هر صنعت مذکور» اضافه دارد

۴- ن: «آزان برمی‌آید... و باید دانست» ندارد

۳- ل: در هندی

۷- پ: + هندی یعنی

۶- پ، ل: دویم

۵- ل: مصرع

۱۰- پ: + اشعار متفرقات

۹- ل: + و

۸- پ: + و

۱۳- ل، ن، پ: بدان

۱۲- ل: نی

۱۱- پ، ل: که

۱۶- پ، ل، ن: لیکن

۱۵- ل: - و

۱۴- ل: بنماید

۱۸- ل: - و

۱۷- ل: فرو

درین غم<sup>(۱)</sup> که مبادا گره بود بر<sup>(۲)</sup> تار  
 رشکم آید که برم نام تو پیش دگران  
 افتاده بودم در رهش بگذشت و گفتا: «کیست این؟»  
 همه بر دیگران قسمت مکن وصل  
 برده بودم ز جفاهای فلک جان لیکن  
 خوش آن زمان که به رویش نظر نهفته کنم  
 من از تیغ کرشمه کشته گشتم  
 بگویدش غم و رنج دل ما  
 آنچه با من لب تو می کند ای جان عزیز  
 نمازی از پی دین برهمنی را می کشت  
 پندگویان<sup>(۶)</sup> گفتگو کم<sup>(۷)</sup> کن که پیکان خورده را  
 دل ز هجر تو بس که تنگ آمد  
 یارب چه عذاب است بران مرغ گرفتار  
 هنوز ایمان و دل بسیار غارت کردنی دارد  
 چشمم ای جان در خیال روی تو  
 ای اجل آنقدری صبر کن امروز که من  
 به هر زمین که چو آب حیات بخرامی  
 مردمان در من و بیهوشی من حیرانند  
 ای عشق شغل تو به چو من ناکسی رسید  
 خسروم من گلی از خون دل خود رُسته  
 اشکم برون می افکند<sup>(۸)</sup> راز درون پرده را  
<sup>(۱۱)</sup>عشق خصم من بسست ای چرخ تو زحمت مکش

دران حریر که آن یار بی وفا خفته است  
 اگر انصاف بود پیش تو هم نتوان گفت  
 گفتند: «بیمار غمست»<sup>(۳)</sup> گفتا: «نخواهد زیست این»  
 ازان چیزی برای من نگهدار  
 چه کنم ناز تو جانان قدری پیش آمد  
 چو سوی من نگرد من نظر بگردانم  
 کشنده حاضر است اما مگوئید  
 ولیکن از زبان ما مگوئید  
 می توانم که<sup>(۴)</sup> کنم<sup>(۵)</sup> با لببت اما نکم  
 گفت از بهر سری ترک صنم نتوان کرد  
 در کشیدن بیش ازان رنج است کاندرا خوردن است  
 مرگ را عمر جاودان دانست  
 بسمل نه پسندند و طپیدن نگذارن  
 مسلمانی میاموز آن دو چشم نامسلمان را  
 نیمه ابر است و نیمی آفتاب  
 لذتی یابم ازین زخم که بر جانم زد  
 دهان مرده به زیر زمین پر آب شود  
 من دران کس که ترا بیند و حیران نشود  
 گویا کسی نماند جهان خراب را  
 بوی من هست جگر سوز مبوئید مرا  
 آری شکایتها بود از<sup>(۹)</sup> خانه بیرون کرده را  
 هر کجا جلاد باشد حاجت قصاب نیست

**نخل بند شعرا خواجوی کرمانی:** از بزرگ زادگان کرمان است. مداح سلطان ابوسعیدخان

چنگیزی<sup>(۱۱)</sup> اقسام سخن را به آن جزالت و سلاست و پختگی گفته که کم کسی گفته. قصایدش عالی<sup>(۱۲)</sup>  
 و مثنویات همه<sup>(۱۳)</sup> بامزه مثل<sup>(۱۴)</sup> «همای و همایون» و «روضه الابرار» که در مقابل «مخزن الاسرار» گفته

۳- ل، ن، پ: غمت

۲- پ: هر

۱- ک: غم

۵- ل: بکنم

۴- ل: که

۷- پ: کم

۶- ک، ل، ن: گویا، از نسخه پ تصحیح شد

۹- پ: از

۸- ل: افکنند

۱۱- پ: چهری، ل: چگری

۱۰- «گذشتن در دل... دشوارتر» این سه بیت در نسخه پ اضافه دارد

۱۲- ن: همه

۱۲- ک: عربی، از نسخه های ل، ن، پ اضافه شد

۱۴- ن: مثال

و آنچه آن است که بعد از شیخ نظامی کسی در آن بحر نگفته. مدتی در صوفی آباد شیخ علاءالدوله سمنانی اعتکاف نموده و ارادت<sup>(۱)</sup> وافی<sup>(۲)</sup> و<sup>(۳)</sup> شافی صادق به وی<sup>(۴)</sup> داشته. کلامش قریب بیست هزار بیت است و در ۷۴۲<sup>(۵)</sup> در شیراز وفات یافته. مضجع او در تل الله اکبر است چنانکه<sup>(۶)</sup> گفته است<sup>(۷)</sup>:

تن خواجوی کرمانی به شیراز  
از اوست<sup>(۸)</sup>:

در آئینه روی یار جستم  
چون<sup>(۹)</sup> پرده ز روی خویش<sup>(۱۰)</sup> برداشت  
وقت را فرصت شمر زیرا که هنگام صبح  
ای باغبان ترا چه زیان گر به سوی ما  
گر تو انکار کنی مستی ما را چه عجب  
ای رفیقان من ازان سرو قیامت قامت  
خواجو از میکده اش دوش به دوش آوردند  
گر کنی قصد دلم دست دل و دامن تو  
دیگران سبزه ز گلزار به بازار آرند  
بگذشت و<sup>(۱۱)</sup> نظر بر من بیچاره نیفکند  
آن دو هندوی سیه کار کمندانان را  
دو چشم مست ترا عین فتنه می بینم  
گرچه ز تنگی دهنش هیچ نیست  
صوفی اگرش باده صافی بچشانند  
سر حلقه رندان خرابات چو خواجو است  
شبان تیره بسی برده ام به آخر و روزی<sup>(۱۲)</sup>  
دلم ربایی و گویی ز ما بگو که چه خواهی  
تو نشسته با<sup>(۱۳)</sup> می و مطرب و ما مست و خراب

خود آئینه روی یار من بود  
خود پرده روی خویشتن بود  
مست چون در خواب باشد می به هشیاران دهند  
آید نسیمی<sup>(۱۴)</sup> از طرف بوستان تو  
کافران کفر شمارند مسلمانی را  
به صفت<sup>(۱۵)</sup> راست نیاید که چها می شنوم  
این همه بیخودی و مستی دوشش نگرید  
ور کند ترک تو دل، دست من و دامن دل  
خط سبزه به چه رو سبزه به بوستان آرد  
او با دگران و من مسکین نگرانش  
همچو دزدان بسته و در آفتاب انداخته  
چگونه چشم تو در خواب و فتنه بیدار است  
هیچ ندید آنکه دهانش ندید  
صاحب نظران صوفی صافیش بدانند<sup>(۱۶)</sup>  
زان همچو نگینش همه در حلقه نشانند  
شبی چو زلف درازت ندیده ام به درازی  
ز درج لعل تو خواجو چه خواهد آنکه تو دانی  
لحظه ای<sup>(۱۷)</sup> بر سر کوی تو ستادیم و شدیم

- ۱- ن: ارادت  
۲- ک، ن، پ: وافق، از نسخه ل نوشته شد  
۳- از نسخه ل نوشته شد  
۴- ن: به او  
۵- پ، ن: ۷۲۲  
۶- پ: - چنانکه  
۷- ن: - است، پ، ل: اند  
۸- از نسخه پ تصحیح شد  
۹- پ: - از اوست  
۱۰- ل، ن: خود  
۱۱- ن: خویشتن  
۱۲- ن: نسیم  
۱۳- ن: - و  
۱۴- از نسخه ن نوشته شد  
۱۵- ل: ندانند  
۱۶- پ: رازی  
۱۷- پ، ل: مدتی

کاین دم نمانده طاقت قطع منازل  
 همچو چشم بد از جمال تو دور  
 که می‌پرهیزم از پرهیزکاران  
 هیچ دانی که شب هجر تو چون می‌گذرانند  
 اما ز جانان امکان ندارد  
 ای همه رندان مرید پیر ساغر گیر ما  
 هم‌چنین رفته است در عهد ازل تقدیر ما  
 با جوانان عشرتی دارد به خلوت پیر ما  
 بالاتر از سیاهی رنگ دگر نباشد  
 جان به رشوت می‌دهم گر این تفضل می‌کند  
 می‌تواند ساختن اما تغافل می‌کند  
 وان که عیبم می‌کند بر ساحل است  
 چون کنم از جان صبوری مشکل است  
 از در، درآمد بخت بلندم  
 گر او را این خبر بودی چه بودی  
 گرش با ما نظر بودی چه بودی  
 هوش و (۶) دل و دین برده به دستان  
 درکش برکش، در ده بستان  
 در سنبلهات قمر، در عقربت آفتاب  
 بگشای ز مه کمند، بردار ز رخ نقاب  
 پاسبان بی‌خبر افتاده و دربان (۸) در خواب  
 شمع بنشسته و چشم خوش مستان در خواب  
 نشد از زمزمه مرغ سحرخوان در خواب

با درد خود مرا بگذارید و بگذرید  
 ای تو نزدیک دل ولی خواجه  
 مرا در حلقه رندان درآرید (۱)  
 ای که (۲) بر خسته دلان می‌گذری از سر حشمت  
 از جان شیرین ممکن بود صبر  
 خرقة رهن خانه خمار دارد پیر ما  
 گر شدم از باده بدنام جهان تدبیر چیست  
 ره مده در خانقه خواجه کسی را کین زمان  
 گفتم که روز عمرم شد تیره، گفت خواجه  
 نرگش گوید که فرض عین باشد قتل تو  
 ای که ما را می‌تواند سوختن درمان ما (۳)  
 من میان بحر بی پایان غریق  
 دوستان گویند خواجه صبر کن  
 سرو بلندم از در، درآمد (۴)  
 مرا از بیخودی از خود خبر نیست  
 بدینسان کز نظر یکدم جدا نیست  
 دست به خونم شسته و از (۵) من  
 باده صافی و خرقة صوفی (۷)  
 ای شام تو پر سحر، ای شور تو در شکر  
 در برج ز ما میند، بر گریه ما میند  
 ای خوشا با تو صبوحی وز جام سحری  
 فتنه برخاسته و باده پرستان در شور  
 دوش خواجه چو حریفان همه در خواب شدند

### رباعی

وی (۹) خاک (۱۰) در تو محشر دل  
 چشم تو چراغ منظر دل

ای قامت تو قیامت عقل  
 لعل تو زلال مشرب روح

۲- پ، ل: آنکه

۱- ن: نگذارید

۴- پ، ل: درآید

۲- ن: «می‌تواند سوختن درمان ما» ندارد

۷- ل، پ: این بیت اضافه دارد

۶- ل: - و

۵- پ، ل: وز

۱۰- ن: + تو

۹- پ، ل: ای

۸- پ، ل: مستان

## رباعی

درد دل ریش با که گویم  
بگذار که شکرت ببوسم  
در کتاب «همای و همایون» جایی که صفت مقربان الهی کرده گوید و غالباً نورالدین ظهوری همین  
طور<sup>(۱)</sup> را اخذ نموده، ساقی نامه گفته بلکه تمام طرز شعرش مأخوذ ازین<sup>(۲)</sup> است:<sup>(۳)</sup>

خوشا سرفرازان بی باده مست  
مقیمان سیاح و مردان راه  
سلاطین نشانان خلوت نشین  
صبحی کشان شراب الست  
همه نامداران گم کرده نام  
همه بختیاران بی بخت و رخت  
بخورده<sup>(۷)</sup> می و سرگران از شراب  
نه ایوان به یکدم برانداخته  
جگر تشنه و غرق آب آمده  
چو سوسن زبان آوران خموش  
منزه ز حشمت ولی محتشم  
همه دور نزدیک و نزدیک دور  
همه شاه و خود را گدا ساخته  
نهم طارم از شاخشان خوشه‌ای  
گدایان فارغ ز سلطان و شاه

ملا خیری: احوالش معلوم نیست<sup>(۹)</sup> از اوست:

## رباعی

خاک ره یاران موافق باشی  
کافر باشی نباشدت بغض و نفاق  
به زانکه مسلمان منافق باشی  
خلیفه سلطان: نامش علاءالدین حسن و از جانب پدر اکابرزادهٔ مازندران و<sup>(۱۰)</sup> والده او از سادات  
شهرستان است<sup>(۱۱)</sup>. در زمان شاه‌عباس ماضی پدرش<sup>(۱۲)</sup> به منصب صدارت و خود به مصاهرت و

۲- پ: + از اوست

۲- پ: + شعر

۱- پ، ل: طرز

۶- پ، ل: - و

۵- از نسخه ل اضافه شد

۴- ل: غایب

۸- ل: - و

۷- که، پ، ن: نخورده، از نسخه ل نوشته شد

۱۰- ن: - و

۹- ل: + گفته، پ: «لیکن این رباعی»

۱۲- پ: «پدرش به منصب... آب و علف» ندارد

۱۱- ن: + و



وزارت سرفرازی<sup>(۱)</sup> داشت و از فنون و علوم بهره کامل داشت. گاهگاهی رباعی می گفت. از اوست:

### رباعی

افسوس که گشت عمر بیهوده تلف  
رنجید خدا و خلق راضی نه شدند  
**خان عالم:** برخوردار بیگ نامش بود. در زمان شاه عباس ماضی از طرف سلطان سلیم  
جهانگیر پادشاه به عنوان ایلچی گری به ایران رفته در کمال عظمت و همت و سلوک. پادشاه ایران او را  
خیلی اعزاز نموده. از اوست:

ای که کردی به هرزه ریش سفید  
به زیان دادهای جوانی را  
یک به یک می کنی ز بهر نمود  
ریش کندن کنون ندارد سود  
**خلیل بیگ:** ظاهراً لاهیجانی است دوآب دار طالب خان وزیر اعظم ایران بود.<sup>(۳)</sup> از اوست:

### رباعی

ایام شباب با هوس بودم جفت  
در خواب غرور صرف شد نقد حیات  
نی دیده دید<sup>(۴)</sup> بود و نی گوش شنفت  
بیدار شدم کنون<sup>(۵)</sup> که می باید خفت

### رباعی

از ساحت کعبه تا نجف کردم<sup>(۶)</sup> سیر  
دریاب که این اشاره (بی)<sup>(۷)</sup> رمزی نیست  
نی خانقاهی بود دران دشت نه دیر  
یعنی که میان ما نمی گنجد<sup>(۸)</sup> غیر

### رباعی

راه حرمین گر ز من پرسی راست  
زان رو که در مدینه علم علی است  
آن راه ز مرقد شه هر دو سراسر است  
از در به درون خانه رفتن اولیست  
**شریف خازن:** از تبارزه عباس آباد اصفهان است. طبعش خالی از لطفی نبوده<sup>(۹)</sup>. از اوست:  
شد تازه آبیگری ز<sup>(۱۰)</sup> تیغ جفای او  
ممنون شدم ز گریه بی اعتبار خویش  
**میرزا خلیل:** ولد میرزا شکرالله مستوفی شوشتر. در نظم و نثر ماهر بود. از اوست:

نه چون گلهای رعنا با دورنگی در چمن سر کن  
چو رنگ و بوی گل با دوست در یک پیرهن سر کن  
**ملا خواجه علی:** خراسانی است. برادرزاده حاجی محمدجان قدسی. در کمال علم و تقوی و  
پرهیزگاری بود، که ثانی ملا احمد اردبیلی می گفتندش. این رباعی در حق پیش نمازی خود گفته:<sup>(۱۱)</sup>

### رباعی

این پیش نمازیم نه از روی ریاست  
اینک خوشم افتاد که در وقت نماز  
حق می داند که از ریا مستثنی است  
پشتم به خلاق است و رویم به خداست

۱- ل: سرداری

۲- پ: - «خان عالم... نامش بود» در ضمن خلیفه سلطان آمده

۳- ل: + گفته

۴- ک: دیده، از پ، ل، ن نوشته شد

۵- ل، پ: کنون شدم

۶- ل: کردیم

۷- از نسخه ل اضافه شد

۸- ل: نگنجد

۹- پ، ل: - ز

۱۰- ل: + از اوست

۱۱- ل: + از اوست

محمد امین ملقب به اقامتی<sup>(۱)</sup> خازن تخلص: از تبارزه عباس آباد صفاهان است. جامع کمالات بود. پاره‌ای زشت‌خو و زشت‌رو بود<sup>(۲)</sup>. به مجرد وهمی سلسله محبت را از هم می‌گسیخت.<sup>(۳)</sup> از اوست:

چو گل شکفتگیم باعث پریشانی است  
سدّ راهی چون غبار خاطر احباب نیست  
در حشر مرا نامه اعمال سفید است  
بسپرد به لعل شکرافشان تو دم را

سرشک را به عبث پای در نگار ندارم  
مژه بر هم مزن ای دیده که آیم نبرد  
چو ناله دل من کوه سنگدل بشنید  
که من خموش شدم او هنوز می‌نالید<sup>(۴)</sup>

خضری قزوینی: شاعر خوب‌گویست. به قول نصرآبادی خضری لاری و<sup>(۵)</sup> خضری خوانساری به او نمی‌رسند.<sup>(۷)</sup> از اوست:

آسمان تا سخت جانی همچو من پیدا نکرد  
سر بازار او، بازار سر بود  
نه تنها من جهانی در خطر بود  
بد<sup>(۹)</sup> میل جنگ داری و هیجت بهانه نیست  
رم از طپیدن دل صیاد می‌کند  
از شرم<sup>(۱۰)</sup> گریه روی به دیوار داشتم  
چندانکه گوش در پس دیوار داشتم  
که به<sup>(۱۱)</sup> هر طرف کنی<sup>(۱۲)</sup> رو بتوان نماز کردن  
همه جا دیده حسرت به قفا  
دشمنی همچو محبت هم پا

خضری خوانساری: لطیف طبع است با حکیم زلالی خوش‌طبعی داشت. از اوست:

آنکه شمع تو برافروخته پروانه تست  
که روزگار ز حسرت کشان همین دارد

بود ز تنگی (دل)<sup>(۴)</sup> غنچه سان دل جمعم  
گلشن فردوس می‌خواهی مرنجان خلق را  
عشق توام از خیر و شر دهر ببری ساخت  
عیسی چو به خورشید برافراخت علم را  
خضری لاری: شاعر بدی نیست. از اوست:

درون خلوت دل از نزول درد تو شور است  
بختم آورده به صد خون جگر تا در دوست  
شدم به کوه که از ناله دل کنم خالی  
ز ناله‌ام دل کوه آنچنان به درد آمد

خضری قزوینی: شاعر خوب‌گویست. به قول نصرآبادی خضری لاری و<sup>(۵)</sup> خضری خوانساری به او نمی‌رسند.<sup>(۷)</sup> از اوست:

دست آزار از گریبان اسیران برنداشت  
سرش گرم که هر جا جلوه‌گر بود  
به زهر چشم هر جانب که می‌دید  
نامد<sup>(۸)</sup> ز من گناهی و شرمندهام که تو  
سخت است رام کردن مرغ دلی که او  
امشب که جا در انجمن یار داشتم  
در بزم او کسم به بدی هم نکرد یاد  
سر کوی یار خضری به حریم کعبه ماند  
همتی کز سر کویت نروم  
آفتی همچو تمنا از پی

خضری خوانساری: لطیف طبع است با حکیم زلالی خوش‌طبعی داشت. از اوست:

گرم می‌گفتم اگر کفر جهان سوز نبود  
نمی‌کند اجلم قصد جان و می‌گوید

۲- پ: + این اشعار

۲- از نسخه ن تصحیح شد

۱- پ، ل، ن: باقاسی

۶- ل: - خضری لاری و

۵- ن: می‌نال

۴- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد

۹- ل، ن: پر، پ: بر

۸- ل: ناید

۷- پ: نمی‌رسد، ل: + گفته

۱۲- پ: بخواهی

۱۱- ن: ز

۱۰- ل: - شرم

دل لیلی ازان آزرده‌تر بود  
 در حشر همان باعث آمرزش من شد  
 چشمی که در انتظار باز<sup>(۲)</sup> است  
 چون صد نگاه را به تو یکباره سردهم  
 تو می‌روی و درین شهر کس نمی‌ماند  
**میرزا خصمی:** فی‌الجمله ربطی (به سخن)<sup>(۴)</sup> داشت اما خالی از شور و سودایی نبود. چنانکه از تخلصش پیداست. به هند آمده از حرکات ناشایسته او پادشاه رنجیده. آقا نور جواد کرمی به او کرد که به ولایت باز رفت. از اوست:

ترا بیند چو بیند خویشتن را  
 شد به کام عالم و هرگز به کام ما نشد  
 ساقی بده آن باده که از هوش خود افتم  
**باقر خلیل تخلص:** از کاشان<sup>(۵)</sup> است. کمال صلاح داشت اما بدخلق بود. دیوانش چهار<sup>(۶)</sup> هزار بیت است. شعرش یک دست و هموار<sup>(۷)</sup>. از اوست:

یک ناله بی تو کرده‌ام از روی اشتیاق  
 شاید به خوی یار کنم نسبت<sup>(۸)</sup> درست  
 گلزار دهر وسعت آرام ما<sup>(۹)</sup> نداشت  
 تا به پای دار آمد از پیام شیون کنان  
**خواجه کلان:** گویا کرمانی است. در اصفهان به خانه میرزا جلال شهرستانی می‌بود و خط شکسته را درست می‌نوشت. از اوست:

در جهان چیزی که در هستی به فریادم رسید  
 قابل بخشش شدم از فیض بی سرمایگی  
 دگر ببوی که شمشاد و سرو در رقصند  
 از نگاه عجز ما شمشیر می‌افتد ز دست  
**خلیل بیگ:** از ایل بیات است به هندوستان آمده. جوان قابل آدمی روشی بود. از اوست:

از پا فکند چون شمع، اشکم ز بس دویدن  
 بی‌تابی دل من از جوش گریه افزود  
 تا چند کم سخن لب‌ت از لکنت زبان  
 بر باد داد خاکم، در سینه دل طپیدن  
 در آب هم نیاسود این ماهی از طپیدن  
 بندد دری به روی من و بشکند کلید

۲- ل: دل تو

۲- ل: یار

۱- ن: ز

۵- ل: کائنات (شاید کائنات بوده)

۴- از نسخه ل اضافه شد

۶- ل: چهارده

۸- ل: نسبتی

۷- ل: + است گفته

۹- ل: من

۱۰- ک: - به، از نسخه‌های پ، ل، ن اضافه شد

سید حسن مخاطب به امتیاز خان: که در عهد عالمگیری<sup>(۱)</sup> از ایران به هند آمده. پادشاه مغفور او را نظر بر نجابت<sup>(۲)</sup> به صبیبه میرهادی فضایل خان که میرمنشی و در آخر می‌رسامان شده بود ازدواج نمود<sup>(۳)</sup> خالص تخلص می‌نمود<sup>(۴)</sup>. مدتی در هند به خدمت<sup>(۵)</sup> لایقه سرفرازی داشت. اواخر به دامن‌کشی حب وطن از راه خشکی به ایران می‌رفت. در سرحد هند و ایران بعضی از زمینداران سرحدی به طمع مالی که از هند بهم رسانیده بود او را کشتند رحمه الله تعالی<sup>(۶)</sup>. با نواب غفران مآب مخلص خان تن‌بخشی عالمگیری کمال ارتباط و اختلاط داشت چنانچه نواب مذکور دیباچه‌ای به کمال بلاغت و دقت بر دیوان خالص مذکور نوشته‌اند.<sup>(۷)</sup> از اوست:

هر که دارد در جهان دردی خریداریم ما  
گر به کار ما نمی‌آیی به کار خود بیا  
بی دماغم بده ایاغ مرا  
که بلبل در چمن نشناسد از گل آشیانم را  
چقدر بوسه توان داد سراپای ترا  
کس نچیده است گل سرو تماشای ترا  
که غنچه شد به کف ما گل پیاله ما  
کاش یک چند قدم دور شود منزل ما  
که ما از بس که ره جستیم گم کردیم منزل را  
نمی‌بندند از بهر چه یارب چشم قاتل را  
کفم گر بود خالی بوسه دادم دست سایل را  
خدا زیاده کند داغ عاشقان ترا  
بخت برگردیده<sup>(۸)</sup> برگرداند آغوش مرا  
با خیالت گرمی هنگامه دوش مرا  
ندارد باغ فارغ بالی کنج قفس‌ها را  
نمی‌داند<sup>(۹)</sup> چه بر سر آمد آن فریادرس‌ها را  
یار در آغوش ما و دور از آغوش ما  
آفتابی بود پنداری سبو بر دوش ما  
به خاک ره برابر می‌کنم ویرانه خود را  
قامتش گر نهد جایزه رعنایی را

چون دوا از مردم بی درد بیزاریم ما  
وعده کردی بر سر قول و قرار خود بیا  
کو دماغی که گویم ای ساقی  
من آن مرغ به دام افتاده رنگینی وضعم  
به بغل آمده‌ای تنگ مزاهای ترا  
چشم آئینه ندیده<sup>(۸)</sup> است به روی تو هنوز  
بیا که بی تو چنان بزم عیش برهم<sup>(۹)</sup> خورد  
نرسیده است هنوز آبله پا به مراد  
در اسباب حصول مدعا کوشش مکن بیجا  
خدا ناکرده شاید رحم آرد چون مرا ببند  
به هر حالت کسی را همت محروم نگذارد  
به هر طرف که نظر می‌کنم چراغانست  
چون کمانی را که گیرد چله روز وصل او  
از زبان شمع آتشبار می‌باید شنید  
غبار آشیان ننشیند آنجا بر پر و بالی  
جواب ناله‌ای از بلبل در دام نشنیدیم  
دورباش حسن امشب همچو ماه و<sup>(۱۲)</sup> هاله داشت  
شد جهان روشن چو از میخانه بیرون آمدیم  
به امیدی که شاید آشنایی را گذار افتد  
رود از دفتر ایجا رعونت بیرون

۳- ل: نموده، ن: + و

۶- از نسخه‌های ل، ن تصحیح شد

۹- ن: درهم

۱۲- ل: - و

۲- ل: + او

۵- ل: خدمات

۸- ل: ندید آئینه

۱۱- ل، ن: نمی‌دانم

۱- ل: عالمگیر

۴- ل: + و

۷- ل: + گفته

۱۰- پ، ل، ن: - بر

گلِ بی خار پریشانی ماست  
شکوه‌ها دارم از جدایی‌ها  
بد بلاييست در جهان خالص  
خواهيم همچو غنچه شکفتن درين چمن  
ای که در خون کشیده‌ای ما را  
چو مکتوبی که رهرو یابد و بر جاش بگذارد  
حسنِ سرشار ترا مشاطه‌ای در کار نیست  
نباشد گر سر یاری به ما آن لالایی را  
جامه‌ای زبنده‌تر نبود ز عریانی مرا  
چو آن دزدی که صاحب‌خانه غافل بر سرش آید  
هنوز چشم ترا احتیاج سرمه نبود  
به کویش قاصدی می‌رفت بیدردان ز نادانی  
چه داند قدر مکتوبِ اسیران را پریزادی  
همچو طفلی که هنوزش خبر از مکتب نیست  
شب که در بزم سخن، از رخ خوب تو گذشت  
عمری است که چون بلبل تصویر درین باغ  
دیدن ما را و رو گرفتن  
خوب کردی آفرین ای شمع فانوس آفرین  
با خیال سر زلف تو من و دل امشب  
شده از خانه خرابان تو معموره مصر  
این چه بخت است که در عشق تو خالص دارد  
می‌توان غارت ویرانه من کرد هنوز  
سعی دارد که به دام تو رساند<sup>(۸)</sup> خود را  
که به شهر آمده، کز<sup>(۹)</sup> دیده حیران امروز  
به خون بی‌گنهان این قدر دلیر مباش  
بادۀ عیش کسی را به لب از جام تو نیست  
به دیده پاک کنم خاک جلوه‌گاهش را

پنبه خرقة پشمینه ما<sup>(۱)</sup>  
داد از دست آشنایی‌ها  
عاشقی‌ها و بینوایی‌ها  
بوی گلی اگر نخورد بر دماغ ما  
خوش به این<sup>(۲)</sup> رنگ دیده‌ای ما را  
پشیمان می‌شود هر کس که پیدا می‌کند ما را  
می‌زند برگشته مژگان شانه بر کاکل ترا  
کسی از دست ما نگرفته معشوق خیالی را  
این قبا گردیده جزو<sup>(۳)</sup> تن ز چسبانی مرا  
ترا دیدم نمی‌دانم کجا انداختم دل را  
که سوخت آتش عشق تو استخوان مرا  
همه مکتوب می‌دادند، من دادم دل خود را  
که کاغذ باد می‌سازد هنوز از خردسالی‌ها  
هست یکسان بر ما شنبه و آدینه ما  
شمع پیش از همه انگشت شهادت<sup>(۴)</sup> برداشت  
دارم گلی اما که ندانم به چه رنگ است  
مستوری نیست دلربایی<sup>(۵)</sup> است  
سوختن در پرده خود را این چنین رسوا خوش است  
روزگاری گذرانیدیم که کس یاد نداشت  
راه عشق تو که یک<sup>(۶)</sup> منزل آباد نداشت  
خاطر جمعی<sup>(۷)</sup> اگر داشت دل شاد نداشت  
هیچ اگر نیست دَرُو سیایه دیواری هست  
هر کجا در قفسی مرغ گرفتاری هست  
هر طرف می‌نگرم آئینه بازاری هست  
که روزِ حشری و فردایی و جزایی هست  
روز شادی و شب وصل در ایام تو نیست  
به هر کجا که ببینم برهنه پای<sup>(۱۰)</sup> هست

۱- ل: ماست

۲- ن: بدین

۳- ل: عضو

۴- ل: ندامت

۵- ل: خودنمایی

۶- ل: یکی

۷- ل: جمع

۸- ل: گرفتار شود

۹- ل: با

۱۰- ل: پای

کامشب ستاره<sup>(۱)</sup> بیش ز شبهای دیگر است  
 نم در دهان آبله<sup>(۲)</sup> یا<sup>(۳)</sup> نمانده است  
 محمود مگر کم از ایاز است  
 که به قربان تو بی ساخته می باید رفت  
 بر روی تو جای<sup>(۵)</sup> نگه ماست که خالیست  
 چندان که نظر کار کند جاست که خالیست  
 می شود ظاهر که چیزی قدر من افزوده است  
 کس نمی داند که این ماییم<sup>(۹)</sup> یا<sup>(۱۰)</sup> تصویر ماست  
 می شود ظاهر که مکتوب مرا نگشوده است  
 باز طوق بندگی در گردن مینا گذاشت  
 دل غمدیده ما و دل خرم پیدا است  
 شانه<sup>(۱۴)</sup> نیست که برهم زن این سودا نیست  
 بشکست چنان شیشه که خون از دل ما رفت  
 اختلاط مردم دنیا نمی دانم به کیست  
 گر دم<sup>(۱۶)</sup> دیگر به نزدیک من آبی دور نیست  
 از دفتر افتادگی<sup>(۱۷)</sup> ما ورقی داشت  
 ضعف تن آمد سر راهی بر آوازم گرفت  
 گویا بگر از من دل احباب گرفته است  
 عین خوبی دیده است استاد خلعت داده است  
 رگ ابر<sup>(۱۸)</sup> سیهی گشت و به روزم بگریست  
 چو مرغ قبله نما در کمین پرواز است  
 ما کشیدیم مکرر به ترازوی قبح  
 که تا آید نگاهش بر سر مژگان حیا گردد  
 سیر گلشن پیشکش بی رحم گل چیدن چه بود<sup>(۱۹)</sup>

یارب در انتظار که شد دیده ها سفید  
 از بس که همزبانی خار ره تو کرد  
 گر ناز ز او<sup>(۳)</sup> ز من نیاز است  
 بشکن شانه و از کف بگذار<sup>(۴)</sup> آئینه را  
 از آبله بر برگ گلت نیست نشانها  
 از بهر تو چون آئینه در سینه تنگم  
 اینقدر در فکر<sup>(۶)</sup> آزارم نبودی<sup>(۷)</sup> پیش ازین  
 در تماشای تو ای گل، محو از بس گشته ایم<sup>(۸)</sup>  
 قاصد آمد<sup>(۱۱)</sup> غنچه گل بر سر از کویش هنوز  
 بر گلوی شیشه ساقی حلقه کرد انگشت خویش  
 به سر زلف تو چون غنچه<sup>(۱۲)</sup> گل از یک شاخ  
 دل به زلفش چو ندادیم گناه<sup>(۱۳)</sup> از ما نیست  
 در میکده امروز ز بدمستی ساقی  
 با فقیران سرگران، با اغنیا در کاوش اند  
 این چنین ای آهوی وحشی که از خود می روی<sup>(۱۵)</sup>  
 هر جا که درین بادیه نقش قدمی بود  
 ناله ای می خواستم امشب به گوش خود کشم  
 هر گل که زدم بر سر خود غنچه شد امروز  
 نیست ابرو اینکه بر بالای چشمت کرده جا  
 شب به یاد سر زلف تو کشیدم آهی  
 درون سینه به انداز کوی دوست، دلم  
 آب انگور سبکتر بود از هر آبی  
 ز شرم آلود چشمی دیده ام نظاره گرمی  
 سوختن مشت پری یعنی که بلبل را چرا

- |                  |               |                 |
|------------------|---------------|-----------------|
| ۱- ل: ستاده      | ۲- ک: ما      | ۳- ل: ازو       |
| ۲- ل: مگذار ز کف | ۵- ل: جایی    | ۶- ن: فکرت      |
| ۷- ل: نبوده      | ۸- ل: ام      | ۹- ن: + و       |
| ۱۰- ن: این       | ۱۱- ل: آید    | ۱۲- ن، ل: + و   |
| ۱۳- ن: گنه       | ۱۴- ل: سایه   | ۱۵- ن، ل: میرمی |
| ۱۶- ل: دمی       | ۱۷- ل: آوارگی | ۱۸- ل: ابری     |
| ۱۹- ن: نبود      |               |                 |

بی سبب از خالص بیچاره رنجیدن چه بود  
از شهر به صحرا شدم آن هم قفسی شد  
یارب ز دل ما چه خبر داشته باشد  
خاری ز سر راه تو برداشته باشد

(۱) آرزو دارم که پرسم از تو بعد از آشتی  
یارب غم عالم به کسی تنگ نگیرد  
این گرد که برخاسته (۲) می آید ازان کو  
هر کس که مرا دور کند از سر کویت

## نظم

روز محشر اگر احوال دل از ما گیرند  
داده اند آنچه به ما کاشکی از ما گیرند  
از تو عشاق تو، چون وعده فردا گیرند  
تا کجا تاب (۸) خورد مو که میان تو شود  
می زند سنگی که پنداری به سر گل می زند  
اختلاط تو و آئینه چه صورت دارد  
که به شاخ گل آشیان (۱۰) دارد  
آنقدر دل ز کسی خواه که مقدر شود (۱۱)  
ببرد (۱۲) آنقدر از خود که شرابم نبرد  
تا کسی راه به احوال خرابم نبرد  
چو آن شخصی که در خواب از سر دیوار می افتد  
فصل شکوفه ریزی دستار می رسد  
از لب ساغر می نام خدا برخیزد  
چه می کردم سر مویی (۱۵) اگر کوتاه تر می شد  
کسی ز دست تو آخر بگو چکار (۱۶) کند  
گل این باغ به رنگیست که بو نتوان کرد  
که گر حرفی ازان لب بشنود صد داستان بفتد  
تا چند کس از میکده مخمور برآید  
جایی نرفته ام که به آنجا صدا رسد

تو خودی (۳) آفت دلها چه بگویم که (۴) بگو  
(۵) عوض بوسه نکویان دل و جان می خواهند  
شب شان خوش که عجب عمری (۶) درازی دارند (۷)  
چقدر غنچه شود گل که دهان تو شود  
گشته ام دیوانه طفلی که از شوخی به من  
با وجود دل عاشق که کم از آئینه نیست  
بر سرت (۹) گل بلبلی ماند  
آدمی نیست صنوبر که بود بارش دل  
چشم آن دارم ازان نرگس شهلا که مرا  
می کنم کلبه ویرانه خود را تعمیر  
ز غفلت (۱۳) ترسد از معزول گشتن صاحب دولت  
هرگاه شیخ رامی سرشار می رسد  
ساقی سروقد (۱۴) ما چو ز جا برخیزد  
نمی آید به کف زلف توام با این رسایی ها  
مرا حنای تو تا چند دل فگار کند  
نگه گرم به آن آئینه رو نتوان (۱۷) کرد  
کسی امروز می خواهم به کوی یار بفرستم  
من کشتی انصاف تو، ساقی به کجا رفت  
بیهوشی است گوشه امنی برای من

۲- ل: برخورداره

۱- ل: «آرزو دارم... رنجیدن چه بود»

۵- ل: «عوض بوسه... از ما گیرند»

۴- ن، ل: که

۳- ن، ل: ای

۸- ن: ناب

۷- ل: دارد

۶- ن: عمر

۱۱- ل: بود

۱۰- ل: آستان

۹- ل: سری

۱۴- ل: سروقدی

۱۳- ل: عقل

۱۲- ن: به برد، ل: برد

۱۷- ل: بتوان

۱۶- ل، ن: چه کار

۱۵- ل: موی

به من آب و هوای فصل گل رویان نمی‌سازد  
صبح<sup>(۲)</sup> صادق دروغ می‌گوید  
چه کند اگر غریبی به دیار ما بیاید  
به کدام امیدواری شب تار ما بیاید  
به چه کار خویش آمد که به کار ما بیاید  
خوش آن مرغی<sup>(۴)</sup> که باغ دلگشای چون قفس دارد  
خدایا این قدر هم آدمی دیر آشنا باشد  
دلی را گر ز چشم اندازد<sup>(۵)</sup> از ابرو نگهدارد  
که از کمال نزاکت بدن نما باشد  
که عضوهای ز جا رفته‌ام به جا افتاد  
در تعریف سهره که شب کتخدایی<sup>(۶)</sup> در هندوستان بر روی داماد بندند، گفته<sup>(۷)</sup>:

سهره چو بست عارضش، پنجه آفتاب شد  
کیک رفتاری دگر دارد تو رفتار دگر  
گر ز پا افتاده‌ای گوید که دستم را بگیر  
نکته صاحب من، بنده‌نواز است هنوز  
گل بود عکس تو در دیده نمناک انداز  
کسی کین باشدش قاصد، چه خواهد بود پیغامش  
به مرغان هوا از دور چشمک می‌زند دامش  
افتاده‌ام ز چشم بت جنگجوی خویش  
که همه عمر ندیدم چو تو بی‌مهر و<sup>(۱۱)</sup> وفایی  
رنجش عاشق و معشوق ندارد سببی  
تا بدانند که دارم چو تو فریادرسی

### رباعی

از مرگ کسی که گشت آزاد کجاست؟  
فریاد برآورد که فرهاد کجاست؟

### رباعی

از دست تو کار عاشقان فریاد است  
عشاق ترا چو لاله مادرزاد است

ز تأثیر<sup>(۱)</sup> نگاه چشم او پیوسته بیمارم  
روز هرگز نمی‌شود شب هجر  
نه خرابه‌ای<sup>(۳)</sup> نه جایی، نه به درد آشنایی  
نه فتیله چراغی نه فروغ چشم داغی  
به مراد خود نشد خون بگذار گم شود دل  
درین گلشن که غم ره در دل هر خار و خس دارد  
ز خود بیگانه‌ام با آنکه عمری بوده‌ام با خود  
چو خال گوشه ابرو خدا ناکرده آن بدخو  
کدام جامه به لطف لباس عریانی است  
چنان ز آمدنت حال من دگرگون شد

در تعریف سهره که شب کتخدایی<sup>(۶)</sup> در هندوستان بر روی داماد بندند، گفته<sup>(۷)</sup>:  
ماه من از حیا رخس بس که به آب<sup>(۸)</sup> و تاب شد  
جلوه هر ناکسی را با<sup>(۹)</sup> خرام خود مسنج  
عیب می‌دانم گرفتن را کریمان چون کنم  
چشم مست تو به ما بر سر ناز است هنوز  
بیم آن است که در آئینه پژمرده شود  
به کویش عاقبت از بی‌کسی دل را فرستادم  
مرا در خاک و خون غلطانده صیادی که از شوخی  
ای آسمان بس است مرا اینقدر شکست  
بی تو عمرم چو سر<sup>(۱۰)</sup> آید به تو این حرف بگویم  
غیر آن جلوه جانکاه که نازش نام است  
ای خدا داد دل من ز نکویان بستان

آن را که نرفت عمر بر باد کجاست؟  
گفتم روزی به بیستون شیرین کو؟

تا رسم تو با دل شدگان بیداد است  
داغ دل و<sup>(۱۲)</sup> خون جگر و سینه چاک

۲- ل: خرانه

۶- ل: کتخدای

۹- ن: در

۱۲- ل: و

۲- ل: + و

۵- ل: آندارد

۸- ن: باب

۱۱- ن: و

۱- ل: تاسیر

۳- ل: مرغ

۷- ل: - گفته

۱۰- ل: بر



**بندرابن داس** <sup>(۱)</sup> خوشگو: هندوی است از قوم بیس. بیشتر نوکری پیشه <sup>(۲)</sup> بود. از مدتی لباس دنیاداری ترک نموده در زی فقر می‌زید <sup>(۳)</sup>. استفاده بسیار از خدمت بزرگان فن مثل میرزا <sup>(۴)</sup> عبدالقادر بیدل و <sup>(۵)</sup> میرزا افضل سرخوش و <sup>(۶)</sup> حضرت شیخ سعدالله گلشن قدس سره نموده. از مدت بیست و <sup>(۷)</sup> پنج سال تخمیناً با این هیچ مدان ربط کلی بهم رسانیده و این عاجز هم در تربیت <sup>(۸)</sup> او به تقصیر <sup>(۹)</sup> از خود راضی نشده و نیست. از بس که اخلاص به احقر <sup>(۱۱)</sup> دارد. سجع نگین او این مصرعه است:

**مصرعه** آرزومند وصل <sup>(۱۱)</sup> او <sup>(۱۲)</sup> خوشگو

به هرحال شعر را <sup>(۱۳)</sup> خوب می‌گوید و نبض نازکی مضمون به دست او افتاده. سابق تذکره الشعراء <sup>(۱۴)</sup> مشتمل بر احوال شعراء متقدم و متأخر تا <sup>(۱۵)</sup> معاصرین نوشته و <sup>(۱۶)</sup> بسیار مفصل نوشته بود. او آخر به نام عمدة الملک امیرخان بهادر <sup>(۱۷)</sup> مرحوم مزین گردانیده و نواب هم در جلدوی آن دو روپیه یومیه او بر محصول سایر بیراک که عبارت است از اله آباد <sup>(۱۸)</sup> مقرر فرموده بود تا نواب مذکور در قید حیات بود، می‌یافت. حالا در عظیم آباد و بنارس می‌باشد و گاه‌گاهی خطوط با اشعار خود <sup>(۱۹)</sup> پیش <sup>(۲۰)</sup> فقیر می‌فرستد. از اوست <sup>(۲۱)</sup>:

ز بس شادی نگنجد غنچه سان در جلد دیوان‌ها  
خداوندا غریق بحر رحمت ساز قارون را  
رقم سازی اگر تاریخ مشتاقان محزون را  
بر سر ما عاقبت می‌افتد این دیوار ما  
سخن پان <sup>(۲۶)</sup> خورده می‌آید برون از رنگ آن لب‌ها  
نقش پای، خود بود رهبر طلبکار مرا  
به عشق تو شد درد درمان ما  
این سرای نامبارک قابل تعمیر نیست  
عاقبت این ملک بیت‌المال را، او هم گذاشت

بود زان دم <sup>(۲۲)</sup> که بسم الله گل دستار عنوان‌ها  
اگر معراج بخل ممسکان <sup>(۲۳)</sup> دور ما این است  
مرگب از سواد دیده یعقوب کن خوشگو  
قامت خم گشته آفت‌گاه <sup>(۲۴)</sup> دیگر بوده است  
نگه در <sup>(۲۵)</sup> توتیا غلطیده بخرامد ز مژگانش  
روز و شب ره می‌روم اما همان سرگشته‌ام  
چو رنجی که به گردد از قطع عضو  
چند معمار دل ویران من خواهی شدن  
کشت دارا را شکندر شد خدیو ملک و <sup>(۲۷)</sup> مال

- |   |                      |                |
|---|----------------------|----------------|
| ۱- پ، ل: داس                                  | ۲- پ: شده            | ۳- ل: می‌زند   |
| ۴- ل: مرزا                                    | ۵- ل: و              | ۶- ن: و        |
| ۷- ن: و                                       | ۸- ن: ترتیب          | ۹- ل: بیقصر    |
| ۱۰- ن، ل: احقر                                | ۱۱- پ، ل: فضل        | ۱۲- پ، ل: حق   |
| ۱۳- ن، ل: بسیار                               | ۱۴- ن: تذکره الشعراء | ۱۵- پ: با      |
| ۱۶- پ، ل: و بسیار مفصل نوشته                  |                      |                |
| ۱۷- ل: او آخر به نام عمدة الملک امیرخان بهادر |                      | ۱۸- پ: اله‌باد |
| ۱۹- پ، ل: خودش                                | ۲۰- ل: نزد           | ۲۱- ل: از اوست |
| ۲۲- ل: زاندم                                  | ۲۳- ل: مسکان         | ۲۴- پ: افتگاه  |
| ۲۵- پ، ل: از                                  | ۲۶- ل: بان           | ۲۷- ل: و       |

یار این چنین خوش است و<sup>(۱)</sup> دیار این چنین خوش است  
 من علم ندارم ز خود الله علیم است  
 دل شهزادگان را آرزو مرگ پدر باشد  
 شاید به خواب شیرین فرهاد رفته باشد  
 به فرقم سایه خاری ازان دیوار می باید  
 غیر غم یادش به خوبی، هیچ غمخوارم<sup>(۲)</sup> نبود  
 آفتاب گرفته را ماند  
 این رسم کهن حیف به عهد تو برافتاد  
 مگر آئینه بنشیند دمی زانو به زانویش  
 امروز از کجاییم<sup>(۳)</sup> گر در عدم نبودیم  
 آئینه به کف پشت<sup>(۴)</sup> به سوی تو نشینتم<sup>(۵)</sup>  
 عمر دشمن ز خدا می خواهم  
 می برم<sup>(۶)</sup> تا شست و<sup>(۷)</sup> شوی<sup>(۸)</sup> تربت مجنون کنم  
 به شوق بت نخستین سجده در پیش برهن کن

گر چه نازک بود مزاج سخن  
 افسوس دامن از ما برجیده<sup>(۹)</sup> یار طفلی

### رباعی

تا کیست به روزمره استاد فنت  
 میم متکلم<sup>(۱۰)</sup> است میم<sup>(۱۱)</sup> دهننت<sup>(۱۲)</sup>  
 از

غرور توبه بت تست<sup>(۱۳)</sup> زودتر بشکن

دهلی خوش است لیک ز یار این چنین خوش است  
 واعظ مطلب علم و ادب از<sup>(۱)</sup> من بیخود  
 غرض هر جا که منظور است هر عیبی هنر باشد  
 آواز تیشه امشب از بیستون نیامد  
 دماغ گوشه دستار من دارد زکام از گل  
 هر نفس می کرد صد احوال پرسئی<sup>(۲)</sup> دلم  
 بی تو گر جام می به کف گیرم  
 تابوت مرا از تو گل فاتحهای نیست  
 برای صحبت خوبان سکندر طالعی باید  
 موجود گر نبودیم معدوم هم نبودیم  
 از بیم بدان تا به رخ خوب تو بینم  
 بس که از عمر مرا بیزار است  
 شیشه ای چند از گلاب اشک دارم در بغل  
 برای یار<sup>(۳)</sup> تعظیم رقیبان هم ضرور افتد  
<sup>(۴)</sup> در تعریف شخصی گفته<sup>(۵)</sup>:

می کشد عاشقانه ناز ترا  
 پنهان<sup>(۶)</sup> ز چشم چون برق، شدنی سوار طفلی

ای بلبل همچو گل خموش از<sup>(۷)</sup> سخنت  
 قربان زبان پارسیت<sup>(۸)</sup> خوشگو  
**حیدر خصالی:** از خراسان است. شعر بسیار خوب می گفت. دیگر احوالش معلوم نیست. از

اوست: <sup>(۹)</sup>

ز عجب توبه بیندیش<sup>(۱۰)</sup> بی خطر بشکن<sup>(۱۱)</sup>

- |  |                 |                           |
|--|-----------------|---------------------------|
| ۱- ل: و                                | ۲- ل: در        | ۳- ل: میرسی               |
| ۴- ل: غمخواری                          | ۵- ل: کجاییم    | ۶- ل: شب                  |
| ۷- ن: نشینیم                           | ۸- پ: می روم    | ۹- ن: و                   |
| ۱۰- ن: سوی                             | ۱۱- ک: ماز      | ۱۲- ل: در تعریف شخصی گفته |
| ۱۳- ن: گوید                            | ۱۴- ل: نهان     | ۱۵- ن: چید                |
| ۱۶- پ: از                              | ۱۷- ن: پارسیت   | ۱۸- ل: متکلمت             |
| ۱۹- پ، ل: گویا                         | ۲۰- پ، ل: دهننت |                           |
| ۲۱- پ: دیگر احوالش معلوم نیست. از اوست |                 | ۲۲- پ: میندیش             |
| ۲۳- ل: لیکن                            | ۲۴- ن: تست      |                           |

چو طفل مريضم به مهد<sup>(۱)</sup> زمانه  
آتش عشق پس از مرگ نگردد خاموش  
در گنه کز جانب ما بود<sup>(۲)</sup> تقصیری نرفت  
**حسن بیگ خروشی:** احوالش مفصلاً معلوم نیست. اصلش از ساوه<sup>(۳)</sup> است و شعرش بسیار

سیرمزه. از اوست:

وقت تنگ است گفتگو مکنید  
قصه دل شنیده انگارید<sup>(۴)</sup>  
ز عشق آن مایه می خواهم که در میدان یکرنگی  
هر قطره اش به مملکت<sup>(۵)</sup> جم نمی دهم  
جان و<sup>(۶)</sup> دل رفت دران<sup>(۷)</sup> کوی بیغما هر دو  
صلاح و زهد و کرامات را به آب بده  
**خرمی:** از اصفهان است و خواهرزاده ملا نیکی<sup>(۸)</sup>. به گیلان رفته بی جهتی در حق مردم آنجا  
شهر آشوبی گفت. او را با مرتدی متهم ساخته زبانش بریدند. در اینجا جناب سام میرزا علیه الرحمه  
می فرماید که این جایزه او را برای اشعار دیگرش می بایست نه جهت هجو مردم گیلان.<sup>(۹)</sup> و ازین ظاهر  
می شود که مردم گیلان<sup>(۱۰)</sup> واجب الهجو اند. محمدعلی حزین هم<sup>(۱۱)</sup> هجو هندو اهل هند بی جهتی کرده  
چنانکه سابق مفصلاً نوشته آمد و چون او از لاهیجان گیلان است این ازو عجب است زیرا که با وجود  
واجب الهجو بودن خود، هجو دیگران کرده. پاداش این عمل را خدایش خواهد نمود.<sup>(۱۲)</sup> به هر حال اشعار  
خرمی دیده نشده.

خوبان شهر با همه آشوب می کنند<sup>(۱۳)</sup> کاری که می کنند همه خوب می کنند  
اغیار به بالین من زار چه حاصل بیمار ترا پرسش اغیار چه حاصل

۳- پ: روی

۲- ل: عضوی

۱- پ، ل: مهر

۶- پ: ما بود

۵- ل: که بتخانه

۴- ل: ندارم

۹- پ: نهد

۸- ن: ساده

۷- پ، ل: رود

۱۲- ل: مملکت، ن: مملکت

۱۱- پ: انگارند

۱۰- پ: انگارند

۱۵- ن: نیلی

۱۴- ل: درین

۱۳- ل: و

۱۸- ن: هم

۱۶- پ، ل: و ازین ظاهر می شود ۱۷- ل: که مردم گیلان

۱۹- ل: + «که اصلش از لاهیجان گیلان است گویا مقتضای گیلان است. از اوست»

پ: + «و این نیز گویا مقتضای گیلان است. این اشعار از اوست. بعضی گفته که اصلش از لاهیجان است»

۲۱- ل: می کنید، پ: می کند

۲۰- این بیت از پ، ل نوشته شد

**خواجه زاده کابلی:** گویند در عهد همایون پادشاه به هند بود. به غایت حسن و جمال داشت<sup>(۱)</sup>. ظرفا<sup>(۲)</sup> و<sup>(۳)</sup> شعرا به روشی که در کابل مقرر است او را به پادشاهی خوبان برداشته بودند، و او وقت را غنیمت شمرده، در خدمت مخادیم کسب استعداد وافی نمود<sup>(۴)</sup>. از اوست:

ماییم و<sup>(۵)</sup> شکست دل و ویرانی خاطر یک خاطر و صد گونه پریشانی خاطر

**خیالی بخاری:** از خوش طبعان است. سخن بامزه می گفت. یک دو خیالی دیگر نیز گذشته اند<sup>(۶)</sup>. بخاری از همه بهتر است. از اوست:

هر که زین مردم به کوی بخت و دولت می رسد  
گره معتکف دیرم و گه ساکن مسجد  
هر کس به زبانی صفت حسن تو گوید  
تقصیر خیالی به امید کرم تست  
سرگذشتم سگ کوی تو نکو می داند

از ره و رسم قدم داری همت<sup>(۷)</sup> می رسد  
یعنی که ترا می طلبم خانه به خانه  
عاشق به سرود<sup>(۸)</sup> غم و مطرب به ترانه  
یعنی که گنه را به ازین نیست بهانه  
که ز فریاد منش شب همه شب در دسر است<sup>(۹)</sup>

**خیالی هروی:** مردی خوش فهم بود. متورع و گوشه نشین. بعد از خیالی بخاری است. از اوست:

گر ز شام زلف بنماید مه رویت جمال  
چشم گریان<sup>(۱۰)</sup> خیالی را سرشک آرد خلل  
**خیالی خجندی:** خوش زبان بود.<sup>(۱۲)</sup> از اوست:

در زمین خواهد فرو رفت از خجالت آفتاب  
می شود آری ز باران<sup>(۱۱)</sup> خانه مردم خراب

تا جان ز وفای<sup>(۱۳)</sup> دهن تنگ تو دم زد  
چون ماه نو از دیده نهان گشت<sup>(۱۶)</sup> یقین شد  
باشد که بجای<sup>(۱۷)</sup> رسد از عشق خیالی

از شهر<sup>(۱۴)</sup> بقا، خانه<sup>(۱۵)</sup> به صحرای عدم زد  
کز فتنه ابروی تو ترسید که خم زد  
چون از سر اخلاص درین راه قدم زد

تقی اوحدی گوید که اشعار جمله خیالی تخلصان در یک دیوان جمع دیده ام مع اشعاری که می آید. درین صورت یا اینکه<sup>(۱۸)</sup> همه از<sup>(۱۹)</sup> سه کس است یا از راه سهو در یک دیوان جمع است و می تواند که یک کس به نسبتی<sup>(۲۰)</sup> بخاری و هروی و خجندی باشد. الحق طرز<sup>(۲۱)</sup> اشعار یکی است. از انتخاب<sup>(۲۲)</sup> دیوان خیالی مذکور نوشته شده:

- |   |                    |                |
|---|--------------------|----------------|
| ۱- ل: داشته                                   | ۲- پ، ل: طرفا      | ۳- پ: - و      |
| ۴- ل: نموده                                   | ۵- ن: - و          | ۶- ل: + و      |
| ۷- ل: بهمت                                    | ۸- ل: سرور         |                |
| ۹- ن، پ، ل: + «سرو بالای ترا... بر زمین افتد» |                    | ۱۰- ک: گریانی  |
| ۱۱- پ، ل: یاران                               | ۱۲- پ: + این اشعار | ۱۳- ل: وفایی   |
| ۱۲- پ، ل: بهر                                 | ۱۵- پ، ل: خیمه     | ۱۶- ن: + و     |
| ۱۷- ل: بجایی                                  | ۱۸- پ، ل، ن: آنکه  | ۱۹- پ، ل: + هر |
| ۲۰- ن: نسبت، پ: سببی، ل: سهی                  |                    | ۲۱- ل: طور     |
| ۲۲- ل: ازینجانب                               |                    |                |

گیسو بریده<sup>(۱)</sup> شد فزون مهرش من گمراه را گم کرده ره داند بلی، قدر شب کوتاه را

## رباعی

دلی که صرف تو شد نقد عشق قیمت اوست  
تو نگری تو به زهد، ای فقیه و<sup>(۲)</sup> مغروری  
هر آن<sup>(۳)</sup> حدیث که در دعوی محبت تست  
عاشقی کردم فتادم در بلا  
تویی<sup>(۵)</sup> مقصود از جان ورنه بی تو  
گر بدین قامت و زخسار به گلزار آیی  
کمال شوق دهان تو غنچه دل را  
نظیر<sup>(۶)</sup> بیگ خادم تخلص: از<sup>(۷)</sup> تلامذه<sup>(۸)</sup> میرمحمد افضل ثابت است. چندگاه<sup>(۹)</sup> قبل<sup>(۱۰)</sup> ازین

فوت شده.<sup>(۱۱)</sup> از اوست:

گر<sup>(۱۲)</sup> کند از قفس آزاد مرا  
صورتش دیده<sup>(۱۳)</sup> ز شرم آب نشد  
چه طالع<sup>(۱۴)</sup> است که هر کس کشد ز من سخنی  
ای که می گویی دم مردن فراموشم مکن  
خویش را ساخته بودم به هوس قاصد خویش  
به غیر من که به روی تو زلف را دیدم  
فغان که این امرا در شکست کعبه دل  
خادم به دست<sup>(۱۷)</sup> خوبان از بهر قتل عاشق  
کردیم بی قراری سیماب را علاج  
نوخط من عکس عارض در شراب انداخته  
حیف باشد که شود چهره به آن روی لطیف

می کشد دوری صیاد مرا  
حیرت از آئینه رو داد مرا  
بُرد به تیغ جفا چون قلم زبان مرا  
من که می میرم برایت چون فراموشت کنم  
چون رسیدم به تو پیغام من<sup>(۱۵)</sup> از یادم رفت  
کسی ندیده به خط شکسته قرآن را  
رسانده اند<sup>(۱۶)</sup> به اصحاب فیل سلسله را  
هر ناخن حنایی<sup>(۱۸)</sup> شمشیر خون چکان است  
اما نیافتیم علاج قرار دل  
آه ازین کافر که مصحف را در آب انداخته  
بشکن<sup>(۱۹)</sup> آئینه که از<sup>(۲۰)</sup> صورت او بیزارم

- ۱- ل، پ: برید + و  
۲- ن: - و  
۳- ل، ن، پ: است  
۴- ن، پ: - است  
۵- ل: توی  
۶- ل: در  
۷- ل: در  
۸- ل: سلانده، پ: سلامده  
۹- ل، پ: سان  
۱۰- ن: پیش  
۱۱- پ: + گفته  
۱۲- ل: که  
۱۳- ن: - دیده  
۱۴- پ: طلعت  
۱۵- ل: تو  
۱۶- پ: اید  
۱۷- ل: - به دست  
۱۸- پ: حنای  
۱۹- ل: لیکن، پ: - بشکن  
۲۰- ن: کز، پ: - از

**خان اعظم میرزا<sup>(۱)</sup> عزیز کوکه اکبر پادشاه:** از امرای عظام اکبری و جهانگیری<sup>(۲)</sup> است. حالات او در تاریخ هر دو پادشاه مبسوطاً مرقومست. جامع فنون<sup>(۳)</sup> طبع نظمی هم داشت. تقی اوحدی را به او<sup>(۴)</sup> ربطی بود چنانکه در تذکره خود نوشته<sup>(۵)</sup>. از اوست:

در کوی مراد خودپسندان دگراند<sup>(۶)</sup>      در وادی عشق مستمندان دگراند<sup>(۷)</sup>

ایشان دگراند و دردمندان دگراند      (۹) آنانکه بجز رضای او می‌طلبند

**خادمی لحصایی<sup>(۱۰)</sup>:** و<sup>(۱۱)</sup> لحصا<sup>(۱۲)</sup> شهری است از یمن یا عمان<sup>(۱۳)</sup>. بعضی گویند اصلش از

خراسان است. جوانی بود به نزدیک سی سالگی<sup>(۱۴)</sup> که اکثر به سیاحت قیام نمودی و در ۱۱۰۰ به دست شاهی بیگ خان حاکم قندهار کشته شد. از اوست:

یار هر که نمک از لعل سخندان ریزد      عاشق الماس ز چشم نمک افشان ریزد

بس که از پیکان غم در سینه دارم رخنه‌ها      برنیاید هرگز از سینه پیکانی درست

هیچکس را در فراق نیم جانی بیش نیست      مشکل او یابد دگر دست اجل جانی درست

**خاطری:** از کاشان بود<sup>(۱۵)</sup>. به هند آمده<sup>(۱۶)</sup>. از اوست:

ساخته ناله منش مایل بی گنه گشتی      آه که باز باعث قتل هزار کس شوم

**خاوری سمنانی:** اول خاوری تخلص می‌کرد. بعد ازان تجلی<sup>(۱۷)</sup> چنانکه گذشت و این بعد تجلی

کاشانی است. نقل است که روزی خاوری در مجلس امیری وارد می‌شود. اتفاقاً حکیم<sup>(۱۸)</sup> دوانی گیلانی

ازو استفسار تخلص می‌نماید. او گفت «خاوری» دوانی گفت: «آدمی چرا این تخلص کند که از روی

تعمیه "خر" ازان حاصل شود.» چه خاوری خراسان است. از اوست:

به هر دیار که بار سفر فرو بندی      دل هزار کس از خانمان<sup>(۱۹)</sup> بگردانی

مست است قاتلم که پس از کشتنم ز بیم      از خون نشست دست<sup>(۲۰)</sup> و<sup>(۲۱)</sup> دلی از شراب شست

**بابا خردی<sup>(۲۲)</sup>:** از سمرقند است. تا زمان عبدالله خان اوزبک زنده (بود)<sup>(۲۳)</sup>. در کمال قابلیت و

فضیلت. از اوست:

طفل اشکم خویش را رسوای مردم<sup>(۲۴)</sup> کرده است      می‌دود هر سو نمی‌دانم کرا گم کرده است

آن عکس که در جام ازان مست<sup>(۲۵)</sup> خرابست      مست دگر افتاده به گرداب شرابست

- |                             |                               |                        |
|-----------------------------|-------------------------------|------------------------|
| ۱- ل: مرزا                  | ۲- ن: جهانگیری و اکبری        | ۳- پ: + است            |
| ۴- پ، ل: با او              | ۵- پ: + است                   | ۶- پ، ل: دگراند        |
| ۷- ن: این مصرع ندارد        | ۸- پ، ل: دگراند               | ۹- پ: این مصرع ندارد   |
| ۱۰- از نسخه ن نوشته شد      | ۱۱- پ: - و                    | ۱۲- از نسخه ن نوشته شد |
| ۱۲- پ، ل: - یا عمان         | ۱۴- پ، ن، ل: - سی سالگی       | ۱۵- پ، ن: + و          |
| ۱۶- پ: + است                | ۱۷- پ: + می‌کرد               | ۱۸- پ: امیر            |
| ۱۹- ک: خادمان، ن: خان و مان | ۲۰- پ: - دست                  | ۲۱- ل، پ: - و          |
| ۲۲- پ: خورده                | ۲۳- از نسخه‌های پ، ل نوشته شد | ۲۴- پ: عالم            |
| ۲۵- پ، ن: + و               |                               |                        |

**خسروی:** از قاین است. سید صحیح النسب نیکو منظر بود. در جمیع فنون دستی داشت. خصوصاً

در پرتاب اندازی و موسیقی در ۱۰۰۰۰ به هند آمده شهید شد. (۱) از اوست:

برآر تیغ که ما را هم انفعالی هست  
فتد به دام نکویی شکسته بالی هست  
آه ازان روز که یارت دو سه منزل برود  
ز هم ببوی محبت جدا توان کردن  
بروی دوست بود خوشنما سیاهی خال

اگر ز هستی ما در دلت ملالی هست  
سرِ غرور تو گردم که گر فرشته ترا  
خسروی روز وداعست و (۲) تو خود را کشتی  
غبار چشم من و غیر گر بیامیزند  
نمی‌شود ز گنه قدرِ دوستان تو کم  
این قطعه در تعریف اسپ (۳) خوب گفته:

افتد میان راه مثالش بر آئینه  
بپند عیان نظر فکند چون در آئینه  
کمتر از ده روزه عیش ناقص پرویز نیست  
کو رخ خویش در آئینه تماشا می‌کرد

از شرق سوی غرب چو گردد جهان نورد  
هنگام بازگشتن ازان جا دو عکس خویش  
مردن فرهاد و بردن حسرت شیرین به خاک  
من همان روز دل از هستی خود برکندم  
(۴) از مثنوی اوست:

چو ممسک ز طامع (۶) بگاہ (۷) سوال  
پس از دادن جان نمی‌گشت سرد  
که آید ز زخم دلیران برون  
ک در زخم او جا نمی‌یافت درد

گذشتی ز دل نیزه‌ها (۵) بی محال  
ز بس بود کوشنده (۸) گرم نبرد  
ز تنگی چاره (۹) نمی‌یافت خون  
(۱۱) نمی‌شد ز شمشیر آزرده سرد (۱۱)

**خلقی شوشتری:** خوش طبیعت بود و صاحب تتبع. مدت‌ها در شیراز بود بعد ازان به هند آمده

سپس به شیراز رفت. معاصر تقی اوحدیست. (۱۲) از اوست:

نیست دل دریای خون من ابر (۱۳) نیسان (۱۴) نیستم  
چند بوسم پای هر خس عطف دامان نیستم

چند نالم از جگر دزدیده بارم خون دل  
آخر از غم چاک خواهم زد گریبان حیات

**خواری (۱۵) تبریزی:** چهار کس بدین تخلص بوده‌اند. ازان جمله است تبریزی که از فصحای

معروف عهد شاه طهماسب صفوی است. از اوست:

آه ازین حسرت که هجران می‌کشد آخر مرا  
محنتی (۱۶) پیش آمد از هجران که وصل از یاد برد (۱۷)

حسرت دیدار جانان می‌کشد آخر مرا  
درد هجران ذوق وصل از خاطر ناشاد برود

۲- پ: اسپ

۲- ن: و

۱- پ: + این اشعار

۶- ک، پ: طالع

۵- از نسخه‌های ن، ل نوشته شد

۴- پ: + این چند شعر

۹- ک: چاره، از نسخه ل نوشته شد

۸- پ، ل: کوشیده

۷- ک، ن: نگاه

۱۱- ل: مرد

۱۰- بیت از نسخه‌های پ، ل اضافه شد

۱۴- ل: بیابان

۱۳- ل: از

۱۲- پ: + این اشعار گفته است

۱۶- پ، ل: حجتی

۱۵- ن: خاری

۱۷- ن: مصرع به این صورت است: «محنتی پیش از هجران که وصلش یاد برد»

مدت بیگانگی‌ها یافت چندان امتداد  
بحمدالله که گر<sup>(۱)</sup> آوازه‌ام می‌خواستی دیدی  
کز ضمیرم رفت ذوق آشنایی‌های او  
وگر از دست غم بیچاردام می‌خواستی دیدی  
**خواجگی رازی**<sup>(۲)</sup>: برادر خواجه محمد عارف که در عهد شاه طهماسب صفوی وزیر صفاهان<sup>(۳)</sup>  
بود.<sup>(۴)</sup> از اوست:

غصه مستولی و غم بی‌حد و هجران وافر  
همه می‌بینی و پرسی سبب مردن چیست

### رباعی

نه آن بی‌مهر را با خویش همدم می‌توانم کرد  
نمی‌خواهم که مردم بشنوند آوازهٔ حسنش  
نه از دل آرزوی دیدنش کم می‌توانم کرد  
وگر نه آنچه مجنون کرد من هم می‌توانم کرد  
**خواجه**<sup>(۵)</sup> **نیشابوری**: در کشمیر توطن اختیار نموده. از اوست:

من از چشم خود دوش شرمنده بودم  
که در ورطه خونش<sup>(۶)</sup> افکنده بودم  
**ابراهیم خلیل تخلص**: خلف سید مظفر والی حیدرآباد. با سرخوش بسیار آشنا بود.<sup>(۷)</sup> از  
اوست:<sup>(۸)</sup>

قطرهٔ خورشید را حکم چکیدن دهیم  
عشق بیش از تیغ<sup>(۹)</sup> تیزی کرده است  
تشنه لب عشق را ذوق چشیدن دهیم  
بی قیامت رستخیزی کرده است

**مرزا**<sup>(۱۰)</sup> **خلیل**: عزیز قابلی و منشی بی‌بدلی بود، و چندی در ملازمت زیب‌النساء بیگم صبیبه  
محمد اورنگ‌زیب عالم‌گیر پادشاه به سر کرده. زیب‌المنشآت که از مصنفات بیگم مذکور است ترتیب  
می‌داد. از اوست:

حاجت به گفت و<sup>(۱۱)</sup> گوی ندارد بیان ما  
سامان نوبهار به این تازگی کجاست  
سوزد چو شمع بر سر حرفی زبان<sup>(۱۲)</sup> ما  
رنگ شکسته ریخته دارد خزان<sup>(۱۳)</sup> ما  
هوا یکیست اگر خانه در بیابان است  
به چشم او چو رسد سرمه در صفاهان است  
در ماهتاب<sup>(۱۴)</sup> منشین با خرقة کتانی<sup>(۱۵)</sup>

\* \* \* \* \*

- ۱- ک، ل: کز، از نسخه‌های پ، ن نوشته شد  
۲- پ، ل: زاری  
۳- ن: اصفهان  
۴- پ: + این اشعار، ل: + گفته  
۵- پ، ل: + خان  
۶- از نسخه ن نوشته شد  
۷- ل: بوده، + گفته  
۸- پ: - از اوست  
۹- پ: - از تیغ  
۱۰- ل، پ: مرزا  
۱۱- ل، پ: - و  
۱۲- ل: بسان  
۱۳- پ، ل: کیانی  
۱۴- پ: مهتاب  
۱۵- پ، ل: کیانی



## باب الدال المهمله

**استاد دقیقی:** از آفتاب مشهورتر است. پیش از فردوسی بود<sup>(۱)</sup>. به سبب تمادی ایام شعرش

بسیار کم یابست. این قطعه از اوست:

دقیقی چار خصلت برگزیده است  
لب یاقوت رنگ و ناله چنگ  
به گیتی از همه خوبی و زشتی  
می خون رنگ و دین زردهشتی  
اما معاذالله اگر این شعر از دقیقی باشد چه اگر محمول بر ظاهر نمایند معلوم می شود که دقیقی

مجوسی بود.

**حکیم دونقی:** نامش شمس الدین از اساتذہ قرار داده قدماست. شرح احوال او مبسوطاً در

تواریخ شعرا مسطور است.<sup>(۳)</sup> از اوست:

اگر به حکم جفا رو ز من بگردانی  
وگر زمانه قصاید بنام من خواند  
ز حسن عهد رضای تو دل بگردانم  
بجز وفا ز مدیح و ثنات کی خوانم  
**شمس داعی:** نسفی<sup>(۴)</sup> شیخ الاسلام نخشب بود. معاصر محمد عوفی است. از اوست:

### رباعی

دانی ز چه معنی بشد ای در یتیم  
خورشید (رخت)<sup>(۵)</sup> بجست تیغی که بزد  
لعل لب تو حجاب دندان چو سیم  
بر لعل لب فتاد و گرداند دو نیم  
**دختر کاشغری:** مغنیه طغانشاه ابواحمد<sup>(۶)</sup> بود. در مرثیه طغانشاه مذکور گفته:

### رباعی

در مرگ تو ای شاه سیه شد روزم  
تیغ تو کجاست ای دریغا تا من  
بی روی تو دیدگان خود بردوزم  
خون ریختن از دیده (به او)<sup>(۷)</sup> آموزم  
**حکیم دیباجی سمرقندی:** از بلغای عصر بود لهذا<sup>(۸)</sup> احوال او را در تذکره خود<sup>(۹)</sup> نیاورده.<sup>(۱۰)</sup>

از اوست:

لشکر نوروں باز کرد [شبیخون]<sup>(۱۱)</sup>  
لحیه سرما گرفت پنجه گرما  
کند یکایک به قهر<sup>(۱۲)</sup> سبکت کانون  
همچون موسی گرفته لحیه هارون  
بی درم او را کسی همی<sup>(۱۵)</sup> بدرد کون  
رعد به بالا خروش گیرد<sup>(۱۴)</sup> گویی

- ۱- ل: بوده  
۲- از نسخه پ اضافه شد  
۳- ل: + گفته  
۴- ل، پ: - نسفی  
۵- از نسخه پ اضافه شد  
۶- پ: + ابوالمؤید  
۷- ک، ل، پ: درد، از نسخه ن نوشته شد  
۸- پ، ل: + از  
۹- ل: - خود  
۱۰- پ: «و از جایی چند اشعار دریافتہ نوشته» اضافه دارد  
۱۱- ک، ل، ن، پ: شب خون، تصحیح قیاسی شد  
۱۲- پ: - به قهر  
۱۳- در نسخه ل بیت اینگونه نوشته شده: «پنجه لحیه سرما گرفته گرما»  
۱۴- ل: کرد  
۱۵- ل: - همی

**رکن الدین دعوی دار دعوی تخلص:** قاضی زمان خود بود. اصلش از قم است و معاصر کمال اسمعیل و اثیرالدین اومانی و ایشان مدح<sup>(۱)</sup> یکدیگر گفته‌اند و رکن شعرهای خوب دارد. از اوست:

یکی زبان و هزاران شکایت است مرا  
این شور که در زمانه تست  
هرجا که سریست گرد، بادا  
دست من گیر که این دست همانست که من  
لیکن این شعر به نام یکی از متأخرانم نو  
رکن نباشد چه طرزش به طرز متأخران می‌نماید<sup>(۲)</sup>:

### قطعه بند

در روی زمین وفا ندیدم  
در باغ وفا و نیک عهدی  
نامیست خوش از وفا ولیکن  
بسیار دویدم از پیش (و)<sup>(۵)</sup> لیک  
شد عمر به باد و در همه عمر

**شاه داعی شیرازی:** از اکابر اولیاء و اصفیاست. با سید نعمت‌الله ولی در راه فقر و فنا هم‌سلوک بود. کلیاتش چهل هزار بیت باشد تخمیناً مشتمل بر انواع سخن. در هر ماه رجب خصوصاً<sup>(۶)</sup> در<sup>(۷)</sup> ایام سه‌شنبه سیما آخرین اجتماعی عظیم بر مرقد او می‌شود.<sup>(۸)</sup> از اوست:

ای روی تو آفتاب عالم تابی  
جاوید شبی باید و خوش مهتابی  
چو باد خاک تو خواهد بهر طرف بردن

**داعی خراسانی:** به قول امیر علیشیراز سرخس (است)<sup>(۱۱)</sup> و بر سر مزار شیخ لقمان می‌بود.<sup>(۱۱)</sup> از اوست:

هر دم از ناخن خراشم سینه افگار را  
درویش دهکی: دهک قریه‌ایست از قزوین که مؤلد و منشاء اوست و قبر او در قزوین است و درویش نام خوش‌طبع (و)<sup>(۱۲)</sup> مستقیم‌الذهن بود اما از لباس دانش<sup>(۱۳)</sup> ظاهری عاری بود و به فقر و فاقه

۲- پ: والله اعلم بحقیقه

۲- پ، ل: شده

۱- پ: مدایح، ن: - مدح

۵- از نسخه ن اضافه شد

۴- ل، ن، پ: می‌ماند

۷- ن، ل: - در

۶- ک، ن: خصوص، از پ، ل تصحیح شد

۸- ل: + گفته، پ: + این است ۹- ل: به هر طرف

۱۱- پ: + این اشعار

۱۰- ک، ن: - است، از نسخه‌های پ، ل اضافه شد

۱۲- از نسخه‌های ن، ل اضافه شد ۱۳- ن: - دانش

گذرانیدی، و وجه معیشت از جولاهگی بهم رسانیدی<sup>(۱)</sup> یا خشت مالی نمودی. مشهور است که چون مولانا جامی سفر بیت‌الله نموده دران حدود رسید، مابین ایشان مشاعرات<sup>(۲)</sup> و مباحثات واقع شد. با آنکه مولوی کمال اعزاز و احترام وی بجا می‌آورد و<sup>(۳)</sup> پاس خاطر وی می‌کرد<sup>(۴)</sup> هجای او مکرر گفته<sup>(۵)</sup> از آن جمله است<sup>(۶)</sup>:

به زربفت سلاطین جامی از اشعار می‌لافت<sup>(۷)</sup> ای باد صبا (بگو)<sup>(۸)</sup> به جامی  
 بردی اشعار کهنه و نو اکنون که سر حجاز داری  
 دیوان ظهیر فاریابی در مگه بدزد اگر<sup>(۹)</sup> بیابی  
 فقیر آرزو گوید که هجو جناب مولوی جامی ازین جنس مردم کم بغل بی‌بضاعت (محض)<sup>(۱۰)</sup> از راه<sup>(۱۱)</sup> حسد بود. معهذا جولاهگی و فروتنی<sup>(۱۲)</sup> دو دلیل واضح حمق اوست چنانکه گفته‌اند الحائک اذا صلی رکعتین منتظر<sup>(۱۳)</sup> الوحی و بیوقوفی<sup>(۱۴)</sup> ارباب قزوین از کتاب «لطایف الظرایف» و غیره واضح است بلکه در تمام عراق قزوینی به حماقت مثل است و یکی از متأخران ایران معتقد کلام درویش است و سلیقه شعرگویی<sup>(۱۵)</sup> او را بر سلیقه ملا جامی ترجیح می‌دهد لیکن این معنی از قصور فهم یا تعصب است. شعر دون مرتبه مولوی است، درویش را با او چه نسبت است بلکه جناب سام میرزا در تذکره خود نوشته که دهک محله‌ایست<sup>(۱۶)</sup> از قزوین و درویش جولاهه<sup>(۱۷)</sup> آن محله بود و در بعضی اوقات شعر آبدار از او سر می‌زد. و انصاف پیش فقیر آن<sup>(۱۸)</sup> است که هر چند<sup>(۱۹)</sup> در شعر دهکی تلاش معنی تازه بسیار است و اکثر اشعار مولوی صاف اما جایی که (مولوی)<sup>(۲۰)</sup> تلاش کرده مقدور بشر نیست. بسیار گوی خوب گوی مثل مولوی دیگر<sup>(۲۱)</sup> کیست. غایتش اگر شعر دهکی بسیار رتبه خواهد بود به قدر شعر آصفی و هلالی و هاتفی خواهد بود و این‌ها در واقع تلامذه و تربیت یافته حضرت مولوی‌اند. از اوست:

کوهکن در کوه شیرین گوید و گردد خموش<sup>(۲۲)</sup> تا رسد بار دگر آواز شیرینش به گوش

- |  |                               |                              |
|--|-------------------------------|------------------------------|
| ۱- پ، ل: رسانیدی   | ۲- پ، ل: مشاجرات              | ۳- ل: - و                    |
| ۴- ل: + و  | ۵- پ: + است                   | ۶- پ: - از آن جمله است       |
| ۷- نسخه ل این بیت ندارد  | ۸- از نسخه ن تصحیح شد         | ۹- از نسخه‌های پ، ل تصحیح شد |
| ۱۰- ل: گر  | ۱۱- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد | ۱۲- ل: برای                  |
| ۱۳- در همه نسخ «بودن» اضافه دارد. تصحیح قیاسی شد   | ۱۴- ن: منتظر                  |                              |
| ۱۵- پ، ل: - و بیوقوفی  | ۱۶- پ، ل: - گویی              | ۱۷- ک: محله است              |
| ۱۸- ن: جولاه   | ۱۹- ل، پ: - آن                | ۲۰- پ: - چند                 |
| ۲۱- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد  | ۲۲- پ، ل: دیگری               |                              |
| ۲۳- در نسخه‌های پ، ل مصرع دوم بدین‌گونه نوشته شود: «تا رسد در گوش یاران نام شیرینش به گوش» |                               |                              |

خواست تا بر دل من داغ نهد، سوخته بود  
 دگر کرا غمی<sup>(۱)</sup> از رهگذار مجنون است  
 دولت مگر گداست که هر روز بر دریست  
 دری بگشودی از فردوس بر روی گنه کاران  
 همدمی کز لب مگس راند بغیر از آه نیست  
 باشد چنانکه بازی طفلان به روی خاک  
 ز هر طرف که کنم سر برون گریبانست  
 دیگران روی تو می دیدند<sup>(۲)</sup> و<sup>(۳)</sup> من می سوختم  
 [به نافه]<sup>(۴)</sup> نیز ز سر می کند پریشانم  
 جان در میان نهم که ورق را نشان کنم  
 می شود فاش<sup>(۵)</sup> نهان همه کس از سخنش  
 تا نگویند که بالای دو چشمت ابروست  
 که قابل<sup>(۷)</sup> رخ زیبای دوست دیده اوست  
 تا ز من گرد برانگیزد و آن سو آرد  
 باشد عجب از مست که بخشنده نباشد  
 عزت موی سفید او بدار  
 قلم به دور جمالت ز نقش<sup>(۹)</sup> چین برخاست  
 این چنین باشد چو<sup>(۱۰)</sup> بیش از حد کنی تعریف خام  
 که یک نخواستن ای دل ز هر چه خواهی به  
 شخصی چرا کاری کند کزه دیده ها<sup>(۱۲)</sup> گردد نهان  
 وگرچه<sup>(۱۳)</sup> محتسبش بهر احتساب زده

این مطلع درویش را جناب مولوی جامی بسیار پسند فرموده (اند)<sup>(۱۴)</sup>:

منزل عشق که وادی سموم است و سراب  
 درویش روغن گر: که از مردم خوش طبیعت است و در «مجالس النفایس» است که به غایت  
 بدزبان و سفیه<sup>(۱۵)</sup> بود. جمعی او را اهاجی نموده اند<sup>(۱۶)</sup> و غالباً قطعه هجو جامی از اوست:

لاله رویی که ز می چهره برافروخته بود  
 به غیر ناقه لیلی که می کند خاری  
 هر روز اعتبار جهان پیش دیگرست  
 به مستی چاک کردی پیرهن در بزم میخواران  
 من به حال مرگ و کس از حال من آگاه نیست  
 گردیدن سرشک به رخسار گرد ناک  
 ز بسکه جامه کنم چاک بر تن از غم او  
 شب که از سوز درون چون شع می افروختم  
 بلای کاکل او بس نبود بر جانم  
 در نسخه ای که وصف لبث را بیان کنم  
 در سخن نیست عجب گر نماید دهندش  
 این تراشیدن ابروی تو از<sup>(۶)</sup> تندی خوست  
 به چشم عکس کند آئینه نگاه به دوست  
 خاک آن باد شوم کز تو به من رو<sup>(۸)</sup> آرد  
 چشم تو گناه من بیمار نه بخشید  
 نافه را مشکن به زلف مشکبار  
 مصوران همه حیران عارض تو شدند  
 سیم را چون ساعدت گفتند بیرون شد ز دست  
 غنای فقر ز سامان پادشاهی به  
 از بسکه دلها برده شد از دیده ها پنهان<sup>(۱۱)</sup> آن دهان  
 سزای مست همین بس که شد شراب زده

۲- ل: - و

۲- پ: می دیدن

۱- ن: غم

۶- ل: - از

۵- پ، ل: راز

۴- تصحیح قیاسی شد

۹- پ، ل: مشک

۸- پ، ل، ن: بو

۷- ل: قائل

۱۲- ل، پ: مردمان

۱۱- ل: نهان

۱۰- پ، ن، ل: که

۱۵- پ، ل، ن: سفیه و بدزبان

۱۴- از نسخه ل اضافه شد

۱۲- پ، ل: اگرچه

۱۶- پ، ن: نمودند

فقير آرزو گويد که<sup>(۱)</sup> اين روغن گر و<sup>(۲)</sup> آن<sup>(۳)</sup> جولاہه<sup>(۴)</sup> هردو [نا]<sup>(۵)</sup> خلفاند قدر اکابر را چه می دانند.

**مولانا دوست سبزواری:** از شعرای رزین و افاضل متین عهد سلطان حسین بایقراست<sup>(۶)</sup>. این بیت<sup>(۷)</sup> از جمله<sup>(۸)</sup> قصیده اوست:

رسم گر بودی نهادن نقطه در پایان قاف      قاف [قدش]<sup>(۹)</sup> را بجای نقطه بودی فرقدان  
**امیر دوست حسن:** ملازم محمدخان شیبانی است. در سمرقند و خراسان معروف بود.<sup>(۱۰)</sup> از اوست:

تا ز رویت آتش رخساره گل (در)<sup>(۱۱)</sup> گرفت      سوخت چندانی که بلبل رنگ خاکستر گرفت  
**دیوانه عشق:** در تذکره تقی اوحدی مسطور است که از بزرگی نقلست که روزی در بیمارستان بغداد گذشتم. دیوانه عشق لقب جوانی دیدم بسیار خوبروی که جامه های فاخر پوشیده بر حصیر کهنه نشسته، مِرْوَحَه در دست، بر بحر تحیر غرق، و قومی بر سر او جمع، و این بیت گفته و خوانده:

در عشق تو انگشت نمای زن و مردم      هر لحظه فزونست ز سودای تو دردم  
پیش آن جوان رفته گفتم: «حاجتی اگر داری بگو که<sup>(۱۲)</sup> به تقدیم برسانم<sup>(۱۳)</sup>». گفت: «دارم.» گفتم: «چیست؟» گفت: «اگر توانی به محله حجاج رفت، آنجا که در سرای احمد دهقانی است<sup>(۱۴)</sup>،<sup>(۱۵)</sup> سرای ترسایی است رو به قبله برو و در بکوب و از زبان من بگو»:

در عشق توام طاقت تنهایی نیست      در هجر توام روی شکیبایی نیست  
تا وسع توان بود تحمل کردم      دیگر چه کنم وسع توانایی نیست  
بنده هم<sup>(۱۶)</sup> به فرموده آن جوان به در سرای ترسا رفتم و آواز دادم. پیره زنی بیرون آمد. چون زن مذکور به درون رفت و چون گوش کردم دختری<sup>(۱۷)</sup> بود که فی البدیہه این دو بیت گفت<sup>(۱۸)</sup> و<sup>(۱۹)</sup> خواند:  
در عشق کسی را که توانایی<sup>(۲۰)</sup> نیست      وز هجر تحمل شکیبایی نیست  
مرگ است علاج وی و<sup>(۲۱)</sup> بیرون از مرگ      هر مصلحت دگر که فرمایی نیست

- ۱- پ، ل: - که  
۲- ل: - و  
۳- از نسخه های ل، ن تصحیح شد  
۴- ن: جولاہ  
۵- در همه نسخه ها «خلف» بود. تصحیح قیاسی شد  
۶- پ: - بایقرا  
۷- پ: «این بیت» ندارد  
۸- پ: - جمله  
۹- ک، ل، پ، ن: قدرش، تصحیح قیاسی شد  
۱۰- پ: «این اشعار گفته» اضافه دارد  
۱۱- ک، ن: بر. از نسخه های پ، ل تصحیح شد  
۱۲- پ: - که  
۱۳- ک، ل، ن: رسانم، از نسخه پ تصحیح شد  
۱۴- پ: - است  
۱۵- ن: + و  
۱۶- ل: - هم  
۱۷- در همه نسخ دختر بود، «ی» را مصحح افزوده است.  
۱۸- ل: که این دو بیت فی البدیہه گفت  
۱۹- ل: - و  
۲۰- پ، ل: شکیبایی  
۲۱- ل: - و

چون این را بشنیدم<sup>(۱)</sup> باز آمده پیش جوان گفتم. جوان در دم نعره زد و جان بداد و چون به محله دختر بازگشتم و احوال گفتم فریاد برآمد که دختر نیز گذشت. آری اینها<sup>(۲)</sup> از نیرنگ سازی عشق<sup>(۳)</sup> غریب نیست.

**مصرعه:** عشق ازین بسیار کرده است و کند

**داعی انجدانی:** مردی<sup>(۴)</sup> صوفی طبیعت، کم سخن بسیار اندیشه، به حال خودی بود و<sup>(۵)</sup> اکثر اوقات به کاشان بوده. معاصر تقی اوحدیست<sup>(۶)</sup>. از اوست:

### رباعی

اینجا نه<sup>(۹)</sup> سلام رسم<sup>(۱۰)</sup> باشد<sup>(۱۱)</sup> نه علیک  
این ارض مقدس است فاخلع نعلیک

در حضرت او چه گفته<sup>(۷)</sup> آید<sup>(۸)</sup> لبیک  
این وادی عشق است نگهدار ادب

### رباعی

ماند به کسی دلم که مارش زده است  
آن را<sup>(۱۴)</sup> چه زنی که روزگارش زده است

به<sup>(۱۲)</sup> آن زلف سیاه کارش زده است  
آزار دل عاشق بیچاره چرا

### رباعی

ما کوران را عصاکشی می باید  
اندک نفطی و آتشی می باید  
وان<sup>(۱۷)</sup> آئینه خدای بین تو کجا است  
آن لوله شکسته لولئین تو کجاست  
کز اشتیاق تو مردیم و بر نمی آیی

در<sup>(۱۵)</sup> پیشه<sup>(۱۶)</sup> ما شیروشی می باید  
از فقر رسیده بوریایی ما را  
ساقی قدح ماء معین تو کجا است  
خواهم که طهارتی دهم باطن را  
به کام عاشق دل خسته مانی ای دم صبح<sup>(۱۸)</sup>

**داعی همدانی:** طبعی<sup>(۱۹)</sup> بلند داشت و بر اصناف سخن قادر. از معاصران تقی اوحدیست<sup>(۲۰)</sup>. از

اوست:

زین پاره جگر که کنون در کنار ماست<sup>(۲۱)</sup>

پیکان جور تو بدر می توان کشید

۳- پ: - عشق

۲- ل، پ: + هریک

۱- پ: شنیدم

۶- پ: - معاصر تقی اوحدیست

۵- پ: - و

۴- ل: مرد

۹- ل، پ: + دگر

۸- ن، ل: باید

۷- ل: گفت

۱۰- ل، پ: گنجد، ن: - رسم

۱۱- ل، پ: - باشد

۱۲- پ: «به کام عاشق دلخسته» این بیت اضافه دارد

۱۳- که ل، ن: تا، از نسخه پ تصحیح شد

۱۵- پ: + هزار دل

۱۴- ک، ن: او را، از نسخه پ، ل تصحیح شد

۱۷- ک، ن: آن، از نسخه های پ، ل تصحیح شد

۱۶- پ، ل: گوشه

۲۰- پ: + این اشعارات

۱۹- پ، ل: طبع

۱۸- پ، ل: این بیت ندارد

۲۱- ن: کناره است

ما معتقدان اختلاطيم  
تا نمايند بهم صورت حيراني خویش

در مذهب ما نه کفر<sup>(۱)</sup> دين است  
همه اجزای تنم آئينه يکدگراند

### رباعی

شرطست که در عشق چو بسمل گردد  
برخيزد و گردِ سرِ قاتل گردد

<sup>(۲)</sup> آن را که حديث عشق در دل گردد  
از خاک طپان طپان، رخ آلوده به خون

**داعی ولد ضمیری صفاهانی:** از خود گذشته رند با کیفیت، صاحب حال و قال بود. بی پروایی به حدی داشت که نه دیوان پدر<sup>(۳)</sup> بزرگوار خود را که در جواب غزلیات استادان گفته بود همه در دکاکین بقال و حلوایی رهن گذاشته کام افیونی خود را شیرین ساخت و دفتر مذکور را کاغذ حلوا نمود.<sup>(۴)</sup> مولد و منشاء وی صفاهان است و با مولانا سوری<sup>(۵)</sup> ساؤجی و غیره بسیار محشور بود. از اوست:

آمدی<sup>(۶)</sup> و<sup>(۷)</sup> رفت ز دل صبر و قرارم، بنشین  
زخم کاریست مرا وقت شهیدی خوش باد  
محببت تو چه گویم چه خانه پرداز است  
که ناامیدی جاوید یک نشانه اوست

**دخلی صفاهانی:** از شعرای عصر شاه طهماسب صفوی است<sup>(۹)</sup> از اوست:

از کفر و دین برآمده زتار و سبحة را  
در نیمه راه کعبه و بتخانه سوختم

### رباعی

من شام ندیدم که سحر<sup>(۱۱)</sup> در پی داشت  
هر غم کامد غم دگر در پی داشت

من ناله ندیدم که اثر<sup>(۱۰)</sup> در پی داشت  
گویند که شادی آورد غم، غلط است

**درویش محمد قصه خوان:** جوانی بود بسیار خوش عبارت (و)<sup>(۱۲)</sup> گرم بیان. در خدمت امیرخان ترکمان در عهد شاه اسمعیل ثانی صفوی. وقتی او را به طریق مطایبه فلک بر پا گذاشته کف پایی زدند، او فی البدیهه گفت:<sup>(۱۳)</sup>

### رباعی

چون بی ادبی کرد سزایش دادی  
دیگر به زمین نمی رسد از شادی

پایم که دویده بود در هر وادی  
از دولت تو رسید پایم به فلک

**درویش حسین مذهب:** از خراسان بود. به شیراز رخت اقامت افکنده. از اواخر سلطنت شاه طهماسب تا<sup>(۱۴)</sup> اوایل سلطنت سلطان محمد خدابنده، پدر شاه عباس در شیراز بود. اکثر شعرا و فضلا را

۳- پ: - پدر

۲- نسخه پ این بیت ندارد

۱- ل، پ: + و

۶- ک، ن: آمد

۵- ن: سوزی، پ: + و

۴- ل، پ: نموده

۸- ل، پ: پی قاتل دو سه گامی برود

۷- پ، ل: - و

۱۱- ل: اثر

۱۰- ل: سحر

۹- ن، ل: بود

۱۴- ن: - تا

۱۳- ل: + از اوست

۱۲- از نسخه ن اضافه شد

آنجا<sup>(۱)</sup> دستور و استاد<sup>(۲)</sup> آمده. مولانا عرفی را در بدایت حال اعتقادی تمام به تتبع و ادراک صحبت او بود و بعضی عرفی را از دست پروردگانِ طبع او شمارند. در مذمت شخصی گفته:

### قطعه

خواجه اخوند مستراحی ساخت  
هر که میرید اندرو می‌گفت  
تا بگویند دگر او را بس<sup>(۳)</sup>  
توشه آخرت همینش و<sup>(۴)</sup> بس  
**حسن بیگ<sup>(۵)</sup> دلیری:** پسر علی بیگ ذوالقدر، مهمان دار شاه عباس بعد از انیسی<sup>(۶)</sup> تخلص  
نموده بود<sup>(۷)</sup>،<sup>(۸)</sup> از اوست:

### رباعی

دوشینه که جانم آشنا با لب بود  
نیکی که زمانه کرد با من بد کرد  
شب تا به سحر ورد زبان یارب بود  
گرمی که ز روزگار دیدم تب بود  
**دلیری:** چند کس صاحب این تخلص بوده‌اند<sup>(۹)</sup>. یکی از آن‌هاست که بعضی او را سبزواری و  
بعضی کابلی خوانند. از اوست:

### رباعی

آن سر که به آستانه از نهی  
سر نیست کله که هرزه چون اهل فرنگ  
تا چند به سجده اش به صد ناز نهی  
گل<sup>(۱۱)</sup> برون شد از گلستان و دل ویران من  
برداریش از سر خود و<sup>(۱۰)</sup> باز نهی  
ماند همچون آشیان عندلیبان در چمن  
داغ بگریستم و باغ به دامان کردم  
همچو بلبل نه همین<sup>(۱۲)</sup> سیر گلستان کردم  
فلک طبیعت شاگرد شیشه گر دارد  
هزار دل شکند. تا یکی درست کند  
که زخم نافرهم همچو پاسبان دارم  
منه بر دوش مرهم تهمت ناسازگاری را

### رباعی

فصل گل بگذشته و تنها به گلشن مانده‌ام  
داشتم تا قوت پرواز بودم در قفس  
عندلیب از باغ بیرون رفته و من مانده‌ام  
می‌کند آزادم اکنون کز پریدن مانده‌ام  
پوشش ترا سیاهی داغ جنون بس است  
فریب ناخدا آخر فکند از چشم طوفانم  
قتلم به رضای قاتل افتاد  
می‌برم کشتی به استقبال طوفان دگر  
دیری دگر<sup>(۱۳)</sup> لباس مصیبت چه می‌کنی  
به صد افسانه و افسون به ساحل رهنمونم شد  
افسوس که کار مشکل افتاد  
دیری که این طوفان ز گردابم به ساحل می‌برد

- ۱- پ، ل: - آنجا  
۲- پ، ل: استاد و دستور  
۳- پ: پس  
۴- پ، ل: - و  
۵- ن: - بیگ  
۶- پ: آتشی  
۷- ن، ل: - بود  
۸- پ: + این اشعار  
۹- ل: بود  
۱۰- ل: - و  
۱۱- پ، ل: دل  
۱۲- ک، ن: به همین، ازل، پ تصحیح شد  
۱۳- ن: - دگر



**حکیم دوانی** <sup>(۱)</sup>: از گیلان بوده <sup>(۲)</sup>. همراه خان اعظم کوکه اکبر پادشاه از مکه معظمه به هند آمده.

از اوست:

چهل سال هر روز وهم آزمود <sup>(۳)</sup>      که تعطیل روزیش روزی نبود <sup>(۴)</sup>  
 نه سر بی کله <sup>(۵)</sup> ماند و تن بی لباس <sup>(۶)</sup>      همان می‌تپد دل زهی <sup>(۷)</sup> ناسپاس  
**میرزا داؤد**: از جانب والده صبیبه زاده شاه عباس ماضی است و <sup>(۸)</sup> والد او <sup>(۹)</sup> میرزا محمد شفیع  
 مستوفی موقوفات ممالک محروسه بود <sup>(۱۰)</sup>. طبعش خیلی نزاکت داشت و از اکثر کمالات بهره‌مند. فقیر  
 آرزو گوید: «ظاهراً این همان میرزا داؤد است که متولی <sup>(۱۱)</sup> روضه امام الجن والانس علی موسی رضا  
 علیه التحیات شده بود و حالا بعد از انقراض سلسله نادریه و صفویه می‌گویند پسر او را به سبب قرابت  
 سلسله علیه <sup>(۱۲)</sup> صفویه به تخت سلطنت ایران نشانده‌اند. والله اعلم. <sup>(۱۳)</sup> از اوست:

زنگ غم زینت فزاید خاطر بی کینه را      بال طوطی سبزه <sup>(۱۴)</sup> باشد گلشن آئینه را  
 چون گلم نیست ز عریانی تن پروایی      دارم از خون جگر خلعت سر تا پایی  
 بی تو از شعله آه دل دیوانه ما      سیل دودی شد و برخاست ز ویرانه ما  
 مردمک می‌جهد از دیده آهو چو سپند      نگه گرم که بر دامن صحرا افتاد  
 در راه تو از شوق سر از پا نشناسم      تبخاله حسرت به لبم آبله پا است  
 ز شادی خنده دندان‌نمایی زد به شمشیرت  
 من قصایده: <sup>(۱۵)</sup>

**محمد داؤد تويسرکاني**: جهت تحصیل علم (به اصفهان) <sup>(۱۶)</sup> بود <sup>(۱۷)</sup>. شاگرد خلیفه سلطان است.

به هند آمده از این جا به دکن رفته فوت شد. از اوست:

ابدال طریقت آن نمدپوش رسول      <sup>(۱۸)</sup> از رفعت قرب سر او ادنی را  
<sup>(۱۹)</sup> روزی که قدم نهاد بر دوش رسول      خم گشت چو قوس و <sup>(۲۰)</sup> گفت در گوش رسول

۳- پ، ل: ار نبود

۲- پ: بود

۱- پ، ل: دوانی

۵- ل: مصرع دوم بیت اول را نوشته

۴- ل: مصرع اول بیت دوم را نوشته

۸- ن: و

۷- ل: زهی

۶- پ: کله

۱۰- پ: بود

۹- ن، پ، ل: «میرزا عبدالله خلف» اضافه دارد

۱۲- پ، ل: «والله اعلم» ندارد

۱۲- ن: + و

۱۱- ن: مستوفی

۱۵- پ، ل: «من قصایده» اضافه دارد

۱۴- ن: سبزه

۱۷- پ: بوده

۱۶- ک، ن: «به اصفهان» ندارد، از نسخه‌های پ، ل اضافه شد

۱۸- پ، ل، ن: مصرع اول بیت دوم نوشته شده

۲۰- ل: و

۱۹- پ، ل، ن: مصرع دوم بیت اول نوشته شده

قاضی داوری ارایی<sup>(۱)</sup>: بسیار کراحت منظر داشت. از اوست:

بود روزی که از غم رسته باشم  
چو ابرویت بهم پیوسته باشم  
نظر را خواب بی تو حاش لله  
که تو بیرون و من در بسته باشم  
در مشهد مقدس مدح شخصی کرده بود. آن شخص گفت که<sup>(۲)</sup> این شعر معنی ندارد. دران باب<sup>(۳)</sup>  
گفته: <sup>(۴)</sup>

در خراسان مدحتی گفتم نه از روی طمع  
او غلط فهمید و گفتا مدح ما<sup>(۵)</sup> معنی نداشت  
گفتمش بسیار نیکو گفتمی این انصاف بود  
بنده هم فهمیده<sup>(۶)</sup> ام<sup>(۷)</sup> مدح شما معنی نداشت

### رباعی

وحدت نبود به زیر این خیمه تنگ  
یک خیمه و صد کفره ترسا و فرنگ  
ز ابنای زمانه داوری مهر مجوی  
پرورده روز و<sup>(۸)</sup> شب نباشد یک رنگ  
**حکیم ابوالفتح دوائی**: هوشمندی بود به کمالات آراسته. در شعر هم کلامش خالی از لطفی  
نیست. شعر بسیار گفته<sup>(۹)</sup>. مثنوی در بحر مخزن دارد مسمی به «مظهر الاسرار». اسرار مخفیه در آن  
درج کرده که به فهم درنیاید<sup>(۱۰)</sup> و<sup>(۱۱)</sup> همچنین مثنوی دیگر که<sup>(۱۲)</sup> در بحر تحفه مسمی<sup>(۱۳)</sup> به  
«ضیاءالفسرین»<sup>(۱۴)</sup> آن هم به دستور. این ابیات از غزلیات اوست:

در دل هر ذره فیض از جلوه شایسته کرد  
نیست تقصیری ازو آئینه ما زنگ داشت  
<sup>(۱۵)</sup> بینمت گرم تر از آه و روان تر از اشک  
ظاهراً از دل و از دیده ما می آیی  
به ما هم پرتو لطف تو خواهد سایه گستر شد  
که می تابد بهر جا آفتاب آهسته آهسته  
**ملا درکی قمی**: از کهنه شاعران بود. به اصفهان رفته<sup>(۱۶)</sup> روز و شب<sup>(۱۷)</sup> با اهل سخن صحبت  
داشته. طبعش نهایت درویشی داشت. کلیاتش قریب به<sup>(۱۸)</sup> بیست هزار بیت است و به قول تقی اوحدی  
در دکن بوده<sup>(۱۹)</sup>. از اوست:

فغان: همه خون گشت و<sup>(۲۰)</sup> ترسم آن بدخو  
گمان برد که دل خود به دیگری دادم  
خط برآمد از رخس تا هم نشین غیر شد  
آتش او تا مرا می سوخت خاکستر نداشت  
به مرادی نرسیدیم ز هندو پسران  
نخل سبزند گل آرند ولی بر ندهند  
گرمی نرفت بعد وفاتم ز استخوان  
در کنج آشیان هما در تیم هنوز

- |                               |                    |                              |
|-------------------------------|--------------------|------------------------------|
| ۱- کلمه در همه نسخ خوانا نیست | ۲- ن: - که         | ۳- پ: «این اشعار» اضافه دارد |
| ۴- ل: «از اوست» اضافه دارد    | ۵- پ: - ما         | ۶- پ، ل: دانسته              |
| ۷- ن: - ام                    | ۸- ن: - و          | ۹- ن: + و                    |
| ۱۰- پ: نیامده                 | ۱۱- پ: - و         | ۱۲- پ، ن، ل: - که            |
| ۱۳- پ: - مسمی                 | ۱۴- ل: ضیاءالترئین | ۱۵- ل: این بیت ندارد         |
| ۱۶- پ، ل: + هر                | ۱۷- پ، ل: - و شب   | ۱۸- ل، پ: - به               |
| ۱۹- ل: + است گفته             | ۲۰- ل: - و         |                              |

هیچم هوس عیش و سر و <sup>(۱)</sup> برگ طرب نیست  
 ز یوسف کم نه‌ای پیش صبا بگشا گریبانی <sup>(۲)</sup>  
 صبح قتلیم ز تو چون شام حنا بندانست  
 به روزگار تو هر دل که بود پر خون شد  
 چون توان گشتن، که زلفش گشته دامگیر ما  
 کرده ذوق چمنی گرم طلب باز مرا  
 زنده در عالم تصویر همین نقاش <sup>(۳)</sup> است  
 تکلف بر طرف باغی که دارد چون تو شمشادی  
 در صید تھی قسمت افکنده که دارم  
 در رخ عاشق کم حوصله افسوس که نیست  
 هر کجا داغی که بینم بر سر دیوانه‌ای  
 جنون ز روز ازل بود قسمت لیکن  
 سرمست شرم ساخته چشمت پیاله را  
 در شرح بی‌وفایی نامهربان ما  
 ز خط جاده شادم که بهر مشتاقان  
 یاد آن گریه مستانه که ابر از مژدهام

آشفته‌گیم را چو سر زلف سبب نیست  
 که در عهد تو هم یک چشم نابینا شود روشن  
 پای نظارگیان بس که به خون می‌آید  
 ستم تو کردی و تهمت نصیب گردون شد  
 پاسبان در زیر سر دارد سر زنجیر ما  
 شوق گل با قفس آورده به پرواز مرا  
 خواب غفلت همه را برده و بیدار یکیست  
 گل خورشید می‌باید به سر زد باغبانش را  
 صد چشم بد از پی که یکی حلقه دامست  
 آن قدر رنگ که در پیش تو تغییر دهد  
 بر سرش گردم که آن <sup>(۴)</sup> گل از <sup>(۵)</sup> گلستان منست  
 ازین که دیر رسیدم نصیب مجنون شد  
 ناسور کرده شور لب تاب داغ لاله را  
 طومار شکوه است زبان در دهان ما  
 کتابتی است که از راه دور می‌آید  
 آب می‌برد و خیال لب دریا می‌کرد

**میرزا زین العابدین دانش:** پسر آصف‌خان جعفر قزوینی است. از صغرسن به غایت فطرت و

فطنت <sup>(۶)</sup> داشت. با تقی اوحدی ملاقات نموده و <sup>(۷)</sup> ظاهراً این همان دانش است که ارادت‌خان واضح او را از بزرگان صاحب سخن <sup>(۸)</sup> شمرد. از اوست:

زود شکستیم شاخ نشو و نما را  
 جور فلک را ببین و طاقت ما را  
 عشق فرزندان بسی دارد ولی قابل یکی است

رفت دل از دست ما به موسم طفلی  
 محنت ایوب و صبر او سخنی بود  
 ما و مجنون گرچه از یک وادیم <sup>(۹)</sup> اما چه سود

**دولت خان قاقشال:** (و) <sup>(۱۰)</sup> قاقشال قومی است از اتراک. گویا از امرای عهد اکبر است.

بیت از و ملا موید در «دبستان» آورده و از آن <sup>(۱۱)</sup> قدرت سخن‌گویی او ظاهر است:  
 از صد سخن پیرم یک حرف مرا یاد است  
 تا جان <sup>(۱۲)</sup> که تواند داد تا دل که تواند برد

۳- ن: + کل

۲- بی: ل: گریبان را

۶- ل: - و فطنت

۵- ل: - در

۹- ن: ل: وادیم

۸- ل: + خود

۱۲- ل: شاهد

۱۱- ل: و آن بر

۱۴- ل: دل

۱۰- از نسخه افاضه شد

۱۳- ل: می‌کنده

**میرزا رضی دانش:** از سادات رضوی مشهد مقدس است. در کمال شیرین زبانی و فصیح بیانی. با میرزا ابوتراب والدش به هند آمده<sup>(۱)</sup> پدرش فوت شد و<sup>(۲)</sup> او مدتی در خدمت شاهجهان پادشاه بود و از پادشاهزاده‌ها به او کرم بی‌نهایت رسیده. روزی دانش در یکی از قهوه‌خانه‌های صفاهان<sup>(۳)</sup> که میرزا صایب علیه‌الرحمة نیز در آن بود، غزل خود را پیش عزیزان می‌خواند. میرزا تمام غزل را شنیده می‌گوید که این باغبان طبیعت غلام تخلص کیست. پایه<sup>(۴)</sup> فکر او را ازین جا دریافت توان کرد. کلام بلاغت نظامش طوری خاص دارد. هرچند کم است اما کیفیت‌اش صد برابر دیگران. گویند چون در هند آمد این غزل گفته از نظر پادشاهزاده محمد دارا شکوه گذرانید:

نوبهار آمد که ابر تر چمن پرور شود  
نکته گل مایه شود جنون در سر شود  
تاک را سیراب کن ای ابر نینسان در بهار  
قطره‌ای تا می‌تواند شد چرا گوهر شود  
پادشاهزاده بر بیت دوم به غایت محظوظ شده صلۀ گران‌مند به او عنایت فرمود. درین ولا انتخاب دیوان او نوشته می‌شود. از اوست:

دیر بر سر آن غزال دوره‌گرد آمد مرا  
از طپیدن‌های دل پهلو به درد آمد مرا  
باغبان در باز کن جای گل از من تنگ نیست  
می‌توان کردن چو بو در غنچه پنهانی مرا  
وعدۀ هم‌صحبتان رفته روز محشر است  
دیر می‌آید قیامت کشت تنهایی مرا  
خوش‌نگاهی در نظر هر جا که باشد جا خوش است  
چشم شهر آشوب آهو کرده صحرایی مرا  
بس که خود را جمع از فکر پریشان کرده‌ام  
در چمن از غنچه نشناسد تماشایی مرا  
دمید گل که جنون کهن بهار کند  
ز شوق داغ شود مو فتیله بر سر ما  
فصل بهار تا سر بازار گل‌فروش  
صیاد سنگدل نبرد با قفس مرا  
می‌رسم از کعبه گریان، میکشان عشرت کنید  
همچو ابر قبلۀ باران در قدم داریم ما  
نکته<sup>(۵)</sup> از گل شب‌بوی قدح گر نرسد  
درد بی‌حد به سر از صندل مهتاب مرا  
این مطلع و حسن مطلع را فقیر آرزو در بیاضی که شعر اساتذده به خط ایشان مرقوم بود به خط میرزا رضی دانش دیده و آن بیاض حسب قسمت برای عنایت برای رایان مخلص تخلص که با فقیر آرزو از مدت سی و پنج سال تخمیناً کمال اخلاص دارد رسیده<sup>(۶)</sup>.

بال افشان در هوای سرو آزادیم ما  
سالها شد کز فراموشان صیادیم ما  
طوق گردن یادگار حلقه دام کسی است  
همچو قمری از گرفتاران آزادیم ما  
چون سر زلفش به دستم آید از خود می‌روم  
همچو طفلان اول شب خواب می‌گیرد<sup>(۷)</sup> مرا  
می‌زند واعظ صلاهی باده‌نوشی گر کنند<sup>(۸)</sup>  
می‌زند واعظ صلاهی باده‌نوشی گر کنند<sup>(۸)</sup>  
لاله دل سوخته کشت زیان دیده ماست  
زعفران ریشه گل‌های خزان دیده ماست

۱- ل: + و

۲- ل: - و

۳- ل: - اصفهان

۴- ل: نکته

۵- ل: - رسیده

۶- ل: کند

۷- ل: می‌آید

غير يعقوب ندانست که در کنعان کيست  
با چمن آسوده مرغان ذوق پروازم کجاست  
باغ تا خار سر ديوار لبريز گل است  
آب می نالد ازان باری که بر دوش پل است

### رباعی

آستينم<sup>(۵)</sup> چون<sup>(۶)</sup> کنار گل فروش از خون تراست  
دامن صحرا هنوز از گریه مجنون تراست  
توبه ام را هیچکس نشکست و فصل گل گذشت  
خار خشکم را بهار آتشی در پیش هست<sup>(۷)</sup>  
آب غربت ناز پرورد گلستان را نساخت  
از جوش و خروش گل و بلبل خبرم نيست  
مجلس آرایي که ما را خواند خود مهمان کيست  
پاسبان حسن پاک خويشتن بودن خوش است  
کوچه باغ عاشقان چاک گريبان کسی است  
جابجا تخم نیاز تازه پاشیدن خوش است  
بر چنین صندل ز چوب تاک مالیدن خوش است  
تا چراغ برق می سوزد شب ما روشن است  
بر لب جو بیشتر از سبزه باید جا<sup>(۱۴)</sup> گرفت  
می طپم تا دل طپیدن های صیادم بجاست  
در میان سبزه آهو خفته صیادی کجاست  
جام می گیرم به کف گویم که مهتاب خوشی است  
شب آدینه همین در رمضان می بایست  
دل تشنه راهی است که چاه ذقنی است<sup>(۱۶)</sup>  
روز بر گل چون چراغان شب باران گذشت

بوی پيراهن يوسف که غريب وطن است  
بال خون آلوده ای<sup>(۱)</sup> بیرون ز دام آورده ایم<sup>(۲)</sup>  
می بده ساقی که<sup>(۳)</sup> گوشم پر ز شور بلبل است  
سینه صافان را غم محنت کشان پیش از<sup>(۴)</sup> خود است

در بهار از های های گریه ام هامون تراست  
ابر اگر در وادی لیلی بیارد گو مبار  
خار خارم کشت، داد از دوستان سنگدل  
نخل بی برگی به راه کاروان افتاده ام  
گل به دست گل فروشان رنگ بیماران گرفت  
خوش زمزمه گوشه تنهایی خويشم  
کعبه ام را دیدیم دل از رشک تنهایی گداخت  
می مخور چندان که نشناسد ز<sup>(۸)</sup> گل گلچین ترا  
در بهاران دل به سیر کوی یارم<sup>(۹)</sup> می کشد  
می رسد جوش خرابات<sup>(۱۰)</sup> و<sup>(۱۱)</sup> خروش ابر شد  
<sup>(۱۲)</sup> معبد ما می پرستان گوشه میخانه است  
شب نشین در سایه ابر بهاری می کنم  
برگ عیش تازه کن<sup>(۱۳)</sup> دانش بهار عشرت است  
بی شریکی نیستم از بیقراری های دل<sup>(۱۵)</sup>  
چشم و مژگان تو هرکس دید بی تابانه گفت  
آن سیه مستم که گر آتش فتد در خانه ام  
چند هر هفته کند خون دل میخواران را  
آهنگ سفر بی پریرویی نتوان کرد  
رفتی و از اشک بلبل در چمن طوفان گذشت

۱- از نسخه ل نوشته شد

۲- ل : ام

۳- ن : - که

۴- ل : - از

۵- ل، ن : دامتم

۶- ن، ل : همچون

۷- ل : نيست

۸- ل : - ز

۹- ل : نازم

۱۰- ن : - خرابات

۱۱- ن، ل : - و

۱۲- ل : این بیت نوشته شده: «شب نشین... روشن است»

۱۳- ک، پ : کس، از ن، ل تصحیح شد

۱۵- ل : دام

۱۶- ن، ل : هست

۱۴- ل : جا باید

## (۱) در تعریف صفاهان:

به مصر نسبت این خاک حسن خیز مکن  
چنین مست از شبیخون گلستان که می آید  
(۲) جواب خشم خود را ای شکارافکن چه می گویی  
سیرگاه خوش نشینان حیا آئینه است  
وادی مجنون ز بی آبی خراب افتاده است  
از جنون ما زیانی (۴) هوشمندان را نشد  
درین بهار عسس مست و خواب می گردد  
پنجهام را زور بند از هم گسستن داده اند (۸)  
تو چون رفتی به خاطر کی گل و (۹) شمشاد می آید  
به دام اضطراب آن ناتوان صیدم که می ماند  
یارب دل آشنا به نگاه کسی مباد  
لرزد دلم به خاک نشینان پای خم  
چسان بینم که می را محتسب بر خاک می ریزد  
باغ را از رخنه دیوار می بینم مباد  
چسان آرام در خاک چمن شوریده ای گیرد  
چنین بر آستان کعبه و بتخانه می سایم  
که یوسف را به مصر از رفتن کنعان نگهدارد  
سپاه تازه روز خط چو بیرون از کمین آید  
ز برگ گلبن این باغ چندان سایه می خواهم  
مباش (۱۶) در پی مرغی (۱۷) شکسته پر صیاد  
به گلفروش فکن طرح آشنایی را  
آخر این ته شیشه ای کز عمر باقیمانده است  
به خون ازان نگه دیر آشنا غلطم

چه شد که یک طرف خوب مصر کنعان است  
که بوی خون گل از دامن پاک تو می آید  
که موج خون آهو تا به فتراک تو می آید  
رو به خود کن خار خار گل چو (۳) آزارت کند  
گریه ما را سری باید به آن صحرا کشید  
باغبان چوب گلی (۵) نقصان درین سودا کشید (۶)  
بمال دیده که دیوار (و) (۷) در گلستان شد  
زود سودای من و زنجیر بر هم می خورد  
چو نالد عندلیبی از بهارم یاد می آید  
ز من مشت (۱۰) پری (۱۱) تا بر سرم صیاد می آید  
دنباله گرد چشم سیاه کسی مباد  
دیوار نم کشیده (۱۲) پناه کسی مباد  
که می لرزد دلم برگی (۱۳) اگر از تاک می ریزد (۱۴)  
باغبان تا در گشاید موسم گل بگذرد  
که از رنگی به خون غلطم به (۱۵) بوی بی خبر گردد  
کسی تا چند دانش از پی دل در بدر گردد  
مگر چشم زلیخا رخنه زندان نگهدارد  
نگاهت را بگو پشت صف مژگان نگهدارد  
که از تاراج گلچین غنچه را پنهان نگهدارد  
رسد به پای گلی گر به آشیان نرسد  
که در بهار به فریاد باغبان نرسد  
صرف رعنائی فروشان چمن خواهیم کرد  
که از سیاهی مژگان برون نمی آید

۱- ل: «این در بیان تعریف اصفهان گفته» اضافه دارد

۲- نسخه ن این بیت ندارد

۳- ل: گر

۴- ک، ن: زیان، از پ، ل تصحیح شد

۵- ن، ل: گل

۶- ل: نکرد

۷- از نسخه های ن، ل اضافه شد

۸- ل: ام

۹- ل: و

۱۰- ن: مشت

۱۱- ن: پر

۱۲- ک، ن: کشید، از ل تصحیح شد

۱۳- ن: برگ

۱۴- ک، ن: می لرزد، از نسخه ل نوشته شد

۱۵- ل: ز

۱۶- ن: مباد

۱۷- ن، ل: مرغ

باغبان گو به گل و لاله مده آب امروز  
 نگسلد رابطه مهر و وفا یار همنند  
 تکلیف سیر دشت به شوریده‌ای مکن  
 به پای گلبنی از آشیان می‌افگنم خود را  
 خانه شوریده حالان سایه ویرانه است  
 شراب زهد سوزی کو، که چون سرخوش شود زاهد  
 بگو به شیخ که پر دل به عهد ما نگذارد  
 کوه و صحرا باز از فیض هوا گل می‌کند<sup>(۷)</sup>  
 بی تو پندارم که آتش در چمن افتاده است  
 جواب ناله بلبل دماغ تازه می‌خواهد  
 فرصتی خواهم که یک شب با تو بزم آرا شوم  
 گناه امت مجنون فرشته‌ای ننوشت<sup>(۸)</sup>  
 کرد مرغ نامه بر پرواز و می‌گویم ز رشک  
 تو چون سیل آمدی، مستانه<sup>(۹)</sup> رفتی<sup>(۱۰)</sup>  
 نیست بر بالین طبیبی<sup>(۱۱)</sup> دردمند عشق را  
 جدایی در میان کعبه و بتخانه می‌بینم  
 راه آمد شد زلیخا بر صبا هم بسته است<sup>(۱۲)</sup>  
 کسی در عاشقی هم پیشه را چون من نمی‌خواهد  
 بهار<sup>(۱۳)</sup> صحبت و شور جوانی  
 باغبان تعمیر دیوار گلستان می‌کنی  
 بیخودی دارد بهاری داد از دست طبیب  
 نوبهار آمد به گلشن وقت میخواران خوش است  
 آشیان جغد هم گذاشت در ویرانه‌ام  
 مشت خم به باد مده باغبان مرا

سیر چشمان چمن تشنه دیدار همنند  
 همه چون حلقه زنجیر گرفتار همنند  
 کز موج سبزه خانه<sup>(۱)</sup> به سیلاب می‌دهد<sup>(۲)</sup>  
 که ترسم برگ گل بر خاک ریزد تا پرم روید  
 این بنای خیر در یک<sup>(۳)</sup> گوشه از سیلاب ماند  
 به پای خم برد شمعی که در محراب می‌سوزد  
 که توبه نامه ما مهر می‌فروش ندارد  
 گریه فرهاد و<sup>(۴)</sup> مجنون جابجا گل می‌کند<sup>(۵)</sup>  
 دود بوی گل دماغ را پریشان می‌کند  
 خموشانیم ما را صحبت پروانه می‌سازد  
 می‌کنم تا شمع روشن صبح روشن می‌شود  
 قلمرویی چو سواد جنون نمی‌باشد  
 یارب امروز این کبوتر صید شاهینی شود  
 چو صحرا سینه چاکی به ما ماند  
 هر که دارد ضعف دل سیب زقن بو می‌کند  
 بیابانی و شهری را بهم الفت نمی‌باشد  
 نکهت پیراهن یوسف به کنعان کی رسد  
 خورم گر آب شیرینی به یادم کوهکن آید  
 صفیر بلبل و بوی گلی<sup>(۶)</sup> بود  
 گر توانی رخنه چشم تماشایی ببند  
 بی مروّت فصل گل دیوانه عاقل<sup>(۷)</sup> می‌کند  
 خنده گلبن بر صفیر خواب غافل می‌کند  
 خانه سیلاب آبادان که تقصیری نکرد  
 سامان آشیانه بلبل نگاهدار

۱- ل، ن: «نگسلد رابطه مهر و وفا یار همنند» نوشته شده

۲- ل، ن: «باغبان گو به گل و لاله مده آب امروز» نوشته شده

۳- ن: می‌دهد

۴- ن: یک

۵- ل: کرده است

۶- ل: و

۷- ن، ل: نویسد

۸- ن، ل: مستان

۹- ن: طبیب

۱۰- ل: شد

۱۱- ن: گل

۱۲- ن: غافل

۱- ن: خانه

۲- ل: و

۳- ل: کرده است

۴- ن، ل: گذشتی

۵- ن: + و

کنم صبوح تبه جرعه‌ای که ماند از دوش  
صبح با بلبل نشین و شام با پروانه باش  
با شوق روی گل چه کند بیقرار گل  
چون آب رفته رفته شدم آشنای گل  
فصل گل آخر شد و باقیست آزار دلم  
نیست بر بال و پر م بندی، گرفتار دلم  
به اقبال سکندر ابر عالمگیر می‌خواستند  
ما همین گل جمع در دامان گلچین دیدیم  
در میان این سیه مستان غریب افتادیم  
در چمن چون آشیان عندلیب افتادیم  
در میان دود و گرد صبح و شام افتادیم  
شور<sup>(۶)</sup> در شهر قفس تا من به دام افتادیم  
جا قفس واری برای آشیان می‌خواستم  
جمعه بازار شب آدینه را برهم زدم  
خراب از<sup>(۹)</sup> هرزه خرجی‌های چشم خویشتن باشم  
حاصل از سیر چمن پرواز بیجا می‌کنم  
شیشه می شکسته در بغلم  
نیست فصل گل شگون دیوانه عاقل ساختن  
به امید چراغ برق نتوان شب نشینی کردن  
به روی یوسف از چشم خریداری تماشاکن  
از رگ تاک به میخانه رهی پیدا کن  
گر نباشند<sup>(۱۲)</sup> این دو بیدل از که پرسم جای تو  
نه با من سبزه می‌جوشد نه می‌بینم<sup>(۱۳)</sup> گل رویی  
به خون نشسته چو خار شکسته در پایی  
در بازش مقابل کوی محرابست پنداری  
که غیر از سایه بلبل ندارد آن چمن زاغی

به تنک عیشی من غنچه خنده‌ها دارد  
زندگانی از برای صحبت یاران خوش است  
یک چشم وار رخنه دیوار باز نیست  
خوش الفتی به خاک گلستان<sup>(۱)</sup> گرفته‌ام  
نالۀ بلبل گره نگشود از کار دلم  
گل‌نشست از جوش و<sup>(۳)</sup> از شاخی صفرم<sup>(۴)</sup> برنخاست  
قدح را صبحدم در قبضه تسخیر می‌خواهم  
طالع ما رنگ عشرت در گلستانی نریخت  
لاله در جوش است و از می بی‌نصیب افتادیم  
تا نسیمی می‌وزد بر من، پشیمان می‌شوم  
بی‌کدورت عالمی خواهم که چشمی وا کنم  
از فراموشان صیادم دلی افتاده است<sup>(۵)</sup>  
بال و پر فرسود در<sup>(۷)</sup> پرواز این گلشن مرا  
باده کو تا سنگ بر هنگامه عالم زدم  
نصیب آن شد که سرگردان سامان وطن باشم<sup>(۸)</sup>  
عندلیب آشیان گم کرده این گلشنم  
دل چنین خون چکان نمی‌باشد  
چوب گل را سوخت آخر آتش سودای ما  
قراری<sup>(۱۱)</sup> نیست رنگ گل چه بزم عشرت آرایم  
مزن بیدرد طعن خانه‌داری‌ها زلیخا را  
همچو دزدی که به باغ از گذر آب رود  
بلبل و<sup>(۱۱)</sup> پروانه گاهی پی به بزم می‌برند  
گذشتم تا ز می پیش عزیزان چمن خوارم  
نشاط پای گل از بیدماغ عشق می‌پرس  
دعای ساکن میخانه هم دارد اثر دانش  
خوشا ایران و مشق ناله‌ای در گوشه باغی

- |                 |                         |               |
|-----------------|-------------------------|---------------|
| ۱- ن، ل: نشینان | ۲- نسخه ل این بیت ندارد | ۳- ن: - و     |
| ۴- ن: صفیری     | ۵- ل، پ: ام             | ۶- ل، پ: سوز  |
| ۷- پ، ل: از     | ۸- ن: باشیم             | ۹- ل، پ: - از |
| ۱۰- ن: قرار     | ۱۱- ل: - و              | ۱۲- ل: نباشد  |
| ۱۳- ل، پ: + ز   |                         |               |



**خواجه میردرد تخلص:** پسر جناب عرفان<sup>(۱)</sup> مآب حضرت خواجه محمدناصر است سلمه ربه سلسله آبای او بلاشبه به حضرت خواجه بهاءالدین محمد نقشبند می‌رسد. از بزرگی و کمال<sup>(۲)</sup> خانواده او چه توان نوشت. علی‌الخصوص والد بزرگوار او خواجه محمدناصر که امروز فلک شمس هدایت است. الغرض خواجه میرجوانی است صاحب<sup>(۳)</sup> خیلی صاحب فهم و ذکاء<sup>(۴)</sup> با شعر ربط بسیار<sup>(۵)</sup> دارد. سیّما ریخته که الحال در هندوستان رواج دارد فارسی هم خوب می‌گوید چه بسیار به مذاق آشنا است. بالقوه اش آنچه دریافت می‌شود اگر به فعل آید انشاءالله تعالی<sup>(۶)</sup> از جمله آنها می‌شود که در فن تصوف صاحب نامند. به زبان فارسی رباعی اکثر می‌گوید و خوب می‌گوید و با این عاجز ربط خاصی دارد و خیلی شفقت بر احوال این عاصی<sup>(۷)</sup> می‌نماید. از اوست:

**رباعی**

بر دوش هوا بسته نفس محمل ما  
حل همچو حباب گر چه کردیم ولی  
حیف است که بیحد هوسی در دل ما  
جز هیچ نداشت در گره مشکل ما

**رباعی**

یک عمر ز دور می‌شنیدم او را  
اکنون که چو آئینه رسیدم پیشش  
در بر به خیال می‌کشیدم او را  
خود را او دید و<sup>(۸)</sup> من ندیدم او را  
گه درد ترا غفلت خود کرد خراب  
ای بی خبر این همه غنودن تا کی  
بیدار تمام باش یا خوب<sup>(۹)</sup> بخواب<sup>(۱۰)</sup>

**رباعی**

ناچاری در دور جهان باید زیست  
مردن به مراد خود میسر گر نیست  
هرچند که شد زیست گران باید زیست  
چندی به مراد دیگران باید زیست

**رباعی**

هر صبح چو صبح سینه شق باید کرد  
بر هستی بی ثبات مثل شب‌نم  
هر شام جگر خون چو شفق باید کرد  
سر تا قدم از شرم عرق باید کرد

**رباعی**

گر قطره آبیم و گر زر<sup>(۱۱)</sup> شده‌ایم  
محتاج کدام، کیست محتاج الیه؟  
نی صورت عجز نی مفاخر شده‌ایم  
پیمانه عمریم ز خود پر شده‌ایم

۱- ک، ن: عرفانی، ازل، پ نوشته شد

۳- پ: صاحب

۲- پ، ل: + و

۶- ن: تعالی

۷- ل: هیچمدان

۹- ک، ن: خواب، از نسخه‌های پ، ل تصحیح شد

۱۰- ک، ن: خواب، از نسخه‌های پ، ل تصحیح شد

۱۱- ک، ن، ل: زر، از نسخه پ نوشته شد

۲- پ: جمال

۵- پ، ل: بسیار ربط

۸- پ، ل: - و

## رباعی

جاهل طبعیم<sup>(۱)</sup> گرچه با عرفانیم  
حرفی از ما دگر نباید پرسید  
مولانا<sup>(۲)</sup> دانا: از کشمیر بود، به عنوان منشی گری به سر می برد، صاحب تلاش است، از اوست:

طفلیم هنوز کو مطول خوانیم  
ما می دانیم آنچه ما می دانیم  
در عشق ابلهی است به تقلید گفتگو<sup>(۳)</sup>  
بربند سنگ بر شکم از فاقه چون گهر  
این راه را چو سایه به پای کسان می پوی  
نفروش<sup>(۴)</sup> خویش را و نگهدار آبرو  
اضطراب اندر سخن عیب است دانا چون هلال  
مصرع برجسته باید کو پس از ماهی رسد<sup>(۵)</sup>  
حسن علی دستور: از اصفهان بود.<sup>(۶)</sup> از اوست:

شاید از شب زنده داران در کمین باشد کسی  
ای که از شب پرده بر اعمال ناخوش می کنی  
میرزا رفیع دستور تخلص: <sup>(۷)</sup> (اوایل عهد جهانگیری درگذشته، در سخنوری نکته سنج و  
دستورالعمل بوده<sup>(۸)</sup>، از اوست):

## رباعی

ای درد توام قرین، قرین را چه کنم  
ز اندیشه غیر تو تهی سازم دل  
دین پرده روی تست دین را چه کنم  
فکر تو حجاب تست این را چه کنم  
مصطفی خان دوری تخلص: <sup>(۹)</sup> از ایل تکلو است، بسیار خوشگو است، از اوست:  
تو خود که دور ز خود نیستی چه می دانی  
تا قطره ای<sup>(۱۰)</sup> به لب رسدم جان به لب رسد<sup>(۱۱)</sup>  
که دوری تو چها می کند به دوری تو  
گویا شراب وصل مرا سازگار نیست  
با این همه درد از همه شب بهترم امشب  
آمد به عیادت غم او بر سرم امشب

\* \* \* \* \*

- ۱- پ، ل: طبعیم  
۲- پ: ملا  
۳- ل: گفت و گو  
۴- ک، ل، ن: بفروش، از پ نوشته شد  
۵- پ، ل: بود  
۶- پ: + این اشعار  
۷- ل: «اوایل عهد جهانگیری... از اوست» ذیل حسن علی دستور آمده  
۸- ل: بود  
۹- پ: «میرزا رفیع دستور تخلص» نوشته است  
۱۰- از نسخه های پ، ل اضافه شد  
۱۱- پ، ل: رسید

## باب الذال المعجمه

**سید ذوالفقار شروانی** <sup>(۱)</sup>: فاضل، صاحب کمال و کامل ذوالاقتدار <sup>(۲)</sup> بود. معاصر ابوالعلاء گنجه و فلکی و مجیرالدین و جمال الدین عبدالرزاق و کمال اسمعیل و با همه‌ها صحبت داشته. قصیده‌مصنوع که از او دایره استخراج می‌شود، از مخترعات اوست. استاد سلمان تتبع او نموده. فقیر آرزو گوید که ازین <sup>(۳)</sup> بیت که تقی اوحدی به نام او نوشته چنان <sup>(۴)</sup> معلوم می‌شود که او بعد از خاقانی بود. چنانکه <sup>(۵)</sup> گفته: <sup>(۶)</sup>

ازین کشیده بسی خجلت آنکه فرموده است      مرا ز دست هنرهای خویش فریاد  
چه این مصرع ظهیر فاریابی است و ظهیر معاصر یا بعد خاقانی و غیره است مگر آنکه مصرع <sup>(۷)</sup>  
معاصر را بر سبیل مذمت تضمین نموده. از اوست:

رفعت عاشر سپهر و رأفت تاسع بهشت      صولت ثامن حجیم و حشمت ثاقب جهان

ذوالفقار تست کز الماس تیغ طبع او      تیر گردون را بود سوفاروش زه در دهان

**ذاتی** <sup>(۸)</sup>: از شعرای عصر علیشیر است رحمة الله علیه. از اوست:

نی گر چه دم ز زمزمه بیش و کم زند      در پیش ناله‌ام نتواند که دم زند

**امینی** <sup>(۹)</sup> **ذوقی**: از شعرای عصر شاه طهماسب صفویست. در نهایت فضل و کمال و تقوی و

ورع بود، و بعضی را در اشعار او و میرمؤمن اشتباه افتاده. از اوست:

### رباعی

خوشم که در دل من عشق مدعا نگذاشت      مرا به بوالهوسی‌های خویشتن وا نگذاشت

چه آفتی تو ندانم که در جهان امروز.      محبت تو دو <sup>(۱۰)</sup> کس <sup>(۱۱)</sup> را هم <sup>(۱۲)</sup> آشنا نگذاشت

### رباعی

هم نشینم به خیال تو و آسوده دلم      کین وصالیست که در پی، غم هجرانش نیست

دی رقیب از تو جدا بود و دل آزرده نبود      شاد گشتم که غم <sup>(۱۳)</sup> عشق تو چندانش نیست

رقیبا گشته‌ای آزرده دل کز عشق او خواری      بحمدالله که باری ذوق این خواری نمی‌دانی

به رنگ دیگر امروزم نصیحت می‌کند، ناصح      مبادا دل ز دستش برده باشد دلربای من

<sup>(۱۴)</sup> این رباعی از اوست و <sup>(۱۵)</sup> بعضی به نام دیگران نوشته‌اند. از هر که هست خوب است <sup>(۱۶)</sup>.

۱- پ: شیروانی

۲- ن: ذوی‌الاقتدار

۳- ن: این

۴- ن: چنان

۵- پ: چنانچه، + او

۶- ل: + از اوست

۷- ل: مصرع

۸- پ: امینی

۹- پ: ذاتی

۱۰- پ، ل: دو

۱۱- پ، ل: مرا

۱۲- پ، ل: باهم

۱۳- پ: غم

۱۴- پ: + نیز

۱۵- پ: «و بعضی... خوبست» ندارد

۱۶- ل: خوشست

## رباعی

یاری که ازو دلی بیساید نیست  
یک ذره فراغتی<sup>(۱)</sup> که می‌باید نیست

در دهر بتی که عشق را شاید نیست  
صد گونه ملامت که نمی‌باید هست

**ذوقی سمرقندی:** در ایام<sup>(۲)</sup> قل احمدخان ترقی بسیار کرده. ملک‌الشعرا گردید و کتاب «راز و نیاز» مشتمل بر چهار هزار بیت در بحر «خسرو و شیرین» گفته و مُذیل به نام پادشاه مذکور نموده، انعامی وافی دریافت. جمعی از او باش به طمع آن نقود او را شهید کردند و وی پیش از قتل این غزل گفته:

## رباعی

قاتل بیا که لب به انا الحق گشوده‌ایم  
اما به زخم خویشتن الماس سوده‌ایم  
صیدی که بر نشیمن فتراک بسته است

ما از ازل به شیوه منصور بوده‌ایم  
ما مرهم جراحت هر دشمنیم و<sup>(۳)</sup> دوست  
<sup>(۴)</sup> بر شاخسار سدره نیارآمد از طرب  
<sup>(۵)</sup> از «ناز و نیاز» اوست:

زند آتش ز سوز سینه ریش  
میان جان<sup>(۶)</sup> و جانان نیست محرم<sup>(۷)</sup>

ازان پروانه شام وصل در خویش  
که یعنی این تن آزرده از غم

**ذوقی تونی:** معلوم نیست که ذوقی<sup>(۸)</sup> از شعرای عصر شاه طهماسب بود یا این یکی است یا غیر

اوست. از اوست:

به من وقت جدایی مهربان‌تر ساخت دورانش  
که خواهد بیشتر سوزد دلم از داغ حرمانش

**ذوقی:** چند کس به این تخلص گذشته‌اند چنانکه نوشته آمد. ازان جمله ذوقی اردستانی است که

نامش علی‌شاه بود. از اوساط الناس بوده و بهره‌ای از فضیلت نداشت اما شعر بامزه (و)<sup>(۹)</sup> بلند بسیار دارد و چون بینی بلند(ی)<sup>(۱۰)</sup> داشت، کم کشتی باشد<sup>(۱۱)</sup> از شعرای عراق که مذمت بینی او نکرده باشد. حکیم شفایی قریب صد رباعی در هجو بینی او گفته. حتی که تقی اوحدی به جهت قطع بینی او تاریخی گفته که این است:

بینی بریده به ز علی‌شاه گیوه کش.

طرفه آنکه خود در هجو شفایی حال بینی خود بیان کرده. چنانکه گوید<sup>(۱۲)</sup>:

تابوت شفاییست که می‌گردانند

به هرکیف ذوقی بسیار خوب می‌گوید غیر از شفایی آنهایی که هجو او کرده‌اند خدا داند که یک دو

بیت چنین داشته‌اند یا<sup>(۱۳)</sup> نداشته‌اند<sup>(۱۴)</sup>. از اوست:

- |  |                               |                                |
|--|-------------------------------|--------------------------------|
| ۱- ن: فراغت                                      | ۲- ل: «در ایام» تکرار شده     | ۳- ل: - و                      |
| ۴- ل، پ: این بیت ندارد                           | ۵- ل: + اما این               | ۶- ل: - و                      |
| ۷- ل، پ: «بر شاخسار سدره... بسته است» اضافه دارد | ۸- ل، پ: + که                 |                                |
| ۹- از نسخه‌های پ، ل اضافه شد                     | ۱۰- از نسخه‌های ل، ن نوشته شد | ۱۱- ل: + که                    |
| ۱۲- ل: - گوید                                    | ۱۳- ل: - داشته‌اند یا         | ۱۴- از نسخه‌های پ، ل افزوده شد |

چگونه کعبه نپوشد لباس ماتمیان  
از بخت بدم امید<sup>(۱)</sup> نومید شود  
بر کلبهٔ تار من نیفتد پرتو  
لیکن فقیر آرزو گوید که در بیت اول این رباعی مقابلهٔ گل با بید مناسب نیست چه مقابل بید درخت  
ثمردار باید و عجب که تقی اوحدی رباعی مذکور انتخاب زده و قباحت آن به خاطرش نرسیده. (از  
اوست)<sup>(۲)</sup>:

بنشین که زمین طاقّت این جلوه ندارد  
جان رفت که از پای دلم خار برآرد  
ترسم که ز بنیاد جهان<sup>(۳)</sup> گرد برآید  
فریاد برآورد که خار دگر است این

### رباعی

دوشینه دلم به خان و<sup>(۴)</sup> مان آتش زد  
خورشید نباشد اینکه آه هجرم  
روزگارم ز چه رو منصب نادانی داد  
غیر اگر بدحال گردد کی شوم خوش حال ازو  
چنان خو کرده با<sup>(۵)</sup> پهلوی من خاک سرکویش  
دل بیقرار چندان شده گرم جست و<sup>(۶)</sup> جویش  
خاکستر هزار سمندر به باد رفت  
بر نیک و بد و<sup>(۷)</sup> سود و زیان آتش زد  
در پنبهٔ گوش آسمان آتش زد  
گر نمی خواست که من مرشد کامل باشم  
در عزای کس نمی خندم گریبان نیستم  
که نگذارد ازین پهلو به پهلو دگر غلطم  
که به چشم گر درآید نفتد نظر به سویش  
بر آتش هوس طمع خام من همان

### رباعی

وصل تو به هر بی سر و پا ارزانی  
هر گل که سر از نیاز بلبل بیحد  
آخر مهر و محبت نه همین سوختن است<sup>(۸)</sup>  
فقیر آرزو گوید ازین<sup>(۹)</sup> شعر که گذشت به حدی محظوظ است که اگر هزار بار بخواند<sup>(۱۰)</sup> مکرر  
نمی شود. هرگاه به نظر می آید می نویسم و باز<sup>(۱۱)</sup> می نویسم لهذا در مسوده این کتاب به کرات نوشته:  
ز رشک مدعی مُردم چه بزم پر ملالست این  
ای خضر منم ماهی دریای شراب<sup>(۱۲)</sup>.  
ما را به تو هیچ آشنایی نبود  
برون از بیقراری حالتی دارم چه حالست این  
چون شعله سراسیمه و جان در تب و<sup>(۱۳)</sup> تاب  
ما زنده به آتشیم و<sup>(۱۴)</sup> تو زنده به آب

۱- ل: + که

۲- ک، پ، ن: ندارد، از نسخه ل اضافه شد

۳- ل: - و

۴- پ، ل: مبادا ز جهان

۵- از نسخه ل افزوده شد

۶- ل: - و

۷- ل، پ: - با

۸- ک، ل، پ: خواند، از نسخه ن نوشته شد

۹- ن: همین

۱۰- ل: - و

۱۱- ل: سراب

۱۲- پ، ل، ن: - باز

۱۳- ن: - و

امیدواریم از حسرت انتقام کشید  
گره به گوشه ابرو زد و تمام کشید  
سوزند<sup>(۲)</sup> و سوزِ سینه ما آرزو کنند  
روزِ جزا که با تو مرا روبرو کنند  
تقی اوحدی گوید که این مطلع<sup>(۴)</sup> به نام خود می‌خواند و در دیوان میر رشکی<sup>(۵)</sup> قمی یافته شد:  
چشمها بگشوده و<sup>(۶)</sup> حیران سودای منست  
گل در آرایش دستار که بازار کجاست  
تا باز بندم و به تو نزدیکتر شوم  
این<sup>(۷)</sup> شب جمعه به مرگ رمضان بنشیند  
قسمت این بود که مقتول دو قاتل باشم<sup>(۹)</sup>  
خونین قبای زخم به بالای سینه‌ام  
نمک پرورده ناز توام آئین آن دارم

**محمد امین ذوقی:** صاحب مذاق سخن دریافت می‌شود. از اوست:

گناه را عذابی باید از دوزخ فزون ترسم  
که سوزندم به داغ هجر فردای قیامت هم  
**حیدر ذهنی:** معاصر نورالدین ظهوریست مداح عادلشاه بیجاپوری. اگرچه کم‌شعر است اما  
ادراک هندی<sup>(۱۰)</sup> داشت. در نقاشی ماهر و در قمار خصوصاً نرادی سرگرم چنانکه مایعرف خود را  
باخته و چون مولانا ملک قمی و ظهوری در برابر «مخزن»<sup>(۱۱)</sup> کتابی تصنیف کردند<sup>(۱۲)</sup> و یک شتروار  
زر از عادل‌شاه گرفتند این رباعی گفت.<sup>(۱۳)</sup>

### رباعی

در مدح و ثنایت ای شهنشاهِ دکن  
مپسند که بهر یک شتر زر گیرم  
فقیر آرزو گوید که عجب از حیدر ذهنی که در حق مثل ملاً ظهوری چنین گوید و حال آنکه مولانا  
ظهوری در رساله انشای خود تعریف ذهنی مذکور نموده، معهداً ظهوری و ملک چنان نیستند که این  
معنی در حق ایشان به خیال درآید. از اوست:  
بعد از وفات هر قلم استخوان ما  
خودفروشی باشد ار گویم نمی‌ارزم به هیچ  
معدورم دارگر نگفتم مخزن  
خون دو هزار بیت به دور گردن  
سربسته نامه‌ایست ز رازِ نهان ما  
لیک بر جانم گرانی باشد ارزان زیستن

- ۱- پ: - و  
۲- ک، ل، پ: سوزنده، از نسخه ن تصحیح شد  
۳- ن: - با  
۴- ن: - مطلع  
۵- ل: اشکی  
۶- ل: - و  
۷- ن، پ، ل: که  
۸- ن، ل: در باخت  
۹- ن: باشیم  
۱۰- پ، ل: تندی  
۱۱- پ: مخزن الاسرار  
۱۲- ن: کرده‌اند  
۱۳- ل: گفته، پ: - گفته، + از اوست

ملا ذهنی: غیر ذهنی سابق. از احوال او اطلاع نیست. از کلیاتش این قدر ظاهر می شود که از شعرای عصر اکبر پادشاه است چنانکه مرثیه پادشاه مذکور گفته و تا عهد شاهجهانی زنده بود که تاریخ جلوس<sup>(۱)</sup> سلطنت او نیز گفته. مدح خانخانان بیرم نموده<sup>(۲)</sup>. وطنش معلوم نیست چون اکثر تعریف اماکن مُتَنَزَّهه کشمیر کرده گمان برده می شود که کشمیری باشد. طرفه آنکه در تعریف نذر محمد<sup>(۳)</sup> خان پادشاه توران نیز قصیده ای دارد و حال آنکه مردم هند را با سلاطین توران و ایران هیچ ربطی نیست و ازین دریافت می شود که از توران باشد و مؤید این است که مدح خواجه جاوید محمود<sup>(۴)</sup> نقشبندی اکثر جاها کرده. الحاصل شاعر زبردست پخته گوشت خصوصاً در قصیده گویی طرز قدما (را)<sup>(۵)</sup> ورزیده و زبان غزل او هم بسیار رنگین است و در بعض جاها ماناست<sup>(۶)</sup> به طور استاد طالب<sup>(۷)</sup> آملی. کلیاتش که تخمیناً قریب ده هزار بیت باشد به نظر آمده. انتخابش نوشته می آید. من قصاید<sup>(۸)</sup>.

از سعادت مایه فرخ اثر اقبال خویش  
صعوه عنقا، پشه شاهین، قطره دریا، جز و کل  
از غزلیات اوست:

بود سوهان ملامت آتش شوق زلیخا را  
نتوان ز آب برد خمار شراب را  
چو گل شکفته توان داشتن گریبان را  
مگیر خورده ملامتگر زلیخا را  
تاراج مگس چند ببیند شکرت را  
به ستیزه های<sup>(۱۱)</sup> رنگین غمش آزموده<sup>(۱۲)</sup> ما را  
خونابه<sup>(۱۳)</sup> به بجوش است ز چشم هوس ما  
پوشیده چشم گریه، بستم لب فغان را  
تاریخ تولدش وفات است  
کان طبع بسی نازک و افسانه دراز است  
خون دو جهان ریزد و محتاج سبب نیست  
از بس خدنگ ناز توام در درون شکست  
ذهنی خسته خاکسار از کیست  
کز پر زدن امید رهایی ز قفس نیست

محبت از نصیحت تیزتر خواهد شدن ذهنی  
نوق لببت ز چشمه حیوان نیافتند  
به باغ دل چو نسیم محبت تو وزد  
کسی که عشق تو ورزیده<sup>(۱۴)</sup> سخت معذور است  
حیرت زده طوطی به قفس مرد ز تلخی  
دل یک سبت دگرگون شده است گرچه صدره  
تا عشق بینشرد گلوی نفس ما  
تا کس نگرود آگه از حالت درونم  
هر دل که نه محو نور ذات است  
مشکل که رسد قصه عشاق به انجام  
بیبائی یاری [کشدم]<sup>(۱۵)</sup> کز سر مستی  
پیکان به جای اشک ز چشمم برون جهه  
بوالهوس صدر مجلس است از تو  
گو طایر دل بال و پر خویش" فرو ریز

- ۱- ن: - جلوس  
۲- ل: + نیز  
۳- ن: نظر محمد  
۴- ن: - محمود  
۵- از نسخه های ل، پ اضافه شد  
۶- تصحیح قیاسی شد  
۷- ن: - طالب  
۸- پ: + از اوست  
۹- ل: + این  
۱۰- پ، ل: - ورزید  
۱۱- از پ، ل تصحیح شد  
۱۲- ن، ل: - آزمود  
۱۳- تصحیح قیاسی شد  
۱۴- از نسخه های پ، ل تصحیح شد

نشئه هم در تماشای در و دیوار هست  
 دست در رعشه، پای در خواب است  
 کوه جایی که به یک پرتو دیدار بسوخت  
 ندانم قیمت یک بوسه چند است  
 غارتگر طاقتم کدام است  
 در کیش معاشران حرام است  
 نمک زخمِ دلم را سودمند است  
 دست ما را دام باید کرد هر جا ناخن است  
 در شبستان محبت کارفرما ناخن است  
 یعنی از مایده عافیتم پرهیز است  
<sup>(۱)</sup>لیکن نمی‌توان ز تو ای دلستان گذشت  
 یکبار از گناه کسی می‌توان گذشت  
 ما را شریک غالب پروانه کرد و رفت  
 هر کس به طریق دگری طالب نام است  
 که جام قسمت از آب خضر تشنه لبی است  
 ازان شکفته قدح کافتاب نیم شبی است  
 در تکلم لعل سیراب تو گویا آتش است  
 که راز گل نتوان گفت تا صبا اینجاست  
 توان شمرد که اختر بر آسمان چند است  
 چه آتشی که به آب حیات مانند است  
 که فسون دمیده بر رطب است  
 که در میان من و دل هزار فرسنگ است  
 مگر ز باده عشق تو آسمان مست است  
 نسیم از آب جو زنجیر برداشت  
 کسی که گشت به حرمان کوهکن باعث  
 باد مسیح و آتش موسی و آب صبح  
 خودگو<sup>(۲)</sup> (که)<sup>(۱)</sup> ره کعبه و بتخانه که جوید  
 چون صبر ز هم‌صحبتی من بگریزد

گر میسر نیست محرومان بزم را وصال  
 در طریق امید ذهنی را  
 طاقت حوصله دیده عاشق معلوم  
 روم بر کف نهاده نقد صد جان  
 چشم آفت و رخ بلا، خط آشوب  
 ایام بهار توبه از می  
 سرت گرم تبسم کن تبسم  
 کاوش زخم دل ریش از چنین لذت دهد  
 بر خروش تار چنگ، و بر خراش داغ دل  
 لخت دل می‌خورم و خون جگر می‌نوشم  
 بگذشتم ارچه من ز دل و دل ز جان گذشت  
<sup>(۲)</sup>تا چند رنجشست ز من ای شوخ بی‌وفا  
 آمد به بزم شمع رخی، انجمن فریب  
 عاشق به گنه شهره و زاهد به عبادت  
 مدام شیوه من ترک مدعا طلبی است  
 چو روز تیرگی بخت من ببر ساقی  
 در تصور خط مشکین تو گویا سنبل است  
 به باغ رفتم و بلبل اشاره کرد به من  
 شمار داغ دل عاشقان چه می‌پرسی  
 ز خنده لب لعل<sup>(۳)</sup> او به جان فکند آتشی  
 خط مشکین (نه)<sup>(۴)</sup> ترا گرد لب است  
 چه سود ازین که حریم دلم نشیمن تست  
 دمی ز رقص<sup>(۵)</sup> درین بزم‌گاد ننشیند  
 چو گشت از بوی گل دیوانه بلبل  
 گذشت و وصل به محرومی تمام گذاشت  
 غافل مشو که نشئه یک ساغر آمده  
 آواره عشق تو دل مؤمن و ترسا است  
 آسوده دلان سر به سر آغشته دردم

۱- ن: مصرع دوم ندارد

۲- ن: این بیت ندارد

۳- ل، پ: لعل لب

۴- ک: نه، از نسخه‌های ل، ن، پ اضافه شد

۵- ل: رشک

۶- از نسخه‌های ل، پ اضافه شد

۷- از نسخه پ تصحیح شد



مزن در خرمنم آتش که چون آزرده گردد دل  
 کاری که دلگشا بود از روی انبساط  
 صبحدم آهنگ بلبل در چمن مستانه بود  
 در نامه‌ای که قصهٔ مجنون نوشته‌اند  
 خطی که به گرد لب گلفام نوشتند  
 رُخت ز تاب حیا آتشی است آب آلود  
 لبش به نکته و چشمش به عشوه است ولی  
 صد شهر بهم برزد و صد خون به زمین ریخت  
 کنایه از ستم ترک مست من باشد  
 به موشکافیم از گوش التفات نهی  
 ز وصل کام روا مدعی تواند شد  
 در راه عشق مرشد کامل محبتم  
 درین دو هفته که گل میهمان بلبل شد  
 رقم زد محضری از بهر قتل عاشقان خود  
 ز سوزش دلم آگه نشد چو آن مستی  
 نقد ایام جوانی رایگان دادم ز دست  
 چو سوختی همه خاکسترم به باد مده  
 اگر از عشق دهد چاشنی خطبه، خطیب  
 سر تا قدم آراسته در جلوه که آمد  
 گر بپرسند به محشر ز لب خونخوارش  
 به صد نیرنگ شورانگیز شوخی جلوه‌ساز آمد  
<sup>(۲)</sup> به نوعی لب گشود آن تندخو در پرسش حالم  
 هر که آوارهٔ بتان گردید  
 به یاد شمعِ جمالت چو جان برافشانم  
 به پیش آن رخ آدم فریب گندمگون  
 ظلمت معصیتم کرد، سیه روی سفید  
 به راه جلوه‌کنان می‌گذشت و می‌گفتند  
 آفرینش رساله‌ایست کزو  
 شوخ چشمی بین که در هنگام صلح آن غمزه را  
 به هنگام شهادت کشته تیغ شهادت را

سپهر از عهدهٔ آشوبِ آهم بر نمی‌آید  
 مشکل پسند را به تأمل گره شود  
 غالباً در نکهٔ گل نشئهٔ پیمانہ بود  
 حال دلم به اشک جگرگون نوشته‌اند  
 تعریف شراب است که بر جام نوشتند  
 لَبَّتْ زِ جَوْشِ عَرَقِ شَرِبَتِي<sup>(۱)</sup> گلاب آلود  
 سخن سرشتهٔ شرم و نگه حجاب آلود  
 کس خرده بدان دلبر چالاک نگیرد  
 بهر کجا که دلی شکوه از زمانه کند  
 بسان شانه سرپای من زبان گردد  
 گهی که کام دل از مه پلنگ می‌گیرد  
 پروانه کو که دست ارادت به من دهد  
 چو باد گشت چمن التزام باید کرد  
 ولی ترسم مبادا نامم از محضر برون آرد  
 که فارغ است اگر صد کباب می‌سوزد  
 آخر اندوه همین شرمندگی پیرم کند  
 که بهر آئینه روزی به کار می‌آید  
 بهمن بپکده را مسجد آئینه کند  
 از کثرت نظاره تماشا نتوان کرد  
 سبب قتل من از خنده جوابی دارد  
 که در اول نگاهش فتنهٔ آخر زمان گم شد  
 که حرف مدعای دل مرا زیر زبان گم شد  
 خانه در کوچهٔ بتان دارد  
 به جای لاله ز خاکم چراغ می‌روید  
 متاع کلبهٔ جنت جوی نمی‌ارزد  
 بر سیه‌روئی من خنده زند موی سفید  
 خوش آن پدر که چنین نازنین پسر دارد  
 حسن و عشق انتخاب باید کرد  
 هر نگاه آشتی آمادهٔ صد جنگ بود  
 به گوش از شش جهت بانگ مبارکباد می‌آید

بر کنار چشمه کوثر طهارت می‌کند  
 ترا تجلی و ما را نقاب می‌سوزد  
 که گمان داشت که در دام زلیخا افتد  
 که نازنین مرا بر سر وفا آورد  
 که آب رفته ما را به جوی ما آورد  
 صد بلای سیه از دیدن گیسوی سفید<sup>(۳)</sup>  
 گر نیم وعده، جلوه فروشان وفا کنند  
 بیخود شدم ز ذوق ندانم که چند بود  
 خرد کجاست کزین‌ها حساب بردارد  
 به جای هر بُنِ مویش اگر دوا روید  
 گل باشد و می باشد و محبوب نباشد  
 این مژده ازان شوخ ستمکار که آورد  
 لب امید نوحه‌گر باشد  
 نگارخانه چین خاک رهگذر باشد  
 زان لب روح‌فزا، شعله به گفتار بیار  
 که سخن گوی ز لب‌های خموش آمد باز  
 چون مست کرم شد ز می عشوه نگاهش  
 من و افغان ز بی‌زبانئ خویشت  
 صد خجالت ز نکته‌دانئ خویشت  
 که می‌چکد عرقِ شرم از رخ سخنش  
 تا رهن تو عقل نگرده خموش باش  
 رسانم ناله‌ای گو بی اثر باش  
 بدمست من خبر نگرفت از کباب خویشت

## رباعی

با گلرخان کشیدن می در بهار فرض  
 یک سجده‌ام تلافی چندین هزار فرض

## رباعی

دمی که یار تواضع کند پیاله به کف  
 ز دین خویشت دلیلی هزار ساله به کف

حیرت از خال لبش<sup>(۱)</sup> دارم که هندو زاده‌ای  
 کلیم ما و تو از عشق هر دو سوخته‌ایم  
 گر نبودی کشش عشق چسان عنقایی  
 تصرف اثرِ گریه نیاز<sup>(۲)</sup> که بود  
 به گرد دیده گریان خویش گردد دل  
 باد پیری ز جهان کم درآید به نظر  
 در راه انتظار توان سالها نشست  
 گفתי حساب بوسه به رندی نگاهدار  
 نهاد<sup>(۴)</sup> غمزه او رسم بی حساب کشی  
 مریض عارضه عشق نیست به شدنی  
 زندان به ازان بزمگه عیش که آنجا  
 گویند کمر بست به خونریزی زهنی  
 بر سر خاک کشته حرمان  
 ز نقش پای تو ای جلوه مست فتنه خرام  
 دل چو امشب طلبد معجزه حسن از تو  
 رسم شهر ادب از زهنی حیرت زده پرس  
 صد قافله بوسه لبش داد به تاراج  
 یار سرگرم پرسش احوال  
 یار ناکس نواز و زهنی را  
 که کرده است ندانم خبر ز عشق منش  
 دیوانگی علامت هوش است جان من  
 به گوش آن تغافل پیشه زهنی  
 از ناز برنداشت چو در آتشم نشاند

هر چار فصل سنت ما می کشیدن است  
 زهنی بر آستانه میخانه کرد باز

هزار توبه نیاز ادا توان کردن  
 حریف عشق نیارد شد ارچه آذر شرع

۱- ل: رُخش

۲- ل: نگاه

۳- ل: یک موی سفید

۴- پ: بهار

چنانکه رخ ز می، و گل ز ماه گیرد رنگ  
که خوی عشق دارم، دوست از دشمن نمی دانم  
جنون آموز یاری همچو بلبل همنشین دارم  
آورده اند در چمن از بهر حسرتم

ز عکس جوهر حسنت نگاه گیرد رنگ  
بود یکرنگ با گبر و مسلمان اختلاط من  
مجوید از دلم آئین دانش کاندیرین گلشن  
دستم نشد ز چیدن گل کامران مگر

### رباعی

بسترم خاک است تا از چشم تر غلطیده ام  
بی ارادت جستم از جا بیخبر غلطیده ام  
زبان سرزنش مرغ گرفتاری<sup>(۱)</sup> که من دارم  
ترسم که به آسوده دلی نام برآرم  
بی طاقتانه در صف محشر برآورم  
یافتم چون خویش را، در دست خون انداختم  
جنون نواز نسیمی ز باغ می دزدم  
محروم تر از تائب<sup>(۲)</sup> میخانه نشینم  
گمراه تر از راهب بتخانه نشینم  
گوش دل باز به آهنگ خموشان دارم  
کز زمزمه دیر و حرم بیخبرستم  
آفت روزگار خویشتم  
رنجش<sup>(۴)</sup> دل ز ادای سخنش یافته ام  
که به موی نهان صد ختنش یافته ام  
سزد خورشید محشر تکمه چاک گریبانم  
بیکس میان کعبه و بتخانه سوختیم<sup>(۵)</sup>  
از خامکاری دل دیوانه سوختیم<sup>(۶)</sup>  
که دشمنی به کمین همچو آسمان دارم<sup>(۷)</sup>  
دمی که روی ترا بینم اضطراب کنم  
مقبول حرم ناشده مردود کنشتیم  
خبرم ده که ز شمشیر که بسمل شده ام  
بر اورنگ جنون یارب که ننشیند<sup>(۹)</sup> چو من رفتم

اشک مجنونم که نگرفت آستین دامنم  
چون سپند روی آتش هر دم از آشفستگی  
بر آسایش طلب آزادگان باغ نگشاید  
یکدم که به ذوق دل خود کام برآرم  
آهی که دل ز خوف تو عمری نهفته داشت  
داد، اول من حریف عشق را نشناختم  
هوای شورشم اندر سر است چون بلبل  
از غیرت نظارگیان در حرم وصل  
در کعبه اگر هم نفسم نیست خیالت  
نیست در زمزمه نکته سرایان اثری  
از یمن محبت به مقامی کند ستم<sup>(۳)</sup>  
شور پروانه در سر است مرا  
باز در کوی تغافل وطنش یافته ام  
یارب آن آهوی وحشی ز کدامین دشت است  
چو فردا آتشین کسوت طرازد شوق جانانم  
نی شیخ دم ز پرسش ما زد نه برهمن  
که رخت ما به کعبه کشد، گه به بتکده  
به کام دوست نشستن مرا میسر نیست  
چو عکس آئینه کافتد مقابل خورشید  
ما گوشه نشینان ملامت کده زهنی  
مشهدم سجده گه خیل ملک شد زهنی<sup>(۸)</sup>  
چو مجنون رفت بر من شد مسلم، ملک رسوایی

۳- پ، ل: گذاشتم

۲- پ: عبرت

۱- پ، ل: گرفتار

۶- ایضاً

۵- ل: سوختم

۴- پ، ل: رنجش

۹- ن، ل: بنشیند

۸- ن: - ملک شد زهنی

۷- پ، ل: داریم

کفر و<sup>(۱)</sup> اسلام ز دیر و حرم آمد بیرون  
سرفکنده‌تر از گناهکاران<sup>(۲)</sup>  
لبالب از می مردارِ ما<sup>(۳)</sup> پیاله مکن<sup>(۴)</sup>  
رنجه شد پای خیال او ز بسیار آمدن  
ابر بهاریم که خوشم با گریستن  
از خونِ توبه باده گلرنگ داشتن  
کافی است یک نگاه دگر عذرخواه او  
از کجا افتاد یارب عقده‌ها<sup>(۵)</sup> در کار او  
پدید ساختم از همت، آسمانِ نو  
کنی مشاهده جان نو و جهان نو  
بنشین کنون که سدِ سکندر شکسته‌ای  
شعله شوق مرا از طعنه سوهان کرده‌ای  
به قتل عاشق اگر یک اشاره فرمایی  
«نی» لبش گفت و چشم مست «آری»  
در جهان هر لُری<sup>(۷)</sup> و بازاری  
تا اختیار<sup>(۹)</sup> دست دهد یک تغافل  
چو جام باده حریف شکسته پیشانی  
وز نور سحرِ فروغ کوکب معلوم  
مذهب معلوم و اهل مذهب معلوم

من و خاکِ قدمش کز هوس سجده او  
زلفش از دست برد غمزه او  
نگاه گرم تو ساقی مرا ز پا افکند  
زین خجالت چون برون آیم که در شبهای هجر  
من گل نیم که هم‌نفس خنده لب کنم  
آئینِ بزمِ غارتیانِ محبت است  
او را چه غم ز دادِ شهیدان که روز حشر  
رشته امید من بیش از گره داری نبود  
دلم گرفت ازین آسمانِ دیرین سال  
به خاک ذهنی اگر بگذری پس از مردن  
بر باد داده‌ای به نگاهی شکیب من  
ای ملامت گرمی هنگامه‌ات<sup>(۶)</sup> بادا که باز  
هزار فتنه ز هر گوشه مست می‌تازند  
گفتمش خون من تو ریخته‌ای  
عاشق و جام باده، زاهد و زرق  
عاشق ز بوالهوس نشناسی به اختیار<sup>(۸)</sup>  
به بزم باده نباید به دست گردانی  
از روز بود حقیقت شب معلوم  
دشنام به مذهبی که طاعت باشد

\* \* \* \* \*

۳- ل : - ما

۲- ل : گناهکاران

۱- ن : - و

۶- ن : - ات

۵- پ، ل : - ها

۲- ن : بکن

۹- ل : امتیاز

۸- ل، پ : به التفات

۷- در همه نسخ کلمه خوانا نیست

## باب الراء

نظرم به طوق قمری چو فتد به سرو گویم  
 گل و شمع هر دو هستی ز تو سنگدل زیند<sup>(۱)</sup>  
 گره گر ز کارم<sup>(۲)</sup> توانی تو بگشای  
 توان گشت بر گرد آزادمردی  
 فلک زان گونه دارد اعتمادی بر بنای خود  
 نمی‌کردی بیابان مرگ مجنون در سفر خود را  
 ز منع باده آزارم مکن شرمنده شو زاهد  
 بیدرد مکن از ستم یار فراموش  
 ای بخت به فریادم از خواب نه‌خیزی  
 به گمان شکود از من ز چه دل رمیده باشی  
 ز کجا گذشته آهت به کجا رسیده اشکت  
 از پهلوی ما هیچکس آزار نه‌بیند  
 چند برداری و بر خاک رهم اندازی  
 وضع سراب<sup>(۴)</sup> ما را خوشتر ز بحر آمد<sup>(۵)</sup>  
 تو اگر خدنگ نازی ز دلم کشیده باشی  
 تو که هر که دیده<sup>(۶)</sup> رویت نکند سخن ز حیرت  
 خوش دل کسی ندیدم از حال زندگانی  
 (در عین جانسپاری از مرغ نیم بسمل  
 به یاد آن لب میگون به<sup>(۸)</sup> قطره‌های سرشک  
 (این چند ابیات)<sup>(۹)</sup> از رباعیات<sup>(۱۰)</sup> اوست:

### رباعی

آن شوخ سپاهی که دل‌آزار بود  
 پیداست همیشه از کمر شمشیرش

### رباعی

شوخی که دلم ز موی او ظاهر بود  
 هرچند نقاب داشت بر عارض خویش

۲- از نسخه ل تصحیح شد

۶- ل: دید

۹- از نسخه ل اضافه شد

۲- ن: بیایی

۵- ل: آید

۸- ل، ن: ز

۱۱- ن: این مصرع ندارد

۱- کلمه خوانا نیست

۴- ل: شراب

۷- از نسخه ل اضافه شد

۱۰- ل: + گفته

## رباعی

ای آنکه نداری ز ازل جوهر حرف  
گر درک سخن نمی‌توانی کردن

آن به که بجایی نشوی مصدر حرف  
چون نقطه امتحان میا بر سر حرف

## رباعی

زین بیش ترا کسی که قربان گردید  
از بس که زدی تراش<sup>(۱)</sup> گردید بلند

از دیدن ریش تو پشیمان گردید  
بازلف<sup>(۲)</sup> خطت<sup>(۳)</sup> دست و گریبان گردید

## رباعی

غمخانه آسمان ز فریاد پر است  
ای تشنه مخور فریب او را که جهان

از غصه دل بنده و آزاد پر است  
مشکیست تهی ز آب و از باد پر است

## رباعی

ای صبح جزای عملت را دیدی  
از خنده بیجای خود از کار شدی

گفتم که مکن خنده سخن نشنیدی  
بر روز سیاه شب چرا خندیدی

## رباعی

جمعی که کرم در دسر ایشان است  
همراهی‌شان<sup>(۵)</sup> نمی‌کند<sup>(۶)</sup> تا لب گور  
<sup>(۷)</sup> از قصاید<sup>(۸)</sup> اوست:

پر کردن<sup>(۴)</sup> همیان هنر ایشان است  
صندوق که تابوت زر ایشان است

نالۀ ما درگذشت از فلک لاجورد  
چون<sup>(۹)</sup> قلم‌مو کزو نقش قدم صورت است

زان نتواند رسید چرخ به فریاد ما  
صورت حال من است کلک مرا نقش ما<sup>(۱۰)</sup>

**محمد رضای شهدی:** احوال او مفصلاً<sup>(۱۱)</sup> معلوم نیست. اشعارش خالی از تازگی و تلاش نیست. واسوختی دارد مثل ملا وحشی که بسیار گرم گفته. غالباً به هند آمده و جواب بعضی از غزل‌های شاه ناصر علی را<sup>(۱۲)</sup> گفته (است)<sup>(۱۳)</sup>. از اوست:

تا عقیق کنده را دیدم به خود گفتم دریغ  
اگر خاموشم از توصیف لعل یار معذورم  
جا دادن خس بر مژه هنگام پریدن  
نخل گردباد است اینکه برخیزد<sup>(۱۴)</sup> از هامون  
مشو سنگ محک بر دل مخور کامل عیاران را

سنگ پهلو می‌کند خالی ز ننگ نام ما  
به تعریف احتیاجی نیست آب زندگانی را  
رمزیست که بیکار میندار خسی را  
زمین بر خویش می‌نالد ز قدر خاکساری‌ها  
که مجنون ابر رحمت می‌شمارد سنگ‌باران را

۱- ل: سرآش

۲- ل: + تو

۳- ل: خط

۴- ک: کرده، از نسخه ن، ل تصحیح شد

۵- ل: ایشان

۶- ل: نکند

۷- ل: + این چند

۸- ل: + گفته

۹- ن: این مصرع ندارد

۱۰- ل: پا

۱۱- ل: مفصل

۱۲- ن: - را

۱۳- از نسخه ل اضافه شد

۱۴- ن، ل: برمی‌خیزد

نقش جوهر فرد باطل می‌کند آئینه را  
 خصمی به حال خویش بود، دم زدن در آب  
 خزان رسیده گلم باد نوبهارم سوخت  
 مریز در بر هر سفله آبرو به عبث  
 قارون به خاک رفت فرو از قفای گنج  
 چون شرر بر نفس سوخته محمل بستند

فقیر آرزو گوید که این مصرع از ناصرعلی است بعینه و بیت او این است:

برق تازان فنا تا کمر دل بستند  
 و مصرع اول ناصرعلی به مراتب به از مصرع رضاست:

### رباعی

رمزیست که از<sup>(۱)</sup> سایه نیفراخت علم  
 دنیای<sup>(۲)</sup> دنی به نزد ارباب کرم

آن سید انبیا و آن فخر اہم  
 یعنی قابل به سایه افکندن نیست  
 در منقبت:

### رباعی

رمزیست که دوست را خبر باید کرد  
 یعنی به رهش پای ز سر باید کرد

در دُر نجف نیک نظر باید کرد  
 معکوس نمودنش دلیلی است متین

**میرزا جعفر راحب:** اجدادش از نائین است و از چهار پشت توطن اصفهان اختیار کرده‌اند و تا حال با این همه افراط و<sup>(۳)</sup> تفریط در همان شهر است و<sup>(۴)</sup> تحصیل اکثر علوم نموده و در اقسام سخن استاد است. از اوست:

وصیتی است بیا تا مرا زبانی هست  
 که<sup>(۵)</sup> از خدنگ تو بر دل مرا نشانی هست  
 نه فکر سود نه اندیشه زیانی هست  
 تا رسد دور به من دختر رز پیر شده است  
 بر روی خویش تیغ کشید آفتاب ما  
 عذر گنه سرو همین بس که دراز است  
 ز من آن شعله جانسوز خودداری طمع دارد  
 که بیماری ز بیماری پرستاری طمع دارد  
 در نظر سلسله‌ای نیست که دیوانه شوم

ز شوق وصل تو بر لب رسیده جانی هست  
 اگر ز تیغ تو بی‌بهره‌ام به این شادم  
 بده به قیمت دل هرچه می‌دهی که مرا  
 مدتی شد که در این میکده خمیازه کشم  
 افکند چین بر ابروی خود در عتاب ما  
 گر پیش نهال قد او جلوه طراز است  
 در آتش چون<sup>(۶)</sup> سپندم افکند گردم ز نم رنجد  
 ز چشمش مردمی جوید دل پردرد و حیرانم<sup>(۷)</sup>  
 عمرها شد که ندیدم سر زلفی<sup>(۸)</sup> راحب

۲- ن، ل: دنیا

۵- ن: - که

۸- ن: زلف

۱- ل: «دوست را خبر باید کرد» نوشته شده

۴- ن: - و

۷- ل: مصرع اول ندارد

۲- ل: - و

۶- ن: چو

زودتر بگسلد آن رشته که گوهر دارد  
شمع من در انجمن خالیست امشب جای تو  
می کشد امروز ما را وعده فردای تو  
ز هر جانب که در گوش آیدم آواز زنجیری

اغنیا را نبود بهره‌ای از عمر دراز  
از شماتت کردن پروانه<sup>(۱)</sup> می سوزد دلم  
جای حسرت دیدگان را نیست تاب روزگار  
سراغی از دل دیوانه گم گشته می گیرم

## رباعی

<sup>(۲)</sup> راهب خم باده پیر دیری بوده است  
این مشت گلی که گشته خشت سر خم  
پیمانہ حریف گرم سیری بوده است  
میخواره عاقبت به خیری بوده است  
در هجو خانمی نام لولی که معشوق بیجن بیگ نام یکی از امرای ایران بود<sup>(۳)</sup> گفته:<sup>(۴)</sup>

## رباعی

میلیم به جماع خانمی گشت فزون  
هر کس که در این چاه فند چون بیجن  
رفتم به برش گفت که ای ساده درون  
مشکل که به سعی رستم آید بیرون  
**عاقل خان رازی تخلص:** نام اصلی او میرعسکریست و نام والد بزرگوار میر محمدتقی.  
عاقل خان خطاب داشت. [در]<sup>(۵)</sup> جناب محمد اورنگ‌زیب عالمگیر<sup>(۶)</sup> پادشاه<sup>(۷)</sup> از عهد شاه‌زادگی نوکر  
بود چون نوبت سلطنت به محمد اورنگ‌زیب رسید به درجه امارت ارتقا نمود. با وجود جاه و منصب  
مشرب عالی<sup>(۸)</sup> داشت و بسیار کم اختلاط و بی پروا کسی بود لهذا چندین مرتبه استعفای این همه مراتب  
نمود<sup>(۹)</sup> و پادشاه نظر بر حقوق خدمت و قدم روابط و کمال اعتماد قبول نفرمود<sup>(۱۰)</sup>. مدتی<sup>(۱۱)</sup> مدید  
صوبه دار دارالخلافه شاهجهان آباد دهلی بود و در همین جا به رحمت حق پیوست و سبب<sup>(۱۲)</sup> رازی  
تخلص کردنش آنست که وی مرید بلاواسطه جناب قطب فلک هدایت و مرکز دایره ولایت آنکه منکر  
مشرب توحیدش مصداق لابرهان له و معتقد تحقیقش درس خوانان قول همه اوست هادی مطلق،  
راهنمای بر حق، دلیل الاتقیاء، برهان الاولیاء حضرت شیخ برهان برهان پوری قدس سره که از جانب  
حضرت صمدیت «راز الهی» خطاب اوست بود و سلسله آنحضرت. به چند واسطه به قطب الاقطاب و  
غوث الاسلام شیخ حمیدالدین عرف شیخ محمد غوث گوالیاری عطاری قدس سره، صاحب کتاب  
«جواهر خمسه» و «کلید مخازن» و غیرهما و به چند واسطه جد مادری فقیر راقم حروف<sup>(۱۳)</sup> سراج الدین  
علی آرزو به آن جناب می رسد. حاصل کلام رازی مذکور در سخن گویی سرآمد و کلامش مملوست به  
جواهر معارف. چاشنی‌ای که از اشعارش نصیب ذائقه آگاهی می شود از سخن کم کسی<sup>(۱۴)</sup> دست بهم  
می دهد و چون طرز و طور او مشابه و مانا به پیر رومی است قدس الله سره. بعضی از شعرای

۳- ل: + این رباعی

۲- ل: مصرع اول ندارد

۱- ل: دیوانه

۶- تصحیح قیاسی شد

۵- تصحیح قیاسی شد

۴- ل: + از اوست

۸- ک: - عالی، از نسخه ل اضافه شد

۷- ل: + که

۱۱- ل: مدت

۱۰- ل: نفرموده

۹- ل: نموده

۱۴- ل: - کسی

۱۳- ن: حرف

۱۲- ن: - و سبب



معاصرش که نمک‌گیر بی‌مذاقی<sup>(۱)</sup> بودند آن را نمی‌پسندیدند<sup>(۲)</sup> از آن جمله است آنچه ملا سرخوش در «کلمات الشعراء» نوشته که رازی در عنفوان جوانی مشق شعر کرده کتاب «مرقع» در بحر مثنوی مولوی معنوی به تقلید عرفا گفته، و چند تصنیف بی‌مزه دیگر هم دارد و بعد خواندن ابیاتی که نوشته می‌شود بر سخن فهم ظاهر می‌شود<sup>(۳)</sup> که این همه از عالم شاعرپیشگی بلکه گدا شاعریست لهذا در کتاب مذکور جای دیگر هم مذمت او کرده به سبب نیافتن صله شعری که گفته. به هرحال اشعار رازی این است. رحمة الله علیه:

بدان ماند که باشد گوهر نایاب در دریا  
چونکه تو کردی اختیار، تهمت<sup>(۴)</sup> اختیار را  
ماند<sup>(۵)</sup> هوس ما و نماند نفس ما  
مستی ماست از ننگه می‌فروش ما  
از نشئه می‌است ازان روی جوش ما  
مستانه ریخت ساقی ما می به جام ما  
مستیم پیر می‌کده باید امام ما  
بر خود چرا حلال ندانی حرام ما  
چه نسبت با گران‌باران فقیر لایالی را  
نمی‌سازد حریف خود مگر مرد محبت را  
خرابه‌گرد چو مجنون تو کرده‌ای ما را  
ز پای خار مغیلان کشان صحرا را  
گرفت دامن یار و گذاشت دنیا را  
خونریزی چشم، جان‌بخشی لب  
تا شام هر روز تا صبح هر شب  
این است مذهب، این است مشرب  
اندیشه‌ای کن در نحن<sup>(۷)</sup> اقرب  
مگر به خواب پری در برم درآمد<sup>(۸)</sup> شب  
چه شد گر بر درت<sup>(۹)</sup> ای سیمبر چشم غنود امشب  
که دست محتسب از دست ما ساغر ربود امشب  
در سینه من است دلم یا به دست دوست

خیال روی جانان رازی اندر دیده گریان  
پای طلب به راه نه، شرط ادب نگاهدار  
در هر<sup>(۵)</sup> دو جهان وصل تو باشد هوس ما  
سرمست جام نیست دل جرعه‌نوش ما  
از عشق ماست دل دل خم خانه جوش می  
شکر خدا که می‌کده آمد مقام ما  
ای هوشیار ما به تو کی اقتدا کنیم  
زاهد چو من حلال شناسم حرام تو  
من و رسم سبکساری و راه پیر شطاری  
نبازد دوست با هر بوالهوس نرد محبت را  
صبا بگو ننگه‌آموز چشم لیلی را  
چو با حبیب به گلگشت سرکشی یاد آر  
دلم گرفت چو رازی ازین گرفت و گذاشت  
در موت و بعثت دارد تذبذب  
ای شمع ماییم در سوز و گریه  
میخانه رفتیم ساغر کشیدیم  
رازی میندیش از دوری خویش  
به خویش در سخنم روز مثل دیوانه  
بسا بیدار خواهد ماند و بس خونبار خواهد شد  
چه تأثیر است رازی<sup>(۱۰)</sup> حسن بالادست ساقی را  
دستی به سینه‌ام بنه ای ناصح و ببین

۲- ک: پسندند، از نسخه ل تصحیح شد

۱- ن: مذاق

۵- ن: هر

۴- ل: همت

۳- ل: گردد

۸- ل: آید

۷- ل: + و

۶- ل: مانند

۱۰- ل: یاران

۹- ل: در برت

هم‌بستر پسر بشود چون پدر گذشت  
 عاقبت این شیشه از مستی ما خواهد شکست  
 توبه اهل ریا بهر خدا خواهد شکست  
 این دوا جز در دکان حضرت عطار نیست  
 لیک جان دادن مرا در عشق تو دشوار شد  
 اول این حادثه بر آدم و حوا بگذشت  
 بیار باده که فصل بهار آمد و رفت  
 از او بپرس که بهر چه کار آمد و رفت  
 دلی نرفت ازین رهگذر آمد و رفت  
 در قفس نیز لب طوطی گویا گویا است  
 که صدای جرس قافله لیلی لیلی است  
 در قفا کاکل بلای دیگر است  
 عشق‌بازان را خدای دیگر است  
 در خانه درویش چراغی به ازین نیست  
 تا گزیدم خاکساری، نقش پا زنجیر ماست

و این غزل در جواب غزل زیب‌النسا بیگم صبیبه محمد اورنگ‌زیب عالمگیر پادشاه گفته و بیگم شاگرد ملا محمد سعید اشرف مازندرانی بود و بیت غزل بیگم که کمال شهرت دارد این است:

سر به صحرا می‌زدم لیکن حیا زنجیر پاست

چاکِ گریبان من دامن دامن گرفت  
 هجر که دشوار بود یار چه آسان گرفت  
 بوالعجب زلف گره در گره عقده‌گشاست  
 می‌سوزم ازین غم که ترا هم سحری هست  
 دریافت که بر نخل محبت ثمری هست  
 دریاب که در عین تغافل نظری هست  
 ای دوست مبین خسته‌تر از من دگری هست

### رباعی

یک راست‌رو چه چاره کند با هزار کج  
 هر چند باخت یار کج و روزگار کج

دل در جهان مبند که این زال بی‌حفاظ  
 گوشه چشمی چو مستان بر دلم افکند و گفت  
 رازی آن ساعت که بر کف جام می<sup>(۱)</sup> خواهد گرفت  
 از طبیبان نسخه داروی درد دل مجوی<sup>(۲)</sup>  
 گرچه دل بردن ز دست من ترا آسان نمود  
 نه مرا کرد رقیب از سر کوی تو جدا  
 بیا<sup>(۳)</sup> که<sup>(۴)</sup> جان به لب از انتظار آمد و رفت  
 کسی که عشق نورزید تا دم آخر  
 هزار رهرو چالاک آمدند و شدند  
 آنچه منصور همی گفت به زندان هم گفت  
 کس نه دانست که مجنون چه ندا کرد به دشت  
 صید دل را زلف او دام بلاست  
 نوجوانی گفت با رازی به طنز  
 من شعله مهرش به دل افروخته دارم  
 تا گرفتم گوشه، نقش بوریا زنجیر پاست

و این غزل در جواب غزل زیب‌النسا بیگم صبیبه محمد اورنگ‌زیب عالمگیر پادشاه گفته و بیگم شاگرد ملا محمد سعید اشرف مازندرانی بود و بیت غزل بیگم که کمال شهرت دارد این است:

گرچه من لیلی اساسم<sup>(۵)</sup> دل چو مجنون در نواست  
 ایضاً رازی:

دامن وصل نگار دست امیدم نیافت  
 عشق که آسان نمود آه چه<sup>(۶)</sup> دشوار بود  
 از سر زلف تو هر عقده که دل داشت گشود  
 پروانه دل سوخته با شمع چه خوش گفت  
 آن روز که منصور برآمد به سر دار  
 غافل ز تغافل مشو ای رند نظرباز  
 گویند که بر خسته‌دلان سخت<sup>(۷)</sup> نگیری

در حلقه‌های زلف تو دل رفت و شد خراب  
 رازی تو راستبازی خود را مهل ز طبع

۲- ن: مجو

۴- ن: + که

۷- ل: تنگ

۱- ک: لب، از نسخه ن، ل تصحیح شد

۲- ک: سپارم، از نسخه ل تصحیح شد

۶- ن: - چه

۵- ل: اثاثم

## رباعی

مرا به نیت رفع خمار باید خورد  
 هزار سرزنش از نوک خار باید خورد  
 اگر مستم و گر هشیار هستم تا چه<sup>(۱)</sup> پیش آید  
 گر عمر به سن گراید که برآمد<sup>(۲)</sup>  
 جز عشق که بی‌خبر درآمد  
 دیگر تو چه می‌خواهی این هم شد و آن هم شد  
 قطره اشک رفته دریا شد  
 سخنم راست بوده<sup>(۳)</sup> بالا شد  
 سز بی‌سپر راه فنا شد چه بجا شد  
 آن جمله نصیب دل ما شد چه بجا شد  
 این همه اسباب عیش از بهر من آماده شد  
 غم دنیا و مافیها نگنجد  
 در خانه چو یار آمد، اغیار نمی‌گنجد  
 اقرار<sup>(۴)</sup> همی زبید، انکار نمی‌گنجد  
 چو خون صید بسمل کرده کز فتراک می‌ریزد  
 ز جام باده اول جرعه‌ای بر خاک می‌ریزد  
 که تا پیمانہ را پر می‌کند بر خاک می‌ریزد  
 در خواب ترا دیدم بیدار نخواهم شد  
 زنجیر اگر این است هشیار نخواهم شد  
 من این دل غمگین را غمخوار نخواهم شد  
 من سبّ ره و صلح هموار نخواهم شد  
 هر که می‌آید درین ره بی‌سر و پا می‌رود  
 این بار جفا یار به دوش که نهد باز  
 اینقدر یآوری از بخت جوان ما را بس  
 می‌رود سر چو می‌زنیم نفس  
 خار در پای و مانده از همه کس  
 ماه دیدم رخ چون ماه ندیدم افسوس

روایتیست که می‌هر کجا دواست، رواست  
 درین چمن چو نظر بر گلی کنی رازی  
 کسی مستم همی خواند کسی هشیار می‌داند  
 رازی به جوانی که برون نامده از خود  
 از هر چه که بود دل خبر داشت  
 در عشق تو ای دلبر<sup>(۳)</sup> دین هم شد و جان هم شد  
 دل که دریاست قطره‌آسا شد  
 هر کس از سرو گفت من ز قدش  
 جانم هدف تیر بلا شد بجا شد  
 هر درد که در روز ازل بود مقرر<sup>(۵)</sup>  
 عاشقی و مفلسی و بندگی و بیکی  
 نگارا تا غمت گنجیده در<sup>(۶)</sup> دل  
 در سینه دل تنگم با یار نمی‌گنجد  
 شاه ار عمل خود را بر بنده نهد تهمت  
 ز مژگان ترم چون خون دل صد چاک می‌ریزد  
<sup>(۸)</sup> نخستین غمزه چشمش نصیب خاکساران شد  
 درین میخانه مخموریم از بدمستی ساقی  
 من مستم و دیوانه هشیار نخواهم شد  
 در سلسله زلفش دیوانه دلم گردید  
 دل داند و غم داند، غم داند و دل داند  
 هر تیشه که زد فرهاد از کوه صدا آمد  
 در طریقت نقش پای سالکان را کس نیافت  
 می‌میرم و در حسرت آنم که دریغا  
 گرچه پیریم ولی عشق جوانی داریم  
 عین آبیم لیک مثل حباب  
 نوسفر ما و پرخطر منزل  
 شب عید است و من از یار بعیدم افسوس

۱- ل، ن: هر چه

۲- مصرع خوانا نیست

۳- ل: + هم

۴- ن، ل: بود

۵- ل: مقدر

۶- ل: - در

۷- ک: اقبال، از نسخه ل تصحیح شد

۸- ل: مصرع اول ندارد

مست و هشیار به یک بار درآید به سماع  
 ور زَنَد حلقه و دیوار درآید به سماع  
 شاد از آن است که با او نظری دارد عشق  
 چو دید گشت ز خجلت کباب غرقِ عرق  
 از بند وجود خویش رستیم<sup>(۲)</sup>  
 از دیدن<sup>(۴)</sup> کاینات بستیم<sup>(۵)</sup>  
 چون سایه به خاک ره نشستیم  
 جویای متاع دور<sup>(۶)</sup> دستیم<sup>(۷)</sup>  
 طالب گنج ازان روی به ویرانه رَوَم  
 هر عهد که بستیم شکستیم شکستیم  
 اگر عاشق شدن کفر است من زَنار می‌بندم  
 جایی نرسیدیم جز آنجا که نشستیم  
 زانکه در میخانه صوفی نیستیم  
 طالب برهان شطاریستیم  
 بس که ما بر حال خود بگریستیم  
 عین نی و غین نی، پس چیستیم  
 مختلف احوال چون رازیستیم  
 دریوزه‌ای ز ساقی و پیمان می‌کنیم  
 ما خانه در هوای تو ویرانه می‌کنیم  
 ما کوه و دشت را همه غم‌خانه می‌کنیم  
 فانوس آن خیالم<sup>(۱۴)</sup> پروانه خودم  
 دشنه‌زن شد ترک و هندو نیز هم  
 هست نازک‌تر چو از مو نیز هم  
 طیلسان فلک سیاه مکن

بامن مست اگر یار درآید به سماع  
 نغمه درد اگر بر در مسجد خوانند  
 گرچه معشوق ندارد نظری بازاری  
 طریق سوختن و خون گریستن ز دلم  
 تا عقد محبت تو بستیم<sup>(۱)</sup>  
 چشمی که به روی تو گشادیم<sup>(۳)</sup>  
 تا بر سر کویت ایستادیم  
 با دست تهی و با دل پُر  
 گر بگویند خرابات خراب است بگو  
 رازی بجز آن عهد که بستیم به<sup>(۸)</sup> برهان  
 دل دیوانه خود را به زلف یار می‌بندم  
 بس<sup>(۹)</sup> سعی نمودیم درین وادی حیرت<sup>(۱۱)</sup>  
 کس نداند غیر حق ما کیستیم  
 شهر شهر و جا به جا و کو به کو  
 غافلان بر حال ما در خنده‌اند  
 فصل نی و وصل نی در حیرتیم  
 گاه مستانیم (و)<sup>(۱۱)</sup> گاهی هوشیار  
 چون خاک را نصیبه ز جام کرام هست  
 ای گنج رایگان چو تو ویرانه دوستی  
 بی‌خان و مان نثیم<sup>(۱۲)</sup> چو مجنون و<sup>(۱۳)</sup> کوهکن  
 شمع خیال روی تو افروخت در دلم  
 غمزه‌زن شد چشم<sup>(۱۵)</sup> و ابرو<sup>(۱۶)</sup> نیز هم  
 آن کمر را چون کنم نسبت به مو  
 ای دل از سوز عشق آه مکن

۳- ن: گشادم

۶- ل: داد

۱۰- ل، ن: حسرت

۱۵- ل: ترک

۲- ن: رستم

۵- ن: بستم

۸- ل: به

۹- ک: بسی، از نسخه ن، ل تصحیح شد

۱۲- ک: هستیم، از نسخه ل تصحیح شد

۱۴- ایضاً

۱- ن: بستم

۲- ن: دیده

۷- ل: هستیم

۱۱- از نسخه ن اضافه شد

۱۲- ل: و

۱۶- ل: هندو

از همچو تویی توان گذشتن  
جامی از کف، بوسی از لب، گردشی از چشم مست  
به نوبهار که تلوین حسن و جلوه گریست  
ز اشک چشم خون بارد زمین گل شد چه مشکل شد  
نصیحت می کند ناصح به ترک باده و ساقی  
گر تمنا داری ای دل با سلیمان زیستن  
یا سخن سنجیده گفتن یا زبان بستن ازان  
زندگانی چون کنی بی غم چو می ترسی ز مرگ  
زلف چون زنار ترسازاده می گوید نظیر  
هم خانه‌ای و همره و<sup>(۱)</sup> از ناز خلق را  
بر دار زان<sup>(۲)</sup> کشند<sup>(۳)</sup> چو منصورت ای گدا  
من و عشق بازی و بی اختیاری  
نسیم زلف یا بادی ز دامن بس بود رازی  
دل من به هوش آمد،<sup>(۴)</sup> غم دل به جوش آمد  
جزاک الله ای ساقی بده می  
مجانینَ الوفا یهدیکم الله

نتوان نتوان ز جان گذشتن  
داد ساقی عاشقان را جام پی در پی چنین  
چو عندلیب به تمکین نمی توان بودن  
ببین کاندرا غمش خاکی به سر کردن توان، نتوان  
به قول بی هنر ترک هنر کردن توان، نتوان  
چون پری می بایدت از خلق پنهان زیستن  
نی که حرفی گفتن و عمری پشیمان زیستن  
مرگ تا دشوار باشد نیست آسان زیستن  
دل به خوبان دادن و آنگه مسلمان زیستن  
در راه کعبه بادیه پیمای کرده‌ای  
می خورده‌ای و سر خم افشای کرده‌ای  
ندارم درین اختیاری چه چاره  
به بعث کشتگان عشق نفع صور یعنی چه  
هله می فروش یکدم به لبم بنه سبویی  
که راه عشق در مستی شود طی  
بنور العشق سیروا جانب الحی

ملا شیدایی هندی قصیده گفته که تمهیدش تعریف شراب است و بسیار کافرانه گفته و مطلع او<sup>(۵)</sup> این است:

چیست دانی باده گلگون مصفا جوهری . حسن را پروردگاری عشق را پیغمبری

جناب عاقل خان رازی رحمة الله این<sup>(۶)</sup> چند بیت در جواب او گفته<sup>(۷)</sup> در مذمت شراب:

چیست دانی باده ابلیس مضل را یاوری

حسن را عصمت گداز و عشق را شهوت طراز

نفس را چون جان مساعد، روح را چون نفس ضد

آتش حرص و هوس از شعله او قطره زن

چرا سر از من سرگشته‌ای خود سر بسر پیچی

مرا از مردن خود نیست باکی لیک زان ترسم

ناصح چه کنی چاره این سینه صد چاک

هرگز ندیده<sup>(۸)</sup> چشمی در ملک جلوه سازی

در خون دل نشستم تا با تو عهد بستم

۲- ل، ن: کشید

۶- ل: آن قصیده

۲- ل، ن: چون

۵- ن: + و

۸- ن: ندید

۱- ن: - و

۴- ن: + و

۷- ل: + و نیز

(١) از ترجیع بند اوست (٢):

الحذر زاهدان زهد شعار  
 الصَّبوح الصَّبوح اهل نماز (٣)  
 غمزه زن گشت حسن (٤) در بازار  
 شد ظهور تو لازم الاظهار  
 مهر تا چند ممسك الانوار  
 گفت منصور (٥) پیش ازین بر دار  
 لیس فی الدار غیره الدیار  
 سر ما داستان باده فروش  
 که سروشم به گوش گفت بنوش  
 کز (٦) جهانم بند دوش به دوش  
 کی توان زیستن مسلمان کی  
 من بیک طرف (٧) دور پی در پی  
 نتوان کرد جز به مستی طی  
 و من الماء کل شیء حی  
 مثل مجنون ز دست لیلی می  
 گفتم ای ساکنان حضرت حی  
 عندکم شیء و عندنا لاشیء (٨)  
 هست شرح ظهور وحدت وی  
 خوش ترنم نمود با دف و نی  
 لیس فی الدار غیره الدیار  
 بیندیش یکدم ز صبح خمار  
 مشو مست و بنگر خمار جهان  
 چه دلها که دادند مستان ز دست

النظر عاشقان شاهدباز  
 الفتوح الفتوح باده فروش  
 جلوه گر گشت یار پرده نشین  
 گفتم ای ماهرو (٩) بحمدالله  
 حسن تا چند مخفی الجلوه  
 نه من این نغمه می سرایم و بس  
 کین (١٠) صدا آمد از در و دیوار  
 تا حَم باده باشد اندر جوش  
 جرعه ای داد از ازل ساقی  
 تا ابد مست آن مَیم زانسان  
 ساقی ساده ساغر پُر می  
 گردش چشم و ساغر لبریز  
 گفت این راه دور ای مغرور  
 دل مرده به باده زنده شود  
 چون نیوشیدم (١١) بنوشیدم  
 عشق با مستی و (١٢) جنون پیوست  
 جمله اشیاء سوای جلوه حسن  
 این و آن و من (و) (١٣) تو و تو و من  
 در خرابات دوش مغبچه ای  
 کین صدا آید از در و دیوار  
 (١٤) از ساقی نامه اوست در بیان خمار: (١٥)

آیا سرخوش از دور لیل و نهار  
 خزان یاد کن در بهار جهان  
 چه مردم ازین دور گشتند مست

- ١- ل: + این نیز  
 ٢- ل: از اوست  
 ٣- ل: یار  
 ٤- ل: منصورش  
 ٥- ل: + و  
 ٦- ن: این بیت ندارد  
 ٧- ل: + از اوست  
 ٨- ل: ٢- ل: از اوست  
 ٩- ک، ل: ماهروی، از نسخه ن نوشته شد  
 ١٠- ل: که  
 ١١- ن: + و  
 ١٢- ل: از نسخه ل اضافه شد  
 ١٣- ل: ٨- ل: که  
 ١٤- ن: - و  
 ١٥- ل: + این چند ابیات

نکردند<sup>(۱)</sup> عیشی که می‌خواستند  
 ندیدند<sup>(۲)</sup> یک لاله بی داغ دل  
 که آخر به حسرت نیامد<sup>(۴)</sup> فراز  
 ز جام طرب جرعه‌ای بی‌خمار  
 خمار عروسیست هر مامی

سرانجام مخمور برخاستند  
 بسی ناله کردند در باغ دل  
 نکردند<sup>(۳)</sup> چشمی به نظاره باز  
 نخوردند در دور ناپایدار  
 خمار سروری بود هر غمی

تاریخ تخت جلوس محمد اورنگ‌زیب عالمگیر پادشاه چنین یافته:  
 چون ز فیض مقدم او زیب دید<sup>(۵)</sup> اورنگ هند شاه هفت اورنگ تاریخ جلوس شاه شد

### رباعی

ما منت تن ز اهل دیوان نکشیم  
 هندو چه که منت مسلمان نکشیم

ما خفت دور باش سلطان نکشیم  
 هند است و مدار کار بر هندو و ما

انتخاب دیوان دوم رازی که غزل‌های بی‌ترتیب دارد.

بدین خزان زده گلزار باغبانی چیست  
 دانه خرمش دل تنگست  
 حلقه ذکر چون فلاسنگست  
 در میان هر دو خودنما عشق است  
 یا خدا عشق یا خدا عشقت  
 همه عشق است عشق را عشق است  
 حسن گوید که دلربا عشق است  
 زنده و مرده کار با عشقت  
 کیمیا ساز و<sup>(۸)</sup> کیمیا عشق است  
 معنی شرع مصطفی عشق است  
 گل این روضه الصفا عشق است  
 تو مخفی و آثار تو چون نام پیدا  
 نی صبح تو<sup>(۱۰)</sup> ظاهر شد و<sup>(۱۱)</sup> نی شام تو پیدا

بهار عمر شد اکنون ز خویش دل برگیر  
 این جهان کشت زار و<sup>(۶)</sup> عمر تو<sup>(۷)</sup> فصل  
 خطرات تو مثل عصفورانند  
 ابتدا عشق و انتها عشق است  
 جز خدا هیچکس نمی‌داند  
 گفت‌وگویی است عاشق و معشوق  
 عقل گوید که دلربا حسن است  
 خون منصور بعد قتل نوشت  
 ما همه خاک درگه عشقیم  
 صورت عشق مصطفی شرع است  
 بهر عشق است جلوه‌سازئی حسن  
 ای عشق نه آغاز و نه انجام تو پیدا  
 ای مهر که ذره ز نور تو هویدا است<sup>(۹)</sup>

### رباعی

سر به صحرای دگر می‌دهد این مجنون را  
 به نوای دگری می‌دمد این افسون را

عشق مضراب دگر می‌زند این قانون را  
 می‌دهد یار<sup>(۱۲)</sup> سروری به دل مستان باز

۲- ک: ندید، از نسخه ن تصحیح شد

۱- ل: بکردند

۵- ن: دید

۴- ل: نیاید

۳- ل: نکردید

۸- ل: و

۷- ل: + شد

۶- ل: و

۱۱- ل: و

۱۰- ل: + و

۹- ل: است

۱۲- ل: باده

سرشت عاشق و معشوق از ازل این است  
 به باغ حسن درآی<sup>(۱)</sup> و ببین چه تلوین است  
 هر کس که بر وی نظری داشته باشد  
 از حسرت آن غنچه دلم تنگ نباشد  
 قوت عشق ستایم که به یکدست نمود  
 سخن یکیست ز هر پرده‌ای که گوید عشق  
<sup>(۲)</sup>خبر ز سرّ معیت نیافت کس رازی  
 رازی مکن انکار که دردی به دلی نیست  
 دل‌نوازی از که خواهم دل‌نوازم می‌کشد  
 نازنینان کشتنم<sup>(۵)</sup> موقوف چندین<sup>(۶)</sup> ناز چیست<sup>(۷)</sup>  
 با سر خود ز خودسری و بیخودی مگوی<sup>(۸)</sup>  
 بس که دل در زلف او پیچید و زلفش دل کشید  
 در خلوتیم و مایل صحبت به چون خودی  
 هر جا که نقش حسن بود او کشیده است  
 عشق است که (در)<sup>(۹)</sup> مصرش یوسف به غلامی شد  
 ای تو همه جا و هیچ جا  
<sup>(۱۰)</sup>مستم از چشم خودپرست کسی  
 ای درد دواي هر دل سرد تویی  
 در عاشق و بوالهوس تو تفریق کنی  
 رازی ز دل شیفته دل‌تنگ مشو  
 نیرنگ شود به صبغة‌الله هم‌رنگ  
**آقارضى:** یک بیت او صاحب «کلمات‌الشعرا» از بیاض شاه‌ماهر انتخاب زده نوشته است<sup>(۱۱)</sup>.

بر ندارد عشق هرگز دست از دامان<sup>(۱۲)</sup> حسن      گر بسوزی سرو را قمری سمندر می‌شود

**میرزا ایزدبخش رسا:** از اولاد آصف‌خان جعفر قزوینی است که وزیر اکبر پادشاه و صوبه‌دار  
 دکن بود چنانکه نوشته آمد و نیز از کلام او معلوم می‌شود که از اولاد شیخ‌الشیوخ شهاب‌الدین  
 سهروردی است که نسب او به محمد ابی‌بکر رضی‌الله عنه می‌رسد. شاگرد رشید شیخ عبدالعزیز عزت

۲- ل: بیابانی

۲- ل: - و

۱- ل: درآ

۵- ن: + و

۴- ل: مصراع اول ندارد

۷- ل: نیست

۶- ک: چند، از نسخه‌های ن، ل نوشته شد

۱۰- ل: این بیت ندارد

۹- از نسخه‌های ن، ل اضافه شد

۸- ن: مگو

۱۲- ک: دامن، از نسخه‌های ن، ل نوشته شد

۱۱- از نسخه ل اضافه شد



است که احوالش خواهد آمد انشاءالله تعالی. اول موافق اجداد خود<sup>(۱)</sup> شیعه بود و در خدمت استاد خود ترک مذهب نموده تسنن اختیار کرده (بود)<sup>(۲)</sup> حتی که (اول)<sup>(۳)</sup> سنّی تخلص می کرد و آخر رسا مقرر فرمود<sup>(۴)</sup>. در نثر<sup>(۵)</sup> خیلی قدرت داشت. «ریاض الوداد» نام منشآت اوست.<sup>(۶)</sup> دیوان غزل و غیره نیز دارد. فقیر آرزو در عنفوان شباب دیوان مذکور را دیده بود. میرزای مذکور با والد فقیر بلکه با همه خویشان ارتباط داشت. توطن اکبرآباد اختیار کرده. اواخر عهد<sup>(۷)</sup> عالمگیری دیوان بیوتات آنجا گشته. به هر حال عجب میرزایی بود<sup>(۸)</sup> و به مقتضای آن دور بسیار به جمعیت رفاه می گذرانید<sup>(۹)</sup>. از دست جور محمد عظیم الشان پسر بهادرشاه پادشاه چند ماه زحمت کشیده به رحمت حق پیوست. میرزا احمدی نبیره او تا هنگامه نادرشاهی زنده بود. حالا معلوم نیست که عقبی از او مانده یا نمانده. از اوست:

نباشد در خور دیوانه ام پیراهن صحرا<sup>(۱۰)</sup>      گریبان می دَرَدِ مجنون من تا دامن صحرا  
آفت تاراج نبود رهروان<sup>(۱۱)</sup> عشق را      نیست غیر از غم متاعی کاروان عشق را  
و قطعه تاریخی به طریق تعمیه برای فوت محبوبه خود گفته که بیت آخرش این است:  
پس از سه سال بطوف مزار او رفتم      هزار حیف جوان رفت از جهان گفتم  
در تهنیت سالگرد استاد خود شیخ عبدالعزیز عزت گفته:

یارب نه مجال خواهم از حضرت تو      از شوق کمال خواهم از حضرت تو  
در عمر عزیز بندهات هر سالی      افزونی سال خواهم از حضرت تو  
می شست دست امید از آب زندگانی      گر خضر سیر<sup>(۱۲)</sup> می کرد شبهای تار ما را  
عشرت گیتی نصیب مردم فرزانه نیست      این سخن را از من دیوانه می باید نوشت  
از غبار ما رسا تخم سپند افشانده اند      از پرای دیگران یاران دل ما سوختند  
مسجد و دیر را زدیم بهم      نکند کافر آنچه ما کردیم  
قرعه حسرت جاوید به نامم زده اند      هر که جان داد دم بازپسین من بودم  
نالهام<sup>(۱۳)</sup> چون گرمی احسان گدازد پیکرم      آب می گردم اگر از خاک برداری مرا<sup>(۱۴)</sup>

**شاه رضوان:** محمدحسین نام داشت. از ولایت آمده در هند سایر و دایر بود و بعضی گویند توطن لاهور اختیار نموده<sup>(۱۵)</sup>. معنی این بیت او را که بدان فخر<sup>(۱۶)</sup> می کرد.<sup>(۱۷)</sup>

مگر ساقی کمر در خدمت میخانه می بندد      که چون نرگس به هر انگشت خود پیمان می بندد

۲- از نسخه ل اضافه شد

۲- از نسخه ل اضافه شد

۱- ل: خود

۶- ن: + و

۵- ل: + علم

۴- ن، ل: فرموده

۹- ن، ل: گذرانیدند

۸- ل: بوده

۷- ل: - عهد

۱۲- ن: - سیر

۱۱- ل: رمزدان

۱۰- ل: صهبا

۱۵- ل: کرده

۱۴- نسخه ل این بیت ندارد

۱۳- ن: ژاله

۱۷- ل: + گفته از اوست

۱۶- تصحیح قیاسی شد

از دیوان حاجی محمدجان قدسی برآوردند:

یک جام خمارم نبرد<sup>(۱)</sup> کاش چو نرگس  
بودی به هر انگشت مرا ساغر دیگر  
فقیر آرزو گوید از اتفاقات است که سیدحسین خالص نیز همین معنی بسته:  
بر هر<sup>(۲)</sup> انگشتم چو نرگس کاسه درپوزه است  
کم به حرص من گدای هست در میخانه‌ها  
و محمد اسحاق شوکت نیز معنی مذکور در شعر خود آورده چنان که بیته<sup>(۳)</sup> گفته که مصرع  
آخرش این است:

«که چون نرگس به هر انگشت خود پیمانهای دارم».

بدان که صاحب تتبع که فهم کامل داشته باشد فرق در سرقه و ابتذال تواند نمود، چه امتیاز در  
کسی که در تلاش معنی تازه نفس فکر سوخته و شخصی که مضامین دیگران را چون مال غصبی  
متصرف کرد<sup>(۴)</sup> و پیش تتبع کامل و ادراکدانی ظاهر است و این نوع استادان مسلم‌الثبوت را بسیار واقع  
شده چنانکه ابوطالب کلیم گفته است<sup>(۵)</sup>:

گنون علاج توارد نمی‌توانم کرد  
مگر زبان به سخن گفتن آشنا نه‌کنم  
بلکه درین صورت اگر با کاملتری از خود اتفاق توارد افتد، مایه افتخار این کس است. راستی آنکه  
کسی را که در ایجاد معانی<sup>(۶)</sup> توسعه تمام باشد توارد و ابتذالش پیش می‌آید لهذا استاد محمدقلی سلیم  
و ملا شیدا را به دزدی تهمت کرده‌اند. لیکن نفس‌الامر آنست که شکارانداز صحرای معنی را که در کوه  
قاف جهد صید پریرزاد می‌کند، چه ضرورت پیش آید که چون شعرفهمان صیاد<sup>(۷)</sup> صید بسته گردد و  
استادان را اکثر توارد اتفاق افتاده. شیخ آذری و هلالی هر دو این مصرع دارند:

بگذار که در روی تو بینم خدا را

و هم‌چنین آصف‌خان جعفر و ملا نوعی (در)<sup>(۸)</sup> این مصرع:

که یکتایی نزبید جز خدا را

کسی که خود قادر بر اختراع معنی و سخن تواند بود چرا به بستن معنی دیگری که کم از میته  
خوردن نیست، داغ بدنامی بر روی اعتبار خود خواهد نهاد. ارباب حسد بی‌حسد هم از قبیل من مسد<sup>(۹)</sup>  
کیف ما‌اتفق. اگر جایی چنین دیده‌اند، آن را دزدی نامیده‌اند.<sup>(۱۰)</sup> میرمحمد افضل ثابت مرحوم<sup>(۱۱)</sup> مدعی  
آن شده بود که ابتذال مطلقاً در کلامش نیست، حتی که قصیده درین باب گفته پیش یکی از شعرای  
عصر خود که ازان جمله فقیر بود فرستاده<sup>(۱۲)</sup> و موکد همین نموده بود که هر که مضمون غیری در<sup>(۱۳)</sup>  
شعر من یابد باید که برآورده مرا اطلاع دهد. آخر عزیزان ابتذال اشعار ایشان هم برآوردند. با آنکه میر

۱- ل: برد

۲- ل: هر سر

۳- ن: - معانی

۴- از نسخه ل اضافه شد

۵- ل، ن: می‌کرد

۶- کلمه خوانا نیست

۷- از نسخه ل اضافه شد

۸- ل: + پیشه

۹- از نسخه ن، ل تصحیح شد

۱۰- ن، ل: - مرحوم

۱۱- ن، ل: + مرحوم

۱۲- از نسخه ل تصحیح شد

مرحوم کم‌شعر است. آری بعضی ازین فرقه هستند که هرچه گویند بی‌محل گویند. به توارد غزل، غزل گویند. (۱) یوسفای (۲) نکهت اینها داشت چنانکه از ثقات (۳) شنیده‌ام که در دکن مثنوی (۴) خود می‌خواند. اتفاقاً بیتی از آن جمله خواند که قدرت بجای نکهت مذکور بود. بلی دروغگو را حافظه نمی‌باشد و آن ظاهراً از قدرت تخلصی بوده نه از نکهت مذکور و دیگر (بعضی) (۵) از معاصرین فقیر نیز هستند که قریب دو صد بیت مبتذل از اشعار ایشان برآمده چنانکه سابق نوشته آمد بدان که میرزا صایب علیه‌الرحمه بعضی از معانی خوب را که شاعر بد بسته در عبارت خوب اسلوب بدیع می‌آورد و خود مقرر این معنی بود لیکن این را ارباب معانی سرقه نه‌شمرده‌اند چنانکه در (خاتمه) (۶) «تلخیص‌المفتاح» مسطور است و نیز میرزای مذکور بعضی از لطایف بزرگان را که در کتب تواریخ دیده، معانی آن در اشعار خود آورده چنانکه در «نفحات» مسطور است که یکی از اکابر منکر سماع بود. می‌فرمود که (۷) «استماع مزامیر در بهشت بر روی مستمع می‌بندد» و (۸) دیگری که مباح می‌دانست گفت که «صدای مزامیر آواز در بهشت است. تو آن را صدای بستن دل گمان می‌بری و ما آواز وا کردن در» و همین معنی را میرزا صایب در غزلی قطعه کرده بسته:

صریر باب بهشت از رباب می‌شنوم

هوالغفور ز جوش شراب می‌شنوم

تو بستن در و من فتح باب می‌شنوم

تفاوت است میان شنیدن من و تو

و همین قسم است آنچه حضرت مولانا در وقت رحلت فرموده (۹) هنگامی که مریدان و مخلصان جزع و فزع بسیار کرده التماس نمودند که «دیگر ما ترا کجا خواهیم» (۱۰) یافت، جناب مولوی فرموده که «مزه‌ای که از شنیدن و خواندن مثنوی من خواهید یافت، آن منم» و میرزا صایب این لطیفه را چنین در شعر خود آورده:

من همان ذوقم که می‌یابند از اشعار من

محو کی از صفحه هستی شود آثار من

و فقیر آرزو این بیت را بر پشت دیوانی که به خط مصنف بود و مهرش هم داشت دیده. الغرض تفرقه در ابتذال و سرقه بعد تفحص و تصفح و تتبع و استقرای تمام دست بهم می‌دهد. احوال ابتذال سابق معلوم شد (۱۱) که یک مضمون را چهار کس بسته‌اند چنانکه گذشت و باعث تطویل این کلام آن است که فقیر آرزو [را] (۱۲) بسیار ابتذال واقع شده و می‌شود (و) (۱۳) هرگاه مطلع بران می‌گردد دور می‌کند و احیاناً از جهت بی‌دماغی گاهی می‌گذارد. برین تقریر اگر معنی مشترک در اشعار من و ابیات دیگران یافت شود (۱۴) صاحب انصافان محمول بر توارد نمایند، نه سرقه و مصداق آن بعض الظن اثم

۲- از نسخه ن تصحیح شد

۱- ل: «و بجای قدرت نکهت مذکور» اضافه دارد

۴- تصحیح قیاسی شد، «از» حذف گردید

۲- ل، ن: ثقه

۷- ن: +از

۶- از نسخه ل اضافه شد

۵- از نسخه ل اضافه شد

۱۰- ک، ن: خواهم

۹- ن: فرمود

۸- ل: - و

۱۲- از نسخه ل اضافه شد

۱۲- از نسخه ن اضافه شد

۱۱- ل: - شد

۱۴- ن: می‌شود

نگردند و چون این معنی معامله‌ای بین الشخص و الله است آدمی باید که در بستن مضامین پیش نفس خود شرمنده نباشد. کافر ماجرایان هرچه خواهند گو بگویند.

**فصاحت خان رازی:** از قاضی زادگان کشمیر، جوانی خوش‌ذهن (و)<sup>(۱)</sup> معنی تلاش بود و بنای شعر خود را بر طریقه استاد خود عبدالغنی بیگ قبول گذاشته بلکه پیش‌قدمی نموده و درین طور سرآمد گشته. با فقیر اخلاص و آشنایی داشته. پیش از فترت نادرشاهی فوت شده. از اوست:

بسان چشم (که)<sup>(۲)</sup> گرید ز درد هر عضوی  
اگر به ماتم یاران رفته نیست چرا  
صبح نوروز است باید بر غدیر خُم رسید  
آن رخ و لب ز خال مستغنی است  
با عندلیب صلح کنم یا به باغبان  
محتاج سرمه نبود مژگان حرف‌سازش  
غمی به هر که رسد می‌کند ملول مرا  
ز جاده‌هاست الف سینه بیابان را  
جام نگرفتن ز ساقی کار ابن‌ملجم است  
گل و مل را نقط نمی‌باید  
ای گل ترا به خاطر عاطر چه می‌رسد  
دارد مداد از خود چون خامه‌ی فرنگی

**سلطان علی بیگ رهی تخلص:** از امراء زادگان شاه‌عباس ماضی. جوان صاحب همتی بود. طبیعتش در اقسام سخن قدرت داشت. تجرع به افراط می‌نمود. ازین جهت از عمر (خود)<sup>(۳)</sup> برخوردار نیافته. از اوست:

ای جنون بر دفتر شوریده<sup>(۴)</sup> برگردیده‌ام  
زعفرانی باده می‌پیماییم<sup>(۵)</sup> از جام مهر  
از ما وصیتی به تو ای ناله زینهار  
سراسر نامه اعمال رندان شسته می‌گردد  
آهوان رهش از وادی جان می‌آیند  
بهر من هم قلمی چند فرستند ای کاش  
می‌گذشتم از خرابی منزل آمد به یاد  
رقعه و قاصد بر تو رسم نه‌باشد  
گفتم به بلبلی چه کنم در<sup>(۶)</sup> جفای یار  
بر هر که خورد تیر تو در سینه من است  
<sup>(۷)</sup>ساقی بده پیاله که دارد اشارتی  
بیدرد را دوا و مرا درد می‌رسد  
در زلف او شکسته مگر شیشه دلی  
مصرعه پیچیده زنجیر را فهمیده‌ام  
ای فلک گویا که بر وضع جهان خندیده‌ام  
در هر دلی که درد نیابی اثر مکن  
بیفشارند گر دامان شیخ خانقاهی را  
ماهیان غمش از چشمه دل می‌زایند  
طوطیانی که به یاد تو شکر می‌خایند  
دست و پا گم کرده‌ای دیدم دلم آمد به یاد  
نامه‌بَرّت تیر و نامه‌ات پر تیر است  
از شاخ گل به خاک فتاد و طپید و مُرد  
بر استخوان کس نه‌نشیند همای من  
صبح نفس گرفته که از راه می‌رسد  
روزی به قدر حوصله مرد می‌رسد  
کامشب نسیم غالیه پرورد می‌رسد

۱- تصحیح قیاسی شد

۲- از نسخه‌های ل، ن اضافه شد

۳- تصحیح قیاسی شد

۴- ل: از

۵- ل: نماییم

۶- از نسخه ل این بیت اضافه شد

۷- از نسخه ل این بیت اضافه شد

مسیح حال دل زار ما چه می‌داند  
 خط در بهار حسن تو بیداد می‌کند  
 فضایی کنج قفس دل نشینم افتاده است  
 آزادیم از دام تو شد غارت<sup>(۲)</sup> تاراج  
 در محشر رفتار تو ای شور قیامت  
 نیست پروای پریدن ولی از لطف کرم کن  
 دیگر هوا فرنگ مسلمان شکار شد  
 فرهاد لاله شیشه جان را به سنگ زد  
 عمری دوباره است گرفتاری دو بار  
 «اگر عقل زبون داند که من عزم کجا دارم  
 به از خلق ملایم نیست دمی<sup>(۵)</sup> دل شکاران را  
<sup>(۶)</sup> (نه می‌داند چه خون‌ها خورده‌ام در طره‌آرایی)  
 به سوی خصم گریزد شه از خلاف سپاه  
 شبم به تیرگی سنبل کسی گذرد  
 گر پرده دو کون برافتد ز روی کار  
 سنبل زیاد نیست جنون‌سای هر دماغ  
<sup>(۷)</sup> چون کبوتر بچه می‌لرزد دلم باز از خمار  
 صفیر بلبل از کنج دهان شیشه می‌خیزد  
<sup>(۸)</sup> از مثنوی اوست که در بحر مخزن گفته:

دارم دلکی چو مغز پسته  
 از دست زمانه داد بیداد  
 داهی که بنفشه کرده‌ای نام  
 هرگز دو گل شکفته ندیده است آسمان  
 جمعی که نوحی نبود در میان‌شان

کسی که درد نداند<sup>(۱)</sup> دوا چه می‌داند  
 بوی بنفشه است که فریاد می‌کند  
 وگرنه در همه جا آب و دانه بسیار است  
 مرغان به تبرک همه کردند پرم را  
 جمع آمده اجزای من آهی شد و<sup>(۳)</sup> برخاست  
 آنقدر بال که خود را برسانیم بجایی  
 زنار بسته از رگ ابر بهار شد  
 شیرین نوبهار به گلگون سوار شد  
 در دام انتظار قفس می‌کشیم ما  
 به دنبال دو سنگ از کعبه و بتخانه اندازد  
 درین ره دامن ما را گل بی‌خار می‌گیرد  
 به دست دیگری افسونگر من مار<sup>(۷)</sup> می‌گیرد  
 برم پناه به چرخ کبود ازین مردم  
 که همچو غنچه گل پای در حنا خفته است  
 پیراهنی<sup>(۸)</sup> نه در خور رسوایی من است  
 گیسوی خویش را به زبان شانه می‌کنند<sup>(۹)</sup>  
 ساقی آن خون کبوتر را به جام من بریز  
 صدای خنده گل از لب پیمانه می‌آید

پرخون و دونیم (و)<sup>(۱۲)</sup> زنگ بسته  
 ویران شود این جهنم آباد  
 بی‌شرم رود به چشم بادام  
 چون آفتاب غنچه شود ماه بشکفتد  
 من خوش ندارم از همه خیل فرشته‌اند

۲- ل : - و

۶- نسخه ل مصرع اول را ندارد

۹- ل : می‌کند

۱۱- ل : + این

۲- ن : مایه

۵- ن : دام

۸- ل : پیراهن

۱۰- ل : + «نمی‌داند چه خونها خورده‌ام در طره‌آرایی»

۱۲- از نسخه ل اضافه شد

**رشیدای زرگو:** (۱) احوالش معلوم نیست. از بیاض به خط میرزا صایب اشعارش (۲) نوشته آمد. (۳)

سیرم چو بوی غنچه پژمره نارساست  
 قدم چو مهر به آهستگی به خاک افشار  
 می‌جهد برق ز نقش قدم گرم روان  
 گل چمن ز نسیم حجاب (۴) پیرهنست  
 شب که از شمع زخت انجمن افروخته بود  
 جز دم تیشه فرهاد کزو خون می‌ریخت  
 ز شوق اینکه شمع (۸) در (۹) چمن مستانه می‌آید  
 شور محشر نه‌کند زنده من مجنون را  
 ز کتان نقاب گیرد رخ ماهتاب بی تو

در بیضه روزگار مرا بال و پر شکست  
 که مور بادیه عشق آهوی حرم است  
 خار این بادیه با آبله‌پایی (۴) چه کند  
 به بال جلوه (به) (۷) رنگ پریده بیرون شد  
 نگه گرم چو پروانه پرسوخته بود  
 هیچکس اشک‌فشان بر سر فرهاد نبود  
 ز برگ گل صدای شهر پرروانه می‌آید  
 مگر از خاک به آواز جرس برخیزم  
 به چراغ روز ماند گل آفتاب بی تو

\* \* \* \* \*

- ۱- در نسخه ل در باب زاء آمده  
 ۲- ل : اشعار او  
 ۳- ل : شده است  
 ۴- از نسخه ن تصحیح شد  
 ۵- ل، ن : + از  
 ۶- ل، ن : حجاب نسیم  
 ۷- از نسخه ل تصحیح شد  
 ۸- ل : شمعی، ن : شمع  
 ۹- ل : از

## باب الزاء المعجمه

لطیف الدین زکی کاشغری: اصلش از مراغه است و مولد او کاشغر. در عهد سلطان سنجر بود.

از اوست:

### رباعی

ای زلف تو (هم)<sup>(۱)</sup> گشاده هم تافته خوش  
گاهی گرهی زده گهی بافته خوش  
همزلف تو دیده از رخت روز نیک  
هم روی تو از زلف شبی بافته خوش

### رباعی

چشم تو هزار جای مشهد دارد  
در هر مشهد کشته چو من صد دارد  
زان مردمکش کبود جامه است مدام  
تا ماتم کشتگان خود خود دارد

**مولانا زالی:** از شعرای عصر صاحب «حبیب السیر» است. از اوست:

نخواهی کرد یاد از خار خار سینه چاکم  
مگر روزی که گیرد دامنت خار سر خاکم  
**زاری کمانچه نواز:** خوش فطرت نیکو سلیقه بود از شیراز. معاصر تقی اوحدی است.<sup>(۲)</sup> از

اوست:

چند چند اینهمه هنگامه بخون ریختم  
گر تو جان می طلبی حاجت این غوغا نیست  
اول عشقست زاری بی خودیها برطرف  
هم تو ضایع می شوی هم یار رسوا می شود

**زایری:** شاعری بود معاصر تقی اوحدی<sup>(۳)</sup>. از اوست:

خوردن خون دل از چشم تر آموخته ام  
خون دل خورده ام و این هنر آموخته ام  
کار من بی تو بجز خون جگر خوردن نیست  
ظرفه کاری که بخون جگر آموخته ام  
زایری بهر طواف حرم کوی بتان  
صبح خیزی ز<sup>(۴)</sup> نسیم سحر آموخته ام

**میرزا زمانی:** نیز از معاصران تقی اوحدی است. از اوست:

### رباعی

مجنون دل آزردۀ بی صبر و قرار  
می گشت به کوه و دشت با ناله زار  
خار و خس دشت را<sup>(۵)</sup> به مژگان می رفت  
تا ناقه لیلی کند آسوده گزار  
به اندک ناز معشوقی و جور امتحان آمیز  
ز عاشق بوالهوس را می توان دریافت جان من  
کنون به شام فراق کسی گرفتارم  
که روز وصل هم از وی نمی شوم<sup>(۶)</sup> خشنود

**ملا زکی همدانی:** از شعرای مشهور متأخر است ظاهراً در عهد شاه عباس ماضی بود و به هند

نیامده. دیوانش پنج هزار بیت است. بسیار بمرزه حرف می زند.<sup>(۷)</sup> از اوست:

چون بال و پری نیست که پرواز توان کرد  
ظلم دگر است این که شکستی<sup>(۸)</sup> قفس ما

۱- از نسخه ن اضافه شد

۲- ل : + گفته است

۳- ل : + است

۴- ل : به

۵- ل : - را

۶- ک : شود، از نسخه ل تصحیح شد

۸- ن : شکست

۷- ل : + گفته

که دامنی نزند آتش<sup>(۱)</sup> زلیخا را  
 زکی تصور گلخن کند مزار مرا  
 که باده دگری نشکند<sup>(۲)</sup> خمار مرا  
 کند بر من دعای نوح انفاس مسیحا را  
 نه راز دوستانم از چه می‌دارد نهان ما را  
 وگرنه صد بهار افتاده در کنج دکان ما را  
 نه اُنسی با قفس نی الفتی با آشیان ما را  
 جمع کن تا<sup>(۵)</sup> به همین جور<sup>(۶)</sup> نسوزی ما را  
 ناز می‌خواست که بر هم زند این سودا را  
 سوخت دل بر سر مرغان گرفتار<sup>(۸)</sup> مرا  
 می‌شوم آزرده گر یکدم نیازی مرا  
 صد گلستان را به غارت می‌دهد باد صبا  
 صید خود را کُشد از<sup>(۹)</sup> حسرت فتراک آنجا<sup>(۱۰)</sup>  
 آفتِ امروز شد ز<sup>(۱۱)</sup> اندیشه فردا مرا  
 گم کنم ره گر برون آرند خار از پا مرا  
 بگذارید به نادانی من کار مرا  
 نوای العطش می‌ریزد از لب جویبارم را<sup>(۱۳)</sup>  
 ترا شد عندلیب از چوب<sup>(۱۶)</sup> گل لوح مزارم را  
 چه کار است این که پیش آمد دل ناکرده کارم را  
 می‌برد سودا که بنشانند بجای او مرا  
 مهربانی بین که می‌سوزد برای او مرا  
 بر سر افشانند ز بس گرد فراموشی مرا  
 که پر کنند ز یک داغ دل کنار مرا

به سوی مصر نسیمی نیاید از کنعان  
 ز بس که دود دل از خاک من برون آید  
 زکی ز خون دل خویش یک دو جامم ده  
 از آن لب غرق خونم ناامیدی بین که بخت بد  
 جهان چون عیب دشمن کاش گیرد بر زبان ما را  
 در اینجا<sup>(۳)</sup> گل فروشی را نمی‌بینم به بازاری  
 ز ما سرگشته مرغان لذت آوارگی پرسند<sup>(۴)</sup>  
 خس و خاری که به مژگان ز رخت برچیدیم  
 دل بهای نگهی جان به تو می‌داد (و)<sup>(۷)</sup> هنوز  
 بال برهم زدنی غیرت بسمل شدنیست  
 بس که با آزرده‌گی در عشق عادت کرده‌ام  
 تا کند بوی گلی بهر دماغ انتخاب  
 ناز در صیدگه عشق شکاری نزند  
 بر دلم از بیم دوری صحبت او تلخ شد  
 کعبه جویان ترا محنت به منزل می‌برد  
 ای بسا کار که تدبیر خرد بر هم زد  
 دگر لب تشنگی‌ها در فغان<sup>(۱۲)</sup> دارد بهارم را  
 چو در صحن چمن مدفون شوم بی<sup>(۱۴)</sup> کلفت<sup>(۱۵)</sup> رشکی  
 زکی هرگز ندانستم ره و رسم شکیبایی  
 مانده<sup>(۱۷)</sup> خالی جای مجنون در بیابان بلا  
 گرمی آن شعله شمع<sup>(۱۸)</sup> بزم غیرم کرده است  
 عاقبت آن بی وفا ناکشته در خاکم کند  
 جگر تهیست به صد زخم برگ لاله نیم

۱- ک: آتشی، از نسخه ل تصحیح شد

۲- ل: بشکند

۳- ل: درانجا

۴- ک: پرسید، از نسخه ل تصحیح شد

۵- ل: گر

۷- از نسخه ل اضافه شد

۶- ن، ل: جرم

۸- ن: گنهکار

۱۰- ن: اینجا

۹- ل: وز

۱۱- ن، ل: - ز

۱۲- ک: - را، از نسخه ل اضافه شد

۱۲- ن: خزان

۱۳- ل: از

۱۶- ن: برگ

۱۵- ن: محنت

۱۸- ک: شمعی، از نسخه ن، ل تصحیح شد

۱۷- ل: ماند



کز<sup>(۱)</sup> صحبت من در دسری هست بلا را  
 به دور می‌فکند زخم سینه مرهم را  
 بی خبر از نشئه خود چون<sup>(۲)</sup> شراب  
 همت آلوده مکن مطلب آسان مطلب  
 جگر خون شد مرا از دست رنجش‌های بیجایت  
 او را زکی چه باک ز فریاد و آه تست  
 بخت خوب آلود<sup>(۳)</sup> من مژگانی<sup>(۴)</sup> از هم بر نداشت  
 همه را کشت<sup>(۵)</sup> اگرچه به کسی کار نداشت  
 گر خالیست ساغر عیشم وگر پر است  
 محرمیت هم درین محنت‌سرا نامحرم است  
 فدای جنگ تو کردم که آشتی رنگ است  
 لیک بیکاری نخواهد بود تا در کار کیست<sup>(۶)</sup>  
 یارب آن بیرحم در اندیشه آزار کیست  
 کی توانم سر بر آورد از گریبانی<sup>(۷)</sup> درست  
 زیر هر مشت گلی رخنه<sup>(۸)</sup> گری پنهان است  
 چنان گویی که با من<sup>(۹)</sup> زان من نیست  
 زین غم چه خون که در جگر روزگار نیست  
 که نیم کشته ناز تو اضطراب دگر داشت

### قطعه

بی سبب آرام و صبر از جان شیدا رفته است  
 یا بجایی بوده‌ام<sup>(۱۰)</sup> کامشب دل از جا رفته است  
 از ذوق بی خود افتم بر خاک آستانت  
 قاصد مگر دروغی می‌گوید از زبانت  
 آنهم جفای یار به جرم وفا گرفت  
 هیچ می‌دانی که اینجا کشته بیداد کیست

پیدا است ز کم‌لطفی آن غمزه به حال  
 چو کودکی که به او لقمه‌های تلخ دهند  
 عالمی از ساغر من مست و من  
 غیر کامی که محالست ز دوران مطلب  
 دلم آزرده و هر جا که کردم شکوه رنجیدی  
 آسوده‌ای که زخم نگاهی نخورده است  
 از فغانم صبح محشر جست از خواب و هنوز  
 دی که سرگرم تغافل ز اسیران بگذشت  
 این بزم هیچگاه ز رونق نمی‌افتد  
 در حریم وصل جانان هیچکس محرم نشد  
 ز ند کرشمه در صلح و غمزه در جنگ است  
 دل نه سودای صنم دارد نه پروای صمد  
 دمبدم بی موجبی آزرده می‌گردد دلم  
 من که بی صد چاک در بر افکنم پیراهنی  
 گرد تعمیر برین<sup>(۱۱)</sup> کلبه می‌فشان کاینجا<sup>(۱۲)</sup>  
 دلی دارم که در فرمان من نیست  
 هر چند سعی کرد نرفتی ز خاطر  
 مگر سوی<sup>(۱۳)</sup> دگر امشب<sup>(۱۴)</sup> کرشمه تو نظر داشت

سخت بی‌تابم نمی‌دانم چه حال است این که باز  
 یا بیادت بوده‌ام کز دل قرارم برده‌ای  
 چون رخصت سجودی یابم ز پاسبانت  
 پرسیدن اسیران باور ندارم از تو  
 سرمایه‌ای نبود بجز نیم جان مرا  
 ای ملک بر خاک عاشق بی‌ادب پا می‌نهی

۲- ک: آلوده، از نسخه ل تصحیح شد

۶- ل: ماست

۹- ل: کانجا

۱۲- ل: بسوی

۱۱- ل، ن: چنان با من که گویی

۱۴- ک: بوده‌ای، از نسخه ل تصحیح شد

۲- ن: چون

۵- ل: سوخت

۸- ن: در این

۱- ن، ل: گر

۴- ن: مژگان

۷- ل: گریبان

۱۰- ل: رخته

۱۳- ل: شب

دوش بر دوش نیاز استاده<sup>(۱)</sup> خلقی در<sup>(۲)</sup> رهش  
 پرواز من بطوف قفس وقف کرده بال  
 شد عمرها که از پی دل در زهت زکی  
 جان چیست دوست می طلبد برفشان زکی  
 تنم هنوز نفرسوده در رهش یارب  
 زکی ملامت ما می کند ز عشق بتان  
 دیت خون زکی بس بود این<sup>(۵)</sup>  
 مفشان به خاک جرعه که هر قطره شراب  
 پر شد آفاق از بهار و همچنان در باغ ما  
 دل زکی مکن آزرده و بترس ازان دم  
 این بار صبرم<sup>(۸)</sup> از غم او جان نمی بزد  
 خوش آنکه از ذوق جان داده باشم  
 بر سب گرانی ترسم که غیری  
 کرده باشد ناخن حسرت مگر با سینه ام  
 قفس سوی گلستان می بزم مرغ اسیری را  
 اگر این درد که ناخن به جگر می زندم  
 می چکد خون شکایت ز لب زخم دلم  
 بس که از آمدنش مجلسیان محو شدند<sup>(۱۰)</sup>  
 گر ز هجران تو نالید زکی معذور است  
 دلم به شکوه او خوش دلیر گشته کجاست  
 پابسته و پرسوخته (و)<sup>(۱۱)</sup> بال شکسته  
 مراد غیر یارب چیست از افشای راز من  
 نکوست شرح غم خود اگر توانم گفت<sup>(۱۴)</sup>  
<sup>(۱۵)</sup> در یک نگاه به جانم نکرده ای کاری  
 هوس به زوی تو تا چشم آشنا می کرد

ناز او دست نکه بر دوش استغنا گذشت<sup>(۳)</sup>  
 ننشسته ام<sup>(۴)</sup> به سرو که آزاد بوده است  
 مژگان سیل گریه، نفس وقف ناله ساخت  
 زین نیم جان به خاطر دشمن توان گذشت  
 غبار کیست که دنبال محمل افتاده است  
 مگر ز حال دل خویش غافل افتاده است  
 که به شمشیر تو قربان شده است  
 در کیش ما به خون شهیدی برابر است  
 باغبان بیکار<sup>(۶)</sup> و گل بی برگ و بلبل بی<sup>(۷)</sup> نواست  
 که تیر ناله او بر نشانه اثر آید  
 جان هم شب فراق به پایان نمی برد  
 چون یار حالم پرسیده باشد  
 گرد سر تو گردیده باشد  
 آنچه دست غیرت<sup>(۹)</sup> من با گریبان می کند  
 که گر بانگی برآرد شیونی در گلشن اندازد  
 گره خامشی از کار زبان بگشاید  
 همچو آزرده درونی که دهان بگشاید  
 کس ندانست که چون رفت و چسان آمده بود  
 چه کند بر دلش این بار گران آمده بود  
 کرشمه ای که علاج زبان تواند کرد  
 ما خود به چه حالیم پریدن که تواند<sup>(۱۲)</sup>  
 که با هر کس نشیند قصه من در میان دارد<sup>(۱۳)</sup>  
 خوش است صبر و تحمل اگر توانم کرد  
 که در رخ تو نگاهی دگر توانم  
 نکه شروع<sup>(۱۶)</sup> در اظهار مدعا می کرد

۲- ن: بر

۵- ل: زین

۸- ل: صبر

۱۱- از نسخه ل اضافه شد

۱۴- ل: لیک

ن: افتاده، ل: استاده، از نسخه ل تصحیح شد

۴- ل: بنشسته

۷- ن: در

۱۰- ل: بیهوشند

۱۲- ل: آرد

۱۶- ل: سراغ

ن، ل: گذاشت

: - بیکار

غیر

این بیت ندارد

این بیت ندارد

عذر<sup>(۱)</sup> ستمی خواست که خون در جگرم کرد  
از مجلس خویشم به تغافل چو براند  
دل همان بهتر که جان صرفِ ره یاری کند  
اگر بر گُشتنم قادر نه‌ای با دیگران بنشین  
تا در رُخت زکی نظری کرد (و)<sup>(۲)</sup> جان سپرد  
ترا به نکهت پیراهنی مضایقه نیست

### رباعی

مرغ مستی که گلشن پاره دل بود زکی  
لب او مستِ تلافی و ادب مانع کام  
چنان به راه تو لب تشنه بلاست دلم  
مستم و آزرده کاش از مجلسم بیرون کند  
گرم در بندی از دیوار در باغ افکنم خود را  
زکی از بیخودی‌های جرس در ناله دانستم  
درین باغ از قفس مرغی مگر نظاره‌ای دارد  
بس که شب عاشق ز درد مدعی آزرده بود  
چو نخل ایمن آتش آورد بار  
دلم به حسرت آن مرغ ناتوان میرد  
چه دور می‌کنی از بزم ناتوانی را  
زکی دیارِ محبت غریب مملکتی است  
هنوز ناله مرغی نخورده بر گوشم  
نیازموده دل خود به دست کس مدهید  
تو خود مگر نکشی دامن از کسی ورنه  
گرفته‌ای و جهانی به غم گرفتار است  
اگر دردم یکی باشد بنالم<sup>(۶)</sup> لیک آه از دل  
زکی از هیچ مکان بهره ندارد<sup>(۸)</sup> یارب  
ندانم<sup>(۱۰)</sup> حال دلهای اسیران لیک می‌بینم  
گر دل از عرض نیازم<sup>(۱۱)</sup> به مرادی نرسید<sup>(۱۲)</sup>

می‌خواست تلافی کند آزرده‌ترم کرد  
بازار از پی من پیک نگاهی بدواند  
تا که فرصت هست گو برخیزد و کاری کند  
که تدبیر هلاکم غیرت اغیار می‌داند  
گویا تمام عمر درین انتظار بود  
ولی به طالع ما راه کاروان بستند

رخصت<sup>(۳)</sup> دیدن گل، فصل خزانش دادند  
ساغر عیش به کف در رمضانم دادند  
که با هزار خطر شکوه سلامت کرد  
شکوه ناگه مبادا از زبانم سر زند  
نسیم باغ کی پروای منع باغبان دارد  
که ره گم کرده‌ای سر در پی این کاروان دارد  
که بوی حسرتی<sup>(۴)</sup> باز از در و دیوار می‌آید  
تا برون بردندش<sup>(۵)</sup> از بزم تو مسکین مرده بود  
نهالی کاب چشم خورده باشد  
که در قفس به تمنای گلستان میرد  
که چون ز بزم پرانی بر آستان میرد  
درو کسی که به پیری رسد جوان میرد  
به جا گل که بروم ز گلستان مکنید  
به زهر مرگ، مزاج خود امتحان مکنید  
ز دست کوتاه عاشق چه کار بگشاید  
تبسمی که دل روزگار بگشاید  
که صد زخمست و هر زخمی ز بازوی<sup>(۷)</sup> دگر دارد  
که دعا کرد که آواره<sup>(۹)</sup> عالم باشد  
که قاصد نامه آغشته در خون می‌برد سوبش  
اینقدر شد که ترا بر سر ناز آوردم

۲- از نسخه‌های ن، ل تصحیح شد

۶- ن، ل: بنالم

۹- ل: آواره

۲- از نسخه ن اضافه شد

۵- ل: آرنش

۸- ن: + هرگز

۱۱- ل: نیازی

۱- ن، ل: عذری

۴- ن: حسرت

۷- ن: - بازوی

۱۰- ل: ندارم

۱۲- ن: نرسید، از نسخه ن تصحیح شد

طاقت این همه درد و غم<sup>(۱)</sup> و افغان آرم  
 که بجان آمده از دست تقاضای توایم  
 فریاد کرده‌ایم و گریبان دریده‌ایم  
 چند روزی بزوم سخت مکرر شده‌ایم<sup>(۵)</sup>  
 تا سایه‌نشین داغ خویشم  
 نه از سلوک تو از خوی خود در آزارم  
 به چشم مست تو مانم که مست و هشیارم  
 فغان که مُردم و حاصل نگشت امیدم  
 که همچو دیده زخم است خون چکان گوشم  
 کرد چون غنچه گلرنگ سرانگشتانم  
 دارم هزار عیب ولی بی‌وفا نیم  
 از گریبان زخم سر زده‌ام  
 صرفه خویش در اظهار محبت دیدم  
 اگر گویم چرا این می‌کنی قطع زبانم کن  
 به شیوه‌ای که تو از کنج لب زبان بنمای<sup>(۱۱)</sup>  
 دیدیم درین دشت سراسیمه غباری  
 درین قفس به چه دل خوش کند گرفتاری  
 میان چاک دلی و شکاف دیواری  
 سوزیم<sup>(۱۲)</sup> باک ندارم<sup>(۱۵)</sup> که منم یا دگری

چون شاد به گلستان نباشم

که می‌دهد به اجل منصب مسیحا را  
 ازین غیرت که گویا بیقراری گشته خاک آنجا  
 هر زخم تو محتاج به زخم دگرم کرد

خوش به غم خوی گرفتم که گمان داشت که من  
 یکدم ای<sup>(۲)</sup> شوق وصال از دل ما دست بیدار  
 آن سینه را ز چاک گریبان چو دیده‌ایم<sup>(۳)</sup>  
 بر سر کوی تو با خاک برابر شده‌ایم<sup>(۴)</sup>  
 بر گرمی آفتاب خندم<sup>(۶)</sup>  
 غیور طبعم و رنجیدن عبث کارم  
 کمال بیخودیم هست<sup>(۷)</sup> با نهایت هوش  
 امید بود که قربان کنی درین عیدم<sup>(۸)</sup>  
 دگر ز حال دل ریش خود که حرفی گفت  
 این که پنهان سر داغ جگری خاریدم  
 من چون تو بی‌حقیقت و ناآشنا نیم  
 بس که زخم است بر دلم گویی  
 دوش کز طور تو عاشق کشی فهمیدم  
 بکش تیغ جفا و هرچه می‌خواهی به جانم<sup>(۹)</sup> کن  
 ز زخم تیر تو پیدا است از<sup>(۱۰)</sup> دلم سر پیکان  
 از مردن مجنون خبری<sup>(۱۲)</sup> نیست ولیکن  
<sup>(۱۳)</sup> نه نکهتی نه گلی، نی خراشی از خاری  
 غرض الم نبود از زخم ورنه فرقی هست  
 از می شوق تو زانگونه خرابم که اگر  
 از ترجیع‌بند اوست:

مگذار که در قفس بمیرم

ایضاً از منتخبات تقی اوحدی<sup>(۱۶)</sup>:

لب تو تازه چنان کرد رسم احیاء را  
 غباری<sup>(۱۷)</sup> مضطرب بر گرد کویش دیدم و مُردم  
 یک ناوک کاری ز کمان تو نخوردم

۲- ل: ام

۲- ل: از

۱- ن: و غم

۶- ل: چندم

۵- تصحیح قیاسی شد

۴- ن، ل: ام

۹- ل: حالم

۸- ل: عذرم

۷- ل: نیست

۱۲- ل: خبرم

۱۱- ن: بگشای

۱۰- ل: در، ن: بر

۱۴- از نسخه ن، ل تصحیح شد

۱۲- این بیت از تذکره همیشه بهار، ص ۹۸ تصحیح شد

۱۷- ن: غبار

۱۶- ل: + است

۱۵- ن، ل: ندانم

برگ عيش اندوختن از من<sup>(۱)</sup> نمی آید زکی  
 چه شوق است این که<sup>(۲)</sup> در کعبه خاکم<sup>(۳)</sup> می کند دوران  
 بس که بر خاک شهیدان تو ساید سینه  
 قطره‌ای از اشک من صد شهر ویران می کند  
 جز گمراهان به کعبه دل زه نمی برند  
 برون مسجد و میخانه منزل دگر است  
 بر رشته گره می فکنم گر<sup>(۴)</sup> نگشایم  
 شبی بر ما گذشت از بیم چشم (بد)<sup>(۵)</sup> که پروانه  
 هزار بحر بلا خفته در کمین دارم  
 به قفس وعده گلزار جنانم دادند  
 گل دگر باره شود غنچه و در شاخ رود  
 زین شوق سوختم که کنم جان فدای تو  
 می خواست که زندان کند این بادیه بر من  
 پایم از آبله صد دیده پر خون دارد  
 ز آهم گرم شد بازار مجنونی<sup>(۷)</sup> جهانی را  
 زدم آهی و دود از خرمن<sup>(۹)</sup> شهری بر آوردم

هرچه افتد شعله را در دست خاکستر کند  
 غبارم مست و بیخود تا در میخانه می آید  
 بوی خون آید اگر جیب صبا بگشایند  
 چشم من ابريست کز یک قطره طوفان می کند  
 گم گشته‌ای کجاست که پرسیم راه را  
 قبول عشق به رندی و پارسایی نیست  
 بیکار نیم گر روش کار ندارم  
 به زیر دامن پر داشت شمع محفل ما را  
 دعای نوحم و طوفان در آستین دارم  
 سوی گلشن ز ره دام نشانم دادند  
 باغبان گر قفس ما به گلستان دارد  
 مردم برای آنکه بمیرم برای تو  
 بختم که درو منزل و فرسنگ بر<sup>(۶)</sup> آورد  
 بس که در راه تو بر دیده نهادم پا را  
 فغان<sup>(۸)</sup> بلبلی در جوش دارد گلستانی را  
 کسی لب می‌گشاید همچو من آتش زبانی را

### زلالی خوانساری: تقی اوحدی گوید که در اقسام سخن کامل قدرت است اما در مثنوی به غایت

فطرتش درست‌تر می‌رود و بیت‌های بلند و نکته‌های عالی دارد. در هر مثنوی گوهر نفیس یافته اما اکثر نامنظم است. چه هر بیت از جایی و مطلبی گفته و ربط آنها موقوف به اندک سعی بیش نیست و در میان کتب وی<sup>(۱۰)</sup> داستان کم است. بنده همیشه به وی می‌گفت که اول متوجه کتاب شو<sup>(۱۱)</sup> و چون به اتمام رسد دیگری را سر کن و چون همت او عالی بود خواست که هر پنج کتاب را یک نوبت تمام کند.<sup>(۱۲)</sup> فقیر آرزو گوید که<sup>(۱۳)</sup> مدتی<sup>(۱۴)</sup> مدید پیش ازین در کتاب «هفت اقلیم» بعضی از ابیات زلالی را به نام حکیم قطران نوشته دیده بود بلکه مثنوی زلالی داشتم که در حکایتی از حکایات او بیتی [به]<sup>(۱۵)</sup> نام قطران بود ازین سبب کمال حیرت داشت که آیا این را چه سبب است. درین ولا از نوشته تقی اوحدی معلوم شد که

۱- ل: ما

۲- ل: + گر

۳- ک: به خاکم، از نسخه ل تصحیح شد

۴- ل: وگر

۵- از نسخه ل اضافه شد

۶- ن: در

۷- ل، ن: محبوبی

۹- ک، ن: خرمنی، از نسخه ل تصحیح شد

۸- ن: فغان

۱۲- ل: + و

۱۱- ل: شود

۱۰- ل: او

۱۵- تصحیح قیاسی شد

۱۴- ل: مدت

۱۳- ل: - که

شخصی از راه عداوت این عمل نموده لیکن آنچه تقی مذکور نوشته که پنج مثنوی به اتمام رساند [ه] (۱) بیجا است چه او هفت مثنوی دارد و به «سبعه سیاره» شهرت دارد چنانکه مثنویات مذکور در هندوستان رواج دارد و چون زلالی معاصر تقی (اوحدی) (۲) است. ظاهراً در زمانی که تذکره نوشته همگی پنج مثنوی شروع کرده باشد. اما آنچه که نوشته در اقسام سخن کامل قدرت است. خصوصاً مثنوی لیکن این ابیات مثنوی او نامربوط است و به اندک سعی مربوط می‌توان کرد. خیلی محل (۳) تعجب است آنچه این عاجز دیده و مطالعه نموده و به قدر فهم خود دریافت کرده اکثر ابیات فی حد ذاتها مربوط نیست و ترکیبات نامأنوس در بسیاری از اشعار او چه مثنوی و چه قصیده بیش از پیش است. بلکه می‌توان گفت که معنی ندارد لهذا میرزا ابراهیم ادهم چند بیت از «محمود و ایاز» زلالی انتخاب زده در مثنوی خود آورده و اینکه بعضی را گمان است که تتبع زلالی و وحشی از راه می‌رود. اگر منظور آنست که هر دو مساوی‌اند، بی‌جا است. وحشی از جمله شعرای است که شعر ایشان سهل‌الممتنع است و زلالی آنچنان که بعد تتبع و تفحص کیفیت اشعار او معلوم می‌گردد (۴) و عجب آنست که ملا طغرای مشهدی نیز همین اعتقاد دارد که ابیاتش همه خوب است لیکن خللی در ربط آنها (۵) افتاده لهذا هفت دیباچه بر هفت مثنوی او نوشته چنانکه داخل کلیات اوست. بلی طریقه استاد زلالی را هر که پیروی نموده او هم به اقتدای پیشوای خود راه معنی را چپ کرده. غریب‌تر این است که یکی از فضلالی هندوستان شرح «محمود و ایاز» زلالی را (۶) نوشته و غریب‌افادات و عجیب نکات در آن درج کرده و طریقه (۷) توجیهاات بارده رکیکه طالب علمانه نموده و احتمالات عقلیه را که مخالف محاوره است و روزمره (۸) [و] (۹) بدان مساعدت نکند کار فرموده. بهرحال بعضی از ابیات استاد مذکور چنان است که گفتن مثل آن مقدور آدمی نیست و این [جای] (۱۰) تعجب است لهذا نصرآبادی آورده که از ثقه شنیده‌ام که زلالی اشعار خود را می‌خواند و در مسوده او دیده‌ام (۱۱) که برین بیت قلم زده:

ز جستن جستن او سایه در دشت      چو زاغ آشیان گم کرده می‌گشت  
گفتم «چرا؟» گفت «ازان که این را پوچ و بی‌معنی می‌گفتند» ازینجا (۱۲) دریافت توان کرد که تنها بی‌معنی را (با) (۱۳) معنی نمی‌دانست بلکه بامعنی را نیز بی‌معنی تصور می‌نمود، چنانکه سابق نیز قلمی شده. درینولا چند بی‌تی ازو به طریق انموزج نوشته می‌شود تا کیفیت سخن او دریافت (۱۴) شود. در شروع کتاب گوید فی حمده تعالی:

بنام آنکه محمودش ایاز است      غمش بتخانه ناز و نیاز است  
نه محمودیم ما و نی ایازیم      غلام خانه‌زاد نوش و نازیم

- ۱- «ه» را مصحح اضافه کرده      ۲- از نسخه ل اضافه شد      ۳- ل: محال  
۴- ن: می‌شود      ۵- ل: اینها      ۶- ل: - را  
۷- ک: طریقه، از نسخه ن، ل تصحیح شد      ۸- ل: + است  
۹- تصحیح قیاسی شد      ۱۰- تصحیح قیاسی شد      ۱۱- ل، ن: دیدم  
۱۲- ل: اینجا      ۱۳- از نسخه ل اضافه شد      ۱۴- ل: دریافت

شب و روز از پی خدمت به درگاه  
چو عکسش مردمک را روشنی داد  
سیاهی می‌کنم از دور چون آه  
سر شمعی زد و در آب افتاد  
و بر متأمل پوشیده نیست که رویه حمد و ربط<sup>(۱)</sup> الفاظ هر بیت باهم و ابیات با یکدیگر (و)<sup>(۲)</sup> آنچه  
درین ابیات است ظاهر است. اگر دیگر ابیات مثنوی او نوشته شود کتابی علیحده (می)<sup>(۳)</sup> باید. از قصیده  
اوست که در توحید گفته<sup>(۴)</sup>:

دیگر من و آن شعله که بر خوان برشته  
توحید خدایی که گلی دارد و خواهد  
هرگاه که در خرمن و گلزار خرامد  
مطلع دوم<sup>(۶)</sup>:

توحید. کنندش<sup>(۵)</sup> همه مرغان برشته  
در خون دل مرغان همه دیوان برشته  
فرش است به راهش رخ خوبان برشته

بگشاد دلم دامن میدان برشته  
در آتش و آب<sup>(۷)</sup> من<sup>(۸)</sup> گریان<sup>(۹)</sup> برشته

بر خنجر دود افکن مژگان برشته  
سرشاخه دردش گل خندان برشته

لیکن حق تحقیق آن است که زلالی در شعر طرز خاصی<sup>(۱۰)</sup> دارد چون به راه راست آید شعری<sup>(۱۱)</sup>  
می‌گوید که دیگری را بهم رسیدن مثل آن دشوار است و اگر بی‌راه روی اختیار می‌کند<sup>(۱۲)</sup> بی‌ربط  
محض است لهذا ارادت‌خان واضح گفته:

زو چند مطلعی به غلط مثنوی بنام

ازین جا<sup>(۱۳)</sup> است که ابوالبرکات منیر در «کارنامه» اعتراضات بر اشعار او نموده. هرچند فقیر آرزو  
در «رساله سراج منیر» بعضی ازان را جواب نوشته [بهر کیف]<sup>(۱۴)</sup> زلالی خوبگوست.

از اوست در مثنوی:

سر و سرکرده خوبان کشمیر  
لبی چون غنچه لبریز تبسم  
دمی کان نوش لب چون پسته خندید  
لب او گر نمی‌شد خنده‌آلود  
سر بی‌عشق را باید بریدن  
گریبان کو ندارد چاک بیداد  
چنان از جوش لشکر قحط جا بود  
چنان سیراب بود از اشک بلبل

ملاحظت از لب او چاشنی گیر  
دهانی راه خندیدن درو گم  
ز شیرینی لبش بر خنده چسبید  
ملاحظت تا قیامت بی‌نمک بود  
به دوش این بار را نتوان کشیدن  
به قربان سر چاک کفن باد  
که نقش سایه بر دوش هوا بود  
که پای رنگ<sup>(۱۵)</sup> می‌لغزید در گل

- ۱- ن: + و  
۲- ن: + و، از نسخه ن اضافه شد  
۳- ن: + می، از نسخه ن اضافه شد  
۴- ل: در قصیده توحید اوست  
۵- ل: کندش  
۶- ن: دویم، نسخه ل ندارد  
۷- ل: دایم  
۸- ن: همه  
۹- ن: + و  
۱۰- ن: شعر  
۱۱- ن: خاص  
۱۲- ل: ازانجا  
۱۳- ن: + و  
۱۴- تصحیح قیاسی شد  
۱۵- ن: رنگ پا

و نیز فقیر آرزو گوید که چون مثنویات سبعة او مشهور هفت کشور است علی الخصوص «مثنوی محمود و ایاز» انتخاب او موقوف داشته. یک بیت از آن در تعریف سیاهی شب که انتخاب میرزا ابراهیم ادهم و یک بیت از مثنوی دیگر او که منتخب فقیر آرزوست نوشته می شود اول اینست:

کواکب می نمودی در زمانه  
و بیت دوم<sup>(۱)</sup> این است:

در ظلمت شب نمود کوکب  
(۲) از اوست از غزل: (۳)

سرم کو در رخت فرسوده می باش<sup>(۴)</sup>  
زلالی خرقة پرهیزکاری

این حکایت او بنام حکیم قطران نوشته اند:  
رفت پیشین گاهی از ویرانه ای

الی آخر الحکایت و همین قسم ابیات. دیگر از مثنوی های او فقیر آرزو آن ابیات را التقاط<sup>(۵)</sup> کرده حواله بندر ابن خوشگو که از یاران این عاجز است کرده<sup>(۶)</sup> داخل تذکره خود که مسمی است به سفینه [خوشگو]<sup>(۷)</sup> نماید الغرض چون ذکر مثنوی مولانا زلالی به میان آمده اگرچه پاره ای از ابیات مثنوی خود که قصه «محمود و ایاز» موزون کرده سابق در احوال انیسی شاملو نوشته حالا ابیات دیگر<sup>(۸)</sup> می نویسد<sup>(۹)</sup> در توحید واجب تعالی:

ندارد در جنابش ره تغیر<sup>(۱۰)</sup>

به روی و موی حسنش آشنا نیست

گناه خلق پیش او معاف است

گناه ما چه باشد هستی ما

در آن عالم که نور<sup>(۱۱)</sup> آفتابست

برآ از خود که خود سنگی درین راه

ایضاً<sup>(۱۲)</sup> فی التوحید:

محاسب را سخنگو بی شمار است

ز بس بهر شمارش پیچ و تاب است

معانی اندرین ره دوری اندیش

ولی اینجا سراسر خار خار<sup>(۱۴)</sup> است

شب و روزش همه یوم الحساب است

سخن محمل نشین رفتن از<sup>(۱۵)</sup> خویش

۱- ل: دویم

۲- ل: + این بیت

۳- ل: باشد

۴- ل: + که

۵- ل: اسقاط

۶- تصحیح قیاسی شد

۷- ل: + و

۸- ل: + مثنوی

۹- ل: راه تعبیر

۱۰- ل: - و، از نسخه ل تصحیح شد

۱۱- ل: سوز

۱۲- ل: - ایضاً

۱۳- ل، ن: - از

۱۴- ل: چار چار



به توصيفش شوم<sup>(۱)</sup> خود را ثناگر  
دل خود بو کنم ياد که دارم  
به نام<sup>(۲)</sup> من چو نقش جلوه بندد  
ايضاً<sup>(۳)</sup> (در) توحيد<sup>(۴)</sup>:

به نام آنکه نامش را ندانم  
تجلی کرده با حسن برشته  
ايضاً<sup>(۵)</sup> در مناجات:

مرا کن از فروغ جلوه ممتاز  
دلَم را کن به نوعی از غمت شاد  
ازین لب تشنگی دل خسته جان چند  
بیار ای ابر رحمت بر غبارم  
به کارم کن ترشح آنچنان سر  
ز رشک گرد من دریا تر آید  
ز فرط تشنگی حالم خرابست  
ايضاً<sup>(۶)</sup> در مناجات<sup>(۸)</sup>:

ولی گر صحبتش<sup>(۹)</sup> سوءالمزاج است  
اگر زخم غمت شکر بخندد  
در این<sup>(۱۰)</sup> نیشش نباید بر رگ جان  
دل از درد شکستن دم شمارد  
در نعت:

ز ملکش هفت کشور کمترین ده  
غبار مرکبش<sup>(۱۱)</sup> تاج ثریا  
که را با او سر همسایگی هاست  
قدم روزی ز دور دار دنیا<sup>(۱۲)</sup>  
فی النعت:

ز خال او عیان صد نسخه نکته  
کند شوق القمر زین رمز آگاه

مرا هرچند اینها نیست در خور  
نفس را نکته گل می شمارم  
به ریش کلکِ مو نقاش خندد

گهی عاشق، گهی معشوق خوانم  
عجب تخمی درین گلزار کشته

غبارم بر هوا خیل<sup>(۶)</sup> پری ساز  
که گردد تهنیت خوان مرگ فرهاد  
بیابان مرگ چون ریگ روان چند  
دماغ هرزه جولانی ندارم  
که هر ذره نماید دیده تر  
سراب من انا الطوفان سرايد  
غبارم کاسه لیس هر حباب است

به او کاهوی جان کاهی علاج است  
دکان مصر در بر خلق بندد  
همه نملی شود نبض سلیمان  
ببین بیت الله من سکتہ دارد

سوار عرصه اسری بعهده  
نسیم پرچمش انا فتحنا  
همای رفعتش بی سالگی هاست<sup>(۱۲)</sup>  
شکسته پشت کفر از طاق کسری

که آمد در خبر العلم نقطه  
که پاره کرد شرع او دف ماه

۲- ل، ن: بیان

۱- ل: کنم

۳- ن: در توحيد. از نسخه ن تصحيح شد

۴- ل: - توحيد

۷- ن: - ايضاً

۶- ل: خيلي

۵- ل، ن: - ايضا

۱۰- ن: وزين

۹- ن: زکی گر صحبتش

۸- ل: + گفته

۱۲- ل: مصرع اول ندارد

۱۲- ل: مصرع دوم ندارد

۱۱- ل: موکبش

## در تعریف براق:

کنم با کاکلش نسبت چو یکبار  
دویده بی‌جهت چون جان آگاه  
فی‌المعراج:

به روی هر دو عالم دست افشانند

در حکایت به خواب آمدن<sup>(۲)</sup> خضر علیه‌السلام:

سرم بر بالش اندیشه جهان کرد  
در تعریف خضر (علیه‌السلام)<sup>(۴)</sup>:

عیان از هر بن مو صبح عیدش  
تجلی در سراغش کرم شبگیر  
در تعریف سخن<sup>(۵)</sup>:

چها گویند در وصف سخن آه  
تعینهاش بیرون از شمار است  
گاهی شور الست و گه بلا شد  
همان یک لفظ «کن» هستی‌نواز است  
ز شیرینی سبزان شکرخند  
در تعریف هندوستان جنت‌نشان:

کشد قد لیلی حسن از سوادش  
بود خاکش ز بس صاحب امانت  
کند چون سایه طایر زمین بوس  
خور از رخسار خوبانش هویدا  
در تعریف<sup>(۹)</sup> شاهجهان آباد دهلی:

ز بس هر سو هجوم مردمان است  
سوادش فقرسان رنگ نجات است

نگنجد زلف اندر پوست چون مار  
حنای زین او بسته یدالله

دویی نعلین سان<sup>(۱)</sup> بیرون درماید

چو دیوانی کزو مشهور شد فرد<sup>(۳)</sup>

یدالله شانه ریش سفیدش  
دم عیسی به راه او نفس‌گیر

اگر واقف شوند از کلم‌الله  
ز هر پرده به رنگی آشکار است<sup>(۶)</sup>  
چه گویم بعد ازین دیگر چها شد  
بشو در جایی و جایی بسیار است<sup>(۷)</sup>  
زمین شد ظل و<sup>(۸)</sup> مخروطش همه قند

نماید حشر مجنون گردبادش  
به طب محتاج نبود حفظ صحت  
ز بس گلها بود رم خورده طاوس  
ز کاکل کیف مدالظل پیدا

ره همسایه هم شب در میان است  
که شهر کهنه‌اش پیر هرات است

۱- ن: سا

۲- ل: + حضرت

۳- ل: این بیت ندارد

۴- از نسخه ل اضافه شد

۵- ل: + گفته

۶- ل: مصرع دوم ندارد

۷- مصرع دوم در همه نسخه‌ها خوانا نیست

۸- ل: - و

۹- ک: + حضرت، از نسخه ل تصحیح شد

در تعریف فیل<sup>(۱)</sup>:

زند گر با فلک سر کله مستیش  
سیه مستانه در هرجا خرامید  
ز خرطومش گریزد عقل صد میل  
در تعریف شراب:

همه کان عقیق از پرتوش برف  
چه ساغر بال و پرافشان تذروی  
چه ساقی چاشنی گیر تکلم  
نگاه شوخ ترک مست جنگی  
در تعریف محبوب<sup>(۴)</sup>:

سراپایش زیارتگاه مستان  
تبسم را به لعلش کارسازی  
دو چشم او زده<sup>(۵)</sup> در عین مستی  
صف محشر به دنبال نگاهش  
در بیان حال محمود و مصاحبانش:  
ز دود حسرت در سینه بیجان  
دبیران نامه در کف مانده مضطر  
ز عشرت شاعران آنسوی میلی  
در تعریف شکار<sup>(۶)</sup>:

شد آهو خارپشت از تیر باران  
بهرجا آهو از بیمش رمیدی  
در تعریف یوز<sup>(۷)</sup>:

به هنگام وصال آن جفا دوست  
ایضاً<sup>(۸)</sup> در تعریف شراب:

نگاه<sup>(۹)</sup> از پرتوش گر برفروزد  
اگر از شیشه‌اش<sup>(۱۱)</sup> عینک تراشند

فتد از نیستی<sup>(۲)</sup> آنسوی هستیش  
زمین را سایه‌اش کابوس گردید  
که افتاده نهنگی بر لب نیل

ز رنگش فصل گل را بود شنجرف  
ز مینای می اندر پای سروی  
بدخشان لب و مصری<sup>(۳)</sup> تبسم  
تفنگ انداز مژگانش فرنگی

پیمبر زاده آتش پرستان  
به سرگوشی ابرو بی‌نیازی  
به تقریب نظر تیغ دو دستی  
قیامت گرد راه گرد راهش

شده دودی همه نبض طبیبان  
سراسیمه چو عاصی روز محشر  
ز گریه کرد سر بحر طویلی

بسان چشم در آغوش مژگان  
بسان چشم داغ او پریدی

نگنجیدی ز شادی صید در پوست

صد آتش خانه از<sup>(۱۰)</sup> گرمیش سوزد  
نظرها ساکن میخانه باشند

۲- ن: مصر

۶- ل: + گوید

۹- ن: نگه

۱۱- ن، ل: شیشه، از نسخه ن، ل متن اصلاح شد

۲- ل: مستی

۵- ل: آورده

۸- ل: - ایضاً

۱- ل: + گفته

۴- ل: + گفته

۷- ل: - در تعریف یوز

۱۰- ل: در

در تعریف ایاز: (۱)

(۲) به گیسو و به رخسار (۳) دل افروز

چه گیسو نامه اعمال مستان

در تعریف مرغزاری:

ز شوخی کرده تیهو بال و پر باز

ز سایه بسته نخل جلوه پیرا

ز نوری سر شام زاغ روشن (۴)

در تعریف دختر زال:

بهرجا سرو شوخش شد خرامان

به (۵) شوخی برق خرمنها جهان را

به خون او طپیدی دل طپیدن

نوشته عبده گر شب و گر روز

چه عارض قبله آتش پرستان

چو مرغ رنگ عاشق گرم پرواز

نگاه دختر صوفی به مینا

ز موسیجه تمامی داشت ایمن

نوای العطش زد آب حیوان

به تمکین سنگ زوری آسمان را

ز لعلش بوسه خوردی لب گزیدن

قصه مختصر برین وضع و وتیره چهارهزار بیت و کسری این مثنوی دارد (۶). بر مطالعه دریافت

احوال او (۷) موقوف است هرچند دعوای سخن در پیش زلالی لاف و گزافی (۸) بیش نیست اما از همچو منی اینقدر هم کم نباشد.

**زلالی خراسانی:** بدین تخلص چند کس گذشته اند یکی خوانساری که گذشت دویم (۹) خراسانی

که در عهد سلطان حسین بایقرا بود. سوم زلالی تبریزی. چهارم زلالی اورکنجی که معاصر تقی اوحدی بود. اما هیچیک به زلالی خوانساری نمی رسد. به هرحال این بیت از زلالی خراسانی است: (۱۰)

چشمی که بود لایق دیدار ندارم دارم گله [از] (۱۱) چشم خود، از یار ندارم

و این بیت از زلالی اورکنجی (است) (۱۲) که در هرات سرکه فروشی کردی.

تنها نصیب ما غم و درد حبیب نیست از هیچ درد و (۱۳) غم دل ما بی نصیب نیست

و از زلالی تبریزی شعری (۱۴) به نظر نیامده.

**زلفی:** در عهد شاه اسمعیل صفوی بود. از اوست:

ساقی بیا که جمعی از بهر یک پیاله

پهلوی هم نشسته چون برگهای لاله فقیر آرزو گوید که اگر برگهای نرگس می گفت کمال لطف (۱۵) داشت (و) (۱۶) پیش ازین نبود که مطلع

نمی شد.

۱- ل: - در تعریف ایاز....

۲- ل: این دو بیت ندارد

۳- ل: به سایه

۴- مصرع اول در همه نسخه ها خوانا نیست.

۵- ل: ز

۶- ل: + و

۷- ل: آن

۸- ک: گزاف، از نسخه ل تصحیح شد

۹- از نسخه های ن، ل نوشته شد

۱۰- ل: + چنین گفته

۱۱- تصحیح قیاسی شد

۱۲- ل: + است

۱۳- ل: - و

۱۴- ن: شعر

۱۶- از نسخه ل اضافه شد

۱۵- ل: + می

**زمانی:** بدین تخلص چند کس گذشته‌اند. ازان جمله یکی در عهد امیر علیشیر بود که در «مجالس النفایس» او را آورده.<sup>(۱)</sup> از اوست:

به آب دیده یک ره کم نشد سوز دل زارم مگر کز<sup>(۲)</sup> خاک تسکین یابد این آتش که من دارم  
**زمانی یزدی:** پسر اندر (...)<sup>(۳)</sup> بود. ازیں جهت با اخلاف و مهیتکین<sup>(۴)</sup> الفت گرفته (که)<sup>(۵)</sup> با هر کس  
 لاعن شی منازعات و مباحثات نمودی چنانکه میان او و شانی تکلو و عرشی یزدی نزاع بسیار بود.  
 مثنوی در بحر مخزن بنام شاه‌عباس گفته. بعد ازان نامش دور کرده. دو نوبت به هند رفته. وفاتش در  
 سنه ۱۰۰۱ در لاهور واقع شده. اشعارش از پنج‌هزار بیت متجاوز است. از اوست:

چنان گم کردم اندر عشق خود را که سر راه گریبانم ندانست  
 نصرآبادی گوید مشهور است که دیوان حافظ را جواب گفته به خدمت شاه‌عباس برد و گفت که:  
 «خواجه حافظ را جواب گفته‌ام.» شاه فرمود که: «جواب خدا را چه می‌دهی؟»

لاله نبود که سر از دامن هامون زده است  
 سر و جان ریخته بر هم چو گل از باد صبا  
 گر مه عید نماید فلکت شاد مشو  
 قاصد این نوبت مرا از مژده بی‌آرام داشت  
 شهید غمزه گردیده‌ام کز بهر غمخواری  
 ز بی‌رحمی نمی‌سوزد دلش بر ناله عاشق  
 بی‌وصالت امشب ای شمع شبستان می‌گریست  
 بوستان را در گشادی دست گل چیدن کجاست  
 وصل و هجران هر دو پیش ما خوش است  
 دلم به زلف گره‌گیر یار در جنگ است  
 شمار قطره باران اشک هم دانند  
 از در کلبه ما دوش ندانسته گذشت  
 حکایت از قد آن یار دلنواز کنید<sup>(۹)</sup>  
 درمش سکه توفیق نه‌بیند هرگز  
 ای لب‌خوش، دهن‌خوش، رخ و<sup>(۱۱)</sup> بالای تو خوش  
 صد نوح و خضر گر بهم آری نرهندم  
 تلافی شب عمر گذشته ما را بس

اشک ما خیمه بسر منزل مجنون زده است  
 هر کجا آن بت ما کوس شبیخون زده است  
 که غرضهاست درین<sup>(۶)</sup> نعل که وارون زده است<sup>(۷)</sup>  
 همچو گوشم پای تا سر لذت پیغام داشت  
 اجل بر گرد من با چشم خون آلوده می‌گردد  
 بجای تب اگر دوزخ به مغز استخوان دارد  
 من گران جانم وگرنه بس به دشواری گذشت  
 رخصت دیدار دادی دیده دیدن کجاست  
 هر کجا دل خوش بود، آنجا خوش است<sup>(۸)</sup>  
 چون آن غریب که از شام کعبه دل‌تنگ است  
 اگر میان دو یکدل هزار فرسنگ است  
 لیک دانسته ندانست که ویرانه کیست  
 به این فسانه مگر عمر ما دراز کنید<sup>(۱۰)</sup>  
 هر که زو در گرو سیل استاد نه‌کرد  
 تا دل ناخوش ما هم به تمنای تو خوش  
 آن عمر که یک روز جدایی به شب آرم  
 گرفتن سر زلف بلند بالایی

۲- جمله خوانا نیست

۲- ل: + از

۱- ل: + این بیت

۶- ل: دران

۵- از نسخه ل اضافه شد

۴- کلمه خوانا نیست

۹- ل: کند

۸- ن: این بیت ندارد

۷- ن: این بیت ندارد

۱۱- ل: - و

۱۰- ل: کند

چشمت که دل شکسته را درمان است  
بر گرد لب که می‌بخندد [به] (۲) شکر  
**محمد زمان زمانی تخلص:** جوانی بود از سلاطین زاده‌های سیستان. نهایت درویش مزاج. این شعر از اوست نه از تقی ابن آقا ملک معروف (۳):  
در دیده‌ام زیاده ز یک دجله خون نماند  
چندین به پریشانی آن زلف چه نازی  
حاجت دوختن چاک دلم نیست طبیب  
**میر زنده دل:** سیدزاده [ای] (۵) بود چون نام خود (۶) زنده دل. از اوست:  
گر خدنگی (۷) بر دل آید زان کمان ابرو مرا  
**زینتی استرآبادی:** از معاصران تقی اوحدی است. از اوست:  
به کف تیغ جفا سویم عتاب آلوده می‌آید  
بدخو مکن به وعده وصل اهل درد را  
**زین خان کوکلتاش:** از امرای کبار اکبر پادشاه بود. به سخاوت و شجاعت و فطرت و کمال مشهور. از اوست:

از امتداد هجر بدان خوشدلم که یار  
به یک شب چه عشرت توان کرد با تو  
زوبیر مسیح من لطف کن ای صبا بگو  
نامه و قاصدم تویی چون پرسی به نزد او  
**زینتی سبزواری:** از مجلسیان امیر کبیر علیشیر بوده (۹). از اوست:  
صنوبر تا ز خدمتکاری قَدَت جدا مانده  
**حکیم زین الدین محمود:** اصل او از قهپایه است. دو سه نوبت سفر هند کرده (۱۱) به اصفهان مراجعت نمود (۱۲). از اوست:

مخموران را چشم بر اطراف خم است  
عنقای فراغتی که در قاف خم است  
شد فصلِ بهار و موسم صاف خم است  
جز در کف ساقیان گل‌چهره مجوی

۱- ل: + و، به متن اضافه شد ۲- تصحیح قیاسی شد

۲- ل: - «نه از تقی ابن آقا ملک معروف» به متن اضافه شد ۳- ل: مرگان

۴- ل: خدنگ ۵- تصحیح قیاسی شد ۶- ن: - خود

۷- ن، ل: کند ۸- ل: بود ۹- ن: - دیوانه

۱۰- ن: نمود، از نسخه ن تصحیح شد ۱۱- ل: + و

**میرزا زین العابدین:** از جانب والده صبیبه زاده شاه عباس ماضی است<sup>(۱)</sup> و از جانب پدر خلف

میرزا رفیع صدر ممالک محروسه که از اعظام سادات شهرستان است. از اوست:

اسیر بند و<sup>(۲)</sup> غم خان و مان<sup>(۳)</sup> نمی دانم  
تو می کشی و خیال تو زنده می سازد  
الهی نوگل ما را بهار بی خزان باشد  
زنبیل بیگ: ولد اصلان خان از اکابر زاده های گرجستان. جوانی قابل و به صفات کمال آراسته

بود. از اوست:

ز غنچه دهنّت بوسه ای به خواب گرفتم  
نه مُردم<sup>(۴)</sup> و ز گل آرزو گلاب گرفتم  
زایر: پدرش حاجی امید از اربابان همدان بود. زایر بعد فوت پدر اسباب را به آب داده به هند آمد و  
اینجا به سبب عاشقی و شوخی خاکستر نشین شد و بعد از مدتی مراجعت نموده<sup>(۵)</sup> به ایران رفت. از  
اوست:

از بس که رُخت را عرقِ شرم نقاب است  
عکس تو در آئینه چو گل در ته آب است  
**سید حسین زینتی:** از سادات نطنز در کمال صلاح و دینداری بسر می برد و اکثر<sup>(۶)</sup> در اصفهان  
می بود. از اوست:

### رباعی

ای بی خبر ز خاک نشین دیار دوست  
دارد دم مسیح هوای غبار دوست  
گر وعده دوزخ است و گر خلد شاد باش  
بیرون نمی برند ترا از دیار دوست  
بزم ترا چو خلوت آئینه منع نیست  
تا دیده ز محرم و بیگانه پر شده است  
از فغان منع دل ما چو جرس نتوان کرد  
نالۀ مرغ قفس را به قفس نتوان کرد  
راست کن کار خود امروز که فردا چون تیر  
گرم رفتن چو شوی روی به<sup>(۷)</sup> پس نتوان کرد  
**حاجی زمان کفش دوز:** مرد دردمند فهمیده<sup>(۸)</sup> بود. یاران عزیز در دکان او نشسته صحبت

می داشتند. از اوست:

جام بلور از خم شراب برآمد  
ماه فرو رفت و<sup>(۹)</sup> آفتاب برآمد  
**زمانای لاهیجی:** طالب علمی بود. مدتی در یزد درس می خواند. از اوست:  
میکند لب شاهد و زخم کردن  
نمک خوردن است و نمکدان شکستن  
**زکی:** از فرزندان خواجه غیاث نقشبند است. اصل او از یزد اما در صفاهان<sup>(۱۰)</sup> می بود و در همانجا  
فوت (و مدفون)<sup>(۱۱)</sup> شد. از اوست:

۳- ل: خانمان

۲- ل: - و

۱- ل: - است

۶- ل: اکثر الوقت

۵- ن: «مراجعت نموده» ندارد

۴- ل: نکردم

۹- ل: - و

۸- ل: دانشمند و فهمیده

۷- ل: - به

۱۱- از نسخه ل اضافه شد

۱۰- ل: اصفهان

بر تننت هر موی صبحی<sup>(۱)</sup> گشت و در خوابی هنوز  
 از پی کسب هوا در سیر مهتابی هنوز  
 از پی دنیای دون هر سو چو سیلابی هنوز  
 غیر از تو درین خانه کسی راه ندارد  
 مشبک شد ز اصلاح این کتاب آهسته آهسته

روزِ عمرت شب شد و در فکر اسبابی هنوز  
 از کتان هستی‌ات بیش از کفن داری نماند  
 عذر لنگ پیری‌ات از راه طاعت بازداشت  
 در سینه دلم گم شده تهمت به که بندم  
 این بیت به نام او و دیگری نیز نوشته‌اند:  
 عیان شد بر تن از<sup>(۲)</sup> بر کردن یک داغ صد داغم

\* \* \* \* \*





## مراجع، منابع و مأخذ مُصحح

### تذکرہ ہا:

- آتشکدہ آذر: تألیف لطف علی بیگ آذر ۳ جلد با تصحیح و تحشیہ و تعلیق آقای دکتر سادات ناصری، چاپ امیر کبیر جلد اول ۱۳۳۶، جلد دوم ۱۳۳۸، جلد سوم ۱۳۳۸، ۱۳۴۰ شمسی.
- برگزیدہ ای پارسی سرایان کشمیر: تألیف دکتر گ.ل. تیکو با مقدمہ پروفیسور محمد معین، انتشارات انجمن ایران و ہند، تہران: ۱۳۴۲.
- تاریخ تذکرہ ہا ای فارسی: احمد گلچین معانی، انتشارات دانشگاه تہران، جلد اول ۱۳۴۸، جلد دوم ۱۳۵۰.
- تحفہ سامی: تألیف سام میرزای صفوی تصحیح و مقدمہ از رکن الدین ہمایون فرخ، شرکت سهامی چاپ و انتشارات کتب ایران.
- تحفہ سامی: تألیف سام میرزای صفوی با تصحیح و مقابلہ استاد فقید وحید دستگردی، چاپ دوم ۱۳۵۲ (تہران).
- تذکرہ الاولیاء: شیخ فرید الدین عطار نیشابوری بہ تصحیح مرحوم میرزا محمد خان قزوینی چاپ پنجم - انتشارات مرکزی (تہران).
- تذکرہ حزین: شیخ محمد علی حزین، چاپ دوم ۱۳۳۴ از انتشارات کتابفروشی تائید (اصفہان)
- تذکرہ حسینی: امیر حسین دوست سنبھلی چاپ لکھنؤ ۱۸۷۵ عیسوی
- تذکرہ خزائنہ عامرہ: مولوی میر غلامعلی آزاد بلگرامی، مطبع منشی نولکشور - کانپور ستمبر ۱۸۷۱ میلادی.
- تذکرہ روز روشن: مولوی محمد مظفر حسین صبا، بہ تصحیح و تحشیہ محمد حسین رکن زادہ آدمیت، انتشارات کتابخانہ رازی، تہران ۱۳۴۳.
- تذکرہ ریاض الفردوس: محمد حسین مطبع منشی نولکشور - ۱۸۶۶ عیسوی
- تذکرہ سخنوران یزد (ج ۱): اردشیر خاضع چاپ دائرہ المعارف عثمانیہ - حیدر آباد دکن، ۱۳۴۱ خورشیدی.
- تذکرہ سرو آزاد: غلامعلی آزاد بلگرامی
- تذکرہ الشعراء: مولانا محمد عبدالغنی خان غنی مطبع انسیتوت گزت علیگرہ، اکتبر ۱۹۱۶ میلادی
- تذکرہ الشعراء: امیر دولتشاہ سمرقندی، تہران ۱۳۳۸ شمسی
- تذکرہ شعرای کشمیر: اصلح متخلص بہ میرزا بہ سعی سید حسام الدین راشدی، اقبال اکادمی - کراچی، ۱۳۴۶ خورشیدی
- تذکرہ الشعرای نور الدین جہانگیر بن جلال الدین اکبر پادشاہ: بہ تصحیح و مقدمہ پروفیسور عبدالغنی میرزایف، مؤسسہ تحقیقات علوم آسیایی میانہ و غربی دانشگاه کراچی، ۳۲ - پاکستان سال ۱۹۷۶ میلادی

- تذکرہ شمع انجمن: سید محمد صدیق خان، طبع رئیس الطابع شاہجہانی ۱۲۹۲ ہجری.
- تذکرہ گل رعنا: فصل دوم لچمی نرائن شفیق اورنگ آبادی، مطبوعہ عہد آفرین برقی پرس حیدرآباد دکن.
- تذکرہ مجالس النفایس: تألیف میر نظام الدین علیشیر نوایی بہ سعی و اہتمام علی اصغر حکمت، تہران: ۱۳۲۳ ہجری شمسی.
- تذکرہ مجمع الخواص و ترجمہ فارسی آن: تألیف صادق کتابدار، بہ سعی دکتہ عبدالرسول خیامپور، تبریز: ۱۳۲۷ شمسی
- تذکرہ مجمع النفایس، تألیف سراج الدین علیخان (آرزو)
- تذکرہ مذکر احباب: خواجہ بہاء الدین حسن نثاری بخاری بہ سعی سید محمد فضل اللہ، چاپ دائرۃ المعارف عثمانیہ - حیدرآباد دکن: ۱۹۶۹ عیسوی
- تذکرہ مردم دیدہ: عبدالحکیم حاکم بہ اہتمام دکتہ سید عبداللہ، لاہور - دانشگاہ پنجاب ۱۹۶۱ میلادی.
- تذکرہ مقالات الشعراء: تألیف میر علیشیر قانع تتوی با مقدمہ و تصحیح و حواشی سید حسام الدین راشدی سندھی ادبی بورڈ - کراچی، ۱۹۵۷ میلادی.
- تذکرہ منتخب اللطائف: رحیم علیخان ایمان بہ اہتمام سید محمد رضا جلالی نائینی و دکتہ امیر حسن عابدی، چاپ تابان ۱۳۴۹ ہجری شمسی.
- تذکرہ میخانہ: ملا عبدالغنی فخر الزمانی قزوینی با تصحیح و تنقیح و تکمیل تراجم احمد گلچین معانی، انتشارات شرکت نسبی حاج محمد حسین اقبال و شرکاء، تہران: ۱۳۳۹ شمسی.
- تذکرہ نتایج الافکار: تألیف محمد قدرت اللہ گوپاموی چاپخانہ سلطانی بمبئی: ۱۳۳۶.
- تذکرہ نصر آبادی: تألیف میرزا محمد طاہر آبادی با تصحیح و مقابلہ استاد فقید وحید دستگردی کتابفروشی فروغی.
- تذکرہ ہفت آسمان: تألیف مولوی احمد علی احمد ایشیاتک سوسائیت آف بنگال، کلکتہ ۱۸۷۳ میلادی.
- ریخانۃ الادب: محمد علی مدرس رضوی در ہشت جلد تبریز: چاپ سوم جلد اول، چاپ دوم، جلد دوم
- سخنوران آذربایجان: تألیف عزیز دولت آبادی تبریز، انتشارات مؤسسہ تاریخ و فرہنگ ایران، فروردین ۱۳۰۰.
- سخن و سخنوران: بدیع الزمان فروزانفر، چاپ دوم ۱۳۵۰ تہران.
- سفینۃ خوشگو (دفتر ثالث): تألیف بندرابن داس خوشگو، مرتبہ سید شاہ محمد عطاء الرحمان عطاکاکوی، سلسلہ انتشارات ادارۃ تحقیقات عربی و فارسی، پتنہ، ۱۹۵۹ میلادی
- سلم السموات مرقوم پنجم: تألیف شیخ ابوالقاسم انصاری کارزونی بہ اہتمام و تصحیح و حواشی و تعلیقات دکتہ یحیی قریب چاپخانہ محمد علی علمی ۱۳۳۰، تہران.
- سیر المتأخرین، غلامحسین طباطبائی.
- شاہان شاعر: تألیف ابوالقاسم حالت شرکت سهامی چاپ و انتشارات کتب ایران، تہران ۱۳۴۶.
- شعر العجم: تألیف علامہ شبلی نعمانی، ترجمہ سید محمد تقی فخر دایی گیلانی، جلد اول ۱۳۱۶

- شمسی، جلد دوم ۱۳۲۷، جلد سوم مهر ماه ۱۳۳۴ شمسی - تهران .
- کلمات الشعرا: محمد افضل سرخوش مرتبه محمد حسین محوی لکهنوی، مدراس ۱۹۵۱ عیسوی.
  - لباب الالباب: محمد عوفی به سعی و اهتمام و تصحیح ادوارد براون چاپ بریل لیدن ۱۳۲۴ هجری جلد اول، ۱۳۳۱ هجری، جلد دوم .
  - مآثر الامرا: دو جلد مولوی میرزا اشرف علی ایشیاتک سوسائیتی بنگاله کلکته سنه ۱۸۸۸ عیسوی .
  - مثنوی سوزو گداز: از ملا نوعی خوبشانی به تصحیح دکتر امیر حسین عابدی، انتشارات بنیاد فرهنگ ایران، تهران ۱۳۴۸.
  - مجمع الفصحا: رضا قلیخان هدایت به کوشش دکتر مظاهر مصفا، جلد اول ۱۳۳۶ تهران: جلد دوم ۱۳۳۹، جلد سوم ۱۳۴۰، جلد چهارم ۱۳۳۹، جلد پنجم ۱۳۴۰، جلد ششم ۱۳۴۰.
  - مکتب وقوع در شعر فارسی: احمد گلچین معانی انتشارات بنیاد فرهنگ ایران ۱۳۴۸.
  - نزهة الخواطر فی اعیان قرن الثامن (عربی) جلد اول: سید عبدالحی بن فخرالدین حسنی طبع دائره المعارف العثمانیه حیدرآباد دکن سنه ۱۳۵۰ هـ
  - نفحات الانس: مولانا عبدالرحمن بن احمد جامی به تصحیح و مقدمه مهدی توحیدی پور، انتشارات کتابفروشی محمودی، تهران ۱۳۳۷.
  - هفت اقلیم: امین احمد رازی با تصحیح و تعلیق جواد فاضل کتابفروشی علی اکبر علمی، ۳ جلد.

### شرح حال و کتب داستانی

- احوال و اشعار فارسی شیخ بهایی: سعید نفیسی تهران ۱۳۱۶.
- اعلام قرآن: دکتر خزائلی، تهران: انتشارات امیر کبیر ۱۳۴۱ شمسی.
- بهلول عاقل: نوشته حسن مصطفوی چاپ آفتاب ۱۳۵۱ شمسی.
- رعبایات بابا افضل کاشانی، به ضمیمه مختصری در احوال و آثار وی: سعید نفیسی تهران ۱۳۱۱
- رموز حمزه: محمد جعفر گلپایگانی، تهران ۱۳۷۶ ق چاپ سنگی.
- شرح حال و آثار و اشعار شیخ روزبهان بقلی فسایی شیرازی: دکتر محمد تقی میر انتشارات دانشگاه شیراز، فروردین ۱۳۵۴.
- شرح احوال و نقد و تحلیل آثار شیخ فریدالدین محمد عطار نیشابوری: بدیع الزمان فروزانفر انتشارات انجمن آثار ملی - تهران ۱۳۴۰ - ۱۳۳۹.
- شیخ صنعان: به اهتمام دکتر سید صادق گوهرین، موسسه مطبوعاتی امیر کبیر
- قصص قرآن مجید: تفسیر ابوبکر عتیق نیشابوری، چاپ دانشگاه تهران ۱۳۴۷ شمسی.
- قصص قرآن و تاریخ پیامبران: تألیف سید محمد صفی، ناشر کتابفروشی علمی، قم ۱۳۴۹.
- ماه نخشب: استاد سعید نفیسی چاپ سوم ۱۳۴۷، موسسه چاپ و انتشارات امیر کبیر، تهران.

## نسخ خطی:

- بدایع وقایع، خطی
- بستان العشاق: علیرضا میرزای قاجار متخلص به شهره، کتابخانه آستان قدس رضوی، شماره ۲۴۵۵.
- تذکره انجمن آرای خاقان: فاضل خان گروسی متخلص به راوی، کتابخانه آستان قدس رضوی، شماره ۴۲۰۱.
- تذکره پنجاه شاعر: مؤلف نامعلوم کتابخانه ملی ملک، شماره ۳۷۹۱
- تذکره خیر البیان: کتابخانه مجلس شورای ملی شماره ۹۲۳
- خرابات: کتابخانه مجلس شورای ملی شماره ۳۸۴۱
- خلاصه الاشعار و زبده الافکار: تقی الدین کاشانی کتابخانه مجلس شماره ۲۷۲ مجلد اول
- خلاصه الاشعار و زبده الافکار: تقی الدین کاشانی، شماره ۱۳۳۴ کتابخانه مجلس شورای ملی.
- ریاض الشعراء: علیقلی خان واله داغستانی کتابخانه ملی ملک، شماره ۴۳۰۱.
- سفینه خوشگو: بندرآبنداس خوشگو، کتابخانه ملی ملک، ۴۰۳۵.
- عرفان العاشقین و عرصات العارفين: تقی اوحدی کتابخانه ملی ملک، شماره ۵۳۲۴.
- مضاف و منسوب در فارسی دری تا قرن دهم: مخدوم رهین، رساله دکتری، کتابخانه دانشکده ادبیات تهران.

## دیوان

- دیوان آذری طوسی (خطی) کتابخانه ملی ملک قرن ۱۱ هجری، شماره ۵۳۰۷
- دیوان ادیب صابر ترمذی، بامقدمه علی قویم، کلاله خاور، تهران ۱۳۳۴.
- دیوان انوری: به کوشش سعید نفیسی به اهتمام مدرس رضوی، چاپ تهران ۱۳۳۷ و ۱۳۴۰
- دیوان حکیم ابوالمجد مجدود بن آدم السنایی الغزنوی، مدرس رضوی، تهران ۱۳۲۰.
- دیوان اثیر الدین اخسیکتی (خطی) کتابخانه ملی ملک، قرن ۲۱، شماره ۱۷۳۳
- دیوان اثیر الدین اومانی (خطی) کتابخانه ملی ملک، شماره ۵۳۰۷ قرن یازدهم هجری
- دیوان اثیر الدین اومانی: خانم مهستی بحرینی، رساله دکتری، دانشکده ادبیات دانشگاه تهران ۱۳۵۵.
- دیوان ابوالفرج رونی: قرن یازدهم هجری، کتابخانه ملی ملک شماره ۵.

## سایر منابع

- احادیث مثنوی: بدیع الزمان فروزانفر، چاپ دوم، امیر کبیر تهران، ۱۳۴۷.
- ارزش میراث صوفیه: دکتر عبدالحسین زرین کوب، چاپ سوم، تهران: ۱۳۵۳.
- امثال شعر فارسی: حمید شعاعی - جلد اول سال ۱۳۵۱، چاپ مطبوعاتی گوتنبرگ تهران.
- امثال و حکم دهخدا: علی اکبر دهخدا

- تحقیق در تفسیر ابو الفتوح رازی: عسکر حقوقی، جلد سوم ۱۳۴۸، انتشارات دانشگاه تهران.
- تحلیل اشعار ناصر خسرو: دکتر مهدی محقق انتشارات دانشگاه تهران - چاپ دوم ۱۳۴۹.
- ثمار القلوب فی المضاف و المنسوب: تألیف ابی منصور عبدالملک بن محمد الثعالبی النیشابوری (عربی)، قاهره ۱۳۲۶ هجری.
- حبیب السیر: خواند میر، طبع خیام، ۴ جلد تهران ۱۳۲۵.
- حماسه سرایی در ایران: تألیف دکتر بیچ الله صفا، انتشارات امیر کبیر چاپ سوم ۱۳۵۲.
- داستانهای امثال: نگارش امیر قلی امینی، اصفهان ۱۳۵۱.
- دبستان المذاهب: شیخ محسن فانی کشمیری، بمبئی ۱۲۹۲ هجری.
- دوازده هزار مثل فارسی: تألیف دکتر ابراهیم شکورزاده، مؤسسه انتشارات آستان قدس رضوی، رضوی، ۱۳۸۰.
- شرح فارسی شهاب الاخبار: تصحیح محمد تقی دانش پژوه، انتشارات دانشگاه تهران، ۱۳۴۹.
- قره العین: به اهتمام امین پاشا - جلالی، تبریز، چاپ شفق ۱۳۵۴.
- منتخب التواریخ: عبدالقادر ملوک شاه بدوانی، جلد اول، به تصحیح مولوی احمد علی صاحب، کلکته ۱۸۶۸ عیسوی.

### فرهنگ‌ها و فهرستها

- دائرة المعارف فارسی: غلامحسین مصاحب، جلد اول، تهران انتشارات فرانکلین ۱۳۴۵.
- دائرة المعارف یا فرهنگ دانش و هنر: پرویز اسدی زاده و دیگران چاپ افست احمدی، تهران ۱۳۵۲ شمسی.
- غیاث اللغات مع منتخب اللغات: مطبع نامی نولکشور - لکهنو ۱۹۱۲ عیسوی
- فرهنگ آندراج: محمد پادشاه متخلص به شاد هفت جلد، تهران، ۱۳۳۵ خورشیدی.
- فرهنگ ادبیات فارسی دری: تألیف دکتر زهرای خانلری (کیا)، انتشارات بنیاد فرهنگ ایران - تهران ۱۳۴۸.
- فرهنگ چراغ هدایت: تألیف سراج الدین علیخان آرزو، باحواشی محمد دبیر سیاقی، چاپ کانون معرفت تهران ۱۳۳۸ خورشیدی.
- فرهنگ کنایات: تألیف دکتر منصور ثروت، انتشارات سخن، تهران، چاپ سوم ۱۳۷۹.
- فرهنگ لغات ادبی: تألیف محمد امین ادیب طوسی، ۳ جلد، تبریز بهمن ماه ۱۳۴۵، مؤسسه تاریخ و فرهنگ ایران.
- لغت نامه دهخدا: تألیف علی اکبر دهخدا، دانشگاه تهران، ۱۳۴۳ هجری شمسی.
- المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الکریم: محمد فراد عبدالباقی، انتشارات اسماعیلیان، قاهره مطبوعه دارالکتب المصریه ۱۳۶۴.
- المعجم المفهرس للحديث نبوی

## منابع انگلیسی

1. Asiatic Society of Bengal- List of Arabic and Persian Manuscripts acquired on behalf of the government of India by the Asiatic Society of Bengal during 1903-1907, Calcutta, 1908.
2. List of the Arabic and Persian manuscripts acquired on behalf of the government of India by the Asiatic Society of Bengal during 1908 - 1910, Calcutta 1911.
3. Bankipur - Catalogue of the Arabic and Persian manuscripts in the Oriental Public Library at Bankipur, prepared for the government of Bengal under the supervision of E. Denison Ross by Maulavi Abdul Muqtadir. Calcutta, 1908- 1939.
4. Bodleian - Catalogue of the Persian, Turkish, Hindustani and Pushtu manuscripts in the Bodleian Library begun by...Edward Sachau... completed ... by Herman Ethe, Part I Oxford, 1889.
5. Catalogue of the Persian , Turkish, Hindustani and Pushtu manuscripts in the Bodleian Library, Part II : Oxford, 1930.
6. Catalogue of the Persian ,Turkish, Hindustani and Pushtu manuscripts in the Bodleian Library, Part III: additional Persian manuscripts, by A.F.L. Beeston. Oxford, 1954.
7. Ethe,Herman - Catalogue of the Persian manuscripts in the Library of India Office, II Volumes. Oxford, 1903 - 37 & 1931.
- 8 . Fall of the Mughal Empire by Sir Jadu Nath Sarkar, 2 Vols, Indo - Iranica, Vol. Thirteen No. 4 dated December 1900 Please see " Khan Arzoo".
- 10 . Khani Arzoo and his works, an article by Dr. Manohar Sahal Anwar Head of the Department of Persian, Arabic and Urdu, Punjab University, Camp College, New Delhi, Published in Indo-Iranica: Vol. 13 No. 4 for December 1960 , pp. 23-32.
11. Nader Shah by James Fraser.
12. Sprenger, A.A. Catalogue of the Arabic, ..... Hindustani manuscripts of the Libraries of the King of Oudh, compiled under the orders of the Government of India Vol. 1, Calcutta 1854.

## درست نامه

درست	غلط	مصراع	سطر	صفحه
معزی	مغزی		۹	۱۷۰
ما در	مادر		۱۰	۱۷۳
هست	مست		۵	۱۹۳
این مردم	این مرد		۷	۱۹۹
سراسیمه تر از	سراسیمه ترز		۲۲	۲۰۴
پناه ماه	پناه ما		۹	۲۰۷
بنگ	ینگ		۱۳	۲۱۳
ک: قمریان از پ، ل تصحیح شد			پاورقی ۱۱	۶۸
اومانی	او مانی			۷۱
پا	با		۲۲	۷۹
زنده	زند		۱	۸۱
رقص کنان	رقص رکنان		۱۱	۸۲
مضامینش	مضمامینش		۱۷	۸۴
زنار	زنار		۱۸	۸۸
نازم	ز آندم		۱۹	۸۹
و یکی از	وئکی از		پاورقی ۱۹	۹۰
خراج	خرج		۱۷	۹۲
نقش	قفس		۴	۱۰۲
درد اند... عاشق	در داند... عشق		۹	۱۰۲
بردار	پرداز		۲۴	۱۰۳
تنگ ظرفی	تنگ طرفی		۱۸	۱۲۴
زره	ز ره		۲۶	۱۲۶
لنجان	لبنان		۴	۱۵۳
معاش دارد	معاش...		۷	۱۶۷
گدای کوی	گواهی کومی		۱۲	۲۱۷
قلندر	ابن قلندر		۱۴	۲۱۷
در دور ما	ور دود ما		۲۰	۲۱۷
زنار بند	زنار بنا		۲۰	۲۱۷
درین چیست	درین چه است		۲۲	۲۱۷
پادشاه	بادشاه		۱	۲۱۸
طهماسب	طهماسپ		۵	۲۱۸
قامتم	قامتستم		۵	۲۱۹
این دوسه پند	دو سه پند		۸	۲۱۹
خویشتن را کو مگر	خویشتن را تو او مگر		۱۴	۲۱۹
هرکه را	هرکه	اول	۱۹	۲۱۹



صفحه	سطر	مصراع	غلط	درست
۲۲۰	۱		تهپایه	قهپایه
۲۲۰	۱۸		به التمام	بالتمام
۲۲۱	۱۸		عشق ندارد	عشق نداد
۲۲۲	۱۶	دوم	در دست کی به خیرگی قاتل تو نیست	در دست کسی نیست که مشت پر ما نیست
۲۲۲	۱۸	اول	توامفش	تواضعش
۲۲۲	۲۲	دوم	چون بیدار شوم	چون پیدا شوم
۲۲۲	۲۳	اول	مبین چو	مبین سویم
۲۲۳	۱۹	دوم	کار خود کرد غم دل	کار خود کرد به من غم دل
۲۲۴	۱۵	اول	بشر	بهتر
۲۲۴	۱۶	اول	خرص	حرص
۲۲۴	۱۷	دوم	شُست	سُست
۲۲۵	۲	اول	فکن آلوده حنا	مکن آلوده حنا
۲۲۵	۸		عمده مدفقان	عمده مدققان
۲۲۵	۲۱		زناز	زناز
۲۲۶	۷		ز	نه
۲۲۷	۸		یاقی نهاوندی	باقی نهاوندی
۲۲۸	۱۱		بر هواچو حباب	بر هوا چو حباب
۲۲۹	۶		بی جذب‌ه شوق	بی جذبۀ شوق
۲۲۹	۱۳	دوم	همچو برق از یک پرافشانی سرا با سوختم	چون چراغ ناخدا بر روی دریا سوختم بیت دوم افزوده شود: بس که شوق دام او در آشیانم گرم داشت همچو برق از یک پرافشانی سرا با سوختم رقمی به او داده بود که سرزمین بایری
۲۲۹	۲۰		رقمی به او داده است که از اعظم سرزمین بایری	ظاهر زمین بایری
۲۲۹	۲۱		ظاهر زمین بایری	ظاهر زمین بایری
۲۲۹	۲۴	دوم	وز قد گشته	وز قد خم گشته
۲۳۰	۶	دوم	نگهدار	نگهدارد
۲۳۱	۱۰	اول	جفا می‌گذاری	جفا می‌گذری
۲۳۲	۲۴	دوم	سر زلف	سر زلفت
۲۳۳	۲۲		نائی	نائینی
۲۳۴	۱۱	دوم	شیشه	تیشه
۲۳۴	۱۸		مشکل	مشکل
۲۳۴	۲۲		حضر	خضر
۲۳۷	۱	دوم	بادشاهی	پادشاهی
۲۳۷	۱۲		و آن نیست	و آن این است
۲۳۸			بیضا	بیضا (۳)
۲۳۸	۱۶	اول	مشکل	مشکل
۲۳۹	۷	دوم	برم	بروم

صفحہ	سطر	مصراع	غلط	درست
۲۳۹	۱۳	اول	آنچه هر	آنچه هرگز
۲۴۲	۲	دوم	عنقا	عنقا
۲۴۳	۱۹		خیسان	خیسان
۲۴۴	۷		تہمت آلودہ	تہمت آلود
۲۴۶	۳		جہان بسوخت	چہا نسوخت
۲۴۶	۸		طلی	ظلمی
۲۵۱	۲۶	اول	باد	بار
۲۵۲	۱۱	دوم	گر نہ	گونہ
۲۵۲	۲۰	اول	با آورد	بار آورد
۲۵۲	۲۳	دوم	مصراع منتجنم	مصراع منتخبم
۲۵۳	۷	اول	مشاق	مشتاق
۲۵۳	۱۳	دوم	تا بر وزن	تا بہ روزن
۲۵۴	۴	دوم	عبادات	عبارات
۲۵۴	۲۱		گریہ	گرید
۲۵۴	پاورقی ۳		پ - دستگاہ	ک، ل، ن، دستگاہی از پ نوشتہ شد
۲۵۵	۱		مرا از مرگ	مراز مرگ
۲۵۵	۱	دوم	دل محرم و فنا نشود	دل محرم فنا نشود
۲۵۵	۲۱	اول	رغبت جامہ کہ ہر نفرت	رغبت جامہ کہ و نفرت اسباب کدام
۲۵۶	۱۵	دوم	کورہ	کوزہ
۲۵۶	۲۲	اول	نفس	نقش
۲۵۶	۲۸	دوم	استعفای	استغنائی
۲۵۷	۱۱	دوم	باید بہ طرف آبلہ پا	باید بہ طوف آبلہ پا
۲۵۸	۹	دوم	کنجش	گنجش
۲۵۸	۱۱		می داند	می دادند
۲۵۸	۱۲		یکی	بکی
۲۵۹	۱	دوم	بادشاہیم	پادشاہیم
۲۵۹	۴	اول	رعنا	غنا
۲۵۹	۱۷	دوم	نی شد بو یا	نی شد ز بوریا
۲۶۰	۱۱	دوم	چہ کسی	چہ کس
۲۶۱	۳	اول	پوشش	بوشش
۲۶۱	۵	دوم	نفس	نفسی
۲۶۱	۸	اول	نایابی	نایابی
۲۶۱	۲۰	دوم	نزد	نرد
۲۶۲	۵	اول	کسی نمی شود	کس نمی شنود
۲۶۲	۵	دوم	بی زبانم	بی زبانی
۲۶۳	۱۶	اول	تنگ	تنگ
۲۶۴	۱	دوم	مشکل	مشکل
۲۶۴	۳	دوم	دگر	گرد

صفحه	سطر	مصراع	غلط	درست
۲۶۴	۱۱	دوم	زیان	زبان
۲۶۴	۱۹	اول	چه خیالیست	چه خیالیست
۲۶۴	۲۰	اول	ریشه	رشته
۲۶۴	۲۲	اول	تو من	تو و من
۲۶۴	۲۳	دوم	بریز	به زیر
۲۶۶	۱	اول	نگیریم	نگریم
۲۶۶	۶	اول	بحر و حان	مردمان
۲۶۶	۶	دوم	قتیله	فتیله
۲۶۶	۱۲	اول	نیست	نسبت
۲۶۶	۱۳	دوم	این غنچه	ای غنچه
۲۶۶	۱۶	اول	داشتم	دانستم
۲۶۶	۲۳	اول	ضر راست	ضرور است
۲۶۷	۱۰		به روی	بر روی
۲۶۷	۲۰	اول	محنت	مخنت
۲۶۸	۱۲	اول	آویز ببین	آویز و ببین
۲۶۹	۶		در ذره	در ذره
۲۷۱	۲	اول	چشم به	چشم بد
۲۷۰	۱۸	دوم	در یار	در یاد
۲۷۰	۲۳	اول	مشکل	مشکل
۲۷۱	۳	دوم	طفل بر چیده	طفل لب بر چیده
۲۷۱	۴	دوم	مبادا	مپاد
۲۷۱	۷	دوم	دفاع	دماغ
۲۷۱	۹	اول	بیام برم	به بام برو
۲۷۱	۹	دوم	دیگران	دیگر
۲۷۱	۱۵	دوم	گذاشت	گذشت
۲۷۲	۱	اول	با دام	بادام
۲۷۲	۷	دوم	مزا	مزار
۲۷۲	۱۳	دوم	آن مه	آن می
۲۷۲	۱۹	اول	چه بوی	چوبوی
۲۷۳	۱۳	اول	از غلط و واغظ	از غلط و واغظ
۲۷۳	۱۳	دوم	خواهد... دشمن	خواهد... دشمنی
۲۷۴	۴	اول	چنین می زد	چنین ریزد
۲۷۴	۸	اول	قیمت	قسمت
۲۷۴	۹	دوم	نانشاط	نام نشاط
۲۷۴	۱۱	دوم	مشکل	مشکل
۲۷۴	۲۴	اول	هرکه	هرکه
۲۷۵	۶	اول	که ارشادت	که اشارت
۲۷۵	۶	دوم	نرخ دو چندان	نرخ می دو چندان

صفحه	سطر	مصراع	غلط	درست
۲۷۵	۲۰	اول	طاق کمال	طاق کمان
۲۷۵	۲۲	دوم	به رخسار	بر رخسار
۲۷۶	۷	اول	چنگل شهباز	چنگل باز
۲۷۶	۷	دوم	مست	مشت
۲۷۶	۱۹	اول	چمن	چمنی
۲۷۶	۲۲	دوم	بادشاهی	پادشاهی
۲۷۶	۲۶	دوم	کم خلق	خلق کم
۲۷۷	۱۲	دوم	پسندند	پسندند
۲۷۸	۱۳	دوم	نتوان	توان
۲۷۸	۲۵	اول	جود	جور
۲۷۸	۲۶	اول	استعفای	استغنائی
۲۷۸	آخر	اول	گفته	گرفته
۲۸۰	۲		بادشاه	پادشاه
۲۸۰	۹		باغم بریده	با عم بریده
۲۸۰	۲۷	دوم	است	استد
۲۸۱	۵	دوم	عبر ز شما	عبرت ز شمار
۲۸۱	۹		چارچمن در هند	چار چمن او در هند
۲۸۱	۱۲		ابوالفضل بوالفضل	ابوالفضل بوالفضول
۲۸۱	۱۵		بادشاه	پیش پادشاه
۲۸۲	۱۵	دوم	صریح نفهمد	صریح شیخ نفهمد
۲۸۲	۲۶	اول	نموده	نمودی
۲۸۲	۲۶	دوم	عروسیست	عروسیست
۲۸۲	۱۶	دوم	می دهد فرشته لب	می دهد هر تشنه لب
۲۸۳	۲۶	دوم	نگنجید	نگنجد
۲۸۴	۵	دوم	افتاده	افتاد
۲۸۴	۱۱	اول	استعفا	استغنا
۲۸۴	۱۹	دوم	صورت	صوت
۲۸۵	۸	دوم	به روی	بر روی
۲۸۵	۱۷	دوم	یادم	یاد
۲۸۵	۲۶	دوم	هندوستان	هندوستانی
۲۸۶	۱۴	دوم	همانیم	هُما نیم
۲۸۶	۲۲	دوم	زیان	زبان
۲۸۶	۲۴	دوم	گرم پیله	گرم پیله
۲۸۶	۲۸	دوم	تو به	توبه
۲۸۷	۱۲	اول	و خم شکست	وَر خم شکست
۲۸۷	۲۴	اول	چون زلف و فطش آراسته	چون زلف و خطش آراسته



## فهرست انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۱	فهرست نسخه های خطی کتابخانه گنج بخش (ج ۱)	دکتر محمد حسین تسبیحی	۱۳۵۰ هـ ش	فارسی
۲	احوال و آثار شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی و خلاصه العارفین	دکتر شمیم محمود زیدی	۱۳۵۳ هـ ش	فارسی
۳	فهرست نسخه های خطی خواجه سناء الله خراباتی	دکتر محمد حسین تسبیحی	۱۳۵۱ هـ ش	فارسی
۴	چهار تقویم از دو سال و در یک شهر	دکتر علی اکبر جعفری	۱۳۵۱ هـ ش	فارسی
۵	مثنوی مهر و ماه	جمالی دهلوی / پیر حسام الدین راشدی	۱۳۵۳ هـ ش	فارسی
۶	شش جهت	روپ نراین / دکتر علی اکبر جعفری	۱۳۵۲ هـ ش	فارسی
۷	داد سخن	سراج الدین علی آرزو / دکتر اکرم شاه	۱۳۵۲ هـ ش	فارسی
۸	فارسی گویان پاکستان (از گرامی تا عرفانی) (ج ۱)	دکتر سبط حسن رضوی	۱۳۵۳ هـ ش	فارسی
۹	تحقیقات فارسی در پاکستان	دکتر علی اکبر جعفری	۱۳۵۲ هـ ش	فارسی
۱۰	تاریخ روابط پزشکی ایران و پاکستان	حکیم نیر واسطی	۱۳۵۳ هـ ش	فارسی
۱۱	فهرست نسخه های خطی کتابخانه گنج بخش (ج ۲)	دکتر محمد حسین تسبیحی	۱۳۵۳ هـ ش	فارسی
۱۲	شعر فارسی در بلوچستان	دکتر انعام الحق کوثر	۱۳۵۳ هـ ش	فارسی
۱۳	راج ترنگینی (تاریخ کشمیر)	دکتر صابر آفاقی	۱۳۵۳ هـ ش	فارسی
۱۴	رساله قدسیه	خواجه محمد پارسا بخاری / ملک محمد اقبال	۱۳۵۴ هـ ش	فارسی
۱۵	جواهر الاولیاء (مقدمه)	دکتر غلام سرور	۱۳۵۵ هـ ش	فارسی
۱۶	جواهر الاولیاء (متن)	باقر بن عثمان بخاری / دکتر غلام سرور	۱۳۵۵ هـ ش	فارسی
۱۷	پیوندهای فرهنگی (مجموعه ۲۶ مقاله)	بشیر احمد دار		ف.ا.

شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۱۸	تذکرہ ریاض العارفین (جلد اول)	آفتاب رای لکهنوی / پیر حسام الدین راشدی	۱۳۵۵ھش	فارسی
۱۹	گرایش های تارہ در زبان فارسی	دکتر عبد الشکور احسن	۱۳۵۵ھش	ف.انگ
۲۰	فهرست نسخه های خطی کتابخانه گنج بخش (ج ۳)	دکتر محمد حسین تسبیحی	۱۳۹۶ھش	فارسی
۲۱	قران السعدین (چاپ عکسی)	امیر خسرو دهلوی / دکتر احمد حسن دانی	۱۳۵۵ھش	فارسی
۲۲	کلیات فارسی شبلی نعمانی	دکتر محمد ریاض خان	۱۳۵۶ھش	فارسی
۲۳	کتابخانه های پاکستان (جلد اول)	دکتر محمد حسین تسبیحی	۱۳۵۵ھش	فارسی
۲۴	احوال و آثار میرزا اسد الله خان غالب	محمد علی فرجاد	۱۳۵۶ھش	فارسی
۲۵	اقبال لاهوری و دیگر شعرائی فارسی گوی	دکتر محمد ریاض خان	۱۳۵۶ھش	فارسی
۲۶	کارنامه و سراج منیر	منیر لاهوری، آرزو / دکتر اکرم شاه	۱۳۵۶ھش	فارسی
۲۷	کشف الایات اقبال	دکتر محمد ریاض خان	۱۳۵۶ھش	فارسی
۲۸	گلدسته قلات (اشعار) دیوان شعر	میر محمد حسن خان بنگلڑنی		فارسی
۲۹	کشف المحجوب (چاپ عکسی)	علی هجویری جلابی / علی قویم	۱۳۵۶ھش	فارسی
۳۰	الاوراد (عربی و فارسی)	بهاء الدین زکریا ملتانی	۱۳۵۶ھش	ف.ع
۳۱	کلیات میرزا عبد القادر بیدل (چاپ عکسی)	میرزا عبد القادر بیدل / دکتر غروی	۱۳۵۶ھش	فارسی
۳۲	سیر الاولیاء (احوال و ملفوظات چشتیه)	محمد بن مبارک علوی کرمانی	۱۳۵۶ھش	فارسی
۳۳	گلشن راز (مثنوی عرفانی) انگلیسی و فارسی	شیخ محمود شبستری / وینفلد	۱۳۵۶ھش	ف.انگ
۳۴	رساله ابدالیہ (اردو و فارسی)	یعقوب بن عثمان چرخنی / محمد نذیر رانجها	۱۳۹۸ھش	ف.ار
۳۵	مثنوی مولوی (دفتر اول) (فارسی و اردو)	مولوی جلال الدین بلخی / سجاد حسین	۱۳۵۷ھش	ف.ار
۳۶	مثنوی مولوی (دفتر دوم) (فارسی و اردو)	مولوی جلال الدین بلخی / سجاد حسین	۱۳۵۷ھش	ف.ار

شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۳۷	مثنوی مولوی (دفتر سوم) (فارسی و اردو)	مولوی جلال الدین بلخی / سجاد حسین	۱۳۵۷ هـ ش	فارسی
۳۸	مثنوی مولوی (دفتر چهارم) (فارسی و اردو)	مولوی جلال الدین بلخی / سجاد حسین	۱۳۵۷ هـ ش	فارسی
۳۹	مثنوی مولوی (دفتر پنجم) (فارسی و اردو)	مولوی جلال الدین بلخی / سجاد حسین	۱۳۵۷ هـ ش	فارسی
۴۰	مثنوی خموش خاتون (داستان منظوم)	دکتر سید مهدی غروی	۱۳۷۵ هـ ش	فارسی
۴۱	تذکره ریاض العارفین (ج ۲)	آفتاب رای لکهنوی / پیر حسام الدین راشدی	۱۳۵۵ هـ ش	فارسی
۴۲	فهرست نسخه های خطی کتابخانه گنج بخش (ج ۱)	احمد منزوی	۱۹۸۰ م	فارسی
۴۳	اسلامی جمهوری ایران کا آئین (اردو)	محسن علی نجفی	۱۹۸۰ م	اردو
۴۴	بیسویں صدی کی اسلامی تحریکین (اردو)	مرتضی مطهری (شہید) دکتر ناصر حسین نقوی	۱۹۸۰ م	اردو
۴۵	نخستین کارنامہ	دکتر مهدی غروی	۱۳۵۷ هـ ش	فارسی
۴۶	لوايح جامی (عرفان و تصوف)	نور الدین عبد الرحمن جامی	۱۹۷۲ م	فارسی
۴۷	فهرست نسخه های خطی کتابخانه گنج بخش (ج ۲)	احمد منزوی	۱۳۵۷ هـ ش	فارسی
۴۸	فهرست نسخه های خطی کتابخانه گنج بخش (ج ۳)	احمد منزوی	۱۹۸۰ م	فارسی
۴۹	علامہ اقبال (احوال و آثار)	سید مرتضی موسوی / احمد ندیم قاسمی	۱۹۷۷ م	فارسی
۵۰	علامہ اقبال، اسلامی فکر کی عظیم معمار (اردو)	دکتر علی شریعتی / دکتر محمد ریاض خان	۱۹۸۲ م	اردو
۵۱	میاسہ و مقداد (فارسی، داستان)	معز الدین محمد حسین بہاء الدین وکیلی	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۵۲	دیوان حافظ شیرازی (فارسی و اردو)	حافظ شیرازی / عباد اللہ اختر	۱۳۹۹ هـ ش	فارسی
۵۳	انقلاب ایران (سندی)	محمد عثمان دیپلائی	۱۹۸۱ م	سندی
۵۴				



شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۵۵				
۵۶				
۵۷	مثنوی مولوی (دفتر ششم) (اردو و فارسی)	جلال الدین محمد بلخی سجاد حسین	۱۳۵۸ھ ش	فارسی
۵۸				
۵۹				
۶۰				
۶۱	ایران اور مصر میں کتب سوزی (مسلمانوں پر عائد الزام کا تاریخی تجزیہ)	مرتضیٰ مطہری (شہید) / عارف نوشاہی (مترجم)	۱۴۰۱ھ ق	اردو
۶۲	فہرست نسخہ های خطی کتابخانہ گنج بخش (ج ۴)	احمد منزوی	۱۴۰۲ھ ق	فارسی
۶۳	دو اثر در علوم قرآنی (المستخلص)	حافظ الدین محمد بخاری	۱۳۶۱ھ ش	فارسی
۶۴				
۶۵	اخلاق عالم آرا (اخلاق محسنی)	محسن فانی کشمیری / خ. جاویدی	۱۳۶۱ھ ش	فارسی
۶۶	جامی (احوال و آثار جامی) (اردو)	علی اصغر حکمت / عارف نوشاہی	۱۹۸۳ھ ش	اردو
۶۷	کلمات الصادقین (تذکرہ صوفیان دہلی)	محمد صادق دہلوی / محمد سلیم اختر	۱۴۰۲ھ ق	ف.انگ
۶۸	فہرست مشترک نسخہ های خطی فارسی پاکستان (ج ۱)	احمد منزوی	۱۹۸۲ م	فارسی
۶۹	رسالہ انسبہ (فارسی و اردو)	یعقوب بن عثمان چرخس / محمد نذیر رانجھا	۱۳۶۲ھ ش	فارسی
۷۰	بررسی لغات اروپایی در فارسی	دکتر مہر نور محمد خان	۱۳۶۲ھ ش	ف.انگ
۷۱	فہرست نسخہ های خطی فارسی موزہ ملی پاکستان	سید عارف نوشاہی	۱۳۶۲ھ ش	فارسی
۷۲	بہ یاد شرافت نوشاہی	سید عارف نوشاہی	۱۳۶۲ھ ش	فارسی
۷۳	فہرست نسخہ های خطی فارسی انجمن ترقی اردو (کراچی)	سید عارف نوشاہی	۱۳۶۳ھ ش	فارسی
۷۴	تذکرہ علمای امامیہ پاکستان	سید حسین عارف نقوی	۱۳۶۳ھ ش	اردو

شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۷۵	سه رساله شیخ اشراق (فارسی و عربی)	شهاب الدین یحیی سهروردی	۱۳۶۳ هـ ش	ف.ع
۷۶	گلستان سعدی (انگلیسی و فارسی)	میجر آر پی آندرسون (مترجم)	۱۳۶۳ هـ ش	ف.انگ
۷۷	خزاین الاسرار (اردو) به ضمیمه چهار بهار دیوان حافظ شیرازی	محمد هاشم تهرپالوی / شرافت نوشاهی	۱۳۶۳ هـ ش	اردو
۷۸	(فارسی و اردو) (چاپ عکسی) صیدیه و بخش صید و ذباجه و اطعمه و اشربه ...	حافظ شیرازی / سجاد حسین (قاضی)	۱۳۶۳ هـ ش	ف.ار
۷۹	جهد نامه (مؤلف ناشناخته) ظلم نامه	سعد الدین هروی محقق حلی / محمد سرفراز ظفر	۱۳۶۳ هـ ش	فارسی
۸۰	منشور فریدون بیگ گرجی	غزالی (امام محمد) / عارف نوشاهی	۱۳۶۳ هـ ش	فارسی
۸۱	لمحات من نفحات القدس	دکتر سید مهدی غروی	۱۳۶۳ هـ ش	فارسی
۸۲	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۲)	محمد عالم صدیقی / رانجها	۱۳۶۵ هـ ش	فارسی
۸۳	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۳)	احمد منزوی	۱۴۰۵ هـ ق	فارسی
۸۴	فهرست چاپهای آثار سعدی در شبه قاره و...	احمد منزوی	۱۴۰۵ هـ ق	فارسی
۸۵	شرح مثنوی (جلد اول)	سید عارف نوشاهی	۱۳۶۳ هـ ق	فارسی
۸۶	شرح مثنوی (جلد دوم)	شاه داعی شیرازی / رانجها	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۸۷	تکملة الاصناف (فرهنگ عربی به فارسی)	شاه داعی شیرازی / رانجها	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۸۸	سعدی بر مبنای نسخه های خطی پاکستان	علی بن محمد الادیب الکریمینی	۱۳۶۴ هـ ش	ع.ر
۸۹	رساله نوریه سلطانیه	احمد منزوی	۱۳۶۳ هـ ش	فارسی
۹۰	خلاصة جواهر القرآن فی بیان معانی لغات القرآن	عبد الحق محدث دهلوی، دکتر سلیم اختر	۱۳۶۳ هـ ش	ف.ا
۹۱	تاریخ عباسی (اردو) (نصف آخر)	ابو بکر اسحاق ملتانی / دکتر ظهور الدین احمد	۱۳۶۴ هـ ش	ف.ع
۹۲		شریف احمد شرافت نوشاهی (سید)	۱۳۶۴ هـ ش	اردو

شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۹۳	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۴)	احمد منزوی	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۹۴	گلستان سعدی، کریم (ضمیمه گلستان سعدی)	سید غلام مصطفی نوشاهی محمد سرفراز ظفر	۱۴۰۵ هـ ق	ف. پ
۹۵	شرح احوال و آثار میر سید علی همدانی	دکتر محمد ریاض خان	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۹۶	تاریخ پیشرفت اسلام	دکتر شهین دخت کامران مقدم صفیاری	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۹۷	گلستان سعدی (فارسی و انگلیسی)	سعدی شیرازی، آندرسون	۱۳۶۴ هـ ش	ف. انگ
۹۸	از گلستان عجم (ترجمه با کاروان حله)	زرین کوب، دکتر کلثوم سید دکتر مهنور محمد خان	۱۳۶۴ هـ ش	اردو
۹۹	کتاب شناسی اقبال	دکتر محمد ریاض خان	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۱۰۰	اقبال لاهوری و دیگر شعرای فارسی گوی	دکتر محمد ریاض خان	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۱۰۱	جهانگشای خاقان (تاریخ شاه اسماعیل)	دکتر الله دتا مضطر	۱۳۶۴ هـ ش	فارسی
۱۰۲	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۵)	احمد منزوی	۱۳۶۵ هـ ش	فارسی
۱۰۳	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۷)	احمد منزوی	۱۳۶۵ هـ ش	فارسی
۱۰۴	ترجمه های متون فارسی به زبان های پاکستان	اختر راهی	۱۳۶۵ هـ ش	فارسی
۱۰۵	فهرست نسخه های خطی فارسی بمبئی کتابخانه کاما، گنجینه مانکجی	دکتر سید مهدی غروی	۱۳۶۵ هـ ش	فارسی
۱۰۶	فهرست نسخه های خطی آذر، لاهور	سید خضر عباسی نوشاهی	۱۳۶۵ هـ ش	فارسی
۱۰۷	مجموعه قانون جزایی اسلامی ایران (ترجمه انگلیسی)	دکتر سید علی رضانقوی (مترجم)	۱۳۶۵ هـ ش	انگلیسی
۱۰۸	فهرست کتابهای فارسی چاپ سنگی و کمیاب کتابخانه گنج بخش (ج ۱)	سید عارف نوشاهی	۱۳۶۵ هـ ش	فارسی
۱۰۹	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۶)	احمد منزوی	۱۳۶۶ هـ ش	فارسی
۱۱۰	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۸)	احمد منزوی	۱۳۶۶ هـ ش	فارسی

شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۱۱۱	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۹)	احمد منزوی	۱۳۶۶ هـ ش	فارسی
۱۱۲	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۱۰)	احمد منزوی	۱۳۶۶ هـ ش	فارسی
۱۱۳	یادداشتهای پراکنده علامه اقبال	علامه اقبال / دکتر محمد ریاض	۱۳۶۷ هـ ش	فارسی
۱۱۴	فهرست نسخه های خطی فارسی کتابخانه همدرد (کراچی)	سید خضر عباسی نوشاهی	۱۴۰۹ هـ ق	فارسی
۱۱۵	مثنوی شمس و قمر	خواجہ مسعود قمی / آل داود	۱۳۶۷ هـ ش	فارسی
۱۱۶	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۱۱)	احمد منزوی	۱۳۶۹ هـ ش	فارسی
۱۱۷	ثلاثة غمّاله (کتاب شناسی)	حبیب الرحمن / عارف نوشاهی	۱۳۶۸ هـ ش	فارسی
۱۱۸	فهرست کتاب های فارسی چاپ سنگی و کمیاب کتابخانه گنج بخش (ج ۲)	سید عارف نوشاهی	۱۳۶۹ هـ ش	فارسی
۱۱۹	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۱۲)	احمد منزوی	۱۳۷۰ هـ ش	فارسی
۱۲۰	فهرست آثار چاپی شیعه در شبه قاره (بخش اول)	سید حسین عارف نقوی	۱۴۱۱ هـ ق	ار.ف
۱۲۱	شرح احوال و آثار میر سید علی همدانی (چاپ دوم)	دکتر محمد ریاض خان	۱۳۷۰ هـ ش	فارسی
۱۲۲	فهرست انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان	دکتر محمد حسین تسبیحی	۱۳۷۰ هـ ش	فارسی
۱۲۳	فرهنگ فارسی - اردو	دکتر سید باحیدر شهر یار نقوی	۱۳۷۰ هـ ش	ف.ار
۱۲۴	مونس العشاق (منظومه)	عربشاه یزدی دکتر محمود هاشمی	۱۳۷۰ هـ ش	فارسی
۱۲۵	تسهیل پیام مشرق	احمد جاوید		ف.ار
۱۲۶	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان (ج ۱۳)	احمد منزوی	۱۳۷۰	فارسی

ردیف	نماره	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۱۲۷		خلاصه الالفاظ جامع العلوم	مخدوم جهانیان جهانگشت دکتر غلام سرور	۱۳۷۱	فارسی
۱۲۸		شرح احوال و آثار عبد الرحیم خانخانان	دکتر سید جعفر حلیم	۱۳۷۱	فارسی
۱۲۹		تأثیر زبان فارسی بر زبان اردو	دکتر محمد صدیق خان شبلی	۱۳۷۱	فارسی
۱۳۰		مخزن الفرائب (ج ۳)	دکتر محمد باقر	۱۳۷۱	فارسی
۱۳۱		مقدمه خلاصه الالفاظ جامع العلوم جامع العلوم	دکتر غلام سرور	۱۳۷۱	فارسی
۱۳۲		فلسفه اخلاقی ناصر خسرو و ریشه های آن	شیر زمان فیروز	۱۳۷۱	فارسی
۱۳۳		مخزن الفرائب (ج ۴)	احمد علی سندیلوی/ دکتر محمد باقر	۱۳۷۱	فارسی
۱۳۴		مخزن الفرائب (ج ۵)	احمد علی سندیلوی/ دکتر محمد باقر	۱۳۷۲	فارسی
۱۳۵		فرهنگ اردو-فارسی (چاپ دوم)	دکتر سید با حیدر شهر بار نقوی	۱۳۷۲	فارسی
۱۳۶		اسئله و اجوبه رشیدی (ج اول)	رشید الدین فضل الله همدانی	۱۳۷۱	فارسی
۱۳۷		اسئله و اجوبه رشیدی (ج دوم)	رشید الدین فضل الله همدانی	۱۳۷۱	فارسی
۱۳۸		فهرست نسخه های خطی قرآن مجید در کتابخانه گنج بخش	محمد نذیر رانجها	۱۳۷۲	فارسی
۱۳۹		دستور نویسی فارسی در شبه قاره	دکتر سید حسن صدر الدین حاج سید جوادی	۱۳۷۲	فارسی
۱۴۰		شیخ شرف الدین احمد بن یحیی منیری	دکتر مطیع الامام	۱۳۷۲	فارسی
۱۴۱		مقام شیخ فخر الدین ابراهیم عراقی در تصوف اسلامی	محمد اختر چیمه	۱۳۷۲	فارسی
۱۴۲		مجموعه سخنرانیهای نخستین سمینار پیوستگیهای فرهنگی ایران و شبه قاره (ج ۱)	دکتر شعبانی	۱۳۷۲	فارسی

شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۱۴۳	مجموعه سخنرانیهای نخستین سمینار پیوستگیهای فرهنگی ایران و شبه قاره (ج ۲)	دکتر شعبانی	۱۳۷۲	فارسی
۱۴۴	شعراي اصفهانی شبه قاره	دکتر ساجد الله تفهیمی	۱۳۷۲	فارسی
۱۴۵	دوبیتی های تاجیکی	دکتر عنایت الله شهرانی	۱۳۷۳	فارسی
۱۴۶	شاه همدان، میر سید علی همدانی	دکتر آغا حسین همدانی / دکتر محمد ریاض	۱۳۷۴	فارسی
۱۴۷	مفتاح الاشراف لتکملة الاصناف (فرهنگ فارسی - عربی)	محمد حسین تسبیحی	۱۳۷۲	عرف
۱۴۸	نقد شعر فارسی در شبه قاره	دکتر ظهور الدین احمد	۱۳۷۴	فارسی
۱۴۹	خلاصة المناقب	نور الدین جعفر بدخشی دکتر سیده اشرف ظفر	۱۳۷۴	فارسی
۱۵۰	کشف المحجوب	هجویری جلابی / دکتر محمد حسین تسبیحی	۱۳۷۵	فارسی
۱۵۱	فرهنگ اصطلاحات علوم ادبی	دکتر ساجد الله تفهیمی	۱۳۷۵	فارسی
۱۵۲	تحول نثر فارسی در شبه قاره	دکتر محمود هاشمی	۱۳۷۵	فارسی
۱۵۳	ایرانی ادب	دکتر ظهور الدین احمد	۱۳۷۵	اردو
۱۵۴	خیابان گلستان	آرزو / دکتر مهر	۱۳۷۵	فارسی
۱۵۵	دیوان رایج سیالکوٹی	رایج / محمد سرفراز ظفر	۱۳۷۵	فارسی
۱۵۶	اصول سیاست فرهنگی جمهوری اسلامی ایران و جمهوری اسلامی پاکستان	احمد منزوی / عارف نوشاهی	۱۳۷۵	فارسی
۱۵۷	فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان، ج ۱۴	سید حسین عارف نقوی	۱۳۷۶	اردو
۱۵۸	برصغیر ک امامیه مصنفین کی مطبوعه تصانیف اور تراجم، جلد ۱	سید حسین عارف نقوی	۱۳۷۶	اردو
۱۵۹	برصغیر ک امامیه مصنفین کی مطبوعه تصانیف اور تراجم، جلد ۲	سید حسین عارف نقوی	۱۳۷۶	اردو
۱۶۰	سراج الصالحین	بدری کشمیری / سراج	۱۳۷۶	فارسی
۱۶۱	تذکرہ بفرابخانی	ناشناس / محمد منیر عالم	۱۳۷۷	فارسی
۱۶۲	راهنمای فهرست مشترک نسخه های خطی فارسی پاکستان	انجم حمید	۱۳۷۷	فارسی

شماره ردیف	نام کتاب	مؤلف، مصحح، مترجم، شاعر	تاریخ چاپ	زبان
۱۶۳	تاریخ آصفجاهیان (گلزار آصفیه)	خانزمان خان / دکتر توسلی	۱۳۷۷	فارسی
۱۶۴	داستان سرایی فارسی در شبه قاره	دکتر طاهره صدیقی	۱۳۷۷	فارسی
۱۶۵	آغاز و ارتقای زبان فارسی در شبه قاره	دکتر ظهورالدین احمد	۱۳۷۸	فارسی
۱۶۶	عنصری و مقام او در ادبیات فارسی	دکتر زاهده افتخار	۱۳۷۸	فارسی
۱۶۷	فهرست الفبایی نسخه‌های خطی گنج‌بخش	دکتر محمد حسین تسبیحی	۱۳۷۸	فارسی
۱۶۸	شکوفه‌های عرفان	امام خمینی (ره) / دکتر سرفراز	۱۳۷۸	ف/ار
۱۶۹	معراج (صفت شب معراج)	بکوشش دکتر تسبیحی	۱۳۷۸	فارسی
۱۷۰	مرآت غفوریه	امام بخش / معین نظامی	۱۳۷۹	فارسی
۱۷۱	راحت الطالبین	قاری کشمیری / دکتر توسلی	۱۳۷۹	فارسی
۱۷۲	احوال مشایخ کبار	شیخ سعدالله / اقبال مجددی	۱۳۷۹	فارسی
۱۷۳	مرآت الاولیاء	محمد شعیب / ناصر مروت	۱۳۷۹	فارسی
۱۷۴	معیار سالکان طریقت	قانع تتوی / خضر نوشاهی	۱۳۷۹	فارسی
۱۷۵	احوال و مقامات نوشته گنج‌بخش	میرزا بیگ / عارف نوشاهی	۱۳۸۰	فارسی
۱۷۶	گرجی نامه	قلیچ بیگ / فایزه وهرامیرزا	۱۳۸۰	فارسی
۱۷۷	۱. رال و آثار فارسی حضرت سلطان باهو	دکتر سلطان الطاف علی	۱۳۸۱	فارسی
۱۷۸	تحقیق در الهی نامه عطار	دکتر فاطمه کلثوم سید	۱۳۸۲	فارسی
۱۷۹	طنز و مزاح در شعر فارسی	دکتر خواجه حمید یزدانی	۱۳۸۲	فارسی
۱۸۰	فکر آزادی در ادبیات مشروطیت ایران	دکتر مهر نور محمد	۱۳۸۳	فارسی
۱۸۱	تذکره مجمع النفایس	دکتر زیب النساء علی خان	۱۳۸۳	فارسی





In order to obtain the manuscripts of the above mentioned TAZKARA, travelled twice to my country Pakistan and obtained three handwritten copies of which one copy is preserved in the National Museum Karachi and the other two in the Punjab University Library of Lahore. The Microfilm of the manuscript of Patna was sent to me through an Indian friend, but considering the 4 copies to be insufficient. I planned to proceed to India so as to obtain the other copies from there. In..s however I did not succeed because of political differences. Necessarily, therefore I had to make my comparison with these 4 copies noting the differences.

A relatively detailed Preface in Persian has been written and I also researched many poets and inserted the references, A separate list for each has been arranged in Alphabetical order for following:

Tradition, Quranic indications, Arabic Poetry, Indian Vocabulary, Story of Prophets, Legends, Proverbs, Composition.

The Thesis ran to 5000 pages and costs too much. Considerations prevented a fully typed presentation. Thus only Chapter I is presented, fully typed.

In conclusion of this Chapter, I am extremely thankful to the invaluable help of Respected Professor Dr. Shah Hussaini in guiding me and likewise express my thanks in the generous attention, guidance and compassion of my Professors Doctor Mehdi Mohaghegh and Doctor Sadaat Naseri who supported me in the writing and study of this Thesis. I am thankful to all the Iranian Professors, Pakistani, Iranian & Indian friends who assisted me in the arrangement and compilation of this Thesis. I am also grateful to Mr. Abdul Hussain Hairi Director of the Islamic Assembly Library for his assistance and guidance in making available the manuscripts and the required Books. Finally, I am also thank the Director of Iran - Pakistan Institute of Persian Studies Dr. Neamatollah Iranzadeh to prepare to printing and publication my thesis.

**Dr. ZEB-UN-NISA ALI KHAN**

**(SULTAN ALI)**

**July 2004**

its Poets and learned men) but the sweet - Farsi Language also had considerable influence from the Mediterranean Sea up to the frontier of China and so on to the extreme end of the Indo-Pakistan sub-continent.

At the time, wherever any poet recited sweet farsi poems his condition and poems were recorded in biographical data, without paying any heed or consideration as to his native - country and his name was duly brought into the category of eloquent writers.

Under the protection, power and encouragement from certain famous Monarchs and Rulers in different countries, the language of Farsi achieved such a particular goodstanding and influence that in the reign of Akbar Shah, the Monarch of Gorkani, it became the official Court-language and so remained for 200 years. Under the domination of the British on the Indo-Pakistan sub-continent the English language greatly flourished, thereby surpassing Farsi.

I entered Tehran University in 1970 and following a 3 years course in the Foreign Students section, made a choice of "Tazkirai Majma-un- Nafais" by Khan Arzoo, to be the subject of my thesis of Doctorate. This TAZKARA was compiled in the year (1164 Hijri) and consists of 1750 biographies of Old & New Poets beginning with " Abu Yazid Bastami" ending with " Mohammad Ashraf Yaktai Kashmiri". Arzoo has included 40,000 selected poems into this biography.

Tazkirai Majma-un-Nafais, is the most detailed Farsi biography after Arafat-ul-Ashighain by Taghi Ohadi and Khulasat-ul Ashaar by Taghi Kashani. Arzoo has made his biographies of Poets relatively brief, but their selected words have been reproduced in great detail. Although the Historical importance of this Tazkara had been diminished due to the absence of record of the dates & years, in the biographies of contemporaries, which are the important and original part of this Book, it has been discussed in detail . Arzoo did not attempt to write the biographies of Poets in a detailed way containing important information about their lives but he expressed his views with regard to their position and basis of poems. In this respect no biography can rival "Majmaun-Nafais".

Meanwhile, in discussing the poems, Arzoo has corrected a few of them and made his own improvements. With respect to literary research this is counted as among the best of the Farsi TAZKARAS. Some of the later Biographers such as Authors of Tazkirai Mardumi Deeda and Safinae Khoshgoo & Tazkirat Mantakhab-ul-Lataif have used the Tazkirai Majma-un- Nafais as reference.

## FOREWORD

The Subject of our discussion concerns the epoch of 12th Hijri Century, when FARSI was an official language of the Royal Court of Gorkanian in the Indo-Pakistan Sub-Continent.

The 11th & 12th Hijri Period may be called the Golden Age for compilation of Historical books and Biographies. Many literary men and intellectuals of that time, generally from among the Hindu & Muslim peoples began to compile and arrange Biographies of Poets and of learned men and Scholars and left behind them well-known literary and historical works.

In these two centuries, many TAZKARAS were compiled of which we content ourselves only with recalling some of the names and the dates of known compilation such as:

- \* Arafat-ul-Ashighain - compiled by Taghiuddin Ohudi Baliani (1022-1024 HG)
- \* Khulasat-ul-Ashaar wa Zabdatul Afkar" by Taghiuddin Kashani (975-1016 HG).
- \* Tabaghat-e-Akbari by Khawaja Nizamuddin Heravi(1002H).
- \* Tareekhe Alam Arai Abbasi by Eskandar Beg Turkaman (1025-1038 H.G)
- \* Maasire Rahimi by Mullah Abdul Baghi Nahavandi (1025H).
- \* Muntakhab ul Tawareekh by Mullah Abdul Ghadir Badavoni (1004-999 H.G)
- \* Tazkara-e- Nasser Abadi - Compiled by Mirza Mohammad Tahir Nassar Abadi (1083 H)
- \* Haft Aghleem by Razi (996-1002 H.G)
- \* Atishkadae Aazar - Compiled by Aazar Begdili (1074-1193 H.G)
- \* Tazkarai Hussaini by Mirza Hussain Dost Sanbhali (1163 H).
- \* Khazanae Aamerah by Mir Ghulam Ali Azad Bilgrami (1166 H).
- \* Saffeenae Khoshgoo by Bandrabin Das Khoshgoo (1137-1147 H).
- \* Riyaz-ul-Shoara compiled by Allgholy Khan Waleh Daghistani (1166 H)
- \* Sarve Azad by Mir Ghulam Ali Azad (1166 H).
- \* Kalamat-ul- Shoara by Mohammad Afzal Sarkhosh (1093-1108 H).
- \* Tazkerai Mardumi Deeda by Hakim Lahori (1175 H).
- \* Yade Baiza by Mir Ghulam Ali Azad (1145-1148 H).
- \* Tazkerai Maikhana- compiled by Mullah Abdul Nabi Fakhrozzamani (1028 H).

From a brief study of these Biographies, it would appear that the language & literature of FARSI were not only limited to Iran (which has always been famous for



# **TAZKIRA-E MAJMA-UN-NAFAIS**

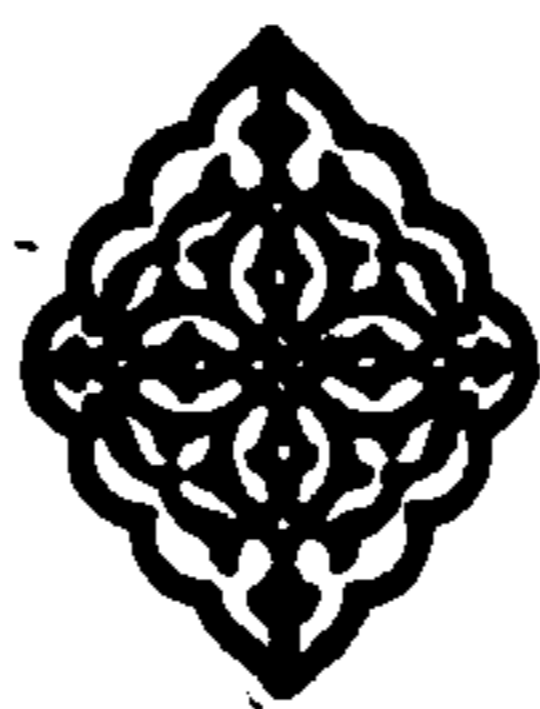
by

**SERAJ-UD-DIN ALI KHAN (ARZU)**

Volume I

Edited by

**DR. ZEB-UN-NISA ALIKHAN  
(SOLTANALI)**



Iran - Pakistan Institute of Persian Studies, Islamabad  
2004